177/53

(2)

(2)

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

جمعرات 10 اکتوبر 1985ء

(پنج شنبہ ، 24 محرم الحرام 1406ھ)

جلد 4 — شمارہ 1

سرکاری رپورٹ

مندرجات

جمعرات ، 10 اکتوبر 1985ء

	صفحہ نمبر
تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ	1
قرار داد تعزیت	2
صدر نشینوں کی جماعت کی تشکیل	2
اراکین اسمبلی کی رخصت	2
جناب سپیکر کی جانب سے اجلاس کے پروگرام کی وضاحت	5

وزیر اعلیٰ کی افتتاحی تقریر — — — — 9

مسئلہ استحقاق — — — — —

(i) ڈسٹرکٹ کرائمنر کنٹرول کمیٹی کے اراکین نامزدگی — 16

(ii) تھانہ شاھدرہ میں رپورٹ کا درج کرنا — — 21

(iii) 86-1985ء کی اے۔ڈی۔پی کے بارے میں مرتب سفارشات — 30

(iv) رکن اسمبلی کے ساتھ ناشائستہ رویہ اور اھانت آمیز ریمارکس 44

تحریک التوائے کار — — — —

(1) محمد رفیق رضا کی خودکشی — — — 50

مجالس قائمہ کے بارے میں اعلان — — — 53

مسودہ قانون — — — — —

دی پبلک گمبلنگ (ریپیل) بل 1985ء — — — 58

صوبائی اسمبلی پنجاب

(صوبائی اسمبلی پنجاب کا چوتھا اجلاس)

جمعرات 10 اکتوبر 1985ء
(پنج شنبہ 24 محرم الحرام 1406ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس صبح 9 بجے منعقد ہوا جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ جناب قاری علی حسین صدیقی نے پیش کیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ
وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ
اَنْفُسَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۝ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى
وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

س آل عمران آیت ۱۰۳ س انفال آیت ۴۶ س نساء آیت ۱۰۸ س مائدہ آیت ۲

(مسلمانو) تم سب مل کر اللہ کے اتحاد کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہنا اور جدا جدا نہ ہونا اور تم اس وقت کو یاد کرو جب تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو رہے تھے پس اسی نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی تو تم اسی کے فضل و انعام سے بھائی بھائی بن گئے۔

اور تم تو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے رہو اور آپس میں نہ جھگڑنا ورنہ تم سست پڑ جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور تم صبر و استقامت سے کام لو بلاشبہ اللہ صبر و استقامت سے کام لینے والوں کے ساتھ ہے۔

اور جو لوگ اپنے ہم جنسوں کی خیانت کرتے ہیں ان کی طرف سے بحث نہ کرنا کیونکہ اللہ ایسے خیانت کرنے والے مرتکب جرائم کو دوست نہیں رکھتا۔

اور دیکھو نیکی و پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ و زیادتی کے کاموں میں ہرگز تعاون نہ کرنا اور اللہ سے ڈرتے رہنا بلاشبہ اللہ کا عذاب و سزا بہت سخت ہے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

قاری علی حسین صدیقی
پنجاب اسمبلی لاہور

قرارداد تعزیت

وزیر صنعت و محرات و اضافی چارج قانون و لیبر — جناب سپیکر گزشتہ اجلاس کے دوران اس معزز ایوان کے رکن اور ہمارے رفیق چوہدری بشیر احمد چیمہ صاحب رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کا انتقال ہو گیا ہے اور وہ ہم سے جدا ہو گئے ہیں۔ میری استدعا ہے کہ یہ ایوان مرحوم چوہدری بشیر احمد چیمہ ایم پی اے بہاولپور کے لئے قرارداد تعزیت منظور کرتے ہوئے فاتحہ خوانی کرے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ وہ مرحوم کو کروٹ کروٹ جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ میری یہ بھی استدعا ہوگی کہ قرارداد تعزیت اور فاتحہ خوانی کے ساتھ ساتھ سوگوار خاندان کے ورثا کو اسکی نقل ارسال کی جائے۔

جناب سپیکر — فاتحہ خوانی کی جائے۔ (فاتحہ خوانی کی گئی)۔

صدر نشینوں کی جماعت کی تشکیل

سیکرٹری اسمبلی — قواعد و انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1973ء کے قاعدہ نمبر 14 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے چار اراکین پر مشتمل حسب ترتیب تقدیم صدر نشینوں کی جماعت تشکیل دی ہے۔ انکے نام عرض کرتا ہوں۔

(1) میاں محفوظ احمد وھاڑی۔
(2) چوہدری نوازالحق چوہان راولپنڈی۔
(3) سید طاہر احمد شاہ فیصل آباد۔
(4) میاں ریاض حسین پیرزادہ بہاولپور۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

سیکرٹری اسمبلی — تین چار اطلاعات معزز اراکین کی خدمت میں عرض ہیں۔ اراکین اسمبلی کی سہولت کے لئے ایک کی بجائے دو رجسٹر حاضری رکھ دئیے گئے ہیں یہ رجسٹر بمطابق حلقہ انتخاب تیار کئے گئے ہیں۔ رجسٹر نمبر (1) حلقہ نمبر 1 سے 130 مشرقی لابی اور رجسٹر نمبر 2 (حلقہ نمبر 131 سے 260) مغربی لابی میں رکھا گیا ہے۔ لہذا اراکین سے درخواست ہے کہ مذکورہ بالا رجسٹر میں اپنے اپنے حلقہ انتخاب کے مطابق حاضری لگائیں۔ معزز اراکین سے درخواست ہے کہ وہ اجلاس کے دوران لاہور میں اپنے اپنے رہائشی پتہ جات اسمبلی سیکرٹریٹ کے شعبہ قانون سازی کمرہ نمبر 9 کو مطلع فرمائیں تا کہ انکے اس پتہ پر اسمبلی کی کارروائی کے متعلق تمام کاغذات پہنچائے جا سکیں۔ جن معزز اراکین نے مطلوبہ فوٹو اور قومی شناختی کارڈ کی نقول ارسال نہیں کیں وہ اپنا ایرپورٹ سیکورٹی کارڈ بنوانے کے لئے یہ چیزیں عنایت فرمائیں۔ جن معزز اراکین نے اپنے کوائف نامے کے فارم نہیں دیئے ان سے بھی درخواست ہے وہ اپنے کوائف نامے کے فارم جمع فرما دیں۔

جناب سپیکر ۔ اب ممبران کی رخصت کی درخواستیں لی جائیں گی ۔

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چوھدری محمد صدیق صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ھوئی ھے۔

گزارش ھے کہ میری ھمشیرہ برضائے الٰہی فوت ھو گئی ھے اور میں مورخہ 10 اکتوبر 1985ء کے اجلاس میں شمولیت نہیں کر سکتا!

استدعا ھے کہ 10-10-1985 کی رخصت اتفاقیہ عنایت فرمائی جائے۔

جناب سپیکر :۔ اب سوال یہ ھے۔کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی) ۔

حاجی مقصود احمد بٹ ۔

سیکرٹری اسمبلی : ۔ مندرجہ ذیل درخواست حاجی مقصود احمد بٹ صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ھوئی ھے۔

عرض گزار ھوں کہ میں چند ھفتوں کے لئے ملک سے باھر جا رھا ھوں اس لئے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں جو کہ غیر سرکاری ذرائع کے مطابق اس ماہ کے آخر میں منعقد ھو رھا ھے۔ میں حاضر نہیں ھو سکوں گا ۔

براہ کرم اس دوران میری رخصت منظور فرمائی جائے ۔

جناب سپیکر : ۔اب سوال یہ ھے۔ کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی) ۔

میاں شہاب الدین اویسی ۔

سیکرٹری اسمبلی :۔ مندرجہ ذیل درخواست میاں شہاب الدین اویسی صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ھوئی ھے ۔

مودبانہ گزارش ھے کہ مجھے ایک نجی تقریب میں شرکت کی غرض سے مورخہ 15 جون 1985ء کی رخصت اتفاقیہ درکار ھے اور اس دن میں ھاؤس کی حاضری سے قاصر ھوں۔ براہ کرم مذکورہ ایک یوم کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب سپیکر : ۔ اب سوال یہ ھے ۔ کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی) ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود

سیکرٹری اسمبلی : ۔ مندرجہ ذیل درخواست مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ھوئی ھے۔

I am proceeding to U. K. and U. S. A. on the 12th August for Medical Check up and treatment, as recommended by the Director-General of Health, Government of Pakistan.

I shall be away for about one and half months I would be grateful if you kindly place it before the House for allowing me leave of absence from the Assembly Session during this period.

جناب سپیکر :- اب سوال یہ ہے - کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی) -

چوہدری خادم حسین -

سیکرٹری اسمبلی :- مندرجہ ذیل درخواست چوہدری خادم حسین صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

Due to Zila Council Meeting unable to attend the Session of 15th June request Excuse attendance.

جناب سپیکر :- اب سوال یہ ہے کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی) -

راجہ محمد خالد خاں -

سیکرٹری اسمبلی :- مندرجہ ذیل درخواست راجہ محمد خالد خاں صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

مجھے گورنمنٹ آف پنجاب کی جانب سے برازیل زیر قیادت مرکزی وزیر بلدیات بھیجا جا رہا ہے واپسی پر لندن اور دیگر ممالک جانے کا ارادہ رکھتا ہوں اس عرصہ میں اگر اسمبلی کا اجلاس طلب فرمایا جائے تو مجھے اس اجلاس کی رخصت عطا فرمائی جاوے نومبر 1985ء کے پہلے ہفتے تک انشاء اللہ واپسی متوقع ہے -

جناب سپیکر :- اب سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے-

(تحریک منظور کی گئی) -

سردار شاہد اقبال -

سیکرٹری اسمبلی : - مندرجہ ذیل درخواست سردار شاہد اقبال صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

I have been invited as a special delegate to attend the 9th LAWSIA CONFERENCE to be held in New Dehli for which I am proceeding to India.

As Provincial Assembly goes into session on the 10th of October, 1985, I take this opportunity of requesting for leave from the period October 10th, 1985 till October 14th, 1985 for the reasons stated above.

جناب سپیکر :۔ اب سوال یہ ہے کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

صاحبزادہ فاروق انور عباسی

سیکرٹری اسمبلی :۔ مندرجہ ذیل درخواست صاحبزادہ فاروق انور عباسی صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

بوجہ علالت مورخہ 10 اکتوبر 1985ء اجلاس کی کارروائی میں شامل ہونے سے قاصر ہوں، لہذا غیر حاضری 10 اکتوبر 1985ء کی رخصت تصور فرمائی جائے۔

جناب سپیکر :۔ اب سوال یہ ہے کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)۔

جناب سپیکر کی جانب سے اجلاس کے پروگرام کی وضاحت

ایک معزز رکن ۔ میں جناب میاں نواز شریف کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں میرا شکریہ ادا کرنے کا مطلب خوشامد نہیں ہے ۔

جناب سپیکر ۔ اس کے لئے آپکو بہت وقت دیا جائے گا۔

ایک معزز رکن ۔ وہ یہ ہے کہ سٹی بہاو الدین کے لئے میاں صاحب کو درخواست دی تھی کہ وہاں پچھلے تیس سالوں سے ڈگری کالج نہیں تھا انہوں نے یہ منظور فرما دیا ہے ۔

جناب سپیکر — اسکے لئے آپ بحث کے دوران اپنے خیالات کا اظہار کریں اسکے لئے کافی دن مقرر کئے گئے ہیں ۔

ایک معزز رکن ۔ شکریہ ادا کرنے کے لئے ایک منٹ چاہتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ فاضل وقت کی اجازت نہیں دی جا سکتی آپ تشریف رکھیں۔

آپ بحث کے دوران بھی شکریہ ادا کر سکتے ہیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب چیف منسٹر صاحب وزراء کرام صاحبان پارلیمانی سیکرٹری صاحبان اور معزز خواتین و حضرات موسم سرما اور خزاں کا سنگم ہے اور صوبائی اسمبلی کے اجلاس کا آغاز ہے۔ جس میں میں اپنی طرف سے اور اسمبلی سیکرٹریٹ کے سٹاف کی طرف سے میں آپ سب کو خوش آمدید کہتا ہوں ۔ محترم چوہدری بشیر احمد چیمہ

مرحوم جو ہمارے ساتھی تھے پچھلے اجلاس میں وہ ہمارے ساتھ اس معزز ایوان میں بیٹھے تھے آج ہم میں موجود نہیں ہیں انکی یاد میں ہمارے دل بوجھل ہیں -

اور تیری یادوں کی چٹکی چاندنی
پھر کھلے جاتے ہیں زخموں کے گلاب

انسانی زندگی کتنی ناپائیدار ہے - ہم مرحوم کے لواحقین کے غم میں شریک ہیں اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی انہیں صبر جمیل عطا کرے -

معزز خواتین و حضرات آج سے شروع ہونے والے اس اجلاس کے لئے 18 مسودات قانون سرکاری اور 12 مسودات قانون غیر سرکاری موصول ہوئے ہیں 71 ریزولیوشن آئے ہیں اور سوالات کی تعداد 588 ہے - اس کے علاوہ چار پریولیج موشن ہیں اور تحاریک التوا تا حال 31 موصول ہوئی ہیں - نشستوں کی ترتیب ہم نے سابقہ رکھی ہے اس لئے کہ ہمیں اس ضمن میں صرف چند ایک تجاویز موصول ہوئی تھیں جنہیں ہم نے اراکین کی حسب منشا نپٹا دیا ہے- اراکین کی قراردادوں پر قرعہ اندازی ہو چکی ہے جو اکتوبر 1988ء کو ایوان میں پیش ہونگی - رواں اجلاس کا پروگرام اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ قانون سازی کے لئے دس دن اور غیر سرکاری اراکین کی کارروائی کے لئے 4 دن مختص کئے گئے ہیں - مورخہ 4 نومبر 1988ء کو عرس حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کی وجہ سے اجلاس نہیں ہوگا - اس سلسلہ میں اردو اور انگریزی زبانوں میں شیڈول ، فہرستکارروائی اور جملہ متعلقہ کاغذات معزز اراکین کی خدمت میں ارسال کر دیئے گئے ہیں- توقع ہے کہ آپ نے ملاحظہ فرما لئے ہونگے - اس اجلاس کے پروگرام کے سلسلہ میں یہ امر قابل غور ہے کہ حکومت پنجاب نے امن عامہ ، تعلیم ، لوکل گورنمنٹ ، مواصلات و تعمیرات ، خوراک و زراعت آبپاشی ، اور صحت عامہ کی صورت حال پر معزز اراکین کو بحث کی دعوت دی ہے - یہ بات قابل ستائش ہے اور اس سے خود اعتمادی جھلکتی ہے - ہم نے اس بحث کے لئے سات روز مختص کر دئے ہیں - مجھے امید ہے کہ یہ بحث خوش گوار ماحول میں صحتمندانہ خطوط پر ہوگی مقصد اصلاح احوال اور عوام کی بھلائی ہوگا اور اس سے ملک کی تعمیرو ترقی میں مدد ملے گی معزز خواتین و حضرات ! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اگرچہ یہ ایوان غیرجماعتی ایوان ہے اور 98 فیصدی سے زائد لوگ نئے سرے سے منتخب ہو کر اس ایوان میں آئے ہیں لیکن اس کے باوجود سابقہ اجلاس کی مجموعی کارکردگی کو میں نہایت تسلی بخش سمجھتا ہوں - اور قواعد و ضوابط (رولز آف پروسیجر) اور پارلیمانی آداب کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے میں اس معزز ایوان نے شاندار اور باوقار انداز میں پیشرفت کی ہے - اور کچھ confusion پوائنٹ آف آرڈر پر میں سمجھتا ہوں موجود رہا جس میں بعض مرتبہ پوائنٹ آف آرڈر کا مطلب just a minute لیا گیا - اکثر اوقات پوائنٹ آف آرڈر کہہ کر کھڑے ہونے والے معزز رکن نے سپیکر کی اجازت کو غیر ضروری سمجھا - بعض دوست پوائنٹ

آف آرڈر پر تقریر کرنا ضروری سمجھتے رہے جس کی میں سمجھتا ہوں کہ قواعد و ضوابط اجازت نہیں دیتے ۔ اور نہ ہی اس انداز میں اسمبلی کو in order رکھا جا سکتا ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ اس مرتبہ معزز اراکین رولز آف پروسیجر کا مطالعہ یقیناً کر چکے ہوں گے اور ہماری یہ کوشش ہونی چاہیے کہ نہ صرف اسمبلی کے اندر ہم قانون کی بالادستی کے لئے اور قواعد و ضوابط کی پابندی کے لئے کوشاں رہیں بلکہ اس معزز ایوان سے باہر بھی ہم قانون کی پابندی اس کی عمل داری اور قواعد و ضوابط کی پابندی اور اس کی پاسداری کی اعلیٰ روایتیں اور مثالیں قائم کریں ۔بعض ممبران صوبائی اسمبلی نے قومی اسمبلی اور سینیٹ کے اجلاس کی کارروائی دیکھی ہے ۔ یہ کارروائی یقیناً اس معزز ایوان کو چلانے کے لئے ہمارے لئے مشعل راہ ہوگی ۔ وہاں قومی اسمبلی کی کارروائی کے دوران میں بھی موجود تھا تو ایک صوبائی اسمبلی کے معزز رکن نے مجھے کہلا بھیجا کہ سپیکر صاحب سے کہیے گا کہ آپ نے دیکھا ہے کہ قومی اسمبلی میں بولنے کی کس قدر آزادی ہے ۔ تو میں نے واپسی پر ان کی خدمت میں یہ عرض کیا کہ آپ نے یہاں دیکھا کہ قومی اسمبلی کا کوئی بھی معزز رکن اپنی سیٹ پر بیٹھ کر کمنٹری نہیں کرتا اور آپنے یہ بھی دیکھا کہ قومی اسمبلی میں سپیکر کی بات کا کسقدر احترام کیا جاتا ہے اور ان کی بات کو کسقدر تسلیم کیا جاتا ہے۔ بہر صورت یہ معاملات ہمارے سیکھنے کے ہیں ۔ انسان ساری زندگی سیکھتا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ پبلک ڈیلنگ یا سیاسی عمل یہ ایک تخلیقی عمل ہے۔ اور ساری زندگی انسان اس سے عہدہ برآ ہوتا ہے ۔ جہاں سیکھنا ختم ہو جائے وہاں ترقی ختم ہو جاتی ہے ہم نے ابھی بہت کچھ سیکھنا ہے۔ہم نے ابھی اس سے آگے بڑھنا ہے اور نہ صرف یہ کہ اسمبلی کی کارروائی کو ہم نے نہایت مفید اور با مقصد بنانا ہے بلکہ انشاءاللہ قومی زندگی میں مجموعی طور پر مثبت اور بہترین رول ادا کرنا ہے۔ ایک چیز اکثر میرے ذہن میں آتی ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی سمع خراشی نہیں ہوگی کہ اس چیز کا ہم جائزہ لیں کہ ہم بطور منتخب نمائندہ کے ہم ہر روز کن معاملات سے دو چار ہوتے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ وہ دن میری زندگی کا دن نہیں ہے جس میں میں نے کوئی اچھا کام نہیں کیا جس میں میں نے کوئی contribute نہیں کیا ۔ تو ہمیں دیکھنا ہے کہ ہم نے اپنے ووٹرز کے لئے، ان کی پسماندگی کو ختم کرنے کے لئے، ان کی جہالت کو ختم کرنے کے لئے ظلمت کے اندھیروں کو دور کرنے کے لئے، ان کو انصاف مہیا کرنے کے لئے اور ان کی تاریک کوٹھریوں میں روشنیاں منور کرنے کے لئے ہم کیا اقدامات کر رہے ہیں ۔

ہم یہاں اکثر ایوان میں بیوروکریسی کی بات کرتے ہیں اور بیوروکریسی کو ہدف تنقید بناتے ہیں۔ لیکن یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ معزز اراکین اسمبلی جو عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوکر آئے ہیں ان میں سے اکثریت جن میں میں خود بھی شامل ہوں سارا دن بیوروکریسی کے کاموں میں مصروف رہتے ہیں کسی کے تبادلہ کے لئے کسی کی تقرری کے لئے، کسی کو لانے کے لئے، کسی کو شفٹ کرانے کے لئے، تو کیا

ہمیں منتخب کرنے والے لوگوں کا ہم پر حق ختم ہوگیا ہے اس پر تھوڑا سا غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ اس مرتبہ بھی اجلاس کے دوران اسمبلی چیمبرز میں ملاقاتیوں کا داخلہ ممنوع قرار دیا گیا ہے وزراء صاحبان اور معزز اراکین سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس پر عملدرآمد کرنے میں سٹاف کی مدد فرمائیں ۔ قومی پریس کا ذکر میں کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح گزشتہ اجلاسوں میں ہمارے قومی پریس نے اسمبلی کی کارروائی کو نہایت موثر انداز میں ، نہایت مثبت انداز میں پیش کیا ۔ اس کے لئے میں ان کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی امید کرتا ہوں کہ اس اجلاس کے موقع پر بھی ہمارا قومی پریس اپنا صحیح رول ادا کرے گا اور اسمبلی کی کارروائی کو نہایت اچھے انداز میں شائع کرنے کا اہتمام کرے گا ۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس اجلاس میں ہمیشہ کی طرح مجھ سے تعاون فرمائیں گے اور اجلاس کی کارروائی کو کامیابی سے چلانے کے لئے اپنی مہربانیوں میں مزید اضافہ فرمائیں گے ۔ (شکریہ)

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر میرے لئے بھی یہ لازم ہوگیا ہے کہ جناب والا سے اجازت لے کر جناب کا شکریہ ادا کروں کہ آپ نے اپنے سنہرے خیالات سے ہمیں نوازا میں جناب کو یقین دلاتا ہوں کہ قومی اسمبلی کی کارروائی دیکھتے وقت بھی یہ باتیں ہوئیں اور آج بھی ہم قواعد و ضوابط کی پوری پابندی کریں گے ۔ اور انشاءاللہ اس پر قائم رہیں گے ۔

(شکریہ)

ہم اس ہاؤس کے تقدس کو اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھتے ہیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

لیکن میں یہ گذارش کروں گا کہ ہم آپ کے سامنے بالکل اس طرح سے ہیں جسطرح سے ہیڈ ماسٹر کے سامنے کلاس کے بچے ہوتے ہیں ۔ آپ کو بھی چاہیے کہ اس معزز ایوان کے وقار کو قائم رکھنے کے لئے اپنے آپ سوچنا ہوگا کیوں کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اس ہاؤس کے اندر اور اس ہاؤس کے باہر ہمیں قواعد و ضوابط کا خیال رکھنا چاہیے ۔ اگر جناب خود بے ضابطگی فرمائیں تو پھر اس کی اصلاح کے لئے کونسی اتھارٹی ہے ۔ آپ نے فرمایا ہے اس کا ذکر کرنا میں مناسب نہیں سمجھتا ۔ اور نہ کروں گا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی ہدایات آپ کا حکم ، آپ کے قواعد ہمارے لئے اس ہاؤس کے اندر لازم ہیں اس ہاؤس سے باہر اگر ان قواعد کا اطلاق آپ اپنے اوپر لاگو کریں گے ، تو انشاء اللہ ہم بھی آپ کی تقلید کریں گے ۔

جناب سپیکر ۔ شکریہ ۔ **Please take your seat**

لیکن یہ آپ کو کسی نے بتایا کہ میں آپ ہی کا ذکر کر رہا تھا ۔ ؟ آپ جناب قائد ایوان کچھ ارشاد فرمانا چاہیں گے ۔

ریٹائرڈ کرنل محمد یامین - پوائنٹ آف آرڈر ۔

Mr. Speaker : Please take your seat. -

میں announce کر چکا ہوں، قائد ایوان اپنے خیالات کا اظہار کریں گے اور اس کے بعد آپکو موقع دیا جائے گا ۔

وزیر اعلیٰ کی افتتاحی تقریر ۔

وزیر اعلیٰ—(جناب میاں محمد نواز شریف) ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم— جناب سپیکر و معزز اراکین— آپ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ مجھے ان باتوں کو دہرانا نہیں چاہیے کیوں کہ میرے ذہن میں بھی خاصی وہ باتیں تھیں جن کا کہ آپ نے ابھی ابھی ذکر کیا۔ ؟

میں سب سے پہلے تو معزز اراکین کا دلی خیر مقدم کرتا ہوں ۔ مجھے یقین ہے کہ انشاءاللہ ہمیں ان کی آراء ان کے خیالات اور ان کے تجربات سے فائدہ اٹھانے کا پورا موقع ملے گا۔ اس سیشن کے لئے ہم نے بعض انتہائی اہمیت کے حامل محکموں کا جائزہ لینے کے لئے ایوان کی رائے طلب کی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ معزز اراکین کی رائے ہمیں ہماری پالیسی کو بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوگی۔ ان تمام محکموں کی کارکردگی کا جائزہ لینے کا مقصد یہی تھا کہ ہم اپنی حکومت آپ کے مشوروں سے چلائیں۔ ہم ہر قدم پر آپ کا مشورہ حاصل کریں گے چاہے وہ انتظامی امور ہوں، چاہے ترقیاتی عمل ہو اور انشاءاللہ آپ دیکھیں گے کہ آپ کے مشورے اور آپ کی رائے کا پورا احترام کیا جائے گا اور اس کے علاوہ کوئی من مانی نہیں کی جائے گی۔ ان آراء سے انشاءاللہ ہمیں اپنی کمزوریاں اپنی خامیاں بھی دور کرنے کا موقع ملے گا۔ میں نے گزشتہ دنوں پنجاب کے مختلف اضلاع کا دورہ کیا اور میں تحصیل اور گاؤں کی سطح پر گیا اور بعض جگہوں پر بہت سے مسائل میرے سامنے آئے اور حالات کی سنگینی بھی میرے سامنے آئی، دیہاتی علاقوں کا بھی دورہ کیا شہری علاقوں کا دورہ بھی کیا اور یہ دورے میرے لئے بڑے مفید ثابت ہوئے۔ ہم جب بھی حکومت کی کوئی پالیسی ان کو درست کرنے کے لئے وضع کرتے ہیں، تو یہ دورے بہت مفید ثابت ہوئے ہیں۔ میری یہ خواہش اور کوشش ہوگی کہ میں انشاءاللہ تمام معزز اراکین کے حلقوں میں جاؤں۔ اور وہاں کے مسائل کا جائزہ لوں اور جو کچھ حکومت کے بس میں ہو ان مسائل کے تدارک کے لئے کوشش کروں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر - جیسا کہ آپ کو معلوم ہے آج کل اقتدار منتخب حکومت کو منتقل کیا جا رہا ہے۔ اور یہ عمل بڑے زور شور سے جاری ہے اور اس میں کافی پیش رفت بھی ہو چکی ہے انشاءاللہ عنقریب یہ عمل مکمل ہو جائے گا اس وقت ملک کے اندر جو حالات ہیں، ہماری سرحدوں پر جو حالات ہیں۔ ان کا احتیاط سے جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ اور اس ملک کے اندر اس سیاسی نظام کو مستحکم کرنے کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کو ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع ہو کر کوشش کرنی چاہیے تاکہ جس سیاسی عمل کے لئے ہم منتخب ہوئے ہیں، جس سیاسی حکومت کو ہم نے بنایا ہے، منتخب کیا ہے۔ اس کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں اور یہ عمل تب تک ممکن نہیں ہے جب تک کہ ہم ایک جان ہو کر، متحد اور متفق ہو کر اس عمل کو آگے نہ بڑھائیں، مجھے یقین ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ ہم میں جو بھی صلاحیتیں ہیں، ہم سب اس کام کے لئے وقف کردیں گے۔ مجھے اس معزز ایوان نے گزشتہ اجلاس کے دوران اس بات کا اختیار دیا تھا کہ مجالس قائمہ یعنی سٹینڈنگ کمیٹیز کی تشکیل کر سکوں، مجھے خوشی ہے کہ میں نے ان مجالس کی تشکیل کر دی ہے۔ میں نے اس سلسلہ میں تمام اراکین کو ایک چٹھی ارسال کی تھی اس کے ذریعہ ان سے یہ پوچھا گیا تھا کہ وہ کس مجلس میں شامل ہونے کے خواہش مند ہیں۔ تو کافی ممبران کا جواب مجھے موصول ہو گیا اور اس میں میری کوشش یہی رہی ہے کہ ممبران نے جو ایک دو تین ترجیحات لکھی تھیں۔ اس طرح سے ہم نے ان کو ان مجالس قائمہ میں شامل کیا ہے۔ اس کی تفصیل وزیر قانون آپ کی خدمت میں پیش کریں گے - آپ نے جو ذمہ داری مجھے سونپی تھی وہ میں نے نہایت دیانتداری کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کی ہے - مجھے یقین ہے کہ انشاءاللہ یہ اپنی اعلیٰ روایات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے انتہائی عمدہ کارکردگی کا ثبوت دے گا مجھے یہ بھی پورا یقین ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ ہم بھی اس سے پورا پورا استفادہ حاصل کر سکیں گے - آخر میں میں ایک دفعہ پھر آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

بہت بہت شکریہ۔

جناب محمد یامین - جناب سپیکر میں آپ کی اجازت سے ایک تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں -

جناب سپیکر Please take your seat.

ابھی تحریک ہائے استحقاق اور تحریک ہائے التوا کار کے نمٹانے کا وقت ہے۔

جناب محمد یامین - جناب والا میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف مبذول کروانا چاہتا تھا لیکن آپ نے مجھے بولنے کی اجازت نہیں دی۔اس ایوان میں آپ کی jurisdiction ایک مطلق العنان کی حیثیت کی ہے - اس لئے آپ نے حکم دیا اور میں بیٹھ گیا، میری گزارش صرف ایک سیکنڈ کیلئے تھی، وہ یہ کہ ہمارے ایک معزز رکن جناب غلام سرور خان کی والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ آج ہم میں موجود نہیں

ہیں - میری صرف اتنی گذارش ہے کہ مرحومہ کے ایصال ثواب کیلئے ایک منٹ کیلئے خاموشی اختیار کی جائے اور اس معزز رکن کی خدمت میں ایک Condolence Message اس ایوان کی طرف سے بھیجا جائے۔

جناب سپیکر - یہ آپ اگر پہلے بروقت کہہ دیتے تو ہم اس وقت بھی دعائے مغفرت میں ان کو شامل کر لیتے لیکن اب آپ نے۔۔۔

ایک معزز رکن۔۔جناب والا مسلمانوں کیلئے خاموشی نہیں دعائے مغفرت ہوتی ہے۔

جناب سپیکر۔۔خاموشی اختیار کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا مرحومہ کیلئے دعائے مغفرت کی جائے - میں ان کا مشکور ہوں کہ یہ میرے نوٹس میں لائے ہیں۔ کل اجلاس کے آغاز میں ان کیلئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔

چوہدری اصغر علی گجر - جناب سپیکر آپ کی گفتگو کے متعلق میں ایک منٹ کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں اگر اجازت ہو تو میں عرض کرتا ہوں کیونکہ یہ بات آج ہی سے متعلق ہے -

جناب سپیکر آج کی گفتگو سن کر آپ کے خیالات سے ہم مستفید ہوئے۔ جناب والا قائد ایوان کی باتیں بھی سنی اور بے حد ممنون ہوئے - اس سلسلہ میں صرف ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں آپ نے ہمیں کچھ باتوں کی ہدایات دی ہیں - وہاں آپ نے یہ بات کہہ کر یا میں یوں کہوں گا کہ آپ نے بیوروکریٹس کی وکالت کرکے ہمارے استحقاق کو مجروح کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین) -

میں سمجھتا ہوں جب کسی آدمی کو تکلیف ہوتی ہے تو وہ اپنے دل کی بات ضرور یہاں پر کہتا ہے۔ جناب والا بیوروکریٹس سے ہماری کوئی دشمنی نہیں ہے بیوروکریسی میں جو لوگ ملازمت کرتے ہیں وہ ہمارے بھائی ہیں والد ہیں، چھوٹے ہیں یا بڑے ہیں سب اپنے ہیں - لیکن جب ہم ان کے خلاف بات کرتے ہیں تو یقین کیجئے۔ جب وہ کوئی غلط کام کر رہے ہیں تب ہم ان کے خلاف بات کرتے ہیں۔ اور ہم کوئی غلط بات نہیں کرتے بلکہ جیسے درست سمجھتے ہیں وہی بات کرتے ہیں۔ اور میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ نے یہ بات کہہ کر پورے ایوان کا وقار مجروح کیا ہے۔ آپ پوری ہدایات دیں لیکن اس بات کو آپ اپنی تقریر میں سے حذف کر دیں تو ہم آپ کے بے حد ممنون ہونگے -

وزیر صنعت و قانون۔۔جناب سپیکر آپ کی وساطت سے معزز رکن کی خدمت میں یہ گزارش ہے کہ جو بات جناب سپیکر نے اپنے خطاب کے دوران فرمائی تھی اس کا یہ مفہوم نہیں تھا جو میرے بھائی نے سمجھا۔ بات یہ تھی اور وہ اب بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ گذشتہ چار ماہ کا تجربہ جو کہ آپ اور ہم سب نے کیا اس کا ایک پہلو یہ ہے کہ ہم جب کبھی کسی ایوان یا نجی مجلس میں بیٹھتے ہیں تو ہم بجا طور پر ان شکایات کا تذکرہ کرتے

ہیں جو ہمیں بیوروکریسی سے ہیں۔ جناب سپیکر کی بات کا جو مفہوم ہم نے سمجھا، وہ بات بھی اگرچہ افسر شاہی کے حق میں بالکل نہیں جاتی۔ مگر اس کا یہ پہلو قابل غور ہے کہ جب ہم نجی مجلسوں میں یا اس ایوان میں بیٹھتے ہیں تو بجا طور پر ہم بیوروکریسی کے متعلق شکایات کرتے ہیں۔ لیکن اس اظہار خیال میں بھی اصلاح کا انداز ہوتا ہے، منفی پہلو نہیں ہوتا اور اصلاح کے انداز فکر کو جاری رکھنا جمہوریت بھی ہے اور ہمارے مفاد عمل کا ایک تقاضا بھی، لیکن ایک بات جو آپ نے اور میں نے دیکھی وہ یہ ہے کہ ہم مجلسوں میں بیٹھ کر بیوروکریسی کے خلاف باتیں تو ضرور کرتے ہیں۔ جن میں سے اکثر باتیں بجا بھی ہوتی ہیں لیکن ہمیں اپنے اس پہلو پر غور کرنا ہوگا کہ گذشتہ چار ماہ میں ہم نے تبادلے کروانے، یا تبادلے منسوخ کروانے کے لئے شعوری یا لا شعوری طور پر جو بھی سرگرمیاں دکھائی ہیں ان کا یہ پہلو قابل غور ہے کہ ہمارے اس عمل کا فائدہ صرف بیوروکریسی کو پہنچا ہے ۔ ہم نے شعوری یا لاشعوری طور پر بیوروکریسی کے تبادلے رکوانے یا کروانے کے لئے اپنا انتہائی قیمتی وقت ان کیلئے مخصوص کیا ۔ اس لئے ہمیں ایسی سرگرمیاں کرتے وقت یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ آیا ہم بیوروکریسی کے ہاتھوں میں کھلونا تو نہیں بنے ہوئے اور کیا ہم ان کے ہاتھوں میں کھیل تو نہیں رہے؟ ان کی کارکردگی کے متعلق شکایات نکالنا اور اصلاح کرنا ہمارا اور عوام کا حق ہے اور اس حق کو انشاءاللہ کوئی چھین بھی نہیں سکتا۔ اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ اس پہلو پر بھی ضرور توجہ دی جائے اور یہ بات بھی زیر غور رہے کہ۔

چوہدری اکرام الحق —پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر—چوہدری اکرام الحق صاحب آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں

چوہدری اکرام الحق — جناب سپیکر ابھی ابھی آپ نے فرمایا تھا کہ قواعد وضوابط کی پابندی کی جائے۔جناب سپیکر کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ وزیر موصوف صاحب کسی قاعدے کے تحت تقریر فرما رہے ہیں ۔ (نعرہ ہائے تحسین)۔

جناب سپیکر — اصل میں مسئلے کو زیر بحث لانے کی اتنی ضرورت نہیں ہے۔

(قطع کلامیاں)

صرف بات کو سمجھنے میں یا یوں کہہ لیجئے کہ مجھے اپنی بات سمجھانے میں کوتاہی ہوگئی۔ میرا مدعا ہرگز یہ نہیں تھا جو سمجھا گیا، میں کہنا یہ چاہتا تھا اور جو میں نے کہا ہے، اس کا مطلب اور مفہوم یہ ہے کہ بیوروکریسی کو ہم اس ایوان میں زیر بحث لاتے ہیں اور اس کو ہدف تنقید بناتے ہیں ۔ لیکن اصل میں صورت حال یہ ہے کہ منتخب لوگ عوام کے ووٹ لیکر یہاں اس معزز ایوان میں پہنچے ہیں۔ ہم میں سے

اکثریت جو ہے وہ اپنے قیمتی وقت کا زیادہ حصہ بیوروکریسی کے معاملات کو نپٹانے میں صرف کرتی ہے اور بیوروکریسی اس ملک کے عوام کا ایک فیصد حصہ بھی نہیں ہے 99 فیصد کے معاملات سے ہم پہلو تہی کرتے ہیں اور ایک فیصد کے معاملات کو ہم اہمیت دیتے ہیں ، صرف تبادلوں کا معاملہ نہیں ہے، کسی کی ترقی، کسی کے بچوں کو داخلہ دلوانے کیلئے ہم دن رات کوشش کرتے ہیں۔ میں نے جو اپنے طور پر دیکھا ہے کم از کم مجھ سے جو صاحبان رابطہ قائم کرتے ہیں۔

رانا پھول محمد خان — جناب والا ایک فیصد جس کی آپ بات کر رہے ہیں ان کے پاس اقتدار ہے

Mr. Speaker Rana Sahib please take your seat.

رانا پھول محمد خان —جناب والا آپ جج ہیں اور جج کا انتظامیہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

Mr. Speaker — Please take your seat.

میں کہنا یہ چاہتا تھا کہ میں نے بیوروکریسی کی وکالت نہیں کی ہے بلکہ میں نے یہ عرض کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہمیں اپنا وقت دوسرے Productive معاملات کی طرف زیادہ صرف کرنا چاہیئے اور اپنے حلقہ نیابت کے لوگوں کی بہتری پر زیادہ وقت صرف کرنا چاہیئے

(قطع کلامیاں)

جناب فضل حسین راہی—جناب سپیکر اس معاملے پر میں صرف ایک منٹ کے لئے عرض کروں گا ۔ only on minute please

جناب سپیکر — آپ میں سے کون صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب فضل حسین راہی—سائیں جس بات کو آپ نے چھیڑا ہے وہ کارروائی سے ہٹ کر ہے اور یہ بحث آج کی کارروائی میں شامل نہیں ہے۔ لیکن آپ نے اسے چھیڑا ہے صرف اس لئے کہ اس کی نوعیت آپ سمجھتے ہیں کہ یہ چھیڑنے والی ہے تو میں یہ عرض کرنا چاہوں گا

مسٹر سپیکر — راہی صاحب آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں

جناب فضل حسین راہی—سائیں میں کہہ رہا ہوں کہ آپ اسمبلی سے ہٹ کر بات کر رہے ہیں پوائنٹ کے حق میں بات نہیں کر رہے ۔ اگر میں پوائنٹ آف آرڈر کی بات کروں گا تو پھر آپ کو اس پوائنٹ پر آنا پڑے گا جس پوائنٹ کے لئے آپ اکٹھے ہوئے ہیں۔ آپ اس سے ہٹ کر بات کر رہے ہیں اس لئے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا

مسٹر سپیکر— اس بحث کو میں ختم کرتا ہوں۔

جناب فضل حسین راہی—اس میں ایک چھوٹی سی قیمتی رائے میں بھی دینا چاہوں گا وہ آپ سن لیں۔ اس لئے کہ دوسرے ممبران نے بھی یہ رائے دی ہے۔

جناب سپیکر—راہی صاحب اس کا لامتناہی سلسلہ میں ختم کرنا چاہتا ہوں اور راہی صاحب سے کہوں گا کہ Please take your seat

جناب فضل حسین راہی—سائیں آپ کی تقریر نے اور وزیر اعلیٰ صاحب کی تقریر نے ہمارے جذبات کو کتنا مجروح کیا ہے میں آپ کو صرف وہ نقشہ دکھانا چاہتا ہوں جو ہمارے وزراء صاحبان کے دفاتر میں ہے۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر—راہی صاحب Please take your seat

جناب فضل حسین راہی—میں کہتا ہوں کہ ہم جب بھی کسی دفتر میں جاتے ہیں وہاں ان کے سپورٹرز اتنے ہوتے ہیں کہ ممبر کی بات نہیں سنی جاتی—آپ کے منسٹر اپنے تعلقات کی بنا پر کام کرتے ہیں اور میں جس دفتر میں بھی گیا ہوں میں نے ان کے ٹھٹھ کٹ کے لوگوں کو ان کے گرد دیکھا ہے۔ میں کسی بیوروکریٹ کی سفارش نہیں کرتا اگر کسی چپڑاسی کے ساتھ ناانصافی ہوتی ہے تو کون اس کا انصاف کرے گا اگر کسی معمولی آدمی کے ساتھ ناانصافی ہوتی ہے تو اس کی کون سنے گا۔ ہم بیوروکریٹس کے خلاف ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ اسمبلی عوام کے نمائندوں کی اسمبلی ہے اس لئے ہم بیوروکریٹس کے نمائندے نہیں ہیں ہم عوام کے نمائندے ہیں اس لئے ہم آپ کے بیوروکریٹس کو ٹھیک راستے پر لانا چاہتے ہیں اور ہمارا اسمیں کوئی دخل نہیں ہے۔

جناب سپیکر—فضل حسین راہی صاحب قواعد و ضوابط کی پابندی لازم ہے آپ کو اپنی سیٹ پر بیٹھنے کے لئے کہا گیا آپ نے اس کی قطعاً پرواہ کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی۔ اجلاس کا پہلا دن ہے میں نہایت ادب کے ساتھ آپ کو یہ گزارش کروں گا کہ آئندہ یہ بات repeat نہ کی جائے۔ اس کے بعد بیگم صاحبہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتی ہیں۔

سیدہ ساجدہ نیر عابدی—جناب والا گزارش ہے کہ ابھی معزز رکن نے اس قدر بے ہنگام اور جوش میں بہہ کر جو تقریر کی ہے اور یہ الزام لگایا ہے کہ ——

(قطع کلامیاں)

جناب والا اسی تقریر میں انہوں نے تمام وزراء پر یہ الزام لگانے کی کوشش کی ہے کہ میں سمجھتی ہوں کہ یہ کسی صورت میں بھی جائز بات نہ تھی۔ یہ جس کا کے لئے میں سینکڑوں مرتبہ جب بھی تشریف لائے ہیں ان کے تمام کام کئے گئے ہیں کبھی ایسی کوئی صورت حال کسی کے دفتر میں پیدا نہیں ہوئی کہ وہاں پر خاص لوگوں کو بلا کر entertain کیا گیا ہو۔ انہوں نے انتہائی بڑا موجودہ انتظامیہ پر الزام لگا کر اور ہمارے استحقاق کو مجروح کیا ہے۔

رانے احمد سعید خان — میں مثالیں دیتا ہوں کہ ہمارے منسٹر صاحب نے تو ہم سے تعاون کیا مگر جو سیکرٹری حضرات ہیں - انہوں نے کس غلط طریقے سے ہمارے ساتھ تعاون کیا - ہماری بات کو درخور اعتناء ہی نہیں سمجھا کہ ان کی بات کو مانا جائے -

جناب سپیکر — رانے صاحب آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہے ہیں - کیا آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں - جی فرمائیے نا -

رانے احمد سعید خان — ہماری معروضات بالکل جائز تھیں - انہوں نے ہمارے ساتھ تعاون کیا لیکن سیکرٹری صاحب نے ہم سے تعاون نہیں کیا -

جناب سپیکر — اس بحث کی میں اجازت نہیں دیتا -

You please take your seat.

سید طاہر احمد شاہ — جناب مجھے ایک وضاحت کی اجازت دیں گے -

جناب سپیکر — آپ اپنی کوئی ذاتی وضاحت کرنا چاہتے ہیں -

سید طاہر احمد شاہ — جی نہیں میں آپ کی نوکر شاہی کے متعلق تبادلوں کے بارے میں وضاحت چاہتا ہوں -

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر — شاہ صاحب میں اس بحث کو ختم کرنے کا اعلان کر چکا ہوں لہذا اس پر بات کرنے کی اجازت نہیں ہے - یہ ایک محترمہ شاہدہ یاسمین ملک صاحبہ کی پروویلج موشن ہے -

محترمہ شاہدہ یاسمین ملک — حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک مخصوص معاملے کو زیر بحث لانے کے لئے میں تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے -

مولانا منظور احمد چنیوٹی - جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر - ذرا ہدایت کریں کہ سر پر دوپٹہ اوڑھ کر بات کریں -

(نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ شاہدہ یاسمین ملک — مولانا صاحب سے میری گزارش ہے کہ وہ مجھے نہیں میری بات کو سنیں - معاملہ یہ ہے -

مولانا منظور احمد چنیوٹی — اگر اسمبلی کے قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی ہو تو آپ نوٹس لیتے ہیں کہ ہمیں پابندی کرنی چاہیئے - لیکن احکام خداوندی کی صریح خلاف ورزی ہوتی ہے تو اس پر اگر ہم آپ کی توجہ نہیں لاتے تو آپ نوٹس نہیں لیتے ہیں - یہ احکام خداوندی کی خلاف ورزی ہے - ہم مسلمان ہیں -

(قلقل کلامیاں)

محترمہ شاہدہ یاسمین ملک — جناب والا * * * * ہم بھی مسلمان ہیں - مولانا صاحب کو ایسی باتیں زیب نہیں دیتیں - انہیں عوام کی فلاح کے لئے کام کرنا چاہیئے -

جناب سپیکر — مولانا صاحب آپ تشریف رکھیئے -

(بحکم جناب سپیکر الفاظ حذف کئے گئے) — بذریعہ کارروائی 20 اکتوبر 1985ء

محترمہ شاہدہ یاسمین ملک — مولانا صاحب اپنی نظریں نیچی رکھا کریں جیسا کہ احکام الٰہی ہے۔

جناب سپیکر — مولانا صاحب آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر رولز کے مطابق بنتا نہیں ہے آپ تشریف رکھیں Please take your seat

محترمہ شاہدہ یاسمین ملک — جناب والا اسلام زبردستی کی اجازت نہیں دیتا۔

جناب سپیکر — بیگم صاحبہ آپ اپنی بات کو جاری رکھیں۔

محترمہ شاہدہ یاسمین ملک۔ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک مخصوص معاملے کو زیر بحث لانے کے لیے میں تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں۔ جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر — آرڈر پلیز۔

محترمہ شاہدہ یاسمین ملک — حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک مخصوص معاملے کو زیر بحث لانے کے لیے میں تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں۔ جو اسمبلی کا فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ کوائمز کنٹرول۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی — پوائنٹ آف آرڈر سر۔ ذرا ہدایت کریں کہ سر پر دوپٹہ اوڑھ کر بات کریں۔

جناب سپیکر — یہ

مولانا منظور احمد چنیوٹی — اگر اسمبلی کے قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی ہو تو تو آپ نوٹس لیتے ہیں کہ ہمیں پابندی کرنی چاہیئے۔ لیکن احکام خداوندی کی صریح خلاف ورزی ہوتی ہے تو ہم آپ کی توجہ دلاتے ہیں لیکن آپ نوٹس نہیں لیتے۔

محترمہ شاہدہ یاسمین ملک — جناب والا۔ ہم مسلمان ہیں عیسائی نہیں۔ مولانا صاحب کو ایسی باتیں زیب نہیں دیتیں۔ انہیں عوام کی فلاح کے لئے کام کرنا چاہیئے۔

جناب سپیکر — مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ شاہدہ یاسمین ملک — مولانا صاحب نظریں نیچی رکھا کریں جیسا کہ احکام الٰہی ہے مولانا صاحب۔ آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر رولز کے مطابق بنتا نہیں ہے۔

(دخل اندازیاں)

جناب سپیکر — مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔ Order please

ڈسٹرکٹ کوائمز کنٹرول کمیٹی کے اراکین کی نامزدگی

محترمہ شاہدہ یاسمین ملک — جناب والا ہم بازار میں نہیں کھڑے۔ ہم ایوان میں بیٹھے ہیں ان کو ایسی باتیں زیب نہیں دیتیں۔ معاملہ یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ کوائم کنٹرول کمیٹی کا چیئرمین ڈی سی۔ ہوتا ہے اور اسے ہی یہ اختیارات بھی سونپ دیئے گئے ہیں منتخب اراکین کی نامزدگی بھی حسب منشا کریں۔ یہ ایک رکن کا استحقاق ہے کہ افسران کو اسے نامزد کرنے کا کوئی اختیار نہیں۔ لہذا نامزد کیوں کے لئے سپیکر کمیٹی کے ناموں کا اعلان کریں۔ انتظامیہ کو ان کے ناموں کے اعلان کرنے کا بالکل اختیار نہیں۔

جناب والا۔ جمہوریت میں انتظامیہ عوام کی خادم کہلاتی ہے۔ اور منتخب اراکین بلا شبہ عوام کے نمائندے ہوتے ہیں۔ انتظامیہ کے کسی افسر کی گرفت اراکین پر اس قدر نہیں ہونی چاہیئے (نعرہ ہائے تحسین) کہ اراکین اسمبلی اپنی نامزدگی کے لئے ان کے محتاج ہو کر رہ جائیں گے۔ جناب والا، ہونا تو یہ چاہیئے کہ ضلع کے تمام اراکین کو اس کمیٹی کا ممبر بنانا چاہیئے کیونکہ ہر نمائندہ اپنے حلقے میں جوابدہ ضرور ہوتا ہے۔

وہ جس حلقے میں رہتا ہے اگر وہاں بدامنی کی کیفیت رہے گی اور لوگوں کو جان مال کا تحفظ حاصل نہ ہوگا تو لوگ یقیناً اپنے نمائندوں کی طرف رجوع کریں گے - اور وہ نمائندہ اپنے عوام کے سامنے جوابدہ ہوگا -لیکن اگر عوامی نمائندوں کو اتنے بھی اختیارات حاصل نہ ہوں کہ وہ اپنے ہی علاقے میں لاء اینڈ آرڈر کمیٹی کے ممبر بھی نہ بن سکیں تو پھر وہ عوام کو جوابدہ کیونکر ہو سکیں گے - (نعرہ ہائے تحسین) جناب والا ہمیں ایسی کشتی کا مسافر نہ بنایا جائے جس کی ناخدای نوکر شاہی کے ہاتھ میں ہو- جناب والا اگر تمام نمائندوں کو نمائندگی دینے کی شرط پوری نہیں کی جا سکتی اور نمائندوں کو منتخب کرنا لازم ہے تو پھر میری گذارش ہے کہ یہ اختیارات قائد ایوان یا سپیکر کو حاصل ہوں- انتظامیہ کو نہیں-شکریہ

غلام حیدر وائیں (قائمقام وزیر قانون)-جناب سپیکر ! میں محترمہ شاہدہ یاسمین ملک صاحبہ کی اس تحریک استحقاق کی مخالفت کرتے ہوئے-

جناب سپیکر— مولانا آپ پوائنٹ آف آرڈر پہ بولنا چاہتے ہیں- فرمائیے!

مولانا منظور احمد چنیوٹی—اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم—یا ایھا النبی قل لازواجک وبناتک ونسا ئالمومنین-جناب سپیکر میں ایک تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں - ہماری معزز خواتین ہماری مائیں بہنیں جب یہ بات کی جاتی ہے تو وہ ہمیشہ یہ کہتی ہیں کہ ہمیں ماوں اور بہنوں کی نظر سے کیوں نہیں دیکھا جاتا- میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پڑھ رہا ہوں -اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو حکم دیاقل لازواجکےاے پیغمبر اپنی بیویوں سے کہو وبناتک اور اپنی بیٹیوں سے کہو ونسا المومنین اور تمام مومنوں کی بیویوں کو حکم دو - نبی کی بیویاں ہم سب کی مائیں ہیں اور نبی کی بیٹیاں وہ بھی ہماری مائیں ہیں-اللہ نے یہ ایسا صریح حکم دیا ہے-کہ اے پیغمبر اپنی بیویوں کو بھی ہدایت کرو اپنی بیٹیوں کو اور مومنوں کی عورتوں کو کہ وہ اپنے سروں پر دوپٹہ ڈالیں اور اپنے گریبان ڈھانپیں-یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے-جب بھی بات کی جاتی ہے بجائے اس کےآپ اللہ تعالیٰ کے احکام کے تقدس کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ یہ ہدایات جاری کریں لیکن آپ عورتوں سے ڈرتے ہیں- عورتوں سے اور ہم سے آپ کے دل پر خدا کا خوف زیادہ ہونا چاہیئے جب آپ اپنے قواعد کی پابندی کراتے ہیں - لیکن جب خدا کے احکام کی صریح خلاف ورزی ہوتی ہے تو ہم اس طرف آپ کی توجہ دلائیں گے چاہے آپ اس پر عمل کریں یا نہ کریں- میں بار دیگر اپنی محترم خواتین ماوں بہنوں سے کہوں گا آپ حضور کی بیویوں سے بڑی مائیں نہیں ہیں حضور کی بیٹیوں سے بڑی بیٹیاں نہیں ہیں اس لئے قرآن کا حکم ہے اگر آپ مسلمان ہیں تو آپ کو احکام خداوندی کی پابندی کرنی چاہیئے-

ایک معزز خاتون رکن—پوائنٹ آف آرڈر -

چوھدری ارشاد علی ۔جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر!

جناب سپیکر ۔چوھدری صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاھتے ھیں۔ پہلے وہ بولیں گے ۔
بیگم صاحبہ۔آپ تشریف رکھیں۔لیکن اس سے پہلے میں مولانا صاحب کے پوائنٹ آف آرڈر
پہ اپنی رولنگ دینا چاھتا ھوں کہ مولانا صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر قواعد وضوابط کے مطابق
نہیں ھے لہذا وہ آوٹ آف آرڈر ھے ۔

(اس موقع پر مولانا منظور احمد چنیوٹی کھڑے ھوئے)

جناب سپیکر ۔ مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔یہ بات آپ ضابطے کے مطابق کر سکتے
ھیں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی۔جس وقت ایسا ھو میں اس وقت آپ کے نوٹس میں لے
آوں تو آپ کہیں گے کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ھے۔ خلاف ورزی ھو رھی ھے۔ ایک خاتون
سرسے دوپٹہ اتار کے ھم اس وقت اگر آپ کی توجہ نہیں دلاتے۔

جناب سپیکر ۔ یہ بات جو اس وقت آپ فرمارھے ھیں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی ۔ فیسغیر بیدہ فالم یستجب و بلسانہ اگر کوئی منکر غلط بات کہتا ھو
ھاتھ کی طاقت ھے ھاتھ سے روکو۔ ھاتھ کی طاقت نہیں زبان سے روکو۔ زبان کی طاقت ھماری ھے ۔
ھم توجہ دلائیں گے۔ یہ ھمارا فرض ھے آپ اس پوائنٹ آف آرڈر کو مانیں یا نہ مانیں۔

جناب سپیکر۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی چوھدری صاحب

چوھدری ارشاد علی ۔ جناب سپیکر۔

محمد افضل چن ۔سر میری گذارش یہ ھے۔ بات دین کی ھو رھی تھی۔

جناب سپیکر۔ پوائنٹ آف آرڈر یہ آپ بول رھے ھیں۔

محمد افضل چن ۔ جناب میں پوائنٹ آف آرڈر پہ بول رھا ھوں جناب مولانا صاحب نے
جو حوالہ دیا ھے وہ بالکل درست ھے کوئی بھی اس سے انحراف نہیں کرسکتا ۔ لیکن اس
کے کچھ ضابطے ھوتے ھیں کوئی طریقے ھوتے ھیں۔ اس ھاؤس میں میں نے پہلے بھی عرض کیا
تھا کہ اگر دین کی کوئی پامالی ھو رھی ھو تو اس کو زیادہ نہ اچھالا جائے۔کیوں کہ یہ وہ ھاؤس
نہیں ھے نہ وہ ٹائم ھے۔مولانا صاحب اگر ایک عورت کو قرآن کا حوالہ دے سکتے ھیں۔

نہ کہہ رندوں کو حرف سخت واعظ
درشت اھل جہنم کی زباں ھے

اس بی بی کو کہنے کا یہ طریقہ غلط تھا ۔ وہ ھماری بہن ھیں ۔ اللہ تعالی فرماتے
ھیں اے نبی کی بیویو! چار دیواری سے باھر پیر بھی نہ رکھو۔ اس دور کو بھی ذرا دیکھ

لیں کہ کسی نے بھی رکھا تھا یا نہیں۔ آپ ہر بات کو سوچ کر کیا کریں۔ قرآن کی آئتیں بالکل ہیں ھدیٰ اللمتقین۔ یہ متقیوں کے لئے ہیں۔ ہر انسان اس کو نہیں سمجھ سکتا۔ اپنی مرضی کے مطابق اس کو مت ڈھالئے گا۔ بس میری اتنی گذارش ہے ۔

جناب سپیکر۔ Order please

آپ تشریف رکھیں۔ یہ ان کے اس پوائنٹ آف آرڈر کو بھی میں rule out کرتا ہوں Head of State کے متعلق جو ریمارکس ہیں یہ قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی ہے ۔ آن کو exepunge کرنے کے آرڈر کرتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ جی فرمائیے !

چوھدری ارشاد علی۔ جناب سپیکر ! آج جب آغاز ہوا تو نہائت خوش کن تھا۔ بڑے اچھے جذبات کے ساتھ شروع ہوا ۔ لیکن مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ جس بات کی طرف نشاندھی کی گئی کہ ہمیں اس اجلاس کو قواعد و ضوابط کے مطابق اور خوش اسلوبی سے چلانا ہے اس کی شروع میں ہی پامالی شروع ہوگئی ہے۔ خاص طور پر جب کہ سپیکر کی کسی بات کا احترام نہیں کیا جائے گا کسی بات کو مانا نہیں جائے گا۔ کسی آرڈر کو نہیں مانا جائے گا۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ہاوس کا تقدس کسی طرح قائم نہیں رہ سکتا۔

جناب سپیکر — پوائنٹ آف آرڈر پہ آرڈر نہیں ہو سکتا۔ تشریف رکھیئے۔

چوھدری صاحب۔ I am sorry to say that this is not point of order.

جناب سپیکر ۔ جناب وزیر قانون۔

جناب سپیکر ۔ جی وزیر قانون۔

جناب وزیر قانون غلام حیدر وائیں۔ جناب سپیکر ! میں اپنی بہن ملک محترمہ شاھدہ یاسمین صاحبہ کی تحریک استحقاق کے سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ یہ ضلعی کرائمز کنٹرول کمیٹیاں کو اس کا وزیراعلی پنجاب کے حکم پر نامزد کی گئیں اور جس وقت ان کرائمز کنٹرول کو تشکیل کا فیصلہ جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے کیا اس کے ساتھ ہی انتظامیہ طریق کار بھی دیا گیا تھا جس کے لئے جناب وزیر اعلیٰ کی ھدایات کے مطابق کہ ہر ضلع میں کرائمز کنٹرول کمیٹیاں اس طریقے سے ترتیب دی جائیں کہ ان میں اس ضلع کے دو ارکان قومی اسمبلی اور تین اراکین صوبائی اسمبلی شامل کئے جائیں ان ھدایات کی روشنی میں نامزدگی کا اختیار ڈپٹی کمشنر کو نہیں دیا گیا بلکہ اس طریقہ کار میں اس کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ قومی اور صوبائی اسمبلی کے فاضل اراکین کو حروف تہجی کے مطابق ان کی نامزدگی ان ضلعی کرائمز کنٹرول کمیٹیوں میں کر دی جائے مزید برآں یہ وضاحت بھی تھی کہ ان کو ڈسٹرکٹ کرائمز کنٹرول کمیٹیوں میں ان فاضل اراکین کی میعاد چھ ماہ رکھی گئی اور پھر باری باری ان کی نامزدگی

آتی رہے گی اس لحاظ سے اس وقت جو ضلعی کنٹرول کمیٹیاں جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکام کی روشنی میں کام کررہی ہیں اور وہ اس طے شدہ طریقہ کار کے مطابق ہیں لیکن یہ جو تحریک استحقاق جو ہمارے سامنے ہے نہ تو اسکی روشنی میں آئین قانون یا رولز کی خلاف ورزی ہوئی اور نہ ہی یہ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والا کوئی واقعہ ہے۔ ان حالات میں پیش نظر اور اس وضاحت کے بعد میرے خیال میں میری بہن کی یہ غلط فہمی ہو گئی ہوگی کہ آیا یہ کرائمز کنٹرول کمیٹیاں ڈپٹی کمشنر کے دائرہ اختیار میں ہیں کہ وہ جن کو چاہیں نامزد کریں یا جن کو چاہیں نامزد نہ کریں یہ صورت ایسی نہیں ہے مجھے امید ہے کہ میری بہن اس وضاحت کے بعد اپنی اس تحریک استحقاق پر زور نہیں دیں گی اور اسے واپس لے لیں گی۔

جناب چد رفیق صاحب (ٹوبہ ٹیک سنگھ) —اگر اجازت ہو تو میں اس تحریک استحقاق کے ضمن میں کچھ عرض کروں ۔ٹھیک ہے جناب وزیر قانون نے اس تحریک کے بارے میں وضاحت فرمادی ہے کہ ان کمیٹیوں کی تشکیل وزیر اعلیٰ کی ہدایت کے مطابق کی گئی ہے اور کسی حد تک معزراکن کی تسلی ہوگئی ہوگی اور ہماری بھی ۔ کہ کلی طور پر اس نامزدگی کا اختیار ڈی سی کو بھی نہیں ہے۔ اس حد تک تو بات صاف ہے اس لئے مزید میں اضافہ یہ کرنا چاہوں گا کہ اگر تمام متفق ممبران خواہ وہ صوبائی اسمبلی کے ہیں خواہ وہ قومی اسمبلی کے ہیں اگر سب کے سب اس کمیٹی میں شامل کرلئے جائیں تو اس میں کیا حرج ہے ۔میں سمجھتا ہوں کہ اس میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اب تک جو سابقہ کرائمز کنٹرول کمیٹیاں کام کرتی رہیں ہیں اب سے پہلے ان میں بس یہی ہوتا تھا گفتنہ نشنتہ و برخواستنہ۔ آج تک نہ کسی ضلع میں آپ دیکھتے ہیں کہ خانہ پری کے طور پر کرائمز کنٹرول کمیٹیوں کی meetings ہوتی رہی ہیں لیکن اس کا خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا نہ ہی کرائمز کنٹرول ہوئے اور نہ ہی ان میں کوئی کمی واقع ہوئی بلکہ دیکھنے میں یہ آیا اور آپ اخبارات میں دیکھتے ہیں پڑھتے ہیں اور سنتے ہیں کہ جرائم میں کس قدر اضافہ ہو رہا ہے اور یہ کمیٹیاں جو اب تک کام کرتی رہی ہیں ان میں کوئی فائدہ مند بات ثابت نہیں ہوئی ۔ تاہم اب جو نئی کمیٹیاں وزیر اعلیٰ صاحب کے احکامات کے تحت تشکیل دی گئی ہیں میں ان میں اپنی رائے کا یہ اضافہ کرتا ہوں کہ تمام صوبائی اورقومی حضرات اس میں شامل کیا جائیں تو شائد کچھ فائدہ پہنچ جائے ممبران زیادہ ہوں اور اس میں غلبہ پا جائیں۔ اس طرح پر بھی انتظامیہ کے جو اختیارات ہیں وہ اس پہ کنٹرول نہیں کر سکتے۔ اس لئے منتخب ممبران جتنے زیادہ ہونگے ان کی آرا زیادہ ہوں گی اور اس میں نفسیاتی طور کچھ اضافہ ہو گا اور ان کی طاقت کا بھی مظاہرہ ہوگا ممکن ہے کچھ فائدہ پہنچ جائے اور کرائمز کنٹرول ہوسکیں یا جرائم میں کچھ کمی آجائے۔ اس لئے میں ان الفاظ کے ساتھ جو تحریک استحقاق پیش کی گئی ہے اس کے حق میں اپنا ووٹ دیتا ہوں کہ ان میں تمام ممبران حضرات اس میں شامل کئے جائیں۔

جناب وزیر قانون غلام حیدر وائیں جناب سپیکر۔ میری گزارش یہ ہے کہ میرے فاضل رکن نے جو تجویز ارشاد فرمائی ہے اس کا تحریک استحقاق سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے یہ privilegemotion جس بات پر پیش کی گئی تھی اس کی وضاحت کر دی گئی ہے اور اگر میرے فاضل رکن کے خیال کے مطابق اس میں کوئی ترمیم کرنی ہے تو وہ پالیسی معاملہ ہے جس کا براہ راست وزیراعلیٰ یا حکومت سے تعلق ہو گا۔ موجودہ جو زیر بحث تحریک استحقاق ہے اس کی وضاحت تو اب ہو چکی ہے۔ لہذا میرا خیال ہے کہ میری بہن اس پر بحث نہیں کریں گی اور اسے واپس لے لیں گی۔

جناب سپیکر۔ جی بیگم صاحبہ کیا خیال ہے

محترمہ شاھدہ یاسمین ملک۔ جی میں satisfied ہوں میں اپنی privilege motion کو press نہیں کرتی۔

جناب سپیکر۔ تو محترمہ شاھدہ یاسمین صاحبہ اپنی privilege motion کو پریس نہیں کرتی ہیں۔ دوسری تحریک استحقاق میاں محمود احمد صاحب کی ہے۔

تھانہ شاھدرہ میں رپورٹ کا درج کرنا

میاں محمود احمد۔ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک مخصوص معاملہ کو زیر بحث لانے کیلئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں۔ جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 24 اگست 1985ء کو صبح آٹھ بجے میرے بزرگ وڈیرا حافظ عبدالغفور صاحب نے میرے پاس آکر شکایت کی کہ ایک برے کردار کی عورت جو کہ میرے گھر کے سامنے آکر کافی دیر سے کھڑی تھی اس سے میں نے پوچھا کہ تم یہاں کیوں کھڑی ہو تو اس پر اس نے مجھے برا بھلا کہا اور میرے گریبان کو پکڑا۔ میں نے اس کی شکایت سن کر تھانہ شاھدرہ ٹیلی فون کیا۔ وہاں ایس۔ایچ۔او موجود نہ تھا۔ ڈیوٹی پر موجود محرر لیاقت علی سے کہا کہ وہ دو ملازم فوری طور پر میرے ساتھ بھیج دے کہ اس عورت کو حوالہ پولیس کیا جائے۔ ڈیڑھ گھنٹہ گزرنے کے باوجود نہ آیا پھر ٹیلی فون کیا تو کہنے لگے ہمارے پاس ابھی ملازم نہیں ہیں اگر ملازم آیا گیا تو بھیج دیں گے۔ آدھے گھنٹے کے بعد میں نے پھر فون کیا تو کہنے لگے کہ ہم ایس۔ایچ۔او کی اجازت کے بغیر کوئی ملازم نہیں بھیج سکتے۔ میں نے کہا کہ میں تمہارے افسران بالا سے بات کرتا ہوں۔ اس پر ایک ملازم جو بغیر وردی کے تھا میرے پاس آیا تو اتنی دیر میں وہ عورت جا چکی تھی۔ اس کے بعد اس عورت نے تھانے میں خود جا کر میرے اس عزیز ووٹر کے خلاف رپورٹ درج کرائی اور پولیس میرے عزیز کو گرفتار کرنے کیلئے آگئی۔ میں نے اس بات کی شکایت کرنے کے لیے ایس۔ایچ۔او شاھدرہ کو فون کیا مگر ایس۔ایچ۔او تھانہ میں موجود نہ تھے بلکہ پتہ چلا کہ محرر نے الٹا میرے خلاف تھانہ میں رپورٹ درج کرنی ہے کہ اس نے مجھے ٹیلیفون پر گالیاں نکالی ہیں۔

جناب سپیکر اس ضمن میں میری گذارش یہ ہے میں نے بحیثیت ایک منتخب نمائندے کئے۔ جسٹس آف پیس کے میں حلقے کا ایک بزرگ ووٹر جس کی لمبی لمبی داڑی تھی۔ ہں نے میرے پاس آ کر شکایت کی۔ میں نے اسکی داد رسی کیلئے تھانے سے پولیس بلانے کیلئے ٹیلیفون پر بات کی۔ انھوں نے میری بات پر کوئی توجہ نہ دی ۔ نہ میرے ملازم بھیجے۔ بجائے اسکے میری اس بات پر عمل درآمد ہوتا الٹا میرے خلاف تھانہ شاھدرہ میں رپٹ درج کر دی گئی کہ انھوں نے ٹیلیفون کرکے گالیاں نکالی ھیں ۔ اس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے اور اس پر ضروری کارروائی کی جائے۔

(شیم شیم)

رانا پھول محمد خان—جناب سپیکر میں فاضل رکن کی تائید کرتے ہوئے یہ گذارش کروں گا تحریک استحقاق تو موصول ہوتی رہی ھیں ۔ اور جناب وائس صاحب سے بھی گذارش کروں گا کہ اس معزز ایوان کے استحقاق کو مجروح ہوتے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں تو اس سے بڑی بے غیرتی ہمارے لئے کوئی نہیں ہے میں یہ گذارش کروں گا کہ سابقہ روایات کے مطابق تحریک پیش ہونے کے بعد وزیر صاحب کا بھی اس پر زیادہ اصرار نہیں ہونا چاہئے اور اس تحریک استحاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دینی چاہئے تاکہ اسمبلی کا بھی زیادہ وقت آپکو صرف نہ کرنا پڑے۔

جناب سپیکر—چودھری ارشاد صاحب آپ اس تحریک استحاق کے بارے میں کچھ کہنا چاہتے ھیں وائس صاحب پہلے بات کریں تو زیادہ بہتر ہے ۔

چوھدری ارشاد علی—جناب والا میرے خیال میں اگر بعد میں وضاحت کریں تو بہتر رہے گا ۔ ھیں پہلے بولنے کا موقع ملنا چاہئے ۔

جناب سپیکر—وائس صاحب آپ اس سے اتفاق کرتے ھیں ۔

وزیر قانون — ٹھیک ہے۔

چوھدری ارشاد علی— جناب سپیکر یہ جو مسئلہ پیش ہوا ہے یہ کوئی پہلا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ عام ہو رہا ہے جب ہم کسی کام کیلئے پولیس والوں کو جائز کام کیلئے یا کسی مظلوم کی امداد کی کرنے کیلئے ظلم کو روکنے کیلئے کہتے ھیں تو اکثر یہ ہوتا ہے وہ ہمارے خلاف رپٹ درج کر دیتے ھیں کہ فلاں آدمی نے ہم پر آ کر رعب جمایا ہے اور ہمارے کام میں مداخلت کی ہے حالانکہ یہ بات نہایت غلط ہے ھیں یہ حق پہنچتا ہے کہ ہم مظلوموں کا ساتھ دیں اور جو بے انصافی ہے اسکو روکیں اور انصاف کا ساتھ دیں ۔

جناب والا میں ان کی تائید کرتا ہوں کہ اسکو کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ اس معاملہ کی چھان بین ہو سکے۔

جناب سپیکر—اس میں کوئی لمبا چوڑا اختلاف رائے تو نہیں ہے ۔

جناب ممتاز احمد متیانہ —جناب سپیکر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی آپ

بھی فرما رہے تھے ہمارے ارکان صوبائی اسمبلی کو اپنے معیار کے مطابق اپنے مقام کے مطابق اپنے فرائض سرانجام دینے چاہئیں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ہمارا معیار صرف اگر ایک والدار تک جاتا ہے تو اسکا کیا نتیجہ نکلتا ہے اگر ہم اپنے معیار کے مطابق افسر شاہی کے سامنے ہیں تو ہمارا کیا حشر ہوگا لہذا میں گذارش کروں گا کہ ایسے افسران کو یا ایسے اہلکاروں کو سخت سے سخت سزا دینی چاہئے -

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا یہ معاملہ ایک ایسا ہے اگر ہم یہاں پر بیٹھ کر ان کو رونا شروع کرئیں ہیں سائیے بہت ساری باتیں ایسی ہیں جن کو ہم اپنا بھرم رکھنے کیلئے ہضم کر جاتے ہیں - پنجاب لیول پر آ کر ہم اپنی توہین پورے پنجاب کے لوگوں کو سنانے سے ڈرتے ہیں حقیقت میں ہمارے ساتھ ایسے ایسے واقعات رونما ہوتے ہیں اگر یہاں پر آ کر ہم اپنا رونا رونا شروع کر دیں تو ہمارا تمام بھرم کھل جائے اور اس اسمبلی کا وقار تمام صوبہ کے عوام کے سامنے کچھ بھی نہ رہ جائے لہذا اگر ہم میں سے کوئی ہمارا دوست کوئی رکن اس قسم کی جرآت کا مظاہرہ کرتا ہے تو اس پر سخت سے سخت نوٹس اس لحاظ سے ہونا چاہئے کہ اس کا ہم سب شکار ہوتے ہیں - ان تمام افسران کے سامنے ہم اسی طرح سے روزانہ مشکلات کا سامنا کرتے ہیں جس طرح ہمارے کچھ دوست یہاں آ کر بات کرتے ہیں -

(نعرہ ہائے تحسین)

لہذا میں گذارش کروں گا کہ ایسے افسران کو سخت سے سخت سزا دینے کے لئے فوری طور پر احکامات جاری کئے جائیں تاکہ ہمارا وقار اور زیادہ مجروح نہ ہو-

جناب سپیکر— شکریہ -

رانا پھول محمد خان— جناب سپیکر میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر آپ نے تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دی تو اب کارروائی کو آگے بڑھایا جائے - یا ابھی کمیٹی کے سپرد کی نہیں ہے -

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر—رفیق صاحب

جناب محمد رفیق—جناب سپیکر آپ کی اجازت سے یہ تحریک پیش ہوئی ہے اس کے حق میں کچھ گزارش کرنی چاہتا ہوں۔ میرے معزز رکن دوست نے یہ بات کہہ کر کہ ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہی کا استحقاق مجروح نہیں ہوا بلکہ اس تمام معزز اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے-

(نعرہ ہائے تحسین)

کیونکہ وہ اس معزز ایوان کے معزز رکن ہیں اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔یہ ایک نئی بات نہیں ہے۔ نئی مثال نہیں ہے بلکہ یہ ایک پریکٹس ہے جو جاری ہے۔ تھوڑے لمحات پہلے آپ نے یہ فرمایا تھا کہ بیوروکریسی کے معاملات ہیں کہ 99 فیصد عوام کو آپ نظر انداز کر دیتے ہیں اور ایک فیصد جو بیوروکریٹس ہیں ان کے لئے بھاگے پھرتے ہیں۔ تو یہ محاورے کے طور پر عرض کروں گا محاورہ یہ ہے کہ ''ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں،، اور آپ جانتے ہیں کہ 99 فیصد عوام مظلوم ہیں بے کس ہیں لاچار ہیں انہی ہاتھی کے پاؤں میں بندھے ہوئے ہیں ان سب کے مسائل انہی ہی کے پاؤں میں جکڑے ہوئے ہیں اور جب کبھی داد رسی کیلئے ان جکڑےہوئے لوگوں کو نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے تو وہ کوششیں بہت کم ہیں۔ بے سود ہیں تاہم جب ہم جرأت مند لوگ جب کبھی جرأت کرتے ہیں تو ان کا حشر ایسا ہی ہوتا ہے جیسے میرے معزز رکن کا ہوا ہے۔ میں مختصر الفاظ میں ان کی بھرپور حمایت کرتا ہوں اور معزز ایوان کے سامنے بھی گزارش کرتا ہوں کہ آئندہ جب بھی کوئی ایسے واقعات رونما ہوں گے ان کا سدباب ہونا لازمی ہے اور یہ ہماری حکومت کا فرض ہے کہ اس بات کا سنگینی سے نوٹس لے۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر—پوائنٹ آف آرڈر پر کون صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔

ایک معزز رکن—جناب والا میں پوائنٹ آف آرڈر پر میاں محمود احمد صاحب کی تحریک استحقاق کی تائید کرتا ہوں۔

جناب سپیکر—یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ہے۔ ارشد خان صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری سپورٹس—(جناب محمد ارشد خان) جناب سپیکر میں یہ گزارش کروں گا کہ میرے معزز رکن نے یہ تحریک پیش کی ہے جو بہت ہی قابل تشویش ہے۔ آپ غور فرمائیں ایک تو ممبران کا استحقاق ہے اس کا تقدس ہے۔ اسکو بحال رکھنا اس کی حفاظت کرنا ہمارے فرائض اولین میں شامل ہے۔ جناب والا اس میں سب سے تشویشناک بات جو ابھی میں نے سنی ہے اور وہ حقائق پر مبنی ہے جس منحلقہ آدمی نے ہمارے اس معزز رکن کی پیٹ درج کی ہے یہ سب سے زیادہ قابل افسوس بات ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

ابھی آپ نے جو تقریر فرمائی تھی ہم نے اس میں مداخلت نہیں کی۔

پارلیمانی سیکرٹری صحت —بیگم نجمہ حمید—جناب والا مجھے ان کی اس بات سے اختلاف ہے۔ ایم۔پی۔اے جو بھی کرے ان کو حق پہنچتا ہے۔ میں تو سمجھتی ہوں کہ جب آپ نے کہا ہے کہ اس کے لئے کمیٹی مقرر کی جائے اور اس خاتون کو بھی سنا جائے۔ ہو سکتا

ہے کہ وہ خاتون ہی سچی ہو۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر بات جو ہم کہتے ہیں وہی سچی ہو آپ اس خاتون کو سنیں۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسا معاملہ ہو کہ وہی عورت سچی ہو۔ اتنی دیر تک اس پر کوئی ڈسکشن نہیں کرنی چاہئے جب تک آپکو اس کمیٹی سے رپورٹ نہ آئے۔ حق کی بات کرنے میں مجھے کوئی عذر نہیں ہے۔ کوئی بھی غلط بات کرے چاہے وہ ایم۔پی۔اے ہو یا ایم۔این۔اے ہو۔ چاہے وہ قائد ایوان ہو چاہے کوئی ممبر ہو اسے حق نہیں ہے کہ اسکے خلاف بات کی جائے۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر— Begum Sahiba please take your seat.
بیگم صاحبہ یہ آپکا پوائنٹ آف آرڈر بنتا نہیں ہے۔

Khan Sahib please try to be brief.

پارلیمانی سیکرٹری سپورٹس —جناب والا میری گزارش یہ ہے کہ اسکو استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں۔ اور immediately قائد ایوان یہ حکم کریں کہ ان کا جو روز نامچہ ہے اس کو قبضہ میں لیا جائے۔ اگر اس پہ ریکارڈ ہے تو یہ انتہائی قابل افسوس بات ہو گی۔

رانا پھول محمد خان—جناب والا استحقاق کمیٹی ریکارڈ طلب کر سکتی ہے۔ وہ خود ریکارڈ طلب کرے ۔

ایک آواز—وہ روزنامچہ بدل بھی دیا کرتے ہیں ۔

جناب سپیکر—مولانا صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے تھے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی—میں جناب والا میاں صاحب کی اس تحریک استحقاق کی تائید میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں تقریباً اسی قسم کا واقعہ میرے ساتھ پیش آیا ہے لیکن ایس۔ ایچ۔ او ۔ نے چونکہ معذرت کر لی۔ ایک پولیس کانسٹیبل کو جو ہمارے پڑوس میں

جناب سپیکر —مولانا صاحب اس کے لئے آپ علیحدہ تحریک استحقاق پیش کیجئے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی — میں اس لئے تائیداً یہ عرض کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر—تائیداً آپ اس کو کسی دوسرے کے نمبر کے against کیسے بیان کر سکتے ہیں ۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی—میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس قسم کے واقعات چونکہ پیش آ رہے ہیں۔ ایس ۔ایچ۔ او ۔نے معذرت کر لی۔ میں نے تو اسے معاف کر دیا اور اس کو ہاؤس میں نہیں لایا۔لیکن اس قسم کے متعدد واقعات ہیں اس لئے اسکا ضروری اور فوری نوٹس لینا چاہئے۔

جناب سپیکر۔ شکریہ۔

جناب سپیکر۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب اس پر حکومت کا نقطہ نظر سن لیا جائے۔ میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کیے دیتا ہوں کہ امن و امان کی صورت حال پر بحث کے لئے تین دن مقرر ہیں۔ امن و امان کی صورت میں سارا سلسلہ آپ لا سکتے ہیں۔ میں وزیر قانون سے کہوں گا کہ وہ اپنا نقطہ نظر اس پر پیش کریں۔

ملک صلاح الدین ڈوگر۔ جناب والا یہ معاملہ آپ نے کمیٹی کے سپرد کردیا ہے یہ اس کا حل نہیں۔ ان کے خلاف فوری طور پر کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر آپ کس ضابطے کے تحت بات کررہے ہیں۔

ملک صلاح الدین ڈوگر۔ میں استحقاق پر بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر۔ وہ بات ختم ہوگئی ہے۔

ملک صلاح الدین ڈوگر۔ یہ کوئی بات نہیں کہ معاملہ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے اور اس انہیں اور حوصلہ ملے گا۔

غلام حیدر وائیں وزیر قانون۔ جناب سپیکر میرے دوست میاں محمود احمد صاحب کی تحریک استحقاق پر اس لحاظ سے بڑی اہم ہے کہ یہ معاملہ ہمارے ایک فاضل رکن کے ساتھ پیش آیا ہے۔ اور اس سلسلے میں ایوان نے بھی جو احساسات پیش کیے وہ بھی ہم نے دیکھ لیے ہیں۔ معزز حضرات اور اس ایوان کے استحقاق کے بارے میں جناب وزیر اعلیٰ (قائد ایوان) اور وزراء ہمیں بار بار یقین دہانی کرا چکے ہیں کہ اس ایوان اور اس کے ہر رکن کے استحقاق کی پوری طرح حفاظت کی جائے گی اور میں فاضل اراکین کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ اس سلسلے میں آپ کو کسی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ لیکن ایوان ایک ایسا ادارہ ہے جہاں معاملات کو انتہائی سنجیدگی کے ساتھ غور و فکر میں لانا بڑا ضروری ہے۔ جہاں تک ان جذبات کا تعلق ہے ان کا احترام کرتے ہوئے میں گزارش کروں گا کہ اس کے دوسرے پہلو پر بھی تھوڑی نظر رکھی جائے۔ میرے فاضل بھائی نے اپنی تحریک استحقاق کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ انہوں نے اپنے گھر میں تھانے کہ دو کنسٹیبلان کو طلب فرمایا اور یہ حق جیسا کہ انہوں نے ارشاد فرمایا انہوں نے جسٹس آف پیس کے اختیارات کی روشنی استعمال کیا۔ جسٹس آف پیس کی حیثیت سے جو اختیارات حکومت نے ہم کو دیئے ہیں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اس کے مطابق جناب رکن صوبائی اسمبلی پولیس کے کسی کنسٹیبل کو اپنی مدد کے لئے طلب کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ معاملہ 24 اگست 1985ء کا ہے۔ جیسا کہ تحریک استحقاق میں فاضل رکن نے خود تسلیم کیا ہے۔ جب کہ حکومت نے جسٹس آف پیس کے اختیارات 18 دسمبر 1985ء سے اراکین اسمبلی کو تفویض کیے ہیں۔

چوہدری ارشاد علی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر محترم وزیر صاحب جو وضاحت فرما رہے ہیں میرے خیال میں وہ اصل بات گول کر گئے ہیں۔ اصل مسئلہ جو انہوں نے شکایت کی ہے

وہ یہ تھی کہ ان کے خلاف رپورٹ درج کی گئی ہے۔ جسٹس آف پیس کی بات نہیں ۔ وہ تو ہمارا حق ہے کہ ہم کسی بھی مظلوم کی مدد کر سکتے ہیں ہم جس کام کے لئے تھانے میں جاتے ہیں وہ کریں یا نہ کریں ۔ لیکن ہم یہ قطعاً برداشت نہیں کر سکتے کہ وہ ہمارے خلاف رپورٹیں درج کرنی شروع کردیں کہ یہ آدمی آیا کیوں اس نے فلاں کی مدد کیوں کی۔ فلاں کے حق میں انصاف کیوں مانگا۔ بات صرف یہ ہے۔

جناب سپیکر ۔ میں یاد دہانی کے لئے دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ پوائنٹ آف آرڈر procedural matters اور constitutional matters پر ہوسکتا ہے ۔ چودھری صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر نہ بنتا تھا ۔

وزیر قانون (غلام حیدر وائیں) ۔ جناب سپیکر میں اپنی گزارشات پیش کر رہا تھا اور میں جناب سپیکر کی وساطت سے ہاؤس سے گزارش کروں گا کہ جس وقت کوئی مسئلہ پیش کیا جائے براہ مہربانی اس پر تمام گزارشات کو سننے کے بعد اگر معزز اراکین اپنی رائے دیں تو وہ زیادہ مناسب ہوگا ۔ میں یہ گزارش کررہا تھا کہ جہاں تک جسٹس آف پیس کے اختیارات کو استعمال کرنے کا تعلق ہے اس واقعہ کے روز تک اس ایوان کے فاضل اراکین کو جسٹس آف پیس کے اختیارات نہ ملے تھے تحریک استحقاق میں جو نکات اٹھائے گئے ہیں اس میں رپورٹ درج کرنے کا معاملہ سب سے آخر میں آتا ہے۔ میں اس پر بھی اپنے خیالات کا اظہار کروں گا ۔ لیکن پہلے ہم سنجیدگی کے ساتھ دیکھیں گے یہ مسئلہ ہے کیا ؟ ایک بات تو سامنے آتی ہے کہ فاضل رکن نے تھانے میں فون کیا ۔ کہ ایک عورت ایک جگہ پر کھڑی ہے جس کا غفور نامی کسی بزرگ کے ساتھ تنازع ہوا ہے اور مبینہ طور پر اس عورت نے زیادتی کی ہے لہٰذا پولیس کے دو پولیس وہاں بھیجے جائیں۔ اور تین بار میرے فاضل رکن نے اپنی تحریک استحقاق میں خود ذکر کیا ہے کہ تھانیدار انہیں فون پر تھانے میں نہیں ملا اور وہاں پر ڈیوٹی محرر تھا اس نے دو تین بار یہ کہا کہ پولیس والے ابھی ان کے پاس available نہیں ہیں ۔ اس میں کچھ تاخیر ہو گئی اور جس وقت دو سپاہی ممبر کے گھر میں گئے اس وقت تک غالباً وہ عورت اس آدمی کے ساتھ لڑ جھگڑ کر وہاں سے چلی گئی ہوگی۔ لیکن اس کے ساتھ ایک اور پہلو پر معزز رکن ذرا غور فرمائیں جس کا متن آخر میں آکر آتا ہے پہلی بات یہ ہے کہ عبدالغفور نامی ایک بزرگ کے ساتھ ایک عورت کا بازار میں تنازع ہو گیا اس تنازع کی بنا پر فاضل ممبر کا کوئی استحقاق مجروح ہوا دوسری بات یہ کہ ہمارے فاضل رکن نے فون کیا تھانے میں تھانیدار موجود نہ تھا اور وہاں پر جو محرر تھا اس نے کہا کہ اس وقت سپاہی نہیں ہیں۔ جب آتے ہیں تو میں بھیجتا ہوں۔ کیا اس صورت سے بھی استحقاق مجروح ہوا اور نمبر تین یہ ہے کہ پولیس والوں کے آنے میں جو تاخیر واقع ہوئی کیا اس سے بھی استحقاق مجروح ہوا ہے۔

چوہدری فضل حسین راہی—پوائنٹ آف آرڈر۔ میں صرف انہیں احساس دلانا چاہتا ہوں ان کا یہ نقطہ نظر ہے کہ اگر محرر یہ کہتا ہے کہ ہمارے پاس تھانے میں سپاہی نہیں ہیں تو اس سے کس طرح استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ میں صرف یہ پوچھتا ہوں کہ اگر یہی جواب اپنے ایس۔ ایس۔ پی کو دے سکتا ہے۔ پھر تو ان کی بات ٹھیک ہے کہ استحقاق مجروح نہیں ہوا۔ اگر محرر یہ جواب دیتا ہے کہ ہمارے پاس تھانے میں کوئی بھی آدمی نہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایس۔ پی۔ سارے تھانے کو معطل کر دے۔ میں صرف یہ احساس دلانا چاہتا ہوں کہ اس جواب سے اگر ایس پی کا استحقاق مجروح ہو سکتا ہے تو تو ہمارا کیسے نہیں ہو سکتا ؟

جناب سپیکر ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

چوہدری فضل حسین راہی۔ میں انہیں صرف راہ راست پر لانا چاہتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ پہلے وائیں صاحب کو اپنی بات مکمل کر نے دیں ۔

جناب وزیر قانون غلام حیدر وائیں ۔ اس سلسلے میں پولیس کا جواب آیا ہے اسے یہاں پڑھنا نہیں چاہتا لیکن اتنی گزارش ضرور کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے محسوس یہی ہوتا ہے کہ اس وقت فاضل رکن نے پولیس کو طلب کیا تو انکے آنے تاخیر ہوئی اور یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ انکی آپس میں کوئی تلخ کلامی ہوئی ہو۔ میرے فاضل رکن کے مطابق آخر والی بات یہ ہے کہ پولیس نے اس سلسلے میں کوئی رپورٹ درج کی ۔ اگر معزز ایوان اور ارکان یہ خیال کرتا ہے اس پہلو کی چھان بین کے لئے یہ معاملہ پریولیج کمیٹی کو بھیج دیا جائے۔ تو مجھے کو ئی اعتراض نہیں ہوگا ۔

جناب سپیکر ۔ بات کا فیصلہ ہوگیا اور محمود احمد صاحب جو تحریک کے محرک ہیں انکی یہ تحریک ایوان میں پیش ہوئی اس پہ معزز اراکین نے تبادلہ خیال کیا اور حکومت نے اس پر اپنا نقطہ نظر پیش کیا اور جناب وزیر قانون کو اس تحریک کو تحریک استحقاق کی کمیٹی کے سپرد کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ اور یہ معاملہ استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے ۔ کمیٹی کے لئے میں وقت مقرر کروں گا اور یہ اعلان کروں گا کہ کمیٹی اپنے فیصلے سے ایوان کو آگاہ کرے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر جسٹس آف پیس کے متعلق جو نوٹیفیکشن ہوا ہے اگر اس میں کوئی اہلکار اسکے حکم کو نہ مانے تو آیا وہ ارکان کا استحقاق بنتا ہے۔

جناب سپیکر ۔ جسٹس آف پیس کون کون ہیں ۔ رکن اسمبلی۔ اور رکن اسمبلی کا یہ استحقاق بنتا ہے اسلئے جسٹس آف پیس کا بھی بنتا ہے۔ جو جسٹس آف پیس رکن اسمبلی ہے اسکا استحقاق بنتا ہے۔

ایک معزز رکن ۔ کیا یہ بطور رولنگ کر رہے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ یہ مجھ سے دریافت کیا گیا تو میں نے ہی اس کا جواب دیا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ ایک نقطہ کی صرف وضاحت چاھونگا کہ اگر بطور جسٹس آف پیس کسی ایسے ھی پوائنٹ میں کسی کو بلالیا جائے اور وہ نہ آئے یا حکم نہ مانے جائے تو اسکے خلاف کیا کیا ایکشن ھے۔ جسٹس آف پیس کے پاس کونسی پاورز ھیں جنکے ذریعے وہ عمل کرئے ۔

جناب سپیکر ۔ یہ ایک علیحدہ مسئلہ ھے ۔ میں نے اس بات کا جواب دیا ھے کہ رکن اسمبلی جسٹس آف پیس ھیں ۔ اسکا استحقاق بنتا ھے (قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان ۔ جسٹس آف پیس کے متعلق ھمیں بتایا جائے کہ اس کا مطلب کیا ھے

جناب سپیکر ۔ رانا صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر کئی اراکین اسمبلی بات کرنا چاھتے ھیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر میں یہ گزارش کرنا چاھتا ھوں کہ میری معلومات کے لئے ھمیں جسٹس آف پیس بنایا گیا ھے میں صرف جناب سے یہ درخواست کرونگا کہ مجھے یہ سمجھا دیا جائے مجھے یہ جو چھٹی ملی ھے اس سے تو یہی معلوم ھوتا ھے اس میں تو ماسوائے سپاھی اور مخبر کے کوئی اور چیز مجھے نظر نہیں آئی اگر میں کسی آدمی کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کردوں۔

جناب سپیکر ۔ یہ وقت جسٹس آف پیس پر بحث کرنے کے لئے نہیں ھے اسلئے آپ تشریف رکھیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب مجھے کم از کم یہ بتا دیا جائے کہ جسٹس آف پیس کہتے کس کو ھیں۔

جناب سپیکر ۔ رانا صاحب تشریف رکھیں۔

مسٹر پیٹر گل ۔ جو نوٹیفیکیشن جاری کیا گیا ھے اسکے بارے میں اکثر تھانوں میں گیا ھوں اور ان سے پوچھا ھے تو انہوں نے کہا ھے کہ ھمارے پاس کسی قسم کی اطلاعات نہیں ھیں کہ آپ لوگ جسٹس آف پیس ھیں۔ یا
آپ کے کیا اختیارات ھیں اسلئے میں آپ کی وساطت سے وزیر اعلیٰ سے یہ گذارش کرونگا کہ ھر تھانے میں ایسا سرکولر کیا جائے تاکہ انکو پتہ لگے کہ انکے یہ اختیارات ھیں ۔

ملک محمد عباس خان کھوکھر ۔ جناب سپیکر میں یہ گذارش کرنا چاھتا ھوں کہ جسٹس آف پیس کے تحت جو اختیارات دئے گئے ھیں اس ضمن میں عرض ھے کہ یہ ایک عام شہری کو بھی قانونی طور پر حق حاصل ھے ۔ اگر کسی کے سامنے cognizable offence ھوتا ھے تو عام شہری کو یہ حق پہنچتا ھے کہ وہ پکڑ کر اسکو تھانے لے جائے ۔ دوسری بات یہ ھے کہ اگر کسی شہری کے سامنے اشتہاری ملزم ھے تو ضابطے کے تحت اس کو یہ حق پہنچتا ھے کہ وہ گرفتار کرے ۔ اور تھانے میں دے میں یہ کہتا ھوں کہ جسٹس آف پیس کے علاوہ میرے معزز دوست کو ایک عام شہری کی حیثیت سے یہ حق حاصل ھے۔ کہ جو بھی انکے سامنے cognizable offence ھوا ھے وہ ملزم کو پکڑ کر تھانے پیش

کرتا ہے میں اس نقطے پر بھی وضاحت چاہونگا ۔ جسٹس آف پیس کو جو اختیارات دئے گئے ہیں وہ تو پہلے ہی ایک عام شہری کو حاصل ہیں ۔ میں ایک دفتر گیا وہاں بھی یہی موضوع مذاقاً ہو رہا تھا یہ اختیارات تو پہلے ہی ایک عام شہری کو حاصل تھے میں اس کی وضاحت چاہونگا۔

جناب سپیکر ۔ میں معزز پارلیمانی سیکریٹری صاحبان سے عرض کرنا چاہتا ہوں He was not relevant یہ انکا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ہے شاہ صاحب آپ فرمائیے ۔

سید حسنات احمد شاہ ۔ جسٹس آف پیس کے متعلق نوٹیفیکیشن میں بھی یہ لکھا ہوا تھا ۔

جناب سپیکر ۔ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہے ہیں ۔

سید حسنات احمد شاہ ۔ میں صرف جسٹس آف پیس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر ۔ شاہ صاحب جسٹس آف پیس پر کوئی بحث نہیں ہو رہی ہے میں جسٹس آف پیس پر بحث کی اجازت نہیں دے سکتا ۔ آپ تشریف رکھئے ۔ سردار رفیق احمد لغاری صاحب کی تحریک استحقاق ہے بھروانہ صاحب آپ تشریف رکھئے ۔

مہر ظفراللہ خان بھروانہ ۔ جناب سپیکر میں صرف ایک منٹ کے لئے کہ جب ایک فاضل رکن پوائنٹ پیش کرتا ہے ۔ تو اسکو بیان کرنے کی اجازت ہونی چاہئے ۔

جناب سپیکر ۔ مہر صاحب آپ پارلیمانی آداب سے واقف ہیں اسلئے آپ تشریف رکھیں ۔

1985.86 کی اے۔ڈی۔پی کے بارے میں مرتب سفارشات

سردار رفیق حیدر خان لغاری۔۔ جناب والا وزیر موصوف کی کارروائی کے متعلق ہاؤس کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ اور اسکے ساتھ ہاؤس کا بھی ہوا ہے ۔ یہ کارروائی وزیر اعلیٰ پنجاب کے ہدایات کے مطابق کی گئی ہدایات اس سے کچھ مختلف تھیں اور وزیر صاحب نے کچھ مختلف کارروائی کی۔ ہدایات یہ تھیں کہ ہر ضلع کا انچارج ایک وزیر کو مقرر کیا تھا اور انہوں نے متعلقہ ایم۔پی۔اے کے ساتھ مشورہ کر کے 1985-86ء کی اے۔ڈی۔پی کے بارہ میں اپنی سفارشات پیش کرنی تھیں۔ رحیم یار خان ضلع کے لئے مخدوم الطاف حسین قریشی صاحب کو انچارج مقرر کیا گیا۔ جنہوں نے پہلی تاریخ کے لئے میٹنگ مقرر کی میں اس تاریخ پر منتظر رہا مگر کسی اطلاع کے بغیر وہ دن گزر گیا اور اس طرح انہوں نے یکے بعد دیگر میٹنگز کو ملتوی کیا اور آخری دفعہ جب باقی میران سے مشورہ کیا گیا تھا تو مجھے اسکی کوئی اطلاع نہیں دی گئی بلکہ اس میٹنگ کے شروع ہونے کے ڈیڑھ گھنٹہ بعد جبکہ میں کراچی میں بیٹھا ہوا تھا ایک شخص جو ضلع کونسل سے تعلق رکھتا ہے اسکا میری ممبر شپ سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے اسکو وہ لفافہ تھما دیا گیا کارروائی آج اس اجلاس میں ہو گی میں ہاؤس سے اور آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں اس ساری کارروائی کو کالعدم قرار دیتے ہوئے میرا استحقاق بحال کرایا جائے۔کیونکہ مجھ سے کوئی مشورہ نہیں ہوا ۔

سردار رفیق حیدرخان لغاری - اورآج جن خیالات کا اظہار کیا کہ ممبران کو بجائے ٹرانسفر وغیرہ کی کوشش کرنے کے علاقوں میں جاکر لوگوں کے کام کرنے چاہئیں۔ وہاں کی خدمت کرنی چاہیے۔ وسائل پیدا کرنے چاہیں۔ اور غلام حیدروائیں صاحب نے اس چیز کی یقین دہانی کرائی کہ وزراء اور قائد ایوان اس چیز کا بڑا احساس کرتے ہیں ممبران کے استحقاق اور اس اسمبلی کے استحقاق کا پورا خیال رکھتے ہیں۔ میں ان کی خدمت میں بھی اور قائد ایوان کی خدمت میں بھی عرض کررہا ہوں آج ہمارا ہی وزیر اور اس اسمبلی کا ممبر اپنے ہی ممبران کا اور اس اسمبلی کا استحقاق مجروح کررہا ہے شکریہ۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی (مسٹر غلام حیدر وائیں) - جناب سپیکر میرے فاضل رکن نے اپنی تحریک استحقاق پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے متعلق جو ہدایات جناب وزیراعلیٰ نے ارشاد فرمائی تھیں وہ یہ تھیں کہ تمام فاضل اراکین اسمبلی کو ایک سرکلر کے ذریعہ اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ وہ 1985-86ء کے ترقیاتی پروگرام کے لئے اپنے اپنے حلقے کی تجاویز بنیادی طور پر اپنے انچارج منسٹر کو ارسال کریں اور اس کی ایک کاپی متعلقہ ضلع کے ڈپٹی کمشنر کی بھجوادیں۔ میرے فاضل دوست نے جیسا کے تحریک استحقاق میں تذکرہ فرمایا ہے اپنی اے۔ڈی۔ پی کی تجاویز منسٹر انچارج کو ارسال نہیں کی۔ اگر چہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ انہوں نے اپنی تجاویز بھیجیں - جس وقت منسٹر انچارج حضرات اپنے اپنے ضلع میں اس سلسلے میں اجلاس طلب کئے تو ڈپٹی کمشنر صاحبان کو یہ ہدایات دی گئی تھیں کہ وہ تمام ایم - پی - اے حضرات 'چیئرمین ضلع کونسل اور ایم - این - اے حضرات' کو تاریخ کے متعلق اطلاع دیں اور جیسا کے میرے بھائی نے کہا ہے کہ اس کی دو تین میٹنگ بھی ہوئیں مگر سوائے اتفاق سے میرے فاضل بھائی لغاری صاحب ان اجلاس میں 'تشریف نہ لائے اور جس اجلاس میں اے - ڈی - پی کو طے کرنے کا فیصلہ' زیر بحث آیا اس میں بھی لغاری صاحب تشریف نہ لائے تھے۔ اس بات کی ان کو اطلاع نہیں دی گئی۔ 'بنیادی طور پر اس کی ذمداری متعلق 'ضلع کے ڈپٹی کمشنر کی تھی اسلئے بات پر بحث کرنے سے پہلے یہ رپورٹ حاصل کرنی ضروری ہوگی کہ کیا اس تاریخ پر میرے فاضل بھائی کو ڈپٹی کمشنر کے آفس سے اطلاع دی گئی یا نہیں ؟ اس کے علاوہ یہ بات ہے کہ اے ڈی پی ابھی تک فائنل نہیں ہوئی مزید براں یہ تحریک استحقاق ہمیں رات کو موصول ہوئی' لہٰذا میں جناب سپیکر کی وساطت سے یہ گزارش کرونگا کہ وقت کی قلت کی وجہ سے ہمیں ابھی تک پلاننگ اینڈ ڈویلپمینٹ کی جانب سے اس کی رپورٹ نہیں آئی اور ڈپٹی کمشنر سے بھی اس کی وضاحت طلب کی جانی ضروری ہوگی کہ کیا انہوں نے فاضل رکن کو متعلقہ 'تاریخ پر اجلاس میں شرکت کی اطلاع دی یا نہیں دی - اگر نہیں دی تو کیوں نہیں دی ؟ اس لئے میں یہ' گزارش کرونگا کہ' اس کو تھوڑے سے وقت کیلئے ملتوی کیا جائے اور رپورٹ آنے پر اسے دوبارہ زیر بحث لایا جائے۔ '

سردار رفیق حیدر خان لغاری - جناب والا - میں اس کی ذرا مزید وضاحت کرنا چاہتا ہوں میرے خیال میں وائس صاحب نے پورا ریکارڈ نہیں منگوایا اور اس کا پوری طرح سے جائزہ نہیں لیا - یہ میرے پاس 2 اگست 1985ء کی میری اپنی چٹھی ہے کہ جو کہ Finance Minister Incharge کو addressed ہے - اس کی نقل موجود ہے اور وزیر صاحب کا یہ کہنا کہ میرے پاس کوئی تحریری طور پر proposal نہیں بھیجی گئیں - یہ سرا سر غلط ہے - کیونکہ میں نے ایک نقل ان کو بھیجی اور اس پر میں نے چیئرمین پی اینڈ ڈی سے سوال کیا کہ آپکا یہ لیٹر آیا ہے اس میں وضاحت نہیں کی گئی کیا یہ ضلع کونسل کی تجاویز ہیں یا ان کے متبادل آپکو تجاویز دینی ہیں یا اس کے above and over دینی ہیں اور اس پالیسی کی بھی وضاحت کی جائے مگر میں نے اپنی تجاویز اس میں بھی دے دیں - کہ anyhow میں یہ تجاویز دیتا ہوں جس کی کاپی وزیر صاحب اور ڈپٹی کمشنر صاحب کو بھجوائی گئی مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ نہ ڈپٹی کمشنر اور نہ وزیر موصوف اس کارروائی کے دوران ان کو زیر غور لائے - دونوں صاحبان اس چھٹی کو زیر غور نہیں لائے بلکہ ڈپٹی کمشنر صاحب نے مزید اس کو اس طریقے سے پگاڑا کہ میٹنگ ہو جانے کے تین دن کے بعد ADLG جو میٹنگ کی کارروائی نوٹ کررہا تھا اس کو میرا لیٹر بھجوایا گیا کہ یہ کارروائی میں شامل کیا جائے - اب آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ intentions کیا تھیں - وائس صاحب کہہ رہے ہیں کہ ابھی اے ڈی پی finalise نہیں ہوئی - میرے خیال میں یہ ایکٹ بذات خود میرے استحقاق کو مجروح کر چکا ہے finalise گورنمنٹ نے کرنا ہے اور کیا finalise ہوگا وہ گورنمنٹ جانتی ہے - شکریہ

وزیر صنعت و معدنی ترقی - جناب سپیکر میرے خیال میں فاضل رکن نے جو وضاحت فرمائی ہے اس وضاحت سے تو میری بات کی مزید تائید ہوتی ہے کہ اس معاملے کی رپورٹ حاصل کرنا زیادہ ضروری ہوگیا ہے - اس لئے میں یہ گزارش کرونگا کہ ڈی سی آفس میں جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہاں پر ان کے خیال کے مطابق کیا ہوا - اور کیا ہونا چاہیے تھا اور پھر جو آپ نے تجاویز دی تھیں ان کے متعلق آپ نے اپنی تحریک استحقاق میں کہیں ذکر نہیں فرمایا کہ آپ نے اپنی تجاویز منسٹر صاحب کو بھی بھیجی تھیں - آپ نے جو تحریر دی ہے اس میں صرف یہ کہا ہے کہ اس کی نقل آپ نے ڈپٹی کمشنر صاحب کو بھیجی تھی - اس لئے میرے خیال میں اس معاملے کی مزید تفصیل میں جانے سے پیشتر یہ بہتر ہوگا کہ ہم اس کی تفصیلات منگوالیں - اور پھر ابھی تو اس کی تمام تفصیلات (information) پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ سے بھی آنی ہیں - اور چونکہ یہ تحریک گذشتہ رات بہت تاخیر سے وصول ہوئی اس لئے اس کی رپورٹ ابھی پلاننگ اینڈ ڈویلپمینٹ سے بھی نہیں ملی اس لئے زیادہ اچھا ہوگا کہ ہم اس تحریک کو ایک دو روز کے لئے ملتوی کریں یا کہ رپورٹ آجائے اور اس پر جناب سپیکر کی وساطت سے دوبارہ غور کرلیا جائے -

سردار رفیق حیدر خان لغاری - جناب سپیکر میں اس پر تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہونگا کہ ہم ایک ایسی جگہ پر بیٹھے ہیں جہاں باتیں قانونی ہونی چاہیں اور قانون کے مطابق جب ایکٹ ہوجائے تو اس سے استحقاق مجروح ہو جاتا ہے اس کے نتائج کیا نکلیں اس کے متعلق میں نہیں کہہ رہا۔ میں نے تو صرف اپنے استحقاق کی بات کی ہے۔ باقی میں نے اپنی تحریک میں اوپر اوپر کی چند سطروں میں لکھا ہے۔ کہ مختصراً ان بنیادوں پر میں تحریک استحقاق پیش کررہا ہوں لہذا مجھے اظہار خیال کا موقع دیا جائے میرے خیال میں وائیں صاحب نے پوری تحریک نہیں پڑھی جب میں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا تو میں نے بڑے واضح طور پر کہا اور اس کی نقل میرے پاس موجود ہے۔ جناب وائیں صاحب اتنا دور کیوں جاتے ہیں ساری نقول میرے پاس موجود ہیں اگر وہ چاہیں تو میں ریکارڈ provide کرسکتا ہوں باقی آپ پر اور قائد ایوان پر میں چھوڑتا ہوں جو کہ بار بار یقین دہانی کراتے رہے ہیں کہ ہم استحقاق مجروح نہیں ہونے دیں گے آپ نے تو اپنی پہلی تقریر میں بھی یہ کہا تھا کہ سب کے rights کی protection میرا فرض ہے - باقی میں آپ پر چھوڑتا ہوں -

جناب سپیکر- بیگم شاہین منور احمد صاحبہ۔

بیگم شاہین منور احمد صاحبہ - جناب سپیکر میں آپ کے توسط سے میں قائمقام وزیر قانون سے یہ دریافت کرنا چاہوں گی کہ میں یہ وضاحت چاہتی ہوں کہ رپورٹ کے بعد اگر ان کو بلایا نہ گیا ہو تو کیا ان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے میں چاہتی ہوں کہ اس کی وضاحت ہو کہ ان کا مطلب کیا ہے کہ وہ رپورٹ آئے - آیا یہ ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر انہوں نے نہیں بلایا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے ان کا پریویلج موشن بنتا ہے میں صرف اس معاملہ کی وضاحت چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر- راجہ خلیق اللہ صاحب۔

راجہ خلیق اللہ - جناب سپیکر سردار صاحب کا جو یہ نکتہ استحقاق ہے وہ ان کے لئے بہت قیمتی ہے کہ اے-ڈی-پی ہے آپ نے علاقے کے لئے بہت ضروری ہے دوسرے بہت سے ممبران نے اپنے لئے کوئی سکیم نہیں بھیجی ہے - وہاں ہم نے بیٹھ کر افہام و تفہیم سے جس میں میں سمجھتا ہوں کہ چوہدری اقبال صاحب کا بہت ہاتھ ہے اور ہم ان کے مشکور ہیں ہم نے بیٹھ کر فیصلہ کیا تیسری بات یہ ہے کہ ابھی تک نہ تو اے ڈی پی منظور ہوا ہے اور نہ ہی رپورٹ ان کے پاس آئی ہے - میں جناب وزیر موصوف سے یہ کہوں گا کہ وہ دوبارہ ایک میٹنگ کریں جو وہاں پر بیٹھ کر اور کیونکہ سردار صاحب جو وہاں اس ضلع کے چیرمین ہیں وہ وہاں کے ممبر بھی ہیں - ان کا یہ استحقاق بھی ہے اس لمبی بحث میں پڑنے کی بجائے بہتر یہ ہے کہ ان کو کہا جائے کہ فراغت کے بعد ہم کسی دن اکٹھے بیٹھ جائیں گے ہم آپ کی ڈیمانڈز کو پورا کر دیں گے اسی وجہ سے اس میں کوئی شک نہیں ہے - ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے

وزیر خزانہ — جناب والا۔ میں یہ عـــرض کرنا چاہوں گا کہ جہاں جہاں بھی اس قسم کی میٹنگز ہوئی ہیں۔ ڈپٹی کمشنرز صاحبان کے ذریعہ سے ایم۔ پی۔ اے صاحبان کے علاوہ ایم این اے صاحبان کو بھی مطلع کیا گیا تھا لغاری صاحب ان دنوں اپنی والدہ کی بیماری کے سلسلہ میں کراچی میں تھے اور وہ رحیم یار خان میں موجود نہیں تھے۔ اس لئے وہ اس میٹنگ میں تشریف نہیں لا سکے ایسی کوئی بات نہیں تھی کہ ان تک اطلاع نہ پہنچی ہو۔ اس کے باوجود بھی میں یہ کہوں گا کہ وہ اپنی تجاویز اب بھی میرے پاس بھیج سکتے ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ابھی تک ہم نے اے۔ڈی۔پی کو finalise نہیں کیا ہے پلاننگ والوں کو ایک وضاحت میں اور بھی کرنا چاہوں گا کہ ہمارے آنے سے پہلے یہ اے۔ڈی۔پی ضلع کونسلز کرتی رہی ہیں۔ ہم نے صرف اس وقت ایم۔پی۔اے صاحبان کے ذریعہ ان عـــلاقہ یا حلقہ کی ترجیحات بنائی تھیں ترجیحات کی بنیاد ٹکس کرانی تھی۔ علاقہ یا حلقہ کے اعـــتبار سے ہم نے اس اے ڈی پی کو تقسیم نہیں کیا ہوا ہے۔ اضلاع کی بنیاد پر بانٹا ہوا ہے حلقے کی بنیاد پر نہیں بانٹا ہوا۔

راجہ خلیق اللہ خان۔ جناب والا۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ وزیر موصوف کی اطلاع کے لئے عرض کروں کہ جو تجاویز ڈسٹرکٹ کونسل نے دی تھیں وہ بالکل ختم ہوگئیں ہیں۔ اب نئی تجاویز آگئے آگئی ہیں۔ یہ بالکل ایک حقیقت ہے وہ بالکل ختم ہوگئی ہیں اب جو تجاویز ہم نے دی ہیں وہ آگے آچکی ہیں۔

وزیر خزانہ —یہ اختیارات ڈسٹرکٹ کونسل سے لے کر ایم پی اے حضرات کو دے دئیے گئے ہیں ۔ یہ ترجیحات انہوں نے طے کرنی تھیں اور انہوں نے ہی دی ہیں۔ کسی حلقے کی بنیاد پر اس کو تبدیل نہیں کیا گیا ۔

یہ پنجاب کے تمام اضلاع کی بنیاد پر Distributo کیا گیا ہے ۔ کسی فاضل ممبر کو ایک سڑک آئی ہے کسی ممبر نے سکول لے لئے ہیں کسی نے کوئی ہسپتال لے لیا ہے۔ اس کے حصے بخرے آئٹم کی بنیاد پر نہیں کئے جا سکتے ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ان کا استحقاق کسی طریقہ سے بھی مجروح نہیں ہوا ہے۔ وہ خود تشریف نہیں لا سکے ہیں۔ کیوں کہ وہ اس وقت ضلع رحیم یار خان میں موجود نہیں تھے اور انہیں اطلاع دی گئی یا تو وہ یہ کہیں کہ وہ رحیم یار خان میں موجود تھے اور انکو اطلاع نہیں دیگئی۔ اس صورت میں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اب چونکہ ان کو گھر کے پتے پر اطلاع دی گئی ہے۔ اور وہ وہاں پر موجود نہ تھے ۔ وہ کراچی تھے تو پھر ان کا کسی قسم کا استحقاق مجروح ہوا ہے جب وہ اپنے ضلع میں موجود نہیں تھے۔ اپنے ڈویژن میں موجود نہیں تھے۔ بلکہ صوبے میں موجود نہیں تھے اور ان کے گھر کے ایڈریس پر ان کو اطلاع دے دی گئی تھی۔ اس کے وجود کیسے ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ میں اس کی وضاحت چاہوں گا اور اس کے

باوجود اتنا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی اگر یہ زحمت فرما دیں کہ ایک کاپی ترجیحات کی مجھے مزید بھیج سکتے تھے اگر پہلی کہیں گم ہو گئی تھی وہ مجھ تک نہیں پہنچی یہ اب بھی بھیج سکتے ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

وزیر دیہی ترقی و لوکل لورنمنٹ—(چوہدری پرویز الٰہی)۔ جناب والا اس سلسلہ میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہوں گا۔ راجہ صاحب نے اور لغاری صاحب نے ضلع کونسل کے بارے میں ابھی کہا ہے اس بارے میں میری یہ گزارش ہے کہ اسمبلی میں الیکشنوں سے قبل اس طرح ہوا کرتا تھا کہ ضلع کونسلیں ہی پراونشل اے۔ڈی۔ پی کے سلسلہ میں اپنی تجاویز حکومت کو بھیجا کرتی تھیں۔ اب چونکہ الیکشن ہو چکے ہیں۔ منتخب نمائندے آ چکے ہیں۔ اس لئے وہ جو پراونشل اے ڈی پی تھا۔ اس میں ممبران اسمبلی کو شامل کرنے کے سلسلہ میں انہیں یہ کہا گیا ہے کہ وہ اپنی تجاویز حکومت کو ارسال کریں۔ اس سلسلہ میں میں لغاری صاحب سے کہوں گا کہ وہ اپنی تجاویز دوبارہ مخدوم صاحب کو دے دیں تو وہ ضرور انشاءاللہ تعالیٰ اس پر غور کریں ۔

سردار رفیق حیدر خان لغاری — جناب سپیکر۔ میرے خیال میں بجائے Defensive attitude کے ،کیوں کہ وزراء بھی ہمارے بھائی ہیں۔اور ہماری ہی خدمت کے لئے بنائے گئے ہیں اور پنجاب کے عوام کی خدمت کے لئے بنائے گئے ہیں اگر ان کا بھی یہی Bureaucrative attitde defensive ہونے والا ہوگیا تو پھر ہم شکایت کس کی کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین) میرے خیال میں جو میں نے پوائنٹ raise کیا ہے اس کی تہہ کو نہیں سمجھا جارہا۔ اس وقت جو میں نے نکتہ اٹھایا ہے اس سے قطع نظر کوشش یہ کی جارہی ہے کہ اس کو divert کر کے تجاویز دوبارہ طلب کر لی جائیں۔کونسی تجاویز منظور ہوتی ہیں اور کونسی تجاویز منظور نہیں ہوتیں میں نے ایک act کے بارے میں کہا ۔ وزیر موصوف کا یہ کہنا میرے خیال میں اتنے بڑے رتبے پر بیٹھ کر اور اتنے بڑے اجلاس میں اور اس عہدے پر فائز ہو کر کم از کم صحیح بات کوتسلیم کرنا چاہیے۔ اب ہوا یہ ہے کہ انہوں نے یہ نہیں کہ صرف اکثریت نے یہ فیصلہ کیا ہے بلکہ میرے علاقہ کے ایک ممبر ضلع کونسل جن کو کہ ہم لیبر کی ایک سیٹ پر لائے، ان کو بلا کر اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ ایک ان سے political right ہے۔ ان سے تجاویز لیں اور آج بھی کارروائی اس بات کی شاہد ہے کہ وزیر موصوف اس بات پر بضد ہوں گے تو میں اس صورت میں ریکارڈ مہیا کروں گا ۔ انہوں نے ان کی تجاویز کے مطابق سفارشات مرتب کی ہیں۔

اگر آپ یہ استحقاق کمیٹی کو بھیج دیں تو میں وہاں پر یہ سارے پوائنٹس اور وضاحتیں پیش کروں گا۔

وزیر خزانہ—اس سلسلہ میں میں یہ گزارش کروں گا کہ اس سے ہماری نیت صاف

ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ جو جو نمائندے ایم پی اے اور ایم این اے حضرات کے اس وقت تو ہم نے ایم این اے صاحبان کو بھی شامل کیا ہوا تھا۔ ان کے نمائندے وہاں پر ان کی تجاویز لے کر آئے تو بھی ہم نے ان کو اے ڈی پی میں شامل کر لیا تھا۔ جس ممبر ڈسٹرکٹ کونسل کا یہ ذکر فرما رہے ہیں وہ ایک ایم این اے صاحب کی نمائندگی کر رہے تھے اور وہ ان کی طرف سے تجاویز لے کر وہاں آئے ہوئے تھے۔

جناب رفیق حیدر لغاری—جناب والا مجھے صرف ایک وضاحت کرنے دیجیئے۔

جناب سپیکر—چیمہ صاحب پوائنٹ آف آڈر پر بولنا چاہتے ہیں۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ—جناب والا جو تحریک استحقاق اس وقت جناب ہاؤس کے سامنے ہے۔ جو اس میں جواب یا جواب در جواب یا Prepitition نہیں ہونا چاہیے۔ جو تحریک استحقاق پیش کی گئی وہ ایوان کی میز پر ہے اور میرے فاضل رکن نے اس پر تقریر بھی کی اس کے بعد وضاحت بھی آئی۔ باقی ممبران سے اس کی رائے طلب کی جائی چاہیے اور اس کا فیصلہ ہاؤس نے کرنا ہے۔ جہاں تک معاملہ تحریک استحقاق کا ہے۔ مسئلہ ڈیویلپمنٹ کا نہیں، مسئلہ ان کا ہے، مسئلہ اصول کا ہے، بلایا گیا یا نہ بلایا گیا، اس کے دو طریقے ہیں جیسا کہ وزیر قانون نے وضاحت فرمائی ہے، یا تو اس کی مکمل رپورٹ طلب فرمائی جائے یا اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے تاکہ یہ معاملہ استحقاق کمیٹی میں دیکھا جائے جہاں تک درمیانی راہ اختیار کرنے کا تعلق ہے جیسا کہ میرے دوست راجہ صاحب نے کہا اور میں نے بھی تائید کی کہ معاملہ patch up کا ہو جائے بجائے اس کے کہ وزیر صاحب اٹھیں اور پھر وزیر قانون اٹھیں اور پھر جناب لغاری صاحب اٹھیں اور جواب دیں۔ معاملہ جواب در جواب یا مزید وضاحت کا نہیں ہے۔ اس معاملہ میں دو ہی راستے ہیں۔

ایک یہ کہ رپورٹ آنے تک معاملہ ملتوی کیا جائے دوسرا یہ کہ اس معاملہ کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے اور کچھ نقصان ہونے کے بعد بھی معاملہ طے ہو جائے۔ اس کے بعد میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔

وزیر صنعت و وزیر قانون (جناب غلام حیدر وائیں) ۔ جناب سپیکر میرے خیال میں اس مسئلہ کا سب سے اچھا پہلو یہ ہے کہ فاضل رکن لغاری صاحب۔

جناب سپیکر—چوہدری صاحب آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں ؟

جناب گل نواز خان — جناب والا اصل میں قصہ یہ کہ۔

جناب سپیکر—جی فرمائیے۔

جناب گل نواز خان — قصہ یہ ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کا مفہوم یہ تھا کہ تمام نمائندگان صوبائی اسمبلی برائے ڈسٹرکٹ کونسل اپنے اپنے حلقوں کیلئے ترقیاتی پروگرام کیلئے تجاویز پیش کریں گے اور وہاں پر ترقیاتی منصوبے بنیں گے جسطرح ہم نے

ضلع گجرات میں کیا ہے کہ تمام ممبران صوبائی اسمبلی اکٹھے ہو کر بیٹھے اور ترقیاتی منصوبوں کیلئے رقم تقسیم کر لی ۔ اسلئے میری یہ گزارش ہے کہ یہ مسئلہ استحقاق کمیٹی کے پاس نہیں جانا چاہیے میں یہ بھی مانتا ہوں کہ ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے مگر استحقاق کمیٹی میں یہ مسئلہ جانے سے اور الجھنیں پیدا کرے گا ۔ مثال کے طور پر کمیٹی میں ایک ایسا آدمی بلا لیتا ہوں جو آپ کا مخالف ہے لیکن وہاں پر وہ نمائندہ ہے لیکن وہاں پر وہ نمائندگی تو آپ کے خلاف کرے گا ۔ اسطرح یہ چیزیں مزید الجھن پیدا کر رہی ہیں میری اس میں رائے یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ یہ رقم مرضی سے یا اکثریت کی آواز پر تقسیم کر دی جائے مناسب نہیں ہے بلکہ اس اسمبلی کے منتخب ارکان نے اپنے اپنے حلقہ کیلئے ترقیاتی سکیمیں پیش کرنی ہیں ۔ اور اس کام کیلئے حکومت نے جو تھوڑی بہت سی رقم ہمیں دی ہے اسے تقسیم کرنا ہے یہ طریقہ کار ہے اور ہم نے گجرات میں بھی طریقہ کار اختیار کیا ہے ۔

وزیر صنعت (جناب غلام حیدر وائیں)۔ جناب سپیکر میرا یہ خیال ہے کہ فاضل رکن جناب لغاری صاحب اس بات پر ذرا سنجیدگی سے غور فرما لیں جو محترم راجہ صاحب اور وزیر بلدیات نے ارشاد فرمایا ہے کہ جہاں تک اس کے استحقاق کا مسئلہ ہے یہ بات بالکل علحیدہ ہے جیساکہ میں نے پہلے عرض کیا اور چوہدری گل نواز صاحب نے اس کی تائید فرمائی اور جناب لغاری صاحب اس بات پر زور نہ دیں آپ کے اور وزیر موصوف کے درمیان یہ مسئلہ بنیادی طور پر طے ہو گیا ہے کہ آپ اپنی تجاویز بھجوا دیں ۔ اس پر وہ دوبارہ غور کر لیں گے تاکہ اس مسئلہ پر آپ کے حلقہ کی کوئی حق تلفی بھی نہ ہو اور یہ مسئلہ خوش اسلوبی سے حل ہو جائے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر جناب والا اتنی تقریروں کی آپ نے اجازت فرمائی ہے تو میری طرف بھی ذرا غور فرما لیجئے ۔

جناب سپیکر ۔ جی رانا صاحب فرمائیے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا اس سلسلہ میں میری یہ گزارش ہے کہ یہ مسئلہ ایک معزز رکن کے اور اس ایوان کے استحقاق سے متعلق ہے وزیر خزانہ کی یقین دہانی کے بعد میں اپنے فاضل دوست جناب رفیق لغاری صاحب سے درخواست کروں گا کہ اگلے روز کے اجلاس تک وزیر موصوف کی یقین دہانی پر ان سے بات چیت کرنی چاہیے اور تحریک استحقاق کی بجائے اس معاملہ کو مل بیٹھ کر بات چیت کے ذریعہ طے کر لینا چاہیے اور اس کے بعد بھی اگر ان کا حق انہیں نہ ملے اور ان کا استحقاق مجروح ہو تو پھر اسے pending کر دیا جائے ۔ اس افہام و تفہیم کے بعد وہ وضاحت فرما سکتے ہیں شاید انہیں معلوم نہیں کہ اور لوگوں کے ساتھ کیا ہو رہا ہے میرے ضلع قصور میں آج تک میٹنگ نہیں ہوئی اس کے علاوہ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کی دیوانی عدالت کو یہ اختیار حاصل نہیں

کہ ہمیں اجلاس کے دنوں میں وہ طلب کریں لیکن ہمارے وزیر صاحب نے ہمیں 12 تاریخ کو تصور میں طلب کیا ہے۔ جس پر میں انہیں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہم اس ایوان کے وقار کو پامال نہیں کریں گے اور اجلاس کے دنوں میں طلب کئے جانے پر وہاں نہیں جائیں گے انہیں یہ میٹنگ اپنے دفتر میں کرنی چاہیے اور ہمیں ارکان اسمبلی کو بدنام کیا گیا کہ۔

جناب سپیکر ۔رانا صاحب یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا پوائنٹ آف آرڈر میں نہیں ہے تحریک استحقاق پر بول رہا ہوں اور اس پر فاضل ممبران تقریریں کر چکے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ آپ بھی پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر کرنا چاہتے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ تمام ہاؤس کے متعلق ذلت آمیز خبریں شائع کرائی گئی ہیں کہ ہر رکن کو 35 لاکھ روپیہ دے دیا گیا ہے یا تو یہ ہونا چاہیے کہ 35 لاکھ روپیہ ہر ممبر کے حلقہ میں خرچ کیا جائے گا اور اگر پسندیدہ اور نا پسندیدہ ممبران کے حلقوں پر رقم خرچ کی گئی تو اس اسمبلی کا حال ری پبلکن سے زیادہ اچھا نہیں ہو گا ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ہر ممبر کا حق ہے اور اس کو یہ رقم ترقیاتی اخراجات کیلئے ملنی چاہیے ہم خیرات نہیں مانگتے اور ہوتا یہ ہے کہ میٹنگ ہی نہ بلائی جاتی اور رشتہ داروں کو نواز دیا جاتا ہے جناب والا یہاں پر حقوق سب کے برابر ہیں اسلئے میں وزراء صاحبان سے یہ درخوست کروں گا کہ فیصلہ کرتے وقت ہمیں ایسے ہی سمجھیں جیسے وہ خود ہیں ۔ ہمارے سب عزیز ہیں ۔ آپ فٹ پاتھوں پر دیکھیں آپ کو بہت سارے سابقہ وزراء نظر آئیں گے ۔ جیسے ہمارے دوست لغاری صاحب بھی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ابھی آپ پوائنٹ آف آرڈر پر مزید بولنا چاہتے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ نہیں جناب بس میں اپنی بات یہی پر ختم کرنا چاہتا ہوں کہ ان کو ہماری اہمیت کا اپنی طرح احساس ہونا چاہیے ۔

جناب سپیکر ۔ اگر میں اب آپ کو یہ بتاؤں کہ یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا اور میں نہایت افسوس کے ساتھ رانا صاحب کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا آپ نے بہت سے پوائنٹ آف آرڈرز پر بولنے کی اجازت دی ہے، میں نے اس ایوان کا استحقاق مجروح نہیں کیا۔

جناب سپیکر — Please take your seat

سردار رفیق حیدر خان لغاری — جناب والا اس سلسلہ میں میری یہ

گذارش ہے کہ جناب غلام حیدر وائیں اور وزیر موصوف جناب مخدوم الطاف صاحب نے بھی بار بار نمائندگان کی بات کی ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو چٹھی وزیر اعلیٰ کی طرف سے آئی ہے اس میں بڑی واضح ہدایات ہیں، اس میں لکھا ہوا ہے کہ صرف ایم۔پی۔اے حضرات اس میں شامل ہیں۔ ایم ۔ این۔ اے اس میں شامل نہیں ہیں ایم۔این۔اے حضرات کا تو ویسے بھی کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ ان کو تو مرکزی حکومت امداد دے رہی ہے۔ یہ صرف ایم۔پی۔اے حضرات کیلئے ہے۔

وزیر خزانہ۔ جناب والا پہلے ایم۔این۔اے حضرات بھی شامل تھے اور اب اس کے بعد یہ چٹھی آئی ہے کہ ایم۔این۔اے حضرات کو Excluded کر دیا جائے۔ اب ایم ۔ پی اے حضرات اس میں سے Excluded ہیں۔

جناب فضل حسین راہی ۔ (فیصل آباد) ۔ جناب والا اس سلسلہ میں میں بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں۔؟

جناب فضل حسین راہی ۔ جناب والا تحریک استحقاق پر چونکہ ابھی کچھ فیصلہ نہیں ہوا، اسلئے میں ان کی حمایت پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ فرمائیے ۔

راجہ خلیق اللہ خان ۔ (گوجرانوالہ)۔ جناب والا میں پوائنٹ آف آرڈر پر تو نہیں بولنا چاہتا لیکن اتنا پوچھنا چاہتا ہوں کہ راہی صاحب پنجابی فیصل آباد چھوڑ آئے ہیں، کیونکہ پہلے تو وہ پنجابی میں بات چیت کیا کرتے تھے۔

جناب فضل حسین راہی ۔جناب منوں پتہ اے کسی گل توں ڈرناں، میں کہناں اے نا ہوے کہ پنجابی دی اجازت منگدے منگدے سپیکر صاحب کہن میں رولنگ دے دتی اے تے تسی بہہ جاؤ ۔ تے مینوں اجازت نہ ملے تے رولنگ مل جائے۔

جناب سپیکر ۔ راہی صاحب اردو میں بات کریں ۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب پنجابی نہ ہو جائے۔

جناب سپیکر ۔نہیں اردو میں بات کریں۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا آپ کسی رکن کو اس بات پر مجبور نہیں کر سکتے کہ وہ صرف اردو میں یا انگریزی میں بات کریں ۔ بلکہ جس زبان میں وہ اپنا مافی الضمیر بیان کر سکے آپ کو اس کی اجازت دینی چاہیے ۔

جناب سپیکر ۔ آج اس پر فیصلہ ہو جانا چاہیے۔ رانا صاحب اپنی اس بات کے حق میں آپ رولز quote کریں ۔

رانا پھول محمد خان — جناب والا میں تو ان پڑھ آدمی ہوں آپ رولز quote کریں کہ فلاں رولز کے تحت پنجابی میں بات نہیں کی جا سکتی، جناب والا یہ چیز آپ کے آئین میں موجود ہے آپ کے قواعد میں موجود ہے کہ اس ایوان کا رکن ۔ اردو،انگریزی، پنجابی،سندھی ، بلوچی ، میں تقریر کر سکتا ہے ۔ لیکن جناب کی اجازت سے تقریر کر سکتا ہے۔ اور جناب کو اس رکن کی آسانی کیلئے اس بات کی اجازت دینی چاہیے۔

جناب فضل حسین راہی — جناب والا آپ نے مجھے اجازت دی ہے تو میں یہ عرض کروں گا ۔

جناب سپیکر — راہی صاحب پہلے اس پر فیصلہ ہو جانا چاہیے۔

وزیر صنعت و وزیر قانون (غلام حیدر وائیں) —جناب سپیکر اس سلسلہ پر میں دفعہ 192 کا حوالہ دینا چاہوں گا اور یہ قاعدہ آپ کی اجازت سے پڑھتا ہوں۔

رانا پھول محمد خان— جناب والا میں نے یہ بات جناب وزیر قانون صاحب سے نہیں کی تھی میں تو جناب کی رولنگ چاہتا تھا ۔

وزیر صنعت و وزیر قانون (غلام حیدر وائیں)۔ رانا صاحب میں اسی سلسلہ میں گزارش کر رہا تھا ۔

رانا پھول محمد خان — آپ فاضل رکن کو نہیں سپیکر کو مخاطب ہوں ۔

وزیر قانون (غلام حیدر وائیں) ۔ جناب سپیکر میں قاعدہ 192 کو پڑھتا ہوں جس کا عنوان ہے کہ ارکان کس زبان میں اسمبلی سے خطاب کر سکتے ہیں؟
قاعدہ نمبر 192 ۔

ارکان اسمبلی عام طور پر اردو میں خطاب کریں گے ۔ لیکن کوئی رکن جو اردو میں اپنا مافی الضمیر تسلی بخش طور پر ادا نہ کر سکے تو وہ سپیکر کی اجازت سے انگریزی یا صوبے کی دیگر تسلیم شدہ زبان میں اسمبلی سے خطاب کر سکتا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ یہ قاعدہ بالکل واضح ہے جس کے مطابق ہم نے عام طور پر اردو میں بات کرنی ہے۔

جناب وزیر قانون (غلام حیدر وائیں) —جناب سپیکر اب یہ قاعدہ بالکل واضح ہے کہ ہم نے اردو میں عام طور پر بات کرنی ہے اور میرا کوئی فاضل بھائی جو اردو میں اپنا مافی الضمیر بیان نہ کر سکتا ہو اسے انگریزی یا کسی اور زبان میں سپیکر صاحب کی اجازت سے خطاب کرنے کا یہ حق دیا جا سکتا ہے۔ لیکن جناب سپیکر میرے بھائی راہی صاحب کے متعلق تو یہ ایوان جانتا ہے کہ یہ اس ایوان کا ایک ایسا حسن ہیں جو انگریزی میں بھی، اردو میں بھی اور پنجابی میں بھی اتنی خوبصورت باتیں اور تقاریر کرتے ہیں کہ بعض اوقات تو ایسا

محسوس ہوتا ہے کہ جیسے یہ اس ایوان کا حسن ہیں اور حسن نظر بھی -

آوازیں— (واہ واہ)

چونکہ یہ ایوان اس بات کا شاہد ہے کہ میرے بھائی راہی صاحب اس ایوان میں اردو میں نہایت شستہ اور عمدہ تقاریر کر چکے ہیں اس لئے عام طور پر اردو میں اپنا مافی - الضمیر بیان نہ کر سکتے ہوں تو پھر کسی اور زبان میں تقریر کا موقع فراہم ہو سکتا ہے مجھے یقین ہے کہ فاضل رکن جو کہ اردو میں ہمیں بہت محظوظ کرتے ہیں ہم ان کی اردو کی روانی سے مستفید ہوتے رہے ہیں اور ہمیں وہ اردو ہی میں اپنے خیالات سے نوازتے رہیں گے -

جناب فضل حسین راہی—چلیں سر پنجابی میں بات کرنے کی اجازت دے دیں -

(قہقہہ)

جناب سپیکر— راہی صاحب اردو میں بات کیجیے-

رانا پھول محمد خان— نقطہ احتجاج— آپ پنجاب میں پیدا ہونے کے بعد ہمیں اپنی مادری زبان سے روکنے کی جو جسارت کر رہے ہیں-کیا آپ پنجاب کے پنجابی کہلا سکیں گے آپ ہمیں اپنی مادری زبان میں تقریر کرنے کی اجازت دینے کا اختیار نہیں رکھتے- یہ جو رولز ابھی جناب وزیر قانون صاحب نے پڑھ کر سنایا اسمیں آپ Bound ہیں کہ اسکی اجازت لینے پر آپ اسکو اجازت دیں گے -

جناب سعید احمد ظفر پارلیمانی سیکرٹری — پوائنٹ آف آرڈر پر

جناب سپیکر—سعید ظفر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں-

جناب سعید احمد ظفر—جناب والا یہ ایک procedural mattor ہے - اس میں صاف طور پر لکھ دیا گیا ہے کہ عمومی طور پر اردو زبان میں خطاب ہو سکتا ہے اور اگر آپ مطمئن ہوں کہ ممبر انگریزی یا کسی اور صوبائی زبان میں اپنا نقطہ نظر بہتر طریقے سے پیش کر سکتا ہے تو آپ جج ہیں کہ اس بات کو دیکھیں کہ آیا اس بات کی اجازت دینی چاہیے یا نہیں تو آپکی رولنگ اس میں آپ کا decision ہے وہ final ہے اور اس میں اس بات کا قطعی طور پر کوئی جواز نہیں کہ جب آپ ایک رولنگ دے چکے ہیں تو اس کے بعد لمبی چوڑی بڑی بلند آواز میں تقاریر کی جائیں اور پھر اس بات کو نقطہ اعتراض بنایا جائے- تو میری گزارش ہے کہ ہاؤس کے وقت کو بچایا جائے اور فضول باتوں کی بجائے صحیح مقصد میں لایا جائے-

جناب سپیکر —شکریہ -

رانا پھول محمد خان—جناب سپیکر ہم تو آپ سے گزارش کر رہے ہیں کہ آپ انصاف فرمائیں - رولنگ فرما دیں کہ آپ اجازت مانگتے پر اجازت دیں گے یا نہیں - میں پارلیمانی

سیکرٹری صاحب کی طرح نمبر نہیں بنا رہا میں تو اپنے صوبے کی زبان کی بات کر رہا ہوں۔ اپنی مادری زبان کی بات کر رہا ہوں ۔

(قطع کلامیاں)

جناب فضل حسین راہی— میں عرض کروں جی ۔ سائیں اس طرح ہمارا وقت ضائع ہو رہا ہے۔

جناب سعید احمد ظفر — پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر — سعید ظفر صاحب تشریف رکھیں ۔ Please take your seat

جناب فضل حسین راہی — سر میرا خاصا وقت ضائع ہو گیا ہے ۔

جناب سپیکر —راہی صاحب ایک منٹ تشریف رکھیئے ۔ اس پر میرا فیصلہ یہ ہے کہ میں مطمئن ہوں کہ فضل حسین راہی صاحب اپنا مافی الضمیر اردو زبان میں نہایت خوبصورت انداز میں ادا کر سکتے ہیں ۔ اس لئے یہ اردو زبان میں تقریر فرمائیں گے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب فضل حسین راہی— سائیں میں عرض کرتا ہوں کہ میرا خیال یہ ہے کہ میں اردو میں تقریر کر سکتا ہوں لیکن اس سے بہتر انداز میں پنجابی میں کر سکتا ہوں ۔ اب مسئلہ میرا ہے کہ میں اپنی بات کو کس انداز سے بہتر طریقے میں بیان کر سکتا ہوں ۔

جناب سپیکر— مسئلہ آپ کا نہیں مسئلہ قواعد و ضوابط کا ہے۔ سپیکر کی رولنگ کا ہے اور میں رولنگ دے چکا ہوں ۔ اس لئے آپ اردو میں خطاب کریں گے ۔

جناب فضل حسین راہی—میں ڈرتا ہوں کہ آخری عمر میں میرا جیڑا منہ اے او ونگا نہ ہو جائے اردو بول بول کے ۔ میں ایس گلوں ڈرنا جناب تہانوں وی بچانا چاہنا آپ وی بچنا چاہناں ۔

جناب سپیکر—راہی صاحب اردو میں بات کیجیئے۔

جناب فضل حسین راہی—سر میں عرض کراں سارے باقی صوبیاں دے وچ اجازت اے۔

جناب سپیکر —راہی صاحب اگر آپ اردو میں بات نہیں کرتے تو

Please take your seat

جناب فضل حسین راہی ۔ میں سر عرض کرتا ہوں ۔ بات تو اردو میں کر رہا ہوں لیکن میں ۔

جناب سپیکر ۔ اردو میں بات کریں اور اس رولنگ کو آپ زیر بحث نہیں لاسکتے۔

جناب فضل حسین راہی ۔ سر یہ تو پھر بہت بڑا ظلم ہے اور یہ میرے ساتھ نہیں ہے بلکہ پورے پنجاب کے صوبے اور اس کے عوام کے ساتھ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ بلھے شاہ کے ساتھ ہے ۔ شاہ حسین کے ساتھ ہے اور وارث شاہ کے ساتھ ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس طرح اگر آپ اپنے ورثہ پر ناز کرنا چھوڑ دیں گے ۔ یہ حقیقت ہے اور میں بالکل تقریر نہیں کروں گا ۔

میں اس رولنگ کے خلاف احتجاج کے طور پر پندرہ منٹ کے لئے واک آوٹ کرتا ہوں ۔

ایک معزز رکن۔ جناب ڈی رولنگ تے مر مٹھے نے اے لیکن میں کلا رہ گیا پنجابی ہولن والا

جناب سپیکر ۔ تشریف رکھیے جناب ۔

جناب ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا میں فضل حسین راہی کی تائید میں آپ نے جو پنجابی کے خلاف رولنگ دی ہے اسکے خلاف احتجاجاً واک آوٹ کرتا ہوں اور دوسرے پنجابیوں سے بھی یہ گذارش کروں گا کہ وہ بھی آپکی اس رولنگ کے خلاف واک آوٹ کریں۔

جناب سپیکر ۔ جی آپ اس پر تقریر نہیں فرما سکتے ۔

اس موقع پر جناب فضل حسین راہی جناب ریاض حشمت جنجوعہ اور دوسرے چند فاضل ممبران واک آوٹ کر گئے۔

جناب سپیکر ۔ اب پندرہ منٹ کے لئے چائے کا وقفہ ہوتا ہے

(گیارہ بج کر پینتیس منٹ پر چائے کا وقفہ ہوا)

(چائے کے وقفہ کے بعد 12 بج کر 17 منٹ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر ۔ لغاری صاحب کی تحریک استحقاق کو لیا جاتا ہے ۔ اس تحریک استحقاق کو تین روز یعنی 13 تاریخ تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے ۔ اس دوران جو رپورٹیں آنی ابھی باقی ہیں وہ آجانی چاہیں ۔ استحقاق مجروح ہونے کا یہ مسئلہ اس معزز ایوان کے دو فاضل ممبران ایک ممبر اور ایک وزیر کے متعلقہ ہے اس لیے میں امید کرتا ہوں کہ رپورٹوں کے آنے تک اس معاملے کو سلجھا لیا جائے گا ۔ اس کے لیے میں اپنی طرف سے جناب مخدوم صاحب اور جناب لغاری صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ اگر وہ مناسب خیال فرمائیں تو میرے چیمبر میں بیٹھ کر اس معاملے پر بات ہو سکتی ہے (نعرہ ہائے تحسین) محترمہ نجمہ تابش الوری صاحبہ (فاضل رکن تشریف نہ رکھتی تھیں)——ان کے آنے تک ہم اس کو ملتوی کر لیتے ہیں ۔

بیگم شاہین منور احمد ۔ جناب سپیکر۔ اس چیز کی وضاحت ہونی چاہیے کہ ان کی اصل تحریک استحقاق تو ان کے بلانے یا نہ بلانے کے متعلق تھی ۔ میں نے اس کے متعلق وضاحت چاہی ہے کہ آیا یہ تحریک استحقاق بنتی ہے یا نہیں ۔ کیونکہ اے ڈی پی پر بحث ہوتی رہی ڈسٹرکٹ کونسل پر ہوتی رہی اصل مسئلہ تو تحریک استحقاق بننے کا تھا ۔

جناب سپیکر ۔ میں آپکی بات تسلیم کرتا ہوں کہ تحریک استحقاق کا مووز پہلے شارٹ سٹیٹمنٹ دیتا ہے اور حکومت کی طرف سے وزیر قانون جواب دیتا ہے اور اس پر فیصلہ ہوتا ہے ۔

چوہدری محمد صدیق سالار ۔ جناب سپیکر اسطرح نہیں کہ موور اٹھکر تقریر کرنا شروع کر دے اور دوسرے ارکان بھی تقریر کرنا شروع کر دیں یہ غلط ہے ۔

بیگم شاہین منور احمد۔ جناب سپیکر پارلیمانی سیکرٹریز کو یہ تو سمجھا دیں کہ اگر انہوں نے قانون کی خلاف ورزی کرنا ہے کہ میں اپنی بات کررہی ہوں وہ بول رہے ہیں میں نے تو آپ سے اسکی وضاحت مانگی تھی آپ نے اسکے متعلق کہا تھا۔

جناب سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں یہ فیصلہ ہو چکا ہے اس پر بحث نہیں ہوسکتی۔

راجہ خلیق اللہ خان ۔ جناب سپیکر پری ویلیج موشن میں یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ آیا یہ ایڈمنسٹریٹیو ہے یا نہیں آپکی رولنگ کے بعد یعنی موور شارٹ سٹیٹمنٹ دے اور اسکے بعد وزیر صاحب بتائیں کہ انڈر رولز ہے یا نہیں۔ اسکے بعد آپ فیصلہ کریں ۔

جناب سپیکر ۔ میں آپ کی بات کو تسلیم کرتا ہوں لیکن اصل میں میرے پیش نظریہ ہے جو معزز اراکین اظہار خیال کرنا چاہیں وہ زیادہ سے زیادہ کریں۔ اور اس میں زیادہ سے زیادہ دوستوں کو موقع دیا جائے میں یہ خود کرتا ہوں ۔ ورنہ رولز اجازت نہیں دیتے ۔ میں اس کو تسلیم کرتا ہوں ۔ کہ پری ویلیج موشن کا موور اپنا بیان دے اور حکومت کی طرف سے وزیر قانون اسکا جواب دے بیگم صاحبہ آپ اپنی پری ویلیج موشن پیش کریں۔

رکن اسمبلی کے ساتھ ناشائستہ رویہ اور اہانت آمیز ریمارکس

بیگم نجمہ تابش الوری ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ سب سے پہلے میں پورے ایوان کو سلام پیش کرتی ہوں ۔ اسلام علیکم جناب والا معاملہ یہ ہے کہ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والا ایک مخصوص معاملے پر بحث کرنے کے لئے تحریک پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی معاملہ یہ ہے کہ میں نے محکمہ پبلک ہیلتھ حکومت پنجاب کے ریسٹ ہاؤس واقع مری اور راولپنڈی میں کمرہ ریزرو کرانے کی خاطر چیف انجینئر پبلک ہیلتھ پنجاب لاہور کے دفتر سے رابطہ قائم کیا جس کے جواب میں مسٹر جلیل صدیقی چیف انجینئر پبلک ہیلتھ نے مجھے مطلع کیا کہ میری خواہش کے مطابق 15 اگست 1985ء تا 21 اگست 1985ء تک محکمہ کے مری ریسٹ ہاؤس میں میرے لیے ریزورویشن کر دی گئی ہے اور متعلقہ حکام کو بھی مطلع کر دیا گیا ہے میں نے لاہور سے راولپنڈی روانہ ہونے سے قبل ایک مرتبہ پھر رابطہ قائم کیا اور محکمہ کی جانب سے دوبارہ ریزرویشن کی توثیق کر دی گئی لیکن جب ہم پنڈی ریسٹ ہاؤس میں پہنچے تو ہمیں کہا گیا کہ آپ یہاں قیام نہیں کر سکتے کیونکہ چیف انجینئر اور سیکرٹری پبلک ہیلتھ آ رہے ہیں اسی بنا پر مری کی ریزرویشن کی منسوخی سے بھی مطلع کیا گیا ہمارے اصرار پر مشروط طور پر پنڈی ریسٹ ہاؤس میں افسران بالا کے آنے تک ہمیں قیام کرنے دیا گیا یہ دونوں افسر ہمارے قیام تک پنڈی نہیں آئے لیکن ایس ای مسٹر سہتاب بٹ نے نا شائستہ رویہ اختیار کیا اور اراکین اسمبلی سے متعلق اہانت آمیز ریمارکس دئے۔ اس طرح جب اس ریزرویشن سے متعلق علاقائی چیف انجینئر مسٹر مسیح اللہ خان سے فون پر رابطہ کیا گیا تو

انہوں نے بھی کہا کہ یہ ریسٹ ہاؤس افسروں کے لئے ہیں اور اراکین اسمبلی کا کوئی استحقاق نہیں نتیجتا ریزرویشن کے باوجود بری ریسٹ ہاؤس میں قیام کی اجازت نہیں دی گئی اراکین اسمبلی کی پری ویلیج ایکٹ 1972 کی دفعہ 16 اے کے تحت سرکاری ریسٹ ہاؤسوں میں اراکین اسمبلی کو قیام کرنے کا حق حاصل ہے جسکی متذکرہ صورت میں کھلی خلاف ورزی کرکے اراکین کے ایک بنیادی حق کو مجروح و مسترد کیا گیا ہے اس اعتبار سے معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے ۔

اسکے بعد میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جسطرح انہوں نے ہمیں یہ جواب دیا ہے اور ہمارا اس ریسٹ ہاؤس یا پنجاب کے کسی بھی ریسٹ ہاؤس میں ٹھہرنے کا استحقاق ہے اگر چیف انجینئر یا کسی اور افسر کی ریزرویشن ہو اور ہم وہاں پہنچ جائیں تو کیا ہمارے لئے وہ ریزرویشن منسوخ کر دی جائے گی جناب والا میں چاہتی ہوں کہ اس کا مجھے فوری جواب دیا جائے ۔ اور اراکین کے استحقاق کو مجروح ہونے سے بچایا جائے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ صوبائی اسمبلی کے ارکان کا کس گریڈ کا درجہ ہے ۔ اگر ایم ۔ پی اے ۔ کا گریڈ اونچا ہے تو طریقہ یہی ہے کہ اونچے گریڈ والے کے مقابلے میں چھوٹے گریڈ والے افسران نہیں ٹھہر سکتے جب انہوں نے ریزرویشن کرائی ہو یا وہ وہاں پہنچ گئے ہوں تو میں جناب سے ایم پی اے کے گریڈ کے متعلق دریافت کرنا چاہونگا کہ ہمارا گریڈ کیا ہے۔

جناب سپیکر ۔ تشریف رکھئے

وزیر قانون (غلام حیدر وائیں) ۔ جناب سپیکر ابھی میرے محترم بھائی راجہ خلیق اللہ صاحب نے تحریک استحقاق کے سلسلے میں رولز کا حوالہ دیا تھا اور آپ نے بھی ارشاد فرمایا تھا تحریک استحقاق کے دوران قاعدے کے مطابق محرک خیالات کے اظہار کے بعد سرکاری نقطہ نگاہ کو بیان کرنے کی اجازت ہوتی ہے اسکے علاوہ رولز اس موضوع پر کسی دوسرے کو بولنے کی اجازت نہیں دیتے میں گزارش کروں گا کہ اس پہلو پر خصوصی توجہ دی جائے اور اس پر عمل درآمد کے لئے ہم اپنے ذہنوں کو تیار کریں۔ کیونکہ اس سے ہمارا بہت سا وقت بچ جائیگا۔

جناب سپیکر ۔ درست ہے ۔

وزیر قانون (غلام حیدر وائیں) ۔ محترمہ نجمہ تابش الوری صاحبہ کی تحریک استحقاق جو انہوں نے ابھی ارشاد فرمائی اور جس پر انہوں نے اپنے اظہار کیا مجھے ایسے محسوس ہوتا جیسے یہ معاملہ واقعی قابل غور ہے کہ محرک کے خیالات کے مطابق انہوں نے پہلے مری کے لیے ایک ریزرویشن کرائی جسکی اطلاع انکو دی گئی اور بعد میں انکا یہ پہلو کہ وہاں کوئی آفیسر تشریف لا رہے ہیں۔ اس ریزرویشن کو منسوخ کرنا بظاہر سمجھ میں نہیں آتا میں محترمہ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس بات کا پوری طرح سے نوٹس لیا جائیگا ۔ اگر آپ اس

کو پریس کرنا نہیں چاہیں تو پھر میرے خیال میں میری اس یقین دہانی پر غور فرمائیں کہ ہم اور حکومت اس بات کو پوری سنجیدگی کے ساتھ دیکھیں گے اور اگر مسئلہ ایسے ہی ہے تو کیوں ہوا ہے ۔ اگر میری بہن اس مسئلہ کو پری ویلیج کمیٹی کو بھیجنا چاہتی ہیں تو جناب سپیکر میں اس سے پیشتر یہ گزارش کروں گا کہ یہ تحریک استحقاق ہمیں رات ہی ملی ہے اور پوری کوشش کے باوجود ہمیں وہاں سے رپورٹ نہیں آئی جو ہمیں پنڈی سے درکار تھی یہاں رات لیٹ رابطہ کے باوجود ہم اس کی رپورٹ نہیں لے سکے اگر میری بہن اس یقین دہانی پر مطمئن ہوں اور اسکو پریس نہ کریں اور ہم یہ یقین دہانی دیتے ہیں کہ اس معاملہ پر پوری سنجیدگی سے غور کیا جائے گا۔ اور اس کا نوٹس لیا جائے گا اگر ہم اسکو پری ویلیج کمیٹی میں بھیجنا چاہتے ہیں میری یہ درخواست ہوگی کہ اس سے پیشتر ہمیں کچھ وقت دیا جائے تاکہ ہم اسکی رپورٹ منگوا لیں اور یہ دو تین روز کے بعد تقریباً 14 تا ریخ کو ہم اس پر دوبارہ غور کرلیں تو پھر یہ ایوان جو مناسب سمجھے اس پر کارروائی کرے ۔

محترمہ نجمہ تابش الوری —جناب والا میں وزیر موصوف کی یقین دہانی پر یقین رکھتی ہوں لیکن میں یہ چاہتی ہوں کہ میرے ساتھ جو اہانت آمیز سلوک ہوا ہے اور جو ہمیں وہاں پر کوفت اٹھانی پڑی اور جن افراد جنکے میں نے نام لئے ہیں۔ جو اسکے ذمہ دار ہیں جناب جلیل صدیقی وہ یہاں لاہور میں موجود ہیں اور اس معاملے کی وضاحت کرنے کے لئے اس معاملے کو پری ویلیج کمیٹی کے سپرد کیا جانا چاہئے تاکہ پوری تحقیقات ہو اور آئندہ کے لئے کسی بھی رکن کا اس ضمن میں استحقاق مجروح نہ ہو۔

وزیر قانون (غلام حیدر وائیں)— جناب سپیکر یہی بہتر ہوگا اور میں اجازت چاہوں گا کہ ہم اسکی ایک بار رپورٹ حاصل کر لیں اور جب رپورٹ ایوان میں آ جائے تو یہ ایوان اس رپورٹ کو سن کر جو فیصلہ بہتر ہو وہ کر دے اگر وہ یہ مناسب سمجھے کہ اسے پری ویلیج کمیٹی کے پاس بھیجنا ہے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر — محترمہ آپ اس پر کیا فرمائیں گی ۔

محترمہ نجمہ تابش الوری — جناب والا میں یہ چاہتی ہوں کہ جو کچھ بھی کارروائی کرنا ہے ابھی یہاں لاہور میں بھی ہو سکتی ہے آپ نے جو وہاں سے رپورٹ مانگی ہیں کیا آپکو اپنے اراکین اسمبلی کی بات پر یقین نہیں ہے ۔یا آپ یہ فرما دیں کہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ غلط ہے میں یہ سیدھی سی بات کررہی ہوں کہ آپ اسکو پری ویلیج کمیٹی کے سپرد کو دیجئے جو بھی ہوگا دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ ہو جائے گا اور وہ آپکے اور ہمارے سامنے آجائیگا ۔

جناب سپیکر — وائیں صاحب آپ کا کیا خیال ہے کہ یہ رپورٹ جو متعلقہ محکمے کی طرف سے آئے گی اسے بھی سٹینڈنگ کمیٹی Examine کر سکتی ہے۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی—جناب والا مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا لیکن ایک پہلو کی طرف میں معزز ایوان کی توجہ مبزول کرانا چاھتا ہوں کہ کوئی مسئلہ جب زیر بحث آئے تو اس کے دونوں پہلوؤں پر غور کرنا انصاف کا ایک لازمی تقاضا ہے۔ میں اس کو ختم کرنے کی بات نہیں کر رہا۔ میں نے صرف یہ کہا ہے کہ کم از کم کسی کو سنے بغیر unheared اس معاملے کا فیصلہ نہ کیا جائے کسی مسئلے کو نہ چھوڑا جائے کیونکہ اس سے ایک ایسی روایت کا آغاز ہوگا جو شائد کل جاکر ہمارے لئے مشکلات کا باعث بنے ۔دو روز کے بعد رپورٹ آجائے گی کیونکہ درمیان میں دو چھٹیاں آگئی ہیں ان کے بعد رپورٹ پر غور ہو جائے گا اور اگر ایوان چاہے گا تو اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کو بھیجا جا سکے گا جس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا ۔لیکن ہم صرف اچھی روایات کی پاسداری چاھتے ہیں۔

میاں محمد اسحاق—پوائنٹ آف آرڈر— جناب والا ۔وزیر موصوف سے میں یہ وضاحت چاھونگا کہ سٹینڈنگ کمیٹیاں جو بنائی گئی ہیں ان کا کیا مقصد ہے؟ اگر ہم نے اور آپ نے انکوائری اس ایوان میں کرنی ہے تو پھر مسئلے کو کمیٹیوں کے سپرد کرنے کا کیا فائدہ ہوگا ؟ وہ اراکین ہم میں سے ہی ہیں اور ان کے ذمے یہ کام لگایا جا رہا ہے۔میرا خیال ہے کہ ہمیں ان پر اعتماد کرنا چاھیے ۔ وہ چھان بین کرنے کے بعد انشاء اللہ صحیح اور انصاف پر مبنی فیصلہ فرمائیں گے ۔اس پر ہمارا کافی وقت ضائع ہوتا ہے جو بھی تحریک استحقاق اس ایوان میں پیش ہو اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جانا چاھیے تاکہ کمیٹی کے وہ ممبران اس کی باقاعدہ تحقیق اور چھان بین کرنے کے بعد اپنی رپورٹ ایوان میں پیش کر سکیں۔

ایک معزز ممبر ۔ جناب سپیکر————

جناب سپیکر —آپ اس پروولیج موشن کے بارے میں کچھ کہنا چاھتے ہیں؟

ایک معزز ممبر—جی ہاں۔

جناب سپیکر —اس کی اجازت نہیں ہے ۔ بیگم صاحبہ آپ کی پریولیج موشن رات کو دیر سے موصول ہوئی ہے اور یہ آپ کے علم میں ہے۔ اس کے لئے وزیر موصوف جواب دینے لئے کچھ وقت چاھتے ہیں اور یہ ان کا حق ہے۔ اس لئے میں اس کو اگلے working day تک یعنی 13۔اکتوبر تک pending کرتا ہوں 13 اکتوبر 85ء کو وزیر موصوف اس کا جواب ایوان میں پیش کریں گے اور پھر اس پر بات ہوگی ۔

سید طاہر احمد شاہ — جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ اپنی طرف بھی اور ان نشستوں کی طرف بھی مبذول کرانا چاھتا ہوں کہ جب بھی میں کھڑا ہوتا ہوں تو آپ کی نظر کرم اس طرف نہیں ہوتی۔

مہر ظفر اللہ خان— پوائنٹ آف آرڈر— جناب والا ۔میں پہلے بھی کھڑا ہوا تھا لیکن

جناب نے مجھے اجازت نہیں دی میں صرف ایک پروسیجر کے متعلق عرض کرنا چاہتا تھا اب اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک procedural matter کے متعلق عرض کروں۔

جناب سپیکر۔آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں؟

سہر ظفراللہ خان۔جی ہاں۔

جناب سپیکر۔جی فرمائیں۔

سہر ظفر اللہ خان ۔ جناب والا میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ تحاریک التوا اور تحاریک استحقاق پہلے بھی پیش ہوتی رہی ہیں اب بھی پیش ہوتی ہیں بعد میں بھی پیش ہونگی ۔ لیکن اس میں کچھ ایسی روایات ہوتی ہیں کہ جب بھی کوئی مسئلہ آپ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کریں تو اس میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ جس آدمی کے متعلق وہ مسئلہ ہے کیا وہ ممبران اسمبلی کے status کے برابر کا آدمی ہے یا نہیں ؟ جناب والا یہ ایک روایت ہے جیسے آج ہی ایک محرر تھانہ کے خلاف بات ہوئی تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلے اور طریقے سے بھی حل ہو سکتے ہیں ۔یہ کوئی روایت نہیں ہے اور یہ جچتا نہیں ہے کہ ایک طرف ممبر صوبائی اسمبلی اور دوسری طرف محرر ہو۔ بس یہی میں نے عرض کرنا تھی۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ پوائنٹ آف ارڈر ۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر۔ سید طاہر احمد شاہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں قطع کلامی

رانا صاحب Please take your seat No cross talk is allowed.

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب والا ۔ میں کہنا تو کچھ اور چاہتا تھا مگر فاضل رکن بھروانہ صاحب نے خود کہا ہے اس ضمن میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں ارکان اسمبلی یا سرکاری اہلکار یا افسران کے status کا مسئلہ نہیں ہے یہاں تو

Breach of the privilege of the Member of the Assembly

کا مسئلہ ہے۔ اگر کوئی چھوٹا بڑا افسر یا اہلکار اسمبلی کے ارکان کے پرووئیج کو breach کرتا ہے۔ تو وہ مسئلہ اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت یا وزرا کرام کو چاہئے کہ وہ بیورو کریسی کو defend نہ کریں یہ ممبر کا استحقاق ہے آپ نے سٹینڈنگ کمیٹیاں اسی لئے بنائی ہیں۔ اس لئے یہ مسئلہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دینا چاہئے۔ البتہ وزیر موصوف اگر چاہتے ہیں کہ دو دن کی مہلت لے لیں تاکہ وہ مزید Information حاصل کرلیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔مگر میں سمجھتا ہوں کہ بالا آخر یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ میں اپنا بھی ایک واقعہ آپ کو سنانا چاہتا ہوں کہ پچھلے دنوں میں راولپنڈی گیا تھا۔ میں ایک ریسٹ ہاوس میں چلا گیا ۔ میں نے انہیں کہا کہ مجھے ریسٹ ہاؤس میں ایک کمرہ دے دو کیونکہ یہ میرا استحقاق ہے

جناب سپیکر — شاہ صاحب کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

سید طاہر احمد شاہ۔ نہیں جناب یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے آپ جب اتنے فراخ دل generous ہیں۔ آپ باقی ہر رکن کو تحریک استحقاق پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیتے ہیں تو جناب مجھ پر بھی نظر کرم کیجئے۔

جناب سپیکر ۔ اس وقت کسی نے بھی یہ پوائنٹ آوٹ نہیں کیا تھا کہ تحریک استحقاق دوسرے فاضل اراکین بھی بحث کرسکتے ہیں یا نہیں۔جس وقت پوائنٹ آوٹ نہیں کیا گیا تھا تو میں نے اپنا حق استعمال کیا اور سب کو اجازت دی۔ لیکن جس وقت ایوان میں یہ بات پوائنٹ آوٹ کر دی گئی کہ تحریک استحقاق پر فاضل محرک ہی بات کرسکتے ہیں' تو پھر اس نشاندھی کے بعد اب میں آپ کو کیسے اجازت دے سکتا ہوں۔

تحاریک التوائے کار

اب ہم تحاریک التوائے کار کو لیتے ہیں ۔ ہمارے پاس 21 تحاریک التوائے کار ہیں۔ جن میں سے میاں محمد اسحاق صاحب۔ بیگم بشری رحمن صاحبہ کی طرف سے کئی تحاریک التوا ہیں محترمہ نجمہ تابش الوری ہیں راجہ خلیق اللہ خان صاحب کی طرف سے تحاریک التوا ہیں۔ تو ان میں سے ما سوائے بیگم بشری رحمن صاحبہ کی طرف سے تحریک التوا نمبر 3 باقی جملہ تحاریک التوا اس ضمن میں آتی ہیں جن subjects پر یا محکمہ جات کی کارکردگی پر بحث کرنے کے لئے سات دن مخصوص کئے گئے ہیں ۔ تو رولز کے مطابق میں ان تحاریک التوا' کو disallow کرسکتا ہوں لیکن میں ان کو disallow نہیں کرتا اس لئے کہ جو فاضل اراکین ان تحاریک التوا کے ذریعے کسی معاملے کو ایوان کی کارروائی روک کر ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے اس معاملے کو بحث کے دوران متعلقہ محکمہ جات کے بارے میں بھی کارکردگی کا جائزہ لیتے وقت وہ ان تحاریک التوا کو اس میں Take up کر لیں۔ اور اگر اس میں کوئی ایسے فاضل رکن جو اپنی تحریک التوا کو کسی وجہ سے بحث کے دوران take up نہ کرسکیں ان کا یہ حق قائم رہے گا کہ اس کے بعد بھی ان کی تحریک التوا کو ایوان میں پیش کیا جائے۔ تو اس میں بیگم بشری رحمن صاحبہ کی تحریک التوا ہے اب میں ان کو پڑھنے کے لئے عرض کرتا ہوں ۔ جی بیگم صاحبہ ۔

چوہدری فضل حسین راہی ۔ جناب سپیکر سردار رفیق حیدر لغاری صاحب نے ایک تحریک استحقاق پیش کی تھی کیا اس کے بارے میں کوئی فیصلہ ہو گیا ہے ؟

جناب سپیکر ۔ جی ہو گیا ہے۔ آپ اس وقت تشریف نہیں رکھتے تھے۔

بیگم بشری رحمن ۔ جناب سپیکر کیا آپ نے مجھے تحریک التوائے کار نمبر 3 پڑھنے کی اجازت دی ہے

محمد رفیق رضا کی خود کشی

جناب سپیکر - جی نمبر 3

بیگم بشریٰ رحمن - جناب والا میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ :-

روزنامہ ڈان مورخہ 20 ستمبر 1985ء میں ایک خبر چھپی ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب جناب نواز شریف نے ایک امیدوار رکن قومی اسمبلی جناب رفیق رضا کے خودکشی کے واقعہ پر تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ واقعات کے مطابق جناب رفیق رضا نے اپنے رشتہ داروں سے مل کر لمہ میں زمین خریدی تھی مگر ٹی ڈی اے کے عملہ نے ایک کثیر رقم بطور رشوت بٹورنے کے باوجود زمین کا انتقال ان کے نام درج نہیں کیا۔ مذکورہ محمد رفیق رضا اپنے علاقے کی ایک بااثر سیاسی شخصیت تھے۔ اور اراضی کے انتقال کے لئے چار سال تک افسران متعلقہ کا طواف کرتے رہے - مگر بالآخر محکمہ کی بددیانتی نا اہلی اور سرخ فیتہ پر مبنی کارروائی سے تنگ آکر خود کشی کرلی -

مندرجہ بالا خبر کی وجہ سے صوبہ پنجاب کے عوام میں انتظامیہ کے خلاف سخت نفرت اور غصہ و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ لہذا اس تحریک کو زیر بحث لایا جائے

جناب والا یہ تو قصہ ہے ایک ایسے شخص کا جو کہ سیاسی اور سماجی طور پر بھی بار سوخ تھا اور بہت سے معاملات میں اثر و رسوخ بھی رکھتا تھا۔ لیکن ہمارے اس معاشرے میں اسی طرح کے اور بہت سے افراد ہیں جو کہ اثر و رسوخ نہیں رکھتے ہیں لیکن انتظامیہ اور سرخ فیتہ کے ظلم و ستم کی وجہ سے کبھی کبھی جسمانی اور کبھی کبھی ذہنی یا روحانی خود کشی کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں - جناب والا خود کشی کا یہ دردناک کیس جس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ابھی تک جب کہ ہم یہ دعویٰ کر رہے ہیں۔ کہ ہم نے جمہوریت کی ابتداء کر دی ہے۔ ہم نے اپنے عوام کے لئے سستا اور جلد انصاف مہیا کرنے کا کوئی بھی اصول وضع نہیں کیا ہے اور نہ ہی اس طرف کوئی اقدام کیا ہے۔ اس لئے میں اس معزز ایوان کے معزز اراکین کی خدمت میں بھی یہ التماس کرتی ہوں کہ ہم اس بات پر بھی بیٹھ کر غور کریں کہ سستا اور جلد انصاف ہمارے عوام اور خواص کو کب مل سکے گا۔ اس کا طریقہ کار کیا ہوگا۔ غ اور خود کشی کرنے کی وجہ سے جہاں جائیداد سے زیادہ ایک قیمتی جان ضائع ہوئی ہے۔ وہاں چند بچے ایک باپ سے محروم ہوئے ہیں۔ اور ایک بیوہ ایک سرتاج سے محروم ہوئی ہے - اس کا مداوا اور اس کا ازالہ کیا ہوگا۔

راہبر گمراہوں کو لے ڈوبیں
گمراہی راہبری سے خائف ہے۔

وزیر مال ۔(جناب محمد اقبال) جناب سپیکر۔اس سلسلہ میں افسران لیہ سے اس کی تفصیل معلوم کی گئی ہے۔ اخباری خبر پڑھنے کے بعد کمشنر ڈیرہ غازی خان نے اے ڈی سی جی لیہ کو زبانی یہ ہدایات دیں کہ وہ محمد رفیق رضا کی خود کشی کی تحقیقات کرائیں۔ انہوں نے تحقیقات کرائی ہے۔ ابتدائی تحقیقات سے یہ معلوم ہوا ہے کہ محمد رفیق رضا 9 ستمبر 1985ء کو اپنے چک نمبر 130 ٹی ڈی اے میں صبح کے وقت پستول سے خودکشی کر لی تھی ۔ پولیس رپورٹ کے مطابق یہ خودکشی کا کیس تھا ۔مسٹر محمد رفیق رضا قومی اسمبلی 181 سے قومی اسمبلی کے انتخاب میں کھڑے ہوئے تھے۔ لیکن کامیاب نہیں ہو سکے تھے۔ جناب سپیکر، تھل ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کالونی برانچ کی فائلیں چیک کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹرمحمد رفیق رضا نے جو زمین خرید کی تھی وہ پہلے ہی ایلجسٹ کی جا چکی تھی۔ اور ٹی ڈی اے میں ایسا کوئی کیس التوا میں نہیں تھا۔ زمین کے انتقال کے بارے میں تفاصیل جمع کی جا رہی ہیں۔ اس بارے میں اطلاعات بہت جلد جناب کو دے دی جائیں گی۔ ابتدائی انکوائری میں یہ بات بھی سامنے آئی ہے۔ کہ مبینہ طور پر مرحوم نے الیکشن کے سلسلہ میں اپنے عزیزوں اور دیگر افراد سے کافی رقم ادھار لی ہوئی تھی جو کہ اس کی واپسی کا تقاضا کر رہے تھے۔مرحوم اس وجہ سے کافی پریشان تھے۔ ضلعی انتظامیہ مزید تحقیقات از خود کر رہی ہے اور اس سلسلہ میں انتظامیہ کو مرحوم کے کسی رشتہ دار نے کوئی درخواست نہیں دی تھی۔ تحقیقات مکمل ہونے پر تمام حقائق سے معزز اراکین اسمبلی کو آگاہ کیا جائے گا۔ اس کا امن عامہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں ظاہر ہے کہ بہت ہی اہمیت عامہ رکھنے والا معاملہ یہ نہیں ہے ۔ اور نہ ہی یہ حال ہی میں وقوع پذیر ہوا ہے اس سلسلہ میں التوا کی اس تحریک کو مسترد کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔

جناب سپیکر۔بیگم صاحبہ، آپ اس سلسلہ میں کچھ فرمائیں گی ۔

بیگم بشریٰ رحمن ۔ جناب والا، وزیر موصوف نے بہت خوبصورتی کے ساتھ تفاصیل پیش کر دی ہیں۔ مجھے ان پر اعتراض تو نہیں ہے۔ انہوں نے ان کی خود کشی کی کچھ اور ہی وجوہات پیش کرنے کی کوشش کی ہے کیونکہ خود کشی کرنے سے پہلے مرحوم سے میری کوئی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ ورنہ میں ان کو بتاتی کہ وہ ذہنی طور پر اس کے علاوہ کیوں پریشان تھے۔ خوکشی کی اور بھی بہت سی وجوہات ہو جاتی ہیں لیکن ہم ان سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ ایسے واقعات کو بھی امن عامہ کے ضمن میں لایا جائے اور اگر انہوں نے اس بات کا وعدہ کیا ہے کہ مزید تحقیق کی جائے گی تو مجھے ان کی بات کا اعتبار ہے اور ہم ان کی تحقیقات کی تفاصیل کا انتظار کریں گے ۔ میں اس تحریک پر پریس نہیں کرتی۔

جناب سپیکر۔ بیگم بشریٰ رحمن اپنی تحریک التوا کو پریس نہیں کرتی ہیں یہ with draw تصور ہو گی۔

راجہ خلیق اللہ خان۔ جناب والا میری ایک تحریک التوائے کار ہے۔ اس کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ آپ اس تحریک کے بارے میں کہنا چاہتے ہیں۔

راجہ خلیق اللہ خان۔ نہیں جناب اس کے بارے میں نہیں۔ میری اپنی جو تحریک کار نمبر 13 ہے۔ اس بارے میں کہنا چاہتا ہوں جس کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ بعد میں لی جائے گی۔ وہ ہمارے زمینداروں کے بارے میں بہت اہم ہے۔ انہوں نے گوجرانوالہ میں وعدہ کیا تھا کہ 70 فیصد رقوم دیہاتوں میں خرچ کی جائے گی۔

جناب سپیکر اس میں میری عرض سنیں۔ اس میں صورت حال یہ ہے کہ آپ کی یہ تحریک التوائے کار بشمول دیگر تمام اس قسم کی تحریک التوائے کار پر آپ کو سمر حاصل بحث کرنے کے لئے وقت ملے گا۔ اور اگر آپ بات نہیں کرسکیں گے تو میں نے آپ کی تحریک التوائے کار کو موخر کیا ہے اس کو Disallow نہیں کیا ہے۔

راجہ خلیق اللہ خان — جناب اس میں معلوم نہیں کتنا عرصہ لگے گا لیکن دیہاتوں میں بڑی بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ کوئی ایسی خاص بات اگر ہو جس میں فیصلہ کو revise کیا جانا ہو۔ اگر ایوان کے interest میں ہو کوئی حرج نہیں ہے اس کے بارے میں اصولی طور پر یہ طے ہو چکا ہے آپ کو بات کرنے کا موقع بھی ملے گا جس کی میں آپ کو ضمانت دیتا ہوں۔

وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی۔ جناب چوہدری پرویز الٰہی۔ جناب والا اس سلسلہ میں عرض کروں کہ اس کی جو پروویلج موشن میچنگ گرانٹ کے سلسلے میں ہے تو اگر آپ اجازت دے دیں تو میں مختصر الفاظ میں عرض کر دوں۔

جناب سپیکر۔ یہ میچنگ گرانٹ کے سلسلے میں آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

وزیر صنعت و معدنیات۔ جناب غلام حیدر وائیں۔ میری اس سلسلے میں گزارش ہے کہ آپ نے ایک رولنگ دی ہے۔ میں اپنے فاضل بھائی راجہ صاحب کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ یہاں پر آج کم از کم 12۔14 تحاریک التوا آئی ہیں۔ اور آئندہ ایام میں بھی بہت سی تحاریک آئینگی۔ جو بات آپ نے ارشاد فرمائی ہے کہ وہ موضوعات جن پر بحث کے لئے گورنمنٹ نے ایک دن مقرر کر دیا ہے اس فیصلے کو ہمیں خوش آمدید کہنا چاہئے۔ کیونکہ اسی دن تو دو گھنٹے سے بھی زیادہ موقع ان امور پر تبادلہ خیالات کیلئے فراہم ہی ہو گا۔ لیکن ان تمام تحاریک میں سے اگر ایک تحریک پر اظہار خیال کی اجازت دے دیں گے۔

تو میرے باقی فاضل اراکین بھی تقاضا کریں گے کہ ان کو بھی اظہار خیال کی اجازت دی جائے اور آئندہ دنوں ایسی تحریک پر خاصا وقت لگے گا اسلئے میری گزارش ہے کہ معاملے کے اس پہلو پر غـــور فرما کر آپ بے شک اس تحریک پر اظہار خیال کی اجازت دے دیں ۔

جناب سپیکر ۔ اس میں یہ ہے کہ میں رولز کے مطابق اس کی اجازت نہیں دے سکتا رولز اگر آپ کہتے ہیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔

راجہ خلیق اللہ خان ۔ اس کو آپ اگلے دن تک ملتوی کر دیں ۔

جناب سپیکر۔ محکمہ لوکل گورنمنٹ کی کارکردگی پر بحث کرنے کیلئے دن مقرر ہو چکا ہے۔رولز آپ کے سامنے پڑھے ہیں ان کو آپ دیکھلیں۔ ان کے مطابق میں آپ کو اس سے پہلے اس معاملہ کو take up کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا ۔

راجہ خلیق اللہ خان (گوجرانوالہ)۔ جناب والا اگر وزیر موصوف اس پر اپنا بیان دے دیں تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں کیونکہ یہ معاملہ direct دیہاتی علاقہ پر hit کرتا ہے اگر وزیر موصوف اس پر بیان دے دیں تو میں اسے واپس لے لوں گا۔

جناب سپیکر۔ راجہ صاحب اگر وزیر صاحب چاہیں بھی تو میں اس پر اجازت نہیں دے سکتا ۔

راجہ خلیق اللہ خان ۔ ویسے آپ کی مرضی یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔

مجالس قائمہ کے بارے میں اعلان

جناب سپیکر۔ وزیر قانون صاحب آپ سٹینڈنگ کمیٹیوں کے متعلق اعـــلان کرنا چاہیں گے ۔

وزیر قانون و صنعت جناب غلام حیدر وائیں ۔ جناب سپیکر میں آپ کا شکر گزار ہوں آج کے اجلاس کے ایجنڈے کے مطابق لیجسلیشن کا کام شروع کرنے سے پہلے آپ نے مجھے یہ موقع عنائت فرمایا کہ میں سٹینڈنگ کمیٹیوں کی تفصیلات سے اس معزز ایوان کو آگاہ کروں جیسا کہ صبح قائد ایوان نے بھی اپنے خطاب میں سٹینڈنگ کمیٹیوں کے متعلق ارشاد فرمایا۔ پچھلے اجلاس میں اس معزز ایوں نے سٹینڈنگ کمیٹیوں کی تشکیل کیلئے متفقہ طور پر قائد ایوان کو اختیار دیا تھا اور اس کے مطابق وزیر اعـــلیٰ نے جو سٹینڈنگ کمیٹیاں تشکیل دی ہیں ان کی تفصیل بیان کرنے سے پیشتر یہ گزارش کروں گا کہ اگرچہ یہ اختیار متفقہ طور اس ایوان نے قائد ایوان کو دے دیا تھا مگر اس کی تشکیل سے پہلے وزیر اعـــلیٰ نے ایک سرکلر کے ذریعہ اپنے تمام فاضل اراکین سے دریافت کیا تھا کہ وہ اپنی پسند کی تین سٹینڈنگ کمیٹیوں کی ترجیحات ان کو

ارسال فرمائیں۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ جناب وزیر اعلیٰ اس اختیار کے حاصل کرنے کے باوجود بھی اپنے معزز اراکین کی ترجیحات کو بڑی اہمیت دینا چاہتے تھے چنانچہ اس سرکلر کے جواب میں 260 کے اس ایوان میں وزرا اور پارلیمانی سیکرٹریوں کی تعداد کو نکال کر جو کہ 40 ہے۔ باقی 220 فاضل اراکین اسمبلی میں سے 109 فاضل اراکین نے اپنی اپنی ترجیحات جناب وزیر اعلیٰ کو ارسال فرمائیں۔ ان 109 ترجیحات میں سے جن میں ہر فاضل ممبر نے اپنی تین ترجیحات بھیجی ہیں۔ جناب وزیر اعلیٰ نے مجالس قائمہ کی تشکیل کرتے ہوئے 109 میں سے 35 فاضل اراکین کو کہ پہلی ترجیح کے مطابق ان کو مجالس قائمہ میں نامزد کیا۔ ان 109 اراکین اسمبلی میں سے صرف 18 ایسے محترم بھائی ہیں جن کو ان کی ترجیحات میں سے دوسری ترجیح دی گئی ہے اور ان 109 فاضل اراکین میں سے 6 ہمارے بھائی ایسے ہیں جن کو ان کی تیسری ترجیح دی گئی ہے۔ باقی 111 فاضل اراکین جنہوں نے

بیگم شاہین منور احمد —

Point of order Sir

After seeking your permission to speak in English, I would like to find out whether the concerned are only the male members of the House of Lady Members as well.

وزیر قانون (جناب غلام حیدر وائیں) —کیا ارشاد فرمایا آپ نے؟

بیگم شاہین منور احمد—جناب سپیکر صاحب کی وساطت سے میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ آپ نے جن سٹینڈنگ کمیٹیوں کی تشکیل کی ہے اور اس میں جو ممبرز نامزد کئے ہیں اور ان کی ترجیحات جو آپ بتا رہے ہیں۔ اس میں صرف مرد ممبر حضرات کو شامل کیا گیا ہے کہ یا خواتین کو بھی اس میں شامل کیا گیا ہے۔ ؟

وزیر قانون—خواتین کو بھی اس میں شامل کیا گیا ہے۔

بیگم شاہین منور احمد—آپ نے جو اعداد و شمار پیش کئے ہیں ان میں خواتین کی ترجیحات بھی شامل ہیں ؟

وزیر قانون—میں نے محترمہ عرض کیا ہے کہ کل 260 اراکین شامل ہیں۔ اس میں ہمارے بھائی اور بہنیں تمام اراکین شامل ہیں۔

جناب والا اس لحاظ سے 111 فاضل اراکین جنہوں نے اپنی ترجیحات نہیں بھجوائی ان کو جناب وزیر اعلیٰ نے اپنی پسند کے مطابق مختلف کمیٹیوں میں نامزد کیا ہے اس وقت رولز 119 کے مطابق۔ سٹینڈنگ کمیٹیوں کی تعداد 9 ہے۔ اگر ہر فاضل ممبر کو ایک ایک کمیٹی میں شامل کیا جاتا، جس میں استحاق کمیٹی بھی شامل ہے دو پبلک اکاؤنٹس کمیٹیاں بھی شامل ہیں اس کے علاوہ ہاؤس کمیٹی لائبریری کمیٹی اور دیگر تمام کمیٹیاں شامل ہیں۔ اس کے باوجود بھی 13 اراکین ایسے رہ جاتے تھے جو کسی بھی کمیٹی میں شامل نہیں ہو سکتے تھے چنانچہ جناب وزیر اعلیٰ نے جناب گورنر صاحب سے یہ استداد کی

کہ ان سٹینڈنگ کمیٹیوں کی تعداد 9سے10 کر دی جائے تاکہ ہمارے وہ 13 اراکین جو باقی رہ جاتے تھے ان کو بھی ان کمیٹیوں میں شامل کر لیا جائے۔ چنانچہ گورنر صاحب نے نوٹیفیکیشن کے ذریعہ رولز آف پروسیجر کی اس دفعہ میں ترمیم کر دی ہے اور اس سلسلہ میں نوٹیفیکیشن جاری ہو گیا ہے اس طرح اب سٹینڈنگ کمیٹیوں میں فاضل اراکین کی تعداد 9 کی بجائے دس اور سٹینڈنگ کمیٹیوں کی تعداد 16 ہو گئی ہے اور باقی کمیٹیوں کی تعداد میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا ۔

رانا پھول محمد خان ۔۔مجالس قائمہ کی تعداد 16 ہے ۔

وزیر قانون۔ ٹھیک ہے ۔ سٹینڈنگ کمیٹیوں کی تعداد 16 ہے باقی کسی کمیٹی میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔

جناب سپیکر۔۔وزیر موصوف Chair کو address کریں ۔ No cross-talk.
Rana Sahib, please take your seat.

رانا پھول محمد خان۔۔جناب سپیکر میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں میں نکتہ قانون پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر ۔۔یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ Resume your seat.

رانا پھول محمد خان۔۔جناب والا نکتہ قانون پر میں جناب کی اجازت چاہتا ہوں

جناب سپیکر۔۔ Please take your seat.

رانا پھول محمد خان۔۔جناب سپیکر ان کی تقریر کے دوران میں جناب کی اجازت سے پوائنٹ آف آرڈر پر تو بات کر سکتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔۔ Please take your seat.

وزیر قانون۔ تمام سٹینڈنگ کمیٹیوں کی جو تشکیل ہے اس میں تمام تمام ممبر حضرات کو شامل کر لیا گیا ہے جس کے مطابق مجلس قائمہ خوراک اور امداد باہمی میں جو دس فاضل اراکین شامل کئے گئے ہیں اس میں پہلی ترجیح کے تین اور دوسری ترجیح کے تین ارکان شامل ہیں اور باقی چار اراکین وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنی صوابدید کے مطابق شامل کئے ہیں ۔

مجلس قائمہ مواصلات و تعمیرات میں جو دس اراکین جناب وزیر اعلیٰ نے نامزد کئے ہیں ان میں سے 9 اصحاب پہلی ترجیح اور ایک رکن ایسا ہے جس کو وزیر اعلیٰ نے اپنی صوابدید کے مطابق نامزد فرمایا ہے ۔

تعلیم کی مجلس قائمہ میں جو دس اصحاب شامل کئے گئے ہیں ان میں سے 9 ارکان وہ ہیں جن کی پہلی ترجیح تھی اور صرف ایک رکن کو جناب وزیر اعلیٰ نے اپنی صوابدید کے مطابق شامل کیا ۔ سٹینڈنگ کمیٹی برائے فنانس کے دس ارکان میں سے چھ اراکین کو

ان کی پہلی ترجیح کے مطابق شامل کیا گیا ہے اور چار اراکین کو جناب وزیر اعلیٰ نے اپنی صوابدید کے مطابق شامل کیا۔

رانا پھول محمد خان—جناب سپیکر نکتہ قانون پر میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر—فرمائیں۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا رولز نمبر 120 میں یہ درج ہے کہ کمیٹی کے ارکان 9 ہونگے ۔ یہ بات 16 میں نہیں ہے ۔

وزیر قانون—درست ہے۔

رانا پھول محمد خان—رولز میں 9 کی بجائے 10 کا اضافہ گورنر صاحب سے کسی آرڈیننس کے ذریعہ کروایا گیا ہے۔ میں آپ سے یہ قانونی نکتہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اسمبلی کی موجودگی میں ان رولز میں ترمیم کرنے کا اختیار گورنر صاحب کو ہے یا اسمبلی کی موجودگی میں یہ بل کی شکل میں پیش ہو گا۔ جناب والا میں تو آپ سے یہ قانونی نکتہ دریافت کرنا چاہتا ہوں اور میں وزیر صاحب سے متعلق کوئی بات نہیں کرتا۔ اس میں کیا پوزیشن ہے اس سلسلہ میں آپ کی رولنگ چاہتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ وزیر قانون صاحب اس بارے میں کچھ کہنا چاہیں گے ۔

وزیر قانون —جناب والا ۔ جہاں تک فاضل رکن کی جانب سے رولز کی دفعہ کی درستگی کا تعلق ہے وہ بات ٹھیک ہے وہ رولز کی دفعہ 140 کے تحت ہے اور جہاں تک رولز آف پروسیجر میں ترمیم کا تعلق ہے ان رولز آف پروسیجر کے پہلے صفحہ پر آپ ذرا ملاحظہ فرمائیں جسے میں آپ کی اجازت سے پڑھتا ہوں کہ رولز آف پروسیجر کے مضمون

"In exercise of the powers conferred by Article 67 read with Article 127, Constitution of the Islamic Lepublic of Pakistan, the Governor of the Punjab is pleased to make the following Rules for regulating the procedure and conduct of business of the Provincial Assembly of the Punjab."

جناب والا یہ رولز جناب گورنر صاحب نے آئین کی دفعہ کے مطابق شائع کروائے ہیں اور یہ بات پہلے صفحہ پر لکھی ہوئی ہے اور جب تک یہ ایوان ان رولز کو از خود منظور کرنے کیلئے take up نہیں کرتا اس وقت تک اس کی کسی دفعہ کی ترمیم کے اختیارات آئین کے تحت جناب گورنر کو حاصل ہیں لہذا یہ ترمیم جو 9 اراکین کی بجائے 10 اراکین ممبران کی سہولت کیلئے کی گئی ہے یہ آئین کے تقاضوں کے مطابق ہے اور اس سے اس ایوان کا کوئی استحقاق مجروح نہیں ہے"۔

وزیر قانون ۔ یہ رولز جناب گورنر صاحب نے Constitution کی دفعہ کے مطابق شائع کروائے ہوئے ہیں اور جب یہ ہاؤس ان رولز کو از خود منظور کرنے کے لئے take up نہیں کرتا اس وقت تک اس کی کسی دفعہ کی ترمیم کے اختیارات آئین کی اس دفعہ کے

مطابق ہونے چاہئیں لہذا یہ amendment 9 کی بجائے 10 ممبران کی سہولت کے لئے کی گئی ہے یہ آئین کے تقاضوں کے مطابق ہے اور اس سے Rule of procedure یا اس ہاؤس کا کوئی استحقاق مجروح نہیں ہوتا جناب سپیکر میں سٹینڈنگ کمیٹی صحت کے متعلق گزارش کر رہا تھا کہ اس دس کے ارکان میں سے first priorities پر چار ممبران لئے گئے ہیں۔

جناب چیف اعظم چیمہ - پوائنٹ آف آرڈر سر جناب کی وساطت سے میں وزیر موصوف سے یہ عرض کروں گا کہ اس سے قبل جب یہ ہاؤس وزیر اعلیٰ صاحب کو یہ اختیار دے چکا جو وہ کریں جس طرح وہ کمیٹیاں بنائیں ہمیں منظور ہو گا انہوں نے اگر priority مانگ لی وہ ان کی مہربانی ہے باقی جہاں تک یہ معاملہ ہے میں یہ عرض کروں گا کہ بجائے اس کے وہ مزید priority کریں - وزیر اعلیٰ کو ہاؤس کے فیصلے کے مطابق مکمل اختیار تھا اور جو انہوں نے کیا ہے اصولی اور قانونی طور ہمیں منظور ہے۔

وزیر قانون - جناب سپیکر میں بھی نام نہیں پڑھ رہا تھا اور اگر نامزدگی آئی ہے اس کو بغیر کسی مزید تفصیل کے آگے چلنے پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے چونکہ لیجسلیشن کا کام شروع ہو رہا ہے اور آگر سٹینڈنگ کمیٹیز کے لازمی تقاضے پورے کرنے کے لئے ضرورت آئی ہے اس لئے جیسا کہ میرے فاضل بھائی نے کہا کہ تمام سٹینڈنگ کمیٹز اور اسکے آگے دو پبلک اکاونٹ کمیٹیز اور اسکے آگے باقی کمیٹیز اور ایک کمیٹی سپیکر صاحب نے نامزد کرنی تھی اور اس پر بھی انہوں نے نامزدگی کر دی ہے جس کی تفصیلات آپ کو آگئیں ہیں لہذا تمام سٹینڈنگ کمیٹیز اور باقی کمیٹیز کی تکمیل ہو چکی ہے لہذا یہ ایوان کے سامنے مکمل تفصیلات پیش کر دی گئی ہیں -

آوازیں - ٹھیک ہے

جناب سپیکر - تو اس کی آپ ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ وزیر قانون صاحب اس کو پڑھیں۔

جناب چیف اعظم چیمہ - اب تو ہر ایک کو مہیا ہو چکا ہے - ہر ایک کے نوٹس میں ہے بجائے اس کے وہ پڑھیں ایوان کا وقت بچ جائے گا۔

جناب سپیکر - تو ایوان ان سٹینڈنگ کمیٹیز کی توثیق کرتا ہے -

(توثیق کی گئی)

مسودہ قانون

جناب سپیکر - اب لیجسلیشن ہو گی ہے اس میں گورنمنٹ کی طرف سے بل ہے جسے لاء منسٹر صاحب introduce کریں گے -

دی پبلک گمبلنگ ریپیل بل 1985ء

(مسودہ قانون تنسیخ قماربازی عام بابت 1985ء)

وزیر قانون ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ پبلک گمبلنگ ریپیل بل 1985ء مسودہ قانون (تنسیخ) قمار بازی عام بابت 1985ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر ۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے! کہ دی پبلک گمبلنگ ریپیل بل 1985ء مسودہ قانون (تنسیخ) قمار بازی عام بابت 1985ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ دی گمبلنگ (ریپیل) بل 1985ء مسودہ قانون (تنسیخ) قمار بازی عام بابت 1985ء فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

تحریک منظور کی گئی

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر۔ میں لیجسلیشن کے کام کے آغاز پر سب سے پہلے ایجنڈے کے مطابق Public gambling repeal bill 1985 کو پیش کرتے ہوئے گزارش کروں گا کہ میں The public gambling repeal bill 1985 کو پیش کرتا ہوں ۔

جناب سپیکر۔ بل پیش ہوا ۔

جناب محمد رفیق ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ آج سرکاری بل پیش ہو رہے ہیں جس میں یہ gambling bill یا دوسرے یونیورسٹی آرڈیننس بل بھی ہیں وہ مجھے کل شام 4 بجے موصول ہوئے جبکہ میں ادھر آنے کے لئے گھر سے چلنے والا تھا۔

رات بھر سفر کیا اس کو پڑھنے کا وقت ہی نہیں ملا ان حالات میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرے دوسرے معزز اراکین بھی تشریف رکھتے ہیں ان کے سامنے ان کے ساتھ بھی کم و بیش ایسا ہی واقعہ ہوا ہوگا کہ ان کو بھی اسے پڑھنے کے لئے کوئی خاص مناسب وقت نہیں ملا ہوگا ۔ اس طرح جب بھی کوئی بل پیش ہونا ہوتا ہے یا اگلے دن جو بھی کارروائی ہونی ہوتی ہے تو اس کی کارروائی ایک دن بیشتر ہمیں ملتی ہے جس کو پڑھنے کا مناسب وقت نہیں ملتا ۔ تو میری یہ گزارش ہے کہ اس بل پر یا دوسرے Public gambling ord. bill میں ان کو مطالعہ کرنے کے لئے مناسب وقت ملنا چاہئے۔ تاکہ ان پر مناسب طریقہ سے بحث اور debate ہوسکے ۔ اگر مقصود یہ ہے کہ کسی بل کی بھی اچھائیاں برائیاں جانچ پرکھ کرکے اس کو پاس کیا جائے یا پھر اس کو reject کیا جائے پھر تو اس کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ مناسب وقت ملنا ضروری اور لازمی ہے اور اگر اس خیال سے اس نیت سے یہ بل پیش کیا گیا ہے اور اس پر مناسب وقت نہیں دیا گیا کہ

ان کو بغیر پڑھے بغیر ان پر بحث کیے یہ پاس کروا لئے جائیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ نامناسب ہے اور میرا اس پر اعتراض ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ میں گزارش کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

رانا پھول محمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر پر آپ اجازت دے دیں تو بہتر ہے اگر اس پر نہ دے تو میں رائے شماری کی غـــــرض سے نہیں میں اس معزز ایوان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ کیا ہو رہا ہے اور ہماری آنکھوں میں دھول کیسے جھونکی جارہی ہے اور ہم کس قدر ہوشیار قابل اور قانون دان ہیں ۔

جیسے بھی جناب مناسب سمجھیں تو مجھے اس پر عرض کرنے کی اجازت بخش دیں۔ میں رائے شماری کی غرض سے opposed نہیں کر رہا میں محکمہ قانون کی نا اہلی کو آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں اور اس ملک کو ریاست پٹیالہ بننے والی مثال آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔ جناب والا گزارش یہ ہے کہ یہ قانون 1867ء میں بنا تھا اس کے بعد اس قانون کی بجائے ایک اور قانون 1978 ء میں آ گیا حالانکہ چاہیے تو یہ تھا کہ قانون پر قانون اس وقت تک نہیں بن سکتا جب تک کہ پہلے قانون کو منسوخ نہ کر دیا جائے۔ جناب والا یہ بل منسوخی کا بل نہیں کہلا سکتا مجھے افسوس ہے کہ نہ ہمارے دفتر نے نہ لاء ڈیپارٹمنٹ نے اس پر غور کیا اس بل کو منسوخی بل کہنا ہماری نااہلی ہوگی یہ ترمیمی بل ہے اور اگر آپ غور سے دیکھیں تو اغراض ومقاصد کی سطر چار میں آپ کا دفتر خود تحریر فرماتا ہے کہ تعمیل کے لئے قانون بابت 1978ء میں ترمیم کی جا چکی ہے۔ جناب والا منسوخ تو کیا جا رہا ہے 1867ء کا قانون اور اسکی منسوخی کے لئے یہ بل ہے اگر اسکی بجائے وہ بل ۱۹۷۸ء میں بناتے وقت ایک سطر تحریر کر دی جاتی کہ ۱۸۶۷ء والے بل میں یہ ترمیم کی جاتی ہے سزاؤں کا تو وہ ترمیمی بل ہو جاتا اور اگر ایک سطر یہ آ جاتی کہ 1867 والا بل منسوخ متصور ہوگا اب ستم ظریفی یہ ہے کہ 1978 ، 79، 80، 81، 82، 83، 84 اور 85 آٹھ سال تک اس لکھے پڑھے صوبے میں اس ذہین صوبے میں پاکستان کے دل کے صوبے میں دو قانون برابر چلتے رہے ہیں اور جن لوگوں کو اس سے نقصان پہنچا کئی وکلا نے 1867ء والے قانون کا حوالہ دے کر ملزم بری کرایا اور کئی وکلا نے 1978ء والے بل کا حوالہ دے کر ان کو سزائیں کرائی جناب والا اس سے زیادہ نااہلی کا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ آٹھ سال تک پہلے قانون کو منسوخ کئے بغیر دوسرا نیا قانون لاگو کر دیا گیا اور اس پر بھی عملدرآمد ہو رہا ہے اور اس پر بھی ۔ اس کی وجوہات کیا ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ صوبہ محکمہ قانون سے محروم ہے اگر میں اس کو محکمہ سے بے قانون کہہ دوں تو یہ بیجا نہ ہوگا اور لوگ ہماری اس بات پر ہنسیں گے کہ انہوں نے ترمیمی بل کو منسوخی کا بل بنا دیا۔ میں یہی گزارش کروں گا کہ جیسے

انہوں نے فرمایا ہے اس کی تحریر بھی غلط ہے کہ 1978ء میں ترمیم کی جا چکی ہے۔ 1978ء کا بل اس ہاؤس کے سامنے نہیں آیا۔ اس میں کوئی ترمیم نہیں ہوئی۔ یہ 1867ء میں ترمیم ہوئی ہے۔ اس لئے یہ منسوخی کی بجائے -

جناب سپیکر— یہ repetition ہے۔ آپ یہ بات کر چکے ہیں۔ اور ایک بات میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ بل پر consideration کا وقت ابھی نہیں آیا۔ بل introduce ہوا ہے -

رانا پھول محمد خان—اس بل کو آپ نے کمیٹی کے سپرد نہیں کرنا کیونکہ یہ تو منسوخی کا بل ہے amendment کا بل نہیں ہے نیا بل نہیں ہے۔ وہ بل 1978ء میں آچکا ہے۔ اب آپ اس کو کمیٹی کے پاس کس لئے بھیجیں گے۔ قمار بازی کا وہ قانون جو 1978ء میں بن چکا ہے اس کو نظر انداز کر کے اسے ہم کمیٹی میں کس لئے بھیج سکتے ہیں۔ میں جناب سے نہایت ادب کے ساتھ گزارش کروں گا کہ اس کو اگر ترمیمی بل کہہ دیتے کہ اس میں وہ ترمیم ہو گئی ہے وہ خود بخود ایک لائن میں ختم ہو جاتا۔ اب اس کو منسوخی کا بل نہیں کہا جا سکتا۔ اسے ترمیمی بل کہا جا سکتا ہے۔ اور پھر یہ غلط لکھ کر ہمارے سامنے رکھدیا گیا ہے کہ سطر 4 میں یہ ہے کہ 1978 کے ایکٹ میں ترمیم کی جا چکی ہے حالانکہ ترمیم 1867 کے ایکٹ میں ہوئی ہے۔ تو میں یہ گزارش کروں گا کہ اپنے دفتر کو عدالت کیجئے اور میں جناب وزیر قانون سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ محکمہ قانون کو یہ بتائیں -

جناب سپیکر—شاہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پہ بولیں گے۔

سید طاہر احمد شاہ—جناب والا! میں آپ کی وساطت سے۔

جناب سپیکر—چیمہ صاحب! آپ پوائنٹ آف آرڈر پہ تو نہیں بولنا چاہتے تھے۔ آپ پوائنٹ آف آرڈر پہ بولنا چاہتے ہیں تو پھر میں شاہ صاحب سے معذرت کے ساتھ آپ کو کہوں گا کہ آپ پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کریں۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ — سر

رانا پھول محمد خان - میرا ایک لفظ باقی رہ گیا تھا - کہ محکمہ قانون کو عدالت کر دیں کہ وہ جاگیں جاگیں سوتے ہوئے بل draft نہ کریں۔ اس کی تحریر صحیح کریں۔ ہمیں نا اہل تصور نہ کرائیں -

جناب سپیکر۔ تشریف رکھیں آپ۔ جی چیمہ صاحب۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ - معاملہ قانونی نوعیت کا ہے قانون کا معمولی طالب علم ہونے کی حیثیت سے میں یہ جسارت کر رہا ہوں کہ جہاں تک بل کا تعلق ہے یہ آپ کے حکم سے introduce ہوچکا ہے بحث اصولی اور قانونی طور پر جاری رہے گی جہاں تک

میرے بزرگ اور رہنما ممبر نے فرمایا کہ اس بل کی shape اس طرح نہیں ہونی چاہیئے اس طرح ہونی چاہیئے میں آپ کی وساعت سے ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا ۔ میرا وزیر قانون یا گورنمنٹ کو support کرنے کا ارادہ نہیں ۔ لیکن جو بات حقیقی ہو وہ کہنی بھی چاہیئے جہاں تک قانون کا تعلق تھا وہ پہلے بن چکا ہے اور یہ قانون اس کے ساتھ ساتھ چل رہا ہے پہلے بھی کئی قباحتیں ہیں ۔ ملک میں دو دو forum کھلے ہوئے ہیں اور ان کا علاج شائد بعد میں ہوتا رہے گا اسمبلیاں وجود میں آچکی ہیں جہاں تک اس کا تعلق ہے یہ ترمیمی بل نہیں ہے درست طور پر یہ repeal bill دیا گیا ہے اور gambling act پہلے قانون کی موجودگی میں رہنا فضول تھا ۔ یہ درست طور پر پیش کیا گیا ہے ۔ جہاں تک دوسرے بلوں کا تعلق ہے ۔ وہ بھی چھوٹے چھوٹے مسئلے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزارت قانون نے ممبران کو یونیورسٹیوں میں شامل کرکے ایک اچھا پہلو ظاہر کیا ہے اور اس معاملے کو حتمی طور پر ختم کرنا چاہیئے ۔ اجازت چاہتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ جی شاہ صاحب !

سید حسنات احمد صاحب ۔ جناب والا میں نے یہ گزارش کرنی ہے کہ اس ساری بحث سے پہلے چاہئے یہ کہ The Punjab Gambling Ordinance, 1978 اور Law of 1867 کو باقاعدہ ایوان کی میز پر رکھا جائے ۔ اور اس سلسلہ میں مجھے بھی تھوڑا بہت معلوم ہے ۔ یہ جو اعتراضات اٹھ رہے ہیں یہ ویسے ہی اٹھ رہے ہیں ۔ میری گزارش یہ ہے کہ ان دونوں قوانین کو میز پر رکھا جائے ۔ تاکہ ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہیے ہیں وہ اس کا مطالعہ کر لیں اور اس کے بعد اس پر بحث ہو جائے۔

جناب سپیکر ۔ لا منسٹر اس پہ کچھ فرمانا چاہیں گے۔

غلام حیدر وائیں ۔ جناب سپیکر ۔ میں اپنے بھائی چیمہ صاحب کے خیالات سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں ۔ کہ آج جو بل ایوان کے سامنے پیش کیا گیا یہ درست اور بجا طور پر پیش کیا گیا ہے اور رانا پھول محمد خان صاحب جن خیالات کا اظہار فرما رہے تھے ۔ میرے خیال میں ان خیالات کا اظہار کا موقع آگے آئے گا۔ آج قواعد انضباط کار کے مطابق اس مسودہ قانون کو پیش کیا گیا ہے اور ایک بات جو رانا صاحب نے فرمائی ہے میں اس کو لے کر چلتا ہوں کہ اگر ایوان اس مسودہ قانون پر جو کہ repeal کرنا ہے اور 1972ء کا قانون جو اس وقت لاگوں ہے ۔ لاگو ہی نہیں بلکہ اس وقت شریعت کورٹ کی ہدایات کے مطابق Islamization کی راہ کو مزید تیز کرنے کے لئے جو انہوں نے اپنے خیالات کا تذکرہ فرمایا تھا۔ اور جس کے مطابق یہ advice کی گئی ہے کہ ہم اس قمار بازی کے قانون 1978ء کو مزید فعال بنانے کے لئے سزاوں میں اسلامی قانون کے مطابق اس میں اضافہ کریں ۔ حکومت نے ان سزاوں میں بھی اضافہ کر دیا ہے چیمہ صاحب کی یہ بات بالکل درست ہے کہ اس وقت وہ الفاظ cause جس کو اس وقت

قانون کا نفاذ کرتے وقت آخر میں اس قانون کو repeal کرنے کیلئے لکھنا چاہیے تھا وہ رہ گیا ہوا ہے۔ یہ بات بلکل درست ہے۔ اور یہ بھی بلکل درست ہے کہ فاضل رکن کی یہ بات کہ اتنے سالوں سے یہ نظروں سے اوجھل رہا لیکن یہ بات بھی درست ماننی چاہیئے کہ اس کارکردگی کا سہرا آپ کے سر ہے کہ آپ نے آتے ہی اس پرانی چلتی ہوئی خامی کو محسوس کرتے ہوئے اس کو دور کرنے کا اپنی پہلی فرصت میں فیصلہ کر لیا اس لئے یہ جو آج پیش ہوا ہے اس کے متعلق میں رانا صاحب کی بات کو آگے چلاتے ہوئے کہتا ہوں کہ اس میں بحث کی ضرورت نہیں ہے redendent bill جس کو ہم نے ختم کرنا ہے کیونکہ اس سے بہتر قانون ہمارے پاس اس وقت موجود ہے جناب سپیکر اس کی ایک صورت تو یہ ہو گی کہ جناب رفیق صاحب کے خیال کے مطابق آج مزید کوئی کارروائی کئے بغیر دفعہ 77 کے مطابق سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے اور اس میں اس پر غور کر لیا جائے۔ اور اگر یہ ایوان خیال کرتا ہے کہ اس پر مزید سوچنے والی بات نہیں ہے اور یہ ایک لفظ کا بل جسے کہ ہم نے ختم کرنا ہے اگر اس پہ ہم آج کارروائی کرنا چاہتے ہیں تو پھر ہاؤس اس بات کی اجازت دے کہ دفعہ 202 کے تحت اسے suspend کر دیا جائے اور دفعہ 77 کے تحت کارروائی کو معطل کر دیا جائے۔ اس بات کی ہم نے پہلے بھی جناب گورنر صاحب سے منظوری لی ہوئی ہے لہذا دو صورتیں ایوان کے سامنے ہیں۔ ایک تو یہ اس بل کو دفعہ 70 کے تحت سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے لیکن اگر اسے سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا گیا تو اس کے لئے وقت کم سے کم دیا جائے کیونکہ اس میں اتنی لمبی چوڑی تفصیل کی بات نہیں ہے۔ اور اگر آج ہی ایوان نے غور کرنا ہے تو پھر دفعہ 2 کا سہارا لیتے ہوئے گزارش کروں گا کہ جناب سپیکر صاحب دفعہ 77 کے تحت کارروائی معطل کریں اور اگر وہ اس کی اجازت دیں تو اس پر مزید کارروائی ہو سکتی ہے۔ اس طرح یہ قانون آج ہی ختم ہو سکتا ہے

جناب رانا پھول محمد خان صاحب۔ جناب سپیکر۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر یہ تھا کہ اس بل کے اغراض و مقاصد کی سطر 4 میں جو لفظ ترمیم تحریر کیا گیا ہے۔ ترمیم اور تنسیخ ایک جگہ اکٹھی نہیں ہو سکتی۔

میں جناب کی وساطت سے وزیر قانون صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ سطر 4 پڑھیں اغراض و مقاصد کی سطر 4 میانہ تحریر ہے کہ یہ ترمیم ہو چکا ہے۔ اس میں ہمیں پتہ ہی نہیں چلتا کہ raid کون کر سکے گا وارنٹ کس سے حاصل کیا جائے گا گرفتاری کا اختیار کس کو ہو گا۔ یہ ترمیم اور تنسیخ دونوں کو ایک جگہ اکٹھا نہیں کیا جا سکتا جب 1978ء کے قانون میں ترمیم کی جاچکی ہے اور 1967ء کا قانون بھی موجود ہے تو یہ کھچڑی نہیں تو اور کیا ہے اس بل کی سطر 4 کی جناب وزیر قانون وضاحت فرمائیں۔ اور اگر اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے اس دوران جوئے کی وارداتیں ہوتی رہیں تو پھر پہلے قانون پر عمل ہو گا یا اس پر۔ یہ قانون تو کمیٹی کے پاس ہو گا جناب یہ وضاحت فرمائیں کہ اس ترمیم کا مطلب کیا ہے۔

جناب وزیر قانون - میرے خیال میں فاضل رکن کو ابہام ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر - راجہ خلیق اللہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پہ کچھ کہنا چاہتے ہیں -

راجہ خلیق اللہ خان - میں عرض کروں گا جیسا کہ پہلے رانا صاحب نے کہا ہے کہ اس ایکٹ کی ہیڈ لائن Punjab Gambling Repeal Bill, 1985 یہ غلط ہے اس ایکٹ کی وجہ سے دو چیزیں repeal کر رہے ہیں ایک 1867ء کا بل ہے اور دوسرا 1978 والا ہے آپ اس کی wording پڑھیں 1978ء As the Punjab Gambling Ordinance کو amend نہیں کر رہے repeal کررہے ہیں is in the field this law has lost its utility and its retention is no more necessary.

تو اسے ختم کررہے ہیں بجائے اس کہ اس میں ترمیم کرتے اسے ختم کر کے یہ Repeal Bill پر لایا گیا - اصل میں چاہئیے تو یہ تھا کہ جو ۱۹۷۸ء کا بل تھا اسے Public Gambling Bill. 1984 کے ذریعے amend کررہے ہیں اس میں بڑا واضح ہے As the Punjab Gambling Ordinance 1978, is in the field.

اور According to the advice of the statement اس کو amend کررہے ہیں یہ سیدھے اس کی amendment کی طرف کیوں نہیں جاتے۔

وزیر قانون - جناب سپیکر میرے خیال میں کچھ ابہام دکھائی دیتا ہے میرے فاضل رکن کی اطلاع کے لیے یہ معاملہ بالکل صاف ہے جہاں تک 1978ء کے ایکٹ کا تعلق ہے اس کو نہ تو زیر بحث لایا جارہا ہے اور نہ ہی اس میں کوئی ترمیم زیر بحث ہے اس وقت تو 1867ء کا Gambling Act Bill Repeal ہو رہا ہے اسے منسوخ کرنا ہے باقی آپ کا 1978ء والا جو قانون ہے اس کو کچھ نہیں کر رہے۔ کہا یہ گیا ہے کہ اس کی ایکٹ میں amendment ہو چکی ہے - آپ Standing Committee میں دیکھیں اس میں 1978ء کے قانون Gambling Act میں ہائی کورٹ کے ہدایات کے مطابق amendment ہو چکی ہے جناب سپیکر اس وقت اس کی کوئی ترمیم ایوان کے سامنے زیر بحث نہیں ہے۔ اس وقت صرف آپ کا Gambling Act جو مجریہ 1867ء ہے اس کی repeal آپ کے سامنے ہے جو متعارف ہوا اور اس میں جو بل ہے صرف ہم نے اس میں سے 1867 repeal والے کو کرنا ہے - دوسرا کوئی بل زیر بحث نہیں ہے - سیکرٹریٹ کی طرف سے ہے میں اس کی وضاحت کر دینا چاہتا ہوں یہ بل گورنمنٹ کی طرف سے ہے اسمبلی سیکرٹریٹ نے نہ اس کی کوئی ڈرافٹنگ کی ہے نہ ہی اس سے اس کا کوئی تعلق ہے

نثار احمد ملک —ایک بات یہاں یہ صادق آتی ہے کہ 1978ء میں جو ترمیم کی جاچکی وہ کیا ہے اس کو بھی تو ہاؤس کے سامنے رکھا جائے -

جناب سپیکر—جو بل زیر بحث ہے اس میں 1867ء کا بل ہے اس کو repeal کرنے کے بارے میں ہے یہ بل گورنمنٹ نے پیش کیا ہے۔ 1867 کا بل آپ کو لائبریری

میں بھی دستیاب ہے اور آپ اس کو دیکھ سکتے ہیں۔

نثار احمد ملک— سر میں قانون کا ایک معمولی سا طالب علم ہوں اور اسے اس نظر سے دیکھ رہا ہوں۔ اس میں جو پوائنٹ نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ یہاں پر 1867ء کے بل میں ترمیم کی گئی ہے اگر اس بل کی ترمیم کی گئی ہے تو پھر ہم منسوخ کیا کر رہے ہیں سوال صرف یہ ہے۔

جناب سپیکر— وزیر قانون صاحب اس کی وضاحت فرمائیں گے۔

جناب وزیر قانون—جناب سپیکر میری گذارش یہ ہے کہ اس بات کو صاف کرلیا جائے کہ اس وقت 1978ء والا بل جس کی بعد میں ترمیم ہو چکی ہوئی ہے وہ بل اس وقت زیر بحث نہیں ہے وہ قانون رائج اور لاگو ہے لیکن وہ آج زیر بحث نہیں ہے اس اسمبلی کے آنے سے پہلے اس کی ترامیم نافذ ہو چکی ہیں جن کو آپ قانون کی شکل میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

نثار احمد ملک —اگر ہم نے 1867ء کا بل ترمیم کیا ہے تو پھر ہم منسوخ کیا کر کر رہے ہیں۔

وزیر قانون—ہم نے اس وقت 1867ء کے بل کی نہ ترمیم کی ہے نہ ہی ہم ترمیم مانگ رہے ہیں اس وقت جو بل introduce ہوا ہے وہ 1867ء کے بل کی یعنی تنسیخ کا بل ہے جسکی ہم نے تنسیخ کرنی ہے۔ اور اس کے مقابلے میں ایک اور بل 1978ء جس کو وفاقی شریعت کی ہدایات کی روشنی میں ترمیم کر لیا گیا اور وہ اس اسمبلی کے آنے سے پہلے ترمیم ہو چکی ہے اور وہ اس وقت قانون کی صورت میں نافذ ہے۔ لہذا آج بل جو پیش ہوا ہے وہ صرف 1867ء کا بل جسے سہولت منسوخ repeal ہونا رہ گیا تھا۔جیسا کہ فاضل رکن نے ارشاد فرمایا۔اس وقت exactly دو بل ہیں ایک 1978ء کا Gambling Act ہے اور ایک 1867ء کا ہے۔گویا کہ 1867ء جو ایکٹ ہے وہ redundant ہو چکا ہے اور جو 1978ء کا ایکٹ ہے اس کو وفاقی شرعی کورٹ کی روشنی میں زیادہ فعال بھی بنایا گیا ہے۔ اسلئے اسوقت زیر بحث بات یہ ہے کہ وہ 1867ء کا Gambling Act جو منسوخ repeal ہونا رہ گیا تھا اس ابہام کو دور کرنے کیلئے ہم اسے منسوخ repeal کروا رہے ہیں۔

نثار احمد ملک — نہیں سر اس کے علاوہ بات یہ ہے کہ یہاں جو لکھتے ہیں اور ستر نمبر ہم کا حوالہ دیا گیا ہے 1978ء کے قانون میں ترمیم کی جا چکی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ 1867ء کے قانون میں ترمیم کر کے 1978ء کی ترمیم رکھی گئی۔

وزیر قانون - ایک نیا قانون 1978ء میں بنا تھا Gambling Act میں پہلے وفاقی شرعی کورٹ کی ہدایات کی روشنی میں اسمبلیوں کے آنے سے ترمیم ہوئی جیسا کہ چیمہ صاحب نے فرمایا کہ اس وقت اس قانون میں تنسیخ repeal کرنے کا لفظ رہ گیا تھا جسے آپ منسوخ repeal کرکے ختم کر دیں۔

نثار احمد ملک —سر میری یہ رائے ہے کہ اس کو کمیٹی میں دے دیا جائے

تا کہ اس پر پورے طریقے سے غور وخوض ہو سکے ۔

جناب سپیکر ۔چیمہ صاحب آپ پوائنٹ آف آرڈر پہ کچھ کہنا چاہتے ہیں ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ ۔سر رانا صاحب سے آپ کے جو مراسم ہیں جب آپ اسلام آباد جاتے ہیں تو اکٹھے جاتے ہیں یہاں ہاؤس میں بھی ایسی باتیں ہوتی ہیں لیکن باہر تو تعلقات اچھے ہیں ''دیکھنے والے بھی قیامت کی نظر رکھتے ہیں ،، اس بل میں جو objects اور reasons دیے گئے ہیں اس میں ایک clerical mistake ہوچکی ہے پہلی لائن میں بجائے 1967ء کے غلطی سے 1978ء لکھا گیا۔ رانا صاحب نے وہ پوائنٹ آؤٹ کیا ۔ یہ اصل میں clerical mistake ہے ۔ میں فاضل ممبران سے بھی یہ عرض کروں گا کہ اس بحث میں ہمارے وقت کا ضیاع ہے گو وہ قانون علیحدہ ہے اس ایکٹ کا نام علیحدہ ہے یہ Gambling Act ہمارے پاس موجود ہے یہ بلا وجہ آج کل تعزیرات چل رہی ہیں اور وہ اسلامی لاز چل رہے ہیں اور علیحدہ علیحدہ فارم بنے ہوئے ہیں ۔ اس طرح کوئی حوالدار یا اے ایس آئی کبھی یہ ایکٹ لگا دیتا تھا کبھی وہ لگا دیتا تھا قانون ہمارے پاس موجود ہے اور اس سے بہتر وہ ہے یہ ریپیل ہونے کیلئے دیا گیا ہے اسے زیر بحث لایا جائےاور ختم کیا جائے ۔

جناب سپیکر۔ چیمہ صاحب آپ کا مطلب یہ ہے اس بل کو سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد نہ کیا جائے۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ۔اگر ہاؤس فیصلہ کر دے تو سر آنکھوں پہ۔ لیکن عالی جاہ اس میں صرف وقت کا ضیاع ہے۔ اس میں کسی قسم کا کوئی فائدہ نہ ہو گا مزید وقت ضائع ہوگا صرف انہوں نے ریپیل بل پیش کیا ہے۔ اب بھی انہیں یہ عقل آ گئی ہے۔ ہم لا ڈیپارٹمنٹ کے مشکور ہیں۔ ہمیں یہ پیش کیا جائے اور معاملہ cover کیا جائے۔ اس میں لمبی بحث کی ضرورت نہیں۔

جناب سپیکر۔اس وقت مسئلہ زیر بحث صرف یہ ہے۔ میں معزز اراکین کی توجہ کے لئے عرض کئے دیتا ہوں کہ آیا اس بل کو سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جائے جو Standing سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس جاتا ہے۔ اور سپیکر نے اس پر اپنے آرڈر کر دینے ہیں کہ یہ سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجا جاتا ہے ۔ اس میں صرف ایک ہی صورت ہو سکتی ہے کہ اگر معزز اراکین یہ چاہیں کہ رول 77 کو معطل کر دیا جائےاور اسکے مطابق اس بل کی باقاعدہ hearing ہو اور اسکو پاس کیا جائے اور اس پر مزید تاخیر نہ کی جائے ۔ اگر معزز اراکین یہ چاہتے ہیں تو اس پر آپ move کر سکتے ہیں اور اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ اسکو move نہ کیا جائے تو پھر اسکو سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس بھیجا جائے۔ اس پر چوہدری صاحب آپ کچھ کہیں گے۔

جناب محمد رفیق ۔ آپ کی اجازت سے میرا احتجاج اب بھی موجود ہے جو میں نے تھوڑی دیر پیشتر آپ کو اور اس معزز ایوان کی خدمت میں عرض پیش کی تھی کہ ایک ایسا قانون

جو ہمارے سامنے موجود نہیں ہے۔ نہ تو یہ 1807ء والا ہے اور نہ ہی موجودہ 1978ء والا چل رہا ہے ۔ اب یہ توقع کی جائے کہ آنکھیں بند کر کے ایک کو منسوخ کو دیں دوسرے کو پاس کردیں تو میں یہ مناسب نہیں سمجھتا چاہے اس سے وقت ضائع ہوتا ہے اس سے فائدہ پہنچتا ہے بات تو اصولوں کی ہے —میں یہ سمجھتا ہوں کہ آنکھیں بند کرنے سے کسی قانون کو بنانا اس کو پاس کرنا یا منسوخ کرنا یہ اسمبلی کی ذمہ داری ہے کہ جو بھی قانون بنایا ہے یا منسوخ کرنا ہے تو ہمیں قبل از وقت مہیا کریں تا کہ ہم لوگ اس کا مطالعہ کریں اور اس پر ٹھیک طریقے سے بحث ہو سکے — کچھ دیر پہلے یہ بات بھی آئی کہ یہ دو قانون متبادل چل رہے ہیں —1807ء والا اور دوسرا 1973ء والا میں یہ گذارش کروں گا کہ یہاں پر کئی قانون چل رہے ہیں —1973ء والا چل رہا ہے مارشل لا والا چل رہا ہے — کریمنل کوڈ والا چل رہا ہے —جیسے پولیس والوں کے کھرے ہو رہے ہیں کہ کون سا قانون لاگو کروانا ہے — گذارش یہ ہے کہ اسکے لئے مناسب وقت دیا جائے اور اپنی ذاتی رائے میں میں یہ گذارش کروں گا کہ یہ سٹینڈنگ کمیٹیاں کس واسطے بنائی گئی ہیں—جو بھی قانون بنے پہلے وہ سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس جائے اور مسودات ہمارے پاس بھیجے جائیں تب جا کر ایوان میں پاس کئے جائیں—

جناب سپیکر—شکریہ —

محترمہ نجمہ تابش الوری—جناب والا میں یہ تحریک پیش کرنا چاہتی ہوں کہ موجودہ بحث کا لب لباب یہ ہے کہ اکثریت کو یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ بل کیا ہے اس لئے اسکو سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور اسکی روشنی میں کوئی فیصلہ کیا جائے — آج ہم نے اپنے پہلے دن کا آغاز کیا ہے اور یہ ایوان قانون سازی کر رہا ہے— اسکی تخلیق کر رہا ہے اور اس کی پاسداری بھی کرانے کا لہذا میری رائے میں اتنی جلدی کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ کسی کو فوری منسوخ کردیا جائے یا معطل کر دیا جائے بلکہ سٹینڈنگ کمیٹیوں کی معرفت جن مقاصد کیلئے ان مجالس قائمہ کو عمل میں لایا گیا ہے اس کو یہ کام کرنے کا موقع دیا جائے تاکہ وہ بھی یہ سمجھ سکیں —اور صحیح طریقے سے کام کر سکیں— اس بل کو ہمیں اتنی جلدی منسوخ اور معطل نہیں کرنا چاہئے بلکہ موزوں طور پر کمیٹی میں اس پر کوئی فیصلہ کرنا چاہئے ۔

وزیر قانون— جناب سپیکر اگر قانون ایوان یہ چاہتا ہے کہ اس بل کو سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن چیمہ صاحب کی بات پر ہم نے تھوڑی دیر کے لئے غور نہیں کیا یہ سٹینڈنگ کمیٹی سے واپس آنے کے بعد بھی اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ ایک لفظ کی تنسیخ تجویز ہوئی ہے اگر سٹینڈنگ کمیٹی کے ذمہ نہ کرے اس سے بہت سا وقت بچ سکتا تھا — بہر حال سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کرنے سے ہمیں کوئی

اعتراض نہیں ہے۔میں یہ گذارش کروں گا چونکہ یہ بہت ہی معمولی قسم کا ہے اس میں کوئی لمبی چوڑی بحث زیر بحث نہیں آئے گی اس پر کم سے کم وقت دیاجائے اور یہ جلد از جلد دوبارہ ہاوس کو پیش کر دیا جائے تاکہ اس کی لیجسلیشن مکمل کرلی جائے

رانا پھول محمد خان — جناب والا صرف ایک لفظ کا پھیر ہے —یہاں لکھا جاتا ہے کہ سزائے قید کی بجائے اگر موت لکھ دیا جائے تو اس کا فاصلہ کتنا بڑھ جاتا ہے۔ ان لفظ کا جو فرق ہے وہ سٹینڈنگ کمیٹی میں دور ہو جائیگا۔ مجھے یہ بھی خوشی ہے کہ میرے محترم دوست چیمہ صاحب اور جناب وزیر صاحب بہت ہی آپس میں شیر شکر ہیں اس لئے میں ان کی بات کو تسلیم کرتا ہوں —

جناب سپیکر — اب اس سلسلے میں چونکہ تحریک پیش نہیں ہوئی لہذا میں اس بل کو متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کرتا ہوں اور 14 اکتوبر کا ٹائم مقرر کرتا ہوں اس سے پہلے پہلے سٹینڈنگ کمیٹی اس پر اپنی رائے یا decision دے Standing Committee for Home کے فاضل ممبران سے یہ گذارش ہے کہ بعد سیکرٹری اسمبلی سے رابطہ فرمالیں تاکہ 14 سے پہلے پہلے اس ضمن میں مزید کارروائی کی جا سکے۔

جناب فضل حسین راہی - جناب سپیکر اگر آپ مناسب سمجھیں تو آپکی توجہ اس جانب مبذول کروائی جائے جس جانب میرے بھائی رفیق صاحب نے کروائی ہے کہ اسمبلی سیکرٹریٹ سے ممبر وقت پر ڈاک موصول نہیں ہوتی۔ یہ بل یہ آپ کا جو ایجنڈا ہے یہ ہمیں ایک دن پہلے ملا ہے - اگر ہم یہاں بات کرتے ہیں تو آپکے سیکرٹری صاحب آپکو کتاب نکال دکھا دیتے ہیں اور کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ سیکرٹری اسمبلی یا اسمبلی سیکرٹریٹ پر کوئی تنقید نہیں ہو سکتی۔ یہ ٹھیک ہے رولز میں قانون ہے لیکن قانون کا اتنا فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے کہ آپ ہم سب کو بے علم رکھ کر اپنا کام نکالنے کی کوشش کریں - یہ کوئی طریقہ کار نہیں ہے - کم از کم میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسمبلی کے جو ممبر ہیں ان کے پاس جو بھی آپکا ڈاکومنٹ آتا ہے اسکو کم از کم چھ سات دن پہلے آنا چاہئے - اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ کوئی چیز پیش کرنے کیلئے سات دن پہلے کریں یا پندرہ دن پہلے کریں یا ایک مہینہ پہلے بھیجیں تو آخر میں ہمیں بھی پڑھنے کیلئے سات آٹھ دس دن پہلے چاہئیں۔ میرا خیال ہے اس قسم کی پابندی اسمبلی سیکرٹریٹ میں ضرور ہوگی کہ کتنے دن پہلے ہمیں ایجنڈا ملنا چاہئے لیکن ہمیں آپ کا ایجنڈا اجلاس شروع ہونے سے ایک دن پہلے ملا ہے - ایک دن پہلے آپ ہمیں بتائیے کہ اس میں ہم کیا تیاری کریں گے - ہمیں یہ بھی پتہ نہیں اس میں یہاں کون سی کون سی چیزیں (discuss) ڈسکس ہونگی۔ تو اس حوالے سے آپ treat کریں یقیناً ہم جو آپ کو کہہ رہے ہیں کہ ان پر تنقید نہیں ہو سکتی میں تو خود کہہ رہا ہوں نہیں ہوسکتی۔ جو میں نے قانون پڑھا ہے کہ اسمبلی سیکرٹریٹ پر تنقید نہیں ہوسکتی۔ اسمبلی سیکرٹریٹ جو کرنا چاہے کرتا رہے یہ تو ویسے ہی کوکاف کا دفتر ہونا چاہئے -

جناب سپیکر ۔ راہی صاحب آپ بات کر چکے ہیں۔

جناب فضل حسین راہی ۔ جی بالکل کر چکا ہوں۔

جناب سپیکر ۔ میں آپکی بات کو حرف بحرف تسلیم کرتا ہوں ۔ کیونکہ بہر حال اس میں آپ کا پرولیج سمجھتا ہوں۔ اسمبلی سیکرٹریٹ کی جو ورکنگ ہے اسکو صحیح بنانے کیلئے میں پوری کوشش کر رہا ہوں۔ اس سے پہلے بھی کوشش کرتے رہے ہیں اب اسکے بعد مزید Improve کرنے کی ہم کوشش کریں گے اگر آپ کو ڈاکومنٹ یا کاغذات وقت پر نہیں ملتے تو یہ آپکا استحقاق ہے آپ اسمبلی سیکرٹریٹ کی یا میری توجہ اس امر کی طرف مبذول کروا سکتے ہیں امر پر کوئی قدغن نہیں ہے اور نہ میں نے اس پر کبھی لگائی ہے ۔ اس پر سوالات نہیں ہو سکتے۔ اس سلسلے میں آپ ذاتی طور پر میرے دفتر میں تشریف لاسکتے ہیں اور مجھ سے بات کر سکتے ہیں۔ لیکن جو کاغذات آپ کو درکار ہیں اور جن پر آپ کو غور و خوض کرنا ہے اگر وہ آپ کو بروقت نہیں ملتے تو آپ یہ بات ذاتی طور پر بھی میرے علم میں لاسکتے ہیں اور یہاں ہاؤس میں بھی اس پر بات کرسکتے ہیں۔ تو اس سلسلے میں میں اس کو دیکھوں گا اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالے آپ کو یہ کاغذات وقت پر پہنچانے کی ہم حتی المقدور کوشش کریں گے۔

مہر ظفر اللہ خان بھروانہ ۔ جناب چیرمین میں نکتہ قانون عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ آپ نے مسئلہ قائمہ کے سپرد کیا ہے ۔ لیکن قواعد کے مطابق جب تک مجلس قائمہ کے چیرمین منتخب نہ ہوں وہ کوئی اجلاس یا کارروائی نہیں کرسکتی۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ کل یا پرسوں کوئی دن مقرر کر لیں تاکہ چیئرمین منتخب ہو جائیں۔ پھر مجلس کا اجلاس چیرمین ہی طلب کرسکتا ہے۔

جناب سپیکر ۔ آپ کی یہ بات درست ہے ۔ چنانچہ اسی ضمن میں آج ہی ہوم افیرز کمیٹی کا اجلاس اڑھائی بجے کمیٹی روم اے میں ہوگا جس میں وہ سب سے پہلے اپنے چیرمین کا انتخاب کریں گے اور اس کے بعد اس بل کو ٹیک اپ کریں گے۔

سردار رفیق حیدر خان لغاری ۔ جناب سپیکر میں تھوڑی سی وضاحت چاہوں گا ۔ آپ اس بل کو لا کمیٹی کی بجائے ہوم کمیٹی کو بھیج رہے ہیں اس بات کی مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی میں اس کی وضاحت چاہوں گا کیونکہ معاملہ تو لاء کا ہے۔

جناب سپیکر ۔ وزیر قانون اس پر کچھ فرمائیں گے ؟ لغاری صاحب کا نکتہ یہ ہے کہ قانون سازی لاء کمیٹی کا کام ہے لیکن یہ بل ہوم افیرز کی کمیٹی کو ریفر کیا جا رہا ہے ۔ انہیں اس بات کی سمجھ نہیں آئی ۔

وزیر قانون ۔ میرا اپنا خیال تو یہ تھا لیکن یہ کہہ کیا ہے کہ اس کو ہوم افیرز کی سٹینڈنگ کمیٹی کو دیا جائے۔ (قہقہے)۔ ویسے اس کی صورت حال یہ ہے

کہ یہ مسئلہ جس کمیٹی سے متعلقہ ہے وہ ہوم کمیٹی ہی ہے۔ اس لئے یہ ہوم کمیٹی کو بھیجا گیا ہے اور رولز کے مطابق یہ بالکل درست ہے۔ اور یہ ہوم آفیرز کی سٹینڈنگ کمیٹی کو ہی جانا چاہیے۔

راجہ خلیق اللہ خان — جس نے بل Introduce کیا ہے اس کو جائے گا ؟

وزیر قانون (غلام حیدر وائیں) — قانونی نقطہ نگاہ سے یہ بل ہوم افیرز کی سٹینڈنگ کمیٹی کو ہی جانا ہے۔ یہی فیصلہ کیا گیا ہے اور یہ فیصلہ درست ہے ۔

جناب نثار احمد ملک — اگر یہ معاملہ ہوم کمیٹی ہی کو طے کرنا ہے۔ قوانین بھی انہوں نے وضع کرنے ہیں۔ تراسیم بھی انہوں نے کرنی ہیں۔ سارے لاء ایبل بھی انہوں نے کرنے ہیں۔ ری پیل بھی انہوں نے کرنے ہیں تو پھر میرا خیال ہے کہ ہم نے جو پارلیمانی اور قانونی کمیٹی بنائی ہے وہ ختم کر دی جائے۔

جناب سپیکر — اس میں مسئلہ تھوڑا سا اور ہے۔ لغاری صاحب آپ سٹینڈنگ کمیٹیوں کا رول 119 ملاحظہ فرمائیں ۔

119 (1) "There shall be elected by the Assembly after a genearl election the following Standing Committees for the duration of Assembly which shall deal with legislation relating to the departments noted against each committee."

گیمبلنگ ہوم افیرز کے رول کے مطابق گیمبلنگ کے ایکٹ کے لئے ہوم افیرز کی کمیٹی deal کرے گی ۔

سردار رفیق حیدر خان لغاری— ہائی محکموں کے بارے میں بھی یہی ہے کہ محرک ہمیشہ وہ محکمہ ہوتا ہے جس سے متعلقہ ہو ۔ لیکن whet اس کو ہمیشہ لاء کرتا ہے اس کی wording کو لاء صحیح کرے گا ۔ محرک تو ہوم ڈیپارٹمنٹ تھا ۔ اس نے اس کو پیش کر دیا ۔ اس نے ضرورت بتا دی ۔

راجہ خلیق اللہ خان — رول 120 دیکھیں ۔ اس میں بڑا واضح ہے ۔

120 (2) "The Member-in-charge of the Bill, and in the case of any other matter referred by the Assembly to the Standing Committee, the member who has proposed the subject or matter. .....

جس نے propose کیا ۔ اگر ہوم نے کیا ہے تو اس کو جائے گا اگر لاء نے کیا ہے تو اس کو جائے گا ۔ سبجیکٹ میٹر ہوم کا ہے لہذا naturally ہوم کو ہی جائے گا۔

رانا پھول محمد خان — جناب سپیکر میں گذارش کروں گا کہ تمام نئے قانونی بل ان میں ترمیمیں اور تنسیخیں ہوم افیرز کی کمیٹی کو جائیں گی ۔ لاء کی کمیٹی کا یہ کام نہیں کہ وہ صوبے میں قانون سازی پر غور کرے ۔ اس کمیٹی میں آنے کے بعد لاء ڈیپارٹمنٹ کا نمائندہ وہاں موجود ہو گا یا سیکرٹری صاحب یا ڈپٹی سیکرٹری صاحب ہوں گے جو وہاں اپنی رائے دیں گے ۔ لیکن لاء کمیٹی کے پاس یہ نہیں جا سکتا ۔ لاء منسٹر یا پارلیمانی

سیکرٹری بلحاظ عہدہ اس کے ممبر ہوں گے۔ اس لئے یہ کام ہوم افیرز کا ہے کیونکہ میں ہمیشہ اسی کمیٹی میں ہی رہا ہوں۔ یہ لاء کی کمیٹی کے پاس نہیں جا سکتا۔ آپ نے ہوم افیرز کی کمیٹی کے پاس درست بھیجا ہے اور وزیر صاحب نے درست فرمایا ہے کہ اس کو اس کمیٹی کے پاس بھیج دیا جائے۔ میں اس کی وضاحت کر دینا چاہتا تھا۔ لاء منسٹر پارلیمانی سیکرٹری (لاء) سیکرٹری (لاء) ڈپٹی سیکرٹری لاء یا ان کا نمائندہ ہوم افیرز کمیٹی میں اور ہر اس کمیٹی میں لازمی جائے گا جہاں قانون سازی کا کام ہو۔

جناب سپیکر — شکریہ رانا صاحب اس سلسلے میں رولز بڑے واضح ہیں۔ اور یہ اسمبلی بزنس ہے۔ اسمبلی بزنس اسمبلی کے رولز آف پروسیجر کے مطابق چلتا ہے۔ متعلقہ محکمہ جس سے مرضی اپنا کام کروائے اگر ہم لغاری صاحب کے کہنے کے مطابق ہر بل کو لاء کمیٹی کے پاس بھیجیں تو پھر باقی کمیٹیوں کے پاس کون سا بزنس جائے گا؟ قانون سازی کا کوئی بزنس نہیں جا سکتا۔ اس لیے اس سلسلے میں متعلقہ محکمہ لاء ڈیپارٹمنٹ ہے چنانچہ یہ بل سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہوم افیرز کے پاس جائے گا اور یہ فیصلہ درست کیا گیا ہے۔

جناب عبدالرشید — ایک کمیٹی ایسی بھی ہے جس میں کوئی بل نہیں جائے گا۔ وہ ہے لائبریری کی کمیٹی جس میں ممبر رکھا گیا ہے میرا خیال ہے کہ گورنر صاحب سے اجازت لے کر آخری کمیٹی بھی بنوائی گئی ہو گی۔

میاں محمود احمد — جناب سپیکر ایک تو میری تحریک استحقاق کی تاریخ مقرر کر دی جائے اور دوسرے مہربانی کر کے چیرمین کے لیے بھی آپ کوئی فیصلہ صادر فرما دیں۔

جناب سپیکر۔ آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ چیرمین کا فیصلہ مجھے نہیں کرنا بلکہ اس کمیٹی کے معزز اراکین کو انتخاب کے ذریعے کرنا ہے۔

میاں محمود احمد۔ جس طرح آپ نے ہوم کمیٹی کی میٹنگ کے بارے میں وقت بتایا ہے اسی طرح ہمارے لیے بھی کوئی ٹائم رکھ دیجیے۔

رانا پھول محمد خان — اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ جب اس کمیٹی کی پہلی میٹنگ ہو گی اس وقت ممبران اپنے میں سے ایک ممبر کو کثرت رائے سے چیرمین چنیں گے چیرمین نامزد نہیں کیا جا سکتا۔

میاں محمود احمد — تاریخ مقرر کر دی جائے۔

جناب سپیکر — میاں صاحب! کمیٹی کے متعلق فیصلہ ہو چکا۔ تاریخ ہم ابھی مقرر کر دیتے ہیں۔ اور میں ابھی اناؤنس کر دیتا ہوں۔ کمیٹی نے ازخود اپنے اجلاس کا انعقاد کرنا ہے۔ ازخود اجلاس کا انعقاد کر کے اپنے چیرمین کا انتخاب کرنا ہے۔ اور وہ آپ کے معاملے کو بھی یقیناً پہلے اجلاس میں take up کریں گے۔ چیمہ صاحب آپ فرمائیں۔

جناب گل نواز خان — پوائنٹ آف آرڈر—جناب والا—نماز کا وقت ہو چکا ہے اس لئے میں استدعا کرتا ہوں کہ نماز کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کی جائے۔

جناب سپیکر — ذرا آپ تشریف رکھیں۔ چیمہ صاحب آپ فرمائیں۔

چوہدری محمد اعظم — جناب والا۔ ایک بل پیش ہوا تھا اور اس پر جناب نے رولنگ دے دی۔ اس کے پاس ہونے سے پہلے فاضل ممبران نے کچھ وقت چاہا ہے۔ بجائے اس کے کہ ہر ایک بل آئے اور یہی استدعا کی جائے تو میری گذارش یہ ہے آج کا اجلاس ملتوی کیا جائے تاکہ اس ایجنڈے کی ممبران تیاری کر لیں اور جو بھی بل ہیں وہ ہر ممبر کے نوٹس میں آ جائیں۔ اور وہ یہ سمجھیں کہ بل کیا ہے۔ اس لئے مہربانی فرما کر اس کارروائی کو اگلے روز پر ملتوی کر دی جائے تاکہ جو بل بقایا ہیں ان کے بارے میں ممبران آزادی سے تیاری کر لیں۔

جناب سپیکر — اس پر رانا صاحب کچھ کہنا چاہیں گے؟

رانا پھول محمد خان — جناب والا میں یہ گذارش کروں گا کہ پرائیویٹ بل صرف پرائیویٹ روز یعنی منگل کو آئیں گے۔ اگر سپیکر صاحب چاہیں تو وہ اس کو ایک دن کے لئے اور بھی بڑھا سکتے ہیں لیکن سرکاری بل جو ہیں وہ اسی دن پیش ہوں گے۔ جو قانون سازی کے لئے مقرر ہے۔ اس کے علاوہ پیش نہیں ہو سکتے۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی —جناب سپیکر! مجھے اگلا بل پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر —وائس صاحب! میں کچھ کچھ چیمہ صاحب کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی—جناب والا۔ ایک بل تو پیش ہو سکے گا اگرچہ وہ سٹینڈنگ کمیٹی کو جانا ہے that will have to go to Standing Committee. ایک بل پیش تو ہو جائے گا کیونکہ ابھی پانچ منٹ کا وقت ہے۔

جناب سپیکر —چیمہ صاحب کا مطلب یہ ہے کہ آج باقی بل پیش نہ کئے جائیں۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی — سٹینڈنگ کمیٹی کو نہ بھیجیں۔

جناب سپیکر — نہیں۔ سٹینڈنگ کمیٹی کو نہ بھیجیں۔ ان کو introduce بھی نہ کیا جائے بلکہ اس کو اگلے ورکنگ ڈے پر رکھا جائے۔اور معزز اراکین ان کا مطالعہ کرلیں تاکہ ان کو سٹینڈنگ کمیٹیوں کے سپرد کرنے کی بجائے ان پر فیصلہ ہوسکے۔ آپ یہی چاہتے ہیں ؟

چوہدری محمد اعظم چیمہ — جناب والا آپ کی وساطت سے میں یہ عرض کروں گا کہ وائس صاحب پر آج ایڈیشنل ذمہ داری ہے۔ میں کچھ زیادہ نہ کہہ جاؤں میں اس قابل نہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ بل سٹینڈنگ کمیٹیوں میں چلے جائیں اور زیادہ وقت ضائع کیا جائے۔ پہلے ممبران مطالعہ کرلیں گے تو آپ کا معاملہ جلدی نپٹ جائے گا۔ وہ بل اتنے پیچیدہ نہیں ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ چودھری ارشاد علی صاحب۔

چودھری ارشاد علی ۔ جناب والا۔ میں یہ گذارش کرونگا کہ جیسا کہ کیمبلنگ ایکٹ آیا ہے اس میں دو قانون چل رہے ہیں۔ اگر ان کے اصل مسودات ساتھ شامل کر دئیے جاتے جو کہ صرف دو دو صفحات کے ہیں تو یہ بات نہ ہوتی۔ تو آئندہ کے لئے یہ کیا جائے کہ جو بھی بل پیش ہو اس کے اصل مسودات اگر شامل کر دئیے جائیں تو وقت بچ جائے گا اور ہمیں یہ پریشانی بھی نہیں ہوگی۔ لائبریری میں اتنی کتابیں نہیں ہوتیں کہ ہر ممبر لیکر پڑھ سکے۔ وہاں تو ایک ہی مسودہ ہوگا۔ سب ممبران کیسے حاصل کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر ۔وائس صاحب! آپ اس سلسلے میں کیا ارشاد فرمائیں گے۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی۔ جناب والا۔ میرا یہ خیال ہے جیسا کہ چیمہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اگر اس ایوان کا یہ خیال ہے کہ کارروائی کو ملتوی کرکے مسودے کو پڑھنے کے لئے موقع دیا جائے اور بعد میں قاعدہ 77 کی معطلی پر یہ اتفاق کریں گے اور یہ معاملہ سٹینڈنگ کمیٹی کو نہیں بھیجا جائے گا اگر معاملہ یوں ہے تو پھر بات بالکل ٹھیک ہے اس کو ملتوی کر دیا جائے۔

چودھری محمد اعظم چیمہ ۔ جناب والا۔اگر یہ سٹینڈنگ کمیٹی کو جانا ہے تو پھر اس کو پیش کر دیں اور یہ سٹینڈنگ کمیٹی کو جائے اس پر تو آج کوئی بحث نہیں ہے۔

ایک معزز ممبر ۔ جناب والا گذارش یہ ہے کہ اس کی کاپیاں ہمیں فراہم کی جائیں تاکہ ہمیں پتا چلے کہ اس سے پہلے کیا بل تھا اور اب اس میں ترمیم کیا کرنی ہے۔ اس کے علاوہ ہم کس چیز کی تیاری کریں گے۔ لہذا اس کی ہمیں کاپیاں فراہم کی جائیں۔

جناب سپیکر ۔ جناب لاء منسٹر! کیا مسودات کی کاپیاں مہیا کی جا سکتی ہیں؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی (جناب غلام حیدر وائیں) ۔ جناب والا۔گذارش یہ ہے کہ جو مسئلہ زیر بحث آئے گا اس میں ایک قاعدہ ہے جس کی ہم نے اجازت لینی ہے کہ اس میں ایم پی اے حضرات کو جو نمائندگی دی گئی Representation ہے اس میں اضافہ کیا جائے اور وہ متعلقہ ڈویژن کی نمائندگی کے اضافہ کے سلسلے میں ہے اور باقی کا نہ مسئلہ زیر بحث آ رہا ہے اور نہ اس پر کوئی بحث discussion ہوئی ہے۔ اس میں تو متعلقہ ڈویژن کی نمائندگی میں مجوزہ اضافے کی مشق ہی زیر بحث آئے گی

The representation to the Division is proposed to be enhanced.

اور یہ وہ بات ہے جو حکومت نے اس بل کے اغراض و مقاصد میں دی ہے۔

ایک معزز ممبر ۔ اس کا طریق کار کہاں سے دیکھیں گے۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی ۔ طریق کار تو بہر حال رولز آف پروسیجر میں دیا ہوا ہے۔ اور اس کی کاپی ہر فاضل رکن کے پاس ہے۔

جناب سپیکر — ٹھیک ہے۔ سردار زادہ سید ظفر عباس صاحب بات کریں گے۔

سردار زادہ سید ظفر عباس — جناب والا۔ گذارش یہ ہے جتنے بھی بل انہوں نے پیش کئے ہیں یا پیش کرنے تھے وہ اتنے haphazard طریقے سے پیش کئے جا رہے ہیں کہ ہر ایک آدمی کو یہ شک گزر رہا ہے کہ یہ بلوں میں خدا جانے کیا ہے کیا نہیں ہے۔ تیاری کا موقع تو کسی کو ملا نہیں۔ کسی کو ایجنڈا پہنچا ہے کسی کو نہیں پہنچا۔ بہر حال میں اپنے متعلق عرض کرتا ہوں کہ مجھے آج صبح یہاں اسمبلی ہال میں آنے کے بعد پتا چلا کہ پانچ چھ بل پیش ہونگے۔تو کسی ممبر کو یہ علم نہیں ہے کہ یہ بل کیا ہے پہلے کیا تھے۔ اب یہ کیا کرنا چاہتے ہیں اور اس میں یہ کیا کریں گے۔ یا تو ممبران کو وقت اتنا دیا جائے کہ وہ کہیں سے یہ بل مہیا کریں۔ لائبریری میں جائیں اور دیکھیں کہ وہ پہلے کیا تھے اور اب وہ کیا کرنا چاہتے ہیں پھر تو جناب ہر ایک آدمی اس کے لئے تیاری کر سکتا ہے۔ یا پھر یہ جملہ ایکٹس جو پہلے تھے ان کو یہاں پر ہمیں مہیا کریں تاکہ ہم ایوان میں بیٹھ کر انہیں دیکھ سکیں یا ایوان کے باہر دیکھ سکیں کہ پہلے کیا چیز تھی اور اب یہ کیا کروانا چاہتے ہیں۔ اس لئے میں یہ عرض کرونگا کہ جناب وائس صاحب کا یہ کہنا کہ آج ہی مسودات سٹینڈنگ کمیٹیوں کے سپرد ہو جانے چاہئیں۔ میں اس سے اتفاق نہیں کرتا کیونکہ ہمیں تو مسودات کے متعلق ہی پتا نہیں ہے کہ وہ کیا ہیں اور کیا نہیں ہیں۔ تو پھر آج ہم سٹینڈنگ کمیٹیوں کے متعلق بھی کیا کہہ سکتے ہیں۔ وہ تو صرف ایک چیز تھی جس کے لئے ہمیں اور کچھ نہیں نظر آ رہا تھا کہ ہم بلوں کے لئے adjournment لیں تو پھر اس کے لئے ہمیں سہارا سٹینڈنگ کمیٹیز کا لینا پڑا۔اس لئے اب بھی میں یہ عرض کرونگا کہ ممبران کو اتنا موقع فراہم کیا جائے کہ وہ ان بلوں کے متعلق جہاں بین کر سکیں۔پڑھ سکیں اور دیکھ سکیں۔

جناب سپیکر — شکریہ—اب اجلاس کی کارروائی 13 اکتوبر صبح ساڑھے نو بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

اتوار ، 13 اکتوبر 1985ء

(یک شنبہ ، 27 محرم الحرام 1406ھ)

جلد 4 —— شمارہ 2

سرکاری رپورٹ

مندرجات

اتوار ، 13 اکتوبر 1985ء

	صفحہ نمبر
تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ	75
قرار داد تعزیت	76
نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	76
نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	101

مسئلہ استحقاق —

(i) مری ریسٹ ہاؤس کی الاٹمنٹ کا مسئلہ — 108

(ii) شہری اور دیہاتی ترقیاتی منصوبوں پر عمل درآمد 108

تحاریک التوائے کار —

(i) اذان سے قبل درود و سلام نہ پڑھنے کا ہدایت نامہ — 134

(ii) ٹریکٹروں کی قیمت میں بلا جواز اضافہ — — 136

مسودات قانون —

(i) مسودہ قانون (ترمیم) جامعہ پنجاب بابت 1985ء — 142

(ii) مسودہ قانون (ترمیم) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد بابت 1985ء 147

(iii) مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور بابت 1985ء — — — 149

(iv) مسودہ قانون (ترمیم) جامعہ اسلامیہ بہاولپور بابت 1985ء 150

(v) مسودہ قانون (ترمیم) بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی بابت 1985ء 150

(vi) مسودہ قانون (ترمیم) تنخواہیں بھتاجات و مراعات وزراء پنجاب بابت 1985ء — — — 150

(vii) مسودہ قانون (ترمیم) تنخواہیں بھتاجات و مراعات سپیکر صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1985ء — — 150

(viii) مسودہ قانون (ترمیم) تنخواہیں بھتاجات و مراعات ڈپٹی سپیکر صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1985ء — — 150

(ix) مسودہ قانون (ترمیم) تنخواہیں بھتاجات و مراعات اراکین صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1985ء — — 151

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا چوتھا اجلاس

اتوار 13 ، اکتوبر 1985ء

(یک شنبہ ، 27 محرم الحرام 1406ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں صبح ساڑھے نو بجے منعقد ہوا ۔ جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے ۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری علی حسن صدیقی نے پیش کیا ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝ إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۖ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهِ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَا آتٰكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ وَإِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

س آل عمران ۳ آیت ۱۵۹ - ۱۶۰ س انعام ۶ آیت ۱۳۶

اللہ کی مہربانی سے آپ کی افتاد مزاج ان لوگوں کے لئے نرم واقع ہوئی ہے اور اگر آپ بدخو اور سخت دل ہوتے تو یہ آپ کے اردگرد سے بھاگ کھڑے ہوتے تو ان کو معاف کر دیجئے اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت مانگئے اور اپنے کاموں میں ان سے مشورہ بھی کر لیا کریں اور جب کسی کام کا عزم مصمم کر لیں تو (کر گذریں) اور اللہ پر بھروسہ کریں ۔ بے شک اللہ بھروسہ رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے ۔ اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر وہ کون ہے جو تمہاری مدد کر سکے اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے ۔ اور وہی تو ہے جس نے زمین میں تم کو اپنا نائب و خلیفہ بنایا اور تم میں سے بعض کے بعض پر درجے بلند کئے تاکہ جو کچھ اس نے تمکو عطا کیا ہے اس میں تمہاری آزمائش کرے ۔ بیشک تمہارا پروردگار جلد سزا دینے والا اور بلاشبہ وہ بخشنے والا مہربان بھی ہے ۔

وما علینا الا البلاغ

قرار داد تعزیت

چودھری گل نواز خان— وژائج پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر یہ مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ اس سے میرا استحقاق بڑی مجروح ہوا ہے۔ مجھے جو ایجنڈا دیا گیا ہے اس پر لکھا ہے کہ صبح ۹ بجے اسمبلی ہو گی جبکہ اسمبلی ۹-۳۰ پر شروع ہوئی۔

جناب سپیکر— چوھدری صاحب آپ تشریف رکھیں۔ یہ ۱۰ تاریخ کو فیصلہ ہو گیا تھا کہ آج کا اجلاس ۹-۳۰ پر ہو گا۔

وزیر قانون— جناب سپیکر ۱۰ اکتوبر کی نشست میں اس ایوان نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہمارے بعض معزز اراکین کے احباب کی رحلت پر اگلی نشست میں قرار داد تعزیت پیش کی جائے۔ اس معزز ایوان کے رکن مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی صاحب کی والدہ ماجدہ اور ہمارے سینٹ کے ڈپٹی چیئرمین مخدوم سجاد حسین قریشی کی اہلیہ محترمہ قضائے الٰہی سے رحلت فرما گئیں۔ میری استدعا ہے کہ یہ ایوان مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کرے اور انکے پسماندگان کو تعزیت کی قرار داد ارسال کی جائے۔

کرنل محمد یامین— جناب والا اسی ضمن میں ایک اور گزارش ہے کہ ہمارے ایک معزز رکن خان غلام سرور خان صاحب کی والدہ محترمہ انتقال کر گئی تھیں۔ اس روز میں ذرا لیٹ آیا تھا اس لئے یہ تجویز پیش نہ کر سکا۔ میری گزارش ہے کہ ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے اور پسماندگان کو تعزیت کی قرار داد بھیجی جائے۔

میاں ممتاز احمد متیانہ — جناب سپیکر ہمارے ایک ممبر صوبائی اسمبلی چوھدری محمد اکرم صاحب کے والد بھی وفات پا چکے ہیں میری یہ گزارش ہے کہ ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر— دعائے مغفرت کیجئے

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر— چوھدری اکرام اللہ رانجھا۔

رانا پھول محمد خان— پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر یا تو میری سمجھ سے یہ بات بالا تر ہے یا محکمہ کی غلطی ہے۔ جہاں تک سوال نمبر 22 کا تعلق ہے جو چودھری اکرام اللہ رانجھا صاحب کی طرف سے ہے یہ سوال محکمہ زراعت سے تعلق نہیں رکھتا۔ یہ پختہ کھالوں کے سلسلہ میں محکمہ اصلاح آبپاشی کے تحت آتا ہے۔ وہ شعبہ محکمہ زراعت کے تابع نہیں بلکہ وہ محکمہ آبپاشی کے تابع ہے صوبائی اسمبلی کا سوال اگر قومی اسمبلی میں میں کیا جائے تو پھر یہ مناسب نہ ہو گا۔ ایک محکمے کا سوال دوسرے محکمے سے کیا جائے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ سوال غلط ہے۔ اپنے دفتر کو ہدایت دیجئے۔ رانجھا صاحب نے سوال ٹھیک کیا ہے۔ یہ غلطی دفتر کی ہے۔

جناب سپیکر— رانا صاحب کے پوائنٹ آف آرڈر کو میں آؤٹ آف آرڈر قرار دیتا ہوں۔ اور فاضل ممبر کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرتا ہوں کہ اصلاح آبپاشی کا پروگرام ایگریکلچرل ڈیپارٹمنٹ کے تابع ہے اور یہ سوال ایگریکلچرل ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے۔ اس میں کوئی ابہام نہیں۔ چودھری اکرام اللہ رانجھا صاحب۔

چودھری غلام رسول— جناب والا وہ حاضر نہیں ہیں۔ میرا تعلق بھی ضلع گجرات سے ہے اگر آپ اجازت دیں تو ان کے بجائے میں سوال پوچھ لوں۔

جناب سپیکر— ٹھیک ہے۔ آپ سوال کیجئے۔

ضلع گجرات میں پانی کے کھالوں کی پختگی

*22 چوھدری اکرام اللہ رانجھا— کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائینگے۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ضلع گجرات میں نہری پانی کے کھالوں کو پختہ کرنے کی سکیم بنائی گئی تھی۔ مگر مذکورہ سکیم کو نا معلوم وجوہات کی بنا پر روک دیا گیا۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ اسکیم پر عملدرآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر زراعت — (سردار عارف رشید)

(الف) ضلع گجرات میں تا حال کھالوں کو پختہ کرنے کی کوئی بھی سکیم نہیں بنائی گئی تاہم 83-1982ء میں جناب گورنر پنجاب کی ہدایات پر ضلع گجرات کو کھالوں کی اصلاح کے ہنگامی پروگرام میں شامل کیا گیا جس کے تحت ضلع میں 931 کھالہ جات کی اصلاح کی گئی۔

(ب) منصوبہ اصلاح آبپاشی کے دوسرے مرحلہ جو کہ جولائی 1985ء سے شروع ہو رہا ہے میں ضلع گجرات کے نہری علاقوں کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ جولائی 1985ء سے مذکورہ ضلع میں عملہ تعینات کیا جائے گا اور کھالوں کو پختہ بنانے کی سکیم پر عمل درآمد شروع ہو گا۔

چودھری غلام رسول— وزیر آب پاشی یہ بتائیں کہ کون سے راجباہ پر یا کسی علاقے میں کھالوں کا کام شروع کیا گیا ہے؟ وہاں ابھی تک کوئی کھال پختہ نہیں کیا گیا۔ میں گزارش کروں گا کہ تحصیل پھالیہ میں جو رقبہ نہروں سے سیراب ہوتا ہے وہاں کھالوں کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔ راجباہ جگہ جگہ سے ٹوٹے ہوئے ہیں۔ وہ

غلط طریقے سے بنائے جا رہے ہیں۔ چنانچہ وہ از خود ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور بے چارے زمینداروں کے خلاف تاوان کے کیس بنا دیے جاتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ اس اسکیم پر جلد عملدرآمد شروع کیا جائے۔

جناب سپیکر— آپ کے ضمنی سوال کا پہلا حصہ ۔ Relevant ہے۔

وزیر زراعت— جناب والا جہاں تک تفصیلات کا معاملہ ہے اس کے لئے مجھے وقت چاہئے۔ کیونکہ وہاں 931 کھال بن چکے ہیں اور ان 931 کھالوں کی تفصیل فوراً دینی ممکن نہیں۔

راجہ خلیق اللہ خان— پوائنٹ آف آرڈر۔ سوال کا جواب خود بخود وزیر موصوف کی طرف سے آنا چاہیئے ۔ انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ ان کھالوں پر عمل درآمد شروع ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر— آپ پوائنٹ آف آرڈر کی بجائے ضمنی سوال کر سکتے ہیں۔

راجہ خلیق اللہ خان— وزیر موصوف نے جو اعتراض کیا ہے اس پر میں نے کہا ہے کہ اس کا خود بخود جواب اسی میں آنا چاہیئے۔ جواب سے جو سوال خود بخود نکلتا ہو وہ پوچھنے کا حق حاصل ہے۔ اس کا جواب ہمیں ملنا چاہیئے سلتوی نہیں کرنا چاہیئے۔

جناب محمد رفیق— جو سوال دیا گیا ہے وہ ضلع گجرات کے بارے میں ہے۔ میں ضلع گجرات کے علاوہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ یہ اسکیم تو سارے پنجاب کے لئے ہے۔ یہ ایک عام سوال ہے۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں ؟

جناب سپیکر— پہلے آپ فرمائیں کہ کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد رفیق— میں اس ضمن میں عرض کرنا چاہتا تھا کہ محکمہ اصلاح آبپاشی عام طور پر دسمبر جنوری میں ہی کھالوں کی اصلاح کرتا ہے اور انکو پکا بناتا ہے اور اس کو کریش پروگرام کا نام دیا گیا ہے۔ ہوتا یوں ہے کہ انہی دنوں میں الراتفری سے اس اسکیم پر عمل درآمد کیا جاتا ہے۔ اس سے بہت سی پیچیدگیاں اس طرح سے پیش آتی ہیں کہ بعض لوگ جو نا جائز جگہ پر کھالیں بنا لیتے ہیں یا جگہ نہیں دینا چاہتے وہ اکثر سول کورٹس سے حکم امتناعی لے لیتے ہیں اور تعاون نہیں کرتے۔ تجربے اور مشاہدے میں یہ بات آئی ہے کہ سارا سال یہ محکمہ اور محکمہ مال دونوں سوئے رہتے ہیں اور انہی دنوں میں جبکہ کریش پروگرام آتا ہے تب جاگ کر انہیں ہوش آتی ہے اور ایک دو مہینوں میں کچھ کام ہو جاتا ہے اور کچھ نہیں ہوتا ۔ میری طرف سے تجویز یہ ہے کہ کریش پروگرام پر عمل درآمد کرنے سے قبل سال کا جو وقت گزر جاتا ہے ، اس میں یہ سکیم بننی چاہیئے کہ کون کون سے واٹر کورسز اس کریش پروگرام میں آئیں گے اور ان کے لیے جگہیں منصوبے یا کھالہ جات کے لئے زمین کا حصول اور عام جھگڑے وغیرہ طے ہو جانے چاہئیں ۔

ایک معزز ممبر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ کیا یہ ضمنی سوال ہے ؟

جناب سپیکر ۔ یہ تجویز ہو سکتی ہے ، تقریر ہو سکتی ہے ، ضمنی سوال نہیں ہو سکتا یہ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے ۔

جناب محمد صدیق انصاری ۔ جناب سپیکر ، میں وزیر زراعت سے پوچھوں گا کہ کون کون سے اضلاع میں یہ ہنگامی پروگرام شروع ہوا ہے اور اس پر کس حد تک کام ہو رہا ہے ؟ نیز یہ ہنگامی پروگرام کیوں ہے ، جنرل کیوں نہیں؟

وزیر زراعت ۔ یہ بھی غیرمتعلقہ سوال ہے ۔ بہر حال اگر آپ چاہتے ہیں تو میں جواب دے دیتا ہوں ۔

میاں محمد اسحاق ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ، یہ بتانا آپ کا فرض ہے کہ یہ متعلقہ ہے یا غیر متعلقہ ہے ۔ یا یہ اختیار بھی آپ نے وزراء صاحبان کو دے دیا ہے ؟

جناب سپیکر ۔ معزز وزیر متعلقہ یا غیرمتعلقہ کا فیصلہ نہیں دے سکتے ۔

وزیر زراعت ۔ میں پوائنٹ آؤٹ تو کر سکتا ہوں ؟

جناب سپیکر ۔ جی ہاں ، آپ پوائنٹ آؤٹ کر سکتے ہیں ۔

وزیر زراعت ۔ میں نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے ۔ بہرحال ، 82-1981ء تا 85-1984ء لاہور، قصور ، شیخوپورہ ، ٹوبہ ٹیک سنگھ و جھنگ ، سرگودھا ، بھکر میانوالی ، خوشاب ، اوکاڑہ ، وہاڑی ، ملتان ، بہاول پور ، فیصل آباد اور ساہیوال میں یہ پروگرام مرتب کیا گیا ۔ 86-1985ء میں اب یہ پروگرام بڑھا کر لیہ ، مظفر گڑھ اور تونسہ تک پہنچا دیا گیا ہے ۔ اور اس میں کوٹ ادو بھی شامل ہے ۔ 88-1987ء میں یہ اسکیم فیصل آباد تک بھی پہنچ جائے گی ۔ 85-1984ء بہاول پور ، رحیم یار خان میں بھی یہ سکیم پہنچ چکی ہے ۔ اگر یہ اطلاع چاہیئے کہ اس میں کتنی رقم خرچ ہوگی تو وہ میرے پاس موجود ہے ۔

جناب محمد صدیق انصاری ۔ جناب سپیکر ۔ اس سوال کا جواب نہیں دیا گیا کہ یہ پروگرام ہنگامی کیوں ہے اور جنرل کیوں نہیں ؟ جناب نے اس کا جواب دینے کے لئے عرض کیا تھا ۔

وزیر زراعت ۔ یہ ہنگامی پروگرام اس لئے ہے کہ گجرات میں یہ سکیم پہلے منظور نہ ہوئی تھی ۔ لہذا تحصیل پھالیہ میں چونکہ نہری پانی ہے، وہاں پر یہ سکیم ہنگامی طور پر لائی گئی ۔ کیونکہ ساری drains صاف کرنی تھیں اور ان کے ساتھ کھالے بھی ہمیں نئے بنانے تھے ، اس لیے یہ پروگرام گورنر صاحب کے حکم سے کرپشن پروگرام کے تحت ہم نے اصلاح آب پاشی کرنی ہے ۔

چوہدری اکرام اللہ رانجھا ۔ جناب والا میرا یہ سوال ادھورا رہ گیا ہے میں نے یہ پوچھا تھا کہ ہنگامی پروگرام کن کن اضلاع میں شروع ہوا ہے ۔ وزیر موصوف نے بہت سے ضلعوں کا نام لیا ہے لیکن دوسرے سوال کی وضاحت جو صرف گجرات کے لیے کی گئی ہے ۔ اس سے یہ سوال پورا نہیں ہوتا میرا سوال یہ ہے کہ جن اضلاع میں یہ ہنگامی پروگرام

شروع ہوا ہے اس کو جنرل کیوں نہیں کیا جاتا ہنگامی کیوں ہیں ؟ یہ صرف گجرات کے لیے کیوں ہے یہ تمام پنجاب کے لئے کیوں نہیں ہے۔ ؟

جناب سپیکر ۔ آپ کے سوال کا جواب دے دیا گیا ہے ۔

ایک معزز ممبر ۔ ایک سوال کے متعلق کتنے ضمنی سوالات کئے جا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر ۔ ضمنی سوالات کے پوچھنے کی کوئی تعداد مقرر نہیں ہے ۔ سوال سے متعلقہ ضمنی سوالات پوچھے جا سکتے ہیں ۔

ایک معزز ممبر ۔ کیا وزیر موصوف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے ۔ کہ کیا ان کا ٹیوب ویل کے کھالوں کو پختہ کرنے کا کوئی ارادہ ہے ؟

جناب وزیر زراعت—یہ سوال کے مطابق relevant نہیں ہے ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کا جواب دیتا ہوں ۔ ٹیوب ویل کے کھالیں یہ پرائیویٹ کھالیں ہیں اور پرائیویٹ کھالیں پر یہ سکیم لاگو نہیں ہوتی ۔

جناب سپیکر — جواب آچکا ہے ۔

میاں محمد اسحاق ۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہونگا کو آپ نے فرمایا تھا کہ تفصیلاً جواب نہیں اگر ہمیں کوئی تفصیلاً جواب لینا ہو تو اس کے لئے ہمیں کیسا سوال کرنا ہوگا اور اگر اس کے بعد جو جواب آئے اور اس کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہ ہو غلط جواب آئے تو اس کا کیا طریقہ ہے ؟

جناب سپیکر ۔ یہ سوال نہیں ہے ۔ رانا پھول محمد خان صاحب ۔

رانا پھول محمد خان ۔ کیا وزیر موصوف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ وہ کھالوں کو پختہ کرنے کے لیے ایک ایک سوگھہ پر کتنے فیصد تک اجازت دے سکتے ہیں ۔ یا انکا محکمہ ان کو پکا کر سکتا ہے اور جو کئے گئے ہیں وہ کتنے فیصد کے گئے ہیں ۔

وزیر زراعت — جناب والا یہ ایک نیا سوال ہے میں آپ سے گذارش کرونگا کہ جناب والا آپ ان سے کہیں کہ وہ نئے سوال کے لئے 15 دن کا نوٹس دیں ۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ ۔ جناب والا وزیر موصوف کی خدمت میں میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ محکمہ واٹر مینیجمنٹ کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے کن کھالوں کا انتخاب کرتا ہے کیا حکومت کی طرف سے ان کا کوئی معیار مقرر ہے یا کھالوں کے چناؤ کا معاملہ محکمہ کی اپنی صوابدید پر ہے۔

وزیر زراعت—یہ نیا سوال ہے میرا خیال ہے کہ اگر نیا سوال کیا جائے تو جواب آ جائیگا ۔

جناب سپیکر — وہ آپ کی واٹر منیجمنٹ کے پالیسی پر آپ کی رائے چاہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ سوال متعلقہ ہے ۔ سوال ریاض حشمت صاحب کا یہ ہے کہ وہ اصلاح آبپاشی پروگرام کی پالیسی کی شق کی وضاحت چاہتے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس پوزیشن میں ہیں کہ آپ اس کی وضاحت کر سکتے ہیں ۔ کیا فاضل ممبر اپنا سوال دوہرائیں گے ؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ ۔ جناب والا میری گذارش ہے کہ محکمہ واٹر مینجمنٹ کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے کن کھالوں کا انتخاب کرتا ہے کیا اس کے لئے حکومت کی طرف کوئی معیار مقرر ہے ۔ یا محکمہ کی اپنی صوابدید پر ایسا کیا جاتا ہے ؟

وزیر زراعت — کوئی بھی زمیندار خاص طور پر چھوٹے زمیندار محکمہ کو درخواست دے سکتے ہیں اور اس میں چھوٹے زمینداروں کی کمیٹی بنتی ہے جس جس کو اس کھالوں سے فائدہ ہوتا ہے ان کی کمیٹی بنتی ہے اور وہ کمیٹی بننے کے بعد یہ کھال maximum benefit کے لئے بنتا ہے اور یہ First come first serve پر ہوتا ہے۔ جسکی درخواست پہلی آتی ہے اسکو پہلے یہ پختہ کیا جاتا ہے ۔

چوہدری اختر علی ۔ میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کھال بنوانے کے لئے زمیندار کو کیا ادا کرنا پڑتا ہے ۔ اور حکومت کتنی پرسنٹیج دیتی ہے۔ اس سے یہ مشکل حل ہو جائیگی کیونکہ یہ first come first serve نہیں ہے یہ تو جو پیسے جمع کرتا ہے وہ کھال نکلواتا ہے کیونکہ مزارعین اور مالکان کو پیسہ دینا پڑتا ہے اسلئے میں نے وزیر زراعت صاحب کو عرض کیا تھا یہ کھال وہاں بنتے ہیں جہاں پیسے جمع کرائے جائیں۔ اسلئے جناب والا عرض ہے کہ یہ first come first serve نہیں ہے جو پیسے دے گا وہ بنوالے گا ۔

جناب سپیکر ۔ چوہدری صاحب اس سوال کے لئے تو نوٹس درکار ہو گا ۔

جھنگ صدر میں نئی سبزی منڈی کی تعمیر

*82—میاں ریاض حشمت جنجوعہ ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ صدر میں نئی سبزی منڈی کی تعمیر کے لئے کئی سال قبل اراضی حاصل کر لی گئی تھی۔ مگر عرصہ دراز سے اس پر منڈی تعمیر نہیں کی گئی۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ سبزی منڈی شہر کی گنجان آبادی میں واقع ہے اور جگہ کی تنگی کے باعث صبح کے وقت منڈی کے قریب وجوار میں آمدو رفت ناممکن ہو جاتی۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ مارکیٹ کمیٹی جھنگ مذکورہ منڈی کو موجودہ جگہ سے منتقل کرنے پر رضامند ہے ۔

(د) اگر اجزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کونسی وجوہات ہیں جن کے سبب ابھی تک منڈی کی منتقلی نہیں ہو سکی۔

وزیر زراعت ۔ (سردار عارف رشید)

(الف) یہ درست نہیں ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ منڈی شہر کے گنجان علاقے میں واقع ہے اور صبح کے

وقت آمد و رفت میں مشکلات پیش آتی ہیں

(ج) یہ درست ہے۔

(د) رقبہ بیس کنال جو کہ سبزی اور فروٹ منڈی کے آڑھتیوں کی ملکیت ہے اسے مارکیٹ کمیٹی نے برائے منتقلی سبزی منڈی پسند کیا۔ کیونکہ یہ جگہ اس مقصد کے لئے کافی حد تک موزوں تھی۔ مالکان اراضی کو آمادہ کرنے کی پوری کوشش کی گئی کہ وہ اس رقبہ کو قانون منڈیاں کے قاعدہ 67 کی شرائط کے مطابق مارکیٹ کمیٹی کو منتقل کر دیں تاکہ موجودہ سبزی منڈی کو اس جگہ منتقل کیا جاسکے۔ لیکن مالکان اراضی تا حال متذکرہ شرائط پورا کرنے کے لئے رضامند نہیں ہو سکے۔ اگر وہ رضامند نہ ہوئے تو متبادل جگہ تلاش کرلی جائے گی۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ ۔ جناب والا کیا وزیر موصوف مارکیٹ کمیٹی ایکٹ کی دفعہ 67 کی وضاحت اس ایوان کے سامنے فرمائیں گے ۔

وزیر زراعت ۔ جناب والا ۔مارکیٹ کمیٹی ایکٹ رول 67 انگریزی میں ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں پڑھ دوں ۔

جناب سپیکر ۔ جی فرمائیں

MINISTER FOR AGRICULTURE (SARDAR ARIF RASHID) RULE 67 OF THE PUNJAB AGRICULTURAL PRODUCE MARKETS (GENERAL) RULES, 1979./AMENDMENT 1985.

---

67. Establishment of a feeder market:—

(1) The Government may allow the establishment of a feeder/new market in any notified market area in the manner hereinafter provided.

(2) Any person intending to establish a feeder/new market within a notified market area of any market committee shall make an application to the market committee concerned, giving full details of the site where feeder market is intended to be established.

(3) The market committee shall forward the application to Extra Assistant Director of Agriculture (Economics and Marketing), who after due publicity shall inspect the site and under take necessary scrutiny and forward the case with his report to the Deputy Commissioner.

(4) The Deputy Commissioner shall forward the case with his comments to the Director of Agriculture (Economics and Marketing), who with his own remarks shall transmit the case to the Government for order.

(5) The Government, after considering the aforesaid reports/ comments/remarks, may allow or disallow the establishment of the feeder/ new market. The decision of the Government in this regard shall be final.

(6) Establishment of feeder/new market shall be subject to the follwing conditions:—

(a) The owner of the land shall sell the selected site at a fixed price of Rs. 5.00 (Five rupees) per marla and execute the sale-deed in favour of the market committee within a period of two months from the date of communication of the decision of the Government failing which the Government may withdraw the decision about establishment of the feeder/new market .

(b) The market committee shall prepare a plan for the development of the selected site and carry out commercial plots and auction the same through the Deputy Commissioner or his nominee within a period of six months from the date of the decision of the Government . Under circumstances unavoidable or beyond control, the Government may extend the said period as it may deem necessary.

Provided that in establishing feeder/new markets in future, 70% of the plots shall be reserved for allotment to the already working commission agents and the remaining 30% shall be sold through open acution to the growers.

(c) The market committee shall have the right to retain two plots for construction of its office.

(d) The market committee shall construct roads, water supply system, sewerage, public baths and latrines and shall instal street lights in the feeder/ new market, and shall be responsible for their proper maintenance and general cleanliness of the premises.

(e) After defraying the development charges out of the auction proceeds of the commercial plots the

market committee shall pay one third of the remaining amount to the owner of the land.

(f) In case of forfeiture of a plot and reauction thereof, the land-owner shall not be entitled to claim an amount in excess of what he has already received.

راجہ خلیق اللہ خان ۔ جناب والا۔ وزیر موصوف نے اپنے جواب میں کہا ہے کہ جو مالکان اراضی ہیں وہ تا حال شرائط پورا کرنے کے لئے رضامند نہیں ہو سکیں گے تو کیا میں وزیر موصوف سے پوچھ سکتا ہوں کہ قاعدہ 67 کے تحت گورنمنٹ نے کوئی ایکشن لیا ہے یا نہیں ۔ یعنی جس کی انہوں نے نشاندھی کی اس کو take over کرنے کے لئے کوئی ایکشن لیا ہے یا کوئی movement کی ہے؟

وزیر زراعت ۔ جناب والا ۔ یہ بیس کنال کا پلاٹ ہے یہ سٹیٹ کی ملکیت ہے اور تمام حضرات رول 67 کو follow نہیں کرنا چاہتے کیونکہ مارکیٹ کمیٹی کے لئے ابھی تک یہ پلاٹ مخصوص نہیں کیا گیا۔ یہ اس وقت لیا جائے گا جبکہ وہ رول کو follow کریں گے اور 30 فیصد آکشن پر رضامند ہوں ۔

جناب سپیکر۔ اب سوال کا جواب آ چکا ہے۔ جی ریاض حشمت صاحب۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ ۔ صاحب جناب والا ۔ میرے سوال کے جواب کے آخری جملے میں وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ اگر وہ رضامند نہ ہوئے تو متبادل جگہ تلاش کر لی جائے گی۔ تو اس بارے میں میں ان سے گزارش کروں گا کہ کیا وہ وقت کا تعین کر سکتے ہیں کہ کتنی دیر میں وہ یہ جگہ تلاش کر سکتے ہیں؟

وزیر زراعت ۔ جناب والا۔ یہ حقیقت ہے کہ وہاں جھنگ کی منڈی میں صبح کے وقت اتنا رش ہو جاتا ہے کہ یہ مارکیٹ کمیٹی اس جگہ سے باہر کسی جگہ پر منتقل کرنا ضروری ہے ہم پوری کوشش کر رہے ہیں اور جونہی ہمیں کوئی ایسی زمین مل گئی جس پر کوئی فیصلہ ہو گا تو یہ منڈی انشاءاللہ جلد سے جلد وہاں لے جائیں گے ۔

صوبہ میں ایوان زراعت کا قیام

*175 ۔ سردار زادہ سید ظفر عباس ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:—

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ وفاقی کابینہ نے 1982ء میں فیصلہ کیا تھا کہ ہر صوبہ میں ایک ایوان زراعت قائم کیا جائے اور اس سلسلہ میں ایوان زراعت قائم کرنے کی بابت صوبائی حکومتوں کو ہدایات جاری کی تھیں ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہدایات کے تابع ایوان زراعت پنجاب کے آرٹیکل آف ایسوسی ایشن میمورنڈم زیر صدارت وزیر زراعت پنجاب تیار کئے گئے اور ایوان زراعت کو رجسٹرڈ کرایا گیا ۔ اگر ایسا ہے تو رجسٹریشن کی کیا تاریخ تھی ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا آرٹیکل کے تحت ہر تحصیل کی سطح پر محکمہ زراعت اور دیگر انجمنوں نے ممبر سازی کی تھی اگر ایسا ہے تو ہر تحصیل کی ممبر سازی کی تعداد کیا تھی اور یہ ممبر سازی کب مکمل ہوئی ۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ممبر سازی مکمل ہونے کے بعد ہر تحصیل کی سطح پر انتخاب ہو کر ضلعی اور صوبائی کونسلر منتخب کئے گئے۔ اگر ایسا ہے تو صوبائی کونسلروں کی تعداد کیا تھی ۔

(ہ) ممبر سازی سے کس قدر رقم وصول ہوئی اور وہ رقم کہاں ہے اور کس کی تحویل میں ہے کیا اس رقم سے کوئی رقم خرچ ہوئی اگر ہوئی تو کس قدر اور اس وقت بقایا رقم کس جگہ یا کس بنک میں موجود ہے ۔

(و) کیا یہ درست ہے کہ میمورنڈم اور آرٹیکلز آف ایسوسی ایشن کے تحت ابھی تک صوبائی اور ضلع سطح پر ایوان زراعت قائم نہیں ہوئے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں ۔

(ز) کیا یہ درست ہے کہ دیگر صوبوں میں ایوان زراعت تشکیل پا چکے ہیں اور صرف پنجاب میں صوبائی اور ضلعی سطحوں پر یہ ایوان تشکیل نہیں پائے جس کی وجہ سے مرکزی ایوان زراعت برائے پاکستان معرض وجود میں نہیں آ سکا ۔

(ح) کیا صوبائی حکومت اس مسئلہ پر جلد صوبائی ایوان زراعت قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو کب تک یہ ادارہ معرض وجود میں آ جائیگا ؟

وزیر زراعت ۔ سردار (عارف رشید) ۔

(الف) یہ درست ہے لیکن وفاقی حکومت نے ایوان زراعت قائم کرنے کے طریق کار کی وضاحت نہیں کی تھی ۔

(ب) یہ درست ہے کہ کمپنیز ایکٹ کے تحت رجسٹریشن کرائی گئی جو کہ 26 فروری 1983 ء کو ہوئی لیکن وفاقی حکومت نے یہ نہیں کیا تھا کہ رجسٹریشن کمپنیز ایکٹ کے تحت کی جائے ۔

(ج) یہ درست ہے کہ ہر تحصیل کی سطح پر محکمہ زراعت اور دیگر انجمنوں نے ممبر سازی کی تھی ہر تحصیل کی ممبر سازی کی تھی ۔ ہر تحصیل کی ممبر سازی کی تعداد منسلکہ فہرست میں درج ہے ۔

(د) یہ درست ہے کہ ممبر سازی مکمل ہونے کے بعد ہر تحصیل کی سطح پر انتخاب

ہوئے ضلعی اور صوبائی کونسلروں کی تعداد 850 ہے ۔

(ہ) ممبر سازی سے مبلغ 9,28,881 روپے وصول ہوئے جو بنک میں رکھے گئے ہیں اور سیکرٹری زراعت کے نام بنک میں حساب ہے اس رقم میں سے مبلغ 75,382/67 روپے خرچ ہوئے ۔ بقایا رقم 8,53,499/- روپے بمعہ منافع مبلغ 6,666,67 روپے کل میزان 8,60,165.67 روپے نیشل بنک آف پاکستان سول سیکرٹریٹ برانچ لاہور میں بمطابق PLSA/C.N./68 موجود ہے ۔

(و) یہ درست ہے کہ پنجاب میں ابھی تک ایوان زراعت قائم نہیں ہوئے ۔ جسکی وجہ یہ ہے کہ اس معاملہ کو ہر زاویہ سے جانچا جا رہا ہے اور جونہی یہ کام مکمل ہو گیا ایوان زراعت کو وجود میں لانے کے لئے ضروری و فوری اقدامات کئیے جائیں گے ہمارا مقصد یہ ہے کہ جو ایوان تشکیل پائے وہ زرعی پیشہ افراد زمینداران و کسانوں کی وفاقی اور صوبائی سطح پر نمائندگی کرے ۔

(ز) دوسرے صوبوں سے صوبائی ایوانوں کی تشکیل کے بارے میں استفسار کیا گیا ہے ان کے جواب کا انتظار ہے ۔

(ح) صوبائی حکومت صوبائی ایوان زراعت کی جلد تشکیل کا جلد و مصمم ارادہ رکھتی ہے یہ یقین دھانی کرائی جاتی ہے کہ جونہی تمام معاملات طے پا گئے تو ایوان زراعت فوراً تشکیل دے دیا جائیگا ۔

گوشوارے

LIST OF MEMBERSHIP OF EWAN-E-ZIRAAT PUNJAB, (TEHSIL WISE)

Name of Tehsil	Old Members	Fresh Enrolment (Number)			Total		
		Agriculture Department	Agriculture Association	Anjuman Kashat-Karan		District Councillors	Provincial Councillors
1	2	3	4	5	6	7	8
Attock	450	155	200	150	955	38	10
Fateh Jang	..	100	100	250	450	18	5
Pindi Gheb	200	296	200	..	696	28	7
Telagang	..	300	..	..	300	12	3
District Attock Total	650	851	500	400	2401	96	25

1	2	3	4	5	6	7	8
Rawalpindi	150	167	100	..	417	17	4
Gujar Khan	50	179	..	130	359	14	4
Kahuta	..	48	..	..	48	2	..
Murree	..	106	..	..	106	4	1
District Rawalpindi Total	200	500	100	130	930	37	9
Jhelum	250	340	..	..	590	24	6
Chakwal	..	400	150	..	550	22	6
Pind Dadan Khan.	681	73	..	..	754	30	8
District Jhelum Total	931	813	150	..	1894	76	20
Sargodha	555	386	..	200	1141	46	11
Bhalwal	450	400	..	150	1000	40	10
Shahpur	790	321	..	..	1111	44	11
District Sargodha Total	1795	1107	..	350	3252	130	32
Khushab	650	579	400	425	2054	82	21
Nur Pur	..	159	100	325	584	23	6
District Khushab Total	650	738	500	750	2638	105	27
Mianwali	451	280	..	50	781	31	8
Isakhel	250	400	..	83	733	29	7
District Mianwali Total	701	680	..	133	1514	60	15
Bhakkar	1250	50	..	100	1400	56	14
Mankera	..	..	..	255	255	10	3
Kalur Kot	..	54	..	..	54	2	1
District Bhakkar Total	1250	104	..	355	1709	68	18

1	2	3	4	5	6	7	8
Faisalabad	3601	9	..	85	3695	148	37
Summundri	300	575	..	..	875	35	9
Jaranwala	977	36	..	300	1313	53	13
District Faisalabad Total	4878	620	..	385	5883	236	59
Toba Tek Singh	550	183	..	..	733	29	7
Kamalia		400	..	..	400	16	4
Gojra	..	450	..	..	450	20	5
District Toba Tek Singh Total	550	1033	..	..	1583	65	16
Jhang	1000	400	..	..	1400	56	14
Chiniot	450	400	..	..	850	34	9
Shorkot	300	400	..	..	700	28	7
District Jhang Total ..	1750	1200	..	..	2950	118	30
Gujrat	66	315	950	..	1331	53	13
Kharian	..	283	300	..	583	23	6
Phalia	434	710	700	..	1844	74	18
District Gujrat Total	500	1308	1950	..	3758	150	38
Sialkot	550	400	250	984	2184	87	22
Daska	900	400	50	363	1713	69	17
Narowal	450	292	150	..	892	36	9
Pasrur	369	218	250	50	887	36	9
Shakargarh	200	400	50	150	800	32	8
District Sialkot Total	2469	1710	750	1547	6476	260	65

Name of Tehsil	Old Members	FRESH ENROLMENT (NUMBER)					
		Agriculture Department	Agriculture Association	Anjuman Kashat-Karan.	Total	District Councillors	Provincial Councillors
1	2	3	4	5	6	7	8
Gujranwala	1300	371	400	237	2308	92	23
Hafizabad	2699	203	500	585	3987	160	40
Wazirabad	550	300	100	..	950	38	10
District Gujranwala Total	4549	874	1000	822	7245	290	73
Sheikhupura	957	318	..	550	1825	73	18
Nankana Sahib	183	350	100	150	783	31	8
Ferozewala	850	350	400	100	1700	68	17
District Sheikhupura Total	1990	1018	500	800	4308	172	43
Lahore City	4864	252	418	500	6034	241	60
Lahore Cantt.	..	..	..	..	..	..	..
District Lahore Total	4864	252	418	500	6034	241	60
Kasur	..	400	..	..	400	16	4
Chunian	1883	400	300	..	2583	103	26
District Kasur Total	1883	800	300	..	2998	119	30
Okara	150	400	..	..	550	22	6
Depalpur	1100	400	700	600	2800	112	28
District Okara Total	1250	800	700	600	3350	134	34

1	2	3	4	5	6	7	8
Sahiwal	601	749	300	350	2000	80	20
Chichawatni	1050	..	200	..	1250	50	13
Pakpattan	400	400	..	..	800	32	8
District Sahiwal Total	2051	1149	500	350	4050	162	41
Vehari	401	400	..	..	801	32	8
Burewala	352	400	400	..	1152	46	12
Mailsi	1053	400	..	..	1453	58	15
District Vehari Total	1806	1200	400	..	3406	136	35
Multan	1894	140	500	..	2534	101	25
Kabirwala	184	80	..	..	264	11	3
Khanewal	79	541	..	..	620	25	6
Lodhran	12	146	200	..	358	14	4
Shujabad	29	400	..	..	429	17	4
District Multan Total	2198	1307	700	..	4205	168	43
D.G.Khan	600	324	..	..	924	37	9
Tounsa	..	192	..	25	217	9	2
District D.G.Khan Total	600	516	..	25	1141	46	11
Rajanpur	1301	181	200	..	1682	67	17
Rojhan	..	..	..	..	..	..	..
Jampur	..	414	200	..	614	25	6
District Rajanpur Total	1301	595	400	..	2296	92	23

Name of Tehsil	Old Members	Fresh Enrolment (Number)					
		Agriculture Department	Agriculture Association	Anjuman Kashat-Karan.	Total	District Councillors	Provincial Councillors
1	2	3	4	5	6	7	8
Leiah	88	423	..	22	533	21	5
Karor	..	113	..	280	393	16	4
Chobara	..	300	..	1	301	12	3
District Leiah Total	88	836	..	303	1227	49	12
Muzaffargarh	101	400	..	300	801	32	8
Alipur	1	400	..	200	601	24	6
Kot Adu	52	241	..	..	293	12	3
District Muzaffargarh Total	154	1041	..	500	1695	68	17
Bahawalpur	385	800	150	..	1335	53	13
Ahmadpur East	100	550	..	200	850	34	9
Hasilpur	100	622	..	..	722	29	7
District Bahawalpur Total	585	1972	150	200	2907	116	29
Bahawalnagar	50	400	100	..	550	22	6
Chishtian	255	400	..	..	655	26	7
Fort Abbas	100	400	..	..	500	20	5
Minchinabad	..	351	..	..	351	14	4
Haroonabad	100	400	..	..	500	20	5
District Bahawalnagar Total	505	1951	100	..	2556	102	27

1	2	3	4	5	6	7	8
Rahimyar Khan	301	258	..	..	559	22	6
Khanpur	200	321	..	..	521	21	5
Liaqatpur	..	86	150	100	336	13	3
Sadiqabad	100	136	100	100	436	17	4
District R.Y.Khan Total	601	801	250	200	1852	73	18

جناب سپیکر ۔ سردار زادہ ظفر عباس صاحب ضمنی سوال کریں گے ۔

سردار زادہ سید ظفر عباس ۔ جناب والا اس میں کچھ جوابات درست نہیں ہیں ۔ ان کی میں جناب والا نشاندھی کر دیتا ہوں پھر میں اس کے متعلق سوال کروں گا ۔

جواب کے جزو (الف) میں یہ کہا گیا ہے کہ "لیکن وفاقی حکومت نے ایوان زراعت قائم کرنے کے طریق کار کی وضاحت نہیں کی تھی 'یہ باقاعدہ رولز ہیں اس میں ہر ایک چیز درج ہے کہ کس طرح بنائے جائیں گے کیسے بنائے جائیں گے کب بنائے جائیں گے کیوں بنائیں جائیں گے لیکن وزیر موصوف نے اس چیز کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔ پھر جناب والا ۔ جزو(ب) میں ہے لیکن وفاقی حکومت نے یہ نہیں کہا ہے کہ رجسٹریشن کمپنیز ایکٹ کے تحت کی جائے اس کو بھی جناب والا جان بوجھ کر دانستہ طور پر یہ جواب دیا گیا ہے ۔ حالانکہ اس کی رجسٹریشن کمپنیز ایکٹ کے تحت ہوئی تھی اور اب بھی وہ ہے ۔

پھر جناب والا جزو (و) میں یہ ہے "کہ جسکی وجہ یہ ہے کہ اس معاملہ کو ہر زاویہ سے جانچا جارہا ہے "جو کچھ رولز میں دیا گیا تھا اس کے مطابق ممبر سازی بھی ہو چکی ہے اور اس کے مطابق الیکشن بھی ہو چکے ہیں صرف اس میں کام اتنا بقایا ہے کہ صوبائی سطح پر جو ممبران ہیں ان کو بلایا جائے اور ایوان زراعت تشکیل دیا جائے اس کے علاوہ اس میں کوئی کام بقایا نہیں ہے اور نہ ہی اس میں کوئی زاویہ ایسا بقایا رہ گیا ہے جس کو جانچا جائے

اس کے بعد جزو (ز) میں کہا گیا ہے کہ "دوسرے صوبوں سے صوبائی ایوانوں کی تشکیل کے بارے میں استفسار کیا گیا ہے ان کے جواب کا انتظار ہے "حالانکہ جناب والا وہ آج سے ڈیڑھ سال پہلے تمام صوبوں میں یہ ایوان ہائے زراعت بن چکے ہیں خدا جانے ہمارے صوبے کو ایک سال تک اس کا جواب کیوں نہیں موصول ہوا ہے۔

اس کے بعد جواب (ح) میں یہ کہنا کہ "جو نہی تمام معاملات طے پا گئے تو ایوان زراعت فوراً تشکیل دے دیا جائے گا اس میں بھی بالکل یہ وضاحت نہیں ہے کہ وہ تمام معاملات کیا ہیں کیوں کہ جہاں تک ہم یہ جانتے ہیں اس کا ایک سپانسر ہونے کی حیثیت سے ہمیں یہ علم ہے کہ اس کے کوئی بھی معاملات بقایا نہیں ہیں ۔

تو اس طرح سے ان تمام چیزوں کا انھوں نے نا مکمل جواب دیا ہے میں یہ جناب سے استدعا کروں گا کہ اس کے لئے انھیں پھر موقع دیا جائے تا کہ وہ ان تمام چیزوں کے متعلق تفصیل کے ساتھ صحیح طریقہ پر سچا اور مثبت جواب مہیا فرمائیں ۔

جناب سپیکر ۔ آپ کا سپلیمینٹری سوال کیا ہے ۔؟

سردار زادہ سید ظفر عباس ۔ جناب والا میں تو یہ عرض کر رہا ہوں کہ وہ جوابات مکمل کریں تو پھر اس کے متعلق ضمنی سوال کیا جائے گا ۔ صحیح جواب چاہیئے یہ انھوں نے سارے کا سارا نامکمل جواب دیا ہے ؟

وزیر زراعت ۔جناب والا انھوں نے ابھی فرمایا ہے کہ میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے اگر وہ کسی پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہے تھے تو وہ اور بات ہے جہاں تک ایوان زراعت کا تعلق ہے میں کئی بار کہہ چکا ہوں سردار زادہ صاحب سے میری ویسے بھی گفتگو ہو چکی ہے کہ ہم اس ایوان زراعت کو جلد سے جلد مکمل کرنے کی کوشش کر رہے اس سلسلے میں دوسرے صوبوں سے بھی ہم نے استفسار کیا ہے کہ یہ کس طرح انھوں نے تشکیل دیا ہے جہاں تک صوبہ سرحد یا دوسرے صوبہ کا تعلق ہے وہاں پر چونکہ کاشتکاروں کی تعداد تھوڑی ہے لہذا وہاں پر ممبران تھوڑے ہیں یہاں صوبہ پنجاب میں آپ دیکھیں گے کہ 850 ممبران ہیں ہم اس ضمن میں یہ پوری کوشش کر رہے ہیں کہ وفاقی حکومت سے بھی اور صوبوں سے بھی پوری مدد لیں اور انشاءاللہ یہ ایوان زراعت جلد سے جلد مکمل ہو جائے گا یہ میں ان کو یقین دلاتا ہوں ۔

چوہدری خادم حسین ۔ سپلیمنٹری سر وزیر موصوف نے جواب کے حصہ (و) میں یہ فرمایا ہے کہ اس معاملہ کو ہر زاویہ سے جانچا جا رہا ہے اگر پونے تین سال میں جب کہ الیکشن ہو گئے ہیں اس عرصہ میں یہ مسئلہ جانچا ہی جا رہا ہے تو ہمیں یہ خدشہ ہے کہ تین سال مزید اس کی پڑتال میں نہ لگ جائیں جس طرح سے وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ہم نے صوبوں سے اس سلسلہ میں ہدایات لینی ہیں یا سنٹرل گورنمنٹ سے ہدایات لینی ہیں اگر ان کے پاس کوئی طریقہ کار نہیں تھا ہدایات نہیں تھیں تو یہ الیکشن کسطرح ہوئے ہیں ہم نے ہر ضلع میں ہر سطح پر اپنے اپنے الیکشن کروائے اور صوبائی ایوان تک جو نمائندگان تھے ان کا انتخاب کر کے بھیج دیا کیا میں وزیر موصوف سے یہ بھی دریافت کر سکتا ہوں کہ یہ کام اس لئے تو نہیں روکا ہوا کہ اس وقت کے وزیر زراعت یہ کہتے تھے کہ اس کا چیرمین مجھے بنایا جائے اور صرف اس وجہ سے صوبہ پنجاب میں اس ایوان کی تشکیل رکی ہوئی تھی ۔

وزیر زراعت ۔ جناب والا میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ میں یہ نہیں کہوں گا کہ مجھے اس کا چیرمین بنایا جائے ۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ میں یہ بارہا کہہ چکا ہوں ۔ میں اپنی تقاریر میں بھی یہ کہہ چکا ہوں اور یہ یقین دہانی بھی کروانا چاہتا ہوں ۔ کہ یہ ایوان زراعت جلد سے جلد تشکیل دیا جائے گا

جناب سپیکر ۔ چوھدری شفقت عباس سپلیمنٹری سوال کریں گے

چوھدری شفقت عباس ۔ جناب والا میرے سوال کا جواب مل چکا وزیر موصوف نے پہلے فرمایا ہے کہ ''اس معاملے کو ہر زاویہ سے جانچا جا رہا رہا ہے۔'' میری تھوڑی سی گزارش ہے کہ یہ آج سے تقریباً پورے تین سال پہلے اس مقصد کے لئے ممبران سے دس دس روپے وصول کئے گئے تھے لیکن اب کہا جا رہا ہے کہ ہر زاویہ کو جانچا جا رہا ہے اگر ابھی آپ نے اس کیس کی جانچ پڑتال کرنی ہے اسے نئے سرے سے شروع کرنا ہے تو میری اس بارے میں گزارش ہے کہ ہمارے وہ دس دس روپے واپس کر دئیے جائیں اور آپ ان معاملات کی تحقیق کرتے رہیں۔

وزیر زراعت ۔ جناب میں یہ یقین دھانی کراتا ہوں کہ یہ ایوان زراعت جو کہ تحصیل اور ڈسٹرکٹ لیول پر الیکشن ہو کر نمائندگان آئے ہیں انشاءاللہ ان کو فارغ نہیں کیا جائے گا بلکہ طریق کار کے مطابق صرف ان ممبران کی ایک میٹنگ بلانی باقی رہ گئی ہے وہ انشاءاللہ جلد بلائی جائے گی میں بار بار یہ یقین دھانی کرا رہا ہوں۔

چوھدری خادم حسین ۔ جناب والا یہ تاریخ کا تعین فرمائیں۔

جناب اعجاز احمد چیمہ ۔ جناب والا انہوں نے رولز کے مطابق انتخابات کرائے ہیں ب صرف ایک صدارت کا فیصلہ ہونا ہے کہ چیئرمین گورنر صاحب ہوں گے یا وزیر صاحب ہونگے تو یہ کام مکمل ہونا ہے اس کو پورے تین سال ہوئے ہیں۔لوگ ہمارے کپڑے پھاڑ رہے ہیں کہ آپ ہمارے دس دس روپے واپس کریں۔ تو اس کا جلدی فیصلہ ہونا چاہیے اس کا آئین موجود آئین کے تحت یہ الیکشن مکمل کریں ۔ اور اس کو زیادہ طول نہ دیں۔

جناب سپیکر ۔ سردار صاحب اس کے متعلق آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ معاملہ کب تک مکمل ہو جائے گا ؟

وزیر زراعت ۔ جناب والا انشاءاللہ اس سال کے آخر تک یہ فیصلہ ہو جائے گا

چوھدری ممتاز احمد ۔ جناب والا میں شق 3 کے متعلق عرض کروں اس میں یہ لکھا ہے کہ ہر تحصیل کی سطح پر محکمہ زراعت اور دیگر انجمنوں نے ممبر سازی کی تھی۔ میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ دیگر انجمنیں کیا تھیں ان کی حقیقت کیا تھی اور ان کی ہیئت کیا تھی اور انہوں نے کون سی یارڈسٹک رکھی تھی جس کے تحت انجمنوں کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ وہ ممبر سازی کر سکیں۔

جناب سپیکر ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جہاں تک ایوان زراعت کے سوال کا تعلق ہے سردار صاحب اس میں بہت ہی ۔ Comprehensive قسم کا جواب دے چکے ہیں کہ اس سال کے آخر تک یعنی 31 دسمبر تک یہ ایوان زراعت کا معاملہ فائنل کر دیا جائے گا۔

چوہدری ممتاز احمد ۔ جناب والا میں اپنے سوال کا جواب وزیر موصوف سے چاہوں گا کیونکہ کہ کچھ انجمنیں میری نظر میں میں ایسی ہیں جو کہ خالی انجمنیں بنائی گئی تھیں ان میں کچھ ایسے ممبر تھے جن کا زراعت سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے وہ صرف اپنے سٹیٹس بنانے کے لئے یا ذاتی کام کروانے کے بنائے گئے تھے

جناب سپیکر چوہدری ممتاز صاحب کا سوال relevant ہے ۔

وزیر زراعت جناب والا اس وقت جو بھی ممبر سازی ہوئی تھی اور جتنی بھی انجمنیں تھیں محکمہ زراعت کے تعاون اور ان انجمنوں کے تعاون سے یہ ممبر سازی ہوئی تھی اب جیسا کہ فاضل ممبر صاحب کہہ رہے ہیں اس میں کچھ ایسے لوگ آگئے جو کہ نہ تو زراعت سے منسلک تھے اور نہ ہی ان کا زراعت سے تعلق تھا اس کا مجھے علم نہیں ہے ۔ یہ چیز دیکھی جا رہی ہے اور اس کی درستگی کر کے ہی یہ ایوان زراعت جلد تشکیل دینے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ چوہدری ارشاد علی صاحب۔

چوہدری ارشاد علی ۔ جناب سپیکر میں وزیر موصوف سے یہ وضاحت چاہوں گا کہ اس میں آج تک کیا پیش رفت ہوئی ہے۔ انہوں نے آج تک اس سلسلہ میں کیا کیا ہے اور یہ کس مرحلہ تک پہنچے ہیں۔ اگر صرف یہ کہہ دیا جائے کہ بس جلد ہو جائے گا تو اس سے ایوان مطمئن نہیں ہو گا ۔ ایوان تو اس طرح سے مطمئن ہو گا کہ یہ بتایا جائے کہ اب تک اس سلسلہ میں کیا کام ہوا ہے اور باقی کیا ہونا ہے ۔دوسرا میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جو سابقہ ممبر سازی ہو چکی ہے کیا اس پر نظرثانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر ۔ ایک وقت میں صرف ایک ضمنی سوال کیا جا سکتا ہے۔ اور وزیر موصوف کے اس جواب کے بعد کہ 31 دسمبر تک ایوان زراعت کا معاملہ مکمل کرلیا جائے گا یہ سوال متعلقہ نہیں ہے۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا اگر آپ اجازت بخشیں تو اس سلسلہ میں میں وزیر زراعت سے گذارش کردوں کہ وہ اس نقطہ کو بھی مدنظر رکھیں کہ جو ممبر سازی کی گئی تھی اس کی معیاد تین سال تھی اور تین سال میں جو انتخاب نہیں ہوا اسوقت ہونے تین سال ہو گئے ہیں اگر تین سال پورے ہونے کے بعد اس کے انتخاب کروائے جائیں تو ان ممبران کی فیس واپس کی جائے گی یا اگلے تین سال کیلئے اسی فیس پر ان کی توسیع کی جائے گی۔

جناب سپیکر ۔ (Question disallowed.)

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر آپ نے جو فرما دیا ہے کہ میرا سوال متعلقہ نہیں ہے۔ جناب والا آپ یہ فرما سکتے ہیں کہ آپکے عہدے کی میعاد کے بعد بھی انتخابات ہو جائیں یا ہمارے عہدے کی میعاد ختم ہو جائے ۔ میں اس کے بعد بھی آپ کا سپیکر رکھوں گا ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود, Mr. Speaker Irrelevant Take your seat please.

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ سوال نمبر 250

تجارتی بنکوں کی جانب سے کسانوں کو قرضہ کی ادائیگی کی بندش

*250۔مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ:۔

(الف) کھاد کی مختلف اقسام کی قیمتوں 1977ء میں کیا تھیں اور موجودہ قیمتیں کیا ہیں۔

(ب) اگر قیمتیں خاصی بڑھ گئی ہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں ۔

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس سال سے تجارتی بنکوں نے کسانوں کو قرضہ دینا بند کر دیا ہے۔

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر نہیں تو اس سلسلہ میں کسانوں کو ضلع وار کتنی رقم دی گئی ہے؟

وزیر زراعت ۔ (سردار عارف رشید) ۔

(الف) کھاد کی مختلف مروجہ اقسام کی 1977ء میں قیمتوں کا موجودہ 1985ء میں قیمتوں کا موازنہ مندرجہ ذیل گوشوارے میں دیا گیا ہے۔
(وزن فی بوری 50 کلو گرام)

قسم کھاد	یوریا	امونیم	نائٹریٹ	کیلشیم امونیم نائٹریٹ	امونیم سلفیٹ	ٹی۔ایس۔پی
(قیمت فی بوری روپوں میں) 1977ء	63/-	39/-	39/-	39/-	31/-	46/-
1985ء	1:8/-	60/-	59/-	59/-	59/-	-
	ایس۔ایس۔پی		ایس۔او۔پی	ڈی۔اے۔پی	نائٹروفاس	23·23
(قیمت فی بوری روپوں میں) 1977ء	18/-	19/-	40/-	50/-		50/-
1985ء	40/-	40/-	133/-			110/-

(ب) کھاد کی فراہمی اور انکی قیمتوں کا تعین مرکزی حکومت کی ذمہ داری اور اختیار میں ہے کھادوں کی قیمتوں میں 1977ء کے مقابلے میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ جن کی چند ممکنہ وجوہات مندرجہ ذیل ہیں: —

(1) کھاد کی قیمتیں مناسب سطح پر رکھنے اور ان کے مناسب استعمال کو فروغ دینے کے لئے حکومت ان کی فراہمی پر فراخدلانہ اعانت (Subsidy) مہیا کرتی رہی ہے اب ایک پالیسی کے تحت یہ اعانت بتدریج ختم کی جارہی ہے جس سے کھادوں کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

(2) فاسفورس والی مرکب کھادیں زیادہ تر دوسرے ممالک سے درآمد کی جا رہی ہیں۔ اور بین الاقوامی منڈی میں ان کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے نیز مقامی طور پر تیار ہونے والی کھادوں کی پیداواری لاگت میں بھی مسلسل اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ سے کھادیں دن بدن مہنگی ہوتی جا رہی ہیں۔

(3) روپے کی قیمت میں ڈالر کے مقابلے میں مسلسل کمی بھی کھادوں کی قیمتوں میں اضافے کا باعث بن رہی ہے۔

(ج) نہیں یہ درست نہیں ہے کہ کمرشل بنکوں نے موجودہ سال سے کسانوں کو قرضہ دینا بند کر دیا ہے۔تمام بنک باقاعدگی سے کاشتکاروں میں زرعی قرضہ جات تقسیم رہے ہیں۔ یکم جولائی 1984 سے لے کر 31 مئی 1985 تک مختلف کمرشل بنکوں نے صوبہ بھر میں 19,3,74·55 لاکھ روپے کاشتکاروں میں بطور زرعی قرضہ جات تقسیم کئے ہیں۔ اس رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

(رقوم لاکھوں روپیہ میں)

پیداواری قرضہ جات	1,73,4.58
ترقیاتی قرضہ جات	20,40.97
میزان	1,93,74.55

کاشتکاروں کی مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت نے بلا سود قرضے کی حد ہزار روپیہ سے بڑھا کر 10 ہزار روپیہ کر دی ہے۔ مزید برآں مرکزی اور صوبائی حکومتوں نے قرضہ جات کے حصول کو آسان بنانے کے لئے اعلیٰ اختیاراتی کمیٹیاں قائم کر دی ہیں۔ صوبائی سطح پر یہ کمیٹی وزیر زراعت کی سر کردگی میں کام کر رہی ہیں۔ اور اس میں صوبائی اسمبلی کے ممبران کاشتکاروں کے نمائندے اور تجارتی بنکوں کے عہدے داران شامل ہیں تجارتی بنکوں سے مسلسل رابطہ قائم ہے اور جونہی کوئی انفرادی یا اجتماعی شکایت محکمہ زراعت کے نوٹس میں لائی جاتی ہے اسے فوری طور پر چیئرمین پاکستان بینکنگ کونسل کو برائے مناسب کارروائی تحریر کر دیا جاتا ہے۔

(د) چونکہ جزو(ج) بالا کا جواب نفی میں ہے اس لئے کسی مزید وضاحت کی ضرورت نہیں

راجہ خلیق اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر اس سوال کا جواب اتنا لمبا ہے کہ اگر اسے پورا پڑھا گیا تو ہمارے جو سوال ہیں ان کے لئے وقت نہیں بچے گا اسطرح ہمارا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ اس قسم کے جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جس صاحب نے ضمنی سوال کرنا ہو وہ کر لیں کیونکہ طویل جواب میں وقت کافی لگ جاتا ہے اور باقی ممبران کے سوال رہ جاتے ہیں ہاں اگر چھوٹا جواب ہو تو اسے پڑھ لیا جائے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

جناب سپیکر ۔ فاضل ممبر کی عدم موجودگی میں یہ سوال سردار امجد حمید خان دستی نے پوچھا ہے دستی صاحب آپ اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ اس جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ مجھے اس سے اتفاق ہے۔

جناب سپیکر ۔ اس پر اگر کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہے۔

سردار زادہ سید ظفر عباس — پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب والا اس جواب کا نہ پڑھنا رولز کی صریحاً خلاف ورزی ہو گی۔ اس کے لئے اگر پہلے رولز کو معطل کر دیا جائے اور پھر اس بات کی اجازت دی جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔

جناب سپیکر۔ سردار زادہ صاحب اس سلسلہ میں رولز کا حوالہ دیں۔

رانا پھول محمد خان جناب سپیکر اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس سلسلہ میں کچھ عرض کروں

جناب سپیکر۔— رانا صاحب آپ اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں سردار زادہ صاحب اس سلسلہ میں رولز کا حوالہ دیں گے۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا مجھے اس دوران ضمنی سوال پوچھنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر ۔ آپ اس دوران ضمنی سوال پوچھئے۔

سردار زادہ سید ظفر عباس — یہ جناب رولز 40 ہے ۔

"If any questions placed on the list of questions for answering on any day is not called for answer within the time available for answering questions on that day, the answer shall be laid on the Table by the Minister or Parlimentary Secretary concerned or the member to whom question is addressed and no oral answer shall be required for such a question or shall any Supplementary questions be asked in respect thereof".

Provided that if the Minister Concerned is not ready with the answer to that question that question shall be put for answer on the next day allotted for that Department.

Subject to the Provisions.....

جناب سپیکر — سردار زادہ صاحب یہ apply نہیں کرتا
صفحہ 22 پر رول 4 پڑھیں -آپ کی contention کو یہ support کرتا ہے۔
سردار زادہ سید ظفر عباس ۔—

"Questions shall be answered by the Minister or the Parliamentary Secretary concerned."

جناب سپیکر۔ یہ relevant ہے اور آپ کی contention کو یہ support کرتا ہے ۔ اور اس کے متعلق راجہ صاحب آپ کچھ کہنا چاہیں گے ؟

راجہ خلیق اللہ خان ۔ اس میں جناب والا جو آنے والے سوالات ہوتے ہیں۔
جناب سپیکر — رولز کی بات کریں۔ ہوتا ہے یا نہیں ہوتا یہ بات چھوڑ دیں۔
راجہ خلیق اللہ خان ۔ پروسیجر کی بات کر رہا ہوں پروسیجر یہی ہے۔
جناب سپیکر— پروسیجر یہی ہے۔ اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ۔

"Questions shall be answered by the Minister or Parliamentary Secretary concerned."

راجہ خلیق اللہ خان — آپ کو یہ اختیار ہے اور آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر۔ — مجھے دکھائیں۔ رولز کا حوالہ دیں۔
چوہدری ارشاد علی ۔ یہ جواب دینے کے متعلق ہے پڑھنے کے متعلق نہیں ہے اور جواب انہوں نے دے دیا ہے۔ پڑھنے کا لفظ اس میں نہیں ہے۔
راجہ خلیق اللہ خان .Placed on the House before the Members
اور وہ place تو ہو گیا یعنی جواب تو آ گیا ۔
جناب سپیکر۔ معزز وزیر زراعت اس سوال کا جواب پڑھیں گے۔
وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ (غلام حیدر وائیں) پوائنٹ آف آرڈر سر۔
جناب سپیکر — اس وقت زیر بحث مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی سوال بہت لمبا ہو تو اسے پڑھا گیا تصور کیا جائے یا نہیں چونکہ یہ اس ایوان کے قیمتی وقت کے بچانے کا بھی معاملہ ہے اور رولز کی تشریح کا بھی معاملہ ہے اس لئے میں جناب کی اجازت سے رول نمبر 38 کا proviso پڑھتا ہوں جو سوالات کے متعلق ہے اور اس میں proviso یہ ہے جسے میں پڑھ کر گذارش کر رہا ہوں۔

"Provided that if, in the opinion of the Speaker, any starred question is of such a nature that a written reply would be more appropriate, he may direct that such question be placed on the list of Un-starred questions.

تو بہت لمبا سوال ایوان کے قیمتی وقت کو بچانے کے لئے پڑھا گیا تصور کر لیا جاتا ہے اس سے یہ فائدہ بھی ہوتا ہے کہ چونکہ عام طور پر ممبر حضرات جواب پڑھ کر آتے ہیں اس طرح سے بہت سے اور سوال زیر بحث آسکیں گے اور ایوان کا قیمتی وقت بچ جائے گا اور مزید سوالات دریافت کرنے کے لئے ان کو زیر بحث لانے کا وقت میسر آ جائے گا۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر۔ آرڈر پلیز۔ تشریف رکھیے۔

چوہدری غلام رسول ۔ میری گزارش یہ ہے کہ جو رول نمبر 4 ہے

that has been amended.

صفحہ نمبر 102 پر رول نمبر 25 کو دیکھیں

it has been amended.

اس میں foot-notes جو ہیں ان کا reference has been given

جناب سپیکر — یہ رول نمبر 25 ہے

چوہدری غلام رسول — جی رول نمبر 25 یہ اسٹنٹ کا نمبر 25 رول نمبر 4 کا ہے یعنی رول نمبر 4 سیکشن 49 کا دیکھیں۔

جناب سپیکر ۔ صفحہ نمبر کونسا ہے ؟

چوہدری غلام رسول ۔ صفحہ 102 کے آخر پر ہے ۔

Notification of the Provincial Assembly/Law Department, Punjab. It has been amended.

تو یہ نوٹیفیکشن نہیں ہے ۔ میرے فاضل دوست راجہ صاحب نے اس میں جو پوائنٹ آؤٹ کیا ہے وہ درست ہے یہ صفحہ 102 پر foot-notes کے بارے میں ہے ۔

it has been amended.

ایک معزز رکن ۔ It has been added.

چوہدری غلام رسول ۔ It has been amended or added.

جناب سپیکر ۔ یہ amended version ہے ۔ بریکٹس میں ہے

This is amended version.

چوہدری غلام رسول ۔ added سے added

جناب سپیکر ۔ Added

چوہدری غلام رسول ۔ تو اس کے نوٹیفکیشن میں جو کہ 25 پر ہے دیکھا جائے کہ اس میں کیا ایڈیشن ہوئی ہے ۔ وہ Notification is not available. وہ ہے سر Notification of the Provincial Assembly of the Punjab / Law Department, Punjab. تو اس میں it has been added وہ ذرا دیکھ لیا جائے ۔

جناب سپیکر - میرے خیال میں اس میں رول نمبر 202 کا اطلاق ہوتا ہے اس رول کو معطل کیا جا سکتا ہے اور اس کا کوئی طریقہ نہیں ہے - لیکن ابھی اس کو معطل کرنے کے لئے کوئی موشن نہیں آئی ہے - اور اب سوالات کا وقفہ ختم ہوتا ہے -

نشان زدہ سوالات اور انکے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

کرم کش ادویات کی قیمتوں میں اضافہ اور کمرشل بنکوں کی جانب سے کسانوں کو قرضہ کی وصولی

*251 - مخدوم زادہ سید حسن محمود—کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں کہ :-

(الف) کرم کش ادویات کی ترقی یافتہ اور معروف اقسام کی قیمتیں 1977ء میں کیا تھیں اور اس وقت کیا ہیں -

(ب) اگر قیمتیں غیر معمولی طور پر بڑھ گئی ہیں تو حکومت کاشتکاروں خاص طور پر چھوٹے کاشتکاروں کو ان کی فصلوں کے تحفظ کے لئے معقول قیمتوں پر کرم کش ادویات کی فراہمی کے لئے کیا اقدامات کرنا چاہتی ہے -

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اس سال سے کمرشل بنکوں نے کسانوں کو قرضہ دینا بند کر دیا ہے -

(د) اگر جزو (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر نہیں تو اس سلسلہ میں کسانوں کو ضلع وار کتنی رقم دی گئی ہے ؟

وزیر زراعت

(الف) کرم کش ادویات کی قیمتوں میں 1977 ء سے اب تک خاصا اضافہ ہو گیا ہے - چند معروف کرم کش ادویات کی قیمتیں جو 1977ء میں تھیں اور مارکیٹ میں ان کی موجودہ قیمتوں کا موازنہ مندرجہ ذیل گوشوارہ میں کیا گیا ہے -

نام زہر	قیمت فی لیٹر/کلو گرام (روپوں میں)	
	1977ء	1985ء
1—انٹرا کنول 70% پاؤڈر	18.56	80.00
2—ایزوڈرین 40% ای سی	48.25	185.00
3—بی - ایچ - سی - ڈسٹ	3.29	16.00
4—کھراوٹ 50% پاؤڈر	14.07	69.00

نام زہر	قیمت فی لیٹر/کلو گرام (روپوں میں)	
5—ڈائزینیان/باسوڈین 10% دانہ دار	6.30	23.50
6—ڈائزینیان/باسوڈین 60% محلول	24.70	152.00
7—ڈائی میکران 100% محلول	66.06	253.00
8—ڈائی سسٹان 100% دانہ دار	6.99	26.00
9—سالوھریکس 10% دانہ دار	8.33	27.00
10—ڈائی تھیں ایم 45	19.90	90.00
11—ڈی - ڈی - ٹی 25% محلول	9.36	45.00
12—اینڈرین 19.5% محلول	13.62	95.00
13—فیورا ڈان 3% دانہ دار	4.91	24.50
14—گوزاتھیان 20% محلول	24.32	154.00
15—متھائل پیراتھیان 50% محلول	13.54	96.00
16—میلاتھیان 27% محلول	11.96	100.00
17—میٹا سیسٹا کسن 25% محلول	30.58	145.00
18—نوگاس 100% محلول	42.64	150.00
19—ڈی - ڈی - وی پی 100% محلول	28.31	146.00
20—نودا کران 40 فیصد محلول	48.82	179.00
21—سومتھیان 50 فیصد محلول	37.40	140.00
22—سیون 85 فیصد پاؤڈر	22.03	135.00
23—تھائیوڈان 35 فیصد محلول	30.26	145.00
24—زولون ڈی - ٹی 41.25 محلول	26.28	60.00
25—ٹیمک 10 فیصد دانہ دار	14.85	80.00
26—تھمٹ دانہ دار 10 فیصد	8.43	30.00
27—پرلین 10 فیصد دانہ دار	7.78	35.00

(ب) 1977ء کے بعد کرم کش ادویات کی قیمتوں میں اضافے کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں :—

(1) 1977ء اور اس سے پہلے کرم کش ادویات حکومت 50 فیصد تا 75 فیصد رعائتی (subsidised) امدادی قیمت پر مہیا کرتی تھی - اس کے دو تین سال بعد تک یہی کرم کش ادویات رعائتی نرخوں پر مہیا کی جاتی رہیں - فروری 1980ء میں حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا کہ زرعی کرم کش ادویات کی درآمد اور تقسیم کام پرائیویٹ اداروں کے سپرد کر دیا جائے اور اس پر دی جانے والی رعایت (subsidy)

ختم کر دی جائے ۔ لہذا اس پالیسی پر عمل کرتے ہوئے ان پر دی جانے والی رعایت واپس لے لی گئی جس سے قیمتوں میں اضافہ ہوگیا ۔

(2) کرم کش ادویات سو فیصد غیر ممالک سے درآمد کی جاتی ہیں اور ان کی قیمتوں میں بین الاقوامی منڈی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے ۔

(3) روپے کی قیمت میں ڈالر کے مقابلے میں مسلسل کمی ہوئی ہے۔

(4) چھوٹے کاشتکاروں کے لئے چھوٹے پیکنگ میں کرم کش ادویات مہیا کرنی پڑتی ہیں ۔ جس کے لئے چھوٹے ڈبے ، بوتلیں اور کیپیاں بنانی پڑتی ہیں ۔جو کہ کافی مہنگی پڑتی ہیں ۔ لہذا چھوٹے پیکٹ میں کرم کش ادویات بھی کافی مہنگی پڑتی ہیں ۔

(5) اکثر فرمیں کاشتکاروں کی بہت بڑی تعداد کو ادھار کرم کش دوائیاں مہیا کرتی ہیں ۔ جس کے لئے انہیں اپنے سپلائرز (Principals) تیار کنندگان سے یا بین الاقوامی بنکوں سے قرضہ لینا پڑتا ہے ۔ نیز کاشتکاروں کو دیے گئے قرضے کا کچھ حصہ غیر محفوظ ہوتا ہے ۔ جس کی ادائیگی کی کوئی ضمانت نہیں ہوتی اور حقیقتاً ان کی پوری رقوم وصول نہیں ہو جاتیں یہ سب عوامل بھی ان کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافے کا باعث بنتے ہیں۔

(6) کرم کش ادویات کا کاروبار کرنے والی فرمیں خاصی رقوم ان کی مشہوری (publicity) اور ان کی مارکیٹنگ اور ڈیویلپمنٹ کے لئے زرعی ماہرین کی خدمات حاصل کرتی ہیں ۔ اگرچہ ان عوامل نے زمینداروں میں تحفظ نباتات کو مقبول بنانے اور اختیار کرنے میں بہت بڑا کردار ادا کیا ہے لیکن ان پر اٹھتے ہوئے اخراجات بھی کرم کش ادویات کی قیمتوں میں اضافے کا باعث بنتے ہیں ۔

حکومت ان اسباب پر قابو پانے کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات کر رہی ہے :۔

(1) کرم کش ادویات کے کاروبار میں صحت مند مقابلہ کے بغیر ان کی قیمتیں مناسب سطح پر نہیں رہ سکتیں نیز دور دراز دیہات میں ان کو پہنچانے کے لئے حکومت اس کاروبار میں شامل ہونے والی فرموں کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے ۔ تاکہ ان کے درمیان صحت مند مقابلہ ہو ۔ قیمتیں مناسب سطح پر رہیں نیز زمینداروں کو ان کے گھروں کے نزدیک یہ میسر رہیں ۔ اس سلسلے میں یہ بات قابل توجہ ہے کہ 1980ء میں یہاں صرف 26 فرمیں رجسٹر تھیں جن کی تعداد بڑھکر اب 39 تک پہنچ گئی ہے ۔

(2) ان فرموں کو دوائیوں کی سی اینڈ ایف کراچی (C & I) قیمت پر 50 سے 80 فیصد تک منافع کی اجازت دی جاتی ہے لیکن حال ہی میں ایک جائزے سے پتہ چلا ہے کہ یہ فرمیں کاروباری مقابلہ کی وجہ سے یہ شرح 60 سے 70 فیصد رکھتی ہیں۔

(3) حکومت کی کوششوں سے زرعی کرم کش ادویات کی Formulation ملک میں شروع ہو چکی ہے اور مناسب حوصلہ افزائی کی وجہ سے 13 فرمیں اس کام میں آ چکی ہیں - نیز حکومت کی کوشش ہے کہ ضرورت کے مطابق یہ دوائیاں اس ملک میں ہی بنائی جائیں—

(4) حکومت ان فرموں سے مسلسل رابطہ رکھتی ہے - اور ان سے میٹنگیں ہوتی رہتی ہیں—جن میں گفت و شنید ، دوائیوں کی قیمتوں کو مناسب سطح پر رکھنے میں مدد گار ثابت ہو رہی ہیں—

(5) حکومت چھوٹے زمینداروں کو ان کی بروقت اور مناسب قیمتوں پر فراہمی کیلئے بہت بڑی رقوم بلا سود قرضے کی صورت میں بذریعہ انجمن ہائے امداد باہمی مہیا کر رہی ہے—

(ج) نہیں یہ درست نہیں ہے کہ کمرشل بنکوں نے موجودہ سال سے کسانوں کو قرضہ دینا بند کر دیا ہے تمام بنک باقاعدگی سے کاشتکاروں میں زرعی قرضہ جات تقسیم کر رہے ہیں یکم جولائی1984ء سے لے کر 31 مئی 1985ء تک کمرشل بنکوں نے صوبہ بھر میں 1,93,74,55 لاکھ روپے کاشتکاروں میں بطور زرعی قرضہ جات تقسیم کئے ہیں اس رقم کی تفصیل درج ذیل ہے -

	(رقوم لاکھوں روپیہ میں)
پیداواری قرضہ جات	1,73,24.58
ترقیاتی قرضہ جات	20,49.97
میزان	1,93,74,55

کاشتکاروں کی مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت نے بلا سود قرضے کی حد 6 ہزار روپے سے بڑھا کر 10 ہزار روپے کر دی ہے— مزید براں مرکزی اور صوبائی حکومتوں نے قرضہ جات کے حصول کو آسان بنانے کے لئے اعلیٰ اختیاراتی کمیٹیاں قائم کر دی ہیں صوبائی سطح پر یہ کمیٹی وزیر زراعت کی سرکردگی میں کام کر رہی اور اس میں صوبائی اسمبلی کے ممبران کاشتکاروں کے نمائندے اور تجارتی بنکوں کے عہدےداران شامل ہیں — تجارتی بنکوں سے مسلسل رابطہ قائم ہے اور جونہی کوئی انفرادی یا اجتماعی شکایت محکمہ زراعت کے نوٹس میں لائی جاتی ہے اسے فوری طور پر چیئرمین پاکستان بنکنگ کونسل کو برائے مناسب کارروائی تحریر کر دیا جاتا ہے—

(د) چونکہ جزو(ج) بالا کا جواب نفی میں ہے — اس لئے مزید وضاحت کی ضرورت نہیں —

ہدف سے کم گندم کی پیداوار

*258 - ملک اللہ یار خان - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبہ میں گندم کی پیداوار مقررہ ہدف سے بہت کم ہوئی ہے اگر ایسا ہے

تو کیا کسانوں کو ناخوشگوار موسم کم بہم رسانی آب اور حوصلہ شکن لوڈشیڈنگ کی وجہ سے پہنچنے والے نقصان کے عوض حکومت امداد دینے کے مسئلے پر غور کر رہی ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر زراعت ۔ یہ درست ہے کہ گندم کی پیداوار مقررہ ہدف (target) سے کم ہوئی ہے — لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ امسال 85—1984ء میں گندم کی پیداوار 83.15 لاکھ ٹن ہوئی جبکہ سال 84—1983ء میں اس کی پیداوار 76.93 لاکھ ٹن تھی اس طرح صوبہ میں گندم کی پیداوار 9 فیصد زیادہ ہوئی —

جہاں تک ناخوشگوار موسم کم بہم رسانی آب اور لوڈشیڈنگ کی وجہ سے نقصان پہنچنے اور حکومت کی طرف سے کسانوں کو امداد دینے کا تعلق ہے تو ایسے عمومی نوعیت کے حالات کم و بیش ہر سال پیش آتے ہیں—اور حکومت صرف اسی وقت خصوصی امداد فراہم کرتی ہے جب کوئی علاقہ آفت مثلاً سیلاب۔ طوفان-ژالہ‌باری یا قحط وغیرہ سے متاثر ہو اور کاشتکاروں کا بہت زیادہ نقصان ہو ایسے حالات میں West Pakistan National Calamities Act, 1958 کے تحت تقاوی قرضہ جات تقسیم کئے جاتے ہیں اور آبیانہ اور سرکاری مراعات میں متاثرہ افراد کو معافی اور چھوٹ دی جاتی ہے — بشرطیکہ وہ علاقے دیہات آفت‌زدہ قرار دیئے گئے ہوں—

کامونکی مارکیٹ کمیٹی کے ریسٹ ہاؤس کے کرائے کی وصولی ۔

*323 ۔ چوہدری محمد عبداللہ ورک ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کامونکی مارکیٹ کمیٹی کا ریسٹ ہاؤس جو کہ موڑ ایمن آباد پر واقع ہے دو سال قبل الائیڈ بنک نے بعوض مبلغ 600 روپے ماہوار کرایہ پر لے رکھا تھا—

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب مارکیٹ کمیٹی کامونکی نے یہ ریسٹ‌ہاؤس مبلغ 400 روپیہ ماہوار کرائے پر کسی اور شخص کو دے رکھا ہے —

(ج) اگر جزو بالا (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ریسٹ‌ہاؤس اتنے کم کرایہ پر دینے کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر زراعت —

(الف) درست ہے—

(ب) ریسٹ ہاؤس کا موجودہ ماہانہ کرایہ دو صد روپے نہیں بلکہ تین صد روپے ہے

(ج) یہ عمارت 1984ء سے مارکیٹ کمیٹی نے از روئے ریزولیوشن نمبر 163 مورخہ 15-5-84 کو ایک اور کرایہ دار کو 300 روپے ماہوار کرایہ پر دی تھی ریزولیوشن پاس کرنے والی کمیٹی کی انتظامیہ عوامی نمائندگان پر مشتمل تھی بہر حال ایک بات واضح ہے کہ پہلے جب کرایہ مبلغ 600 روپے تھا اس وقت مارکیٹ کمیٹی کے مصرف میں ایک کمرہ تھا اور اب جبکہ کرایہ کم ہے تو تین کمرے ہیں —

اب اس عمارت کو خالی کرانے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے—اور محکمہ نے قانون کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے کرایہ دار کو دو نوٹس جاری کئے ہیں—امید ہے کہ عمارت جلدی خالی ہو جائیگی—

چشتیاں ضلع بہاولنگر کی مارکیٹ کمیٹی کو درجہ بی میں ترقی دینا ۔

***350 - چوہدری محمد اکرم ۔** کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ پنجاب بھر مارکیٹ کمیٹیوں کی تین قسمیں یعنی اے و بی اور سی ہیں —

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ درجہ اے کی کمیٹی کے لئے اس کی آمدنی 4 لاکھ سے زائد ہونا ضروری ہے—

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ چشتیاں ضلع بہاولنگر کی مارکیٹ کمیٹی کی تین سال 1981-82ء تا 1983-84ء کی اوسط آمدنی 42،098·10 روپے ہے ۔

(د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ چشتیاں مارکیٹ کمیٹی ابھی تک درجہ سی کی ہے ۔

(ح) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ چیئرمین مارکیٹ کمیٹی کی طرف سے بذریعہ چٹھی 16-12-84/1886 چشتیاں مارکیٹ کمیٹی کو اپ گریڈ کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے ۔

(ہ) اگر جزو (الف) تا (ح) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ مارکیٹ کمیٹی کو سال 1981-82ء سے اپ گریڈ کر کے درجہ سی سے درجہ بی میں ترقی دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر زراعت —

(الف) — یہ درست ہے۔

(ب) قانون منڈیاں مجریہ 1978ء کے قاعدہ 65 کی شق نمبر 1 میں کی گئی حالیہ ترمیم کے مطابق درجہ اے میں آنے کے لئے مارکیٹ کمیٹی کی آمدنی کی حد

اب 8 لاکھ روپے یا اس سے زائد ہے ۔ جبکہ درجہ بی میں آنے کے لئے 8 لاکھ سے کم اور 4 لاکھ سے زائد ہو اور اس سے کم آمدنی والی کمیٹیاں درجہ سی میں ہو سکتی ہیں۔ آمدن کی گذشتہ تین سالہ اوسط کو سامنے رکھا جاتا ہے۔

(ج) یہ درست ہے

(د) یہ درست ہے۔

(ح) یہ درست ہے ۔

(ہ) حکومت اس ضمن میں ضروری اقدامات پہلے ہی کر رہی ہے۔ نہ صرف مارکیٹ کمیٹی چشتیاں بلکہ پنجاب کی کچھ اور مارکیٹ کمیٹیاں بھی اپ گریڈ کی جاتی ہیں ۔ جن دیگر مارکیٹ کمیٹیوں نے اپ گریڈ ہونا ہے۔ ان میں سے بعض نے ابھی تک اپنی تین سالہ اوسط آمدنی محکمہ لوکل فنڈ آڈٹ سے باقاعدہ تصدیق کروا کے فراہم نہیں کی۔ جونہی مذکورہ جواب ان سے موصول ہو گیا تو ان تمام مارکیٹ کمیٹیوں بشمول مارکیٹ کمیٹی چشتیاں اپ گریڈ کرنے کے احکامات جاری کر دیئے جائیں گے۔

وزیر قانون ۔ (جناب غلام حیدر وائیں)۔ جناب سپیکر ۔ سوالات کا جو باقی حصہ رہ گیا ہے

that will be considered as taken as read and will be put on the table of the Secretary.

جناب سپیکر ۔ Laid on the table

سردار نصراللہ خان دریشک — پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر — دریشک صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں۔

سردار نصر اللہ خان دریشک — میں یہی عرض کرنا چاہتا تھا کہ جو سوالات ٹیبل پر رکھنا چاہیں وہ رکھ دیئے جائیں۔

جناب سپیکر — جی ٹھیک ہے۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ — سر التواء کی دو تحریکیں ہیں جو میں نے 11 تاریخ کو دی تھیں۔

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر — ابھی پہلے پروایج موشن آنی ہیں ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ— جی ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر — سردار رفیق حیدر خان لغاری صاحب کی تحریک استحقاق آج کے لئے ملتوی کی گئی تھی اس کا نمبر 3 ہے ۔

رانا پھول محمد خان — سپیکر صاحب اس مسئلے پر بات نہیں ہو گئی تھی ؟

جناب سپیکر — جی اس کے متعلق بات ہو گئی تھی لغاری صاحب اس کے متعلق کچھ فرمائیں گے۔

سردار رفیق حیدر خان لغاری — آپ کے چیمبر میں بات ہوئی تھی اور جناب وزیر خزانہ نے کہا تھا کہ میں یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی تجاویز شامل کر لی جائیں گی۔ لہذا اب میں اس پر اصرار نہیں کرتا۔

جناب سپیکر۔ سردار صاحب اس پر اصرار نہیں کرتے ہیں۔ اب محترمہ نجمہ تابش الوری صاحبہ کی نمبر 4 پرولیج موشن ہے۔ اس پر کچھ رپورٹس آنی تھیں۔

مری ریسٹ ہاؤس کی الاٹمنٹ کا مسئلہ

جناب وزیر قانون (غلام حیدر وائیں) — جن رپورٹوں کی وصولیاں تک یہ تحریک استحقاق ملتوی کی گئی تھی وہ مجھے جزوی طور پر موصول ہو گئی ہیں۔ لیکن بنیادی طور پر یہ معاملہ اس ایوان کے ایک فاضل رکن کے متعلق ہے۔ جن کی تحریک استحقاق میں یہ بات درج ہے کہ ان کو پہلے مری میں ایک ریسٹ ہاؤس الاٹ کیا گیا تھا مگر اس کے بعد اس کی الاٹ منٹ منسوخ کر دی گئی۔ منسوخی کے متعلق جس اہلکار نے کارروائی کی تھی بدقسمتی سے وہ گذشتہ 15 روز سے عارضہ قلب میں مبتلا ہے اور ڈاکٹروں نے ابھی تک اسے بولنے یا چلنے کی اجازت نہیں دی۔ لیکن جو بھی صورت سامنے آئی ہے وہ واضح کرتی ہے کہ اس کی الاٹمنٹ ہوئی تھی جو کہ بعد میں منسوخ ہوئی۔ میرے خیال میں اس معاملہ کی چھان بین استحقاق کمیٹی کرے مجھے اس بات سے اختلاف نہیں کہ یہ معاملہ زیر قاعدہ 158 استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر۔ محترمہ نجمہ تابش الوری کی تحریک استحقاق استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے۔

بیگم نجمہ تابش الوری۔ جی ہاں! میں وزیر موصوف کی یقین دہانی سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر — بیگم صاحبہ اس کے لئے ابھی وقت مقرر کر دیا جائے گا۔

وزیر قانون۔ — مجھے یہ محسوس ہوا ہے کہ شائد محترمہ نجمہ تابش الوری صاحبہ کا یہ کہنا کہ مجھے اس یقین دہانی سے اتفاق ہے اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کرنا نہیں چاہتیں۔

جناب سپیکر۔ — اس پہ فیصلہ ہو چکا ہے۔ بیگم صاحبہ تشریف رکھیں۔

شہری اور دیہاتی ترقیاتی منصوبوں پر عمل در آمد

جناب سپیکر — اب سید طاہر احمد شاہ صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 5 ہے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ — جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم مسئلہ کو جو کہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے زیر بحث لانے کے لئے تحریک

استحقاق پیش کرتا ہوں ۔ مسئلہ جس کو زیر بحث لانا مقصود ہے یہ ہے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب نے صوبہ پنجاب کا 1985-86ء کا بجٹ پاس کرتے وقت مبلغ ڈیڑھ سو کروڑ روپیہ ارکان اسمبلی کے مشورہ اور منظوری کے مطابق پنجاب بھر کے عوام کے مسائل مختص کیا ۔ جس سے تعمیراتی منصوبے بنائے جائینگے اور ان پر عملدرآمد کیا جائے گا ۔ جب دفتر چیئرمین پی اینڈ ڈی سے ارکان اسمبلی کو ہدایت نامہ جاری کیا گیا تو اس میں شہری علاقوں کی منصوبہ بندی کا کوئی وجود نہ تھا جس پر میں نے وزیر متعلقہ رائے عبدالرزاق خان اور چیئرمین پی اینڈ ڈی سے رابطہ کر کے احتجاج کیا تو انہوں نے بتایا کہ حکومت کی پالیسی ہے کہ مذکورہ رقم صرف اور صرف دیہی ترقیاتی پروگراموں پر صرف ہو گی۔ بالآخر جب وزیر انچارج کی صدارت میں فیصل آباد میں اے ڈی پی کو ترتیب دینے کے لئے اجلاس ہوا اس میں بھی شہری علاقوں سے منتخب ارکان اسمبلی کے احتجاج کو یکسر مسترد کر دیا گیا اور اس طرح سے پسماندہ اور بے پناہ مسائل سے گھرے ہوئے شہری علاقوں کو اے ڈی پی سے محروم کر دیا گیا۔ مندرجہ بالا واقعات اور حقائق کے وقوع پذیر ہونے سے نہ صرف میرا بلکہ دیگر تمام شہری آبادی سے منتخب ہونے والے ارکان اسمبلی اور پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اس سنگین واقعہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون — جناب سپیکر ! میں فاضل رکن کی اس تحریک استحقاق کی مخالفت کرتے ہوئے گزارش کروں گا کہ پہلے اس تحریک کے قانونی پہلو پر غور کر لیں اس کے بعد سالانہ ترقیاتی پروگرام کے مسئلے کو زیر بحث لایا جائے اس کی صحیح صورت حال معزز رکن اور اس ایوان کے سامنے پیش کرتے ہوئے عرض ہے کہ تحریک استحقاق پیش کرنے کے لئے جو رولز اور قواعد اس امر کی اجازت دے رکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ قاعدہ نمبر 55 الف مطابق کسی تحریک استحقاق کا جواز اس وقت پیدا ہوتا ہے جب کسی فاضل رکن کا استحقاق یا اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہو بشرطیکہ وہ استحقاق آئین نے اسے تفویض کیا ہو یا کسی قانون کے تحت استحقاق ملا ہو۔ یا کسی قانون کے تحت بنائے گئے قواعد کے مطابق وہ استحقاق بنتا ہو ۔ قاعدہ 55 ۔ ب کے مطابق یہ معاملہ ایسا ہونا چاہئے جو حال ہی میں وقوع پذیر ہوا ہو ۔ جناب سپیکر ۔ ان دونوں قانونی اور قواعد کی صورتوں کو سامنے رکھتے ہوئے اگر میرے فاضل رکن کی اس تحریک استحقاق کو دیکھا جائے تو یہ تحریک استحقاق قواعد اور رولز کے دائرہ میں بالکل نہیں آتی ۔ اس لحاظ سے میری یہ گذارش ہوگی کہ اسے خلاف قاعدہ قرار دیا جائے ۔ لیکن قواعد سے ہٹ کر میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہوں گا کہ جہاں تک اس سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شہری اور دیہی علاقوں کی ترقیاتی سکیموں کے لئے فنڈز فراہم کرنے کا معاملہ ہے 1985-86ء کا بجٹ منظور کرتے وقت

اس ایوان نے تقریباً 70 فی صد فنڈز دیہی علاقوں کے لئے اور تقریباً 30 فی صد فنڈز شہری علاقوں کیلئے منظور کئے تھے - اس شرح کے مطابق یہ فنڈز شہری علاقوں کو مختص ہو چکے ہیں - جہاں تک فیصل آباد کے شہری علاقوں کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام سے فنڈز فراہم کرنے کا معاملہ ہے میں فاضل رکن کی اطلاع کے لئے گذارش کروں گا کہ فیصل آباد کے شہری علاقوں کیلئے حکومت نے فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی قائم کی ہوئی ہے اور اس سال اے ڈی پی کے بجٹ میں جو رقم فیصل آباد کے شہری علاقوں کیلئے فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو تفویض کی گئی ہے وہ 38 کروڑ روپے کے قریب ہے اور یہ رقم فیصل آباد کے شہری علاقوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے اتنی بڑی رقم ہے کہ شائد پنجاب کے کسی بھی علاقے کو اس سالانہ ترقیاتی پروگرام میں نہ دی گئی ہو۔ اس کے باوجود یہ معاملہ قائد ایوان کے نوٹس میں ہے اور جناب وزیر اعلیٰ کی جانب سے یہ ہدایات جاری کی جارہی ہیں کہ ان بڑے شہروں میں جن میں ایل ڈی اے۔ایف ڈی اے۔ایم ڈی اے شامل ہیں، انکے لئے جو اے ڈی پی۔ میں فنڈز فراہم کئے گئے ہیں۔ان میں ان علاقوں کے شہری نمائندگان کو مشاورت کے لئے شامل کیا جائیگا - اس لحاظ سے فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے وہ فنڈز جو اس سال اے ڈی پی میں صوبائی بجٹ سے فراہم کئے گئے ہیں - ان میں ہمارے شہری علاقوں کے رفقاء شریک ہو سکیں گے اسکے علاوہ فیصل آباد کے ترقیاتی منصوبوں میں جو سب سے بڑا منصوبہ ایک ارب پچاس کروڑ روپیہ کے تخمینہ سے زیر تعمیر ہے وہ شہری آب رسانی و نکاس آب کا عظیم منصوبہ ہے جس کے لئے اس سال کے بجٹ میں 38 کروڑ روپیہ فراہم کیا گیا ہے۔ اور یہ رقم تمام شہری علاقے کے لئے تفویض کی جا رہی ہے۔ان حالات میں جہاں تک اس تحریک استحقاق کا تعلق ہے اس کے متعلق میں نے قانونی صورت حال کی بھی وضاحت کر دی ہے کہ تحریک استحقاق آئین ، قانون اور قواعد کے مطابق با لکل نہیں بنتی - جہاں تک شہری علاقوں کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت سہولیت فراہم کرنے کا تعلق ہے وہ معروضات جو کہ میں نے پیش کر دیں ہیں۔ ان کے علاوہ چند ایک ایسی مدیں ہیں جن پر وزیر اعلیٰ صاحب غور فرما رہے ہیں ان میں اسکولوں کا درجہ بڑھانا جن میں پرائمری سے مڈل اور مڈل سے ہائی کا درجہ بڑھانے کیلئے کچھ حصہ شہری علاقوں کے لئے مختص کر دیا جائے - اسی طرح ایک اور سکیم ہے جس کے لئے فنڈز رکھے گئے ہیں وہ انٹر کالج کلاسوں کے اجرا کی سکیم ہے اس کے متعلق بھی جناب وزیر اعلیٰ غور فرما رہے ہیں - اس سکیم کے تحت ان فنڈز میں سے شہری حلقوں کے کچھ اداروں کو انٹر کلاسوں کے اجراء کی اجازت دی جا سکتی ہے - امید ہے کہ انشا اللہ ان امور پر کوئی مناسب فیصلہ ہو جائے گا اور ان میں سے ہمارے شہری حلقوں کو بھی کچھ حصہ ملے گا - لیکن جو قانونی صورت ہے وہ میں نے عرض کر دی ہے کہ یہ تحریک استحقاق کے دائرہ کار میں نہیں آتی لہذا میں اسکی مخالفت کرتے ہوئے گذارش کرتا ہوں کہ اسے خلاف ضابطہ قرار دیا جائے۔

سید حسنات احمد ۔ — جہاں تک اے ڈی پی کا تعلق ہے یہ اتنا اہم معاملہ ہے کہ میرے خیال میں آپ مہربانی کرکے اس کے لئے ایک یا دو دن اسمبلی میں مختص کریں تاکہ اس پر بحث ہو سکے کیونکہ بہت سے ایسے معاملات ہیں جن کا ہمیں ابھی تک پتہ ہی نہیں چلا کہ گورنمنٹ کی پالیسی کیا ہے اور جو روپیہ دیا گیا ہے دیہاتوں اور شہروں کو اس کی تقسیم کس طرح کرنی ہے۔

آپ نے Law and Order کیلئے چار پانچ دن رکھے ہوئے ہیں وہ بھی اچھی بات ہے جو Development scheme ہیں ان کے لئے میری گزارش ہے کہ آپ مہربانی کرکے ایک یا دو دن ضرور رکھیں کیونکہ بہت سی ایسی چیزیں کہ جن کی ابھی تک کم از کم مجھے سمجھ نہیں آسکی۔"

(قطع کلامیاں)

چوہدری محمد صدیق سالار — جناب میرے فاضل رکن نے واقعی جو کچھ کہا ٹھیک ہے انہوں نے ایف ڈی اتھارٹی اور میونسپل کارپوریشن کے متعلق بھی کچھ کہا۔ انہوں نے کہا کہ پیسے تو ہمارے پاس نہیں ہیں جو ہم ایم پی اے حضرات کو دے سکیں اس طرح کارپوریشنوں کے میئر نے بھی کہا کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر ۔ — سالار صاحب یہ تجویز تو ہو سکتی ہے آپ کی طرف سے مگر پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ لیکن تجویز میں آپ نے گورنمنٹ کا پوائنٹ آف ویو پیش کرنا ہے یا حکومت کے نقطہ نظر کی مخالفت کرنی ہے ۔

(قہقہہ)

چوہدری محمد اعظم چیمہ ۔ — پوائنٹ آف آرڈر سر

جناب سپیکر ۔ جی چیمہ صاحب—

چوہدری محمد اعظم چیمہ — وزراء اور پارلیمانی سیکرٹریوں سے ہمارا اختلاف ہے جو جمہوری دور میں ہونا چاہئیے اور یہ بڑی خوش آئندہ بات ہے۔ باقی جو زیر بحث مسئلہ ہے اس کے بارے میں عرض کرتا ہوں۔ شاہ صاحب کا سوال میری سمجھ کے مطابق یہ تھا۔ ہمیں بھی وہ فنڈ تقسیم کرتے ہوئے مشکل پیش آئی تھی کہ اے ڈی پی کے مطابق جہاں تک اس کی definition کا تعلق ہے کہ وہ دیہاتی علاقوں کو کیسے دیا جاتا ہے اور دیہاتی ممبران نے اسے لیا اور دیا اور جہاں تک شہری علاقوں کا تعلق ہے جہاں کہ قائد ایوان کی تقریر کا تعلق تھا وہ نئی ایم پی اے لیا جائے گا اس نعمت سے واقعی شہری حضرات محروم ہوئے اور اس کے بارے میں میں شاہ صاحب کی تسلی کے لئے عرض کردوں کہ بجائے اس کے کہ قائد ایوان یا ہمارے ساتھی وزراء کہہ دیتے کہ وہ جو فنڈ تھا ۔

ڈی پی کا ایم پی اے کی اجازت اور خواہش کے مطابق تقسیم ہو گا۔ بجائے اس کے کہ چونتیس چونتیس لاکھ دیا جائے گا اس میں کچھ ایسا اختلاف ہوا تھا۔ اے ڈی پی کا پروگرام پہلے ہی ڈسٹرکٹ کونسلوں نے دیا تھا اور اس کے مطابق یہ وظیفے دیئے گئے اور یہ سلسلہ طے ہوا جہاں تک وزیر قانون کے جواب کا تعلق ہے وہ عالی جاہ اس بات کی تسلی نہیں کرتا۔ مسئلہ صرف یہ ہے کہ وہ منصوبے جو شہروں کو دیئے گئے ایم پی اے کے سمرفت دیئے جائیں۔ بات صرف اتنی تھی شاہ صاحب کی کہ ان کو تو کچھ نہ کچھ مل گیا۔ شہریوں کو اور ایم پی اے حضرات کو کچھ نہیں ملا۔ ان سے بھی میں نے معاملہ گول کرنے کے لئے یہ عرض کی کہ ان سے جو کچھ ہمیں ملا ہے وہ پرانی بات تھی پرانا فنڈ تھا۔ اگر وہ فنڈ کم تھے اور ناکافی تھے تو ہمیں یہی کہہ دیا جاتا کہ اس طرح گزارا کرنا ہے اور اس طرح چلنا ہے اور اس بارے میں وزیر موصوف کا بیان جو ہے درست نہ ہے اس پہ ہماری تسلی نہیں ہوئی۔

ایک معزز رکن — اس میں اصل بات یہ ہے اور میں بھی اس کی تائید کرتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ کونسل نے پہلے ہی دن جو سکول ہائی کئے تھے یا مڈل اپ گریڈ کئے تھے وہ منسوخ کر دیئے گئے ہیں اور وہ بھی ہمیں دوبارہ دے دیئے گئے ہیں یہ بھی زیادتی ہے۔ اگر ہمیں ہی دینے تھے تو گورنمنٹ کو علیحدہ دینے چاہئیں تھے۔

جناب سپیکر — No cross talk please. No. Interruption please.

ایک معزز رکن — میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح پہلے اخبار میں بھی آیا تھا کہ ہم پی اے حضرات کو پینتیس پینتیس لاکھ اور پچاس پچاس ہزار دیا جا رہا ہے مگر اس کی تو بالکل ہی نفی کی گئی ہے پینتیس لاکھ ہمیں نہیں ملا۔ لوگ ہمیں پوچھتے ہیں کہ آپ کو پینتیس لاکھ روپیہ ملا آپ نے اس کا کیا بنایا۔ ہمیں تو نہ تو پینتیس لاکھ ملا ہے نہ ہی کوئی منصوبے ملے ہیں۔ یہ ڈسٹرکٹ کونسل نے پہلے سے ہی سکول پاس کئے تھے اب وہی ہمارے سامنے پیش کر دیئے گئے کہ آپ یہ سکول لے سکتے ہیں یہ بجلی کے کاؤں آپ لے سکتے ہیں یہ سراسر زیادتی ہے میری آپ سے درخواست ہے کہ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ وہ دوبارہ غور کرے اگر یہ ہمیں نہ دے تو پھر ڈسٹرکٹ کونسل والوں کے پاس ہی رہنے دے ہم کہہ تو سکیں کہ ہمیں کچھ نہیں ملا۔

جناب سپیکر — عزت مآب وزیر کچھ کہیں گے۔

جناب وزیر مال — اس کی تھوڑی سی وضاحت میں عرض کروں گا کہ یہ جو شاہ صاحب کی تحریک ہے اور اے ڈی پی میں جو پروگرام ہے سارے کا سارا دیہاتی ہے اس میں ایسی کوئی سکیم نہیں ہے جو شہر کے لئے سود مند ہو سکے۔ وزیر موصوف نے جو خیال فرمایا ہے وہ صحیح ہے اس میں باتیں صاف صاف ہوئی ہیں مثلاً دیہاتوں میں Farm to Market Roads اور Electrification of villages

ہے یہ ساری سکیمیں ہی دیہاتی سکیمیں ہیں اس میں سوائے محکمہ تعلیم کے آپ کوئی اختلاف نہیں رکھتے۔ محکمہ تعلیم کے بارے میں وزیر موصوف نے بیان کر دیا ہے کہ اس میں تھوڑا سا ابہام ہے اور وہ جو rural scheme or urban schemes ہیں اس پہ قائد ایوان صاحب تھوڑا سا غور کر رہے ہیں۔ یہ پروگرام شہر میں سود مند ہو ہی نہیں سکتا۔

جناب سپیکر۔ اس پہ ایک تجویز آئی ہے سید حسنات صاحب کی طرف سے۔ عزت مآب وزیر قانون اس پہ کچھ کہنا چاہیں گے۔

جناب وزیر قانون۔ جی ہاں یہ جو تجویز میرے فاضل دوست شاہ صاحب نے ارشاد فرمائی ہے اس سلسلے میں میری رائے یہ ہے کہ اس مسئلے پر وہ تمام فاضل اراکین جو شہری علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں اپنی ایک کمیٹی قائد ایوان چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ سے رابطہ قائم کرنے کے لئے تشکیل دیں اور اس مسئلے پر ہم آپس میں مل کر کوئی فیصلہ کروائیں۔ لیکن جہاں تک اس مسئلے کی قانونی صورت حال کا تعلق ہے وہ اپنی جگہ پہ ہے لیکن اس مسئلے کو میرے خیال میں ہم وہاں پر مل جل کر غور کرلیں۔ مجھے امید ہے اس طرح کوئی بہتر نتیجہ حاصل کر سکیں گے۔

جہاں تک اس کی قانونی صورت حال کا تعلق ہے وہ اپنی جگہ پر ہے۔ لیکن اس مسئلہ کو میرے خیال میں وہاں ہی پر غور کرنا مناسب ہوگا مجھے امید ہے کہ اس سے کسی بھی مشکل کا سامنا نہیں ہوگا۔

ایک معزز رکن۔ جناب منسٹر صاحب میں جناب سپیکر کی وساطت سے پوچھ رہا ہوں کہ جو رورل ایریاز ہیں ان کا کیا کرنا ہے؟

وزیر قانون۔ جناب سپیکر جہاں تک دیہی ایریا کے متعلق میرے کسی بھائی کو شکایت ہے اسکے متعلق بھی یہ وضاحت پیش ہے کہ جو تجاویز ضلع کی سطح پر طے کی گئی ہیں اور جہاں پر ہر وزیر صاحب اور ہمارے ایم۔پی۔اے اور ایم۔این۔اے حضرات نے ملتا جلتا فیصلہ کیا اگر اس فیصلے سے میرے کسی فاضل بھائی کو کوئی اعتراض ہوگا یا اس میں کوئی مزید بات کہنا چاہتے ہیں اسکے متعلق اب بھی گنجائش موجود ہے کیونکہ وہ جو آپکی تجاویز ہیں وہ چیف منسٹر صاحب اور چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کو بھجوائیں تاکہ جس وقت وہ فائنل فیصلے ہوں اس میں ان کا نقطہ نظر بھی سامنے آ جائے۔ لیکن میں ایک گزارش کروں گا کہ اس وقت اکتوبر کا نصف ماہ اختتام پذیر ہو رہا ہے اور آپ کا جو سالانہ ترقیاتی پروگرام ہے اس کے تحت جب تعمیراتی پروگرام شروع ہو گا تو اسکے طریقے کار میں بھی کافی وقت لگے گا لہذا اس بات کا مہربانی کے ضرور خیال رکھیں کہ ان سالانہ ترقیاتی پروگرام کی خام اور تشکیل میں

وقت زائد لگے گا اتنا ہی وقت اسکی تکمیل کیلئے بھی درکار ہوگا اور مجھے خدشہ ہے کہ اگر اس مرحلے کو جلد طے نہ کیا گیا تو اس سے ہمارا اس سال کا سالانہ ترقیاتی پروگرام جو ہے اسکی بہت سی رقوم ضائع ہو جائیں گی لہذا آپ اس پہلو کو بھی مہربانی کرکے پیش نظر رکھیں ۔ خدا کے فضل سے آپکی معیاد پانچ سال ہے اور اس سال کے بجٹ کے متعلق آپکو علم ہے کہ یہ کن مخصوص حالات میں بنایا گیا اور جو خصوصی صورت حال تھی وہ بھی آپکے سامنے ہے اگلے سال کا بجٹ اور اس کی تمام مشکلات جو سامنے آ رہی ہیں انشاءاللہ یقینی طور پر اگلے سال ان پر قابو پایا جائیگا۔

جناب سپیکر۔ ملک جلال دین ڈھکو

ملک جلال دین ڈھکو ۔جناب والا اس چیز کی وضاحت ہو چکی ہے۔ وائس صاحب نے معاملہ حل کر دیا ہے لیکن اس ضمن میں میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جب پورے پنجاب کا بجٹ اسمبلی نے پاس کیا تھا تو ان تمام حضرات نے متفقہ طور پر اسکو پاس کیا تھا۔بجٹ پاس کرتے وقت اس بات کو مدنظر رکھا گیا تھا کہ دیہاتوں کی آبادی پسماندہ ہے۔دیہاتی لوگ شہروں میں منتقل ہو رہے ہیں۔ وہاں نہ بجلی کی سہولت میسر ہے۔نہ انہیں پکی سڑکوں کی سہولت میسر ہے نہ انہیں تعلیم کی سہولت میسر ہے نہ وہاں سیوریج ہے نہ وہاں دیگر ایسی سہولتیں میسر ہیں کہ وہ شہری حلقوں کے برابر آ سکیں ۔

جناب والا اس ضمن میں حکومت پنجاب نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ دیہاتوں کیلئے 60 فیصد رقم مختص کی جائے ۔ اس وقت شاہ صاحب بھی موجود تھے ۔خدا کے فضل سے بجٹ پاس ہو گیا اب جو شہری اور دیہاتی کی تفریق کر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں اسکو 80 فیصد کرنا چاہئے۔کیونکہ شہر آپکے ڈویلپڈ ہیں شہروں میں بجلی بھی ہے شہروں میں سکولز بھی ہیں شہروں میں سیوریج بھی ہے شہری علاقہ ترقی یافتہ ہے۔ اس ضمن میں جو میرے فاضل دوست پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے یہ بھی میرے خیال میں درست نہیں ہے۔کیونکہ یہ شہری اور دیہاتی کی تفریق اگر آج سے شروع کر دی جائے تو میرے خیال میں پہلے وہ سہولتیں دیہاتوں کو میسر فرمائیں جو شہروں کو ہیں اس کے بعد برابری کی بنیاد پر تقسیم کی جائے۔

جناب ممتاز احمد متیانہ۔ جناب سپیکر میں آپکی وساطت سے محترم پارلیمانی سیکرٹری سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ شہروں سے ان کی مراد کیا ہے۔ کیا ایک تحصیل سطح کا شہرجسکو کہنے کو تو شہر کہا جا سکتا ہے جہاں پر بجلی نہیں ملتی ۔ جہاں پر پانی نہیں ہے جہاں پر سیوریج نہیں ہے۔ جہاں پر سڑک نہیں ہے کیا وہ بھی شہر کے معنے میں آتا ہے اصولی طورپر جناب والا یہ دیکھنا چاہیے کہ شہر سے مراد کیا ہے؟ یہاں شہر کا ذکر کر کے ان تمام آبادیوں کو جو تحصیل سطح کی ہیں ان کو بھی محروم کر دیا

جاتا ہے۔ مثال کے طور پر تحصیل چشتیاں ایک لاکھ کی بہت بڑی آبادی ہے۔ ایک بہت بڑا شہر ہے۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہے لیکن اسکی اکثریتی آبادی بجلی کے حق سے محروم ہے۔ پورے شہر کے لئے سیوریج ناکافی ہے۔پانی کی صرف دو ٹینکیاں ہیں نہر سے پانی لیکر پوری آبادی کو گدلا پانی پینے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اس سے بیماریاں تھیلنی شروع ہو گئی ہیں طبی لحاظ سے وہ پانی مضر صحت قرار دیا جا چکا ہے۔ اب ان حالات میں اگر ہم یہ کہیں کہ دیہاتوں کو تمام بجٹ دے دیں مناسب نہیں یہ ٹھیک ہے کہ) ہمارا تعلق دیہات سے ہے لیکن ایسے شہر جو ہمارے دیہات کے ساتھ ساتھ ہمارے حلقے میں آتے ہیں ان کیلئے ہر صورت میں فنڈ مہیا کیا جائے یہ ان کے ساتھ زیادتی ہو گی اور ہم ایک بہت بڑی آبادی کی نمائندگی کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب سپیکر۔ اس میں میں آپکی توجہ کیلئے Point out کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی پروجیکٹ موشن کی admissibility پر بات ہو سکتی ہے۔اس پر شہری اور دیہاتی علاقوں کے ضمن میں تقاریر متعلقہ نہیں ہیں۔اسکی admissibility پر بات ہو سکتی ہے۔

میاں ممتاز احمد متیانہ۔ شہری علاقوں کے نمائندوں کےساتھ بھی میٹنگ ہو۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ہمیں بھی اس میں شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر۔ آپ تشریف رکھیں مولانا صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی۔ جناب والا یہ جو تقسیم کی گئی ہے۔ 35—36 لاکھ روپے جو دیہی آبادی میں تقسیم کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر۔آپ اسکی admissibility پر بات کریں مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔

ملک سعید منظر۔ جناب والا جو کچھ ہمیں دیا گیا ہے اسکی شہریت پہلے ہی ڈسٹرکٹ کونسلوں میں ہو چکی ہے۔ بجلی" جن دیہات اور گاؤں کیلئے دی گئی ہے اسکو ساری پبلک پہلے سے جانتی ہے ان میں وہ تقسیم ہو چکے ہیں۔ اب وہی ہمارے نام سے موسوم کرکے دوبارہ دلائے جا رہے ہیں یہ مناسب نہیں ہے۔ ساری پبلک جانتی ہے۔ ہر لحاظ سے ان کو پتا ہے کہ ان کو کچھ بھی نہیں ملا ماسوائے نام کے۔ ازراہ مہربانی ڈسٹرکٹ کونسل کا سلسلہ ڈسٹرکٹ کونسل میں رہنے دیں۔ اور یہ جو ہمارا حق ہے وہ ہمیں دیا جائے جس طرح بعد میں اعلان کیا تھا۔

جناب عبدالقیوم اعوان۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب والا پوائنٹ یہ ہے کہ بات یہ نہیں ہو رہی ہے کہ گاؤں میں کیا ہو اور شہر میں کیا ہو۔ یہ ٹھیک ہے کہ 70 فیصد بجٹ آپ نے گاؤں کی آبادی کے لئے رکھا ہے اور 30 فیصد شہر کی آبادی کے لئے رکھا ہے۔ ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ 30 فیصد جو شہری کو دیا جا رہا ہے وہ شہری ممبران کی صوابدید پر ملنا چاہئے تھا ہم زیادہ نہیں مانگتے۔ہم 30 فیصد ہی چاہتے ہیں لیکن وہ ممبران کی صوابدید پر ہو۔ہم سے تجاویز مانگی جائیں کہ آپ کا اتنا پیسہ ہے جو ہمیں دیں اسکے مطابق allocation

ہونہ کہ allocate پہلے کر کے پھر ہمیں کہیں کہ آپ کا کام ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر۔ This is not a Point of Order. Please take your seat

مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا چائے کا وقفہ کب ہوگا۔ پہلے 11 بجے ہونا تھا اب آپ نے کیا ٹائم مقرر فرمایا ہے؟

جناب سپیکر۔ راناصاحب آپ تشریف رکھیں مولانا صاحب آپ پوائنٹ آف آڈر پر بول ہیں یا اس تحریک کے حق میں بول رہے ہیں؟

مولانامنظور احمد چنیوٹی۔ میں اس تحریک کے سلسلہ میں عرض کرنی چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ تحریک کے حق میں میری بات کو یاد رکھیئے گا کہ تحریک کے سلسلے میں admissibility پہ اس تحریک کو منظور کرنے کے سلسلے میں یا نا منظور کرنے کے سلسلے میں بات کریں۔ یہ دیہاتی اورشہری کے argument متعلقہ نہیں ہیں

مولانا منظور احمد چنیوٹی۔ ایک بات جو میرے فاضل ممبر نے آپ کی خدمت میں پیش کی ہے میں اس کی تائید میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ شہر کی تعریف ہونی چاہئے۔ اب ہمارے شہر چنیوٹ کو کوٹا جو ملتا ہے وہ تو دیہات کے اعتبار سے ملتا ہے۔ابھی تک اسے شہر تسلیم نہیں کیا گیا۔ جب شہر اور دیہات کی تقسیم ان فنڈ میں آتی ہے تو اسے شہر تصور کرلیا جاتا ہے۔ یہ شہرمرغ والا مسئلہ ہے جب 60 فیصد کی بات آتی ہے تو اسے شہر تسلیم کیا جاتا ہے ورنہ اسکے ساتھ دیہات کے اعتبار سے سلوک کیا جاتا ہے۔ لہذا شہروں کی کیٹیگری معلوم ہونی چاہئے کہ کونسا شہر ہے جو اس شہر کی تعریف میں آتا ہے اور کونسا ہے جو دیہات کی تعریف میں آتا ہے۔

جناب سپیکر۔ مولانا صاحب شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد رفیق ۔ بہت بہت شکریہ آپ نے مجھے موقع فراہم کیا۔

جناب سپیکر۔ لیکن۔ admissibility پر بولیں۔

جناب محمد رفیق ۔ جناب والا شہری اور دیہاتی کے موضوع پر جو بحث ہوئی میں یہ سمجھتا ہوں کہ دونوں کا موازنہ ضروری ہے۔ شہر اور دیہات دونوں کی محرومیوں اور دونوں کی سہولتوں کا موازنہ کرنا چاہیے۔ اگر ایوان کے معزز ممبران اس انداز سے سوچیں تو یہ نتیجہ اخذ کریں گے کہ دیہات کی محرومیاں کہیں زیادہ ہیں۔

Mr.Speaker. You are not relevant.

جناب محمد رفیق ۔ اچھا چلئے پھر میں اس پہ بات کرتا ہوں کہ شہر والے کہتے ہیں کہ شہر کو بطور شہر تسلیم نہیں کیا گیا ۔ اگر یہ صورت حال ہے تو دیہات والے آگے جا کے کیا کہیں گے ؟

جناب سپیکر۔ صرف Admissibility پہ بات کریں۔

جناب چد رفیق ۔ جناب والا اتنی باتیں ہو چکی ہیں ۔ جنرل باتیں ہو چکی ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب نثار احمد ملک ۔ میں اس پر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو آپ نے admissibility کی بار بار بات کی ہے ۔ یہ چھوٹی چھوٹی قانونی پیچیدگیاں technicalities of law ہیں اس طرح کم از کم ہمارے حقوق camouflage کیا جائے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں یہ پرولیج ہے پرولیج اس صورت میں ہے کہ اگر آپ ترقیاتی پروگرام میں شہری آبادی کو نظر انداز کرتے ہیں اور عوام کو اس کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو حقیقت میں وہ ہماری شہرت پر اثر انداز ہوتا ہے وہ بات آنے والے وقت پر آنے والے انتخابات پر اثر انداز ہوتی ہے اس لیے یہ ہمارا پرولیج ہے کہ ہم یہاں ان کے لیے fight کریں۔ خالی technicalities of law میں آپ ہمیں الجھا کے نہ رکھیں ۔ بلکہ ہمیں موقع فراہم کریں کہ ہم اس کے اوپر واضح تقریر کر سکیں۔ اس پر بحث کر سکیں اور اپنے عوام کے لئے اس اسمبلی سے اچھا پروگرام لے کر جائیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس کو admit کرنا ضروری ہے۔ ورنہ technicalities of law

میں اس کو الجھا کے رکھ دینا اور عوام کے حقوق کو غصب کرنا ہماری اسمبلی کی روایت نہیں ہے۔

جناب سپیکر ۔ فضل حسین راہی صاحب۔

چودھری فضل حسین راہی ۔ جناب والا۔ میں چاہوں گا کہ آپ مجھے پنجابی میں بولنے کی اجازت دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر ۔ میری جو 10 تاریخ کی رولنگ تھی اب اس موقع پر میں اس کی وضاحت کردوں کہ وہ (for all times to come) ہمیشہ کے لئے نہ تھی بلکہ اس میں قواعد کے مطابق یہ فیصلہ کرنا تھا کہ آیا سپیکر کو اس سلسلے میں اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی آسانی سے اپنا مافی الضمیر فاضل رکن کے بارے میں یہ تسلی کرلینے کے بعد کہ وہ اردو میں جو قومی زبان ہے روانی سے اور بیان نہیں کر سکتے ہیں۔ انہیں کسی اور زبان میں بات کرنے کی اجازت دے یا نہ دے ؟ میری رولنگ اس بات پر تھی کہ یہ قواعد کے مطابق سپیکر کے دائرہ اختیار میں ہے ۔ چونکہ اس وقت معاملہ فضل حسین راہی صاحب کا تھا اور میں دیکھ رہا تھا کہ وہ اپنا مافی الضمیر آسانی کے ساتھ اردو زبان میں بیان کر سکتے ہیں اس لئے میں نے یہ رولنگ دی کہ یہ سپیکر کے دائرہ اختیار میں ہے اور فضل حسین راہی صاحب اردو میں بات کریں۔ لیکن یہ میری صوابدید ہے اور اس صوابدید کو میں بطور سپیکر ہمیشہ ممبران کے حق میں استعمال کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا اس لئے آج میں صوابدید کو فضل حسین راہی صاحب (کے حق) میں استعمال کرتے ہوئے انہیں پنجابی میں بولنے کی اجازت دیتا ہوں۔نعرہ ہائے تحسین

چودھری فضل حسین راہی ۔ جناب تہاڈی بڑی مہربانی تہاڈا بڑا شکریہ۔

جناب سپیکر ۔ معزز وزیر قانون کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

وزیر قانون - جناب سپیکر - میں اس قاعدے کی تشریح کے لئے بے حد شکر گزار ہوں لیکن قاعدہ جو کچھ کہہ رہا ہے وہ یہ ہے کہ عام طور پر اس ایوان میں تقاریر اردو میں ہوں اگر سپیکر اس بات پر مطمئن ہوں کہ فاضل رکن اردو میں اپنا مافی الضمیر بیان نہیں کر سکتے تو پھر جناب سپیکر کو یہ اختیار ہے کہ وہ کسی رکن کو انگریزی یا کسی اور زبان میں بات کرنے کی اجازت دیں۔ فاضل رکن جناب راہی کے متعلق یہ رولنگ آ چکی ہے کہ وہ اپنا مافی الضمیر اردو میں بہت عمدہ طریقے سے ادا کر سکتے ہیں - لہذا یہ قاعدہ حاجی ہوتا صاحب کے حق میں تو استعمال ہو سکتا ہے لیکن میرے خیال میں جناب راہی پر نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ تو اپنا مافی الضمیر بہت عمدگی سے اردو میں بیان کر سکتے ہیں -

جناب محمد صدیق انصاری - جناب سپیکر - آپ نے فیصلے میں مافی الضمیر کا حوالہ دیا ہے - میں آپ سے گذارش کروں گا کہ کسی کے مافی الضمیر کا فیصلہ آپ نہیں فرما سکتے اپنے مافی الضمیر کے متعلق انسان نے خود فیصلہ کرنا ہوتا ہے اور خود فیصلہ کر کے جناب سے عرض کرنا ہوتا ہے کہ میں پنجابی میں یا اردو میں بات کرنا چاہتا ہوں انسان اپنے مافی الضمیر کا فیصلہ خود ہی کر سکتا ہے اس لیے جو آپ نے فرمایا ہے - اس کی وضاحت چاہوں گا۔

جناب سپیکر - آپ relevant نہیں ہیں آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ہے

چوہدری فضل حسین راہی - جناب سپیکر صاحب - میں اوس رولنگ دے اتے قانون دے والے نال وزیر قانون صاحب نوں صرف ایہہ عرض کرنا چاہواں گا کہ اوہناں نے جہڑی اوہدی interpretation کیتی سی

وزیر قانون - پوائنٹ آف آرڈر ابھی یہ فیصلہ ہونا ہے کہ فاضل رکن نے اردو میں تقریر کرنی ہے یا پنجابی میں۔

چودھری فضل حسین راہی - وہ رولنگ تو آچکی ہے

جناب سپیکر - میں نے اپنی رولنگ کی وضاحت کر دی ہے کہ وہ رولنگ قواعد کے بارے میں تھی۔ قواعد کے تحت سپیکر کو یہ اختیار حاصل ہے کہ نہیں - کہ وہ کسی رکن کو پنجابی یا اردو یا انگریزی میں بات کرنے کی اجازت دیں۔ تو میری رولنگ اس بات پر تھی کہ سپیکر کو قواعد کے مطابق یہ اختیار حاصل ہے اور اس بات کا بھی فیصلہ سپیکر کو کرنا ہے کہ کوئی بھی فاضل رکن اپنا مافی الضمیر آسان طریقہ سے بیان کر سکتا ہے یا نہیں - تو میں اس پر اپنا فیصلہ دے چکا ہوں - فضل حسین راہی صاحب پنجابی میں تقریر کریں گے لودھی صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں -

پارلیمانی سیکرٹری (مسٹر لیس) (جناب محمد ارشد خان) جناب والا میں بڑے ادب سے

گذارش کروں گا کہ جسمیں سیکشن کے تحت آپ نے پرسوں اس ہاوس میں رولنگ دی ہے وہ بالکل صحیح ہے اس سیکشن کے دو حصے ہیں - ایک mandatory ہے کہ یہ ہر صورت میں اردو میں اپنا موقف بیان کریں گے - اس سیکشن کا دوسرا حصہ آپ کو discretion عطا کر رہا ہے اور وہ discretion آپ نے یہ سوچ سمجھ کر استعمال کرنی ہے کہ وہ ممبر اپنا نقطہ نظر اردو میں بیان کر سکتا ہے

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - آپ تشریف رکھیں۔

چوہدری محمد ارشد خان لودھی - اب جناب If you are satisfied اسکے بعد آپ نے Ruling دی ہے -

وہ اگر اردو میں تقریر کر سکتے ہیں—تو وہ اس کے بعد آپکی رولنگ صحیح تھی میں بڑے ادب سے یہ کہہ رہا ہوں کہ دوسری رولنگ جو ہے یہ اسکو Satisfied نہیں کر سکتی

He can speak in Urdu very well.

مولانا محمد عبدالاکبر چترالی سبحان والا یہ لسانی بات شروع ہو گئی ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں یہ ایک غلط تاثر کی ہوا پیدا کرنے والی ہے— میری یہ التماس ہے یہ قانون کہ یہاں عام طور پر زبان اردو میں گفتگو کی جائے اسے منسوخ کرنا چاہئے—اور ہونا یہ چاہئے کہ پاکستان کا ہر شہری جس زبان میں وہ چاہئے وہ اسمبلی کے اندر گفتگو کر سکتا ہے— (تالیاں) کیونکہ اسلام میں زبان کو نہیں دیکھا جاتا اسلام میں کردار کو دیکھا جاتا ہے اگر ہم زبانوں کا جھگڑا چھوڑ دیں گے تو اس سے صوبائی تعصب پیدا ہو جائے گا—اسلئے میں چاہتا ہوں کہ قانون یوں ہونا چاہئے کہ ممبران اسمبلی جس زبان میں چاہیں وہ کسی بھی پاکستان کی زبان میں گفتگو کر سکتے ہیں—

جناب سپیکر —اسطرح آپکو رولز میں ترمیم کرنا ہوگی — اسوقت ایوان کی کارروائی رولز کے تحت چل سکتی ہے —

چوہدری محمد اعظم چیمہ—جناب والا رولز کے مطابق اور ضابطے کے مطابق فاضل سپیکر چیئرمین ہوتے ہیں— اور ہمارے سرپرم ہوتے ہیں— اس دن کی رولنگ جو جناب نے دی تھی تو انہوں نے کہا کہ ٹھیک تھی لیکن آج میرے فاضل دوست کل کی رولنگ سے اتفاق نہیں کر رہے تو میں یہ عرض کرونگا کہ آج بھی اسی سپیکر نے رولنگ دی ہے اس سے ہمیں اتفاق کرنا چاہئے—اور اسکا احترام کرنا چاہئے—اور فاضل حسین راہی کو اس رولنگ کے مطابق تقریر کرنے کی اجازت ہونی چاہئے—

وزیر قانون—جناب سپیکر - میں آپ کی اجازت سے گذارش کرونگا اس وقت مسئلہ لسانی بحث کا نہیں اور ضد بازی کا بھی نہیں ہے—بلکہ قواعد کے مطابق اس

ایوان کی کارروائی کو خوش اسلوبی سے جاری رکھنے اور اسکے لئے اچھی روایات کے قائم کرنے کا ہے۔ سیکشن 192 واضح کرتا ہے

چوہدری خالد محمود — آپکی رولنگ کے بعد میں بات شروع کر دی جائے گی یہ قواعد کی خلاف ورزی نہیں ہے جب آپ نے فیصلہ صادر فرما دیا ہو تو قانون ہے کہ اس کے بعد جناب سپیکر شروع ہو جائے

(ریکارڈ)

وزیر قانون—جناب سپیکر میں اس ایوان کی اطلاع کیلئے رولنگ کا حوالہ دے رہا تھا کہ ایک باب قواعد کو پڑھا جائے فرمایا کہ یہ قاعدہ کیا کہہ رہا ہے—

Page 176, Rule 192 of the Rules of Procedure.

پہلا پورشن

"Members shall ordinarily address the Assembly in Urdu, but any member who cannot adequately express himself in Urdu, may with the permission of the Speaker, address the Assembly in English or in other recognised language of the Province."

اب جناب اس قاعدہ کا جو متعلقہ حصہ ہے اور جسکے متعلق جناب سپیکر اپنی رولنگ دے چکے ہیں کہ فاضل رکن اردو زبان میں بہتر احسن طریقہ سے تقریر کر سکتے ہیں۔ اب اس کے بعد اس قاعدے کا اگلا حصہ ہے خیال میں اس میں رکن بولا کہ نہیں ہوتا تاہم جناب سپیکر اگر آپ انکو اجازت دیتے ہیں تو میں جناب کی خدمت میں یہ شعر نذر کرتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ

سروت کی قسم تیزی خوشی کے واسطے اکثر
سیراب دشت کو آب رواں کہنا ہی پڑتا ہے

رانا پھول محمد خان۔ — پوائنٹ آف آرڈر میں یہ گذارش کرونگا کہ آپنے جب یہ فیصلہ کر دیا کہ وہ پنجابی میں تقریر کریں گے اسکے بعد یہ آدھ گھنٹہ ضائع کیا گیا ہے اور میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ ہمارے وزیر صاحب اچھی انگریزی بھی جانتے ہیں اور ابھی تک محبت کا خیال بھی رکھتے ہیں لیکن میں یہ عرض کر دوں کہ راہی صاحب کا تو سارا وقت ضائع ہو گیا ہے۔ آپکی رولنگ کے بعد میں اپنے ایمانداری نال سمجھدا آں اور حالے وزیر وی سمجھدے نے لیکن اوہ اپنی گل دے اوتے اڑے ہوئے نے آپ نے فیصلہ اے پیدا ہوندا کہ جدوں اسمبلی دے وچ استحقاق بن گیا اور اودا فیصلہ ہو گیا جدوں اسمبلی نے فیصلہ کر دیتا او ممبران دا استحقاق بن گیا اور جدوں تسی اخباراں دے وچ اے گل کہہ دتی کہ 35 لاکھ روپیہ ہے ممبر نوں دتا جا رہا ہے تسی اپنے تاثر پیدا کر دیتا کہ جیسا اے 35 لاکھ روپیہ ممبران دی جیب دی وچ دے گیا اے

چوہدری گل نواز خان وڑائچ ۔ جناب سپیکر یہ اے ڈی پی جو گورنمنٹ نے دیہاتوں کو دی ہے میں دیہات اور شہروں میں تفریق نہیں کرنا چاہتا وہ بھی ہمارے بھائی ہیں اور ہم سب اکٹھے ہیں دراصل یہ رقم تھی ڈسٹرکٹ کونسل کے پاس تھی یہ ڈسٹرکٹ کونسل دیہات کو دی گئی تھی ڈسٹرکٹ کونسل دیہات میں پیسہ لگاتے تھے اس رقم کو استعمال کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ کونسل نے ٹینڈر کال کر لئے تھے۔ لیکن اب لئے ہیں وہ رقم دی گئی ہے۔ اور لوگ ہمیں گالیاں نکالتے ہیں۔ کہ وہ ہمارا سکول تھا اور آپ نے اس کو فلاں جگہ بنا دیا ہے ہماری سڑک تھی تم نے توڑ دی ہے اعتراض یہ ہے کہ یہ وہ رقم ہے جو ڈسٹرکٹ کونسل کو دی گئی تھی اس میں شہر کا تو کوئی حصہ نہیں ہے۔

چوہدری فضل حسین راہی ۔ اور میں اے سمجھدان کہ جیدا بعد دے وچ نوٹیفکیشن جاری ہویا ہدایت نامہ جاری ہویا اے کہ ڈسٹرکٹ دے جیڑے لوگ آ انہاں نوں دے دیو اور شہراں دے لوکاں نوں نہ دیوں ایدے نال اے حقیقت آ کہ ساڈے شہری ممبر دا استحقاق مجروح ہویا اے اے لوگ انہاں دا کول اپنے مسئلے لے کے آندے ان کہ 35 لاکھ دے وچ ساڈیاں گلاں باتاں پوری کریو ایس نوں اے گل کتھی اے کہ حکومت نے سانوں کچھ نہیں دینا اس پر بحث کی اجازت نہیں ہو سکتی اگر وزار اور پارلیمانی سیکرٹریز اس قانون کی دھجیاں اڑائیں تو آپ دوسروں کو کیا فرما سکتے ہیں ۔

جناب سپیکر۔ آپ تشریف رکھیں۔ راہی صاحب۔

چوہدری فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر صاحب تساں آج اپنی رولنگ بدلی تہاڈا بہت بہت شکریہ ادا کردان ۔

سید طاہر احمد شاہ جنابہ سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔ فاضل رکن نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں آپ نے اپنی رولنگ بدلی ۔ آپ نے اپنی رولنگ تبدیل نہیں کی ہے بلکہ آپ نے آج کی نشست کے لئے آپ نے نئی رولنگ دی ہے۔

چوہدری فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر میں تہاڈی اس رولنگ دی سپورٹ دے وچ اے عرض کرنا چاہاں ۔ میں اے ضابطے 192 دے تحت گل کرنی چاہاں ارکان اسمبلی اردو میں خطاب کریں گے لیکن کوئی رکن جو اردو میں اپنا مافی الضمیر تسلی بخش طور پر ادا نہیں کر سکے تو سپیکر دی گل آخیر تے آن دی اے پہلے ممبر دا مسئلہ ہے ممبر اپنا مافی ضمیر کھڑی زبان دے وچ ادا کر سکدا اے

جناب سپیکر۔ اس پر فیصلہ ہو چکا ہے آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب سپیکر مجھے اپنی تحریک کی حمایت میں کچھ بیان کرنا ہے اگر آپ مجھے انکے بعد اجازت دے دیں تو یہ بہتر نہ ہوگا

جناب سپیکر ۔ ٹھیک اے

چوہدری فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر صاحب سید طاہر احمد صاحب نے آج جو تحریک ایوان دے وچ پیش کیتی او دے وچ انہاں نے دسیا کہ 250 کروڑ روپیہ اے ڈی پی پنجاب دے ممبراں واسطے رکھیا گیا سی اے براڈ الو کیشن کیتی گئی سی او ستوں بعد 250 کروڑ روپیہ دیہاتی حلقیاں دے وچ تقسیم کیتا گیا اور اے شہری حلقاں نوں تقسیم نہیں کیتا گیا۔ ایدے بارے میں انہاں دا موقف یہ اے کہ ایدا اے نال خاصطور پر شہری گل نہ تے کوئی جائز لگ دی اے اور نہ سانوں کرنی چاہئے دی آ اسی اے چال جاتے آں کہ ساڈے دیہاں پاکستان اور ساڈے دھات پنجاب دی ترقی ہوئے اور اوتھوں دی آبادی نوں روکن واسطے اوتھے بہتر منصوبے بنوائے جان اور ادے وچ شہراں دے حق نوں تے غصب نہ کیتا جاوے تساں شہر دے ممبراں نوں بالکل نکرے لاکے اروڈ دے پاسے ٹر ہو بالی میں ایہ گل سمجھدا ہاں کہ جہڑی وزیر قانون صاحب نے وضاحتگیش اے کہ 38 کروڑ روپیہ فیصل آباد ڈویلپمینٹ اتھارٹی نوں دیتا گیا۔ او 38 کروڑ روپے دی گرانٹ ہمیشہ گورنمنٹ دی طرفوں جاندی رہی اے۔ ایہ نئیں ہویا کہ کہ الیکشن ہوئے نیں تے انہاں نے 38 کروڑ روپے دے دیتے نیں۔ دوسری گل میں اے عرض کرانگا کہ جس طرح جناب صدیق سالار صاحب نے کیہا کہ ایہ پیسہ ایشین ڈویلپمینٹ بینک دا اے۔ تے انہاں نے قرضہ دتا اے۔ انہاں نے ایہناں کولوں بمع سود واپس لینا اے۔ ایہ ساڈے اتے گونمنٹ دی مہربانی نئیں۔ ایہ جہڑا منصوبہ سی جیہدے واسطے ہن پیسے ملے نیں منصوبہ 1979 وچ شروع ہونا سی تے ایہدی تکمیل 86-1985 تک ہونی سی لیکن ایہ تاں ابتدائی سٹیج تے منصوبہ اے جیہدے واسطے انہاں نے نشاندھی کیتی اے تے اوھدی ہن ECNEC دے کولوں منظوری ملی اے۔ کاغذی طور پر آج 1985ء وچ اور منظور ہویا اے۔ ست اٹھ سال ایسے طرح او کاغذاں وچ چلدا پھردا رہیا۔ میں ایہ کہناں کہ جہڑا اج نیں کہندے او کہ اسیں 38 کروڑ روپیہ دتا اے او صرف پانی واسطے اے جہڑا جناب دے دریا توں مٹھا پانی شہرنوں سپلائی کرناں اے او ممبراں واسطے کوئی نئیں ۔اوھدے وچوں ممبراں نوں compensate نئیں کیتا جا سکدا اسی واسطے ایہ صریحا * * * بولیا گیا۔ ایہ ایوان دی توہین کیتی گئی اے۔ پیسے ممبراں دے اتے چھڈ کے ایسے * * * * توں کم لیا گیا اے کہ اسیں 38 کروڑ روپیہ convert کیتا اے۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی۔ جناب والا میری گزارش ہے کہ فاضل ممبر نے جو لفظ , * * * , استعمال کیا ہے وہ واپس لیں یا اسے حذف کیا جائے۔ جناب والا اس وقت جو مسئلہ ہے وہ Admissibility of Privilage کا ہے ۔ اور اس وقت Admissibility سے باہر بحث ہو رہی ہے۔ میری گزارش ہے کہ Admissibility پر اس کو confine کیا جائے ۔ اس کے بعد ابھی اگلی بات کی جائے۔

* * * * (بحکم سپیکر الفاظ حذف کئے گئے)

چوھدری فضل حسین راھی ۔ جناب والا۔ حقیقت ایہ وے کہ اے ڈی پی نوں بطور سیاسی ھتھیار استعمال کیتا جا رھیا اے۔ جیہڑے ممبر پنجاب حکومت دے نال تعاون کون گے اوہ بالکل رستہ کڈھن گے ۔ اگر شہر دے ممبر ھون گے تے اوہ راستہ کڈھن گے۔

چوھدری گل نواز خاں وڑائچ۔ جناب والا۔ ھم نے بچا کے شہر والو کو بھی دیا ھے۔ کسی پارٹی کا کوئی خیال نہیں۔ اور نہ ھی یہ ھے کہ یہ پانی کے لئے دیا گیا ھے۔یہ تمام ممبر صاحبان کو دیا گیا ھے ۔اس لئے میں راھی صاحب سے استدعا کرتا ھوں کہ وہ یہ الفاظ نہ کہیں ۔

چودھری فضل حسین راھی ۔ جناب والا میں عرض کردا ھاں کہ میری گل غلط کوئی نئیں ۔ تہاڈے وزیر حضرات ایہدے چیئرمین نیں۔۔۔

جناب سپیکر ۔ آرڈر پلیز۔ راھی صاحب ! مہربانی کرکے تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز۔

رانا پھول محمد خاں ۔ جناب والا ۔آپ اس چیز کو ملتوی کردیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر ۔رانا صاحب ! آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

چوھدری محمد اصغر ۔ جناب والا۔ میں اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاھتا ھوں۔۔۔

جناب سپیکر۔ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاھتے ھیں؟ (قطع کلامیاں)

Rahi Sahib, you are not relevant. Take your seat please.

جی چودھری صاحب۔ آپ اس کی Admissibility پر بات کر سکتے ھیں ۔

چوھدری محمد اصغر ۔ جناب والا ۔ میں اس ترقیاتی منصوبہ بندی کے متعلق عرض کر دیتا ھوں کیونکہ یہ بحث چھڑی ھوئی تھی کہ آیا یہ رقم شہروں کو دی جانی چاھیے یا دیہاتکو دی جانی چاھیے۔

جناب سپیکر ۔ یہ Admissibility پر بات نہیں ھو گی۔

چوھدری محمد اصغر ۔ جناب والا ۔ شاہ صاحب نے جیہڑا پروولیج موشن پیش کیتا اے میں اس دی مخالفت وچ عرض کرانگا ۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر ۔چودھری صاحب آپ کو پنجابی میں بولنے کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں ھے

چوھدری محمد اصغر ۔ نہیں جناب ۔ میں اردو میں بات کرتا ھوں۔ جناب والا مجھے گزارش یہ کرنا ھے کہ پاکستان میں شہروں اور دیہاتوں کی تقسیم ایک طریقے سے ھو چکی ھے ۔تمام ممبران جانتے ھیں کہ پورے پاکستان میں بہت بڑی کمیٹیوں سے لیکر یعنی کراچی کی بہت بڑی کمیٹی سے لیکر فیصل آباد لاھور ایل ڈی اے۔ کارپوریشن وھاں بھی ممبر بنے ھیں یہ نہیں کہ وہ ممبروں سے خالی ھیں ایم این اے اور ایم پی اے وھاں بھی بنے ھیں ۔ (قطع کلامیاں)

MR. SIFAKIE : Please address the Chair. No. cross talk

چوہدری محمد اصغر۔ جناب والا ہر جگہ پر تقسیم ہو چکی ہے حتی کہ ٹاؤن کمیٹیاں بھی بن چکی ہیں اور اسی طرح دیہات کا ہر شخص یعنی دیہات کا ہر دیہاتی جب شہر کی طرف جاتا ہے تو داخل ہونے سے پہلے وہ شہر کی چونگی پر کوئی نہ کوئی ٹیکس ادا کرتا ہے اس کے بعد وہ شہر میں داخل ہوتا ہے اور اس کے بغیر اسے جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ وہ نہ اپنا مال وہاں پر لے جا سکتا ہے۔ نہ اپنی لکڑی وہاں لےجا سکتا ہے۔ نہ اپنی کپاس لے جا سکتا ہے۔ نہ اپنی گندم لے جا سکتا ہے تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تمام چیزیں دیہات سے شہروں کی طرف منتقل ہوتی ہیں اور وہ پیسہ شہر کی ترقی پر لگتا ہے لیکن دیہات کے لیے کوئی پیسہ نہیں ہے اور نہ کوئی ایسا ٹیکس ہے جو اسکی ترقی پر لگے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا اگر تو اپنے میری تحریک کو admit کر لیا ہے اور ڈیبٹ کی اجازت دے دی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ فاضل ممبر relevant ہیں۔ اگر آپ نے بحث کی اجازت نہیں دی ہے تو

He is not relevant.

Mr. Speaker. He is irrelevant,

Please take your seat. Please take your seat.

(قطع کلامیاں)چودھری صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ آپ کی بات کو میں irrelevant قرار دے چکا ہوں وہ برمحل نہیں ہے وہ بر موقع نہیں ہے۔ موضوع کے مطابق نہیں ہے آپ تشریف رکھیں شاہ صاحب آپ کچھ کہنا چاہیں گے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جی۔اپنی تحریک کی سپورٹ کے سلسلے میں؟

جناب سپیکر۔ ۔ جی

سید طاہر احمد شاہ — جناب سپیکر ! اصل میں مسئلہ یہ ہے کہ میرا تحریک استحقاق کے پیش کرنے کا جو مقصد ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ تحریک استحقاق اس طریقے سے بنتی ہے کہ جب پنجاب کی پوری اسمبلی اس ایوان میں کوئی فیصلہ کرلیتی ہے تو وہ اس فیصلے کے مطابق ہر رکن اسمبلی کا وہ استحقاق خود بخود بن جاتا ہے۔ اور جب پنجاب اسمبلی نے اپنے بجٹ اجلاس میں یہ طے کیا تھا کہ وقت کی قلت کے باعث بجٹ سازی کرتے وقت چونکہ عوامی نمائندگان سے مشاورت نہیں کی جا سکی تھی اس لئے پنجاب اسمبلی نے ڈیڑھ سو کروڑ روپے کی رقم یہ کہہ کر بجٹ میں مخصوص کی تھی کہ اس رقم کو استعمال کرتے وقت ارکان اسمبلی کی رائے سے منصوبہ بندی کرکے اس پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ جناب والا۔ اس بات کی تشہیر اخبارات کے ذریعے کی گئی خواہ وہ دیہاتی عوام تھے یا شہری عوام تھے ان تک بات پہنچی کہ اب انکے مسائل کے حل کے لئے ارکان اسمبلی کے پاس رقم آئے گی۔

جناب سپیکر۔ یہ repetition ہے۔ اس پر آپ بات کر چکے ہیں۔

سید طاہر احمد شاہ۔ نہیں جناب۔ میں نے یہ بات نہیں کی ہے جناب سپیکر آپ میری گزارش سن لیں میں نے بڑے آرام سے اور سکون سے باتیں سن لی ہیں

جناب سپیکر۔ آپ اس کی Admissibility پر باتکریں۔ آپکی تحریک پر گورنمنٹ کی طرف وزیر قانون صاحب کچھ assurance دے چکے ہیں۔ اور نمبر دو یہ کہ وہ آپ کی تحریک کو آؤٹ آف آرڈر قرار دینے کے لئے رولز کا حوالہ دے چکے ہیں کہ یہ آپکی پر وولیج موشن باضابطہ نہیں ہے۔ آپ اس پر بات کریں۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا۔ اس پر ہی تو میں باتکر رہا ہوں۔ کہ جب اسمبلی نے ایک فیصلہ کرلیا اور قانون بن گیا۔ ایک ایکٹ بن گیا۔ ایک فعل سرزد ہو گیا۔ اب اس کے تحت یہ ہر رکن اسمبلی کا یہ پر وولیج بن جاتا ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقے کی تعمیر و ترقی کے لئے عوامی مسائل کو حل کرنے کے لئے اپنی اپنی تجاویز دیں اور حکومت اس کی پابند ہو جاتی ہے کہ وہ اس کو منظور کرے اور اس پر عملدرآمد کرے اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ میری تحریک کا استحقاق بن جاتا ہے۔

یہ وزیر موصوف یا جو قائم مقام وزیر قانون ہیں وہ قانون کی موشگافیوں کا سہارا لینا چاہتے ہیں جناب والا اب یہاں پر یہ بھی ذکر کیا گیا کہ دیہاتوں میں ترقی نہیں ہوئی جناب والا میں یہ کہتا ہوں کہ میں شہروں میں آپکو ایسے علاقے دکھا سکتا ہوں کہ جہاں اگر آپ علاقوں کے مسائل کو سامنے رکھیں گے تو دیہات میں لوگ ان سے کہیں بہتر زندگی بسر کر رہے ہیں شہری لوگ غریب آبادیوں میں کیڑوں مکوڑوں کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں

(قطع کلامیاں) (Shame , Shame)

جناب سپیکر۔ وزیر اوقاف پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں۔ آرڈر پلیز۔

وزیر اوقاف۔ (ملک خدا بخش ٹوانہ)۔ جناب والا۔ گزارش یہ ہے کہ یہ بحث جو کہ دیہاتی اور شہری کے متعلق چل پڑی ہے۔ اس سے دونوں طبقوں کے درمیان نفرت پیدا ہونے کا امکان ہے۔ آپ مہربانی کرکے محرک کو پابند کریں۔ کہ وہ اپنی تحریک کو اے ڈی پی تک ہی محدود رکھیں شہری اور دیہاتی کے معاملے پر منافرت پھیلے گی۔

جناب سپیکر۔ آپ اس تحریک کی Admissbility کے بارے میں بات کر سکتے ہیں اور اس ضمن میں آپکو Brief ہونے کے لئے کہوں گا۔

چوہدری خادم حسین۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر۔ آپ اس ضمن میں بولناچاہتے ہیں۔ تو پہلے شاہ صاحب کو بات کر لینے دیں۔ راہی صاحب آپ تشریف رکھیں۔

چوہدری فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔ بات یہ ہے کہ اس

قسم کا ہدایت نامہ جاری کر کے گورنمنٹ نے جان بوجھ کر یہاں پر شہری اور دیہاتی کی لڑائی کھڑی کی ہے اور اس سے حکومت کے مقاصد پورے ہو رہے ہیں۔ اور یہ غلط بات ہے۔

جناب سپیکر۔ یہ متعلقہ بات نہیں ہے۔ Take your seat please

جی شاہ صاحب۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا میں نے اپنی تحریک کی حمایت میں پہلے عرض کی ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ جب پنجاب اسمبلی نے کوئی چیز پاس کر دی ہے تو اس کے بعد وہ فیصلہ ہر رکن اسمبلی کا ایک استحقاق بن جاتا ہے۔ اور اس استحقاق کے تحت بلا تمیز شہری یا دیہاتی ہر رکن اسمبلی کے علاقہ میں عوام کے اپنے مسائل ہیں اور ان مسائل کو حل کرنے کے لئے منصوبہ بندی کی اور فنڈز کی ضرورت ہے جس کے لئے میں نے یہ تحریک پیش کی ہے۔ اگر فاضل وزیر یا آپ میری اس تحریک کی اجازت نہیں دیں گے اس کو admit نہیں کریں گے تو پھر شہری لوگ صرف یہ کہیں گے۔

جن گلیوں میں تو نے مجھ سے کچھ جھوٹے اقرار کئے تھے
اب اس حال افسردہ میں ان گلیوں میں گھوم رہا ہوں

جناب سپیکر۔ لاء منسٹر صاحب کچھ کہنا چاہیں گے۔

وزیر قانون۔ — جناب سپیکر۔ مجھے اس بات سے اتفاق ہے جیسا کہ فاضل رکن نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ میں اس تحریک استحقاق پر قانون کا سہارا لے رہا ہوں میں ان کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ اور وہ اس لئے کہ ہم نے اس ایوان میں بیٹھ کر قانون اور قواعد کا احترام نہ کیا تو پھر کون کرے گا۔ اور دوسرے یہ کہ اگر ہم قواعد و ضوابط کے اندر رہ کر اس ایوان کی کارروائی کو نہ چلا سکے تو مجھے خدشہ ہے کہ پھر شاید ہم ان باوقار روایات کو قائم نہ رکھ سکیں جو کہ اس معزز ایوان کے ساتھ وابستہ ہیں۔ جہاں تک اس تحریک استحقاق کی admissibility کا تعلق ہے قاعدہ 55 کا پیرا اول بالکل واضح ہے کہ مسئلہ آئین کسی قانون یا کسی ضابطہ کے تحت وضع کردہ قواعد کے تحت عطا کردہ استحقاق سے متعلق ہو۔ جو کہ نہیں ہے اور قاعدہ سوم یہ کہہ رہا ہے کہ مسئلہ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے کسی مخصوص معاملہ سے متعلق ہو اور یہ مسئلہ recent occurrence کا بھی نہیں ہے۔ میرا یہ خیال ہے کہ جیسی تجویز میرے محترم بھائی شاہ صاحب نے کہی تھی اور اس پر میں نے اس ایوان میں یقین دہانی کرائی تھی کہ اگر ایک مسئلہ قواعد اور ضابطوں میں نہیں آتا ہے۔ تو ہم قواعد و ضوابط کی بالا دستی کو تسلیم کرتے ہوئے یہ دیکھیں کہ کیا اس مسئلہ کے متعلق کسی اور فورم میں بات ہو سکتی ہے اور میں نے اس کے متعلق گزارش کر دی تھی کہ شہری علاقوں سے تعلق رکھنے والے فاضل اراکین اس بات پر صلاح مشورہ کے لئے جناب قائد ایوان سے اور چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ سے مل بیٹھ کر اس موضوع

پر بات کریں۔ میرا خیال ہے کہ یہ ہی اس معاملے کا بہتر راستہ ہے اور وہیں پر یہ مسئلہ احسن طریقہ سے حل ہو سکتا ہے۔ قانون کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے میں پھر یہ گزارش کروں گا کہ یہ تحریک استحقاق قواعد و ضوابط کے مطابق نہیں ہے لہذا اسے بے ضابطہ قرار دیا جائے۔

سردار زادہ سید ظفر عباس— پوائنٹ آف آرڈر سر ۔

جناب والا وزیر قانون صاحب نے رول 55 کی دفعہ (1) اور(3) کا سہارا لیا ہے وہ یہ بھول گئے ہیں کہ اس میں سب سیکشن (4) بھی ہے اور وہ یوں ہے کہ—

The matter shall be such as requires the intervention of the Assembly.

جناب والا اس رولز میں جس بات کا ذکر ہے وہ یہ ہے کہ جس کام کو اسمبلی کے باہر رہ کر نہیں کیا جا سکتا یہ اس بارہ میں ہے کیونکہ یہ ہر ایک ممبر کا حق ہے اسمبلی کا ہر ممبر چاہے وہ دیہاتی ہو یا شہری اس کا یہ حق ہے کہ ڈویلپمنٹ کے متعلق جو بھی کوئی معاملہ ہو وہ اپنی اسمبلی کے اندر زیر بحث لایا جائے کیونکہ ان کا یہ حق بنتا ہے اور اس کے سوا اور کوئی اس سے بہتر فورم نہیں ہے جہاں پر وہ مل بیٹھ کر اظہار کر سکتا ہے۔ اگر کسی وزیر صاحب کے ساتھ پرائیویٹ بات کی جائے گی تو اس سے دوسرے ارکان مستفید نہیں ہو سکیں گے۔ دوسرے ممبر کو یہ پتہ نہیں چل سکے گا کہ کیا بات ہو رہی ہے اسکا حق کیا ہے اور انکا کونسا حق مجروح کیا جا رہا ہے۔ اسلئے اس تحریک استحقاق کو اسمبلی کے اندر ہی زیر بحث لانا چاہیے اور اسے آپ کو admit کر لینا چاہیے۔

جناب سپیکر— چوہدری خادم حسین ۔

چوہدری خادم حسین — جناب سپیکر شہری اور دیہاتی کا مسئلہ بڑی دیر سے زیر بحث ہے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ شہری اور دیہاتی کا مسئلہ نہیں ہے شہریوں کو بھی ترقیاتی پروگرام مل رہے ہیں اور دیہاتیوں کو بھی ترقیاتی پروگرام مل رہے ہیں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ استحقاق ان کا مجروح ہو رہا ہے جن کا حلقہ کچھ شہری ہے اور کچھ دیہاتی ہے جب یہ سکیمیں بن رہی تھیں وزیر موصوف خود وہاں پر تشریف لے گئے اور اس سلسلہ میں میٹنگ ہوئی اور اس میں یہ فیصلہ ہوا کہ یہ رقم صرف دیہاتیوں کے لئے ہے۔

جناب سپیکر۔ Sorry, you are not relevant

راجہ صاحب آپ کچھ کہنا چاہیں گے ۔ لیکن صرف admissibility پر بات ہو گی ۔

راجہ خلیق اللہ خان — جناب والا رول 55 میں شق (4) کا حوالہ دیا ہے لیکن آپ نے رول 55 کو پورا نہیں پڑھا۔

"The right to raise a question of privilege shall be governed by the following conditions":

یہ نہیں کہ صرف ایک شرط پوری ہو یہ جو چار شرطیں ہیں ان کو سامنے رکھ کر آپ نے فیصلہ کرنا ہے۔ اگر یہ ایک یا دو یا تین ہوتیں تو پھر اس کے لئے علیحدہ proviso ہوتی۔ لہذا ان چار proviso کو سامنے رکھ کر آپ نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ یہ تحریک استحقاق انکے زمرے میں آتی ہے یا نہیں۔ اور اس کے بعد 52 بھی واضح ہے۔ یہ کسی مخصوص ممبر کے لئے بات نہیں ہے یہ قاعدے کی بات ہے۔

"A member may, with the consent of the Speaker, raise a question involving a breach of privilege either of the member or of the Assembly or of a Committee".

اس میں ان کے اکیلے کی بات نہیں ہے ان کا کوئی استحقاق مجروح نہیں ہوا اور نہ ہی اسمبلی کا کوئی استحقاق مجروح ہوا ہے یہ تو جنرل بات ہے یہ تو پالیسی ہے جو گورنمنٹ نے واضح کی ہے۔ پھر رول 55 کی چاروں شقیں اگر لاگو ہوں تب جا کر وہ تحریک استحقاق بنتی ہے ورنہ وہ تحریک استحقاق نہیں بنتی۔

جناب سپیکر۔ چیمہ صاحب آپ کچھ کہنا چاہیں گے۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ — جناب والا میں جناب کی وساطت سے عرض کروں گا کہ جہاں تک admissibility کا تعلق ہے میرے فاضل دوست شاہ صاحب نے بھی فرمایا تھا ۔ جہاں تک استحقاق کا تعلق ہے یہ نہ تو اسمبلی نے پاس کیا تھا اور نہ ہی اسمبلی کا کوئی قانون تھا یہ بات قائد ایوان نے خلوص نیت سے اپنے حالات کے مطابق کی تھی اور اس کے بعد جو بھی معاملہ طے ہوا ان کی تائید میں نے بھی عرض کی ہے۔ لیکن جہاں تک قانون کا تعلق ہے یہ قانون نہیں ہے اور نہ ہی یہ مسئلہ اسمبلی میں پاس ہوا ہے وزیر قانون کی بتین دھانی کے بعد یعنی جس بات سے یہ مسئلہ شروع ہوا وہ اب بھی اس پر قائم ہیں۔ لہذا ان کا استحقاق مجروح نہیں ہوا وہ پرانے پارلیمنٹرین ہیں ان کا کوئی استحقاق پائمال نہیں ہوا جسوقت وہ اس پر کوئی فیصلہ کریں گے یہ ہمارے ممبران کی خواہش کے مطابق جناب قائد ایوان یا ہمارے وزراء جو بھی فیصلہ اپنے وسائل کے مطابق کریں گے پھر وہ ہمارا حق بنے گا اور اس لحاظ سے میں بڑے ادب سے یہ گزارش کروں گا کہ قانونی یا اصولی لحاظ سے یہ تحریک استحقاق نہیں بنتی۔

مہر محمد سلیم — جناب سپیکر۔ میں وزیر قانون کو بجٹ اجلاس کی طرف لے جاتا ہوں اسوقت ہر آدمی نے اس ایوان میں بہت لمبی چوڑی اور دھواں دار تقریریں کی تھیں اور اپنے اپنے مسائل پیش کئے۔

جناب سپیکر۔ آپ admissibility پر بات کریں ۔

مہر محمد سلیم ۔ میں یہی بات کر رہا ہوں اسوقت لوگوں کے منہ بند کرنے کے لئے ایک ریڑ کی چیز منہ میں دی گئی اس بجٹ کو پاس کروانے کے لئے یہ کہا گیا کہ یہ ڈیڑھ سو کروڑ روپیہ جو ہے یہ عسوامی نمائندوں کیلئے ہے اور اس میں یہ وضاحت نہیں کی گئی تھی کہ یہ دیہاتی کیلئے ہے یا شہری کیلئے ہے۔

جناب سپیکر ۔ You are not relevant

مہر محمد سلیم ۔ جناب والا وزیر قانون صاحب اس کی وضاحت تو کر دیں کیونکہ یہ غلط ہے ۔

جناب سپیکر ۔ You are not relevant چوہدری صاحب آپ تشریف رکھیں۔

رانا شمیم محمد خان ۔ جناب سپیکر میں آپ سے پنجابی میں بات کرنے کی اجازت طلب کروں گا ۔

جناب سپیکر ۔ فرمائیں۔

رانا شمیم احمد خان۔ جناب سپیکر میں عسرض کراں گا کہ اے استحقاق اسطرح بندی اے کہ اس توں پہلے جدوں اسمبلیاں نہیں بنیاں سن تمام ترقیاتی سکیماں ضلع کونسلاں تے کارپوریشناں چلاندیاں سن۔ اسمبلی بن توں بعد چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی نے تمام اضلاع وچ جاکے ڈویژن دی سطح تے میٹنگاں کیتیاں نیں ۔ تمام سالانہ ترقیاتی پروگرام صوبائی اسمبلیاں دے ممبران دے سپرد کر دیتا اوراناں نوں پروگرام دے دتے کہ ایدے تحت تسی سڑکاں سکول و ہسپتال وغیرہ دا مسئلہ تسی کرنا اے ۔ تے ضلع کونسلاں نہیں کرن گی۔ اور ادوے مطابق پروگرام بنے تے ضلع لیول تے میٹنگاں ہوئیاں اور اس سال دے جیہڑے سالانہ ترقیاتی پروگرام بنے نیں ایدے متعلق ساڈے نال فیصلے ہوئے نے تو او کچھ کروی رہے نیں شاہ صاحب دا استحقاق اس طرح مجروح ہو یا کہ شہری حلقیاں دے وچ جیہڑے لوگ آناں گول آندے نیں ضلع لیول دے جیہڑے بندے رورل ایریا دے نیں انہاں توں تے سالانہ ترقیاتی پروگرام مل گئے نیں تے او انہاں پروگراماں نوچلان گے ۔ مگر شہری حلقیاں وچ کوئی ترقیاتی پروگرام نہیں ملے او اپنے حلقے دے عوام نوں کی دسن گے ساڈے کول کیہڑے ترقیاتی پروگرام نیں۔ اسطرح انہاں دا استحقاق مجروح ہویا اے کیونکہ انہاں نوں کچھ نیں ملیا۔

جناب سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں حاجی محمد بوٹا صاحب۔

حاجی محمد بوٹا ۔ جناب والا گذارش اے ہے کہ ہر ضلع نوں 50 لاکھ روپے سڑکاں واسطے ملیا ایدی تقسیم دی پوزیشن اے ہے کہ ملتان ضلع وچ 13 ایم پی اے نے خانیوال وچ 8 ایم پی اے نیں کدے 16 ایم پی اے نیں کدے 15 نیں لہذا اے تقسیم غلط اے ہر ایم پی اے دی خواہش اے ہے کہ میرے جیہڑے دیہاتی علاقے نیں اناں وچ سڑکاں بنن لیکن سڑک بنان واسطے شرط اے وے کہ سڑک دی لمبائی کم از کم پنج میل ہونی چاہیدی اے جناب سپیکر یا گر 5 میل سڑک اک ایم پی اے نوں بنا دتی جاوے تے اودے تے کم از کم چالیس لاکھ روپے خرچ ہوندے نیں باقی دے جنے حضرات نیں انہاں نوں تے اک ٹیلی

پیسہ نیں ملدا ۔ جے انہاں نوں برابر تقسیم کر دتا جاوے تے اک ایم پی اے نوں پونے چار لاکھ روپے آندا اے تے اودے نال ادھا میل سڑک مشکل دے نال بندی اے۔ تے اگر ہر سال ادھا میل سڑک بنائی جائے تو اس دیہات وچ 5 میل دا ٹوٹا دساں سالاں دے وچ بنے گا۔ اسطرح تے پہلی سڑک وی ٹٹ جائے تے او سڑک کدی وی مکمل نہیں ہوے گی اس واسطے اس چیز نوں مد نظر رکھدے ہوے کوئی بہتر طریقہ سوچیا جائے جدے نال منصوبہ صحیح طریقہ نال چلے تے اے پیسے ضائع نہ ہون اگر اسے طرح ہر ایم پی اے دے حلقے وچ ادھا ادھا میل سڑک بنائی گئی تے۔

جناب سپیکر ۔ حاجی صاحب شکریہ آپ تشریف رکھیں۔

حاجی محمد بوٹا ۔ جناب والا ساڈے شہر وچ کوئی پیسہ نہیں دتا گیا ایم ڈی اے ملتان نوں مزید فنڈز دتے جان تاکہ اسی اپنے شہری حلقے نوں مطمین کر سکیے۔

جناب سپیکر ۔ اب مسئلہ اس کی admisibility کے متعلق ہے ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب سپیکر مجھے وزیر قانون کے جواب کے سلسلہ میں بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر ۔ شاہ صاحب آپ تشریف رکھیں میں ذرا حاجی صاحب کو موقع دے دوں۔

حاجی سردار خان ۔ جناب سپیکر میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایک گھنٹے سے یہ بحث چل رہی ہے یہ تحریک استحقاق بنتی ہے یا نہیں بنتی ۔ عرض یہ ہے کہ جس طرح ہمیں پہلے بتایا گیا تھا اس کے مطابق کام نہیں ہو رہا۔ ہر ایم پی اے کیلئے 35 لاکھ روپے کا اعلان کیا گیا"

جناب سپیکر۔ آپ relevent نہیں ہیں۔ آپ اس کی admisibility پر بات کریں۔

حاجی سردار خان ۔ جناب والا میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں گورنمنٹ کی پالیسی واضح ہونی چاہیے اور اس پالیسی کے واضح نہ ہونے کی وجہ سے ساری خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں پہلے ہی ہمارے وزیر موصوف .....

جناب سپیکر ۔ حاجی صاحب بات relevent نہیں ہے ۔

I am sorry, I cannot allow you please take your seat.

ملک طیب خان اعوان ۔ جناب سپیکر میرے خیال وچ اس گل تے بحث ہوندے ایک گھنٹہ ہو گیا اے جناب اے فنڈز تے اے منصوبہ جات پہلے ضلع کونسل نے بنائے نیں فیر اسمبلیاں دے آون دے بعد اسی اناں نوں توڑیا اے فیر اساں بمائے وزیراں دے بمائے ڈپٹی کمشنراں دے نال مل کے اے منصوبے بناکے تے اتھے بھیجے نیں اگر اناں نوں آج فیر توڑ دتا جاوے لوگ ساڈے نال مذاق نہیں کرن گے تے ہور کی کرن گے۔

ایک آواز ۔ توڑ نہیں رہے ۔

ملک طیب خان اعوان ۔ اس واسطے میری اے گزارش اے کہ جہڑے منصوبے ن کے

آئے ہیں انہیں نے فی الفور آرڈر کیئے جائیں اور کام شروع کرایا جائے ورنہ کوئی کام وی نہیں ہو سکے گا۔

جناب سپیکر۔ ملک صاحب آپ اپنی سیٹ سے بول رہے ہیں۔

ملک طیب خان اعوان۔ اچھا جی میں اپنی سیٹ ہی پر چلا جاتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب تحریک استحقاق کے متعلق میں آپ کو یاد کروانا چاہتا ہوں کہ اب اس کی دو صورتیں ہیں کہ اگر اس تحریک استحقاق کو منظور کیا جائے تو تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے اور اس کی دوسری صورت یہ ہے کہ اسے admit نہ کیا جائے آگے اس پر جہاں تک بحث کا سوال ہے آپ کی تحریک استحقاق پر سب سے زیادہ بحث ہو چکی ہے اس سلسلہ میں آپکو یقین دہانی بھی آ چکی ہے۔ اب آپ کیا فرماتے ہیں؟

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا میں یہ چاہتا ہوں کہ اگر وزیر قانون صاحب یہ یقین دہانی کروا دیں کہ آبادی کے تناسب کے لحاظ سے یہ رقم شہری علاقوں کو دی جائے گی تو پھر میں اپنی تحریک استحقاق پر زور نہیں دیتا۔ اور اگر یہ یقین دہانی نہیں کرواتے تو میری آپ سے استدعا ہے کہ یہ عوامی مسئلہ ہے بڑا اہم مسئلہ ہے اسلئے آپ برائے مہربانی اسے admit کرکے تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیں۔ اور وزیر قانون کے جواب میں بھی میں کچھ استدلال پیش کرنا چاہتا ہوں۔

میاں عطا محمد قریشی ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر۔ جی میاں صاحب فرمائیں۔

میاں عطا محمد قریشی ۔ جناب والا تقریباً ایک گھنٹہ سے یہ بحث چلی آ رہی ہے آپ کو تو شروع ہی میں یہ فیصلہ کر لینا چاہیے تھا۔ کیونکہ اس سلسلہ میں قواعد بالکل واضح ہیں صفحہ نمبر 33 پررول 55 میں یہ لکھا ہوا ہے کہ —

مسئلہ استحقاق پیش کرنے کا حق مندرجہ ذیل شرائط کے تابع ہو گا۔

لہذا پہلے تو آپ نے یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ مسئلہ استحقاق بنتا بھی ہے یا نہیں؟ اگر مسئلہ استحقاق بنتا ہے تو پھر اس کے بعد اس پر بحث ہونی چاہیے۔

(اول) جناب سپیکر میں اسے پڑھ دیتا ہوں مسئلہ آئین کسی قانون یا کسی قانون کے تحت وضع کردہ قواعد کے تحت عطا کردہ استحقاق سے متعلق ہوگا۔

(دوم) کسی نشست میں ایک ہی رکن ایک مسئلہ استحقاق سے زائد پیش نہیں کرے گا۔

(سوم) مسئلہ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے کسی مخصوص معاملہ سے متعلق ہوگا۔

(چہارم) مسئلہ ایسا ہوگا جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہو۔

جناب والا ان چاروں باتوں میں سے کوئی بھی بات بھی یہاں لاگو نہیں ہوتی مگر

تو قواعد و قانون کی بات ہوئی ہے۔ نہ ہی حال ہی میں یہ واقعہ وقوع پذیر ہوا ہے آخر اتنی دیر سے یہ کس مسئلے پر بات ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر۔ شکریہ میاں صاحب Take your seat please.

رانا پھول محمد خان۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر۔ محترم وزیر قانون صاحب اس مسئلہ پر بات کریں گے۔ Rana Sahib, please take your seat.

رانا پھول محمد خان۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے واقعہ سے مراد یہ ہے کہ اس سے پہلے اس واقعہ کے ہونے کے درمیان اسمبلی کا کوئی اجلاس منعقد نہ ہوا اور ایک واقعہ جو آج سے چار ماہ پہلے ہوا ہے اور اسمبلی کا اجلاس اس کے بعد نہیں ہوا اس کو ایسا ہی سمجھا جائے گا کہ وہ حال ہی میں وقوع پذیر ہوا ہے

جناب سپیکر۔ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون جناب سپیکر۔ اس موضوع پر فاضل رکن جو خیالات ابھی ارشاد فرمائے ہیں میں گزارش کروں گا کہ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے واقعہ کی صحیح تشریح یہ ہے کہ یہ اسمبلی جس وقت شروع ہوئی ہے تو ایسے مسئلے کو اٹھانے کیلئے اس کی first opportunity avail کرنی ہوتی ہے تو وہ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے واقعہ کے دائرہ میں آجاتا ہے میرے فاضل بھائی نے اپنی جو تحریک استحقاق پیش کی ہے وہ اس اجلاس سے پہلے آنی چاہیئے تھی وہ سیکرٹری اسمبلی کو یہ تحریک بھیج دیتے۔ بیشک اسمبلی کا اجلاس نہ ہو رہا ہوتا دوسری بات میرے فاضل بھائی نے یقین دہانی کی ہے میں اس کے متعلق گزارش کرتا ہوں کہ میں پہلے ہی یقین دہانی کرا چکا ہوں اس پر میں اب بھی قائم ہوں کہ یہ مسئلہ شہری حلقوں سے تعلق رکھنے والے تمام فاضل اراکین جناب وزیر اعلیٰ اور چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کی موجودگی میں ہم مل جل کر اس پر تبادلہ خیالات کریں اس سے اگلی بات یہ ہے کہ میرے فاضل رکن نے دفعہ 55 کے قاعدہ چہارم اس کا تذکرہ کیا ہے اور اس کے متعلق انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسئلہ ایسا ہو جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہو اس بارے میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ معاملہ اس ضابطے کے تحت بھی نہیں آتا۔

جناب سپیکر۔ آپ نے جو یقین دہانی کی بات کی ہے فاضل محرک صرف یہی سننا چاہتے تھے۔

وزیر قانون۔ میں نے گزارش کر دی۔

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب آپ کا کیا خیال ہے۔

چوہدری فضل حسین راہی۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر۔ راہی صاحب۔ Please take your seat.

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب سپیکر وزیر موصوف نے تو یہی یقین دہانی کرائی ہے کہ جتنے بھی متاثرہ ارکان اسمبلی ہیں ان کی جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے ایک میٹنگ کرائی جائے گی اور اس میں اس مسئلہ کا فیصلہ کیا جائے گا ۔ آپ کی وساطت سے اگر یہ میری اتنی سی استدعا مان لیں کہ ہمیں ہماری آبادی کے تناسب سے اور ہمارے مسائل کے لحاظ سے یہ یقین دہانی کرا دیں کہ ہمیں فنڈز مہیا کر دیں گے تو میں اپنی تحریک پر مزید اصرار نہیں کرتا ۔ صرف اتنی سی میری گذارش مان لیں ۔

جناب سپیکر ۔ مسائل اور وسائل کے لحاظ سے ۔

وزیر قانون ۔ ۔ جناب سپیکر میری گذارش یہ ہے کہ جس وقت یہ مسئلہ جناب قائد ایوان کے سامنے فاضل اراکین لے کر جائیں گے ۔ اور جس وقت ہم سب مل بیٹھ کر اس موضوع پر بحث کریں گے تو اس میں وہ بات بھی زیر بحث آ جائے گی جس کے متعلق فاضل رکن شاہ صاحب ارشاد فرما رہے ہیں ۔ لیکن جناب گذارش یہ ہے کہ یہ مسئلہ اس یقین دہانی پر جو میں عرض کر رہا ہوں اس کی روشنی میں اس سے آگے وہیں پر ہی طے ہو سکتا ہے لیکن یہ admisibility کے دائرہ کار میں نہیں آتا ۔ لہذا اس مسئلے کا قانونی طور پر اس کے ساتھ ویسے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ یہ قاعدے کے مطابق admissibility میں نہیں آتا اور میں اس بات کی بھی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ جو سب قاعدہ چہارم کی ہم نے بات کی ہے کہ مسئلہ ایسا ہو جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہو اسمبلی کی دخل اندازی کے لئے کوئی مسئلہ بھی ہو رولز اینڈ ریگولیشنز کے دائرہ کار کے اندر رہ کر ہی ہو سکتا ہے ۔ اس کے قواعد و ضوابط کے باہر نہیں ہو سکتا ۔ جناب سپیکر دوسری بات یہ ہے کہ زیر بحث مسئلہ کی نہ ہی اسمبلی نے منظوری دی اور نہ ہی یہ ایوان میں زیر غور آیا یہ جناب وزیر اعلیٰ کا ایک انتظامی خط تھا اس لئے میں نے یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ ہم مثبت جذبے کے ساتھ ان کے پاس بیٹھ کر اس مسئلے پر بحث و تمحیص کر کے کسی احسن نتیجے پر پہنچیں گے ۔ اس لئے جناب سپیکر آپ مہربانی کر کے سب سے پہلے اس تحریک کی admissibility پر رولنگ فرمائیں کیونکہ اس پر کافی وقت صرف ہو چکا ہے اور اس ساری کے بحث دوران کسی فاضل رکن کی طرف سے اس کی admissibility کے حق میں کوئی قانونی بات سامنے نہیں آئی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ شاہ صاحب آپ کیا فرماتے ہیں ۔ ؟

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف کی جہاں تک admissibility کی بات ہے میں اپنی بات پر پھر اصرار کرتا ہوں مگر جہاں تک ان کی یقین دہانی کی بات ہے اس کے پیش نظر میں اپنی تحریک پر زور نہیں دیتا ہوں کیونکہ جتنے بھی دیگر ارکان اسمبلی شہری علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ ان کی میٹنگ ہو گی اور وہاں پر فیصلہ ہو گا ۔

جناب سپیکر ۔ شکریہ ۔ اب کچھ تحاریک استحقاق ہیں جن پر کل غور کیا جائے گا ۔ اب پندرہ منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے ۔ ساڑھے بارہ بجے پھر ہم اکٹھے ہوں گے ۔

(سوا بارہ بجے ہاؤس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(بارہ بج کر پندرہ منٹ پر چائے کے وقفے کے بعد جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

راجہ خلیق اللہ خان۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ ایک معزز رکن نے ایک وزیر کے متعلق کہا ہے جھوٹا* ۔ انہوں نے *** بولا ہے میرے خیال میں وہ آپکے ریکارڈ میں آ چکا ہوگا۔ یہ لفظ غیرپارلیمانی ہے ۔ یا تو انہیں کہا جائے کہ وہ واپس لے لیں۔ بصورت دیگر اس کو ریکارڈ سے حذف کیا جائے۔ یہی میری گزارش ہے

چودھری محمد صدیق سالار ۔ وزیر صاحب کے متعلق جھوٹ کا لفظ حذف کیا جانا چاہیے۔

جناب سپیکر۔ اگر ہاؤس کی یہ رائے ہے تو اس کو حذف کیا جاتا ہے ۔

آوازیں : حذف کیا جائے۔

چودھری فضل حسین راہی۔ اگر ایس دی ضرورت سی تے اوسیے ویلے ہی ایس لوں ختم کر دیندے۔

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب آپ تشریف رکھیے۔

چودھری فضل حسین راہی ۔ ایہہ زیادتی اے۔

جناب سپیکر ۔ ہاؤس کے فیصلے کو آپ زیادتی کہتے ہیں۔ یہ ہاؤس نے فیصلہ کیا ہے ۔ آپ تشریف رکھیں۔

تحاریک التوائے کار

چودھری محمد اعظم چیمہ ۔ : جناب والا میری ایک تحریک التوا تھی۔

جناب سپیکر۔ اپنی تحریک التوا کے سلسلہ میں آپ اسمبلی سیکرٹریٹ سے رابطہ قائم کریں۔

چودھری محمد اعظم چیمہ ۔ جناب والا سیکرٹری کی طرف سے مجھے جو ملا ہے وہ یہ ہے کہ ایک کے لیے تو وہ ٹھیک ہے ۔ لیکن اس کے ساتھ میری دوسری ہے ۔

جناب سپیکر آپ تشریف رکھیں۔ اس کو دیکھتے ہیں۔

محترمہ نجمہ تابش الوری ۔ کی تحریک التوا ہے وہ تشریف نہیں رکھتیں۔ تحاریک نمبر 19 اور 20 انہی کی ہیں۔ یہ ملتوی کی جاتی ہیں۔

مولانا غیاث الدین صاحب کی تحریک التوا کا نمبر 22 ہے۔ مولانا صاحب پڑھیں۔

آذان سے قبل درود و سلام نہ پڑھنے کا ہدایت نامہ

مولانا محمد غیاث الدین ۔ جناب والا میں تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ حال ہی میں وقوع پذیر اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حال ہی میں اوقاف ڈائریکٹوریٹ اسلام آباد نے اذان سے قبل درود و سلام نہ پڑھنے کا ہدایت نامہ جاری کیا ہے جس سے ملک کی اکثریت میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ میرے خیال میں میں کتاب وسنت کی روشنی میں ضروری نہیں ہے اس لئے پنجاب اسمبلی

**** بحکم جناب سپیکر کارروائی حذف کی گئی ۔

کہ مرکز سے اپیل کرنی چاہئے کہ وہ اس ہدایت نامہ کو منسوخ کر دے تاکہ عوام میں جو اضطراب و ہیجان پایا جاتا ہے ختم ہو اور ملک فرقہ واریت کی لہر سے محفوظ رہے۔

جناب سپیکر۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ حال ہی میں اوقاف ڈائریکٹوریٹ اسلام آباد نے اذان سے قبل درود وسلام نہ پڑھنے کا ہدایت نامہ جاری کیا ہے جس سے ملک کی اکثریت میں اضطراب پایا جاتا ہے میرے خیال میں کتاب وسنت کی روشنی میں ضروری نہیں ہے اسلئے پنجاب اسمبلی کو مرکز سے اپیل کرنی چاہیے کہ وہ اس ہدایت نامہ کو منسوخ کر دے تاکہ عوام میں جو اضطراب پایا جاتا ہے ختم ہو اور ملک فرقہ واریت کی لہر سے محفوظ رہے۔

وزیر اوقاف۔ جناب والا میں اس میں تھوڑی سی عرض کرنا چاہونگا کہ اگر سنٹرل گورنمنٹ کا باقاعدہ کوئی حکم جاری ہوتا تو وہ یقیناً صوبائی حکومتوں کو متعلقہ محکموں کو بھی کوئی اطلاع موصول ہوتی۔ ایک تو یہ بات ہے کہ ابھی تک پنجاب کے محکمہ اوقاف کو اس سلسلے میں کوئی ہدایت موصول نہیں ہوئی ہے۔ اور پھر غالباً کل یا پرسوں کے اخبار میں وفاقی وزیر مملکت اوقاف اور مذہبی امور نے اسکی تردید بھی کر دی ہے کہ اس قسم کی وہاں سے کوئی ہدایت جاری نہیں کی گئی۔ غالباً یہ اسلام آباد کی کسی خاص مسجد کے بارے میں کہا گیا ہے جہاں کوئی تفرقہ بازی یا کسی قسم کا اختلاف تھا اور وہ اسلام آباد کے متعلق ہی ہوگا اسکے لئے شائد کوئی ایسی چیز کی گئی ہے۔ اور اس کے علاوہ کوئی ہدایت جاری نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر۔ مولانا صاحب اب آپ کچھ کہنا پسند فرمائیں گے۔ آپ نے وزیر اوقاف کی بات سنی ہے آپ کسی اور طرف متوجہ تھے۔

مولانا محمد غیاث الدین۔ جی میں سن رہا تھا گزارش یہ ہے کہ مرکز میں یہ بات اٹھی تھی اور جاں وزیر مذہبی امور نے جو جواب دیا تھا وہ تسلی بخش نہیں تھا۔ انکا جواب تسلی بخش نہ ہونے کی وجہ سے میں نے پنجاب اسمبلی میں یہ تحریک پیش کی ہے اخبارات میں آئے دن اسکے متعلق احتجاج کیا جا رہا ہے اس احتجاج کو روکنے کے لئے حکومت نے اسکے متعلق کوئی واضح اعلان نہیں کیا میں یہ چاہتا ہوں کہ حکومت واضح طور پر اعلان کرے اگر ایسا ہدایت نامہ جاری ہوا ہے تو وہ اسکا اعلان کرے کہ یہ منسوخ کیا جاتا ہے۔

وزیر اوقاف۔ جناب والا وزیر مملکت مذہبی امور واضح طور پر اخبارات میں بیان دے چکے ہیں غالباً وہ فاضل رکن کی نظر سے نہیں گزرا اور میں انشاءاللہ اسکو پیش بھی کردونگا انہوں نے یہ واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ اس قسم کے کوئی احکام جاری نہیں ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر مولانا صاحب اس میں وزیر صاحب نے جو ارشاد فرمایا ہے اسکے بعد اب آپ کی کیا رائے ہے۔

مولانا محمد غیاث الدین۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف کی یقین دہانی اور جسطرح وہ فرمارہے ہیں اگر وہ ایسے ہی ہے تو میں مطمئن ہوں ۔

جناب سپیکر۔مولانا غیاث الدین صاحب اپنی تحریک التوائے کو واپس لیتے ہیں۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ صاحب کی تحریک التوائے کار 24 نمبر ہے۔

ٹریکٹروں کی قیمتوں میں بلا جواز اضافہ

چودھری محمد اعظم چیمہ — میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہےکہ ٹریکٹروں کی قیمت بلا کسی جواز بڑھا دی گئی ہے حالانکہ ٹریکٹر کے حصول کے لیے قرضہ جو منظور کیا گیا تھا اس کی شرائط کےمطابق کمپنی زمینداروں کو ٹریکٹر سابقہ قیمت پر مہیا کرنے کی پابند تھی ۔ ویسے بھی ستم ظریفی ہے کہ مونجی باسمتی اور اری کی قیمت صرف 2 اور 3 روپے بالترتیب بڑھائی گئی ہے اور ٹریکٹر کی قیمت 20 ہزار اور 30 ہزار روپیہ زائد مانگی جا رہی ہے۔

یہ معاملہ بڑا تشویشناک ہے کاشتکار پہلے ہی گھاٹے میں ہیں لہذا ٹریکٹر کی قیمت جو بلا کسی جواز بڑھائی گئی ہے فی الفور واپس لی جائے اس کیلئے متفقہ ریزولیشن قیمت ٹریکٹر پاس کیا جاوے اور مرکزی حکومت اور کمپنیوں پر زور دیا جاوے کہ ٹریکٹر بلستور رکھی جاوے ۔ بلکہ اس میں مزید رعایت کی جاوے۔

جناب سپیکر۔چوہدری محمد اعظم چیمہ صاحب یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کریں گے کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ٹریکٹروں کی قیمت بلا کسی جواز بڑھا دی گئی ہے حالانکہ ٹریکٹر کے حصول کے لیے قرضہ جو منظور کیا گیا تھا اسکی شرائط کے مطابق کمپنی زمینداروں کو ٹریکٹر سابقہ قیمت پر مہیا کرنے کی پابند تھیں۔ ویسے بھی ستم ظریفی ہے کہ مونجی باسمتی اور اری کی قیمت صرف 2 اور 3 روپے بالترتیب بڑھائی گئی ہے اور ٹریکٹر کی قیمت 20 ہزار میں اور 30ہزار روپیہ زائد مانگی جارہی ہے۔

یہ معاملہ بڑا تشویشناک ہے کاشتکار پہلے ہی گھاٹے میں ہے لہذا ٹریکٹر کی قیمت جو بلا کسی جواز بڑھائی گئی ہے فی الفور واپس لی جاوے اور اسکےمتفقہ ریزولوشن پاس کیا جاوے اور مرکزی حکومت اور کمپنیوں پر زور دیا جاوے کہ قیمت ٹریکٹر بلستور رکھی جاوے بلکہ اس میں مزید رعایت دی جاوے ۔

اب وزیر قانون صاحب اس پر کچھ فرمائیں گے۔

وزیر قانون۔ I oppose it sir

مجھے فاضل رکن کی بات سے ہمدردی ہے لیکن گزارش یہ ہے کہ تحریک التوا جو اس وقت پیش کی گئی ہے وہ اولاً قاعدہ 67 کی ذیلی شق (ج) کے مطابق ہمارے دائرہ اختیار میں نہیں آتی کیونکہ ضابطے کے مطابق زیربحث تحریک کا تعلق کسی ایسے معاملے سے ہونا چاہئے جو براہ راست صوبائی حکومت یا اس کے زیر اہتمام از روئے قانون تشکیل کردہ کسی ادارہ سے متعلق ہو۔ گزارش یہ ہے کہ حکومتکی تشریح (Definition) رول 2 (ج) میں یہ ہے کہ "Government means Government of Punjab" جو مسئلہ تحریک التوا کے ذریعے میرے فاضل رکن زیر بحث لانا چاہتے ہیں اس کا تعلق خالصتاً وفاقی حکومت سے ہے۔ اس لئے قواعد و ضوابط کے مطابق یہ معاملہ یہاں پر زیر بحث نہیں آسکتا دوسرے یہ کہ اس معاملہ کا تعلق ویسے بھی حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے واقع سے ہونا چاہئے اور یہ معاملہ قاعدہ 67 (بی) کے مطابق حال میں وقوع پذیر ہونے والا واقعہ [illegible] کی تشریح میں نہیں آتا۔ تیسرے یہ کہ فاضل رکن نے تحریک التوا پیش کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اسے ایک متفقہ قرارداد کی صورت میں وفاقی حکومت کو بھیجا جائے اس کی زیر بحث تحریک کا یہ حصہ بجائے خود اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ انہیں خود اس بات کا علم ہے کہ یہ مسئلہ صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں نہیں آتا۔ جہاں تک قرارداد کو پیش کرنے اور اس کو پاس کرنے کا تعلق ہے اس کا بھی ہمارے قواعد میں علیحدہ طریقہ کار موجود ہے۔ ان حالات میں میری گزارش یہ ہے کہ یہ تحریک التوا قواعد کے مطابق درست نہیں ہے لہذا اسے خلاف ضابطہ قرار دیا جائے تاہم اگر میرے فاضل رکن اس مسئلے کو ایک قرارداد کی صورت میں لانا چاہتے ہیں تو اس کا علیحدہ قاعدہ موجود ہے اس کے مطابق وہ بے شک اس کے لئے علیحدہ تحریک کریں۔ (قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان — جناب والا۔ میں یہ گزارش کرونگا کہ جیسا کہ وزیر صاحب نے ابھی اس سے اتفاق کرایا ہے کہ اس کو قرارداد کی شکل میں بھیج دیا جائے۔ آپ خود ہی تین یا پانچ یا دو آدمیوں کی ایک کمیٹی بنا دیں جو آج ہی اس قرار داد کا مضمون تیار کرکے ایوان میں پیش کرے۔ اور وہ متفقہ تصور ہو گی کیونکہ تمام ایوان اس پر اتفاق کرتا ہے سب ممبران کو اس قرارداد سے اتفاق ہے اور کسی کو اس سے اختلاف نہیں ہے یا چودھری محمد اعظم چیمہ صاحب خود ہی لکھ کر دے دیں۔ اس تحریک کو ہی قرارداد تصور کیا جا سکتا ہے کیونکہ الفاظ تحریک التوا نکال دئیے جائیں تو باقی قرارداد ہی بنتی ہے۔

جناب سپیکر ۔ شکریہ — آپ تشریف رکھیں ۔

چودھری محمد اعظم چیمہ — جناب والا۔ قرارداد کی نوعیت کو سمجھتے ہوئے یہ تحریک التوا پیش کی گئی ہے۔ رانا صاحب بات کرنے کے بعد ہوائے دادی دیں۔ قانونی نوعیت کو بھی سمجھتے ہیں۔ جہاں تک قانون کا مسئلہ ہے میں پورے وثوق سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ قانون کی رو سے تحریک التوا بالکل ٹھیک دی گئی ہے جہاں تک اس کی اہمیت کا تعلق ہے تو میں

وزیر موصوف کو یاد دلا دوں اور اگر ہم تھوڑا سا جذباتی بھی ہو جائیں تو وہ برداشت کریں۔ یہ مسئلہ بڑا اہمیت کا حامل ہے اور اسکا تعلق ایسے طبقے سے ہے جس سے جناب والا ہماری معیشت ہماری عزت ہماری آبرو اور ہماری زندگی وابستہ ہے وہ کاشتکاروں کا طبقہ ہے اس کے بارے میں عرض ہے کہ یہ مرکزی حکومت کا معاملہ ہے اور میں یہ تسلیم کرتا ہوں اور میری قرارداد بھی یہی ہے آج سے پندرہ بیس روز قبل جبکہ اسمبلی کا اجلاس شروع نہ ہوا تھا تو اس وقت سے مرکز کی طرف سے احکام جاری ہوئے اور کمپنیوں نے کاشتکاروں کو یہ حکم دیا کہ جن ٹریکٹروں کو تم وصول کرنے آئے ہو اس میں جب تک بیس یا تیس ہزار روپے زائد منظور نہ کروا لو یا اتنی رقم گھر سے نہ لے آؤ تمہیں ٹریکٹر نہیں دیا جائے گا۔ جہاں تک اسکے وقوع پذیر ہونے کا تعلق ہے جناب والا یہ حال ہی کا مسئلہ ہے جہاں تک میرے علم میں ہے چند لوگوں نے ٹریکٹر اپنی جائیداد بیچ فروخت کر کے اپنے جانور فروخت کر کے اور اپنے گھر کا سامان فروخت کر کے وصول کئے ہونگے۔ کچھ ابھی اپنے بقایا میں یہ بڑے اضطراب کا مسئلہ ہے۔ بڑا بے چینی کا مسئلہ ہے اس سے کاشتکاروں میں بے چینی پائی جاتی ہے اس بنا پر یہ مسئلہ اہمیت کا حامل ہے اور ہمارے لئے اوری غور طلب ہے۔ جہاں تک قانونی پہلو کا تعلق ہے وہ ہمارے وزیر موصوف صاحب نہیں سمجھے کہ ہم تو صرف اور صرف ریزولوشن کی استدعا کرتے ہیں۔ ہمارے علم میں ہے کہ یہ واقعہ مرکز کا ہے۔ ہمارے علم میں یہ بھی ہے کہ ٹریکٹروں کی قیمت بڑھانے والے وہ ہیں۔ لیکن بطور ممبر اسمبلی اور ہماری اکثریت ہونے کی بنا پر جو کہ کاشتکاروں سے تعلق رکھتے ہیں ہمارا جو حال ہو رہا ہے وہ ناقابل بیان ہے اگر عالی جاہ ہم خاموش بیٹھے رہے تو اصول کے منافی ہوگا۔ وہ لوگ جو دن رات کام کرتے ہیں وہ کپڑوں سے بھی تنگ ہیں۔ وہ لوگ جو رات کو محنت کرتے ہیں وہ بھوکے سوتے ہیں وہ لوگ جو رات کو محنت کرتے ہیں ان کے بچوں کو سکول بھی نہیں ملتا یہ مسئلہ نہایت اہمیت کا حامل ہے شائد میں موضوع سے ہٹ نہ جاؤں تو میں جناب کی رعایت سے عرض کرتا ہوں آپ کو کچھ غصے کے موڈ میں آ رہے ہیں۔ میں بھی موضوع سے ہٹ رہا ہوں کہ انہیں یہ بات ہرگز نہیں کہنی چاہیے تھی ان کی ترقی وزیر قانون کی حیثیت سے ہو چکی ہے ہم انہیں مبارک باد دیتے ہیں قانون کے حساب سے ایک ادنیٰ کارکن کی حیثیت سے ہم ڈیبیٹ کے لئے بھی تیار ہیں۔ لیکن انہیں اس مسئلے کی اہمیت کے پیش نظر ہمارے پنجاب کے لوگوں کی ضرورت کے پیش نظر یہ بات تسلیم کر لینی چاہیے تھی اور قانون کے نکات میں نہیں جانا چاہیے تھا کیونکہ وہ انہیں کچھ بھی نہیں دے رہے تھے۔ صرف ریزولوشن کا معاملہ ہے آگے شائد کچھ ہو یا نہ ہو۔ قومی اسمبلی والے غور کریں یا نہ کریں۔ اس لئے میں اپنے ناقص بیان سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ مہربانی کریں اور اس قرارداد کو پاس کریں۔ اور اس کے بعد میں ایک

اور ریزولوشن کی بھی اجازت چاہونگا(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر— چیمہ صاحب اس بات کی اہمیت سے کسی کو بھی انکار نہیں۔ نہ محترم لا منسٹر صاحب کو انکار ہے۔ بات صرف ضابطے اور طریقہ کار کی ہے۔ اس کو اگر آپ قرار داد کی شکل لاتے تو یہ زیادہ موزوں تھا جی سردارزادہ ظفر عباس صاحب۔

سردار زادہ ظفر عباس— جناب والا ضابطے کے مطابق یہ سیکشن 69 ہے

If the Speaker is of the opinion that the matter proposed to be discussed is in order....

جو کہ جناب نے پڑھ کر یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ یہ in order ہے

....he shall read the statement to the Assembly

کیوں کہ جناب والا نے اس موشن کو in order سمجھتے ہوئے اس کو پڑھ دیا ہے تو اس کے لئے میں یہ سیکشن quote کر رہا ہوں کہ اب اس کو oppose ہونے کی بجائے آپ کو اسے ہاؤس کے سامنے پیش کرنا چاہیے۔

If the Speaker is of the opinion that the matter proposed to be discussed is in order, he shall read the statement to the Assembly and ask whether the member has the leave of the Assembly to make the adjournment motion and if objection is taken, he shall request such of the members as may be in favour of leave being granted to rise in their seats.

جناب وزیر قانون نے objection کر دیا ہے۔ تو اس لئے اب آپ کو اسے ہاؤس کے سامنے پیش کرنا چاہیئے کیوں کہ آپ نے اس کو پڑھنے کے ساتھ یہ لازمی قرار دے دیا ہے کہ یہ in order ہے۔ اگر یہ in order نہ ہوتی تو آپ اسے ہاؤس کے سامنے نہ پڑھتے۔ اس سے پہلے آپ کو یہ فیصلہ کرنا چاہیے تھا کہ whether it is in order or not لیکن اب چونکہ آپ نے اسے پڑھ دیا ہے تو اب جناب والا کے پاس کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ سوائے اس کے کہ آپ اس کو ہاؤس کے سامنے پیش کریں اور leave of the House طلب کریں۔ یہ ہاؤس کی صوابدید ہے یہ ہاؤس grant کرے یا نہ کرے

جناب سپیکر :- شکریہ -

وزیر قانون - جناب سپیکر ، فاضل رکن نے اس کے قانونی پہلوؤں پر جو کچھ ارشاد فرمایا ہے ، میں یہ گذارش کروں گا کہ میں نے تو ابتداً ہی میں یہ کہا تھا - میرا پہلا لفظ ہی یہی تھا کہ مجھے فاضل رکن کی اس تحریک التوائے کار کے مفہوم سے ہمدردی ہے ، لیکن گذارش یہ ہے کہ جہاں تک اس کے قانونی پہلوؤں کا تعلق ہے اور محرک چوں کہ خود ایک ماہر وکیل ہیں اگر ہم قانون کے دائروں کو

چھوڑ کر چلتے رہے تو اس سے ہمارا مسئلہ شائد کہیں جا کر اٹک جائے ، جہاں تک اس قرار داد کا تعلق ہے میں اس معزز ایوان کی توجہ جناب سپیکر کی وساطت سے مبذول کراتا ہوں کہ زراعت کے موضوع پر عام بحث کیلئے ایجنڈا کے مطابق تاریخ بھی مقرر ہو چکی ہیں ، اور اس سلسلہ میں 31۔اکتوبر اور 3۔نومبر کو خاص طور پر یہ ایوان زراعت کے عنوان پر بحث کرے گا ۔ اور وہ دو دن ایسے ہیں ۔ کہ جن میں اس ایوان کے تمام فاضل اراکین زراعت کے ہر پہلو پر اظہار خیال کر سکیں گے ٹریکٹروں کی قیمت کا مسئلہ زراعت کے دائرکار میں زیر بحث آ سکے گا ۔ اور اس وقت یہ زیادہ قانونی اور بہتر انداز سے بیان بھی ہو سکے گا نیز اس پر قرار داد بھی پیش ہو سکے گی اور پاس بھی ہو سکے گی اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ وہ مسئلہ جو کہ قانون کے دائرے میں نہ آتا ہو وہ آج تحریک التوا کی صورت میں زیربحث نہیں آسکتا ہے جو کہ ایک وفاقی مسئلہ ہے ، اگر ہم آج اس پر فیصلہ کر لیں گے ، تو اس سے ایک ایسی مثال قائم ہوگی جس کے حوالے سے ہر فاضل رکن ایسے مسئلہ پر جو کہ وفاقی حکومت کے دائرہ کار میں ہوگا پر بحث کے لئے اجازت طلب کیا کریں گے جو کہ قواعد کے مطابق درست نہیں اس لئے میری استدعا ہے کہ جہاں تک اس تحریک کے مفہوم کا تعلق ہے اس کی اہمیت سے تو کسی کو انکا ر نہیں ہے ۔ لیکن قواعد کے مطابق اسے ہم صحیح وقت پر ، صحیح مقام پر ، اس کو صحیح منزل کی طرف لے جائیں، میرے فاضل رکن سردار صاحب نے جو ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے متعلق قانونی صورت یہ ہے کہ ابھی تک یہ موشن lay نہیں ہوئی ۔ lay اس وقت ہوگی جس وقت جناب سپیکر اس کو in order قرار دیں گے ۔ اور اس کے بعد ہی اس کا مسئلہ آئے گا چونکہ یہ ابھی تک lay نہیں ہوئی ہے ۔ یہ انہوں نے صرف پیش کی ہے اور اس پر میں نے specifically یہ گزارش کر دی ہے ۔ اس لئے ویسے ہی یہ متنازعہ مسئلہ نہیں ہے لہذا میری استدعا یہ صرف ہے کہ رولز اینڈ ریگولیشن کا احترام کرتے ہوئے ہم اس بات کو احسن طریقہ سے صحیح طور پر لائیں اور پھر اسے منظور کرائیں ، اس میں کسی کو کوئی اختلافات نہیں ہے ۔ اس وقت جو تحریک التوا پیش ہے اس میں وفاقی حکومت سے تعلق رکھنے والا کوئی مسئلہ ضابطے کے مطابق زیر بحث نہیں لایا جا سکتا ہے ۔ لہذا اسے موجودہ صورت میں خلاف ضابطہ قرار دیا جائے ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ ۔ جناب والا میرے فاضل دوست جو ہیں وہ سیکشن 65 کو نہیں پڑھ رہے ہیں ۔ It is quite clear

Section 65. A motion for an adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of recent and urgent public importance may be made with the concent of Speaker.

تو اس میں یہ نہایت واضح ہے کہ matter جو کا in pubic intrest ہے ۔

That can be put before the Assembly at any time.

اس لئے سیکشن 65 جو کہ تحریک التوائے کار کے بارے میں ہے یہ it is very clear

تو اس میں لفظ یہ ہے کہ Not National Assembly but only Assembly

تو اس سے زیادہ urgent public importance

کا matter ہمارے اس زرعی ملک کے لئے کیا ہو سکتا ہے ۔ کہ اس کو

یہاں پر discuss نہیں کیا جا سکتا ہے ۔ It is simply a resolution.

It can be passed.

ان کی صرف یہی ڈیوٹی نہیں ہے کہ جتنا بھی important matter

ہو اس کو وہ ضرور oppose کریں ۔ یہ بالکل ایک لیگل تحریک التوائے

کار ہے ، اس کو پاس کرنا چاہیے ۔

چوہدری غلام سول ۔ جناب والا ۔ یہ بڑا ضروری ہے ۔ اس ٹریکٹر سے زمیندار نے گندم کاشت کرنی ہے اس کے لئے خاص موسم ہے ۔ اب اگر اسی الجھن میں ہم پڑ گئے تو وقت ضائع ہو جائے گا ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر اس میں کسی کو کوئی اختلاف ہی نہیں ہے ۔ اور دوسرا یہ کہ میرے فاضل رکن نے سیکشن 65 کا لفظ specific کہا ہے ۔

Consent of the Speaker is very relevant and this is very important.

ابھی تک دفعہ 65 کے قاعدہ کے مطابق جناب سپیکر کی اس تحریک التوا کے متعلق consent نہیں آئی ہے ۔ اس لئے ابھی تک یہ تحریک التواء lay ہی نہیں ہوئی ۔ لیکن ہم خواہ مخواہ دوسری بحث میں پڑے ہیں ۔ ہمارے پاس ایک موقع ہے اور موجودہ صورت سے بہتر موقع ہے ، جو قاعدے کے مطابق بھی درست ہے جس پر کسی کو کوئی اختلاف ہی نہیں ہے ۔ ہم قواعد کے خلاف کام کرکے ایک بری نظیر پیدا نہ میں تو صرف یہ گزارش کر رہا تھا کہ مفہوم کے متعلق کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس معاملہ کو جو اکتوبر اور نومبر کو زیر بحث آ رہا ہے میرے بھائی چیمہ صاحب اس کو اس بحث میں لائیں اور اس وقت انشاء اللہ یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہو گی ، اس لئے اس تحریک التوا پر وزیر اصرار نہ دیں ۔

جناب سپیکر ۔ چیمہ صاحب ، اس کو آپ ریزولیشن کی شکل میں دیں ۔ اس مسئلہ پر کوئی اختلاف نہیں ہے ۔ آپ کی اس تحریک التوائے کو میں ضابطہ کے مطابق allow نہیں کر سکتا ہوں ۔ اور تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے اور ہم دوسرا بزنس شروع کرتے ہیں ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ ۔ جناب سپیکر وقت تو جتنا ضائع ہونا تھا اب ہو گیا ۔ ریزولیشن پیش کرنے کی اجازت دے دیں ۔ قانونی پہلو تو میں مانتا ہوں ۔ ۔ ۔

مسودات قانون

جناب سپیکر ۔ آپ ریزولیشن ٹھیک طریقہ سے ڈرافٹ کرکے دیں اس کے بعد ہم اسے Take up کریں گے ۔ اب وزیر قانون صاحب بل پیش کریں گے ۔

مسودہ قانون (ترمیم) جامعہ پنجاب بابت 1985ء

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب سپیکر میں دی یونیورسٹی آف دی پنجاب (امنڈمنٹ) بل 1985ء پیش کرتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ یہ بل پیش ہوا اور اب یہ متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ، جناب والا کمیٹی کے سپرد کرنے سے پہلے میں یہ ضروری محسوس کرتا ہوں کہ اس کی مخالفت کی جائے ۔ اس لئے میں نے اسے oppose کر دیا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں ۔

جناب فضل حق ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر ۔

جناب سپیکر ۔ فرمائیے ۔

جناب فضل حق ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یونیورسٹیوں سے متعلق جتنے بل پیش ہو رہے ہیں ۔ وہ اصل ایکٹ کے متعلق ہیں جس کا کچھ پتہ نہیں ہے یعنی جس میں اب آپ ترمیم کر رہے ہیں ، دوسری بات یہ ہے کہ اس ایکٹ کی ایک کاپی لائبریری کے اندر موجود ہے اور ہمارے یہاں 258 ممبرز ہیں ۔ اب آپ یہ بتائیے کہ اگر آپ ہمیں اس ایکٹ کی کاپی مہیا نہیں کرتے اور ہم لائبریری میں اس بل کا مطالعہ کرنے میں تو کس طریقے سے کریں گے ۔ جو بل کی ترمیم آپ یہاں پیش کر رہے ہیں ۔ کم از کم اس کی ہمیں ایک ایک مکمل کاپی ملنی چاہئے تھی ۔ اب میں نے خود اپنی جیب سے 460 روپے خرچ کرکے وہ سیٹ بازار سے خریدا ہے ۔ پہلے تو یہ بتائیے اس کے پیسے کون دے گا (قہقہہ) ۔ کیونکہ جو بل آپ یہاں پیش کر رہے ہیں وہ نامکمل ہے ۔ کم از کم ہمیں اتنا تو پتہ چلے کہ جو ترمیم آپ کرنا چاہتے ہیں اس کے اصل بل میں کیا چیز ہے ۔ یہاں دو لائنیں جو آپ ترمیم کرنا چاہتے ہیں پیش کر دی گئی ہیں ایک بات یہ بھی ہے کہ جب اصل بل سامنے ہوگا تو آپ پڑھنے کے بعد اس میں مزید بہتری بھی کر سکتے ہیں

جناب سپیکر ۔ میں آپکی اطلاع کے لیے یہ عرض کئے دیتا ہوں کہ بل نمبر 11, 13, 14, 15, 16 ۔ مورخہ 3 اکتوبر 85 کو گزٹ نوٹیفیکیشن ہوئے اور یہ اسمبلی سیکرٹریٹ نے شائع کروائے the copies o the gazette we e d spatched to the 4 members on 4 اکتوبر 1985ء اس کے بعد بلز کی کاپی دوبارہ 6 اکتوبر 1985 کو ایم۔پی۔اے صاحبان کے گھروں کے پتہ پر بھیجی گئی ہیں ۔ اور اس کے بعد business کی لسٹ 10 اکتوبر 1985ء کو روانہ کی گئی اس کے بعد بل نمبر 19-22 کی نقول 10-10-85 کو مہیا کی گئی ہیں اور اب بھی

یہ تمام معزز اراکین کی سیٹوں پر رکھ دی گئی ہیں -

جناب فضل حق - جناب والا - مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اعتراض تو صرف اس بات پر ہے کہ جس بل کی آپ ترمیم کرنا چاہتے ہیں وہ بل مکمل شکل میں ہمارے پاس موجود نہیں ہے جو ترمیم آپ کرنا چاہتے ہیں ہمیں صرف اس کی کاپی مہیا کی گئی ہے

جناب سپیکر جس بل کی ترمیم کرنا چاہتے ہیں

جناب فضل حق - جناب والا - ترمیم تو ہمارے پاس موجود ہے جس بل میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں اس کی کاپی ہمارے پاس موجود نہیں ہے -

ایک آواز - یہ ایکٹ کی بات کر رہے ہیں-

جناب فضل حق - جی ہاں میں ایکٹ کی بات کر رہا ہوں -

جناب سپیکر - وہ ایکٹ جس کی ترمیم گورنمنٹ کرنا چاہتی ہے اس کی کاپی ہم آپکو سپلائی نہیں کر سکتے - ہم کیسے وہ کاپی آپکو مہیا کر سکتے ہیں -

جناب فضل حق - پھر ہم بحث کس چیز پر کریں جب ہمیں پتہ ہی نہیں ہے کہ ہم کس ایکٹ میں ترمیم کررہے ہیں اس ایکٹ میں اصل بات کیا ہے -

جناب سپیکر - وہ تو آپکو خود اپنے طور پر حاصل کرنا ہوگا -

جناب فضل حق - کہاں سے حاصل کرنا ہوگی -

جناب سپیکر - لائبریری سے -

جناب فضل حق - جناب والا یہی تو میں نے عرض کیا ہے کہ اسمبلی کی لائبریری میں صرف ایک کاپی موجود ہے اور آپکے ممبرز کتنے ہیں-؟

جناب سپیکر - تو اس کی فوٹو کاپیاں ہو سکتی ہیں -

جناب فضل حق - جناب والا یہ پھر بتائیں کہ کس کس ممبر کو کس وقت فوٹو کاپی کروانی ہو گی - یہ جناب والا یہ آپکی ذمہ داری ہے ہماری ذمہ داری نہیں ہے -

جناب سپیکر - پھر اس کی یہ صورت ہے کہ یہ بل جو ہے آج صرف انٹروڈیوس ہونا ہے یہ جتنے بل یہاں آئے ہیں آج صرف ان کا انٹروڈکشن ہونا ہے اور ان کے انٹروڈکشن کے بعد متعلقہ کمیٹی کے پاس جائیں گے کمیٹی کی رپورٹ کے بعد یہ پھر اس ایوان میں غور کیلئے آئیں گے اس وقت آپکو ایکٹ کی ضرورت پڑے گی اور اس کیلئے آپ کے پاس کافی ٹائم ہے کہ وہ بل جن کی ترمیم یہاں ہونی ہے -ان کو آپ حاصل کر سکیں لائبریری سے یا کہیں اور سے اسمبلی سیکرٹریٹ

جناب فضل حق - پوائنٹ آف آرڈر سر-

معاف کیجئے گا جناب-کہیں سے کا مطلب تو یہ ہے کہ ہم بازار سے "ہی" خریدیں گے-

جناب سپیکر - آپ اسے لائبریری سے حاصل کر لیں اور اس کی فوٹو سٹیٹ کاپیاں کروا لیں

جناب فضل حق - اب جتنے بل یہاں پر پیش ہوئے ہیں ان کوتو ہم کمیٹیوں کے سپرد کر رہے ہیں اور اس کے بعد یہ دوبارہ ایوان میں آئیں گے اسوقت تک مجھے آپ یہ بتائیں کہ ہر ممبر اس کی فوٹو سٹیٹ کروا سکتا ہے -

جناب سپیکر - میرے بھائی اس کا میرے پاس کیا علاج ہے آپ مجھے اس سلسلہ میں کوئی تجویز کریں۔

جناب سپیکر - جناب والا میں تو تجویز کر رہا ہوں کہ ہمیں ایکٹ مہیا کیا جائے۔

جناب سپیکر۔ یہ مہیا نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ اسمبلی سیکرٹریٹ کیلئے ممکن ہی نہیں ہے کہ جتنے بل اس ایوان میں آئیں گے ان کی ایک ایک۔ کاپی معزز اراکین کو مہیا کی جائے۔

جناب فضل حق - جناب والا اگر اس کی کاپی مہیا نہیں کر سکتے تو ہم سے پھر یہ بل پاس کیوں کروایا جا رہا ہے ؟

بیگم شاہین منور احمد - پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب والا میں گزارش یہ کرنا چاہتی ہوں کہ میرے خیال میں میرے فاضل بھائی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اس ایکٹ کی ایک کاپی لائبریری میں ہے جو وہ جاری نہیں کر رہے۔ میں بھی لائبریری میں گئی تھی وہ کہہ رہے تھے کہ یہ ہمارے لئے ممکن نہیں ہے کہ ہم آپ کو یہ کاپی جاری کریں کیونکہ لائبریری میں صرف ایک کاپی ہے پوری اسمبلی کے پاس پانچ کاپیاں تھیں جس میں سے ایک سیکرٹری صاحب کے پاس ہے ایک سپیکر صاحب کے پاس ہے دو انہوں نے جاری کی ہیں ایک انہوں نے اسمبلی کی لائبریری میں رکھی ہے آپ سے گزارش یہ ہے کہ لائبریری کمیٹی یا جو بھی متعلقہ ادارہ ہو اگر وہ ایک سیٹ لائبریری میں مزید رکھ دیں تو ہم خود اس کی فوٹو کاپیاں کروالیں گے ۔لیکن کم از کم وہ ہمیں میسر تو ہوں۔

جناب سپیکر - میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں۔ یہ بات تو قابل عمل ہے۔

جناب فضل حق - جناب والا یہ بات نہیں ہے ۔اگر فوٹو سٹیٹ کروانی ہے تو کون کس وقت کروائے گا کیا یہ ہماری ذمہ داری یا تو آپ یہ کہیں کہ اس کی کاپی آپ بازار سے خرید لیجئے اور اس کے بعد اس کو پڑھ کر وہاں آئیے۔ میں اپکو صحیح پوزیشن بتا رہا ہوں کہ اگر آپ لائبریری میں ایک سیٹ اور بھی رکھدیں گے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا کل میں نے ایک گھنٹہ لائبریری میں صرف کیا ہے اور اس کے بعد مجھے یہ جواب ملا کہ صاحب کوئٹہ بک ڈپو پر جائیے اور وہاں سے 46 روپے کا سیٹ ملتا ہے وہ خرید لیجئے

جناب سپیکر - وزیر قانون صاحب کچھ فرمائیں گے please take your seat

وزیر قانون پہلی بات تو یہ ہے کہ قاعدے کے مطابق آج یہ مسودہ قانون اسمبلی میں پیش کیا جا رہا ہے اس پر ابھی بحث نہیں ہو رہی اور آج قواعد کے مطابق یہ بل پیش ہونے کے بعد جناب سپیکر اسے سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کریں گے۔ دوسری بات یہ کہ اس کا وہ حصہ جو یہاں پر زیر بحث آئے گا۔ اس کی comp.rative statement

اسوقت زیر بحث آئیگی جب یہ بل سٹینڈنگ کمیٹی سے ہو کر آئے گا اسوقت comparative statement پر رائے دی جا سکتی ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ آپ اس بات پر بحث کر لیں کہ کیا سارا مسودہ قانون مہیا کرنے کی ذمہ داری اسمبلی سیکرٹریٹ پر ہے یا نہیں اور اگر یہ ان کی ذمہ داری ہے تو وہ آپکو مہیا کر دیں گے۔ اس سلسلہ میں آپ کسی ضابطہ کا حوالہ دیں کہ تمام ایکٹ کی ایک کلاز جو اس وقت ترمیم کیلئے پیش کی جارہی ہے اور ضابطہ اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ ایکٹ کی پوری کاپی مہیا کی جائے تو وہ آپکو فراہم کر دی جائے گی۔ اس کے علاوہ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ جسوقت یہ بل سٹینڈنگ کمیٹی سے واپس آئے گا اسوقت جس کلاز میں ترمیم کی جا رہی ہے اس کی relevant comparative statement آپ کو فراہم کر دی جائے گی وہ اسلئے کہ باقی کے قانون کو نہ تو آپ زیر بحث لا رہے ہیں اور نہ ہی اسوقت اس میں آپ نے کوئی ترمیم کرنی ہے اس لئے اس بات پر آپ غور کریں کہ اس تمام مسودہ قانون (ایکٹ) کی کاپی تمام فاضل اراکین کو فراہم کرنا لازمی ہے تو اس سلسلہ میں آپ ضابطہ کا حوالہ دیں تو اس کی تعمیل کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر اس کے باوجود آپ کی سہولت کیلئے ہم اس ایکٹ کے دس سیٹ لائبریری میں مہیا کر دیں گے۔

رانا پھول محمد خان ۔ میں نے اس بل کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجنے کی اسلئے مخالفت کی ہے کیونکہ جس شکل میں یہ بل کمیٹی کے پاس جا رہا ہے . . . .

جناب سپیکر۔ اس وقت میں آپ کو اس پر بحث کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا، اسلئے کہ بل کا سب انٹروڈکشن ہو رہا ہے جب اسکی بحث والی سٹیج آئے گی اسوقت میں آپ کو اس پر بولنے کی اجازت دوں گا۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ جب کوئی آدمی مخالفت کرے تو آپ کو سننا تو چاہیے ۔ وہ کیوں مخالفت کر رہا ہے ۔ میں اس بل کی مخالفت نہیں کر رہا میں اس کے اس حصے کی مخالفت کر رہا ہوں کہ جس میں ہمیں خود کشی کے لئے تیار کیا جا رہا ہے ۔ لہذا آپ اس کے بعد کمیٹی کے سپرد کریں اور یہ دفتر کی ہیرا پھیری ہے کہ آپ کو صرف چٹ پہنچ جاتی ہے یہ درست نہیں ہے۔

میں چیلنج کرتا ہوں کہ ہمیشہ روایات یہ رہی ہیں کہ جب کوئی بل پیش ہو اس کی کسی شق پر کوئی اعتراض ہو تو سپیکر صاحب کے سامنے ایوان میں کمیٹی میں جانے سے پہلے اعتراض کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر ۔ رولز کا حوالہ دیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا میں تو ان پڑھ آدمی ہوں آپ مجھے وہ رولز بتادیں جس رولز کے تحت اعتراض نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر ۔ P'ease, take your seat

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر آپ فرمائیے میں تو رولز نہیں جانتا اتنی دیر میں تو میری بات ختم ہو جاتی ۔

جناب سپیکر ۔ آپ کو اپنی version کو prove کرنا ہوگا۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر آپ بخشش کے طور پر پانچ منٹ دے دیں اس ایوان کے وقار کیلئے دےدیں ہمیں اپنے عوام کے سامنے منہ دکھانے کیلئے پانچ منٹ دے دیں (قہقہے) . . . .

میں چیلنج کرتا ہوں کہ ہمیشہ روایات یہ رہی ہیں کہ جب کوئی بل پیش ہو اسکی کسی شق پر کمیٹی کے سپرد کرنے سے پہلے اعتراض سپیکر صاحب کو ہاؤس کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر ۔ رولز کوڈ کریں۔ Rules Quote

رانا پھول محمد خان ۔ میں ان پڑھ ہوں میں quote نہیں کر سکتا آپ مجھے رولز بتا دیں جس کے تحت میں یہ نہیں کہہ سکتا ۔

جناب سپیکر ۔ تو P'ease take your seat.

رانا پھول محمد خان ۔ آپ فرمائیے۔ میں رول نہیں جانتا ۔ میں یہ جانتا ہوں۔ صرف دو لائنیں۔ اتنی دیر میں تو میری بات ختم ہو جاتی تھی

جناب سپیکر۔ آپ نے اپنی version کو prove کرنا ہو گا۔

رانا پھول محمد خان ۔ آپ بخشیش کے طور پر مجھے پانچ منٹ دے دیں اس ہاؤس وقار کے لئے دے دیں۔ ہمیں اپنے عوام کے سامنے جا کر اپنے منہ دکھانے کے لئے دے دیں

(نعرہ ہائے تحسین)

ہمیں غرق نہ کیجیئے۔ خدا را اگر ہم نے اس بل کو اس شکل میں کمیٹی کے پاس بھیج دیا تو کمیٹی بھی مجبور ہو گی کہ وہ مجبوراً اس کو اسی طرح بھیج دے۔ جناب والا اگر آپ مجھےاس پر کچھ کہنے کی اس طرح اجازت نہیں دیتے تو میں تمام ارکان اسمبلی کو جناب کی وساطت سے یہ بتا دوں کہ آئندہ ہم منتخب نہیں ہوں سکیں گے اور ہمارے لئے ایک ہی راستہ ہو گا ہم یہی کہیں گے کہ

الٰہی فضل کر اپنا حکومت نامزد کر دے ؛

[بڑا مشکل ہے پبلک کی طرف سے منتخب ہونا

(نعرہ ہائے تحسین)

تو جناب والا ہمیں کم از کم ہمارے حقوق تو دیجیے جنکے آپ محافظ ہیں ہم آپ کے زیر سایہ کام کر رہے ہیں اگر آپ بھی ہمارے حقوق کی حفاظت نہ کریں گے۔ تو اس معزز ایوان میں اور کون کرے گا۔

جناب سپیکر۔رانا صاحب رولز سے ہٹ کر میں آپکو بحث کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا I am sorry. You take your seat.

رانا پھول محمد خان ۔ سپیکر صاحب میں یقین دلاتا ہوں کہ آپکی پوزیشن کو کوئی خطرہ نہیں ہو گا ۔ آپ کی پوزیشن اس ہاؤس کے ساتھ ہو گی ۔ ہم جو الیکشن لڑ کر آئے ہیں فرد واحد کی حکومت کو ختم کرنے کے لئے آئے ہیں آپ منتخب نمائندوں کے اختیارات اس کی دفعہ نمبر 4 میں اس کو لیٹ کو ہم نے پہلے کمیٹیوں کیلئے اپنے اختیارات چیف منسٹر صاحب کو دیئے تھے وہ ہم اب بھی اس کمیٹی کو دے سکتے ہیں ۔ کوئی قانون نہیں ہے ۔

مہر ظفر اللہ خان بھروانہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر ۔ رانا صاحب Please take your seat مہر ظفر اللہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بولیں گے۔

مہر ظفر اللہ خان بھروانہ ۔ جناب والا میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جس بات پر معزز ممبر بحث فرما رہے ہیں اس کا یہ موقع نہیں ہے ۔ اس سے بہتر یہ ہے کہ جس کمیٹی کے پاس یہ بل جاتا ہے جناب حکم دے سکتے ہیں کہ وہ کمیٹی رانا صاحب کو اپنی میٹنگ میں شامل کر لے اور وہاں رانا صاحب دل کھول کر اس موضوع پر ان کے سامنے بات کر لیں۔ جب ہاؤس میں یہ بل کمیٹی کے ذریعے آئے گا تو پھر ہمیں ہر ممبر کو اس پر بحث کرنے کا حق ہے۔

جناب سپیکر ۔ صحیح بات ہے یہ متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے ۔

Next Bill

مسودہ قانون (ترمیم) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد بابت 1985ء

وزیر قانون ۔ برائے مہربانی اس کے لئے وقت متعین کر دیں تا کہ سٹینڈنگ کمیٹی جلدی اس کی رپورٹ پیش کرے ۔ میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ اس کے لئے کم سے کم وقت دیا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ یہ ایجوکیشن کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کے لیے 17 اکتوبر مقرر کی جاتی ہے۔ اب لاء منسٹر صاحب اگلا بل پیش کریں گے ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر میں دی یونیورسٹی آف ایگریکلچر فیصل آباد (امنڈمنٹ) بل 1985ء پیش کرتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ بل پیش ہوا اور سٹینڈنگ کمیٹی فار ایجوکیشن کے سپرد کیا جاتا ہے

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب پوائنٹ آف آرڈر کی اجازت ہے۔ میں جناب کی اجازت کا منتظر ہوں۔

جناب سپیکر ۔ جی فرمائیے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا اس بل کو کمیٹی کے سپرد نہیں کرنا چاہیئے یہ بل ہمارے لئے مفید ہے میں اس کی مخالفت نہیں کرتا۔ اور نہ ہی مجھے اس صوبے کے غیر متنازعہ شخصیت وزیر اعلیٰ صاحب پر کوئی اعتراض ہے۔ لیکن اس بل میں یہ چیز شامل کی گئی ہے

کہ اسمبلی کے اختیارات وزیر اعلیٰ صاحب کو دے دیئے جائیں کل کو جب دوسرے وزیر اعلیٰ ہوں گے تو پھر کیا ہو گا ہر قانون بناتے وقت یہ سوچنا چاہیئے کہ آج ہم سوچ بچاروں میں ہیں آج ہم اقتدار میں ہیں لیکن جب کل ہم کو حزب اختلاف میں آنا پڑے گا تو ہم پر کیا گزرے گی۔ جناب والا سابقہ حکومت نے آئین میں جو ترمیمیں کیں وہ ان کے خلاف استعمال ہوئیں ہم اخلاقی طور پر وزیر اعلیٰ کو یہ اختیارات دے دیں گے پہلے بھی دیئے ہیں لیکن پہلے کمیٹیوں والوں کو جو اختیارات دیئے تھے اب انہوں نے ان کو کس شکل میں پیش کیا ہے اگر آپ اجازت دے دیں میں ایک لائن پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ آپ کو یہ اجازت نہیں دی جا سکتی۔

رانا پھول محمد خان — تو پھر جناب والا ہم اپنے اختیارات اسمبلی کے فرد واحد کو نہیں دے سکتے ہیں۔

وزیر قانون— جناب فاضل رکن وقفہ سوالات میں جب اپنے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں تو اب اس وقت اپنا کا یہ اظہار خلاف قاعدہ ہے۔

جناب سپیکر — رانا صاحب please take your seat یہ بل consideration کے لئے کمیٹی کی سفارشات کے بعد دوبارہ ہاؤس میں آئے گا تو اس وقت آپ بحث میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اس پر آپ جتنا چاہیں بول سکتے ہیں۔ لیکن اس stage پر بل کی Introduction کی stage پر میں آپ کو رولز کے مطابق بحث کی اجازت نہیں دے سکتا : Pieage take your seat

رانا پھول محمد خان — لیکن ایسے اس شکل میں رہنے دیں ہمیں کسی کی مخالفت نہیں کرنی پڑے گی۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ ہم اختیارات چیف منسٹر صاحب کو ہی دیں گے لیکن اس کو قانون نہ بنائیں۔

جناب سپیکر — رانا صاحب تشریف رکھیں Please take your seat

وزیر زراعت— پوائنٹ آف آرڈر سر۔

راجہ خلیق اللہ خان— رانا صاحب کے جذبات کو وزیر اعلیٰ صاحب تک پہنچا دیں اگر یہ

جناب سپیکر— راجہ صاحب تشریف رکھیں۔ سردار عارف رشید صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔

وزیر زراعت۔ جناب سپیکر مجھے اس پر ایک چھوٹا سا اعتراض ہے کہ یہ ایگریکلچر یونیورسٹی بل ایگریکلچر کمیٹی میں بھیجنا چاہیئے ایجوکیشن کمیٹی میں نہیں بھیجنا چاہیئے۔ ویسے بھی یہ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے تحت ہے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے تحت نہیں ہے لہذا یہ بل ایگریکلچر سٹینڈنگ کمیٹی کو ہی پیش ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر۔ اس سلسلے میں لا منسٹر صاحب کیا فرماتے ہیں۔

وزیر قانون۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ تو یہ بل Agricultural standing committee

کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اور اس کی رپورٹ 17 اکتوبر تک آ جانی چاہیے۔

چوہدری فضل حسین راہی سر میں عرض کرنا چاہوں گا کہ اس میں یہ ہے کہ یہ نامزد گورنر جس کے لئے اختیار مانگا جا رہا ہے ابھی بل پاس ہونے سے پہلے ہی چیف منسٹر صاحب کر چکے ہیں۔

وزیر قانون — جناب والا اس وقت یہ بات زیر بحث نہیں ہے۔ یہ مسئلہ جس وقت زیر بحث آئے گا اس وقت یہ ایوان اس میں جو چاہے ترمیم کر لے اس وقت قواعد کے مطابق یہ مسئلہ زیر بحث نہیں آ سکتا۔ آپ کو موقع ملے گا۔ آپ اس میں جو ترامیم کرنا چاہیں قواعد کے مطابق اس وقت پیش کر لیں۔

چوہدری فضل حسین راہی— سر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر — راہی صاحب تشریف رکھیں۔ اس Introduction Bill کے موقع پر میں آپ کو قاعدے اور ضابطے کے مطابق بحث کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا ہوں۔ آپ کو موقع ملے گا جس وقت آپ اس کو oppose کر سکتے ہیں۔ اس کی consideration کے وقت آپ اس کو oppose کر سکتے ہیں۔ یہ آپ کو موقع ملے گا۔

(قطع کلامیاں)

مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور بابت 1985ء

جناب سپیکر— Next Bill

وزیر قانون — جناب سپیکر میں "دی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور (امنڈمنٹ) بل 1985ء پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر —بل پیش ہوا اور اس کو Concerned Education Standing Committee کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اس کی رپورٹ 17 اکتوبر تک آنی ہو گی۔

جناب محمد رفیق — پوائنٹ آف آرڈر سر۔

محمد رفیق —

جناب سپیکر— جی فرمائیے۔

جناب محمد رفیق — یہ کیسے قواعد و ضوابط ہیں کہ اپنے فائدے کے مطابق ہر بات کو ڈھال لیا جاتا ہے۔ ہاؤس کا یہ فائدہ ہے کہ اس پر بحث نہیں کی جا رہی اور اسے کمیٹی کے سپرد کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر— آپ نے ان کا مطالعہ فرمایا ہے۔

جناب محمد رفیق— جی فرمایا ہے۔

جناب سپیکر — Next bill

مسودہ قانون ترمیم جامعہ اسلامیہ بہاولپور 1985ء

وزیر قانون — میں مسودہ قانون (ترمیم) جامعہ اسلامیہ بہاولپور بابت 1985ء پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر — بل پیش ہوا۔ اور متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم کے سپرد کیا جاتا ہے 17 اکتوبر 1985ء تک اس کی رپورٹ آنی چاہیئے۔

جناب سپیکر — Next bill

مسودہ قانون ترمیم بہاوالدین ذکریا یونیورسٹی بابت 1985ء

وزیر قانون — جناب سپیکر میں مسودہ قانون (ترمیم) بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی بابت پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر— بل پیش ہوا۔ اور متعلقہ ایجوکیشن سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اس کی رپورٹ 17 اکتوبر 1985ء تک آ جانی چاہیئے۔

مسودہ قانون (ترمیم) تنخواہیں بھتاجات و مراعات وزراء پنجاب بابت 1985ء

جناب سپیکر— Next bill

وزیر قانون—جناب سپیکر میں مسودہ قانون (ترمیم) تنخواہیں بھتاجات و مراعات وزراء پنجاب بابت 1985ء پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر— بل پیش ہوا۔ اور یہ متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون کے سپرد کیا جاتا ہے اور رپورٹ 20 اکتوبر 1985ء تک موصول ہو جانی چاہیے۔

مسودہ قانون ترمیم تنخواہیں بھتاجات و مراعات سپیکر صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1985ء

جناب سپیکر— Next bill

وزیر قانون—میں مسودہ قانون (ترمیم) تنخواہیں بھتہ جات و مراعات سپیکر صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1985ء پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر— بل پیش ہوا۔ اور یہ متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون کے سپرد کیا جاتا ہے اور رپورٹ 20 اکتوبر سے قبل موصول ہو جانی چاہیئے۔

مسودہ قانون ترمیم تنخواہیں بھتاجات و مراعات ڈپٹی سپیکر صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1985ء

جناب سپیکر— Next bill

وزیر قانون — جناب سپیکر میں مسودہ قانون (ترمیم) (تنخواہیں بھتاجات و مراعات) ڈپٹی سپیکر صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1985ء پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر— بل پیش ہوا۔ اور بل متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون کے سپرد کیا

جاتا ہے اور رپورٹ 20 اکتوبر 1985ء سے قبل موصول ہو جانی چاہیئے۔

مسودہ قانون ترمیم تنخواہیں بھتاجات و مراعات اراکین صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1985ء

جناب سپیکر — Next bill

وزیر قانون (غلام حیدر وائیں)—میں مسودہ قانون (ترمیم) (تنخواہیں بھتہ جات و مراعات برائے اراکین صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1985ء پیش کرتا ہوں ۔

جناب سپیکر — بل پیش ہوا ۔ اور متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون کے سپرد کیا جاتا ہے اس کی رپورٹ 20 اکتوبر 1985ء تک آنی ہو گی ۔

جناب سپیکر— پریولیج کمیٹی کی میٹنگ آج اڑھائی بجے کمیٹی روم ''اے'' میں ہو گی سٹینڈنگ کمیٹی برائے ایجوکیشن کی میٹنگ کمیٹی روم ''سی'' میں ہو گی سٹینڈنگ کمیٹی برائے زراعت کی میٹنگ آج کمیٹی روم ''اے'' میں ہو گی اور سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون کی میٹنگ آج ساڑھے 5 بجے کمیٹی روم ''سی'' میں ہو گی ۔اس کے ساتھ ہی اجلاس کی کارروائی کل صبح 9-30 تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے ۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

15/7/87

پیر ، 14 اکتوبر 1985ء

(دوشنبہ ، 28 محرم الحرام 1406ھ)

جلد 4 —— شمارہ 3

سرکاری رپورٹ

مندرجات

پیر ، 14 اکتوبر 1985ء

صفحہ نمبر

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ	153
راؤ خورشید علی کی وفات پر دعائے مغفرت	154
نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	154
نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	179

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب — — — 191

اراکین اسمبلی کی رخصت — — — 192

مجالس قائمہ کی رپورٹیں — — — 195

مسئلہ استحقاق—

(i) اراکین اسمبلی کے لئے رہائشی سہولتوں کی کمی — 196

(ii) گوجرانوالہ شہر کو سالانہ ترقیاتی فنڈز سے محروم کرنا 203

تحاریک التوائے کار —

(i) قیدیوں کو قرآن حکیم بطور ہدیہ و تحفہ دینے کا وعدہ 208

(ii) نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان میں گستاخی 210

(iii) ملازمت کیلئے ڈاکٹروں کے تحریری امتحان پر پابندی 211

مجلس خصوصی کی رپورٹ — — — 215

مسودات قانون —

(i) دی ایکس ایمپلائز آف دی فارمر گورنمنٹ آف ایسٹ پاکستان
(اپوائنٹمنٹ ٹو پروونشل پوسٹس) بل 1985ء — — 216

(ii) دی کورٹ فیس (امنڈمنٹ) بل 1985ء — — 217

(iii) دی پروونشل سمال کاز کورٹس (امنڈمنٹ) بل 1985ء — 217

صوبائی اسمبلی پنجاب
صوبائی اسمبلی پنجاب کا چوتھا اجلاس

پیر 14 اکتوبر 1985ء

(دو شنبہ 28 محرم الحرام، 1406ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس صبح ساڑھے نو بجے اسمبلی چیمبر لاہور میں منعقد ہوا جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری علی حسین صدیقی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ
يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا
لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ
لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ
الْمُحْسِنِيْنَ ۔

س آل عمران آیت ۱۰۴، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰ س عنکبوت آیت ۶۹

اور تم میں ایک ایسی جماعت کا ہونا ضروری ہے جو لوگوں کی بھلائی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہوں گے۔

یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم تم کو صحت کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ اہل عالم پر ظلم کرنا نہیں چاہتا اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور سب کاموں کا رجوع اور انجام بھی اللہ ہی کی طرف ہے۔

مسلمانو! تم سب امتوں و قوموں میں سب سے بہتر ہو جو لوگوں کی رہنمائی کے لئے وجود میں لائی گئی ہے تم اچھے کام کرنے کا حکم دیتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو۔ اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو ان کے لئے بہت اچھا ہوتا ان میں کچھ ایمان والے بھی ہیں لیکن اکثر نافرمان ہیں۔ اور جن لوگوں نے ہمارے معاملے میں کوشش کی تو ہم ان کو ضرور اپنے راستے دکھا دیں گے اور بلاشبہ اللہ ایسے محسنوں کے ساتھ ہے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

راؤ خورشید علی خان کی وفات پر دعائے مغفرت

میاں محمد اسحاق — جناب سپیکر آپ کے کہنے کے مطابق اسمبلی کا اجلاس ساڑھے نو بجے شروع ہوتا ہے اور ہمیں جو ایجنڈا ملتا ہے اس کے اوپر ۹ بجے کا وقت لکھا ہوتا ہے اس سلسلے میں میں عرض کروں گا کہ یہ اپنے ہو رہا ہے جیسے کہ سڑک پر لکھا ہوتا ہے کہ یہاں پر کار اور سکوٹر کھڑا کرنا منع ہے اور وہاں پہ ضرور سکوٹر اور کار کھڑی کی جاتی ہیں تو اس طرح میں سمجھتا ہوں کہ کہنے میں اور لکھنے میں بڑا تضاد پایا جاتا ہے اس لئے آپ ہدایات فرمائیں کہ جو وقت بھی مقرر کیا جائے وہ تحریر میں بھی وہی ہونا چاہئیے۔

یہ ایجنڈا پہلے کا چھپا ہوا ہے اب آپ کی خواہش کے مطابق اور آپ کی سہولت کیلئے ٹائم ۹ بجے کی بجائے ساڑھے ۹ بجے کا کر دیا گیا ہے۔

چوہدری ارشاد علی — جناب سپیکر، اس سے پہلے کہ ہاؤس کی کارروائی شروع کی جائے میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہوں گا کہ راؤ خورشید علی خان مرحوم جو چند روز ہوئے وفات پا چکے ہیں دوبارہ صوبائی اسمبلی اور قومی اسمبلی کے ممبر رہ چکے ہیں اور اس سے پہلے مسلم لیگ کے ان نمایاں کارکنوں میں سے ایک تھے جنہوں نے حصول پاکستان کیلئے بڑی جدو جہد کی تھی۔ میں التماس کروں گا کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر — اتفاق ہے جی۔ دعائے مغفرت کی جائے — دعائے مغفرت کی گئی۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

گورنمنٹ فضل الٰہی سول ہسپتال چنیوٹ میں بستروں کا انتظام

*99۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی — کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

کیا یہ حقیقت ہے کہ گورنمنٹ فضل الٰہی سول ہسپتال چنیوٹ ضلع جھنگ میں صرف 32 بستروں کا انتظام ہے جب کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال 60 بستروں پر مشتمل ہوتا ہے اگر ایسا ہے تو آج تک مذکورہ ہسپتال میں بستروں کی تعداد پوری نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر صحت — شیخ فضل الٰہی ٹرسٹ ہسپتال چنیوٹ 32 بستروں پر مشتمل ہے یہ ہسپتال شیخ فضل الٰہی نے حکومت کی تحویل میں دینے کے لئے استدعا کی جو کہ جنوری 1979ء میں منظور کر لی گئی حکومت کی تحویل میں آنے کے بعد اس ہسپتال کے عملہ کے لئے رہائش گاہوں اور ضروری مرمت وغیرہ کے لئے ایک سکیم مرتب کی گئی جس پر ۴۰ لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ حکومت کے تمام تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال کے بستروں کی تعداد ۴۰ اور ۶۰ کے درمیان ہے اور اس سلسلہ میں متعلقہ تحصیل کی آبادی کو مدنظر رکھا جاتا ہے بہر حال شیخ فضل الٰہی ٹرسٹ ہسپتال کے بستروں کی تعداد میں اضافہ کرنے کیلئے ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

سرکاری ہسپتالوں میں مریضوں سے فیس کی وصولی

*103 ۔ چوہدری محمد اعظم چیمہ — کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ—

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں داخل شدہ مریضوں سے دس روپے یومیہ فیس وصول کی جا رہی ہے —حالانکہ ماضی میں کسی مریض سے فیس وصول نہیں کی جاتی رہی ہے ۔

(ب) کیا یہ احکامات حکومت کی طرف سے جاری کئے گئے ہیں اگر ایسا ہے تو ان کی ایک نقل ایوان کی میز پر رکھی جائے ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ فیس کے نفاذ سے غریب عوام مسائل میں اضافہ ہو گیا ہے ۔

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا فیس کو فوراً طور پر ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اسکی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر صحت — (الف) مریضوں سے دس روپے بطور چارجز وصول کرنے کا فیصلہ نیا نہیں ۔ اس سے پیشتر جو مریض ہسپتال میں داخل ہوتے تھے ان سے ان کی آمدنی کے تناسب سے اخراجات وصول کئے جاتے تھے اور فیس داخلہ ہر ایک سے دو روپے وصول کی جاتی تھی ۔ اس کے علاوہ ایک روپیہ پرچی فیس بھی لی جاتی تھی— بمطابق مراسلہ ۱۹۸۱ء سرکاری ہسپتالوں میں وارڈ چارجز کی شرح درج ذیل تھی —

(1) 400 روپے ماہانہ آمدنی والے افراد	دو روپے یومیہ
(2) 401 روپے سے لے کر 600 روپے تک	تین روپے یومیہ
(3) 601 روپے سے لیکر 750 روپے تک	پانچ روپے یومیہ
(4) 751 روپے تک اور اس سے زائد	دس روپے یومیہ
(5) اے۔ وی۔ ایچ جنرل وارڈ	پندرہ روپے یومیہ

(ب) یہ احکامات محکمہ صحت پنجاب کی جانب سے جاری کئے گئے ہیں ۔ ان احکامات کی نقول لف ہیں—

(ج) مذکورہ فیس کے نفاذ سے غریب عوام کے مسائل میں کوئی اضافہ نہیں ہونا چاہئیے کیونکہ اس حکم کے مطابق بیس فیصد مریضوں کے مفت علاج کا بندوبست کیا گیا ہے یعنی دس فیصد میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کی صوابدید پر تاکہ حادثات اور کم آمدن والے لوگوں کے مفت علاج کا تحفظ کیا جا سکے ۔ اور بیس فیصد مریضوں کے علاج کی ادائیگی زکواۃ فنڈ سے کی جائے۔زکواۃ فنڈ سے ادائیگی کوئی نئی بات نہیں ہے کیونکہ ہسپتال کی کمیٹیاں پہلے ہی ان تصدیق شدہ مریضوں کو ادویات مہیا کر رہی ہیں۔ اس کو باقاعدہ بنانے کیلیے حکومت کے اندازے کے مطابق بیس فیصد لوگ

مستحقین کے زمرے میں آئیں گے - جن کی زکواۃ فنڈ سے ادائیگی کی جائے گی جنرل وارڈ میں باقی ماندہ ستر فی صد مریضوں کو دس روپے یومیہ کے حساب سے ادا کرنا ہوں گے جس میں ماہرانہ مشورہ تشخیص ہسپتال کی نگہداشت خوراک ادویات پانی بجلی اور گیس مہیا کی جاتی ہے -

(د) احتجاج اور اخباری خبروں کو مدنظر رکھتے ہوئے جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے پہلے ہی صورت حال کی نزاکت کو دیکھ کر ایک کمیٹی مقرر کی ہے - جن کے مندرجہ ذیل ممبران ہیں :-

(۱) جناب وزیر صحت

(۲) جناب وزیر خزانہ

(۳) جناب سیکرٹری خزانہ

(۴) جناب سیکرٹری صحت

(۵) جناب سیکرٹری زکواۃ

اس مسئلے کا جائزہ لینے کے لئے اس کمیٹی کی سفارشات پر اس کو کابینہ میں غور و خوض کے لئے بھیج دیا گیا ہے - کابینہ کے فیصلے کے بعد مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی-

Top Priority

No. SO (H & D) 12-13/75

GOVERNMENT OF THE PUNJAB
HEALTH DEPARTMENT

Dated Lahore the 11th April, 1985

To

1. DIRECTOR,
   HEALTH SERVICES, PUNJAB,
   LAHORE.
2. ALL DEPUTY DIRECTORS OF
   HEALTH SERVICES IN PUNJAB
3. ALL DISTRICT HEALTH OFFICERS IN
   PUNJAB
4. ALL MEDICAL SUPERINTENDENTS,
   D.H.Q. HOSPITALS IN PUNJAB.
5. ALL PRINCIPALS OF
   MEDICAL COLLEGES IN PUNJAB.
6. MEDICAL SUPERINTENDENTS:
   - (i) MAYO HOSPITAL, LAHORE.
   - (ii) LADY WILLINGDON HOSPITAL, LAHORE
   - (iii) SERVICES HOSPITAL, LAHORE
   - (iv) SIR GANGA RAM HOSPITAL, LAHORE
   - (v) DENTAL HOSPITAL, LAHORE
   - (vi) GOVT. MENTAL HOSPITAL, LAHORE
   - (vii) NISHTAR HOSPITAL, MULTAN.
   - (viii) B.V. HOSPITAL, BAHAWALPUR.
   - (ix) LAHORE GENERAL HOSPITAL, LAHORE
   - (x) GOVT. T.B. HOSPITAL, SARGODHA.
   - (xi) GOVT. SAMLI T.B. SANITORIUM, SAMLI MURREE
   - (xii) HOLY FAIMLY HOSPITAL, RAWALPINDI.
   - (xiii) RAWALPINDI GENERAL HOSPITAL, RAWALPINIDI

Subject—ENHANCEMENT OF EXISTING FEES REALISED FROM THE PRIVATE AND PAYING PATIENTS TREATED IN THE GOVERNMENT HOSIPITAL/ DISPENSARIES, ETC.

1. Supersession of previous orders on the above subject, the Governor of the Punjab is pleased to revise the existing rates of following fee/charges realised from private and paying patients in the hospitals, dispensaries, sanitoria etc. under the control of the Government of the Punjab.

2. The list is enclosed herewith for immediate necessary action.

3. The orders will take effect from 1st May, 1985.

4. Please acknowledge receipt.

DR. MUHAMMAD RIAZ BUTT

Under Secretary (H&D) for Secretary Health.

No. and Date even.

A COPY is forwarded for information to the following:—

(1) All Administrative Secretaries Government of the Punjab.

(2) Accountant- General, Punjab, Lahore.

(3) All District Accounts Officers in Punjab.

(4) Registrar, Lahore High Court, Lahore.

(5) All Commissioners/ Deputy Commissioners in Punjab.

(6) Principal, College of Community Medicine, Lahore.

(7) Dean, Post-Graduate Medical Institute, Lahore.

(8) Deputy Secretary- X (Health), Govt. of the Punjab, Finance Deptt.

(9) Private Secretary to Chief Secretary / Addl. Chief Secretary, SGA&I Department.

(10) P.S. to Chairman, Planning & Dev. Department, Govt. of the Punjab.

(11) Private Secretary to Finance Secretary.

(12) PA/Addl. Secretary I&C, SGA&I Department.

(13) All PAs to SH/AS (A) AST/DS (A) DS (T) DS (T)/ DS (D)/DS (N), Health Department.

(14) All Under Secretaries/ Section Officers in Health Department,

Dr. MUHAMMAD RIAZ BUTT
Under Secretary (H&D)
for Secreatry Health.

HOSPITAL CHARGES

I-Admission Fee — Rs. 5/- per head.

II-Ward Charges — Rs. 10/-per day
10 free at the discretion of MS.
20 to be paid out of Zakat Fund.

III-Room Rent:

	Revised Rates (per day)
Teaching Hospitals:	.. Rs.
Family room	.. 200
Single room (with bath)	.. 100
Single room (without bath)	.. 50
D.H.Q. Hospital:	
Family room	.. 80
Single room	.. 50
T.H.Q. Hospital:	
Family room	.. 40
Single room	.. 20
AC charges	.. 45*

(*Government servants to be exempted).

IV- Operation Fee

Category	Professor	Asso. Professor.	Assistant Professor	Doctor
	Revised Rates			
	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
I	1,500	1,000	600	300
II	900	600	400	200
III	450	250	200	100
IV	300	150	100	50
V	150	100	60	30
V-Anaesthesia Fee.				
I	450	350	300	150
II	250	200	150	75
III	150	75	75	30
IV	100	50	30	15

Serial No.	Laboratory Fee	Revised Rates
		Rs.
1	Widal reaction (to any combination of organism i.e. typhoid, paraty phoid malts etc.)	30
2	Examination of blood smears for malaria relapsing fever	15
3	Estimation of Haemoglobin ..	5
4	Size of R.B.C. (Halometer) ..	6
5	Total Red Cell count, total lecucocyte count each ..	10
6	Counting of blood platlets ..	10
7	Estimation of bleeding time ..	10
8	Fragility of red blood cells ..	12
9	Examination of blood for reticulocytes ..	10
10	Estimation of blood sugar (one estimation) ..	25
11	Blood Sendimentation rate ..	10
12	Sugar Tolerance test (5 specimens of blood) ..	65
13	Estimation of blood urea ..	30
14	Estimation of blood calcium ..	30
15	Estimation of blood chlorides ..	35
16	Estimation of blood cholestrol ..	35
17	Estimation of blood creatinine ..	30
18	Estimation of inorganic phosphate ..	30
17	Van Dan Bergh's Reaction ..	15
19	Khan's Precipition test for syphilis ..	45
20	(a) Clinical qualitative (i.e. I Chemical 2 Physical.) ..	45
21	(b) Clinical qualitative Microscopic	
	(c) Clinical quanttitative (i.e. estimation sugar albumin, urea, acatone indication). ..	15
22	Urea concentration test and urea clearance test ..	55

Serial No.	Laboratory Fee		Revised Rates
			Rs.
23	Microscopic examination culture of diphtheria swabs	..	10
			40
24	Exam. of Basal smears for leprosy	..	5
25	Analysis of stools for fat contents or acid contents	..	30
26	Occult blood in stools	..	10
27	Inoculation of small animals for diagnostic purpose tuberculosis, etc.		60
28	Sputum (for tubercle bacilli)	..	10
29	For each doze of vaccine supplied	..	40
30	Pus Smears cervical smears, Urethera-layse	..	20
31	Blood culture negative	..	50
32	Blood culture (Positive and Identity)	..	50
33	Blood grouping	..	25
34	Chemical exam. of pathological fluids such as vomit, cerebrospinal exciticy pleural, etc.		30
35	Pathological fludids (Miscroscopic) fluids as given above	..	20
36	Exam. of water bacteriol gical analysis of each sample	..	40
37	Examination of urine ourobilinogon	...	10
38	Examination of Diastase.	..	20
39	Examination Friedman's pregnancy test.	..	40
40	Examination of Urea	..	25
41	Examination Chlorides		10
42	Examination of Drugs	..	30
43	Examination of Semen (Routine)	..	40
44	Examination of Urine bile pigment and salts	..	6
45	Examination of Blood complete picture	..	40
46	Bone Marrow Count		30
47	Examination of blood Prothrombin	..	25
48	Examination of sputum (concentration methods)	..	15

Serial No.	Laboratory Fee		Revised Rates
			Rs.
49	Examination Milk-bacteriological test	..	25
50	Examination of Fungiculture (C.S.F.)	--	30
51	Serological Examination Gonococa(GOIT)	..	30
52	Sodium or Potassium estimation	..	30
53	Uric Acid	..	30
54	Diastase	..	30
55	Plasma Protein	..	30
56	Plasma Albumin and Globuli atio	..	30
57	Blood Phosphatese Acid Alkline each	..	30
58	Transaminases (Sgot/SGPT)	..	50
57	Lactic Acid Dehydrognas	..	50
59	Lactic Acid Dehydrogenas	..	50
60	Urine 17-Ketosteroids	..	100
61	Urine pregnancy test quick method (Haemogglutionation inahibition test)		50
62	Blood C. Reactive protein		40
63	Blood Anti-Streptolysive "O' titre.	..	40
64	Blood Serum Bilirubin	..	30
65	Blood Miantoux Tuberculine Test	..	10
66	Blood Cassons test for Hydatid disease	..	15
67	Smears for Cancer Cells	--	30
68	Abnormal Haemoglobin electrophorises	..	75
	Apportonment of fees for operations:		Revised
1.	(a) Government servants		45%
	(b) Doctors		35%
	(c) Paramedics		20%

Dental Treatment Charges.

	Revised Rates			
	Dental Surgeon	Assistant Professor	Associate Professor	Professor
	1	2	3	4
1. *Filling*:	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
(a) Simple ..	40	60	60	80
(b) Compound ..	40	55	75	100
(c) Interior ..	40	60	80	100
(d) Pin retained ..	75	100	125	150
2. *Root Canal Therapy*:				
(a) Single rooted ..	60	100	160	200
(b) Multiple rooted teeth ..	90	150	120	300
3. *Crown and Bridge*.				
(a) Acrylic Crown ..	60	100	160	200
(b) Porcelain —	150	250	400	500
(c) Vainear Metalle Dowel ..	80	130	220	300
(d) Bridge 3 unit ..	150	250	400	500
(e) More than 3 unit Bridge ..	210	350	560	700
4. *Oral Surgery*:				
Simple extraction of I tooth	15	25	40	50
5. Alveoalan Fractures ..	100	200	250	450
6. Treatment of Fracture Jaw ..	300	450	750	1,000
7. Cystecomy ..	100	150	200	300
8. Alveolectomy —	100	150	250	350
9. *Orthodontics*:				
(a) Fixed appliance upper or lower	300	500	800	1,000
(b) Fixed appliance upper and lower	600	1,000	1,600	2,000
Artificial Deutnres:				
10. Partial Denture				
(a) 1-5 teeth ..	60	100	160	200
(b) 6-10 teeth ..	90	150	240	300
(c) 11-13 teeth ..	120	200	320	400
11. Full Dentures:				
(a) Upper or lower ..	120	200	32	400
(b) Upper and lower ..	240	400	640	800
12. Repairs —	20	35	55	75
Periodontia:				
13. Gingivectomy ..	180	300	480	600

چوہدری محمد اعظم چیمہ — جناب والا میں سوال کرنے سے پہلے ایک وضاحت چاہوں گا میں اسکے بارے میں تین سوالات کرنا چاہتا ہوں - ایک ایک سوال کروں یا تینوں ایک ہی دفعہ کر دوں —

جناب سپیکر — ایک وقت میں ایک سوال -

چوہدری محمد اعظم چیمہ — کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا ہسپتال کاروباری ادارے ہیں کیا قانون میں یہ بات واضح نہیں کہ حکومت کو عوام کے لئے ہسپتالوں میں مفت علاج کا بندوبست کرنا ہوگا -

جناب سپیکر — چیمہ صاحب یہ کوئی سوال بنتا نہیں ہے —

چوہدری محمد اعظم چیمہ — ٹھیک ہے - آپکا حکم سر آنکھوں پر - ضد تو نہیں کرنی چاہئے- دوسرا سوال میرا یہ ہے کہ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ ۴۰۰ روپے تنخواہ والا آدمی اگر بد قسمتی سے ہسپتال میں داخل ہو جائے ایک ماہ تک بیمار رہے 10 روپے یومیہ کے حساب سے 300 روپیہ اس ہسپتال کو ادا کر دے تو اس کے بچوں کو کسی یتیم خانہ میں داخل کرانے کا گورنمنٹ نے کوئی بندوبست کیا ہے -

وزیر صحت - میرے فاضل رکن نے یہ سوال کیا ہے 400 روپے آمدنی والا جبکہ مریض داخل ہوگا لازمی بات ہے کہ وہ غریب ہونے کے زمرے میں آئیگا - یہ آپکو پہلے کہہ دیا گیا ہے کہ 30 فیصد مریض جو ہسپتال میں داخل ہوں گے وہ اس سے مستثنے ہونگے ان کے بچوں کو خدا نہ کرے کسی یتیم خانے میں ڈالا جائے -

چوہدری محمد اعظم چیمہ — تیسرا سوال میرا یہ ہے کہ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ زکوٰۃ اور عشر آرڈیننس کے مطابق ایسا کوئی قانون وضع کیا گیا ہے کہ ہسپتال میں زیر علاج مریضوں کیلئے ہسپتال فنڈ سے اس قدر رقم فلاں فلاں آمدنی والے لوگوں کو دی جائے گی - جیسا کہ جزو (ج) میں فرمایا گیا ہے کہ زکوٰۃ میں سے ان کو دیا جاتا ہے -

جناب سفقت عباس - کیا جناب والا ایک نشست میں ایک ممبر دوست زیادہ ضمنی سوالات کر سکتا ہے

جناب سپیکر- کر سکتا ہے -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - وزیر صاحب کے پاس کوئی زکوٰۃ فنڈ ایک ایک ضلع کیلئے ان کے اپنے اختیارات کے مطابق کتنا کتنا انہیں ملا

جناب سپیکر - سوال واضح نہیں -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جناب والا سوال کے میں نے دو حصے پیش کئے ہیں- انہوں نے زکوٰۃ کا فرمایا ہے - میں نے عرض کیا ہے کہ اس آرڈیننس کے تحت وزیر موصوف کو کوئی فنڈ علیحدہ ملا ہے کہ وہ اپنے اختیارات کے مطابق ان لوگوں کو جو زیر علاج ہیں دے سکیں - اور کیا کچھ وہ دیتے ہیں -

وزیر صحت ۔ جناب سپیکر یہ ایک نیا سوال ہے اس کیلئے Fresh نوٹس دیا جائے ۔

جناب سپیکر — جی پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ — جناب والا وزیر موصوف موجود ہوں ۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کتنی ہی قابل اور لائق ہوں .....

پارلیمانی سیکرٹری صحت (بیگم نجمہ حمید) میں لائق اور قابلیت کی بات نہیں کر رہی میں صرف زکواۃ فنڈ کے متعلق جواب دینا چاہتی ہوں۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ— میں ایکی قدر کرتا ہوں ۔ عزت کرتا ہوں ۔ لیکن قانونی اور اصولی طور پر ان کو جواب دینا چاہئے ۔

پارلیمانی سیکرٹری صحت—ویسے یہ نیا سوال ہے۔

جناب سپیکر ۔ وزیر صاحب کی موجودگی میں پارلیمانی سیکرٹری سوال کا جواب نہیں دے سکتے ۔اس سلسلے میں کس رول کا حوالہ دے رہے ہیں ؟

چوہدری محمد اعظم چیمہ — اصول اور اخلاقیات سب سے بڑا قانون ہے ۔

جناب سپیکر— اس میں آپ رول کا حوالا دیں یہ ایوان رولز آف پروسیجر کے تحت چلتا ہے۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ — بہتر جناب والا ۔ میں اعتراض کروں گا کہ اسکے متعلق کوئی رولز نہیں۔آپ اپنی علیحدہ رولنگ دے دیں ۔

جناب سپیکر — محترمہ پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت اس کا جواب دیں گی ۔

پارلیمانی سیکرٹری صحت— جناب والا ۔ ہر ہسپتال میں جو ٹیچنگ ہسپتال ہیں یا دوسرے جو ہمارے صوبے کے تحت چل رہے ہیں ۔ ایک پیشنٹس ویلفیئر سوسائٹی بنی ہوئی ہے ۔اس سوسائٹی کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ چیئرمین ہیں۔ اس میں زکواۃ فنڈ سے ہر سال پیسہ ملتا ہے۔ ہم لوگ جو بھی کوئی مستحق یا جو مستحقین ہوں کہ متعلق میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کو سفارش کر کے بھیجیں یا زکواۃ جن پر لگتی ہے اس فنڈ میں سے پیسہ جاتا ہے۔ زکواۃ کیلئے ہم لوگ apply کرتے ہیں اور ہر سال زکواۃ میں سے پیسہ جاتا ہے۔ وہاں پر جو مستحقین ہیں ان کو دوائیں مفت مہیا کی جاتی ہیں ۔

جناب سپیکر —چیمہ صاحب کا سوال یہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری صحت — یہی ان کا سوال ہے کہ زکواۃ ہسپتال کو ملتی ہے یا نہیں ملتی ۔ میں اس بارے میں کہہ رہی ہوں اس سوسائٹی کو چونکہ پیشنٹس ویلفیئر سوسائٹی ہے اس زکواۃ کا پیسہ ملتا ہے ۔ہر سال ملتا ہے اور صوبے کے تحت ہی ملتا ہے ۔وہاں پر زکواۃ کی تقسیم اس صورت میں ہو جاتی ہے یعنی دوائیوں کی شکل میں یا کسی کے علاج کیلئے یا آپریشن کی شکل میں تقسیم ہو جاتی ہے ۔

وزیر زکواۃ و عشر (جناب سعید احمد قریشی) - یہ زکواۃ کے متعلق ہے اگر مجھے اجازت ہو تو میں اسکا جواب دوں -

جناب سپیکر — آنریبل وزیر زکواۃ کچھ کہنا چاہیں گے -

وزیر زکواۃ —جناب والا - میں اپنے فاضل رکن کے سوال کے جواب میں عرض کروں گا - جیسا کہ پہلے وزیر صحت صاحب نے فرمایا ۲۰ فیصد حصہ زکواۃ کے محکمے سے لیتے ہیں زکواۃ کے تحت جو صاحب نصاب نہیں ہوتے ان کو علاج کے لئے دیا جاتا ہے - یہاں تک صاحب نصاب نہ ہونے کا تعلق ہے ۲۰۰ روپے سے کم جو افراد ہیں وہ صاحب نصاب نہیں ہوتے - وہ اسی زمرے میں آتے ہیں - ان کو تو علاج کیلئے زکواۃ سے فنڈ دیا جاتا ہے

دوسری بات آپ نے فرمایا ہے کہ کتنا دیا جاتا ہے اس لئے نیا سوال دیں گے انشاءاللہ پھر اس کا جواب دیا جائیگا -

جناب سپیکر - چیمہ صاحب آپکے سوال کا جواب آ گیا ہے -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جناب والا - تسلی تو نہیں ہوئی - وزیر موصوف صاحب جو بڑے قابل قدر ہیں انہوں نے وہ cover کرنے کی کوشش کی ہے - اگر اجازت دیں تو اپنے فاضل وزیر قریشی صاحب سے کوئی سوال پوچھ سکتا ہوں اسی ضمن میں -

جناب سپیکر - جی نہیں -

جناب گل محمد خان روکڑی - کیا میں وزیر موصوف صاحب سے پوچھ سکتا ہوں کہ آگے ایک سوال نمبر 346 ہے - ان دونوں سوالوں کو ملائیں - اس میں کچھ افسر صاحبان کو ان کے بچوں بیویوں کے علاج کیلئے بھیجا گیا ہے - ان پر کروڑوں روپے خرچ ہوئے ہیں - جہاں اس صوبہ کے غریب عوام کیلئے ۱۰ روپے فی بستر دو روپے یا چار روپے فی داخلہ ہے - کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ یہ فرق کیوں ہے - ان غریب عوام کو یہ ٹیکس کیوں معاف نہیں کیا گیا جبکہ ساری اسمبلی کی یہی رائے ہے کہ ۱۰ روپے معاف کیا جائے اس میں کمیٹی کا تو کوئی فائدہ ہی نہیں ہے -

(نعرہ ہائے تحسین)

اسکے ساتھ میں یہ کہوں گا کہ اس کمیٹی میں کوئی ممبر نہیں ہے - اس ہاؤس کا کوئی ممبر نہیں ہے اس میں سیکرٹری صاحبان ہیں - اس ہاؤس کے ممبر بھی اس میں شامل کریں - پوری اسمبلی کی یہ رائے ہے کہ یہ ۱۰ روپے معاف کیا جائے - اگر اسمبلی میں کوئی طاقت ہے تو یہ معاف ہونا چاہئے - آج اس اسمبلی سے پوچھ لیں اور معاف کر دیں -

جناب سپیکر - یہ تجویز اچھی ہو سکتی ہے لیکن یہ سوال نہیں ہے -

راجہ خلیق اللہ خان — میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کے پاس اس کے لیے کیا پیمانہ ہے کہ یہ چار سو روپے والا ہے یہ سات سو روپے والا ہے یہ ہزار روپے آمدنی والا ہے یہ تو آپ نے کھلی چھٹی دی ہوئی ہے وہ جس کو چاہیں چار سو روپے آمدنی والا بنا دیں خواہ وہ ایک ہزار روپے کی آمدنی والا ہو اس کا فائدہ ہسپتال والوں کو پہنچے گا حکومت یا عوام کو نہیں پہنچے گا کیا کوئی پیمانہ ان کے پاس ہے ؟

جناب سپیکر — یعنی اس کا تعین کیسے کیا جاتا ہے کہ فلاں کی آمدنی کتنی ہے؟

راجہ خلیق اللہ خان— کیا پیمانہ ہے کہ اس شخص کی آمدنی چار سو روپے ہے پانچ سو روپے ہے یا ایک ہزار روپے ہے؟

وزیر صحت — جناب والا ۔ میری گذارش ہے کہ صحت پر بحث کے لیے پورا دن ہے یہ سوالات اس دن رکھے جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔

جناب سپیکر—تو آپ تازہ سوال کے لیے کہتے ہیں ؟

وزیر صحت — جی ہاں ۔

جناب سپیکر —راجہ صاحب اس کے لیے تازہ سوال چاہیے ۔

راجہ خلیق اللہ خان— انہوں نے مقرر کیا ہوا ہے کہ اتنی آمدنی والے افراد کے لیے اتنی فیس ہے انہیں تیار رہنا چاہیے تھا کہ اس پر کون کون سے سوالات کی توقع ہو سکتی ہے ۔

وزیر صحت ۔ یہ جو آمدنی والی بات ہے یہ مریض خود آ کر بتاتے ہیں کہ ان کی آمدنی چار سو روپے ہے چھ سو روپے ہے یا سات سو روپے ہے ان کو تصدیق کرنے کے لیے ان کے ساتھ وہاں کوئی سمبران بھی ہوں ۔ بہر حال جب یہ چار سو روپے آمدنی والی بات تھی تو کوئی مریض یہ نہ چاہتا تھا کہ چار سو روپے بتائے وہ تین سو پچانوے تین سو اسی روپے بتاتے تھے تاکہ پرچی فیس یا جو انہیں فیس دینی پڑتی تھی اس میں کمی ہو لہٰذا ان سب چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے سب کے لیے دس روپے لگا دیے گئے ہیں تاکہ کوئی بھی وہاں غلط بیانی سے کام نہ لے ۔

بیگم نجمہ تابش الوری —جب مولانا چنیوٹی ایوان میں نہیں ہوتے تو آپ خواتین کی طرف دیکھتے ہی نہیں؟

جناب سپیکر —جی بیگم نجمہ تابش الوری صاحبہ ۔

بیگم نجمہ تابش الوری — جناب والا ۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ 1971ء سے بقول ان کے وارڈ چارجز وصول کیے جا رہے ہیں ۔ پچھلے سالوں میں یا پچھلے سال اس سے حکومت کو کس قدر سالانہ آمدنی ہوئی ہے ؟

جناب ریاض حسین پیرزادہ—جناب سپیکر یہ بیگم صاحبہ کو ایک علیحدہ سوال لکھ

کو دینا چاہیے کیونکہ اس میں امداد و شمار مطلوب ہیں اس وقت تو وزیر صاحب اس کا جواب نہیں دے سکیں۔

وزیر صحت —جناب ۔ والا ان کے لیے فریش نوٹس دیں ۔

جناب سپیکر ۔ بیگم صاحبہ تازہ سوال دیجیے ۔

مسز خورشید بیگم—کیا وزیر موصوف بتائیں گے ۔ کہ مقررہ جائزہ کمیٹی نے کیا سفارشات مرتب کی ہیں جنہیں کابینہ میں غور کے لیے بھیج دیا گیا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ بیگم صاحبہ یہ سوال نہیں بنتا ۔

مسز خورشید بیگم —آپ جیسے مناسب سمجھیں لیکن چھپے ہوئے جوابات میں یہ ہے کہ سفارشات مرتب کر لی گئی ہیں ۔

مولانا غیاث الدین —وزیر موصوف کے جواب میں ہے کہ جنرل وارڈ میں باقی ماندہ 70 فی صد مریضوں کو دس روپے یومیہ کے حساب سے ادا کرنے ہوں گے ان دس روپوں کے ادا کرنے کی جو آگے تفصیل بیان کی گئی ہے علاوہ دیگر تفاصیل کے خوراک اور ادویات کا خرچہ مانگا گیا ہے کیا میں وزیر موصوف سے آپ کی وساطت سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ جن ہسپتالوں میں خوراک اور ادویات مہیا نہیں کی جاتیں ان ہسپتالوں میں یہ دس روپے وصول کیے جاتے ہیں کیا یہ زیادتی نہیں ؟ اکثر و بیشتر ہسپتالوں میں خوراک بھی نہیں ملتی وہاں ادویات بھی ڈاکٹر لکھ کر دے دیتے ہیں اور بازار سے لانی پڑتی ہیں وہاں 10 روپے وصول کیے جاتے ہیں ۔

وزیر صحت—جناب والا میری گزارش ہے کہ فاضل رکن ہمیں کوئی مثال دیں تاکہ ہم وزیر نوٹس لیں ۔

مولانا محمد غیاث الدین—میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارے ہاں شکر گڑھ ہسپتال ہے وہاں کھانا نہیں دیا جاتا وہ ہے بھی تحصیل ہیڈ کوارٹر اور اکثر و بیشتر تمام مریضوں کو ادویات بھی لکھ دی جاتی ہیں ۔ تمام تحصیل ہیڈ کوارٹروں میں یہی ہے کہ کھانا نہیں ملتا اور ۱۰ روپے وصول کیے جاتے ہیں ۔

ملک طیب خان اعوان ۔ جناب سپیکر ہمارے وزیر موصوف تو کہتے ہیں کہ مثال دیں میں سمجھتا ہوں کہ تمام پنجاب کی یہ مثال ہے۔ ادویات بھی نہیں ملتی۔ وہ بھی مریضوں کو قیمتاً لینی پڑتی ہیں ۔ یہ تمام فرضی کارروائی ہے دنیاپور میں ہسپتال میں کوئی کھانا نہیں ملتا ۔ بلکہ ادویات بھی نہیں ملتی۔

جناب سپیکر ۔ ملک صاحب کیا یہ آپ کا ضمنی سوال ہے۔

ملک طیب خان اعوان ۔ جو بھی سمجھ لیں۔ جو بنتا ہے وہی بنالیں (قہقہے)

سہر ظفراللہ خان بھروانہ ۔ جناب سپیکر۔ کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ مریضوں

ہے جو دس روپے فیس وصول کی جاتی ہے وہ کم ہے یا زیادہ ہے ؟

جناب سپیکر ۔ ضمنی سوال صرف ایک ہو سکتا ہے۔

سپہر ظفر اللہ خان بھروانہ ۔ مسئلہ ایک ہی ہے اور اس کا جز دوسرا ہے میری گزارش ہے کہ اگر قائد ایوان کسی سوال کا جواب خود دینا پسند فرمائیں گے تو ان کے لئے قانونی رکاوٹ نہیں۔ میں وزیر صحت سے یہ عرض کروں گا کہ کبھی انہوں نے جناب قائد ایوان سے اس کے متعلق مشورہ کیا ہے؟ اور اگر اسمبلی کے ممبران کی یہ رائے ہے کہ یہ فیس معاف ہونی چاہیے تو میں جناب کی وساطت سے جناب وزیر صحت اور جناب قائد ایوان سے درخواست کروں گا کہ اس مسئلے پر غور فرمائیں ۔ یا کسی کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ یا اس کو معاف کیا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ یہ سوال نہیں بنتا۔

مولانا محمد غیاث الدین۔ جناب سپیکر میں نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب ابھی تک نہیں آسکا۔ وزیر موصوف نے مثال پوچھی تھی اور میں نے عرض کر دی تھی۔ میں نے یہ ال کیا تھا کہ جن ہسپتالوں میں خوراک یا ادویات نہیں ملتیں۔ کیا وہاں بھی دس روپے یومیہ وصول کئے جائیں گے ۔ مثال میں نے پیش کر دی تھی۔ ابھی تک اس کا جواب نہیں آیا۔

بیگم نجمہ تابش الوری ۔ میرے سوال کا بھی جواب نہیں آیا۔ مجھے امید ہے کہ دو چار دن میں اعداد وشمار مہیا کر کے وہ مجھے بتا دیں گے ایوان میں سب کے سامنے رکھ دیں گے۔

جناب سپیکر۔ آنرایبل چیف منسٹر کچھ کہنا چاہیں گے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب سپیکر میں ممبران کے جذبات کی قدر کرتا ہوں۔ اس موضوع پر کافی سوالات آئے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ کافی حساس ہے ۔ اس کی چھوٹی سی وضاحت میں کر دیتا ہوں ۔ دراصل اس کا مقصد یہی تھا جو کہ وہ لوگ جو اس کی طاقت رکھتے ہیں کہ یہ فیس ادا کر سکیں ان سے یہ فیس حاصل کی جائے۔ یہ فیس عاید کرنے کا مقصد یہی تھا کہ ہسپتالوں کو چلانے پر جو بے پناہ اخراجات ہوتے ہیں اس مد میں حکومت کو کچھ آمدنی ہو سکے ہسپتالوں کی بہتری اور وہاں علاج معالجے کی سہولتوں میں اضافہ کرنے کے لئے اگر ان کو بہتر بنانے کے لئے یہ رقم صرف کی جائے ۔ لیکن اس مد میں آمدنی کم ہوتی ہے اور عام لوگ پر بوجھ زیادہ پڑتا ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ ہم بھی اس بوجھ کو برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ ہم تو عام آدمی کا بوجھ کم کرنے کے لیے پالیسی مرتب کرتے ہیں۔ بوجھ زیادہ ڈالنے کی ہماری کوئی پالیسی نہیں ۔ اس لیے اس بات کا جائزہ لینے کوشش جائے گی تاکہ اس مد میں کتنی

آمدنی ہوئی ہے اور اس کے بالمقابل کتنے لوگوں پر خواہ مخواہ بوجھ کا باعث بنی۔ اس سلسلے میں ایک کمیٹی مرتب کی گئی ہے کچھ عرصہ پہلے اس کمیٹی کو یہ کام سپرد کیا گیا ہے ۔ جس کی سفارشات کابینہ میں آئی تھی۔ لیکن ہاوس کے اندار بعض معزز اراکین نے تجاویز پیش کی ہیں کہ اس کمیٹی میں ہاوس کے ممبران کو بھی شامل کیا جائے میں اس تجویز کو قبول کرتا ہوں۔ (تالیاں) اور ہاوس کے وہ ممبران جو اس بات کے خواہش مند ہیں کہ انکو کمیٹی میں شامل کیا جائے۔ وزراء کی اس کمیٹی میں ممبران کو بھی شامل کیا جائیگا جو اس سلسلے میں مفید تجاویز دینا چاہتے ہیں اور اس کمیٹی کی جو بھی سفارشات ہونگی انکو ہم دل و جان سے قبول کریں گے ۔

حضرو میں ہسپتال کی تعمیر

*125 - صاحبزادہ حافظ محمد سعید—کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تھانہ حضرو کا علاقہ چھچھ کے ۸۳ دیہات پر مشتمل ہے قریباً ایک لاکھ آبادی کے لئے موضع رنگوع (غربی چھچھ) میں ایک ہیلتھ سنٹر معمولی عملے کی نگرانی میں چل رہا ہے ۔

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حضرو میں 5/6 سال قبل 55 بستروں کا ایک ہسپتال تعمیر ہوا تھا اور اس کے لئے آیا ہوا سامان ابھی تک بند پڑا ہے ۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت حضرو کے لئے تعمیر شدہ ہسپتال کو مکمل کر کے وہاں عملہ کی تقرری کرنے کو تیار ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر صحت —

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ علاقہ چھچھ میں صرف ایک دیہی مرکز صحت کام کر رہا ہے۔ حقیقت میں کل تیرہ طبی سہولتیں اس علاقے میں میسر ہیں۔ جن میں دو ہسپتال ایک دیہی مرکز صحت ، دو سب ہیلتھ سنٹر، دو بنیادی ، دو مرکز صحت ، چار دیہی ڈسپنسریاں اور دو زچہ بچہ کے مرکز کام کر رہے ہیں۔ دیہی مرکز صحت میں جو عملہ اس وقت تعینات ہے اس کی تفصیل ساتھ منسلک ہے۔

(ب و ج) حضرو میں ساٹھ بستروں پر مشتمل ہسپتال زیر تعمیر ہے۔ جس کی تعمیر کا کام 1975ء میں شروع ہوا تھا۔ اور ابھی تک زیر تعمیر ہے۔ اس ہسپتال کا گورنر پنجاب کی معائنہ ٹیم نے بھی ملاحظہ کیا ہے ۔ اور ان کی رپورٹ کے مطابق عمارت میں بہت سے نقائص بتائے گئے ہیں جو تمام متعلقہ محکموں کو برائے ضروری کارروائی بھیجے گئے ہیں ۔

چونکہ اس ہسپتال کی تعمیر ابھی تک مکمل نہیں ہوئی اور نہ ہی یہ ہسپتال محکمہ صحت کے حوالے کیا گیا ہے۔ اس لئے ہسپتال کی عمارت کو استعمال کرنے کا ابھی تک کوئی جواز نہیں۔

دیہی مرکز صحت رنگو

نمبر شمار	نام آسامی	پر شدہ	خالی
1	میڈیکل افسر	2	2	—
2	لیڈی میڈیکل افسر	1	1	—
3	میڈیکل ٹیکنیشن (مرد)	2	1	1
4	میڈیکل ٹیکنیشن (خاتون)	2	2	—
5	کمپونڈر	3	3	—
6	لیبارٹری اسسٹنٹ	1	1	—
7	جونیر کلرک	1	1	—
8	ملٹی ٹاسک	1	1	—
9	ڈرائیور	1	1	—
10	نائب قاصد	1	1	
11	چوکیدار	1	1	
12	مالی	1	1	
13	خاکروب	2	2	

صاحبزادہ حافظ محمد سعید—وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ہسپتال چالو نہیں ہے۔ لیکن یہ ہسپتال چالو ہے لیکن وہاں عملہ نا کافی ہے۔ کیا وزیر صحت کچھ فرمائیں گے۔

وزیر صحت—میں فاضل رکن کی معلومات کے لئے عرض کروں گا کہ جب انہوں نے سوال بھیجا تھا شائد یہ انکے پاس نہیں تھا۔ فاضل رکن کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ تازہ ترین رپورٹ کے مطابق یہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال مورخہ 27 جون 1985ء سے کام کر رہا ہے اس ہسپتال میں خاتون ڈاکٹر اور ڈینٹل سرجن کے علاوہ باقی تمام عملہ تعینات کر دیا گیا ہے۔ جن میں تین ڈاکٹر بھی شامل ہیں۔ دو آپاسیاں بھی جلد پر کر دی جائینگی جو لیڈی ڈاکٹرز کی ہیں۔

راجہ خلیق اللہ خان—کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جن ٹھیکیداروں اور افسروں نے اسکی ناقص تعمیر میں حصہ لیا ہے کیا انکے خلاف بھی کوئی کارروائی کی گئی ہے یا نہیں۔

محترمہ نجمہ حمید (پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت) انکوائری شروع ہو گئی ہے اور کچھ نہ کچھ ہو جائیگا۔

راجہ خلیق اللہ خان— پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کی اپنی تو بہت اچھی صحت ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صحت—صحت تو آپکی بھی کم نہیں ہے

راجہ خلیق اللہ خان—جناب والا میں نے جو سوال کیا اس کا جواب نہیں آیا۔ پارلیمانی سیکرٹری صحت—انکوائری شروع ہے۔

موضع بھدر میں رورل ہیلتھ سینٹر کا قیام

*172 ۔ چوہدری لیاقت علی—کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ—

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع بھدر ضلع گجرات میں اس وقت جو بنیادی ہیلتھ سینٹر قائم ہے وہاں مناسب طبی سہولیات میسر نہیں ہیں اور پیچیدہ امراض کے مریضوں کو بھدر سے آٹھ میل کے فاصلے پر واقع کھاریاں سول ہسپتال جانا پڑتا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بنیادی ہیلتھ سینٹر کا درجہ بڑھا کر اسے رورل ہیلتھ سینٹر کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر صحت ۔

(الف) موضع بھدر ضلع گجرات میں ایک بنیادی ہیلتھ یونٹ قائم ہے۔ جو مورخہ یکم نومبر 1983ء سے کام کر رہا ہے۔ اس کے لئے تمام منظور شدہ سٹاف تعینات کر دیا گیا ہے ۔ اور وہاں ضروری طبی سہولتیں میسر ہیں۔ بنیادی ہیلتھ یونٹ میں صرف بیرونی مریضوں کا علاج ہوتا ہے ۔ اگر کسی مریض کا علاج وہاں ممکن نہ ہو تو اسے دیہی مرکز صحت میں بھیج دیا جاتا ہے۔

حکومت ایک مرحلہ وار پروگرام کے تحت بنیادی مراکز صحت میں ڈاکٹر تعینات کر رہی ہے ۔

(ب) حکومت کی پالیسی کے تحت دیہی مراکز صحت صرف مراکز ہیڈکوارٹر پر قائم کئے جاتے ہیں۔ چونکہ موضع بھدر مرکز ہیڈ کوارٹر نہیں ہے۔ اس لئے یہاں دیہی مرکز صحت قائم کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

چوہدری لیاقت علی—کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے ویسے تو تین دنوں سے جتنے سوالوں کے جواب موصول ہو رہے ہیں انکا جواب ہمیشہ نفی میں ہوتا ہے۔ لیکن میں چونکہ موضع بھدر کا رہنے والا ہوں 1983ء سے جب سے یہ بیسک ہیلتھ یونٹ بنا ہے وہاں پر لیڈی ہیلتھ وزیٹر کا تقرر نہیں ہوا ہے۔ اور وہاں پر جو ڈسپنسر مقرر کیا گیا ہے وہ بھی ایک مہینے میں زیادہ سے زیادہ 10 دن ہسپتال میں آتا ہے اور تیسری بات یہ کہ یہ کہتے ہیں بنیادی سہولتیں

موجود ہیں موضع بھدر میں بھی موجود ہیں لیکن محکمہ صحت نے آج تک کوشش نہیں کی ہے کہ وہ اپنے ہسپتال میں بیشک ہیلتھ ہونے میں بجلی کیلئے میں نے پہلے اس کے متعلق کہا تھا اور اب ب کے متعلق بھی کہہ دیا ہے۔

جناب سپیکر — چوہدری صاحب یہ سوال نہیں ہے یہ شکایت تو ہو سکتی ہے

چوہدری لیاقت علی — جناب والا یہ کہتے ہیں کہ ۱۹۸۳ سے وہاں عملہ موجود ہے میں کہتا ہوں کہ جب سے یہ بیسک ہسپتال چل رہا ہے وہاں پر لیڈی ہیلتھ وزیٹر نہیں لگائی گئی ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہاں پر ہمارا عملہ موجود ہے۔

جناب سپیکر — یہ سوال تو نہیں ہے۔

چوہدری لیاقت علی — میں جناب شاہ صاحب سے پوچھ رہا ہوں شاہ صاحب بتائیں۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ — کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ کوئی لیڈی ڈاکٹر وہاں کام کر رہی ہے۔

جناب سپیکر — ہاں یہ ضمنی سوال ہے۔

وزیر صحت — جناب والا موضع بھدر میں میڈیکل آفیسر تعینات کر دیا گیا ہے۔ اسکے علاوہ باقی تمام منظور شدہ عملہ ما سوائے لیڈی ہیلتھ وزیٹر اور سینیٹری انسپکٹر لگا دیا گیا ہے۔ اسکی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ایک میڈیکل آفیسر۔ دو ڈسپنسر۔ دو ملٹی پرپز۔ چار نائب قاصد اور پانچ چوکیدار۔

چوہدری لیاقت علی — کیا شاہ صاحب یہ بتائیں گے کہ لیڈی ہیلتھ وزیٹر کا کب تبادلہ کیا گیا ہے۔ وہاں پر کوئی لیڈی ہیلتھ وزیٹر نہیں ہے۔

وزیر صحت — میں نے ما سوا لیڈی ہیلتھ وزیٹر کہا ہے۔

چوہدری لیاقت علی — عملے میں تو لیڈی ہیلتھ وزیٹر بھی آتی ہے۔

وزیر صحت — میں نے کہا ہے کہ ما سوائے لیڈی ہیلتھ وزیٹر کے۔

چوہدری لیاقت علی — اگر نہیں لگائی گئی تو اسکی کیا وجہ ہے۔

وزیر صحت — اب لگا دی جائے گی۔

چوہدری لیاقت علی — کیا شاہ صاحب فرمائیں گے کہ جب موضع بھدر میں بجلی موجود ہے تو اس میں بجلی کیوں نہیں لگائی گئی ہے۔

وزیر صحت — جناب والا یہ نیا سوال ہے۔

جناب سپیکر — چوہدری صاحب اسکے لئے نیا نوٹس درکار ہے۔

چوہدری لیاقت علی — جناب جب وہاں پر تمام ضروریات موجود ہیں اور موضع بھدر میں بجلی موجود ہے تو محکمہ صحت والے وہاں بجلی کیوں نہیں لگواتے۔

جناب سپیکر — اسکا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

چوہدری لیاقت علی —جناب والا۔کیا شاہ صاحب فرمائیں گے کہ وہاں بجلی لگی ہوئی ہے؟

جناب سپیکر—معزز وزیر صحت صاحب کچھ فرمائیں گے ؟

وزیر صحت—جناب والا ۔ اس کے لئے کوشش جاری ہے۔ اور انشاءاللہ بہت جلد وہاں بجلی لگ جائے گی۔

چوہدری لیاقت علی —جناب والا۔جز(ب) میں وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ مرکز ہیڈ کوارٹر میں رورل ہیلتھ سینٹر بنائے جاتے ہیں۔تو کیا شاہ صاحب بتائیں گے کہ کھاریاں مرکز ہیڈ کوارٹر میں کتنے رورل ہیلتھ سنٹر ہیں؟

جناب سپیکر — یہ fresh quest.on ہونا چاہیے۔

چوہدری لیاقت علی—جناب والا۔ یہ میں نے اس لئے بتایا ہے کہ اگر آبادی کے لحاظ سے کھاریاں ہیلتھ سنٹر میں دو رورل ہیلتھ سنٹر چل سکتے ہیں تو لالہ موسیٰ ہیلتھ سنٹر میں بھی دو رورل ہیلتھ سنٹر بن سکتے ہیں۔

چوہدری گل نواز خاں وڑائچ—جناب والا۔کیا میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ انہوں نے جو فرمایا ہے کہ ہیلتھ سنٹر کی تکمیل ہو چکی ہے اور وہ ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ بجلی ہسپتال کی ایک جزوی ضرورت ہے۔آیا انہوں نے بجلی کے لئے اپلائی بھی کیا ہے؟ بجلی کے لئے کوشش کی کیا ضرورت ہے۔ بجلی کے لئے تو اپلائی کیا جاتا ہے اور محکمہ بجلی کا کنکشن دے دیتا ہے۔ آیا انہوں نے بجلی کے کنکشن کیلئے اپلائی بھی کیا ہے ؟جناب والا ۔ تمام عملہ وہاں تعینات ہو چکا ہے۔ یہ فرمائیں کہ کس تاریخ کو اور کس آرڈر کے تحت عملہ وہاں گیا ہے۔ نہ کوئی تاریخ ہے اور نہ کوئی آرڈر ہے۔ اس پر روشنی فرما دیں۔

جناب سپیکر—یہ r p ti ion ہے ۔ اس پر سوالات ہو چکے ہیں ۔ رانا محمد [illegible] صاحب ۔

ہفت مدر تحصیل ننکانہ صاحب میں ہیلتھ سنٹر کا قیام

*184 — **رانا محمد افضل** —کیا وزیر صحت ار راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ہفت مدر تحصیل ننکانہ کثیر آبادی پر مشتمل ہے اور اس کے نزدیک (۲۰ میل تک کے علاقے میں کوئی ہسپتال نہیں ہے نتیجتاً علاج کے لئے مریضوں کو ننکانہ صاحب جانا پڑتا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ہفت مدر کے لوگ ہیلتھ سنٹر کی تعمیر کے لئے زمین بھی مہیا کرنے کو تیار ہیں ۔

(ج) اگر جزو ہائے با کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ہفت مدر کے علاقہ

میں رورل ہیلتھ سنٹر قائم کرنے کو تیار ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر صحت ۔

(الف) موضع ہفت مدر میں ضلع کونسل کی ڈسپنسری کام کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ اس یونین کونسل میں ایک بنیادی مرکز صحت موضع چاند پور کے مقام پر کام کر رہا ہے ۔ اور یہ ہفت مدر سے تقریباً 3 میل کے فاصلے پر ہے۔ ایک اور بنیادی مرکز صحت کوٹ بنی داس کے مقام پر کام کر رہا ہے۔ اور یہ موضع ہفت مدر سے 4 میل کے فاصلے پر ہے۔ اس کے علاوہ ایک بنیادی مرکز صحت موضع ڈوڈے اور گورنمنٹ رورل ڈسپنسری بمقام ناتھا کام کر رہی ہے جس میں ایم۔بی۔بی۔ایس ڈاکٹروں کے علاوہ متعلقہ عملہ بھی تعینات ہے۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ننکانہ ہفت مدر سے 21 میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ نہ کہ 50 میل۔

(ب) محکمہ صحت کو تا حال متعلقہ موضع کی طرف سے زمین دینے کے بارے میں کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اس کے برعکس دیہی مرکز صحت حکومت کی پالیسی کے مطابق صرف مراکز ہیڈ کوارٹرز پر قائم کئے جاتے ہیں۔ چونکہ موضع ہفت مدر مرکز ہیڈ کوارٹر پر واقع نہیں ہے۔ اس لئے یہاں دیہی مرکز صحت قائم نہیں کیا جا سکتا ۔

(ج) ہفت مدر دیہی ترقیاتی مرکز موڑ کھنڈا میں واقع ہے ۔جہاں ایک دیہی مرکز صحت زیر تعمیر ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ جنوری 1983ء میں کام شروع کر دے گا ۔

رانا محمد افضل—جناب والا ۔ یہ دونوں بیسک ہیلتھ سنٹر غلط جگہوں پر بنے ہوئے ہیں ۔ دونوں یونین کونسل ہیڈ کوارٹر پر نہیں بنے ہوئے ہیں ۔

جناب سپیکر—نہیں ہیں ؟

رانا محمد افضل—ہاں جی کسی اور جگہ پر بنے ہوئے ہیں ۔

جناب سپیکر—آپ کا ضمنی سوال کیا ہے ؟

رانا محمد افضل—جناب والا یہ ہیلتھ سنٹر کیوں غلط جگہ پر بنے ہوئے ہیں ؟

مسٹر محمد افضل—جناب والا ۔ اگر وزیر صاحب کی بجائے پارلیمانی سیکرٹری صاحب جواب دے سکتے ہیں تو پھر ہم بھی جواب دے سکتے ہیں ۔

رانا محمد افضل ۔ جناب والا ۔ میں نے گزارش کی ہے کہ وہ ہیلتھ سنٹر یونین کونسل ہیڈ کوارٹر پر نہیں بنے ہوئے ہیں ۔

جناب سپیکر—آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا محمد افضل—جناب والا میرا ضمنی سوال یہی ہے جو میں نے عرض کر دیا ہے ۔

جناب سپیکر—رانا صاحب تشریف رکھیے ۔ یہ سوال بنتا نہیں ہے۔

رانا محمد افضل—جناب والا ۔ یہ بیسک ہیلتھ سنٹر کسی پالیسی کے تحت نہیں بنائے گئے ہیں اور یہ غلط جگہ پر بنائے گئے ہیں ۔(قطع کلامیاں)

تو میں یہ گزارش کرونگا کہ کیا وزیر موصوف صاحب یہ بتائیں گے کہ وہ ہیلتھ سنٹر غلط جگہ پر بنے ہوئے ہیں یا صحیح جگہ پر بنے ہوئے ہیں ؟

جناب سپیکر—پیرزادہ صاحب آپ کا ضمنی سوال ہے ؟

جناب ریاض حسین پیرزادہ—نہیں جناب میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ رانا صاحب جب سوال کرتے ہوئے کچھ گھبرا گئے ہیں ۔ بہتر یہ ہو گا کہ وزیر موصوف جواب خود ہی دے دیں ۔

جناب محمد ارشد خان—جناب والا ۔ رانا صاحب گھبرا نہیں گئے بلکہ وہ بڑی اہم بات کر رہے ہیں ۔ بات یہ ہے کہ پالیسی کے تحت بنیادی ہیلتھ سنٹرز یونین کونسل ہیڈ کوارٹر پر بنتے ہیں وہ یہ فرما رہے ہیں کہ ان کے بنیادی ہیلتھ یونٹ یونین کونسل ہیڈ کوارٹر چھوڑ کر کسی اور جگہ پر کیوں بنائے گئے ہیں ۔ دراصل کئی جگہوں پر ہوتا یہ ہے کہ یونین کونسل ہیڈ کوارٹر ایک سائڈ پر ہوتا ہے اور بنیادی ہیلتھ یونٹ in between آبادی بننا چاہیے ۔

جناب سپیکر ۔ میں یہ پوچھنا چاہونگا کہ محترم پارلیمانی سیکرٹری ضمنی سوال فرما رہے ہیں یا جواب دے رہے ہیں ؟

جناب محمد ارشد خان۔ جناب والا چونکہ وزیر صحت صاحب اب حوالات دے رہے ہیں میں اس ضمن میں بات کرنا چاہتا ہوں ۔

Mr. Speaker : Irrelevant please take your seat.

منڈی مریدکے میں سول ہسپتال کا قیام

*193—میاں علی اصغر—کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ جس کی آبادی اڑھائی لاکھ سے بھی اوپر ہے کوئی سول ہسپتال نہیں ہے جس کی وجہ سے مریضوں کو علاج کے لئے دقت ہوتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت منڈی مریدکے میں سول ہسپتال قائم کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر صحت ۔

منڈی مریدکے میں اس وقت ایک گورنمنٹ ڈسپنسری قائم ہے جس میں علاج معالجہ کی سہولتیں میسر ہیں ۔ اس ڈسپنسری میں ایک M.B.B.S ڈاکٹر کے علاوہ متعلقہ عملہ بھی تعینات ہے اور خوش اسلوبی سے کام انجام دے رہا ہے اس کے علاوہ وہاں ایک کینال ڈسپنسری کام کررہی ہے جس میں بھی ایک M.B.B.S ڈاکٹر تعینات ہے ایک زچہ بچہ

سنٹر جو کہ ٹاؤن کمیٹی کے ماتحت ہے بھی کام کر رہا ہے اسی علاقہ میں ایک دیہی مرکز صحت بمقام کالا شاہ کاکو جو کہ مریدکے سے تقریباً 6 میل کے فاصلے پر واقع ہے وہ بھی کام کر رہا ہے جس میں دو M.B.B.S ڈاکٹر مرد اور ایک M.B.B.S لیڈی ڈاکٹر کے علاوہ دیگر عملہ تعینات ہے اور لوگوں کو طبی سہولتیں مہیا کر رہا ہے ایک بنیادی مرکز صحت جو کہ چک نمبر 44 میں واقع ہے اس میں بھی ایک M.B.B.S. ڈاکٹر کے علاوہ متعلقہ عملہ بھی تعینات ہے یہ بھی کام کر رہا ہے یہ بنیادی مرکز صحت مریدکے سے ساڑھے 6 میل پر واقع ہے ۔ اسی جگہ ضلع کونسل کا ایک زچہ بچہ سنٹر بھی کام کر رہا ہے اس کے علاوہ چک نمبر 34 جو کہ مریدکے سے اڑھائی دو میل کے فاصلے پر واقع ہے میں بھی ایک بنیادی مرکز صحت کام کر رہا ہے ۔

مندرجہ بالا تفصیلات سے ظاہر ہے کہ خاص مریدکے اور اس کے گردو پیش میں بہت سی طبی سہولتیں محکمہ صحت کی طرف سے میسر ہیں اور لوگوں کو علاج معالجہ کے لئے کوئی دقت نہیں ہے۔

مریدکے میں 40 بستروں کا ہسپتال بنانے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے اور اس سلسلہ میں ڈپٹی کمشنر (I.C) شیخوپورہ کی وساطت سے زمین حاصل کرنے کے لئے انڈر سیکشن 4 لینڈ ایکوزیشن (Land Acquisition) نوٹیفکیشن جاری ہو چکا ہے تاکہ زمین حاصل کی جا سکے جونہی زمین مہیا ہو گی ہسپتال بنانے کے لئے مزید کارروائی کی جائے گی ۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ڈسپنسری کے لیے بجٹ میں معقول رقم مختص کرنے اور پورے وقت کے لیے ڈاکٹر متعین کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ہاں تو کب تک ۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر صحت ۔

(الف) پنجاب اسمبلی کی ڈسپنسری کے لئے علیحدہ کوئی رقم گورنمنٹ کی طرف سے ابھی مختص نہیں ہے ۔ (اس سلسلہ میں تجویز گورنمنٹ کے زیر غور ہے) ہسپتال کے بجٹ میں سے تمام اخراجات یعنی دوائیاں وغیرہ مہیا کی جاتی ہیں ۔

(ب) مناسب مقدار میں دوائیاں حسب ضرورت سروسز ہسپتال سے مہیا کی جاتی ہیں ۔ علاوہ ازیں میڈیکل آفیسر پنجاب اسمبلی ڈسپنسری فوری ضرورت کے مطابق دوائیوں کی لوکل پرچیز خود منظور شدہ ٹھیکیدار سے روز خرید لیتا ہے ۔ جس کی ادائیگی ہسپتال کے بجٹ سے کر دی جاتی ہے ۔ میڈیکل آفیسر کل وقتی تعینات ہیں ۔

(ج) میڈیکل آفیسر مستقل طور پر تعینات ہے ۔ مگر بجٹ مختص نہیں ہے ۔ سروسز ہسپتال کے ساتھ (10) دس ڈسپنسریاں منسلک ہیں ۔ جن میں ایک پنجاب اسمبلی ڈسپنسری بھی شامل ہے ۔ ان دس ڈسپنسریوں کے لیے علیحدہ بجٹ بنا کر بذریعہ چیف نمبر

بی اے/351/25367- اے بتاریخ 11-12-1984 برائے سال 86-1985ء گورنمنٹ کو بھیجا ہوا ہے جس میں کل رقم 25,28,250 روپے مانگے گئے ہیں ان ڈسپنسریوں کے لیے بجٹ برائے سال 86-1985ء گورنمنٹ کے زیر غور ہے اور فنانس کی بجٹ میٹنگ نے اس آئیٹم کو منظور کر لیا ہے -

جناب امجد حمید خان دستی ضمنی سوال -کیا وزیر صحت از راہ کرم فرمائیں گے کہ انہوں نے جو یہ خوشخبری سنائی ہے کہ ایک ہسپتال تقریباً 6 میل کے فاصلے پر ہے اور چک نمبر 44 میں بھی اسی قدر فاصلہ پر ہے اس فاصلہ کو طے کرنے کے لئے انہوں نے مریضوں کے لئے کوئی سواری کا انتظام یا بسوں کا انتظام کیا ہوا ہے-

جناب سپیکر—یہ سوال to the point نہیں ہے -

Any other supplementary question.

جناب امجد حمید خان دستی — جی ہاں - کیا وزیر صحت فرمائیں گے کہ یہ لینڈ ایکوزیشن ایکٹ کے تحت جو کارروائی ہو رہی ہے ، یہ کب تک پوری ہوگی - کتنے عرصہ کے اندر مکمل ہوگی -

وزیر صحت—جناب والا - بہت جلد ہو جائے گی -

جناب امجد حمید خان دستی— بہت جلد سے ان کی مراد ایک سال دو سال یا تین سال ہے؟

وزیر صحت—یہ دفتری مسئلہ ہے جی اور انشاءاللہ بہت جلد بہت جلد سے میری مراد دو یا چار سال نہیں ہے انشاءاللہ اس کے پیچھے لگنے سے مجھے امید ہے کہ یہ جلد مکمل ہو جائے گی اور زمین حاصل کی جائے گی اور ان کو دوبارہ یہ کہنے کا موقع نہیں ملے گا -

جناب امجد حمید خان دستی —کیا اس سلسلہ میں وزیر صحت از راہ کرم دفتر سے پوچھ کر بتائیں گے کہ exactly کتنا وقت لگے گا -

وزیر صحت —اگر فاضل ممبر اس کے متعلق علیحدہ سوال دیں تو میں ان کو مکمل تفاصیل مہیا کر دوں گا -

مولانا منظور احمد چنیوٹی—ضمنی سوال وزیر موصوف نے اپنے جواب میں فرمایا کہ 40 سے (6 تک بستر تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں ہوتے ہیں- جب کہ ہمارے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں 32 ہیں- اور ہم کئی سال سے مطالبہ کر رہے ہیں- ہر دفعہ وعدہ کیا جاتا ہے- کہ ہم پورا کر رہے ہیں- ابھی وہ بتائیں کہ وہ کب تک پورا کر رہے ہیں- جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ اس میں ایزادگی کے لئے ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں- میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کب تک مکمل ہو جائیں گے کچھ اس کی مدت کے بارے میں تعین کریں-

جناب سپیکر—میں مولانا صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ وہ ضمنی سوالات کے سلسلہ

میں رولز کا مطالعہ کریں ۔

میاں عطا محمد قریشی ۔ جناب سپیکر ۔ میں ایک سوال جناب سے ہی پوچھوں گا ۔ اگر آپ اجازت دیں ۔ کیا آپ کی ذات ان جوابات سے مطمئن ہو رہی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ سوال معزز ممبران کے اطمینان کا ہے ۔

میاں عطا محمد قریشی ۔ جناب والا ۔ اگر حق بات کہنے کی اجازت ہو تو میں یہی کہوں گا کہ پوری اسمبلی ان جوابات سے مطمئن نہیں ہے پورا ایوان ان جوابات سے مطمئن نہیں ۔ وزیر صحت سے خصوصی طور پر اور دیگر وزراء صاحبان سے میں یہ گزارش کروں گا کہ وہ مہربانی کرکے تیاری کرکے آیا کریں ۔ ان جوابات سے ہماری تسلی نہیں ہوتی ۔

Mr. Speaker : Any other suplementary question.

جناب محمد صدیق ۔ سپلیمنٹری سر ۔ کیا وزیر صحت یہ فرمائیں گے کہ اس 40 بستروں کے ہسپتال کے لئے جو منصوبہ تیار کیا جا رہا ہے اس منصوبہ کے لئے کتنی رقم مہیا کی گئی ہے ۔ اور یہ کس بجٹ میں رکھی گئی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ یہ سوال ذرا دہرائیے گا ۔

جناب محمد صدیق ۔ یہ 40 بستر کا ہسپتال مرید کے میں تعمیر ہونے کے لئے جس کے لئے لینڈ ایکوزیشن کے ذریعہ سے زمین حاصل کی جا رہی ہے ۔ اس مقصد کے لئے کتنے فنڈ رکھے گئے ہیں اور رقم کس بجٹ میں مختص کی گئی ہے ۔ اس سال کے بجٹ میں یا گزشتہ سال کے بجٹ میں ۔

جناب سپیکر ۔ یہ کیا سوال ہے ۔

جناب محمد صدیق ۔ جناب والا ۔ میں اس کو repeat کرتا ہوں ۔ مرید کے کے لئے 40 بستروں کا ہسپتال بنانے کی تجویز ہے جس کے لئے لینڈ ایکوزیشن کے تحت حصول کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ اس کے لئے کوئی بجٹ منظور ہوا ہوگا ۔ رقم ہسپتال کے لئے رکھی گئی ہوگی ۔ میں نے یہ دریافت کیا ہے کہ یہ رقم کس قدر ہے اور کس سال کے بجٹ میں رکھی گئی ہے ۔

وزیر صحت ۔ یہ ہسپتال مرید کے میں بنانے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے ۔ زمین کے حصول کے بعد فنڈز رکھے جائیں گے ۔ اس سلسلہ میں علیحدہ سوال دیں تو تفاصیل مل جائیں گی ۔

جناب سپیکر ۔ ہسپتال زیر تعمیر نہیں ہے تجویز حکومت کے زیر غور ہے ۔

جناب محمد گلفام اشرف ۔ ضمنی سوال ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ وزیر موصوف نے اپنے جواب میں پڑھا ہے کہ مرید کے میں 40 بستروں کا ہسپتال بنانے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے

تو میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تجویز کس سکیم کے تحت ہے آیا گورنمنٹ کی جو سکیم ہے کہ ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر پر ایک ہسپتال ہونا چاہیئے۔ یہ اس سکیم کے تحت ہے یا یہ کسی اور سکیم کے تحت ہے کیونکہ آپ کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مریدکے تحصیل ہیڈ کوارٹر نہیں ہے۔ ہمارا جو فیروز والا تحصیل کا ہیڈ کوارٹر ہے وہ ڈسٹرکٹ لاہور میں آتا ہے تو کیا مریدکے میں جو ہسپتال 40 بستروں کا بن رہا ہے وہ اس سکیم کے تحت بن رہا ہے یا گورنمنٹ کی کوئی علیحدہ سکیم ہے۔

چوہدری محمد رفیق۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب والا۔ یہ فیروز والا ڈسٹرکٹ لاہور میں نہیں ہے۔ یہ ڈسٹرکٹ شیخوپورہ میں ہے۔

جناب محمد گلفام اشرف۔ جناب والا۔ فاضل ممبر کی اطلاع کے لئے میں یہ عرض کر دوں کہ جو تحصیل premises میں۔ وہ ڈسٹرکٹ لاہور میں ہیں۔تحصیل ہیڈ کوارٹر کی جو بلڈنگ ہے میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں وہ کبھی اگر آپ نے سفر کیا ہو۔ دریائے راوی کے پار جو روڈ ہے شاہدرہ پولیس سٹیشن کے بالکل بالمقابل۔ جی۔ ٹی روڈ کے مشرق کی جانب جو بلڈنگ ہے وہ تحصیل کی ہے اور ڈسٹرکٹ لاہور میں ہے صرف اتنا ایریا جو ہے وہ کاٹا ہوا ہے۔

جناب سپیکر۔ میں معزز ممبران سے گذارش کروں گا کہ اس کے لئے علیحدہ سوال ریونیو منسٹر کو دیں۔

جناب محمد گلفام اشرف۔ یہ ضمنی سوال صحت سے متعلقہ ہے میں نے یہ گذارش کی تھی۔ کہ مجھے یہ بتایا جائے کہ چالیس بستروں کا یہ ہسپتال جو مریدکے میں بن رہا ہے یہ کس سکیم کے تحت بن رہا ہے۔

جناب سپیکر۔ سوال relevant ہے۔ وزیر صاحب کچھ فرمائیں گے۔

وزیر مال (چوہدری محمد اقبال)۔ جناب والا۔ اگر مجھے اجازت ہو تو میں تحصیل ہیڈ کوارٹر کے سلسلہ میں گذارش کروں گا۔ جناب والا یہ تجویز ہسپتال کی اس لئے زیر غور ہے کہ یہ تحصیل ہیڈ کوارٹر کے لئے زیر غور ہے۔ کیونکہ یہ تحصیل ہیڈ کوارٹر تبدیل ہو رہا ہے۔ اس لئے انہوں نے ہسپتال کی تجویز بھی زیر غور رکھی ہوئی ہے۔ اس میں خواہ مخواہ confusion پیدا ہو گئی ہے۔ اس کی صرف یہی وجہ ہے۔

جناب محمد اشرف گلفام۔ جناب والا۔ میرے سوال کا جواب نہیں آیا ہے۔

جناب سپیکر۔ یہ ضمنی سوال آیا ہے کہ مریدکے میں 40 بستروں کے ہسپتال کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے۔ یہ تحصیل ہیڈ کوارٹر پر ہسپتال تعمیر کرنے کی پالیسی کے ضمن میں ہے یا مرکز ہیڈ کوارٹر پر ہسپتال تعمیر کرنے کے ضمن میں ہے۔ فاضل رکن یہ پوچھنا چاہتے ہیں۔ کیا فاضل وزیر صحت اس بارے میں کچھ کہنا چاہیں گے۔

وزیر صحت—جناب والا یہ 40 بستروں کا ہسپتال جو کہ زیر غور ہے اس کے لئے تحصیل بن رہی ہے اور جب یہ ہسپتال بنایا جاتا ہے تو آبادی کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔اور یہ بھی آبادی کے لحاظ سے وہاں پر زیر غور ہے۔

جناب محمد گلفام اشرف— جناب والا ۔ میں یہ عرض کردوں کہ ابھی مریدکے تحصیل نہیں بن رہی اور نہ ہی اس کی توقع ہے کیونکہ تحصیل فیروز والا کی اکثر آبادی اس کی مخالفت کر رہی ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر مریدکے میں شفٹ ہو۔ تو اگر یہ ہیڈ کوارٹر مریدکے شفٹ نہیں ہوتا تو پھر اس ہسپتال کی کیا پوزیشن ہوگی۔

جناب نعیم حسین چٹھہ— پوائنٹ آف انفارمیشن سر۔

جناب والا۔ اگر آپ مجھے دو منٹ کے لئے اجازت دے دیں تو میں اس الجھے ہوئے مسئلے کو سلجھانے کی کوشش کرتا ہوں ۔

جناب سپیکر — فرمائیں ۔

جناب نعیم حسین چٹھہ — جناب والا ۔ یہ الجھن سی پیدا ہوئی ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ شیخوپورہ ضلع کی ایک تحصیل فیروز والا ہے۔ فیروز والا سے پہلے تحصیل شاہدرہ تھی دریائے راوی ضلع شیخوپورہ اور ضلع لاہور کی قدرتی حد بناتی تھی۔ لیکن ایوب خان کے دور حکومت میں ایک اختر حسین کمشن بنایا گیا جس میں شاہدرہ کو میونسپل کارپوریشن کی حدود میں داخل کر دیا گیا۔ لہذا سوال یہ پیدا ہوا کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر کو اٹھا کر شیخوپورہ کے کسی حلقہ میں شامل کیا جائے۔ چنانچہ ایک ملحقہ گاؤں فیروز والا ہے اس لئے اس کو فیروز والا کا نام دیا گیا لیکن چونکہ عمارتیں اٹھائی نہیں جا سکتی تھیں۔ لہذا ایک سپیشل نوٹیفیکیشن کے ذریعہ شاہدرہ کی موجودہ بلڈنگیں یعنی تحصیل اور ایس۔ڈی۔او کی عدالتوں کا وہ premises ضلع شیخوپورہ کا حصہ بنا دیا گیا ہے اور وہ ایک جزیرہ ہے۔ لہذا شاہدرہ میں چونکہ پہلے ہسپتال بھی ہے۔ اور شاہدرہ شیخوپورہ کا حصہ بھی نہیں ہے اور اس تحصیل میں جو سب سے بڑا شہر ہے جسے ٹاؤن کہا جاتا ہے وہ مریدکے ہے۔ لہذا مریدکے کی آبادی کی سہولت کے لئے تحصیل ہیڈ کوارٹر کا نام دے کر وہاں شفٹ کر دیا گیا۔ ویسے ان کی جو سکیم ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر کو شفٹ کر دیا جائے وہ غلط ہے چونکہ مریدکے بھی بذات خود ضلع گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کی بونڈری لائن پر واقع ہے۔ اور شرقپور اور شیخوپورہ کا بہت سارا حصہ تحصیل فیروز والا میں واقع ہے۔ لہذا شاہدرہ اس تحصیل کا مرکزی پوائنٹ ہے۔ لہذا نہ تو تحصیل ہیڈ کوارٹر شفٹ ہونا چاہیے، اور ہسپتال جو ہے وہ واقعی تحصیل ہیڈ کوارٹر کی سکیم ہی کے تحت مریدکے شفٹ ہو رہا ہے اور اس پر کام ہو رہا ہے اس سلسلہ میں زمین acquire کی جا رہی ہے۔

میاں عطا محمد قریشی—پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر — فرمائیں۔

میاں عطا محمد قریشی ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہوں گا کہ فاضل رکن کس حیثیت میں اسقدر تفصیل سے وضاحت فرما رہے ہیں۔؟ کیا یہ ضمنی سوال بنتا ہے؟

جناب سپیکر— یہ پوائنٹ آف انفارمیشن پر بول رہے ہیں، اگر کسی سلسلہ میں کسی نتیجہ پر پہنچنے کیلئے اور فیصلہ کرنے کیلئے کسی انفارمیشن کی ضرورت ہو تو کسی فاضل رکن کو اس پر روشنی ڈالنے کیلئے زحمت دی جا سکتی ہے۔

جناب نذیر احمد چوہدری— جناب سپیکر ۔ آپ کے توسط سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ کاری بنچوں سے آزاد ممبران کی طرف سے صحیح صورت حال واضح نہیں ہو رہی تھی، اس لئے میں نے صحیح صورت حال کو اسی ایوان میں پیش کرنے کی جسارت کی ہے ۔

چوہدری ارشاد علی — پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب والا مسئلہ تو صرف یہ ہے کہ یہ کس سکیم میں ہے ۔ آیا سالانہ ترقیاتی سکیم میں یا کسی اور سکیم میں آرہا ہے ۔ بات تو صرف اتنی ہے، نہ ہمیں تحصیل سے غرض ہے نہ کسی اور بات سے غرض ہے۔

جناب سپیکر ۔ شکریہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر صحت۔ جناب سپیکر ۔ میں باقی سوالات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

جناب سپیکر۔ باقی جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

تحصیل گوجرہ کے دیہات میں ہیلتھ سینٹروں کا اجراء

*210—چوہدری احسان الحق—کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:—

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرہ میں صرف ایک ہسپتال ہے جو گوجرہ شہر کے نواح میں تیس میل کے علاقے میں رہنے والے لوگوں کی ضروریات پوری کرتا ہے۔ اس لئے دیہاتوں میں اضافی ہیلتھ یونٹوں کا قیام ضروری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیل گوجرہ کے متعلقہ دیہات میں کوئی بنیادی ہیلتھ سینٹر یا دیہی ہیلتھ سینٹر نہیں ہے اور یہاں کے رہنے والے لوگوں کو علاج معالجہ کیلئے بہت مشکلات درپیش ہیں۔

اگر جزو (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت علاقوں ان میں مذکورہ ہیلتھ سینٹر بنانے کو تیار ہے۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر صحت -

(الف) گوجرہ شہر میں ایک ہسپتال کام کر رہا ہے۔
یہ صحیح نہیں ہے کہ 30 میل کے علاقہ میں میں کوئی طبی سہولت موجود نہیں ہے۔ گوجرہ شہر سے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ 18 میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جھنگ 22 میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اور اسی طرح گوجرہ سے ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال سمندری 18 میل پر واقع ہے - وہ بھی کام کر رہا ہے۔ ان تمام ہسپتالوں میں مخصوصی ماہرین اور اور دیگر متعلقہ عملہ تعینات ہے۔ اور لوگوں کو طبی سہولتیں میسر ہیں۔ اس کے علاوہ گوجرہ کے گرد و پیش میں مندرجہ ذیل بنیادی مراکز صحت بھی عوام کو طبی سہولتیں فراہم کر رہے ہیں:—

نمبر شمار	نام بنیادی مرکز صحت	گوجرہ شہر سے فاصلہ
1	چک نمبر 348/ج ب	6 میل
2	,, 369/ج ب	8 میل
3	,, 363/ج ب	4 میل
4	,, 95/ج ب	6 میل
5	,, 04 /ج ب	8 میل
6	,, 301/ج ب	5 میل
7	,, 285/ج ب	10 میل
8	,, 158/ج ب	10 میل
9	,, 353/ج ب	10 میل
10	,, 414/ج ب	12 میل
11	چک نمبر 78/ج ب	12 میل
12	,, 423/ج ب	9 میل
13	,, 246/گ ب	14 میل
14	,, 161/گ ب	20 میل
15	,, 375/ج ب	12 میل
16	,, 376/ج ب	14 میل
17	,, 325/ج ب	21 میل
18	,, 316/ج ب	21 میل
19	,, 299/گ ب	20 میل
20	,, 321/ج ب	13 میل

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ تحصیل گوجرہ کے دیہات میں کوئی بنیادی مرکز صحت یا دیہی مرکز صحت نہیں ہے۔ جیسا کہ اوپر جزو الف میں تفصیلات دی گئی ہیں۔ گوجرہ کے ملحقہ دیہات میں اس وقت 20 بنیادی مراکز صحت کام کر رہے ہیں۔ اور یہاں کے رہنے والے لوگوں کو علاج معالجے کے لئے کوئی دقت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ایک دیہی مرکز صحت نیا لاہور کے مقام پر جو کہ گوجرہ تحصیل میں واقع ہے۔ اور گوجرہ سے 18 میل کے فاصلے پر ہے۔ اس وقت زیر تعمیر ہے۔ اور جونہی اس کی عمارت مکمل ہو جائے گی۔ یہ کام شروع کر دے گا۔

(ج) مندرجہ بالا تفصیل سے صاف ظاہر ہے۔ کہ تحصیل گوجرہ اور اس کے ملحقہ دیہات میں کافی طبی سہولتیں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں آئندہ مالی سال 86-1985ء کے دوران 6 نئے بنیادی مراکز صحت کھولنے کی تجویز ہے۔ جن میں سے دو مراکز تحصیل گوجرہ میں کھولے جائیں گے۔

سینئر ڈاکٹروں کی حق تلفی

*233 چوہدری محمد ریاض—کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ گذشتہ پانچ سال سے گریڈ 19 جنرل کیڈر کے ڈاکٹروں کی ایک درجن کے قریب آسامیاں خالی پڑی ہیں اور ان آسامیوں پر کسی سینئر ڈاکٹر کو ترقی نہیں دی گئی۔

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ گریڈ 18 جنرل کیڈر کے ڈاکٹروں کو نظر انداز کر کے جونیئر ڈاکٹروں کو عارضی طور پر ترقی دے دی گئی ہے۔

(ج) اگر ایسا ہے تو سینئر ڈاکٹروں کو ترقی نہ دینے اور ان کی حق تلفی کرنے کی وجوہ کیا ہیں نیز ایسے افسران کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے جو سینئر ڈاکٹروں کی حق تلفی کا باعث بنے ہیں؟

وزیر صحت۔

(الف) جی نہیں۔ گزشتہ تین سال میں خالی ہونے والی آسامیاں کی کل تعداد 8 ہے محکمہ نے سینئر ڈاکٹروں کی ترقی کے لئے کیس 1982ء میں ہی تیار کر لیا تھا لیکن بیشتر ڈاکٹروں کے کریکٹر رول مکمل نہ ہونے کی وجہ سے کیس پروونشیل بورڈ کو نہیں بھیجا جا سکا محکمہ کی مسلسل کوشش کی وجہ سے یہ کیس اب مکمل ہو گیا ہے اور پروونشیل بورڈ کو بھیجا جا رہا ہے۔

(ب و ج) جی نہیں۔ کسی سینئر ڈاکٹر کو نظر انداز نہیں کیا گیا اس لئے کسی تادیبی کارروائی کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔

شیخ النیہان ہسپتال میں مفت علاج کی سہولت

*243-سردار زادہ سید ظفر عباس —کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں ایک جدید ترین ہسپتال شیخ النہیان کے سرمائے سے تعمیر ہوا ہے اور یہ پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹیٹیوٹ کے ادارے کے ساتھ ملحق کر دیا گیا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کے متعلق یہ تجویز کی جا رہی ہے کہ اسے مفت علاج کرنے والے ہسپتالوں کے زمرے سے نکال دیا جائے اور یہاں صرف ایسے مریض داخل کئے جائیں جو اپنے خرچ پر علاج کی سہولت حاصل کرنا چاہیں۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پوسٹ میڈیکل انسٹیٹیوٹ اور شیخ النہیان ہسپتال دونوں اداروں کو وفاقی حکومت کی تحویل میں دینے کا پروگرام زیر غور ہے۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ہسپتال اور انسٹیٹیوٹ وفاقی حکومت کی تحویل میں دینے اور وہاں مفت علاج معالجہ میسر نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر صحت -

(الف) جی ہاں لاہور میں ایسا ہسپتال تعمیر ہوا ہے مگر کسی ادارے کے ساتھ اس کے اطلاق کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔

(ب) ایسی کوئی تجویز حکومت پنجاب کے زیر غور نہیں ہے۔

(ج) جی نہیں -

(د) چونکہ جواب اثبات میں نہیں ہے اس لئے وجوہات کا سوال پیدا نہیں ہوتا -

گورنمنٹ ہسپتالوں میں مریضوں سے داخلہ فیس اور یومیہ بستر فیس کی وصولی

*279-لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) نصیر اجمد—کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:—

کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت نے گورنمنٹ ہسپتالوں میں مریضوں سے 5 روپے داخلہ فیس اور 10 روپے یومیہ بستر فیس وصول کرنی شروع کی ہے جبکہ گورنمنٹ ہسپتالوں میں اکثریت ان مریضوں کی ہوتی ہے جو پرائیویٹ طور پر اپنا علاج کروانے کے متحمل نہیں ہوتے اگر ایسا ہے تو حکومت کو کن وجوہات کی بنا پر فیس عائد کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی؟

وزیر صحت ۔

صوبہ میں طبی سہولتوں کو بہتر بنانے اور ان سے بھر پور استفادہ حاصل کرنے کے لئے اپنے مالی وسائل کے اندر حکومت پوری طرح کوشاں ہے ۔صحت عامہ کے بڑھتے ہوئے اخراجات کے اضافی بوجھ میں صاحب استطاعت لوگوں کی شمولیت کو مدنظر رکھتے ہوئے تجویز کیا گیا ہے کہ ہسپتال کے چارجز فہرست پر اس طرح سے نظرثانی کی جائے کہ صاحب حیثیت لوگ برائے نام چارجز ادا کرکے حکومت کی کوششوں میں بھرپور حصہ لے سکیں ۔ نظرثانی شدہ چارجز کے مطابق 30 فی صد مریضوں سے کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی جبکہ بقیہ مریضوں سے جنرل وارڈ میں ماہرانہ مشورہ تشخیص، ہسپتال کی نگہداشت، خوراک،ادویات، پانی،بجلی اور گیس کے عوض صرف 10 روپے یومیہ کے حساب سے فیس وصول کی جاتی ہے ایسے مریضوں ہی سے بوقت داخلہ 5 روپے فیس لی جاتی ہے۔ جبکہ اس پہلے ہی فیس دو روپے تھی۔

مری اور کہوٹہ کے دیہی ہیلتھ سینٹر

*279 (الف) لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) نصیر احمد —کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

مری اور کہوٹہ کی تحصیلوں میں گذشتہ 5 سالوں میں کتنے ابتدائی ہیلتھ سینٹر اور کتنے دیہی ہیلتھ سینٹر تعمیر کئے گئے اور ان میں کتنے اس وقت کام کر رہے ہیں؟

وزیر صحت ۔

مری — گذشتہ پانچ سالوں کے دوران تحصیل مری میں 8 بنیادی مراکز صحت کی منظوری دی گئی۔ ان میں سے ایک نے مکمل ہو کر کام شروع کر دیا ہے جبکہ بقایا 7 مراکز تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں اور 30 جون 1985ء تک مکمل ہو جائیں گے۔

کہوٹہ —اس عرصے کے دوران تحصیل کہوٹہ میں 7 بنیادی مراکز صحت منظور کئے گئے جن میں سے دو کام کر رہے ہیں اور بقایا مراکز کی تعمیر کا کام تیزی سے جاری ہے۔

اس کے علاوہ گذشتہ پانچ سال کے دوران تحصیل کہوٹہ میں ایک دیہی مرکز صحت کو لہتراڑ کے مقام پر منظور کیا گیا۔ جو اب کام کر رہا ہے ۔

سرکاری ہسپتالوں میں 10 روپیہ یومیہ کے حساب سے بستر فیس کی ادائیگی

*331-اعجاز احمد شیخ—کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت پنجاب نے حال ہی میں سرکاری ہسپتالوں میں 10 روپیہ یومیہ کے حساب سے بستر فیس عائد کی ہے جو غریب عوام پر بوجھ ہے۔
(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ہسپتالوں میں مذکورہ فیس معاف کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر صحت۔

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے یکم مئی 1985ء سے سرکاری ہسپتالوں میں 10 روپے یومیہ کے حساب سے بستر فیس عائد کی ہے۔
(ب) مذکورہ فیس کے بارے میں صوبائی کابینہ غور کر رہی ہے۔

ہسپتالوں میڈیکل کالجوں میں متعین عملہ کے ہاتھوں مریضوں اور لواحقین کی پریشانی کا سدباب

*345 - میاں محمود احمد۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ماضی میں سرکاری اہلکاروں کو ہر تین سال کے بعد تبدیل کر دیا جاتا تھا اور اب بھی بعض محکموں میں ایسا ہو رہا ہے۔
(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ محکمہ کے زیر انتظام ہسپتالوں اور میڈیکل کالجوں میں کلرک، اکاؤنٹنٹ، سٹور کیپر اور ہیڈ کلرک عرصہ 30 , 25 سال سے ایک ہی سیٹ پر کام کر رہے ہیں۔ جس سے کارکردگی بھی متاثر ہوئی اور اہلکار کی ایک سیٹ پر اجارہ داری کے سبب مریضوں اور ان کے لواحقین کو چنداں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
(ج) کیا موصوف اس امر سے آگاہ ہیں کہ ہسپتالوں میں متعین بھرے، جمعدار، چوکیدار اور اپریشن تھیٹروں کے کارندے بغیر رشوت لئے مریضوں کے کام نہیں کرتے۔
(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مریضوں کو مہیا کی جانیوالی خوراک غیر معیاری اور حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق مہیا نہیں کی جاتی اور مقررہ مقدار سے کم مہیا کی جاتی ہے۔
(ح) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سلسلہ میں کارروائی کرنے کو تیار ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت

(الف) جی ہاں۔ عموماً ایسا ہی کیا جاتا تھا۔ حکومت کی اب [illegible] ہے۔ ماسوائے فاطمہ جناح میڈیکل کالج اور سرگنگارام ہسپتال کے جنہیں گورنمنٹ نے یکم جولائی 1980 میں اپنی تحویل میں لیا تھا اور تمام عملے کو یقین دہانی کرائی گئی تھی۔ کہ ان کا تبادلہ کالج اور ہسپتال سے باہر نہیں کیا جائیگا۔

(ب) جی نہیں۔ ہسپتالوں میں جو کلرک اکاؤنٹینٹ سٹور کیپر اور ہیڈ کلرک کام کر رہے ہیں۔ ان کا مریضوں اور ان کے لواحقین کی دشواریوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا کیونکہ ان اداروں کا انچارج پرنسپل—میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کا (Tenure) 5 سال 3 سال کا ہوتا ہے۔

(ج) جی نہیں۔ جب کبھی ایسا کوئی واقعہ انتظامیہ کے علم میں آتا ہے تو متعلقہ ملازم کے خلاف فوری تا دیبی کارروائی کی جاتی ہے۔

(د) جی نہیں۔ مریضوں کو خوراک حفظان صحت اور معیار کے مطابق اور جانچ پڑتال کے بعد مقررہ مقدار میں مہیا کی جاتی ہے۔

(ہ) جیسا کہ اوپر تذکرہ ہوا ہے مقامی انتظامیہ یا حکومت کو جب بھی کوئی ایسی شکایت موصول ہوتی ہے اس پر فوری کارروائی کی جاتی ہے۔

اعلیٰ سرکاری افسران کے لئے بیرون ملک طبی سہولت

*346—میاں محمود احمد—کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

(الف) 1984-85ء کے دوران کتنے افسران، ان کی بیگمات صاحبزادے اور صاحبزادیوں کو سرکاری خرچ پر علاج کے لئے بیرون ملک بھیجا گیا اور اس سلسلہ میں کتنی رقم خرچ ہوئی تفصیل بیان کیا جائے۔

(ب) کیا ہمارے ملک کے ڈاکٹر صاحبان غیر ممالک کے ڈاکٹر صاحبان سے کم قابلیت رکھتے ہیں۔ اگر جواب نفی میں ہے تو جزو (الف) میں مندرج مریضوں کا علاج اندرون ملک کیوں نہیں ہو سکتا۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حالیہ حکم کے مطابق مریضوں سے ہسپتال میں داخلہ کے وقت دس روپے یومیہ بیڈ چارجز مقرر کئے گئے ہیں - اور داخل ہوتے وقت کئی دنوں کے بیڈ چارجز ایڈوانس جمع کروانے پڑتے ہیں۔ جو کہ غریب آدمی کی استطاعت سے باہر ہیں۔

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان بیمار افسران یا ان کے اہلخانہ کا علاج اندرون ملک کروانے اور متوسط طبقہ سے تعلق رکھنے والے مریضوں کو دس روپے یومیہ بیڈ چارجز وصول نہ کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر صحت

(الف) 1984-85 کے دوران کل ۲۹ افسران ان کی بیگمات اور بچے سرکاری خرچ پر بیرون ملک علاج کے لئے بھیجے گئے۔ ان کے علاج پر 23,09,48·86 سٹیرلنگ پونڈ اور 11,46,15·3 امریکن ڈالر خرچ کئے گئے اور (ٹی-اے) سفر خرچ کے لئے 7,35,960 روپے خرچ ہوئے۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) یہ درست ہے۔ کہ حالیہ حکم ایس۔او۔ایچ اینڈ ڈی 12-13-73 مورخہ 35-4-11 کے مطابق وحکم مثی 85 سے ہسپتال میں داخل مریض سے 10 روپے یومیہ بیڈ چارجز مقرر کئے گئے ہیں۔ مگر اس میں 30 فیصد کی چھوٹ ہے۔ جو دس فی صد غرباء کے لئے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کی سفارش پر اور 20 فی صد مستحقین کے لئے زکواۃ فنڈ سے۔ جہاں تک ایڈوانس کا تعلق ہے۔ ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر پر منحصر ہے۔

(د) جہاں تک بیمار ملازمین یا ان کے اہل خانہ اور متوسط طبقہ سے تعلق رکھنے والے مریضوں کا اندرون ملک علاج کا تعلق ہے سرکاری ملازمین مفت علاج کے مستحق ہیں۔

(ii) دیگر بعض مریضوں سے چارجز مندرجہ بالا شرح سے وصول کئے جائیں گے۔

بخشی خان ضلع بہاولنگر میں رورل ہیلتھ سینٹر کا قیام

*374—چوہدری محمد اکرم—کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:—

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ چشتیاں اور حاصل پور کے درمیان بخشی خان ایک مشہور قصبہ اور ریلوے اسٹیشن ہے جس کی ملحقہ آبادی بشمول 54—ڈبلیو 9—فورڈا 8—فورڈ تقریباً 8 اور 9 ہزار کے قریب ہے۔ مگر وہاں کوئی رورل ہیلتھ سنٹر نہیں ہے۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ قصبے میں ایک بوائے ہائی سکول کام کر رہا ہے۔ اور جس قصبے میں ہائی سکول ہو وہاں رورل ہیلتھ سنٹر کا قیام ناگزیر ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) تا (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت وہاں رورل ہیلتھ سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر صحت

(الف) حکومت کی پالیسی کے مطابق رورل ہیلتھ سنٹر دیہی ترقیاتی مرکز کے صدر مقام پر تعمیر کئے جاتے ہیں۔ چونکہ موضع بخشی خان مرکز کا صدر مقام نہیں ہے۔ اس لئے یہاں رورل ہیلتھ سنٹر کا قیام قابل عمل نہیں ہے۔ اس وقت قصبہ مذکورہ میں ضلع کونسل کی ایک ڈسپنسری کام کر رہی ہے۔

(ب) جس قصبے میں ہائی سکول موجود ہو وہاں رورل سینٹر کا قیام ضروری نہیں۔ بلکہ رورل ہیلتھ سینٹر صرف دیہی ترقیاتی مرکز کے صدر مقام پر تعمیر کئے جاتے ہیں۔

(ج) درج بالا صورت حال کے پیش نظر قصبہ بخش خان میں رورل ہیلتھ سینٹر کا قیام ممکن نہیں ہے۔

بخش خان یونین کونسل ایف-F-10 میں واقع ہے۔ جہاں ایک بنیادی مرکز صحت مارچ 1981 سے کام کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ ایک ضلع کونسل کی ڈسپنسری بخش خان کے مقام پر کام کر رہی ہے۔

معائنہ رپورٹوں میں تضاد

*403۔جناب عبدالرشید —کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال شیخوپورہ کے ریڈیالوجسٹ کی ایکسرے رپورٹ نمبر 1973-76 مورخہ 24-3-85 کے مندرجات کیا ہیں۔

(ب) ابتدائی مرکز صحت، کالا شاہ کاکو تحصیل فیروز والا کے میڈیکل آفیسر کی ابتدائی معائنہ رپورٹ نمبر 28/85 مورخہ 21-3-85 کے مندرجات کیا ہیں۔ جو جزو (الف) بالا میں محولہ ایکسرے رپورٹ کی بنیاد پر تیار کی گئی تھی۔

(ج) میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ریڈیالوجسٹ میوہسپتال لاہور کی رپورٹ نمبر ایکس 13-87/2/188 مورخہ 9-4-85 کے مندرجات کیا ہیں۔

(د) میڈکولیگل پنجاب کی رائے مورخہ 14-4-85 کے مندرجات کیا ہیں۔

(ہ) آیا سرجن طبی قانونی پنجاب لاہور کی رائے جو ان کی تظہیر نمبر 845-47 مورخہ 14-4-85 میں مندرج ہے اس کے مطابق ابتدائی مرکز صحت کالا شاہ کاکو کے میڈیکل آفیسر کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔ اور اگر نہیں لائی گئی تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر صحت

(الف) کھوپڑی اور بازو کی ہڈی ٹوٹنے کا نشان نہیں ہے۔ (ڈاکٹر کی انگریزی رپورٹ سے ترجمہ)۔

(ب) (1) ایک کٹا پھٹا زخم 1×7 س م ہڈی تک گہرا۔ دائیں کہنی پر زخم کے ارد گرد کاربن (کالا پن) نہیں پایا گیا۔ مریض نیم بے ہوش ہے اور زخم آر پار نہیں۔

(2) ایک رگڑ 3×4 س م دائیں کلائی پر۔

(3) سوزش 3×4 سم بائیں ہتھیلی پر۔

(4) ایک سوزش 3×4 بائیں بازو پر

(5) سارے جسم میں درد ہے۔

(ڈاکٹر کی انگریزی رپورٹ سے ترجمہ)

(ج) (1) ایک زخم کا نشان دائیں کنپٹی پر (زخم نمبر 1 کا)
(2) زخم نمبر 2 کے ٹھیک ہو جانے کا نشان۔
(3) زخم نمبر 3، 4، 5 کا کوئی نشان نہیں۔
(4) ریڈیالوجسٹ میوہسپتال لاہور کو کھوپڑی کے ایکسرے کے لئے بھیجا گیا۔ جس کی رپورٹ درج ذیل ہے۔

"کھوپڑی کی ہڈی میں کوئی ضرب نہیں۔ اور نہ ہی یہ کہیں سے ٹوٹی ہے،، اور نہ ہی اس میں باہر سے گھسی ہوئی کوئی چیز پائی گئی۔
(ڈاکٹر کی انگریزی رپورٹ سے ترجمہ)

(1) زخم نمبر 1 جس کو میڈیکل آفیسر نے آتشیں اسلحہ سے قرار دیا تھا سرجن میوہسپتال پنجاب نے نشان دہی کی کہ یہ کند آلہ کی وجہ سے تھا۔
(2) باقی سب ضربات کی رپورٹ کی سرجن میڈیکو لیگل نے تصدیق کی۔
(3) ڈاکٹر محمد ابراہیم ایم او نے زخم نمبر 1 کا نتیجہ صحیح نہیں دیا۔
(ڈاکٹر کی انگریزی رپورٹ سے ترجمہ)

(ہ) ڈاکٹر متعلقہ کی جواب طلبی کی گئی ہے۔ جواب آنے پر کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

گوجرہ میں آنکھوں کا ہسپتال

*431 چوہدری احسان الحق —کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:—
(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرہ میں 150 بستروں کا آنکھوں کا ہسپتال منظور ہوا تھا۔ مگر ابھی تک اس کی تعمیر شروع نہیں کی گئی؟
(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ بالا ہسپتال کی تعمیر میں کیا چیز مانع ہے اور کیا حکومت اسے فوری تعمیر کرنے کو تیار ہے۔

وزیر صحت

(الف) جی نہیں۔ گوجرہ میں مذکورہ نوعیت کا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے البتہ 150 بستروں کے نئے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی سکیم منظور ہو چکی ہے۔
(ب) ضرورت نہیں۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب
بنیادی ہیلتھ مراکز سسرال ڈھونگ بہاوے یونین کونسل پنجکراں میں ڈاکٹروں کی تعیناتی

26۔راجہ جاوید اخلاص—کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:—
تحصیل گوجر خان میں اکثر بنیادی ہیلتھ مراکز مکمل ہوئے عرصہ تین چار سال ہو گئے

ہیں جن میں بنیادی ہیلتھ مراکز سسرال ڈھونگ بہاوے یونین کونسل پنجگراں شامل ہیں لیکن ان میں ابھی تک ڈاکٹر تعینات نہیں ہوئے۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت مذکورہ بنیادی ہیلتھ مراکز میں ڈاکٹر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو ان کی وجوہات کیا ہیں۔؟

وزیر صحت —تحصیل گوجر خان کے بنیادی مراکز صحت سسرال، ڈھونگ بہاوے یونین کونسل پنجگراں میں میڈیکل آفیسر تعینات کر دیئے گئے ہیں ۔ جو باقاعدگی سے کام کر رہے ہیں۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

جناب غلام فرید چشتی

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست جناب غلام فرید چشتی صاحب رکن رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

بندہ 13-10-85 کو منعقد ہونے والے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکا۔ لہٰذا 13-10-85 کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری اصغر علی گجر

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست چوہدری اصغر علی گجر صاحب رکن اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

بندہ دل کی انجیو گرافی کرانے کیلئے کراچی جارہا ہے 14-10-85 سے 22-10-85 تک بندہ اسمبلی میں حاضر نہ ہوسکے گا لہٰذا مہربانی فرما کر 9 یوم کی رخصت عنایت فرمائی جائے ۔

جناب سپیکر اب سوال یہ ہے ۔(تحریک منظور کی گئی) کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

سید اختر حسین شاہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست سید اختر حسین شاہ صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

غلام احمد کی طرف سے درخواست دی گئی ہے ۔

I was directed by Syed Akhtar Hussain Shah MPA from Sialkot to submit his leave application as he has fallen sick.

جناب سپیکر اب سوال یہ ہے (تحریک منظور کی گئی) کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

ملک اللہ یار خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست ملک اللہ یار صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

I could not attend the Assembly on 10th of October as I did not feel well. It is requested that I may kindly be granted leave for 10th of October.

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔ (تحریک منظور کی گئی) کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

میجر ریٹائرڈ وکٹر سیموئل

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست میجر ریٹائرڈ وکٹر سیموئل صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

Due to pressing domestic circumstances I could not attend the Session on 10th October, for which I may please be granted leave.

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی

مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی۔

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

Telegram

Kindly sanction leave for a week from 10th October.

جناب سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید فخرالدین شاہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست سید فخرالدین شاہ صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

میں پچھلے اجلاس میں مورخہ 10-6-85 کے بعد بوجہ اپنی زوجہ کی فوتیدگی بغیر درخواست دیے پریشانی کی حالت میں چلا گیا تھا باقی دن اجلاس میں شرکت نہیں کر سکا لہذا ۵ دنوں کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب سپیکر اب سوال یہ ہے۔ کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

احمد یار وارن

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست زیلدار احمد یار وارن صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

It is regretted that I am too sick to attend the proceedings of the current session. I may therefore kindly be allowed to stay in Hospital I am a bed case. Medical Certificate is attached.

جناب سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب غلام سرور خان

سیکرٹری اسمبلی مندرجہ ذیل درخواست جناب غلام سرور خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

It is to inform you that my mother has expired on 9th of October. I shall not, therefore, be able to attend the Session commencing 10th October, 1985. It is requested, that I may please be granted leave of absence from 10th to 20th October.

جناب سپیکر ۔اب سوال یہ ہے کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوھدری محمد صدیق

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست چوھدری محمد صدیق صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

From Minister for Communications and Works

I have received a message on telephone that Chaudhri Muhammad Siddiq MPA could not attend the Session of Provincial Assembly due to the death of a sister. It is requested that the absence from the Session upto 17th October, may kindly be excused.

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مجالس قائمہ کی رپورٹیں

میاں محمد افضل حیات ۔ جناب والا میری آج ایک تحریک استحقاق تھی ۔

جناب سپیکر ۔ تحریک ہسائے استحقاق ابھی take up کرتے ہیں۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ۔ جناب والا میں۔ دی پبلک گیمبلنگ (ریپیل) بل 1985ء (مسودہ قانون تنسیخ) قمار بازی عام بابت 1985ء مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر ۔ رپورٹ پیش کر دی گئی ۔

میاں محمد افضل حیات۔ جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ (مسودہ قانون ترمیم پنجاب ہنگامی قانون تجدید کرایہ جات مغربی پاکستان مصدرہ 1985ء کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی معیاد میں ۳۱ دسمبر ۱۹۸۵ء تک توسیع کی جائے۔

جناب سپیکر۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ (مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون تجدید کرایہ جات مغربی پاکستان مصدرہ 1985ء کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی معیاد 31 دسمبر 1985 تک توسیع کی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون۔ جناب سپیکر ۔ چیرمین سٹینڈنگ کمیٹی نے جو رپورٹ گیمبلنگ ایکٹ کے متعلق پیش کی ہے۔ اس کیلئے انہوں نے جو توسیع مانگی ہے وہ کس ایکٹ کے لئے توسیع مانگی ہے۔

جناب سپیکر ۔ میاں محمد افضل حیات نے جو مجلس خصوصی کی رپورٹ پیش کرنے میں توسیع مانگی ہے وہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون تجدید کرایہ جات مغربی پاکستان مصدر 1985ء کے بارے میں ہے ۔ اور اس کی اجازت ایوان دی ہے ۔

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر ۔ محترمہ نجمہ تابش الوری صاحبہ کی تحریک استحقاق ہے۔

سردار امجد حمید خان دستی۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔ میں آپ کی اجازت سے گزارش کروں گا کہ تحریک التوا اور تحریک استحقاق یہ دو مسائل ایسے ہیں جو اتنے ضروری سمجھے جاتے ہیں کہ ان پر اسمبلی کی کارروائی کو روک کر بحث شروع کی جاتی ہے ۔ اس ایوان میں طریقہ یہ رہا ہے کہ جب بھی کوئی تحریک استحقاق یا تحریک التوا پیش ہو تو اس کی ایک کاپی ممبران کو بھی دی جاتی ہے لیکن اب خدا جانے یہ رسم دفتر نے

کیوں ختم کر دی ہے۔ ہر ممبر کے پاس اس کی ایک ایک کاپی ضرور ہونی چاہیئے۔ یہ ایسا مسئلہ ہے کہ اس کو off hand نمٹانا درست نہیں ہے۔ یہ ہر اسمبلی کی بھی Precedent رہی ہے۔

جناب سپیکر۔ دستی صاحب میں دیکھوں گا کہ اس سلسلے میں کیا precedent رہا ہے۔ میں آپ کی اطلاع اور یاددہانی کا مشکور ہوں میں اس سلسلے میں آپ کو مطلع کروں گا کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور کیا کریں گے۔

سردار امجد حمید خان دستی۔ اس چیز کا خیال رکھیے گا کہ اگر precedent ہے اور ہمیشہ سے یہ چلا آ رہا ہے تو اس کی عزت اور احترام کرنا چاہیے۔

جناب سپیکر — میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب سپیکر اس ہاؤس کی سابقہ کارروائی کا طریقہ کار یہ رہا ہے کہ تحریک استحقاق اور تحریک التوا کی کاپی صرف پیش کرنے والے رکن کے پاس ہوتی ہے ہاؤس میں اس کی کاپی کبھی تقسیم نہیں کی گئی بلکہ ہوتا یہ ہے کہ اگر میں ہی محرک ہوں اور میرے پاس کاپی نہیں ہے تو میں آپ سے سیکرٹری صاحب کی وساطت سے ایک کاپی مانگ سکتا ہوں۔ لیکن تحریک التوا اور تحریک استحقاق کی کاپیاں کبھی تقسیم نہیں کی گئی۔

سردار امجد حمید خان دستی۔ میرے فاضل دوست رانا پھول محمد خان صاحب بھول رہے ہیں یہ ہمیشہ دی جاتی رہی ہیں۔ قومی اسمبلی اور مجلس شوریٰ میں بھی یہی رسم رہی ہے یہی قاعدہ رہا ہے یہی precedent ہے اس سے ممبران کو سہولت ہوتی ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسی بات کرنا کہ اس ہاؤس کے ممبران کو کاپیاں مہیا نہ کی جائیں یہ بات ان کے حق کے خلاف ہے۔

راجہ خلیق اللہ خان۔ میں رانا صاحب کی بات کی تائید کرتا ہوں کہ صرف محرک کو کاپی دی جانی چاہیے

جناب انوارالحق پراچہ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر۔ No cross-talk please. جی آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں۔

جناب انوارالحق پراچہ۔ جناب سپیکر۔ میں آپ سے یہ بھی گزارش کرنا چاہوں گا کہ جن ممبران نے اپنی رہائش گاہ کے address دیئے ہوئے ہیں ان کو ڈاک سپلائی نہیں ہوتی ہے۔

اراکین اسمبلی کے لئے رہائشی سہولتوں کی کمی

جناب سپیکر — محترمہ نجمہ تابش الوری صاحبہ۔

محترمہ نجمہ تابش الوری جناب سپیکر حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک مخصوص معاملے کو زیر بحث لانے کے لئے میں تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی دخل اندازی کا فوری متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب کے اراکین کی تعداد 184 سے بڑھا کر 260 کر دی گئی ہے مگر ان کے لئے رہائشی سہولتوں میں اضافہ نہیں کیا گیا ۔ تنہا پیپلز ہاؤس کی عمارت اراکین کی رہائش کیلئے قطعی نا کافی ہے۔ اجلاس کے دوران اس عمارت کے ایک ایک کمرے میں تین تین ارکان رہائش پذیر ہوتے ہیں پھر بھی اراکین کی ایک بڑی تعداد رہائش کی سہولت سے محروم رہ جاتی ہے۔ سابقہ صوبائی اسمبلی نے اس پریشانی کے پیش نظر نیا ایم-پی-اے ہاسٹل تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا تھا اس مقصد کے لئے ممبران کی سہولت کی خاطر موجودہ اسمبلی بلڈنگ کے قریب قطعہ اراضی بھی منتخب کرلیا گیا اور اسمبلی کی مد سے اس کی قیمت بھی ادا کر دی گئی اور عمارت کے منصوبے اور نقشے کی منظوری بھی دے دی گئی لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ متذکرہ قطعہ اراضی کسی اور ادارے کو دے دیا گیا ہے اور اس قطعہ کی نہ قیمت واپس کی گئی ہے اور نہ ہی متبادل جگہ فراہم کی گئی ہے اس پورے ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

وزیر قانون (غلام حیدر وائیں)—جناب سپیکر محترمہ نجمہ تابش الوری صاحبہ کی یہ تحریک استحقاق ایک اہم مسئلہ سے متعلق ہے۔ جس کیلئے میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس مسئلے پر جو کہ بنیادی طور پر اسمبلی سیکرٹریٹ سے براہ راست تعلق رکھنے والا معاملہ ہے پر پوری توجہ دی جا رہی ہے جہاں تک ایم-پی-اے ہوسٹل کیلئے اراضی کا تعلق ہے اس پہلو پر جناب وزیر اعلیٰ پنجاب خصوصی توجہ دے رہے ہیں اور اس پر ہمارے اور اسمبلی سیکرٹریٹ کے اور جناب سپیکر کے اپنے بھی کئی ایک اجلاس ہو چکے ہیں ۔ گذشتہ دنوں اس سلسلے میں جناب گورنر سے بھی تفصیلی گفت و شنید ہوئی تھی۔ اس تفصیلی گفتگو کی روشنی میں اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ جہاں تک ایم-پی-اے ہاسٹل کی تعمیر کا تعلق ہے یہ مسئلہ اصولی طور پر فیصلہ شدہ ہے اس سے گورنمنٹ کو کوئی انحراف نہیں ہے ۔ اس میں بلاوجہ تاخیر کی بھی کوئی صورت بظاہر دکھائی نہیں دیتی انشاء اللہ اس میں مالی مشکلات بھی حائل نہیں ہوں گی اس مقصد کیلئے جگہ پہلے تفویض ہوئی تھی وہاں پر مفکر پاکستان علامہ اقبال کی یاد میں ایوان اقبال تعمیر کیا جا رہا ہے دوسری جو کئی ایک مناسب جگہیں ہیں ان پر جناب سپیکر۔ جناب وزیر اعلیٰ اور حکومت کی جانب سے پوری توجہ دی جارہی ہے ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ انشاء اللہ اس مسئلے پر کوئی کوتاہی نہیں ہو گی اور جونہی حکومت متبادل بہتر جگہ کا انتخاب کر لیتی ہے اس پر انشاء اللہ جلد از جلد تعمیر شروع کر دی جائے گی۔ مجھے امید ہے کہ میری بہن میری اس یقین دہانی پر اپنی اس تحریک استحقاق پر زور نہیں دیں گی اور اس تحریک کو باضابطہ قرار دینے کے بارے میں جو قانونی پوزیشن ہے اس پر اسمبلی کے قواعد و ضوابط پر بحث کا موقع نہیں آئے گا ۔

چوہدری ارشاد علی — پوائنٹ آف آرڈر سر

جناب سپیکر — جی چوہدری ارشاد علی صاحب۔

چوہدری ارشاد علی — جناب سپیکر گذشتہ سیشن میں بھی میں نے اس ہاؤس میں یہ بات Point out کی تھی۔ اتنا عرصہ گزر چکا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ آج تک اس میں کیوں پیشرفت نہیں ہوئی ہے۔ اصل جو مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ جب اسمبلی کی مد سے اس قطعہ اراضی کی رقم ادا کی جا چکی ہے تو کیا وہ رقم اسمبلی کو واپس کر دی گئی ہے اور اگر نہیں کی گئی ہے تو کیوں؟

ملک اللہ یار خان — On a point of order, Sir.

جناب سپیکر — ملک اللہ یار خان صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر کچھ کہنا چاہیں گے۔

ملک اللہ یار خان — جناب والا میں معزز رکن کی توجہ اس قاعدے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ جس وقت تک آپ کی طرف سے یہ تحریک استحقاق admit نہیں ہو جاتی اس وقت اس پر بحث کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اس لئے میں گزارش کروں گا کہ اس سے پہلے کہ بحث کی اجازت دی جائے آپ براہ کرم اپنا یہ فیصلہ صادر کریں کہ آیا آپ اس تحریک کو admit کرتے ہیں۔

جناب سپیکر — بیگم صاحبہ! یہ معاملہ اسمبلی سیکرٹریٹ کے متعلق ہے اور بلاشبہ اس کا تعلق سارے ایوان سے ہے۔ وزیر قانون کی اس یقین دہانی کے بعد آپ کیا فرمائیں گی

نجمہ تابش الوری — جناب والا! یہ مسئلہ پورے ہاؤس کا ہے اس مسئلے کے لئے اراکین سے رائے لے لیجئے۔ جو معزز اراکین کی رائے ہو گی ان کی رائے کے ساتھ میری رائے بھی شامل ہو گی۔

وزیر قانون — جناب سپیکر! میری بہن اگر اس تحریک استحقاق کے متعلق میری گزارش پر مطمئن نہیں ہیں تو پھر میں اس کے قانونی پہلو پر گزارش کروں گا اول تو یہ مسئلہ اسمبلی سیکرٹریٹ سے متعلق ہے دوسرا یہ کہ اس تحریک استحقاق میں محترمہ نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ یہ مسئلہ اسمبلی سیکرٹریٹ کے اجتماعی استحقاق کا ہے۔ علاوہ ازیں یہ مسئلہ recent occurrance یعنی حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والا معاملہ بھی نہیں ہے اس لئے یہ تحریک استحقاق قاعدہ کے دائرہ کار میں نہیں آتی۔ لیکن میں پھر بھی ان کو یقین دلاتا ہوں کہ جہاں تک اس مسئلے کا تعلق ہے اس میں امکانی حد تک قطعاً کوئی تاخیر نہیں کی جائے گی۔ اس میں فنڈز کی فراہمی کا بھی کوئی مسئلہ درپیش نہیں آئے گا آیا اس اراضی کے فنڈز گورنمنٹ نے ایوان اقبال کی تعمیر کی وجہ سے واپس لئے ہیں یا نہیں یہ مسئلہ اس وقت پیدا ہو سکتا ہے جب فنڈز کی فراہمی کا کوئی مسئلہ پیدا ہو۔ اس وقت بڑی سنجیدگی سے جگہیں دیکھی جا رہی ہیں۔ ان میں جو بہتر جگہ طے کر لی گئی انشاء اللہ ضرور مزید پیش

رنت ہو گی ۔ اس وقت بھی یہ مسئلہ pending نہیں ہے بلکہ زیر کارروائی ہے۔

جناب سپیکر —بیگم صاحبہ اس سلسلہ میں آپ کیا فرمائیں گی۔

نجمہ تابش الوری —جناب سپیکر! میں اس ضمن میں یہ گزارش کروں گی کہ آپ پہلے یہ بتائیے کہ میری یہ تحریک استحقاق جیسے کہ وزیر موصوف نے فرمایا admit کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر —ابھی میں نے اس سلسلہ میں فیصلہ نہیں کیا ۔

نجمہ تابش الوری —لیکن میں اپنی بات press کروں گی اور کہوں گی کہ یہ واقعہ ہمارے ایوان کے استحقاق کے متعلق ہے اور ہم لوگوں کو ٹھہرنے کے سلسلے میں بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے لہذا انہوں نے اپنی یقین دہانی میں یہ نہیں فرمایا کہ کتنے ہفتے کتنے مہینے اور کتنے سال لگیں گے اور میں سمجھتی ہوں کہ تمام اراکین کی رائے بھی یہی ہے کہ میں اس معاملے کو press کروں۔ آپ اس معاملے کو سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کردیں چونکہ ویسے بھی یہ معاملہ اسمبلی سیکرٹریٹ سے متعلق ہے اس کی چھان بین کی جائے اس کے تمام واقعات اور شہادتیں کو سامنے لایا جائے اور اس ضمن میں ہماری تسلی کرائی جائے۔

جناب سپیکر—میں نے پہلے بھی آپ سے گذارش کی ہے چونکہ یہ معاملہ صرف حکومت سے متعلق نہیں ہے بلکہ اس میں سپیکر پنجاب اسمبلی اور اسمبلی سیکرٹریٹ بھی involve ہے اور اس سلسلہ میں ہمارے ساتھ جو میٹنگز ہو رہی ہیں اس میں وزیر قانون صاحب کی اس بات سے کسی حد تک اتفاق کرتا ہوں کہ اس وقت اسمبلی سیکرٹریٹ کے پیش نظر سب سے اہم معاملہ ایم-پی-اے ہوسٹل کی تعمیر کا معاملہ ہے۔ گورنمنٹ نے اس سلسلے میں assurrance دی ہے کہ وہ فنڈز کی فراہمی اور اس کی تعمیر میں کسی قسم کا دقیقہ فرو گذاشت نہیں کریں گے یہ اسمبلی سیکرٹریٹ کا معاملہ ہے اور میرا اس سے تعلق ہے۔ سب سے زیادہ متعلقہ فرد اگر کوئی ایم-پی- اے ہوسٹل کے متعلق ہے تو وہ سپیکر پنجاب اسمبلی ہے ۔ اس لئے میں یہ بات اپنی طرف سے کررہا تھا ۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر ۔ آپ حکومت کا نکتہ نظر بیان کررہے ہیں۔ آپ کو تو ہمارا نکتہ نظر بیان کرنا چاہیئے۔ جبکہ پہلا سیشن شروع ہوا تھا تو میں نے اس وقت point out کیا تھا کہ تین تین ممبر ایک کمرے میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر ۔ اس کی admissibility سے پہلے discussion کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ میں اس کی admissibility کے متعلق پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ discussion کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔

سردار امجد حمید خان دستی۔ جناب سپیکر ۔ میں Point of law کے حوالے سے عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتے ہیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی۔ میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ سب سے بڑی دلیل جو اس کے قانونی طور پر admit کئے جانے کے خلاف دی گئی ہے وہ یہ ہے کہ یہ recent occurrance نہیں میں وزیر موصوف کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ جب تک حتمی طور پر فیصلہ نہیں کریں گے یہ ہر اجلاس recent occurrance بنتا جائے گا ۔ اگلے اجلاس تک کوئی فیصلہ نہیں ہوگا پھر یہ recent occurrance واقعہ بن جائے گا ۔ پچھلے اجلاس میں یہ یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ یہ زیر غـــور ہے اور اس پہ جلد از جلد فیصلہ کیا جائے گا چونکہ ابھی تک کوئی ٹھوس فیصلہ نہیں کیا گیا اس لئے یہ recent occurrance بنتا ہے۔ اور بہت اہم occurrance ہے ۔ قانونی لحاظ سے اس کی admissibility میں کسی قسم کا کوئی مانع نہیں ہے ۔ اس لئے میں گزارش کروں گا اس کی اجازت دی جانی چاہیئے ۔

جناب سپیکر ۔ پوائنٹ آف آرڈر پر جناب روکڑی صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں ۔

خان گل خان حمید روکڑی ۔ جناب والا وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے کہ recent occurrance ہونا ضروری ہے یہ تحریک التواء کے لئے ہوتا ہے تحریک استحقاق کے لئے نہیں لہذا مہربانی فرما کر اسے admit فرمائیں ۔

جناب سپیکر ۔ روکڑی صاحب کا یہ پوائنٹ آف آرڈر out of order قرار دیا جاتا ہے ۔

رانا پھول محمد خان۔ اس تحریک کا تعلق وزیر قانون سے نہیں ہے اور نہ ہی ان کے دائرہ اختیار میں یہ۔ ہے جناب والا سے متعلقہ ہے۔ میں یہ گذارش کروں گا جیسے آپ نے پہلے ہمارے ساتھ ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے اس کے لئے سپیشل کمیٹی بنائی جائے وہ زمین کہاں گئی جو رہائش کے لئے رکھی گئی تھی یا اس کے متبادل ہم کونسی زمین لے سکتے ہیں اس کو تعمیر کراسکتے ہیں۔ جب اس کا فیصلہ کمیٹی اور آپ مل کر کرلیں تو اس کے بعد وزراء کا اس سے تعلق ہوگا۔ اسمبلی سیکرٹریٹ بالکل الگ ہے اس سوال کا وزراء سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ وزیر قانون صاحب کو اس مسئلہ میں الجھنا چاہیئے۔ ہماری گذارش آپ سے ہے آپ ایک کمیٹی تشکیل دے دیں جو بہت جلد اس کی رپورٹ پیش کرے اور اس کا ازالہ کیا جائے کہ ان بھیڑوں کو جہاں بند کیا ہوا ہے ان سے کس طرح انسانوں جیسا سلوک کیا جاسکتا ہے ؟۔

جناب سپیکر ۔ اس معاملے کو!

چوہدری محمد اعظم چیمہ ۔ جناب والا میں عـــرض کرنی چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر ۔ جناب !

چوہدری محمد اعظم چیمہ — جو تحریک پیش ہوئی ہے۔ معاملہ استحقاق کا ہے اور فاضل وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ یہ recent occurrence نہیں ہے۔ یہ معاملہ سیکرٹریٹ اور سپیکر صاحب کا ہے۔ یہ اسمبلی سیکرٹریٹ آپ کے ماتحت نہیں ہے۔ یہ گورنمنٹ کے ماتحت ہے ہمارا اور گورنمنٹ کا معاملہ ہے۔ ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ جہاں تک اسمبلی سیکرٹریٹ کا تعلق ہے میں نے تحریک استحقاق دی ہے شائد جناب والا اس کی اجازت دے دیں گے۔

جناب سپیکر - You are not relevant

چوہدری محمد اعظم چیمہ۔ میں ابھی relevant ہوتا ہوں - میں عرض کرتا ہوں کہ جہاں تک recent occurrence کا معاملہ ہے اس کی مثال یہ ہے کہ قومی اسمبلی کا بجٹ پاس ہونے والا ہو اور بجٹ بھی پاس نہ ہوا ہو تو تیل کی قیمتیں بڑھائی جائیں اس سے پہلے پٹرول پمپوں والے تیل کی قیمتیں بڑھا دیتے ہیں۔ ابھی بل پاس نہیں ہوا کہ ہماری salary ۳۰۰ روپے ہوگی انہوں نے آرڈر کر دیا ہوا ہے کہ اگر کوئی ممبر ٹھہرے گا تو ۲۵۰ روپے لیں گے۔

جناب سپیکر۔ Mr. Speaker Please confine yourself to the point of order

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جس میں عرض کر رہا تھا کہ recent occurrence ہے اس کی غلطی سے یہ معاملہ پیش آیا ہے۔ ہمارے یہ استحقاق کا معاملہ ہے ہم تمام ممبران کا استحقاق اس سے مجروح ہوا ہے ہمارا حق بنتا ہے میں مانتا ہوں یہ ترمیم Act Privileges میں علیحدہ ہے لیکن یہ admit کرنی چاہئیے اور جناب والا کو بات اٹھانے چاہئیے۔

جناب سپیکر - شکریہ چیمہ صاحب۔ اس پر رانا صاحب نے ایک تجویز پیش کی ہے اور اس سلسلے میں ہمارے پاس ایک ہاؤس کمیٹی ہے یہ معاملہ بیگم صاحبہ privilege motion کا ہے اور اس پر خاص طور پر میں یہ کہوں گا کہ privilege motion سے زیادہ نئے ایم اے ہوسٹل کی تعمیر کے مسئلہ کو اس ہاؤس کمیٹی کے سپرد کیا جاسکتا ہے۔ آپ کا اس سلسلے میں کیا خیال ہے۔

رانا پھول محمد خان - جناب والا میری یہ گذارش ہے کہ اس میں یہ چیز شامل کی جائے اور ایسے تصور کیا جائے جیسے کہ ہاؤس میں ایک قرارداد پیش کر دی گئی ہے اسمبلی سیکرٹریٹ کو independent کرنے کیلئے جب تک ایسا نہیں ہوگا اس وقت تک آپ ہمارے مسائل حل نہیں کرسکتے۔ کمیٹی یہ رپورٹ دے اور اس رپورٹ میں یہ بھی شامل ہو جائے اور ہم اس کی منظوری دیں گے۔

جناب سپیکر۔ رانا صاحب وہ ایک separate issue ہے۔

رانا پھول محمد خان — جناب کی اجازت سے میں ہاؤس کے سامنے زبانی یہ قرار داد پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان سرحد اور سندھ کی اسمبلیوں کا سیکرٹریٹ independen اور ہمارا سیکرٹریٹ بے اختیار ہے ہمیں دو روپے کے لئے بھی محتاج بننا پڑھتا ہے۔ ایک بل کے لئے بھی لاء ڈیپارٹمنٹ کی محتاجی کرنی پڑتی ہے اس لئے میں اس ہاؤس کی اجازت سے آپ کے سامنے یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ اگر ہمارا اسمبلی کا سیکرٹریٹ با اختیار نہیں۔ independent نہیں تو پھر غلامی کا طوق ہمارے گلے میں کیوں تمام صوبوں میں با اختیار اسمبلیاں ہیں سب سے بڑے صوبے پنجاب میں کیوں نہیں ۔

جناب سپیکر ۔ میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کئے دیتا ہوں کہ اس سلسلے میں چوہدری محمد اعظم چیمہ کی طرف سے ایک Privilege Motion آچکی ہے۔ لہذا اس معاملہ کو محترمہ نجمہ تابش الوری کی Privilege Motion میں ٹیک آپ نہیں کرنا چاہئیے ۔

جی وائس صاحب۔

جناب وزیر قانون ۔ میری یہ گذارش ہے کہ گو اس پر بحث دو پہلوں سے جاری ہے ایک یہ کہ جہاں تک ایم-پی-اے ہاسٹل کا تعلق ہے میرے خیال میں یہ بات بالکل واضح ہے اول تو یہ مسئلہ اسمبلی سیکرٹریٹ سے تعلق رکھتا ہے اور جناب سپیکر نے بھی یہ ارشاد فرمادیا ہے کہ اس کو حل کرنے کیلئے کوئی دقیقہ فرد گذارشت نہیں کیا جارہا ایک تجویز رانا پھول محمد خان صاحب کی طرف سے آئی ہے کہ کسی کمیٹی کو اس پر بھی غور کرنا چاہئیے جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر اس سلسلے پر ہاؤس کمیٹی غور کرنا چاہتی ہے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا بلکہ خوشی ہوگی تاہم جہاں تک اس تحریک admissibility کا تعلق ہے اس پہلو پر میں نہایت ادب سے کہ یہ قواعد کے مطابق درست نہیں ہے گذارش کروں گا میرے بھائی نے فرمایا کہ جہاں اس معاملے کے حال ہی میں وقوع پذیر ہونے کے قانونی پہلو کا تعلق ہے یہ تحریک استحقاق کے معاملہ پر اثر انداز نہیں ہوتی درست نہیں ہے ۔

جناب سپیکر ۔ میں جناب عزت مآب وزیر قانون سے یہ گذارش کروں گا کہ اس کی admissibility پر ابھی بحث نہ کی جائے بیگم صاحبہ ہاؤس کمیٹی کے سپرد کرنے کے بارے میں آپ کیا فرمائیں گی ۔

بیگم نجمہ تابش الوری ۔ بالکل درست ہے آپ کے خیال سے متفق ہوں آپ اس کو ہاؤس کمیٹی کے سپرد کردیں۔

جناب سپیکر ۔ اس Privilege Motion میں نئے ایم-پی-اے ہاسٹل کے جملہ معاملات ہاؤس کمیٹی کے سپرد کئے جاتے ہیں۔

سید حسنات احمد شاہ ۔ جناب میں پوائنٹ آف آرڈر ایک منٹ دیا جائے میں بالکل relevant بات کروں گا جناب گزارش یہ ہے کہ ۔

گوجرانوالہ شہر کو ترقیاتی فنڈ سے محروم کرنا

جناب سپیکر ۔ شاہ صاحب اس پر فیصلہ ہوچکا ہے۔ I cant allow you. I am sorry. جناب عثمان ابراہیم کی طرف سے ۔ Priv lege Motion ہے ۔

جناب عثمان ابراہیم۔ جناب سپیکر میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک مخصوص معاملے کو زیر بحث لانے کیلئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت کے مطابق 1985-86ء کے سالانہ منصوبوں کی تیاری کیلئے چیرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کی طرف سے مجھے تجاویز مرتب کرنے کی اجازت دی گئی۔ میں نے اپنی تجاویز مرتب کرکے وزیر انچارج چوہدری محمد اقبال صاحب اور ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ کو ارسال کر دی جس کی مجھے اطلاع دی گئی کہ ممبران اسمبلی ترقیاتی منصوبوں کو مکمل کرنے کیلئے دو اکتوبر کو اجلاس ہوگا۔ میں نے اجلاس میں شرکت کی اور دوران اجلاس وزیر موصوف نے بتایا کہ گوجرانوالہ شہر کیلئے سالانہ ترقیاتی فنڈ مختص نہیں کیا گیا میرے استفار پر مجھے بتایا گیا کہ گوجرانوالہ شہر کو پالیسی کے تحت فنڈ سے محروم نہیں رکھا گیا۔ لیکن اس کے باوجود میری کسی تجویز کے لئے حکومت پنجاب کو سفارش نہیں کی گئی جبکہ اس کے برعکس ضلع کے دوسرے فی ممبر تقریبا 30 لاکھ روپے کی سکیمیں منظور کی گئیں۔ گوجرانوالہ شہر کو سالانہ ترقیاتی فنڈ سے محروم کرنے سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر 11 بجکر 16 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

امجد حمید خان دستی ۔ جناب سپیکر میں اس سلسلے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں پہلے منسٹر صاحب اس کے متعلق بیان فرمائیں گے اس کے بعد آپ کی باری آئے گی ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ایسی ہی ایک تحریک استحقاق جناب طاہر احمد شاہ کی طرف سے کل اس ایوان میں پیش ہوئی تھی اور اس Priv lege Motion پر اس معزز ایوان سیر حاصل بحث کی اور بڑی بحث کے بعد یہ مسئلہ نمٹ گیا تھا اور یہ طے پایا تھا کہ شہری حلقوں سے تعلق رکھنے والے ہمارے معزز ایوان کے جو رفقاء ہیں ان کی ایک میٹنگ جناب وزیراعلیٰ سے چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ کی موجود گی میں انشاءاللہ جلد منعقد کی جائے گی۔ اور یہ تحریک بھی اس سلسلے کی ایک شق ہے۔ میں محرک سے گزارش کروں گا کہ وہ بھی کل والے فیصلے کے مطابق اپنی اس تحریک استحقاق پر زور نہ دیں ۔کیونکہ جہاں تک اس کی قانونی صورت کا تعلق ہے یہ کل بھی گزارش کی تھی کہ یہ تحریک استحقاق قاعدہ (1) 55 اور (3)55 کے دائرہ کار میں نہیں آتی۔ لہذا اس سے کہ آئین اور نہ ہی کسی قانون کے مطابق وضع کرد قاعدے کی خلاف ورزی ہوتی ہے اور نہ ہی یہ حال میں وقوع پذیر ہونے والا واقع ہے جہاں تک گوجرانوالہ کو سالانہ ترقیاتی فنڈ سے محروم کرنے سے متعلق میرے فاضل بھائی نے بات کی ہے میں

نہایت ہی احترام کے ساتھ ان کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ اگر سال رواں کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا جائزہ لیا جائے تو یہ بھی بات ایسی نہیں ۔گوجرانوالہ شہر میں اس وقت حکومت جو ترقیاتی منصوبے تعمیر کروا رہی ہے اس کے لئے اس سال گوجرانوالہ کو سال رواں کے ترقیاتی پروگرام کے مطابق ایک کروڑ اکتالیس لاکھ روپے کی رقم دی جارہی ہے۔ جس کی رو سے تقریباً آٹھ سکیمیں گوجرانوالہ شہر میں تعمیر ہونگی اس لئے میں استدعا کروں گا کہ کل کے اس فیصلے کے مطابق جو کہ اس ایوان نے بڑی بحث و تمحیص کے بعد طے کیا تھا اس مسئلے کو اس ایوان سے باہر جناب وزیر اعلیٰ پنجاب سے اپنے ان تمام رفقاء کے ساتھ جن کا تعلق شہری علاقوں سے ہے ایک میٹنگ میں بات چیت کریں گے کل یہی فیصلہ ہوا تھا اسی پر ہم اکتفا کریں ۔

جناب عثمان ابراہیم ۔جناب سپیکر چونکہ یہ مسئلہ وزیر اعلیٰ پنجاب سے متعلقہ ہے۔ اگر وزیر موصوف نے ان کی a surance حاصل کرلی ہے۔ تو میں یہ اپنا موشن پریس نہیں کرتا جہاں تک admissibility کا سوال ہے اگر وزیر موصوف کو کوئی غلط فہمی ہے وہ میں دور کرنے کیلئے تیار ہوں کہ میری تحریک استحقاق admissible ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔اسی قسم کی ایک موشن کل بھی پیش ہوئی تھی۔ اس کے متعلق یہی فیصلہ ہوا تھا کہ وزیر اعلیٰ صاحب اس معاملہ کو اپنی ذاتی توجہ سے دیکھیں گے میں یہ مناسب سمجھوں گا کہ اس معاملہ کو بھی ان کی ذاتی توجہ کیلئے چھوڑ دیا جائے۔

جناب عثمان ابراہیم ۔ در اصل یہ پرولیج موشن بھی کل ہی take up ہونی تھی لیکن وقت کی کمی کے باعث یہ آج تک ملتوی کر دی گئی تھی۔ اگر وزیر موصوف یہ وضاحت فرمائیں کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں جو سکیمیں ہیں ان میں سے کون سے منصوبے گوجرانوالہ کے لئے منظور کئے گئے ہیں تو اس کیلئے میں ان کا مشکور ہوں گا۔

وزیر قانون ۔ جناب والا میں اپنے فاضل رکن کی اطلاع کے لئے گزارش کروں گا کہ اس سال گوجرانوالہ میں مختلف شعبوں اور مختلف سیکٹر میں ترقیاتی پروگرام رکھے گئے ہیں ان کی تفصیل میں آپکی اجازت سے پڑھوں گا جن کے مطابق سمال انڈسٹریل اسٹیٹ گوجرانوالہ کو اس سال سالانہ ترقیاتی پروگرام سے 20 لاکھ روپیہ۔ انسٹیٹیوٹ برائے لیدر ٹیکنالوجی گوجرانوالہ کو سال رواں میں 21.80 لاکھ روپے سایریا ڈویلپمنٹ سکیم گوجرانوالہ کو حصہ سوئم کے لئے ایک لاکھ روپے۔ گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ گوجرانوالہ کالج آف کامرس میں تبدیلی کے لئے 8 لاکھ 19 ہزار روپے انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی گوجرانوالہ کے قیام کیلئے 55 لاکھ 60 ہزار روپے۔ گوجرانوالہ میں نابینائوں کے انسٹی ٹیوٹ کے اجرا کیلئے 18 لاکھ روپیہ۔ گوجرانوالہ میں بہروں کے انسٹی ٹیوٹ کے اجرا کے لئے 10 لاکھ روپیہ۔ اور گوجرانوالہ میں نرسوں کی تربیت کے لئے سکول اور ہاسٹل کے قیام کے سلسلہ میں 1.0 لاکھ 1 ہزار روپے کی مناسب رقوم تفویض کی گئی ہیں۔

چوہدری فضل حسین راہی - پوائنٹ آف آرڈر-جناب والا میں صرف یہ پوچھنا چاہوں گا وزیر موصوف سے کہ کیا 1985-86 کے بجٹ میں پہلی بار پیسے رکھے گئے ہیں - کیا اس سے پہلے کسی پچھلے بجٹ میں اس قسم کے پیسے نہیں رکھے گئے تھے- کیا یہ ہمارے ذریعہ ڈویلپمنٹ ہو گی یا محکموں کے ذریعہ ہو گی جو پہلے کرتے رہے ہیں -

جناب ڈپٹی سپیکر - آپ تشریف رکھیں یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے - عثمان صاحب کیا آپ وزیر موصوف کے بیان سے مطمئن ہیں-

Minister for Revenue .—Point of Personal Explanation.

جناب والا سالانہ ترقیاتی پروگرام کا فنڈ چونکہ میں نے گوجرانوالہ کا تقسیم کیا تھا اس میں میرا حلقہ بھی ہے- اس سلسلہ میں آپ سے گزارش کروں گا ہمارے ایم- پی- اے حضرات جن کا تعلق دیہات سے ہے- وہ اسمبلی میں موجود ہیں- بیٹھے ہوئے ہیں- سلیم صاحب ہمارے ایم-پی-اے باہر گئے ہوئے تھے اور جناب عثمان ابراہیم صاحب اس میٹنگ میں موجود تھے- ہم نے انہیں بلایا- ہم نے ساری اے-ڈی-پی ان کو دکھائی کہ آپ اس میں سے دیکھیں کہ کوئی سکیم آپ سے متعلقہ ہے- سالانہ ترقیاتی پروگرام کو آپ بھی سمجھتے ہیں اور اسکو پورا ہاؤس سمجھتا ہے کہ فارمز ٹو مارکیٹ روڈ ہوتی ہے- الیکٹریفکیشن اب ویجز ہیں ہے- ان میں بیشک ہیلتھ یونٹ ہوتے ہیں- اس میں کوئی ایسی سکیم نہیں تھی جو ان کیلئے feasible ہو- ہم نے گزارش کی کہ آپ اس میٹنگ میں شامل ہوں اور یہ دیکھ لیں سوائے محکمہ ایجوکیشن کے اور کوئی ایسی سکیم نہیں جو آپکو suit کرتی ہو- ایجوکیشن میں آپ کوئی سکیم شامل کرانا چاہیں تو ہم اپنی سکیم میں سے آپکو دینے کے لئے تیار ہیں واضح طور پر یہ ساری وضاحت ان کو کر دی تھی تو میری گزارش ہے کہ جناب عثمان ابراہیم صاحب اس موشن کو پریس نہیں کریں گے-

جناب ڈپٹی سپیکر-آپ براہ کرم متعلقہ منسٹر صاحب سے اس مسئلہ پر ملاقات کرلیں - انشا اللہ آپکی جو تکالیف ہے وہ دور ہو جائے گی -

جناب عثمان ابراہیم - تکالیف متعلقہ منسٹر صاحب سے نہیں ہے کیونکہ متعلقہ تکالیف اس وقت ہے جب تک سالانہ ترقیاتی پلان کا پروگرام مکمل نہیں ہوا تھا اب چونکہ ضلع کی اے-ڈی-پی مکمل ہو چکی ہے اب وہ متعلقہ منسٹر نہیں رہے- میرا مسئلہ چونکہ وزیر اعلیٰ سے ہے - میں نے پہلے بھی عرض کی تھی کہ اگر وزیر موصوف نے وزیر اعلیٰ سے assurance لے لی ہے کہ شہری حلقوں سے تعلق رکھنے والے ممبران کا ایک اجلاس بلایا جائیگا اور ان کی جو genuine grievances ہیں وہ دور کی جائیں گی تو میں اپنی موشن پریس نہیں کرتا -

جناب ڈپٹی سپیکر - وہ یقین دہانی کرا چکے ہیں -

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر میں وضاحت کردینا چاہتا ہوں کہ جو کل بات طے ہوئی تھی وہ یہی ہوئی تھی کہ شہری حلقوں سے تعلق رکھنے والے تمام رفقاء جناب چیف منسٹر سے اس سلسلے میں علحیدہ ملاقات کریں گے اور وہاں اس مسئلے پر تفصیلی گفتگو ہوگی ۔ جہاں تک تاریخ مقرر کرنے کا تعلق ہے میں نے کل ہی جاکر ایک مراسلہ وزیر اعلیٰ کی خدمت میں بھجوا دیا تھا اور انشاءاللہ اس تاریخ سے جلد ہی آپکو آگاہ کر دیا جائے گا اس لئے یہ تمام مسئلہ وہاں پر ہی طے ہوگا جو کل بات طے ہوئی تھی اسکی روشنی میں میں اپنے محترم بھائی سے گزارش کروں گا کہ اب وہ اس پر زور نہ دیں اور ہم اس مسئلے کو وزیر اعلیٰ کے سامنے مل بیٹھ کر حل کرنے کی کوشش کریں گے ۔

سید حسنات احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر پر شہروں کے متعلق تو فیصلہ ہو گیا ہے۔ جو دیہات سے متعلق ہے جس پر ہمیں اعتراضات ہیں اس کے متعلق وزیر موصوف فرما دیں گے کہ اس کا کیا ہوگا۔ میری کوئی سکیم سالانہ ترقیاتی پروگرام میں نہیں آئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ شاہ صاحب آپ تشریف رکھیں۔ اسکے متعلق آپ متعلقہ منسٹر سے ہاوس کے بعد ملاقات فرما سکتے ہیں جو آپکی شکایات ہیں وہ چیف منسٹر صاحب سے فرما سکتے ہیں۔ کیا آپ کو یقین دہانی ہو چکی ہے ۔

جناب عثمان ابراہیم—جناب والا میں اسکو پریس نہیں کرتا—

جناب ممتاز احمد متیانہ—جناب والا وہ کونسے علاقے ہیں جو شہروں میں آتے ہیں—کیونکہ بہت سے شہر ایسے ہیں جو ہمارے دیہاتی علاقوں سے منسلک ہیں—

جناب ڈپٹی سپیکر۔ وہ بھی شہروں میں شامل ہیں ۔

وزیر قانون — جناب والا شہروں کی پہلے بھی بات ہوئی تھی — جس کی تشریح ہو جانی چاہیے قانون کے مطابق وہ تمام علاقے شہروں کے زمرے میں آتے ہیں جو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے مطابق میونسپل کارپوریشن-میونسپل کمیٹی یا ٹاؤن کمیٹی کا درجہ رکھتے ہیں —

میاں محمد اسحاق—میں جناب سپیکر آپکی وساطت سے وزیر موصوف سے عرض کروں گا

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر—راہی صاحب آپ اپنی سابقہ روایت سے نہیں ہیں—آپ تشریف رکھیں—سپیکر کی رولنگ آپ پر اثر انداز نہیں ہوتی—

میاں محمد اسحاق—جناب سپیکر میں آپکی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو سالانہ ترقیاتی پروگرام شہروں کیلئے رکھا گیا اس کا ابھی مسئلہ حل نہیں ہوا—مگر بڑے بڑے شہروں میں خاص کر وزیر اعلیٰ صاحب کے حلقہ نیابت میں کام ہو رہا ہے میں یہ پوچھنا چاہوں گا وہ پیسہ کہاں سے خرچ کیا جارہا ہے جبکہ

دوسرے حلقہ جات میں ابھی تک کام شروع نہیں ہوا ۔ مگر انہوں نے ابھی سے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں سے پیسہ خرچ کرنا شروع کیا ہے کیا یہ کہیں اور سے پیسہ آرہا

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ میاں صاحب آپ تشریف رکھیں۔اسکے متعلق وہ اپنا بیان چکے ہیں یقین دہانی کرا چکے ہیں اس لئے اس معاملہ کو ختم کرنا چاہئے ۔

میاں محمد اسحاق۔ عرض یہ ہے کہ پیسہ تو سب حلقہ جات کو برابر تقسیم کیا جانا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ میاں صاحب آپ تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسحاق۔ ایک حلقہ میں کام ہو رہا ہے دوسرے میں نہیں۔لاہور میں گڑھی شاہو اور دھرم پورہ میں کام نہیں ہو رہا یہاں کے عوام کو کیا جواب دیں گے ۔

وزیر قانون ۔ میں اپنے فاضل بھائی کی اطلاع کیلئے عرض کروں گا اگر لاہور شہر میں کوئی ترقیاتی منصوبے شروع ہیں تو وہ لاہور کارپوریشن کے اپنے پروگرام کے مطابق ہوں گے اور دوسرے اگر کوئی اور سکیمیں ہیں تو وہ لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے ماتحت زیر تعمیر ہوں گی وہ ان کا اپنا بجٹ ہے۔

میاں محمد اسحاق ۔جناب والا خاص کر اس حلقہ میں بہت زیادہ کام شروع ہوا ہے ۔باقی لاہور کے لوگ اس صورت حال کا ہم سے سوال کرتے ہیں اپنے اپنے ایم۔پی۔اے کو پوچھتے ہیں کہ باقی حلقوں میں کام کیوں نہیں ہو رہا۔

چوہدری خادم حسین۔جناب والا یہ قاعدہ قانون کے خلاف بات کر رہے ہیں ۔ یہ ایسی کوئی تحریک پیش کریں۔اس چیز سے اس تحریک استحقاق کا کیا تعلق ہے کہ لاہور میں فلاں حلقہ میں کام ہو رہا ہے یا نہیں۔اگر لاہور کے کسی حلقہ میں کام ہو رہا ہے تو یہ اپنی تحریک پیش کریں۔اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔جناب سپیکر از راہ کرم آپ اپنی رولنگ دیں۔میں گزارش کرتا ہوں کہ محرک نے ایک تحریک پیش کی ہے وزیر صاحب نے جواب دے دیا۔وہ کہتے ہیں کہ ان کی یقین دہانی کے بعد میں اسکو پریس نہیں کرتا ۔اس پر آپ اپنی رولنگ دیں۔ بجائے اسکے کہ ہر شہر کا مسئلہ یہاں پیش ہو آپ براہ کرم رولنگ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔یہ باقی آپ ان کو سمجھا سکتے ہیں تو ان سے عرض کر رہا ہوں۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ بیگم نجمہ تابش الوری صاحبہ کی طرف سے تحریک التوائے کار نمبر ۱۹ ہے۔عثمان ابراہیم صاحب نے اپنی تحریک استحقاق واپس لے لی ہے۔ وہ اس طرح treat ہوئی کہ جیسے انہوں نے پیش نہیں کی۔وہ پریس نہیں کرتے۔

قیدیوں کو قرآن حکیم بطور ھدیہ و تحفہ دینے کا وعدہ

بیگم نجمہ تابش الوری —جناب سپیکر آپ کی اجازت سے اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے— مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" (26 ستمبر 1988) کے مطابق پنجاب کے جیل حکام نے قیدیوں کے لئے قرآن حکیم کے نسخے فراہم کرنے کی استدعا کی تھی محکمہ اوقاف اور محکمہ داخلہ پنجاب نے اس مقصد کے لئے ضروری فنڈز مہیا کرنے سے معذرت کردی ہے۔ اصل میں قیدیوں کو قرآن حکیم بطور ھدیہ وتحفہ دینے کا وعدہ سابق وزیر اوقاف نے کیا تھا اور محکمے کو باضابطہ ھدایت بھی جاری کر دی تھی—لیکن جب وہ وزیر نہ رہیے تو محکمہ اوقاف قرآن کے نسخوں کی تقسیم کے کار ثواب سے دستکش ہو گیا اور اس نے یہ معاملہ محکمہ داخلہ پنجاب کے سپرد کر دیا —جس نے فنڈز نہ ہونے کی بنا پر معذوری کا اظہار کر دیا—محکمہ اوقاف اور داخلہ کے اس رویے کے خلاف عوام میں غم وغصے کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر —اس میں آپ حضرات کی اطلاع کے لیے میں طریق کار کی تھوڑی سی وضاحت کر دوں ۔تحریک التوا کا طریق کار یہی ہے وہ سپیکر پڑھ کر سناتا ہے— اور اس پر ڈیبیٹ شروع ہوتی ہے۔طریقہ کار کی روایت ذرا مختلف رہی ہے۔ اس لیے اگر وزیر صاحب اس کا جواب دینا چاہیں تو دیں۔ پھر بیگم صاحبہ اس کو پریس کرنا چاہیں تو بعد میں اس پر بات کی جائے ۔

ایک فاضل رکن —آپ پڑھ کر سنا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ میں اگر پڑھ کر سنا دوں گا تو وہ باضابطہ ہو جائے گی ۔

وزیر اوقاف (ملک خدا بخش ٹوانہ) ۔ جناب سپیکر میں آپ کی وساطت سے اپنی محترم بہن کی خدمت میں سب سے پہلے یہ گزارش کروں گا کہ جس مطالبے کا انھوں نے ذکر کروایا ہے محکمہ اوقاف کو محکمہ جیل کی طرف سے ایسا کوئی مطالبہ وصول نہیں ہوا ۔ جہاں تک سابق وزیر اوقاف کے احکام کا تعلق ہے ان کے وہ احکام کمشنر بہاولپور ڈویژن کے ایک مطالبے کے سلسلے میں تھے جس میں انھوں نے اپنے ڈویژن کی جیلوں کے لئے قرآن پاک کی چار سو کاپیوں کا مطالبہ کیا تھا— محکمے نے اس حکم کی اس وقت تکمیل کر دی تھی — اب بھی محکمہ اوقاف ایسے کسی نیک کام کی تکمیل سے پہلو تہی نہیں کرے گا—(نعرہ ھائے تحسین)—انھوں نے جو ذکر کیا ہے کہ یہ انھوں نے محکمہ داخلہ کو بھیج دیا تھا تو اس کے متعلق میری گزارش یہ ہے کہ محکمے نے صرف یہ لکھ کر بھیجا تھا کہ اگر آپ جیلوں میں باقاعدہ کوئی سکیم چلانا چاہتے ہیں تو اس کے متعلق محکمانہ طور پر پیش کریں — ان کی طرف سے جو جواب ہے وہ بھی میں عرض کیے دیتا ہوں کہ جیلوں میں قرآن پاک

کے نسخے کافی تعداد میں موجود ہیں — ایسی کوئی بات نہیں کہ وہاں ان کی کوئی کمی ہو۔کسی بھی وقت کوئی بھی ایسی چیز آئے گی تو انشاء اللہ محکمہ اوقاف اس کی تکمیل کرے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔بیگم صاحبہ آپ اس جواب سے مطمئن ہیں ؟

بیگم نجمہ تابش الوری ۔ میں ان کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں اور میری سمجھ میں کچھ بھی نہیں آیا کہ موصوف کیا فرما گئے— حالانکہ بات یہ ہے کہ 26 ستمبر کے اخبار ''نوائے وقت'' میں یہ خبر چھپی ہے اور اس خبر کے تین چار روز کے بعد دوبئی سے ایک صاحب نے دس ہزار روپے کا عطیہ اس خبر کو پڑھنے کے بعد روزنامہ ''نوائے وقت'' کے ایڈیٹر کو بھیجا ہے اور آپ چاہیں تو اس کی تصدیق بھی کر سکتے ہیں ۔

وزیر اوقاف ۔ اگر میں انہیں سمجھانے سے قاصر رہا ہوں تو میں معذرت خواہ ہوں ۔ میں پھر عرض کیے دیتا ہوں ۔ جس خبر کے متعلق وہ بار بار فرما رہی ہیں اس انفارمیشن کے ساتھ تو میرا تعلق نہیں ہے ۔ اخبار میں بہت ساری چیزیں چھپتی ہیں ۔ جو کچھ انہوں نے بیان کیا ہے اس پر میں اپنے محکمے کی طرف سے عرض کر رہا ہوں ۔ انہوں نے ذکر کیا ہے کہ محکمہ جیل نے قرآن پاک کے نسخے مانگے اور محکمہ اوقاف نے انکار کر دیا ہمیں ایسی کوئی ڈیمانڈ آج تک موصول نہیں ہوئی ۔ اور میں پھر یہ عرض کر رہا ہوں کہ اگر ہمیں کوئی ایسی چیز موصول ہو گی یا ہمیں موقع دیا جائے گا تو ہم انشاء اللہ اس سے پورا استفادہ کرتے ہوئے ثواب کے کام میں بھر پور حصہ لیں گے (نعرہ ہائے تحسین) ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر اگر مجھے اجازت ہو تو میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ فاضل وزیر اوقاف کے تفصیلی بیان کے بعد میں محترمہ نجمہ تابش الوری صاحبہ کی خدمت میں عرض کرونگا کہ جس خبر کا حوالہ دے کر انہوں نے اسے تحریک التوا کا موضوع بنایا ہے وہ خبر 25 ستمبر کو شائع ہوئی ۔ لیکن 26 ستمبر کو انسپکٹر جنرل جیل کی طرف سے اس کی تردید ہو گئی کہ یہ بات بالکل غلط ہے 26 ستمبر کو ''پاکستان ٹائمز'' ''نوائے وقت'' اور ''جنگ'' میں وہ تردید شائع ہوئی ہے کیونکہ اس خبر میں کوئی سچائی نہ تھی ۔ اس کی تردید ہو چکی ہے کہ کسی بھی جیل میں قرآن پاک کے نسخوں کی کوئی کمی نہیں اگر کسی جگہ پر مزید ضرورت ہو گی تو انشاءاللہ محکمہ اوقاف ایسی کمی کو پورا کرنے کے لئے تیار ہے ۔ اس لئے میں اپنی بہن سے گذارش کرونگا کہ اس یقین دہانی کے بعد اور اس خبر کی واضح تردید ہونے کے بعد وہ اپنی اس تحریک پر زور نہ دیں ۔

بیگم نجمہ تابش الوری ۔ جناب والا ' تصدیق تو میرے پاس ہے اور تردید آپ کے پاس ہے میں اپنی تصدیق دکھا دوں گی اور آپ اپنی تردید دکھا دیجیے گا ۔

اس کے بعد میں اپنی تحریک التوائے کار کو پریس نہیں کروں گی ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ ٹھیک ہے بہت بہت شکریہ انہوں نے اپنی تحریک واپس لے لی ہے متعلقہ منسٹر صاحب کی یقین دہانی اور ان کے بیان کے بعد بیگم صاحبہ نے اپنی تحریک التوائے کار واپس لے لی ہے ۔

بیگم نجمہ تابش الوری ۔ واپس نہیں لی ' بلکہ پریس نہیں کرتی ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔ آپ پریس نہیں کرتیں ۔ شکریہ ۔ آپ کی تحریک التوائے کار نمبر ہے 0؟ ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی

بیگم نجمہ تابش الوری ۔جناب سپیکر ' آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کاروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ جو سوئس ادویہ کمپنی روش کے جریدے ۔"ہیگزاگان" میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی پر مبنی مضمون کے خلاف عوامی غم و غصہ سے پیدا شدہ صورت حال سے متعلق ہے ۔ ملتان ' بہاول پور خانیوال اور دوسرے شہروں میں یہودی جریدے کی دریدہ دہنی کے خلاف زبردست احتجاج کا سلسلہ جاری ہے ۔ ہزاروں طلبہ نے کلاسوں کا بائیکاٹ کیا ہے ' احتجاجی جلوس نکالے ہیں اور جلسے کیے گئے ہیں جن میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ متذکرہ رسالے کو ضبط کیا جائے ' متعلقہ ادارے کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے اور متعلقہ ملک سے پر زور احتجاج کیا جائے تاکہ آئندہ کسی کو حضور رسالت مآب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی جرأت نہ ہو سکے ۔

ہم سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں ' لیکن حضور کی شان میں گستاخی کسی صورت برداشت نہیں کر سکتے ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ' جو تحریک التواء میری بہن نے پیش کی اور اس میں جس واقع کا تذکرہ کیا گیا ' اس جریدے کی اس اشاعت سے نہ صرف پاکستان کے مسلمانوں بلکہ ملت اسلامیہ میں جو ہیجان اور غم و غصے کی لہر اٹھی ہے ان ملی جذبات کے ساتھ حکومت اور اس معزز ایوان کے تمام اراکین اس میں برابر کے شریک ہیں ۔ ہم اس دریدہ دہنی کی سخت مذمت کرتے ہیں اور وہ جذبات جو طلبا اور پاکستان کے شہریوں نے اس دریدہ دہنی پر پیش کئے ہیں اور اس سلسلے میں جو پرامن مظاہرے کئے گئے ہماری ہمدردیاں اور جذبات بھی انکے ساتھ شامل ہیں ۔ لیکن اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہے کہ حکومت نے اس جریدے کو ضبط کرنے کا حکم جاری کر دیا ہے اور آج کے اخبار نوائے وقت اور دوسرے اخبارات میں بھی اسکی سرکاری طور پر خبر آگئی ہے ۔ اسلئے اس صورت حال کے بعد مجھے امید ہے کہ میری بہن اس تحریک پر زور نہیں

دیں گی کیونکہ اس بارے میں ہمارے آپ کے اور تمام پاکستان کے مسلمانوں کے جذبات یکساں ہیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ بیگم صاحبہ آپ اس کو پریس نہیں کرتیں ۔

بیگم نجمہ تابش الوری ۔ میں اپنی تحریک التوائے کار واپس لے لوں گی کیونکہ یہ ہم سب کا مشترکہ معاملہ ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ ٹھیک ہے یہ تحریک التوائے کار واپس لی گئی ۔ اب تحریک التوائے کار نمبر 27 ہے یہ رانا پھول محمد خان صاحب کی ہے ۔

ملازمت کے لئے ڈاکٹروں کے تحریری امتحان پر پابندی

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "امروز" مورخہ 10 اکتوبر 1985ء کی یہ خبر کہ ملازمت کے لیے تحریری امتحان کی پابندی ڈاکٹروں نے ہڑتال کی دھمکی دے دی اور روزنامہ "جنگ" مورخہ 11 اکتوبر 1985ء میں شائع شدہ یہ خبر حصول ملازمت کے لیے ڈاکٹروں کے تحریری امتحان کا فیصلہ واپس نہ لیا گیا تو ڈاکٹر راست اقدام کرینگے کی اشاعت کے بعد اس مسئلہ سے پیدا ہونے والی صورت حال سے صوبہ کے عوام میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہوا ہے لہذا مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے تحریک التواء پیش کرتا ہوں اخبارات کے تراشے لف ہیں ۔ جناب والا میں یہ گزارش کروں گا کہ پبلک سروس کمیشن کے اس اعلان سے ان طلبا کو اور ان امیدواروں سے جنھوں نے ایف ایس سی کرنے کے بعد 5 سال لگائے اور یونیورسٹی سے سند حاصل کی ڈگری لی اور اگر پبلک سروس کمیشن ان کو پھر کہے کہ تم نے جو 5 سال میں پڑھا ہے اسکا دس دن کے نوٹس پر پھر تحریری امتحان دو ۔ جناب والا آج ہمیں اسمبلی ارکان سے اور جناب سپیکر صاحب سے یہ کہا جائے کہ تمام قواعد و ضوابط کا ایک گھنٹے میں امتحان دے دو تو ہم نہیں دے سکتے ۔ پبلک سروس کمیشن کی پوزیشن یونیورسٹی سے زیادہ نہیں ہے ۔ جب انھوں نے ڈگریاں جاری کر دیں ۔ اس کے بعد کبھی بھی تحریری امتحان نہیں لیا گیا ۔ اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ ہاوس ٹھنڈے دل سے اس بات پر غور کرے ۔ تحریری امتحان کی بجائے ان کو یہ حق پہنچتا ہے ۔ کہ وہ دیکھیں کہ کس امیدوار نے کونسی پوزیشن حاصل کی ہے ۔ اور پھر پبلک سروس کمیشن کو اختیار ہے کہ وہ اپنے انٹرویو کے نمبر ہر ممبر کو الگ الگ دے دے ان سے زبانی سوال کئے جا سکتے ہیں لیکن یہ نیا طریقہ رائج کرنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ کم سے کم ڈاکٹر بھرتی کئے جائیں اگر زیادہ ڈاکٹر بھرتی ہوگئے تو ان بد نصیب دیہاتیوں کو جنکو کونین کی گولی بھی نہیں ملتی انکو ڈاکٹر میسر آ جائیگا ۔ جناب والا اس سے میں سمجھتا ہوں کہ 85 فیصد دیہاتی

آبادی کے ساتھ سخت ناانصافی ہے ۔ اس کے علاوہ انجینئر کا بھی مسئلہ ہے ۔ انجینئروں کے ساتھ بھی یہی کیا جا رہا ہے اب پبلک سروس کمیشن میں جب پیشہ وارانہ امیدوار آتے ہیں تو وہاں انجینئرنگ کا بھی ایک نمائندہ ہوتا ہے ۔ ایجوکیشن کا بھی ہوتا ہے ہیلتھ کا بھی ہوتا ہے میڈیکل کا بھی ہوتا ہے ۔ تو پبلک سروس کمیشن کو یہ اختیار نہیں کہ وہ ان کو تحریری امتحان کے لئے مجبور کرے اور نہ ہی یہ پبلک سروس کمیشن کے اختیارات میں کہیں درج تھا ۔ اب اگر یہ خود ساختہ حکم واپس نہ لیا گیا تو ان امیدواروں کو جن کی ماؤں نے محنت کرکے اپنے بچوں کو میڈیکل میں داخل کرایا ۔ جنکے والدین نے ریڑھیوں پر سبزی بیچ کر ریوڑیاں بیچ کر گنڈیریاں بیچ کر ان کو پڑھایا تو ان کی یہ کمائی بیکار جاتی ہے اس لئے جناب والا میں یہ گزارش کرونگا ۔ کہ اس مسئلہ کو زیر بحث لانے کی اجازت دی جائے اور فوری طور پر پبلک سروس کمیشن کو حکم دیا جائے کہ وہ تحریری امتحان کا سلسلہ بند کریں ۔ انٹرویو پہلے جیسے ہوتا تھا ویسے ہی لیا جائے ۔ یونیورسٹی کی ڈگری کے بعد پبلک سروس کمیشن کا تحریری امتحان کوئی معنی نہیں رکھتا اس کی کوئی ویلیو نہیں اس کی کوئی اتھارٹی نہیں ہے ۔ وہ خود بھی کمیشن کے ذریعہ بھرتی ہو کر آئے ہیں اور پبک سروس کمیشن کے وہ ارکان بھی کمیشن کے ذریعے بھرتی ہو کر آئے ہوں گے ۔ انہوں نے خود تو تحریری امتحان نہیں دیا ۔ اب اس لئے کہ ڈاکٹر زیادہ ہو گئے ہیں انجینئرز زیادہ ہو گئے ہیں ۔ تو اس طرح دیہات کو فائدہ پہنچ جائیگا ہماری 85 فی صد آبادی کو فائدہ پہنچ جائیگا ۔ یہاں تو آپ شہروں کا رونا رو رہے تھے لیکن یہ آپ دیکھیں کہ دیہاتوں میں ڈاکٹر کو چھوڑیئے کمپاؤنڈر نہیں ملتا ۔ ڈسپنسر کوئی نہیں ملتا جیسے ہمارا تو اس میں حق ہی نہیں دیہاتی ہائی سکولوں میں سائنس ٹیچرز نہیں اس کی کیا وجہ ہے ۔ وجہ یہ ہے کہ شہر میں استادوں کو الاونس وغیرہ زیادہ ملتا ہے ۔ اگر کوئی دیہاتی سائنس ٹیچر ہو بھی جائے تو وہ بھی شہر میں آ جاتا ہے اس لئے میں گزارش کرونگا ۔ جب تک ان استادوں کو جو دیہات میں کام کرتے ہیں ان کو وہی مراعات نہ دی جائیں جو شہروں والے ٹیچرز کو میسر ہیں ۔ تو پھر ہمارا ڈاکٹروں اور انجینئروں پر تو کوئی حق نہیں ۔ کوئی حصہ ہی نہیں ۔

(قطع کلامیاں)

ایک معزز ممبر ۔ جناب والا ۔ رانا صاحب تقریر کر سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ وہ اپنی تحریک التواء پر مختصر بیان دے سکتے ہیں ۔

ایک معزز ممبر ۔ جناب والا ۔ میری گزارش یہ ہے کہ ان پر بھی کوئی رول اپلائی کرتا ہے ۔ تحریک یہاں پیش کی ہے اور سارے محکمہ جات اس میں لے آئے ہیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ تشریف رکھیں ۔ (قطع کلامیاں) رانا صاحب آپ نے بات ختم کر لی ہے؟

جی وائس صاحب۔ (قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان۔جناب والا۔ پوائنٹ آف آرڈر raise کر دیا گیا اور میں بیٹھ گیا۔ تو میں یہ عرض کرونگا کہ جو دھمکی اخبار میں ڈاکٹروں نے دی ہے کہ ہم راست اقدام کریں گے۔ اگر اس دوران ڈاکٹروں نے ہڑتال کی یا راست اقدام کیا اور پورے پنجاب میں لوگ اس لئے فوت ہوئے کہ ان کو پوری طبی سہولتیں نہیں پہنچیں۔ تو اس کا مقدمہ حکومت پنجاب کےخلاف زیر دفعہ 302 درج ہوگا حکومت اس کی ذمہ دار ہوگی۔ اس لئے ان کو موت سے بچایا جائے اور ڈاکٹروں کو تحریری امتحان سے بچایا جائے ۔ میری یہی گزارش تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔تشریف رکھیں۔ جی راجہ صاحب۔

راجہ خلیق اللہ خان۔جناب والا۔ اب تو انہوں نے تقریر ختم کر دی ہے۔لیکن میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ قاعدہ 72 کے تحت وہ دس منٹ سے زیادہ تقریر نہیں کر سکتے ۔

وزیر قانون ۔جناب سپیکرمحترم رانا پھول محمد خان صاحب نے ڈاکٹروں کی بھرتی کے سلسلے میں ایک اخباری خبر کو سامنے رکھ کر تحریک التوا پیش کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ رانا صاحب ! آپ تشریف رکھیں ۔ آپ کو موقع دیا جائے گا۔ آپ ان کو بولنے دیں ۔

وزیر قانون۔ جناب والا ۔ گزارش یہ ہے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن نے 893 نئے ڈاکٹر بھرتی کرنے کے لئے درخواستیں طلب کیں ۔ جس کے لئے تقریباً 3300 سے زائد درخواستیں کوالیفائیڈ ڈاکٹروں کی موصول ہوئیں ۔ اس لحاظ سے تقریباً ان 3300 میں سے جتنے ڈاکٹر درکار ہیں ان میں ایک اور چار کی ratio ہے یعنی 4 امیدواروں میں سے جو کوالیفائیڈ ڈاکٹر ہونگے پبلک سروس کمیشن ان میں سے ایک بہترین اور موزوں ترین امیدوار کا تقرر کرے گا۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن 6 ممبر صاحبان پر مشتمل ہے۔ اور ان کے قاعدے کے مطابق دو ممبر صاحبان کا ایک کمیشن ہوتا ہے۔ جو تمام امیدواروں کا انٹرویو لیتا ہے۔ اس لحاظ سے ان تمام امیدواروں کے انٹرویو کے لئے تقریباً تین ماہ کا عرصہ درکار ہے۔ پبلک سروس کمیشن نے اس خیال کو سامنے رکھتے ہوئے کہ جب تقریباً 9 سو ڈاکٹروں کے لئے ان کے پاس تقریباً ساڑھے تین ہزار درخواستیں آ گئی ہیں ان کے اپنے طریقہ کار اور ضابطے کے مطابق انہوں نے ان کا ایک تحریری امتحان لینے کا فیصلہ کیا جو پبلک سروس کمیشن کے ضابطے اور قانونی جواز کے عین مطابق ہے۔ اور ان کا مقصد یہ ہے کہ ان امیدواروں میں سے جو بہترین امیدوار ہیں ان کی خدمات حاصل کی جائیں ۔ تا کہ ہمارا دیہاتی یا شہری علاقہ جہاں پر بھی ہم ان کوالیفائیڈ ڈاکٹروں کو بھجوائیں وہاں کی عوام کی بہتر سے بہتر خدمات سرانجام دے سکیں یہ بات کہ اگر ایک آدمی نے میٹرک ۔ بی۔اے یا ایم۔ اے پاس کر لیا ہے اور اس کا انٹرویو ہوتا ہی نہیں۔

اس کی تقرری کرنے والے ان کا تحریری یا زبانی امتحان نہیں لیتے یہ درست نہیں۔ میں رانا صاحب کی خدمت میں عرض کرونگا کہ یہ ایک رائج طریقہ ہے اوراس کے مطابق جب بھی کوئی کسی کو اپنے ہاں ملازم رکھتا ہے تو بہت سے پہلوؤں سے اس کی چھان پھٹک کرتا ہے۔ اس سے مراد یہ بھی نہیں ہے کہ ہم کوالیفائیڈ ڈاکٹرز کو نہ لیں۔ آپ کے پاس درخواستیں ہی اتنی آئی ہیں کہ ان میں سے ایک اور چار کی Ratio سے آدمی لینے ہیں۔مراد یہ ہے کہ اس میں سے آپ بہترین ڈاکٹرز چنیں۔اس لحاظ سے پبلک سروس کمیشن نے اپنے ضابطہ کار سے کوئی departure نہیں کیا ہے۔ جہاں تک اس تحریک التوا کے قانونی پہلو کا تعلق ہے محترم رانا صاحب اس سے بخوبی واقف ہیں کہ اگر ڈاکٹرز کا تعلق ہیلتھ سے ہے تو صحت کے موضوع پر یہ معزز ایوان 31 اکتوبر اور 3 نومبر کو عام بحث کر رہا ہے اور قاعدہ 67 ڈی کے مطابق اگر کسی موضوع پر بحث کا دن متعین ہو چکا ہو تو اس پر تحریک التوا پیش نہیں کی جا سکتی۔ اس لحاظ سے جہاں تک اس ٹیسٹ کا تعلق ہے وہ بھی خدانخواستہ کسی ڈاکٹر کے حق کو چھیننے کا مسئلہ نہیں اور نہ ہی اس سے ان کی ڈگری پر خدانخواستہ کوئی حرف آتا ہے۔مقصد یہ ہے کہ اگر اپنے دیہاتی بھائیوں کے لئے حکومت ڈاکٹرز لینا چاہتی ہے تو جو امیدوار ہمارے پاس آئے ہیں ان میں سے جو بہترین ڈاکٹرز ہیں ان کو لیا جائے تاکہ وہ عوام کی بہتر خدمات سر انجام دے سکیں۔

مولانا محمد غیاث الدین—پوائنٹ آف آرڈر۔جناب والا۔وزیر موصوف صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ جو بھی امیدوار ہو اس کا ہر لحاظ سے ٹیسٹ اور امتحان لیا جا سکتا ہے۔ میں یہ گزارش کرونگا کہ جس محکمہ کے متعلق امیدوار کا چناؤ ہو اس محکمہ سے متعلق سوالات ہونے چاہیں۔دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ پبلک سروس کمیشن والے ایسے ایسے سوالات کرتے ہیں کہ جو اس محکمہ سے متعلق نہیں ہوتے مثلاً پوچھتے ہیں کہ بتائیے "1805ء میں برطانیہ کا وزیراعظم کون تھا"۔ جس کا محکمے سے تعلق بھی نہیں ہوتا۔لہذا سوال جو بھی ہو وہ اس محکمے سے متعلق ہونا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر—یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

وزیر قانون۔جناب والا۔ میں اپنے خیالات کو مختصر کرتے ہوئے یہ گزارش کرونگا کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن نے جس ٹیسٹ کے لئے اپنے ان امیدواروں کو کہا اس میں دو پرچے ہیں ۔ ایک میڈیکل اور دوسرا سرجری کا جو کہ ان کے عین متعلق ہیں اور ایک ان کا مطالعہ پاکستان کے متعلق جنرل انفارمیشن اور Knowledge کے متعلق پچاس نمبر کا سوال ہے ۔ یہ بالکل ان کے متعلقہ یعنی ڈاکٹری کے متعلقہ ہیں سرجری کے متعلقہ اور میڈیکل کے متعلقہ ہیں ۔ اس سے کسی طریقہ سے انہوں نے departure نہیں کیا اور اس کا مفہوم ان امیدواروں میں سے

بہتر سے بہتر امیدوار کا چناؤ ہے۔ یہ ہے اس کی عملی صورت۔ قانونی صورت کے لحاظ سے میں نے گزارش کی ہے۔ کہ چونکہ صحت کے موضوع پر عام بحث ایوان کے سامنے آ رہی ہے جو کہ 31 اکتوبر اور 3 نومبر کو ہو گی۔ اس لحاظ سے بھی قاعدہ 67 ڈی کے مطابق اس تحریک التوا پر بحث نہیں ہو سکتی۔

رانا پھول محمد خان—جناب والا۔ میں وزیر موصوف کے بیان سے مطمئن نہیں ہوں۔ انہیں یہ علم ہونا چاہئیے کہ موجودہ محکمہ میں تعینات شدہ انسران، اس کی کارکردگی اور ان کے متعلق بحث میں حصہ ہم لے سکتے ہیں۔ پبلک سروس کمیشن کو اس بحث میں نہیں رکھا۔ میری تحریک التوائے کار پبلک سروس کمیشن کے متعلق ہے۔ میرا مسئلہ تو یہ ہے کہ ڈگری کے بعد ان کے تحریری امتحان کا کوئی جواز نہیں۔ اگر میں یہ کہہ دوں کہ جناب وزیر قانون یہ فرما دیں گے کہ چوتھی جماعت کی فلاں کتاب میں صفحہ نمبر 9 پر انہوں نے کونسا مضمون پڑھا تھا تو شاید وہ نہ بتاسکیں۔ شائد آپ بھی اس کا جواب نہ دے سکیں۔ جناب والا سمجھنے کی کوشش کیجئے کہ اس ایوان میں اور آپ کے دفتر میں بڑا فرق ہے۔ وہ جو دن آپ نے مقرر فرمایا ہے ہم اس کے لئے ممنون ہیں۔ کہ ہمیں اپنے خیالات کے اظہار کا موقع ملے گا لیکن پبلک سروس کمیشن کو اس میں زیر بحث لانے کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہ مسئلہ جب آئے گا سو آئے گا اس سے پہلے اگر ڈاکٹروں نے ہڑتال کر دی اور کچھ لوگ ہسپتالوں میں طبی سہولتوں کے بغیر فوت ہو گئے تو کیا آپ ان کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں کیا آپ اس کے ذمہ دار ہوں گے اگر آپ 3 نومبر تک یہ کر سکتے ہیں تو پھر مجھے منظور ہے تو ان کا خون آپکی گردن پر ہو گا۔ اس کا مقدمہ آپ کے خلاف درج ہوگا۔ اگر آپکو قبول ہے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میری لوگوں سے اتنی عزیزداری نہیں ہے۔ اتنی ہے جتنی آپکی ہے وہ اس ملک کے شہری ہیں جس ملک کے آپ شہری ہیں وہ بھی اس صوبہ کے باشندے ہیں جس کے باشندوں میں میں اور آپ ہیں۔ اگر کوئی مریض ڈاکٹروں کی غیر حاضری میں فوت ہو گئے تو اس کی ذمہ داری اگر آپ قبول کر لیں تو میں تحریک التوائے کار واپس لے لیتا ہوں۔

مجلس خصوصی کی رپورٹ

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ وقت ختم ہو چکا ہے اب محترمہ ساجدہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ شاہین منور احمد صاحبہ کی طرف سے دی گئی تحریک استحقاق کے متعلق تحریک پیش کریں گے۔

محترمہ ساجدہ بیگم۔ جناب سپیکر۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ تحریک استحقاق نمبر 2 پیش کردہ بیگم شاہین منور احمد کے بارے میں مجلس

خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد 31 دسمبر 1985ء تک توسیع کی جائے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ :۔

بیگم شاہین منور احمد کی جانب سے پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 2 کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد 31 دسمبر 1985ء تک توسیع کی جائے ۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر ۔ 15 منٹ کے لئے 10—15 تک اب چائے کا وقفہ ہوگا۔ 12 بجکر 43 منٹ پر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے ۔

مسودات قانون

جناب سپیکر ۔ Privilege Motion اور Adjournment Motion ہو چکی ہیں اب Legislation ہوگی ۔ اس میں وزیر قانون صاحب بل پیش کریں گے

جناب وزیر قانون (غلام حیدر وائیں) انگریزی

SIR, I introduce :—

The *Ex*-employees of the former Government of East Pakistan (Appointment to Provincial Posts) Bill, 1985.

جناب ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر ۔ پانچ منٹ کیلئے ہاؤس کو ملتوی کیا جاتا ہے۔

(پانچ منٹ کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کی گئی)

دی ایکس ایمپلائز آف دی فارمر گورنمنٹ آف ایسٹ پاکستان اپوائنٹمنٹ ٹو پروونشل پوسٹس بل 1985ء

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ دی ایکس ایمپلائز آف دی فارمر گورنمنٹ آف ایسٹ پاکستان (اپوائنٹمنٹ اوپروونشل پوسٹس) (مسودہ قانون صوبائی اسامیوں پر تقرر) سابق ملازمین سابق حکومت مشرقی پاکستان بابت 1985 پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

جناب سپیکر۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ۔

"دی ایکس ایمپلائز آف دی فارمر گورنمنٹ آف ایسٹ پاکستان (اپوائنٹمنٹ ٹوپروونشل) بل 1985 (مسودہ قانون (صوبائی اسامیوں پر تقرر) سابق ملازمین سابق حکومت مشرقی پاکستان بابت 1985ء) پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

(تحریک منظور کی گئی)

MR. SPEAKER—Referred to the concerned Standing Committee.
اس کی متعلقہ کمیٹی سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ہوگی۔

وزیر قانون۔ جناب والا۔ مہربانی کر کے رپورٹ پیش کرنے کا وقت بھی متعین فرما دیں۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا سمجھ نہیں آئی کہ یہ ہے کیا۔

جناب سپیکر ۔اسکی رپورٹ 21 اکتوبر تک آنی چاہیے اگلا Bill

دی کورٹ فیس امنڈمنٹ بل 1985ء

LAW MINISTER—

I introduce :—

The Court Fees (Amendment) Bill, 1985 (Bill No. XXV of 1985).

رانا پھول محمد خان ۔جناب والا۔اردو میں سمجھا دیں تاکہ ہم کچھ اعتراض بھی کر سکیں انگریزی سمجھے تو آتی نہیں ۔

وزیر قانون ۔میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ "دی کورٹ فیس (امنڈمنٹ) بل 1985ء (مسودہ قانون (ترمیم) کورٹ فیس بابت 1985ء) پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

جناب سپیکر۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:—
"دی کورٹ فیس (امنڈمنٹ) بل 1985 (مسودہ قانون (ترمیم) کورٹ فیس بابت 1985ء) پیش کرنے کی اجازت دی جائے" ۔

(تحریک منظور کی گئی)

بل پیش ہوا یہ متعلقہ (فنانس کمیٹی) کے سپرد کیا جاتا ہے جسکی رپورٹ 21 اکتوبر تک آنی چاہیے

دی پرووِنشل سمال کاز کورٹس امنڈمنٹ بل 1985ء

وزیر قانون ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ "دی پرووِنشل سمال کاز کورٹس (امنڈمنٹ) بل 1985 (مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی عدالت ہائے خفیہ بابت 1985ء) پیش کرنے کی اجازت دی جائے" ۔

جناب سپیکر ۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:—
"دی پرووِنشل سمال کاز کورٹس (امنڈمنٹ) بل 1985 (مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی عدالت ہائے خفیہ بابت 1985ء) پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

(تحریک منظور کی گئی ہے)

جناب انوارالحق پراچہ—پوائنٹ آف آرڈر۔جناب سپیکر کورم پورا نہیں ہے۔ مہربانی کر کے کارروائی روکی جائے۔

جناب سپیکر ۔کورم پورا ہے۔ یہ بل پیش ہوا۔ اسکو متعلقہ مجلس قائمہ برائے قانون کے سپرد کیا جاتا ہے جس کی رپورٹ 21 اکتوبر تک آنی چاہئے ۔ کورٹ فیس ایکٹ ریونیو کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے اسکے ساتھ ہی اجلاس ملتوی ہوتا ہے اور کل ساڑھے نو بجے انشاءاللہ دوبارہ اجلاس ہوگا۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

منگل ، 15 اکتوبر 1985ء

(سہ شنبہ ، 29 محرم الحرم 1406ھ)

جلد 4 —— شمارہ 4

سرکاری رپورٹ

مندرجات

منگل ، 15 اکتوبر 1985ء

	صفحہ نمبر
تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ - - - -	219
نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات - - - -	220
نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	248
مسئلہ استحقاق —	
اسمبلی سیکرٹریٹ کی علیحدگی - - - - - - -	267
مجلس خصوصی کی رپورٹ - - - - - - - -	275

صفحہ نمبر

مسودات قانون - (جو ایوان میں پیش کئے گئے)

(i) مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب بابت 1985ء - 276

(ii) مسودہ قانون (ترمیم) ہنگامی قانون عدالت ہائے دیوانی پنجاب بابت 1985ء - - - - - - - - - 276

(iii) مسودہ قانون (ترمیم) ہنگامی قانون معاشرتی تحفظ برائے صوبائی ملازمین بابت 1985ء - - - - - - - 277

(iv) مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1985ء - - - - - - - - - - - 289

قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق) -

(i) مارشل لاء کے ضوابط اور قانون کے تحت دی گئی سزائیں 290

(ii) مارشل لاء کے خاتمے کا تاریخی اعلان - - - - 298

(iii) دیہاتی طلباء کے لئے 50 فیصد نشستوں کی تخصیص - 309

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا چوتھا اجلاس

منگل 15 اکتوبر 1985ء

(سہ شنبہ ، 29 محرم الحرام 1406ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح ساڑھے نو بجے منعقد ہوا جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

تلاوت قران پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری علی حسین صدیقی نے پیش کیا ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۝ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۚ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۚ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۝

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۝ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ۝

س ملک نمبر ۶۷ آیت ۱-۲ - س صف ۶۱ آیت ۱-۲-۳ - س بنی اسرائیل ۱۷ آیت ۳۶ - س نساء ۴ آیت ۱۴۸-۱۴۹

وہ اللہ جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے بڑی برکت والا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھتا ہے اُس نے موت و زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون حُسنِ کارکردگی میں بہتر ہے اور وہ زبردست بخشنے والا ہے ۔

جو چیز بھی آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کی سب اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہیں اور وہ غالب و حکمت والا ہے ۔

اے ایمان والو! تم ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جو کیا نہیں کرتے ۔ اللہ کے نزدیک یہ بات سخت بیزاری کی ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں ۔

جس بات کا تم کو علم نہیں اُس کے بارے کے پیچھے نہ پڑو ۔ بلاشبہ کان ، آنکھ اور دل ان سب اعضا سے باز پرس ہوگی ۔

اللہ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ کوئی کسی کو اعلانیہ دُشنام طرازی کرے سوائے اُس کے جو مظلوم ہو اور اللہ تو سب کچھ سنتا اور جانتا ہے ۔ اگر تم بھلائی کھلم کھلا کرو گے یا چھپا کر یا برائی سے درگزر کرو گے تو اللہ بھی معاف کرنے والا صاحبِ قدرت ہے ۔

وما علینا الا البلاغ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر- چوہدری محمد اصغر صاحب ، تشریف نہیں رکھتے ، راجہ صاحب آپ ان کے behalf پہ سوال کا نمبر پولیں -

لالہ موسیٰ تا دولت نگر بھمبر پر پل کی تعمیر

***44 - حاجی چوہدری محمد اصغر** - کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ لالہ موسیٰ تا دولت نگر سڑک بھمبر نالہ میں سے گزرتی ہے -

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ سڑک پر بہت زیادہ ٹریفک ہوتی ہے مگر لالہ موسیٰ و خواص پور کے نزدیک مذکورہ نالہ پر پل نہ ہونے کی وجہ سے عوام کو بہت تکلیف ہوتی ہے -

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ علاقہ کے عوام نے صدر پاکستان اور گورنر پنجاب کو بھی اس سلسلہ میں عرض داشتیں پیش کی تھیں اور جناب صدر اور جناب گورنر نے اس پل کی تعمیر کا وعدہ فرمایا تھا - اگر یہ درست ہے تو مذکورہ پل کی ابھی تک تعمیر شروع نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں ؟

جناب سپیکر جناب منسٹر لوکل گورنمنٹ -

جناب وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی

(الف) یہ درست ہے -

(ب) اس پل کی تعمیر پر تخمیناً دو کروڑ بیس لاکھ روپے صرف ہوں گے - اس پل کی تعمیر کے بعد بھی ٹریفک اتنی نہیں ہو گی کہ اتنے بڑے خرچ کا جواز بن سکے - برسات کے موسم کے علاوہ سڑک قابل استعمال رہتی ہے اور برسات کے موسم میں بھی اس علاقہ تک رسائی براستہ کھاریاں جلال پور جٹاں روڈ کے ذریعے ہو سکتی ہے - محدود وسائل کے پیش نظر اس پل کی تعمیر اس stage پر ممکن نہیں -

(ج) یہ درست ہے کہ جناب گورنر صاحب کو اس پل کی تعمیر کے سلسلے میں عرض داشتیں دی گئی تھیں لیکن گورنر صاحب نے کوئی وعدہ اس پل کی تعمیر کے سلسلے میں نہیں کیا تھا -

نواب زادہ مظفرعلی خان - لالہ موسوا کی طرف سے نالہ کے پار کے علاقہ میں جانا ہو تو اس کے لئے تیس سے پینتالیس میل کا راستہ طے کرنا پڑتا ہے اور اس میں تین دفعہ بس تبدیل کرنی پڑتی ہے - یہ میرے سوال کا ''جز الف'' ہے اور ''ب'' جز یہ ہے کہ اگر ہم لوگ اپنی مدد آپ کے تحت اس کیلئے بیس لاکھ روپیہ اپنی طرف سے ادا کر دیں تو کیا حکومت ہمیں وہ پل تعمیر کرا دے گی -

جناب وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی - اس سلسلے میں میری یہ گذارش ہوگی کہ اس پل کے بارے میں تقریباً دو تین سال پہلے گورنر صاحب کو درخواست دی گئی تھی - اس وقت قائم مقام گورنر لودھی صاحب تھے - اس کی feasibility report تیار کی گئی لیکن یہ feasibility report آنے کے بعد پتہ چلا کہ یہ viable نہیں ہو گا - لیکن جس طرح نواب زادہ صاحب نے کہا ہے وہ لکھ کر دیں تو ہم ضرور اس کا جائزہ لیں گے -

(نعرہ ہائے تحسین)

چوہدری گل نواز خان وڑائچ - جو بھی آدمی وہاں رہتا ہے اس کی خواہش ہے کہ یہ پل تعمیر ہو - لیکن دیکھنا یہ ہوتا ہے کہ اس طرف ٹریفک کتنی ہے - آیا ڈیڑھ یا دو کروڑ روپیہ خرچ کیا جائے تو پہلے کونسا پل بنایا جائے کہ جس پر ٹریفک زیادہ ہے - میں جناب کی وساطت سے اپنے معزز رکن کو عرض کروں گا کہ وہ کس capacity میں اس بات کا جواب دے رہے ہیں -

جناب سپیکر - وہ سوال کا جواب نہیں دے رہے بلکہ ضمنی سوال کر رہے ہیں - کیوں چوہدری صاحب آپ ضمنی سوال پیش کر رہے ہیں ؟

ایک معزز ممبر - میں ایک پل کے بارے میں گزارش کرتا ہوں جو سب سے پہلے بننا چاہئیے تھا اور وہ نہیں بن سکا - یہاں بڑی جگہ ٹریفک ہے ، اس لئے میں عرض کرتا ہوں کہ اگر نواب زادہ صاحب چیک پیش کر دیں تو میں with draw کر لوں گا کہ پہلے وہ پل بن جائے -

چوہدری خادم حسین - جناب والا ، جبکہ وزیر موصوف نے یہ فرما دیا ہے اگر وہ ذاتی امداد دیں تو میرا

خیال ہے کہ اس میں کسی فاضل رکن کو یہ کہنے کا حق حاصل نہیں اس پل کی بجائے کوئی اور تعمیر ہو جائے یا وہاں آبادی کم ہے اگر وہ آبادی کم بھی ہو لیکن وہ کم آبادی والے آدمی دس یا بیس لاکھ روپے دیتے ہیں تو وہ پل ضرور بننا چاہئے -

جناب سپیکر - میں اس معزز ایوان کی اطلاع کیلئے عرض کئے دیتا ہوں کہ یہ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ پر general discussion کا وقت نہیں بلکہ سوالات کا وقت ہے -

بلدیہ کمالیہ کے ملازمین کے خلاف کارروائی

***72 - سردار الطاف حسین** - کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :--

کیا یہ حقیقت ہے کہ حالیہ صوبائی اسمبلی کے انتخابات کے بعد بلدیہ کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے اپنے بہت سے ملازمین کو بر طرف معطل اور تبدیل کیا ہے اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی -

(الف) میونسپل کمیٹی کمالیہ نے حالیہ صوبائی اسمبلی کے انتخابات کے بعد کسی ملازم کو بر طرف یعنی Dismiss یا معطل نہیں کیا ہے - ماسوائے محمد رفیق ٹیکس انسپکٹر اور محمد شفیق امام مسجد کے جن کو ملازمت سے مورخہ 24-4-1985 کو فارغ کیا ہے - کیونکہ غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی کے متعلق حکومت کی ہدایات کے مطابق میونسپل کمیٹی نے بذریعہ ریزولیشن نمبر 203 مورخہ 23-4-1985 و ریزولیشن نمبر 217 مورخہ 15-5-1985 فیصلہ کیا - صوبائی الیکشن کے بعد تہہ بازاری کلرک مسٹر خالد محمود کو چونگی کلرک لگایا گیا ہے - تہہ بازاری کلرک اور چونگی کلرک کا ایک ہی گریڈ ہے - اور چیئرمین بلدیہ بزنس رولز کے تحت ایسے تبادلہ جات کے احکام جاری کرنے کا اختیار رکھتے ہیں - اس کے علاوہ فیصلہ کیا گیا کہ امام مسجد اور ٹیکس انسپکٹر کی آسامیاں شیڈول عملہ سے خارج کر دی جائیں -

سردار الطاف حسین ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ چیئرمین میونسپل کمیٹی نے جو آپ کی وساطت سے جواب ارسال کیا ہے وہ کمشنر صاحب کے فیصلے کے بعد آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس ریزولیوشن کی غلط منتقمانہ کارروائی کی وجہ سے انہوں نے اس ریزولیوشن کو quash کیا کیونکہ چیئرمین صاحب نے صوبائی الیکشن میں حصہ لیا تھا اور شکست کھائی تھی اس کے بعد مخالف جتنے بھی کلرک تھے انہوں انتقامی طور پر میونسپل کمیٹی سے نکالنا شروع کیا تھا ۔ چونکہ کمشنر صاحب نے اس ریزولیوشن کو quash کیا ۔

جناب سپیکر ۔ سردار صاحب کیا یہ ضمنی سوال ہے ؟

سردار الطاف حسین ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ کمشنر صاحب کے اس ریزولیشن کی quashment کے بعد ان ملازمین کو بحال کرنے کا پروگرام رکھتے ہیں ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ۔ جناب والا اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا تھوڑا سا جو اس میں سیاسی پس منظر ہے جس کے بارے میں مجھے اطلاع ملی ہے وہ یہ ہے سردار صاحب اس سے پہلے خود بھی اس کمیٹی کے چیئرمین رہے ہیں ۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں یہ حکومت کی ایک واضح ہدایت ہے کہ تمام میونسپل کارپوریشن اور ضلع کونسلوں کو اپنے بجٹ کا کم از کم 50 فیصد حصہ ڈویلپمنٹ سائیڈ پر اور 50 فیصد حصہ نان ڈویلپمنٹ سائیڈ پر مختص کرنا ہے ۔ لیکن ان واضح ہدایات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جب کمیٹی کا چارج لیا گیا ان کے آنے کے بعد جو غیر ترقیاتی اخراجات تھے وہ 67 فیصد ہوگئے ۔ جب یہ نئے چیئرمین صاحب آئے انہوں نے ان اخراجات کو کم کرنے کیلئے کچھ ایسی آسامیاں تھیں جو انہوں نے ختم کیں ۔

دوسری بات یہ ہے کہ ابھی تک ہمارے پاس کوئی ایسی اطلاع نہیں آئی کہ کوئی ریزولیوشن کمشنر نے suspend کیا ہو ۔ اگر وہ اطلاع آئی تو ہم ضرور اس کا جائزہ لیں گے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

میاں محمد اسحاق ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ بلدیہ کمالیہ میں ترقیاتی اخراجات کم کرنے کی بجائے وہاں کچھ underage ملازم بھی رکھے تھے جنہیں ڈپٹی کمشنر صاحب نے معطل یا برطرف کیا اس کے بعد یہ کہنا کہ انہوں نے غیر ترقیاتی اخراجات کم کرنے کیلئے یہ کارروائی کی تھی ، یہ کہاں تک درست ہے ۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی - جناب والا اس سلسلے میں یہ گزارش ہو گی کہ اب تک جو اقدامات کئے ہیں ان کے تحت چیئرمین کی پوری کوشش ہے کہ کم سے کم غیر ترقیاتی اخراجات کئے جائیں - اب تک جو سیونگ 85-1984ء میں انہوں نے کی ہے 50 ہزار روپے ہے لیکن وہ برابر کوشش کر رہے ہیں اور کئی ایسی اسامیاں ابھی تک خالی پڑی ہیں جو انہوں نے پر نہیں کیں - ان میں جو آسامیاں خالی پڑی ہیں وہ بلدیہ کا ڈرائیور ، ڈسپوزل ورکس ڈرائیور ، واٹر ورکس پلمبر اور فلٹر کی آسامیاں ابھی تک خالی پڑی ہیں - جیسا کہ جواب میں کہا گیا ہے امام مسجد انہوں نے اعزازی طور پر وہاں مسجد کیلئے رکھا ہے - یہ کہنا درست نہیں ہے کہ کوئی سیونگ وہ نہیں کر رہے - بلکہ انہوں نے 50 ہزار روپے کی اب تک سیونگ کی ہے اور برابر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں -

(نعرہ ہائے تحسین)

میاں محمد اسحاق - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ اگر مسجد سے امام مسجد کو فارغ کر دیا گیا ہے تو کیا سرکاری مسجد میں نماز پڑھانے کیلئے کسی اور امام کا انتظام کیا گیا ہے ؟

جناب سپیکر - یہ سوال متعلقہ نہیں ہے -

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی - جناب والا میں نے ابھی ابھی یہ عرض کیا ہے کہ انہوں نے فوری طور پر اعزازی امام مسجد کا بندوبست کر لیا ہے -

چودھری اکرام الحق - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ محمد رفیق مذکور اپنے گریڈ میں جونیئر ترین تھا یا اس سے بھی وہاں جونیئر ملازم ہے ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی - جناب والا اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہو گی کہ ایک خاص آدمی کیلئے انہوں نے پوچھا ہے تو اس کیلئے fresh نوٹس دیں ویسے بھی ایک خاص آدمی کے لئے یہ نہیں پوچھنا چاہئے - ان کو سوال اس طرح نہیں کرنا چاہئے کہ خاص آدمی کے بارے میں کوئی خاص انفرمیشن مانگیں - اس کے لئے یہ fresh نوٹس دیں یا مجھ سے پوچھ لیں میں ان کو بعد میں بتا دوں گا -

جناب سپیکر - درست ہے -

راجہ خلیق اللہ خان - جناب والا برق گرتی ہے تو بے چارے مسلمانوں پر میں وزیر موصوف سے عرض کرنا چاہتا ہوں مسجد امام جو ہے اس کی اس کمیٹی میں کوئی گنجائش پیدا کریں بےچارے کی کتنی سی تنخواہ ہوتی - غریب آدمی ہے اس کو دوبارہ پوسٹ کریں کہ وہ وہاں لگ جائے -

جناب محمد افضل چن - جناب والا میں ان سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب نماز پڑھنی ہو تو اس کے لئے کسی نامزد آدمی کی بالکل ضرورت نہیں ہے - یہ عہدہ کوئی ایسا نہیں ہے جس کے بغیر کام چل نہیں سکتا - کوئی کہتا ہے کہ امام مسجد نہیں ہے اور کوئی کچھ کہتا ہے ہمیں خود نماز پڑھنی چاہئے - جو آدمی نیک ہو گا اس کو آگے کھڑا کر دیں -

جناب سپیکر - شکریہ سوال نمبر 75 حاجی مقصود احمد بٹ صاحب -

بیگم بشریٰ رحمن - جناب سپیکر ، چونکہ حاجی مقصود احمد بٹ صاحب غیر حاضر ہیں - اور اسی سے متعلق میں نے بھی ایک سوال بھیج رکھا ہے جس کا نمبر 190 ہے - اگر آپ عنایت فرمائیں تو اس کی جگہ میں اپنے آپ کو پیش کروں اور اس کا جواب حاصل کروں -

(قطع کلامیاں)

جناب والا میں نے پتا نہیں کونسی غلط بات کہی ہے - میرا مطلب یہ ہے کہ ان کی غیرحاضری میں میں اس سوال کے اوپر اپنا حق جتا سکتی ہوں یا اس کا جواب حاصل کر سکتی ہوں -

جناب سپیکر - آپ ان کے behalf پر اسی سوال کو take up کر سکتی ہوں - اس کا نمبر پڑھ دیجئے -

بیگم بشریٰ رحمن - سوال نمبر 75 -

مسجد حنفیہ قادریہ بلاک نمبر 2 ٹاؤن شپ لاہور سے ملحقہ تفریحی پارک کی تزئین اور آرائش

*75 ۔ **حاجی مقصود احمد بٹ** ۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ جامع مسجد حنفیہ قادریہ بلاک نمبر 2 سیکٹر اے ۔ 2 ، ٹاؤن شپ لاہور سے ملحقہ تفریحی پارک کی حالت ناگفتہ بہ ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس پارک کے ارد گرد پختہ اینٹوں کی دیوار تعمیر کروانے یا آہنی جنگلے لگوانے اور پارک کی حالت بہتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی

الف) یہ بات جزوی طور پر درست ہے کہ جامع مسجد حنفیہ قادریہ بلاک نمبر 2 سیکٹر اے 2 ٹاؤن شپ لاہور سے ملحقہ پارک کی حالت اچھی نہ ہے ۔ تاہم لاہور میونسپل کارپوریشن نے متذکرہ بالا پارک کے اردگرد خار دار تار اور سیمنٹ کے پلر لگائے ہوئے ہیں مگر اس پارک میں مسجد کی موجودگی کی وجہ سے آمدورفت کا سلسلہ جاری رہتا ہے ۔ جس سے پارک کا یہ حصہ خراب رہتا ہے ۔

(ب) پارکس کی دیکھ بھال کے لئے لاہور میونسپل کارپوریشن نئے مالی سال 86-1985ء کے بجٹ میں رقم مختص کر رہی ہے جس سے اس پارک کے اردگرد چار دیواری ایوان بلدیہ سے منظوری کی صورت میں کی جا سکتی ہے ۔

بیگم بشریٰ رحمٰن - جناب والا ، وزیر موصوف کی خدمت میں عرض ہے -

جناب ریاض حشمت جنجوعہ - پوائنٹ آف آرڈر - جس ممبر کا سوال اس کی غیر حاضری میں پوچھا جائے ، اس پر کوئی ضمنی سوال نہیں کیا جا سکتا -

راجہ خلیق اللہ خان - جو سوال یہاں آئے وہ پراپرٹی آف دی ہاؤس بن جاتا ہے - ہاؤس کو اختیار ہے کہ وہ سوال کرے -

جناب سپیکر - فاضل رکن اس سلسلے میں کسی قاعدے کا حوالہ دے سکتے ہیں ؟

بیگم بشریٰ رحمٰن - جناب والا ، کیا یہ اس صورت میں ہوسکتا ہے کہ دوسرے رکن نے بھی وہی سوال بھیج رکھا ہو ؟

جناب سپیکر - آپ ضمنی سوال کیجیے - جنجوعہ صاحب اگر کسی رول کا حوالہ دے سکتے ہوں تو وہ اس دوران میں پیش کردیں گے -

بیگم بشریٰ رحمٰن - جناب والا ، کیا یہ حقیقت ہے کہ متذکرہ پارک کے اردگرد خار دار تار اور سیمنٹ کے پلرز کارپوریشن نے نہیں ، بلکہ کسی زمانے میں محکمہ ہاؤسنگ نے تعمیر کیے تھے - یہ کارپوریشن کے پاس تو 1980ء میں گیا ہے - لیکن جس راستے کے لیے یہ فرما رہے ہیں کہ مسجد کی وجہ سے پامال ہوتا ہے اور بار بار خراب ہوتا ہے ، اس کے لیے یہ عرض ہے کہ مسجد کو اسی پارک میں سے چار راستے جاتے ہیں - وہ راستے پکے ہیں - اگر نمازی انھی راستوں کو اختیار کریں جیسا کہ کہا گیا ہے کہ ''صراط مستقیم'' استعمال کریں تو پھر وہ پارک بار بار خراب بھی نہیں ہو سکتا اور پامال بھی نہیں ہو سکتا - اور اس کے ارد گرد جو خار دار تاریں لگی ہوئی ہیں ، وہ ٹوٹ بھی نہیں سکتیں - وہ پارک کافی عرصے سے ناگفتہ بہ حالت میں ہے - آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ 1985-86ء کے بجٹ میں اس کے لیے رقم مختص کی گئی ہے - 1985ء تو اپنے آخری سانس لے رہا ہے - میں ان سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا وہ 1986ء میں اس کے ارد گرد جنگلہ بنا دیں گے ، گیٹ لگوا دیں گے ، اور اس میں پھل دار پودے لگا دیں گے ، درخت لگا دیں گے اور سایے کا اہتمام کر دیں گے ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی - بیگم صاحبہ کے ضمنی سوال کا جو پہلا حصہ ہے ، اس سلسلے میں میں یہ عرض کرنی چاہوں گا کہ مسجد کے ساتھ کچھ کوارٹرز بھی بنے ہوئے ہیں یہ بات تو ہر شہری کے فرائض میں شامل ہونی چاہیے کہ وہ صحیح راستہ اختیار کریں - اگر خاردار تاریں لگی بھی ہوئی ہوں ، تو پھر بھی کئی لوگ ان کو پھلانگ کر ، یا ان کو توڑ کر بھی راستے کو اختیار کر لیتے ہیں - یہ ہمارے فرائض میں شامل ہونا چاہیے کہ ہم مسجد کے لئے صحیح راستہ اختیار کریں -

(نعرہ ہائے تحسین)

ان کے ضمنی سوال کے دوسرے حصے کے بارے میں گزارش ہے میونسپل کارپوریشن نے پارکوں کے لئے اپنے سالانہ بجٹ میں 95 لاکھ کی رقم رکھی ہے - اس کی تقسیم انہوں نے اس طرح کی ہے کہ 41 لاکھ روپے ایل - ڈی - اے کو پارکوں کی دیکھ بھال کے لیے دیے جائیں گے اور 54 لاکھ روپے کارپوریشن از خود مختلف پارکوں اور باغات کی دیکھ بھال پر خرچ کرے گی اس سلسلے میں خاص طور پر اس پارک کے لیے میری ''بیگم صاحبہ'' سے یہ درخواست ہوگی (قہقہے) - دراصل شروع ہی سے آپ نے بیگم صاحبہ کو بھی کنفیوز کر دیا اور مجھے بھی -

جناب ممتاز حسین - پوائنٹ آف آرڈر - میں جانتا ہوں کہ وزیر موصوف کے منہ سے یہ الفاظ سہواً نکلے ہیں ، میں انہیں بعد احترام گزارش کروں گا کہ وہ یہ الفاظ واپس لے لیں -

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی - بہر حال جناب والا میری گزارش ہے کہ اب پارکوں کی طرف زیادہ دھیان دیا جائے - اگر یہ مئیر کارپوریشن کو درخواست کریں تو زیادہ بہتر ہوگا - وہ اس پر مناسب کارروائی کرسکتے ہیں - کیونکہ کارپوریشنیں independent ادارے ہیں - وہ اپنے ہاؤس میں اس کو پاس کر سکتے ہیں - اس پارک سلسلے میں میری یہ درخواست ہوگی کہ یہ مئیر لاہور سے رابطہ کریں -

رانا پھول محمد خان - ان کی مراد یہ تھی ، وہ میری محترمہ

مولانا محمد غیاث الدین — میرا ضمنی سوال ہے - کیا میں وزیر موصوف صاحب سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ انہوں نے جو فرمایا ہے کہ مسجد میں نمازیوں کے آنے جانے کی وجہ سے پارک خراب ہوتا ہے - تو مسجد میں آنے جانے والے نمازی اپنے پاؤں میں کون سی چیز لگا کر جاتے ہیں جس سے پارک خراب ہو جاتا ہے ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی - اس سلسلے میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی کہ مسجد کے ساتھ کچھ کوارٹرز بھی بنے ہوئے ہیں - اس لیے یہ بتانا تو بڑا مشکل ہے کہ کوارٹر والے خراب کرتے ہیں یا مسجد والے -

چودھری غلام رسول پوائنٹ آف آرڈر - جناب نے غیر حاضر ممبر کے بارے میں رول دریافت کیا تھا - یہ سیکشن 49 ، سب رول 3 ہے :

If on a question being called, it is not put or the member in whose name it stands is absent, the Speaker, at the request of any other member, may direct that the answer to it be given.

جناب سپیکر - کوئی اور ضمنی سوال ہے ؟ اگلا سوال چودھری مظہر علی گل صاحب پیش کریں -

سابق سیکرٹری یونین کونسل مسٹر اللہ دتہ کی ادائیگی پنشن

***81 - چودھری مظہر علی گل** - کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں :-

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سابق سیکرٹری یونین کونسل مسٹر اللہ دتہ کونسل نمبر 58 چک نمبر 136 گ ب مرکز سمندری ضلع فیصل آباد مورخہ 15 ستمبر 1984ء کو ریٹائر ہو چکا ہے -

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ حکومت نے مورخہ یکم جولائی 1961ء تا 31 اکتوبر 1973ء مذکورہ ملازم کی مدت ملازمت کو پنشن کے قابل تصور نہ کرتے ہوئے اسے مذکورہ عرصے کے لئے پنشن کی مراعات سے محروم کر دیا ہے حالانکہ وہ مذکورہ عرصے کے دوران تنخواہ وصول کرتا رہا ہے -

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ملازم کو اس عرصہ کی پنشن نہ دینے کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی -
(الف ، ب ، ج) یہ مسئلہ صرف ایک سیکرٹری یونین کونسل تک محدود نہیں ہے تقریباً 1132 سیکرٹری یونین کونسل/ دیہی کار کنان اس فیصلے سے متاثر ہوئے تھے - اس فیصلے کے انسانی ہمدردی اور اخلاقی پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے ایسے تمام سیکرٹری یونین کونسل/دیہی کار کنان (جو 1961ء سے پہلے بھرتی ہوئے تھے) کی مدت ملازمت (از یکم جولائی 1961ء تا 31 اکتوبر 1973ء) کو قابل پنشن قرار دیا ہے -

چودھری مظہر علی گل : جناب والا ، حکومت کی کوششوں سے یہ معاملہ پہلے ہی حل ہو چکا ہے - اس لیے میں اس پر مزید سوال نہیں کرتا -

چنیوٹ فائر بریگیڈ کی ناقص کار کردگی

***98 - مولانا منظور احمد چنیوٹی**- کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 5 مئی کی شب (شب برات کے موقع پر) چنیوٹ میں واقع محلہ راجے والی میں دو مکانات نذر آتش ہو گئے اور لاکھوں روپے کا سامان جل کر راکھ ہوگیا اور بلدیہ چنیوٹ کے فائر بریگیڈ کی ناقص کار کردگی کی وجہ سے فائر بریگیڈ فیصل آباد سے منگوانا پڑا جس نے آکر آگ پر قابو پایا -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا بلدیہ چنیوٹ کی ناقص کارکردگی کی تحقیقات کرائی گئی ہے - اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی -
(الف) یہ بات درست ہے کہ 5 مئی 1985ء کی شب جو کہ شب برات تھی ، کے موقع پر محلہ راجے والی میں آتش بازی سے اس مکان میں آگ لگ گئی جس میں ریکسین/فوم کٹ پیس کافی مقدار میں خفیہ طور پر ذخیرہ کئے گئے تھے - آگ کی اطلاع 9 بجکر 45 منٹ (رات) پر عملہ فائر بریگیڈ کو ملی عملہ دستیاب وسائل کے ساتھ اسی وقت موقعہ پر

پہنچا اور عوام کے تعاون کے ساتھ آگ پر ایک گھنٹہ کے اندر اندر قابو پا لیا ۔

فیصل آباد فائر بریگیڈ کو احتیاطاً اطلاع دی گئی تھی ، تاکہ اگر آگ بلدیہ کے محدود وسائل سے بجھائی نہ جا سکی تو فیصل آباد فائر بریگیڈ کی مدد لی جا سکے مگر اس کی ضرورت پیش نہ آئی ۔ کیونکہ آگ فیصل آباد سے فائر بریگیڈ کے پہنچنے سے قبل ہی بجھا دی گئی تھی ۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے کہ لاکھوں روپے کا سامان جل کر راکھ ہو گیا ۔ نقصان کا اندازہ تقریباً دس ہزار روپے سے زیادہ نہ ہے ۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کرنا چاہونگا کہ وزیر موصوف کو صحیح اطلاعات بہم نہیں پہنچائی گئی ہیں ۔ اور یہ جواب صحیح نہیں ہے ہے صحیح بات تو یہ ہے کہ میں موقع پر خود پہنچا ہوں اور فائر بریگیڈ فیصل آباد نے آکر آگ بجھائی ہے ۔ اور ہمارے چنیوٹ کا فائر بریگیڈ بالکل ناقص اور ناکارہ ہے اور وہ کام بھی نہیں دیتا لوگ بالٹیوں سے آگ بجھاتے رہے چنیوٹ کا فائر بریگیڈ موقع پر نہیں پہنچا اس کے بعد فیصل آباد سے رابطہ کیا گیا فیصل آباد کا فائر بریگیڈ آیا اور اس نے آ کر آگ کو بجھایا اور اس کے ساتھ دو مکان بھی جل گئے۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ کافی مقدار میں خفیہ طور پر فوم کے کٹ پیس ذخیرہ کئے گئے تھے ۔ خفیہ کے کیا معنی ہیں ؟ کیا انہوں نے چوری رکھے ہوئے تھے ؟ وہ انکا سٹور ہے ۔ اور یہ ایک مکان ہے جس میں اسکو رکھا گیا تھا ۔

جناب سپیکر ۔ مولانا صاحب ، یہ ضمنی سوال ہے کیا ؟ یہ آپ پڑھ رہے ہیں ۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی ۔ جناب سپیکر ، یہ جواب مبنی برحق نہیں ہے ۔ میں یہ پوچھونگا ۔

جناب محمد افضل چن ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ، آتش بازی سامنے ہو یا خفیہ یہ تو انتظامیہ کا کام ہے نہ کہ بلدیہ کا کہ وہ کس کی آتش بازی پکڑیں ۔ لیکن یہاں بات تو صرف کارکردگی کی ہو رہی ہے ۔ وہ آگ بجھا دی گئی ۔ میرے خیال میں اس پر زیادہ بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ اگر ان کی یہ بات غلط ثابت ہو جائے فیصل آباد فائر بریگیڈ کے آنے سے پہلے آگ پر قابو پا لیا گیا تھا تو غلط ثابت ہو جائے تو اس کے خلاف کیا کارروائی کریں گے ؟

ملک طیب خان اعوان ۔ جناب سپیکر ، مجھے بھی کچھ عرض کرنے کی اجازت ہے ؟

جناب سپیکر ۔ کیا آپکا بھی کوئی ضمنی سوال ہے ؟
ان کو پہلے جواب دینے دیں ۔

وزیر بلدیات ۔ جناب سپیکر ، میری یہ گزارش ہے کہ ان کا سوال کرنے کا جو مقصد تھا اور جو میں سمجھ سکا ہوں وہ یہ تھا کہ وہاں کی بلدیہ کے پاس کوئی ایسا اچھا انتظام نہیں ہے کہ جو ہونا چاہئیے۔ اس سلسلے میں یہ عرض کرونگا کہ وہاں کی بلدیہ کے وسائل بہت محدود ہیں ۔ انہوں نے موجودہ بجٹ میں تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے کی رقم اس کی مرمت کے لئے رکھی ہوئی ہے ۔ نیا خریدنے کی ان کے پاس طاقت نہیں ہے ۔ کیونکہ نئے کی قیمت تقریباً 6 لاکھ روپے ہے ۔ میری اطلاع کے مطابق جو بھی وسائل انکے پاس تھے ۔ وہ ان کے ساتھ فوری طور پر موقع پر پہنچ گئے تھے انہوں نے احتیاطاً یہ اقدام کیا تھا کہ کہیں آگ زیادہ نہ لگ جائے اور قابو سے باہر نہ ہو جائے ، اس لئے انہوں نے فیصل آباد اطلاع دی کہ وہاں سے بھی فائر بریگیڈ آ جائے ۔ اگر دونوں نے مل کر آگ بجھا لی تو میں سمجھتا ہوں کہ مولانا صاحب کا مقصد تو پورا ہو گیا ہے ۔ آگ تو بجھ گئی ۔ انکی دوسری بات یہ تھی کہ ان کے انتظامات معقول نہیں ہیں ۔ اس کے لئے میری یہ گزارش ہے کہ انہوں نے اپنے بجٹ میں ڈیڑھ لاکھ روپے انجن کی مرمت کے لئے رکھے ہیں اور وہ اس کی مرمت کرا رہے ہیں ۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی ۔ جناب والا ، میں یہ عرض کرونگا کہ یہ جواب صحیح نہیں ہے ۔ اس لئے ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ کیا وزیر موصوف اسکی انکوائری کرائیں گے ؟ ابھی یہ پہلے کہہ رہے تھے فیصل آباد کا فائر بریگیڈ آیا ۔ لیکن استعمال نہیں کیا گیا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ، کسی سوال کا جواب غلط دینے سے استحقاق مجروح نہیں ہوتا ، ہدیہ مجروح ہو سکتا ہے ۔ اس کے لئے ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے۔ اگر جواب غلط آئے تو آپ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں ۔

ملک طیب خان اعوان ۔ جناب والا ، میں اس کے متعلق عرض کرونگا کہ فاضل رکن کا مقصد یہ ہے کہ فائر بریگیڈ کا انتظام درست نہیں ہے ۔ میں اسکی تائید کرتا ہوں ۔ پچھلے سال جنوری میں میرے کارخانے میں آگ لگ گئی تھی جو بہاولپور سٹیشن سے دو میل کے فاصلے پر ہے ۔ بہاولپور سٹیشن پر جب پہنچے تو کہنے لگے کہ مارشل لاء سے اجازت لو ۔ پھر انہوں نے ملتان ڈسٹرکٹ کو فون کیا تو ڈسٹرکٹ ملتان کا فائر بریگیڈ پہنچا اس نے بھی آگ پر قابو نہیں پایا ۔ تو پھر خانیوال سے فائر بریگیڈ منگوایا گیا ۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ انکے خراب انتظام کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے کہ ان تمام فائر بریگیڈوں کی مدد سے بھی آگ پر قابو پایا نہ جا سکا تھا اس لئے فی الواقعہ انکے انتظامات خراب ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ ملک صاحب، یہ سوال آپ کے علاقے کی آگ کے متعلق نہیں ہے ۔ بلکہ چنیوٹ کی آتش زدگی کے متعلق ہے ۔ چیمہ صاحب آپ ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں ؟

محمد اعظم چیمہ ۔ انہوں نے اپنے جواب میں تفصیل سے کہا ہے کہ بلدیہ کا بجٹ اور اس کے وسائل بھی کم ہیں ۔ تو کیا ناگہانی مصیبتوں کے لئے وہ کوئی فائر بریگیڈ اس بلدیہ کو اس آبادی کے لئے مہیا کرنے کے بارے میں غور فرمائیں گے ؟

وزیر بلدیات ۔ جناب والا، میں نے اس سلسلے میں پہلے عرض کر دیا ہے کہ بلدیہ نے اپنے بجٹ میں ڈیڑھ لاکھ روپے کی رقم اس فائر بریگیڈ کی مرمت کے لئے رکھی ہے ۔ وہ اس فائر انجن کی مرمت کے لئے رکھی گئی ہے ۔ اس کی مرمت ہونے کے بعد وہ کام میں لایا جا سکتا ہے ۔ جہاں تک مولانا صاحب نے فرمایا ہے اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہے جب بھی ہم اس بارے میں کوئی رائے طلب کرنا چاہیں گے کہ کسی طرح آگ کو بجھایا جا سکتا ہے ، اس کمیٹی میں انکو ضرور شامل کر دیا جائیگا ۔ میرے خیال میں مولانا صاحب بہتر طور پر یہ جانتے ہیں کہ آگ کس طرح لگتی ہے اور اس کو کیسے بجھایا جاتا ہے ۔

گل نواز خان وڑائچ ۔ جناب سپیکر میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے ۔ چنیوٹی صاحب نے فرمایا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

جناب سپیکر ۔ آپ ضمنی سوال کر سکتے ہیں لیکن انکا جواب نہیں دے سکتے ۔

چوھدری گل نواز خان وڑائچ ۔ مولانا صاحب کا سوال یہ ہے کہ وہاں انتظام اچھا نہیں اسکو درست کیا جائے میں ان سے یہ پوچھنا چاھتا ھوں کہ آگ کو لائل پور والوں نے قتل کیا ہے یا چنیوٹ والوں نے ۔ اس لئے یہ پرچہ دینا چاھتے ھیں کہ کس فائر بریگیڈ نے یہ ''قتل'' کیا ہے ۔ میرے خیال میں یہ تو کوئی گواہ ھی بتا سکتے ہے ۔ کہ وہ آگ کس نے قتل کی تھی ۔

جناب سپیکر ۔ یہ ضمنی سوال نہیں ہے ۔ آپ ضمنی سوال کرنا چاھتے ھوں ؟

مولانا منظور احمد چنیوٹی ۔ جناب والا ۔ میں اس بات کی یقین دھانی چاھتا ھوں ۔ یہ پہلا واقعہ نہیں ۔ اکثر جب بھی ایسا ھوتا ہے یہ فیصل آباد سے رابطہ کر کے فائر بریگیڈ منگواتے ھیں جو ھم سے بیس پچیس میل دور ہے ۔ یہ کب تک بہتر انتظام کر سکے ھیں ؟

جناب سپیکر ۔ اس کے لئے جواب دیا جا چکا ہے ۔

وزیر مقامی حکومت دیہی ترقی ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں میری یہ گزارش ھو گی کہ یہ کوئی انشورنس کمپنی والے ھی بتا سکتے ھیں اس کا صحیح اندازہ لگانے کے بعد کہ کتنا نقصان ھوا ہے لیکن جو اطلاع میرے پاس آئی ہے اس کے مطابق دس ھزار روپے کا نقصان ھوا ہے ۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی ۔ جناب والا ۔ یہ اطلاع غلط ہے اس کے علاوہ ساتھ دو مکانات بھی جل گئے ھیں جن میں ھزاروں کا نہیں بلکہ لاکھوں کا سامان تھا ۔ آپ کو غلط اطلاع پہنچی ہے ۔

ٹاؤن کمیٹیوں کا قیام

***102- چوھدری محمد اعظم چیمہ ۔** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ جن دیہات کی آبادی 10 ، 15 ھزار سے زائد نفوس پر مشتمل ہے وھاں ٹاؤن کمیٹیوں کا قیام عمل میں آنا ضروری ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ بہت سے ایسے علاقے بھی ھیں جن کی آبادی قانونی منشا کے مطابق 10 ، 15 ھزار نفوس سے

زائد ہے مگر ابھی تک وہاں ٹاؤن کمیٹیوں کا قیام عمل میں نہیں لایا گیا ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو مندرجہ بالا قانون پر عملدرآمد نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں اور کیا حکومت مندرجہ بالا قانون پر عملدرآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہے ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ۔

(الف) جی ہاں ۔ جس قصبہ کی آبادی دس ہزار نفوس سے زائد ہو وہاں پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ 1979ء کی دفعہ (4) (2) (ڈی) کے تحت ٹاؤن کمیٹی کا قیام میں آتا ہے

(ب) جی ہاں ۔

(ج) مردم شماری رپورٹ کے مطابق صوبہ پنجاب میں کئی ایسے قصبے موجود ہیں جن کی آبادی دس ہزار نفوس سے زائد ہے مگر تا حال ان کو حسب ضابطہ ٹاؤن کمیٹی کا درجہ نہیں دیا گیا ۔ ایسے قصبات کو ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دیتے وقت نئی تشکیل کردہ ٹاؤن کمیٹی کی حدود کا تعین کرنا اور متعلقہ یونین کونسل کے باقی علاقہ کی تشکیل نو کرنا ضروری ہوتا ہے۔ یہ عمل محکمہ ہذا کی زیر نگرانی جاری ہے ۔ تمام کمشنر صاحبان کو محکمہ ہذا نے تحریر کیا ہے کہ وہ ایسے قصبوں کو ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دینے کے لئے ان کی حدود تجویز کریں اور ایسی تجاویز ارسال کرتے وقت یہ خیال رکھیں کہ مقامی کونسل کا علاقہ حتی الامکان یکجا ملحق اور علاقائی اکائی کی بناوٹ/تشکیل پر مشتمل ہو

The local area comprising a Local Council shall as far as possible be compact, contiguous and constitute a territorial unity.

نئی حد بندی کا کام مکمل ہونے پر ایسے علاقوں کو ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دینا ممکن ہو گا ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جناب والا - خوشی کا مقامی ہے کہ وزیر موصوف نے سوالات کا جواب اثبات میں دیا ہے - میں ان کے جواب کے پیش نظر ایک سوال یہ عرض کرونگا جیسا کہ جواب کے جز (ج) میں فرمایا کہ کئی قصبے ایسے ہیں جو یہ حد پوری کرتے ہیں - تو پنجاب میں اور خصوصاً ضلع گوجرانوالہ میں کتنے قصبے ہیں جو یہ حد پوری کرتے ہوں ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی - جناب والا - اس سلسلے میں اور خاص طور پر ضلع گوجرانوالہ کے لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ علیحدہ سوال کیا جائے لیکن اگر پنجاب کے لئے پوچھتے ہیں تو وہ یہ ہے کہ جن قصبوں کی اب تک دس ہزار سے اوپر کی آبادی ہے وہ 77 کے لگ بھگ ہیں - لیکن اس سلسلے میں میری ایک اور گزارش ہے کہ اس ایکٹ میں حال ہی میں ایک ترمیم کی گئی ہے ، جس میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر حکومت چاہے تو پانچ سے لے کر دس ہزار تک کی آبادی کے جو علاقے ہیں ان کو بھی ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دیا جا سکتا ہے -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ ایسے دیہات جن کی آبادی قانون کے مطابق نہیں ہے حتمی تاریخ تک کب وہ کمیٹیاں بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں ؟

وزیر مقامی حکومت دیہی ترقی - جناب والا - اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہے کہ 25 مئی کو ہم نے بذریعہ چٹھی تمام کمشنر صاحبان کو اطلاع دی تھی کہ وہ فوری طور پر سروے کر کے ہمارے پاس رپورٹ بھیجیں جب بھی ہمارے پاس اطلاع آگئی تو ہم انشاءاللہ تعالیٰ بیٹھ کر اس پر ضرور غور کریں گے - لیکن اس میں سب سے زیادہ جو دیکھنے والی بات ہے وہ یہ ہے کہ جب بھی اس کی حد بندی کی جاتی ہے تو اس میں بہت رد و بدل کرنا پڑتا ہے - اس میں کافی وقت درکار ہوتا ہے کیونکہ ایک علاقے میں جتنی یونین کونسلیں ہوتی ہیں ان کی ساری حلقہ بندی خراب ہوتی ہے - تو اس کی compactness کو دیکھنے کے لئے کافی زیادہ وقت درکار ہوتا ہے -

رائے نور محمد کھرل - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - وزیر موصوف صاحب نے فرمایا ہے کہ دس ہزار کی آبادی پر ٹاؤن کمیٹی بنائی جائے گی اور پھر فرمایا ہے کہ پانچ ہزار کی ایک تجویز بھی زیر غور ہے - تو وہ پانچ ہزار والی فائنل ہوئی ہے یا نہیں ؟ اگر فائنل ہو

چکی ہے تو پھر پانچ ہزار آبادی والے جو قصبات ہیں ان کی فہرست بھی منگوائی جائے - اور ان پر بھی ہمدرد آمد کیا جائے -

جناب سپیکر - رائے صاحب یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے - یہ ضمنی سوال ہو سکتا ہے ، لیکن اس سے بڑھ کر ایک تجویز ہو سکتی ہے جس کی ضرورت نہیں ہے -

رائے نور محمد کھرل - جناب والا - اس سلسلے میں میں یہ عرض کرونگا کہ 609 کے قریب ایسے علاقے ہیں جس کی پانچ سے دس ہزار کے قریب آبادی ہے -

جناب محمد جاوید اقبال چیمہ - کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اگر کوئی ٹاؤن کمیٹی جس کی آبادی پانچ یا دس ہزار ہو اور وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل نہ ہو تو اس کے لئے محکمہ کیا کرتا ہے ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی - جناب والا - دراصل ان کا یہ ضمنی سوال تو نہیں بنتا لیکن میں اس ضمن میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ کئی ایسی ٹاؤن کمیٹیاں ہیں جو لوگوں نے بڑے شوق سے اور زور سے بنوائیں لیکن اب وہ viable نہیں رہیں - اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہوگی کہ ٹاؤن کمیٹی بنانے وقت جن چیزوں کی weight ہمیں کرنی پڑتی ہے - اس میں خاص طور پر اس کی economic viability ہونی چاہیے - فتح پور شاہ ٹاؤن کمیٹی ملتان کا ذکر کرتا ہوں وہاں تو لوگوں نے رٹ کی ہوئی ہے کہ اس ٹاؤن کمیٹی کو ختم کیا جائے - اسی طرح میانوالی میں بھی ایک ٹاؤن کمیٹی ہے جسے لوگ چاہتے ہیں کہ ختم کیا جائے - لیکن اس میں دیکھنے والی چیز یہ ہوتی ہے کہ جب لوگ ڈیمانڈ کرتے ہیں تو وہ اس بات کا احساس نہیں کرتے کہ آیا یہ ٹاؤن کمیٹی viable بھی ہوگی ، economical feasible بھی ہوگی - لیکن وہ ڈیمانڈ اس طرح ہوتی ہے کہ شاید ٹاؤن کمیٹی بننے کے بعد وہاں پر ترقیاتی کام بہت زیادہ ہوں گے حالانکہ ایسی بات نہیں ہوتی - ترقیاتی کام انہوں نے وہاں کے ٹیکسز اکٹھے کر کے کرنے ہوتے ہیں اور وہاں کی ٹاؤن کمیٹی میں استعمال کرنے ہوتے ہیں -

جناب سپیکر - شکریہ -

جناب غلام رسول خان -جناب والا - وزیر موصوف نے ٹاؤن کمیٹی کے بارے میں جو کہا یہ صحیح بات ہے - کہ جو چھوٹی کمیٹی

ہے اگر گورنمنٹ اس کی امداد نہیں کرے گی جس کی آمدن ہی پچاس ہزار ہو تو وہ عملے کی طرف آ ہی نہیں سکتی وہ ڈویلپمنٹ کا کیا کام کرے گی - میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیر موصوف یہ مہربانی کریں کہ ڈویلپمنٹ میں ان لوگوں کو شامل کیا جائے ، جس کی آمدن چار پانچ لاکھ سے کم ہے تاکہ ڈویلپمنٹس بھی ہوں اور کام بھی چلے -

جناب سپیکر - کوئی اور ضمنی سوال ہے ؟

وزیر مقامی حکومت دیہی ترقی - جناب والا - مجھے یاد آ گیا ہے کہ موصوف نے ہی میانوالی میں کہا تھا ہماری ٹاؤن کمیٹی کو ختم کیا جائے - تو جناب والا - اس سلسلے میں حکومت کی کوئی ایسی پالیسی نہیں ہے کہ کسی بھی ٹاؤن کمیٹی کو یا میونسپل کمیٹی کو یا ضلع کونسل کو حکومت کی طرف سے کسی قسم کی گرانٹ دی جائے - اس کی وجہ یہ ہے کہ ان لوکل کونسلوں کا جو basic concept ہے وہ اپنی مدد آپ ہے اور اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے یہ لوگوں کی خدمت کریں -

جناب سپیکر - جناب وزیر لوکل گورنمنٹ اس بات کا خیال فرمائیں کہ جو سوال بنتا نہیں ہے اس کا جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے لیکن وزیر موصوف دراصل سوالات سے زیادہ تیار ہو کر آئے ہیں اس لئے وہ ایسا کر رہے ہیں -

چوہدری فضل حسین راہی - جناب والا - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ آرڈیننس کا موجود ہونا اور اس پر عملدرآمد نہ ہونا محکمے کی ناقص کارکردگی کا مظہر نہیں ہے ؟

جناب سپیکر - جناب راہی صاحب یہ کس سوال کے متعلق ضمنی سوال ہے ؟

چوہدری فضل حسین راہی - جناب والا - وزیر موصوف نے جو جواب دیا ہے اس کے حوالے سے میں پوچھ رہا ہوں کہ ایک آرڈیننس موجود ہے تو اس پر خود بخود عملدرآمد ہو جانا چاہیے - جب اس کی شرائط موجود ہیں - آرڈیننس موجود ہے تو اس پر عملدرآمد ہو جانا چاہیئے -

جناب سپیکر - جناب راہی صاحب - یہ کس سوال کا ضمنی سوال ہے ؟

چوھدری فضل حسین راھی - جی - سوال نمبر 202 کا ضمنی سوال ہے -

جناب سپیکر - سوال نمبر 102 میں تو آرڈیننس کا ذکر کہیں نہیں آیا -

چوھدری فضل حسین راھی - جناب والا - 1976ء کی دفعہ 4 (2) (ڈی) کے تحت ٹاؤن کمیٹی کا قیام عمل میں آتا ہے - اور وزیر صاحب نے یہ جواب دیا ہے :-

(الف) جی ھاں - جس قصبہ کی آبادی دس ہزار نفوس سے زائد ہو وھاں پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ 1979ء کی دفعہ (4) (2) (ڈی) کے تحت ٹاؤن کمیٹی کا قیام عمل میں آتا ہے -

یہ آرڈیننس موجود ہے - اس کی شرائط بھی موجود ھیں کہ وھاں آبادی دس ہزار نفوس سے زائد ہو چکی ہے - تو جب شرائط پوری ہوتی ھیں تو اس کے مطابق محکمہ خود بخود اس کا قیام عمل میں لاتا ہے تو میرا خیال ہے کہ یہ محکمے کی efficiency ہے - اور اگر ایسا نہیں ہوتا تو کیا یہ ان کے محکمے کی ناقص کارکردگی نہیں ہے ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی - جناب والا - اس سلسلہ میں میری گزارش یہ ہے کہ راھی صاحب کچھ بھٹک سے گئے ھیں - میں نے پہلے بھی یہ عرض کیا تھا کہ ہم نے 25 مئی 1985ء کو تمام کمشنر صاحبان کو چٹھی لکھ دی ہے کہ جو بھی گاؤں اس زمرے میں آتے ھیں جن کی آبادی پانچ یا دس ہزار سے زیادہ ہے یا پانچ یا دس ہزار کے درمیان ہے یا دس ہزار سے اوپر ہے ان کی فوری طور پر اطلاع کریں لیکن اس میں ٹاؤن کمیٹی بنانے کے لئے جو عملی طور پر مشکلات ھیں ، اس سلسلے میں بھی بڑی تفصیل کے ساتھ میں نے عرض کیا تھا اس وقت راھی صاحب کچھ بھٹک رہے تھے تو میں نے یہ عرض کیا تھا کہ اس میں جو سب سے زیادہ دیکھنے والی چیز ہے وہ اس کی حلقہ بندی ہوتی ہے - تو حلقہ بندی کرتے وقت بہت ھی زیادہ دیکھتے ھیں اور اس میں بہت ھی وقت لگتا ہے -

چوھدری اعجاز احمد چیمہ - جناب سپیکر - میں یہ دریافت کرنا چاھوں گا کہ کیا معزز صوبائی اسمبلی اوپر گیلری میں بیٹھ کر ایوان کی کارروائی دیکھ سکتے ھیں ؟ ایک ایم-پی - اے صاحب گیلری میں تشریف فرما

ہیں اور وہاں سے کارروائی سن رہے ہیں - میں نے یہ دریافت کیا ہے کہ وہ وہاں سے بھی کارروائی سن سکتے ہیں ؟

جناب سپیکر - جو صاحبان اس ایوان میں بیٹھ سکتے ہوں - ان کے لئے گیلری میں بیٹھنا تو بہت معمولی بات ہے -

چوہدری محمد صدیق - کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ 25 مئی 1985ء کا جو حکم کمشنر صاحبان کو رپورٹ دینے کے لئے دیا گیا ہے اس کے لئے کتنی میعاد مقرر کی گئی ہے -

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی - میں پھر یہی عرض کروں گا کہ حلقہ بندی میں بہت زیادہ وقت لگتا ہے - ہم نے ان کو 10 جون کو دوبارہ ایک reminder بھی دیا تھا کہ وہ ہمیں جلد از جلد اس کی اطلاع دیں -

چوہدری محمد صدیق - جناب سپیکر ، کیا وزیر موصوف اب بھی اس رپورٹ کے لئے کوئی میعاد مقرر کرنے پر تیار ہیں -

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی - میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی میعاد مقرر نہیں کی جا سکتی ہے جب تک ہمارے پاس اس کے مکمل کوائف نہ آ جائیں اس میں صرف حلقہ بندی ہی نہیں یہ بات بھی دیکھنے والی ہے کہ وہ economically viable بھی ہوگی یا نہیں ؟ ورنہ اس کے بعد ہمارے پاس یہ درخواستیں آنا شروع ہو جائیں گی کہ اس کمیٹی کو فوری طور پر ختم کر دیا جائے ، جب وہاں کے لوگوں کی طرف سے یہ درخواستیں آنی شروع ہو جائیں گی ہم پر کمیٹی نے بہت زیادہ ٹیکس لگائے شروع کر دئے ہیں - اور اس طرح سے یہ ایک نیا سلسلہ شروع ہو جائے گا - اس سلسلے میں میں سمجھتا ہوں کہ ٹاؤن کمیٹی بنانے سے پہلے کئی ایسی چیزیں ہمارے ذہنوں میں ہونی چاہئیں اور ہمیں سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے -

بیگم شاہین منور احمد - جناب سپیکر ، میں آپ کے توسط سے صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی لکھا ہے ، یہ کس نے لکھا ہے - اس کی درستگی کی مبارک باد کا کون مستحق ہے کہ ایک ڈیپارٹمنٹ کو اس کے صحیح نام سے بلایا گیا - میں صرف یہ سوال کرنا چاہتی ہوں کہ کس وجہ سے ہے - یہ اسمبلی کی رولنگ کی وجہ سے ہے یا کسی سیکرٹری صاحب کی نوازش ہے ؟

جناب سپیکر - ذرا آپ پڑھیے کہ کیا لکھا ہوا ہے ، آپ کا سوال کیا ہے -

بیگم شاہین منور احمد—یہ لکھا ہے - محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی - مقامی حکومت کا مطلب لوکل گورنمنٹ ہے - یہی میں پوچھنا چاہتی تھی -

جناب سپیکر—یہ وہی پرانی بات آپ کر رہی ہیں -

بیگم شاہین منور احمد—وہ درست ہو گئی ہے -

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی—جناب والا یہ پرانی بات ہے - اگر آپ اپنے کمرے میں بلا لیتے اور سارا مسئلہ حل ہو گیا ہوتا تو آج ہمیں یہ بات دوبارہ نہ کرنا پڑتی -

(قہقہے)

بیگم شاہین منور احمد— آپ شاید اس کمرے میں روز جاتے ہوں گے آپ کے پاس اس طرح کے ممبر آ کر clarification کرتے ہوں گے -

جناب سپیکر—بیگم صاحبہ اس کا جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے ؟

بیگم شاہین منور احمد—نہیں جی ، ضرورت ہے -

I think, I should give an answer on a point of personal explanation that a Minister has no right to talk like this.

سید حسنات احمد—جناب سپیکر - بیگم صاحبہ نے انگریزی بولنے کی اجازت لی ہے ؟

بیگم شاہین منور احمد—جی اجازت دیجئے مجھے انگریزی میں بولنے کی ، میں اردو میں ہی بول رہی ہوں - اگر آپ کو سمجھ نہیں آتی تو مجھے افسوس ہے کہ آپ لوگ جس زمانے میں پڑھے ہیں اس وقت بھی انگریزی رائج تھی - اس کا مطلب ہے کہ اس وقت سٹینڈرڈ بہت low تھا - انگریزی ایک عام جیسی زبان ہے آپ بجٹ تو انگریزی زبان میں پڑھ سکتے ہیں ، لیکن جب میں بولتی ہوں تو آپ کو میری زبان سمجھ نہیں آ سکتی -

(قطع کلامیاں)

جناب اعجاز احمد شیخ—بیگم صاحبہ انگریزی کا رعب ڈالتی ہیں -

(قطع کلامیاں)

وزیرمقامی حکومت و دیہی ترقی—جناب والا ، اگر بیگم صاحبہ نے میرے الفاظ کو کچھ اس طرح محسوس کیا ہے تو میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں -

(نعرہ ہائے تحسین)

رانا پھول محمد خان—جناب سپیکر میری جو کل کی تحریک التوائے کار تھی اس سلسلہ میں میں نے عرض کیا تھا۔ اس کا نتیجہ سامنے ہے - - - -

جناب سپیکر—میں نے آپ کے سوال کے لئے آپ کا نام پکارا ہے -

رانا پھول محمد خان—میرے پاس سوالات کی کوئی کاپی نہیں ہے - اور طریقہ کار یہ رہا ہے کہ ممبران کو پیلز ہاؤس میں اور ہوٹلوں میں اور ارکان اسمبلی جہاں ٹھہرے ہوئے ہیں وہاں ان کو ایجنڈا پہنچنا چاہیے تاکہ وہ تیاری کر سکیں - لیکن یہاں سب کچھ چلتا ہے - اس لئے ہمیں جب تک سوالات کی کاپی نہیں ملے گی میں احتجاجاً اپنا سوال کرنا نہیں چاہتا کیونکہ میں حافظ نہیں ہوں -

بیگم نجمہ حمید—جناب سپیکر، آج کے ایجنڈے کی کاپیاں کل ہماری نشست پر موجود تھیں -

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - معزز اراکین کی اطلاع کے لیے یہ عرض کر دوں کہ جو سوالات آج پیش ہوئے ہیں، ان کی کاپیاں کل تقسیم کر دی گئی تھیں، اور جو سوالات کل وقفہ سوالات میں آئے ہیں، ان کی کاپیاں آج تقسیم کر دی گئی ہیں - آپ اپنی نشست پر ان کو ملاحظہ فرما لیں - میں رانا صاحب سے گزارش کروں گا کہ اگر ان کے پاس سوالات کی یہ کاپی نہیں ہے تو ہم ان کو سوال کرنے کے لیے کاپی بھجوا دیتے ہیں -

رانا پھول محمد خان - جناب والا، گزارش یہ ہے کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ تمام ارکان ہاؤس میں اس وقت حاضر ہوں جب کہ ان کی سیٹ پر یا میز پر یہ کاپیاں رکھی جائیں - اس ہاؤس کا طریقہ کار یہ رہا ہے کہ جہاں پر ممبران ٹھہرے ہوئے ہیں، وہاں ان کے پاس ایجنڈا پہنچنا چاہیے تاکہ وہ تیاری کر سکیں - اگر میری ٹیبل پر یہ رکھ دیا گیا ہے اور میں یہاں پر حاضر نہیں ہوں تو میں اس کی تیاری کیسے کر سکوں گا ؟ یہ طریقہ کار نہیں ہے - آپ سابقہ روایات کو سامنے رکھیے اور وہ طریقہ کار یہی تھا - جناب کو بھی علم ہے کہ ایک دن پہلے پیلز ہاؤس اور ہوٹلوں میں ایجنڈا پہنچا دیا جاتا تھا - یہ دفتر کا فرض ہوتا ہے کہ وہ ارکان اسمبلی

سے یہ پوچھیں کہ آپ کہاں رہائش پذیر ہیں ، ان کی تمام ڈاک ، تمام ایجنڈا اور دیگر ضروری خطوط ان کی رہائش گاہ پر پہنچنے چاہیں ۔ اگر ایسا نہیں ہوگا تو میں بھی سوال نہیں پڑھوں گا ۔ یہ سارے ہاؤس کی رائے ہے یہ ہمارا حق ہے ۔

جناب سپیکر ۔ لیکن آپ کے علاوہ سارے ہاؤس میں سے کسی کو یہ شکایت نہیں ہے ۔ سارے معزز ایوان کو کاپیاں پہنچ گئی ہیں ۔ صرف آپ کو نہیں پہنچی تو اب آپ کو سوال کرنے کے لیے کاپی بھیج دی جائے یا آپ ویسے ہی اپنے سوال سے دست بردار ہوتے ہیں ؟

وزیر قانون ۔ میں رانا صاحب کو سوالات کی کاپی مہیا کر رہا ہوں ۔

چیئرمین بلدیہ شیخوپورہ کے خلاف کارروائی

***114 ۔ رانا پھول محمد خان ۔** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کونسلروں کے اراکین کے خلاف دفعہ 29 (سی) پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 1979ء کے تحت کارروائی کے لیے درخواست سیکرٹری بلدیات پنجاب کو دی جانی ضروری ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مندرجہ بالا کارروائی کے آغاز کے لیے الزام علیہ کونسلر کا جواب طلب کیا جانا ضروری ہے ۔

(ج) کیا سیکرٹری بلدیات کے حکم کی عدم موجودگی میں کوئی اور اتھارٹی کونسلر کے خلاف تحقیقات کرنے کی مجاز ہے ۔ اور اگر کوئی ایسی بلا اجازت سیکرٹری بلدیات تحقیقات کی گئی ہو تو اس کی بنیاد پر کارروائی زیر دفعہ 29 آرڈیننس ہذا عمل میں لائی جا سکتی ہے ۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ چیئرمین بلدیہ شیخوپورہ کو دفعہ 29 کے تحت سیکرٹری بلدیات کی جانب سے نوٹس جاری کیا گیا تھا ۔

(ہ) اگر جزو (د) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا نوٹس جاری کرنے سے قبل باضابطہ کارروائی مکمل کی گئی اور کیا کوئی شکایت برخلاف چیئرمین مذکور سیکرٹری بلدیات کے نام ریکارڈ موجود ہے ۔

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ چیئرمین کے خلاف سیکرٹری بلدیات کو کوئی درخواست نہ دی گئی تھی -

(ز) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ تحقیقات میں یہ اخذ کیا گیا ہے کہ چیئرمین بلدیہ شیخوپورہ کے خلاف غبن وغیرہ کے الزام سے متعلقہ کوئی ثبوت نہ ہے -

(ح) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ چیئرمین کے خلاف اس غیرقانونی نوٹس کو واپس لینے کو تیار ہے - اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی -

(الف) لوکل کونسلروں کے اراکین کے خلاف زیر دفعہ 29 پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ 1979ء کے تحت کارروائی کے لیے درخواست حکومت پنجاب محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی کو دی جاتی ہے - تاہم حکومت ایسی کارروائی کا آغاز از خود بھ کر سکتی ہے -

(ب) شکایت موصول ہونے پر حکومت زیر دفعہ 3 دی پنجاب لوکل کونسلز (برطرفی چیئرمین / وائس چیئرمین یا ممبر) رولز مجریہ 1983ء حسب ذیل کارروائی کر سکتی ہے -

(الف) شکایت کو خارج کر دے -

(ب) مسئول علیہ کو مقررہ معیاد کے اندر تبصرہ برشکایت کرنے کو کہے -

(ج) کسی آفیسر یا اتھارٹی سے رپورٹ طلب کرے -

(د) کوئی حکم جو مناسب سمجھے ماسوائے برطرفی کونسلر کے جاری کرے -

(ھ) دفعہ 158 پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ 1979ء کے تحت لوکل کونسلروں کے معاملات میں تحقیقات کرنے کے اختیارات حکومت نے مندرجہ ذیل افسران کو تفویض کر رکھے ہیں -

1 - میونسپل کارپوریشن و ضلع کونسل ہائے -
متعلقہ کمشنر صاحب

2 - میونسپل کمیٹی و ٹاؤن کمیٹی ہائے -
ڈپٹی کمشنر متعلقہ

3 - یونین کونسلر ہائے

اسسٹنٹ کمشنر متعلقہ

کسی بھی تحقیقات کی بنیاد پر متعلقہ کونسلر کے خلاف حکومت بغیر مزید کسی شکایت کے از خود زیر دفعہ 29 کارروائی کرنے کی مجاز ہے ۔

(د) میونسپل کمیٹی شیخوپورہ میں دھاندلیوں وغیرہ کی شکایات موصول ہونے پر حکومت نے ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ لاہور کو معاملات کی چھان بین کرنے اور مالیات کا خصوصی آڈٹ کروانے کے احکامات جاری کئے گئے تھے ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ کی رپورٹ موصول ہونے پر حکومت نے اخذ کیا تھا کہ چند ایک قانونی بے ضابطگیوں کی ذمہ داری چیئرمین میونسپل کمیٹی شیخوپورہ کے کندھوں پر آتی ہے ۔ لہذا چیئرمین میونسپل کمیٹی شیخوپورہ کو صورت حال بیان کرنے اور ابتدائی رپورٹ پر تبصرہ کرنے کے لئے حکومت نے ازخود مراسلہ جاری کیا ہے ۔

(ہ) جی ہاں ۔ کارروائی زیر بحث کا آغاز ابتدائی تحقیقات کی رپورٹ جو کہ حکومت نے اپنے عاملانہ اختیارات کو بروے کار لاتے ہوئے طلب کی تھی کی بنیاد پر از خود کیا ہے ۔ قواعد کے تحت حکومت کو از خود کارروائی بر خلاف کونسلر کرنے کے اختیارات بھی حاصل ہیں ۔

(و) یہ درست ہے کہ شکایت کنندگان کی جانب سے سیکرٹری بلدیات کو درخواست براہ راست موصول نہ ہوئی تھی ۔ البتہ ان کی درخواست چیئرمین مارشل لاء اتھارٹیز کی جانب سے سیکرٹری بلدیات کو موصول ہوئی تھی ۔

(ز) جہاں تک غبن محصول کے الزام کا تعلق ہے ۔ ابتدائی تحقیقات میں یہ تحریر ہے کہ چیئرمین اور سابقہ چیف آفیسر کے خلاف براہ راست ملوث ہونے کا کوئی دستاویزی ثبوت فراہم نہیں ہوا مگر ان کو مکمل طور پر بری الزمہ قرار نہیں دیا جا سکتا ہو سکتا ہے ۔ کہ سب کچھ ان کی نا اہلی کی وجہ سے ہوا ہو ۔

This is no documentary evidence about the involvement of present Chairman and *Ex*-Chief Officer concerned of the Municipal Committee but they cannot be totally absolved of an embezzlement of such a high scale may be due negligence or other wise.

(ح) حکومت نے چیئرمین بلدیہ شیخوپورہ کے خلاف کارروائی زیر بجٹ کا آغاز باضابطہ طور پر کیا ہے اور فی الحال موصوف سے ابتدائی رپورٹ کے متعلقہ اقتباسات پر تبصرہ کرنے کو کہا گیا ہے - تبصرہ موصول ہونے پر فیصلہ کیا جائے گا کہ آیا جواب موصوف تسلی بخش ہے یا مزید شمی کارروائی کی ضرورت ہے -

جناب سپیکر - در اصل رانا صاحب سوال کے لیے تیار نہیں ہیں -

رانا پھول محمد خان - جناب والا سوالوں کے لیے ایک گھنٹے کا وقت ہوتا ہے یا دو گھنٹے کا ؟

جناب سپیکر - ایک گھنٹہ ہوتا ہے اور ابھی ایک گھنٹہ نہیں ہوا -

رانا پھول محمد خان - جناب والا آج پرائیویٹ ممبرز ڈیے ہے آج کا دن سرکار کے لیے نہیں , بلکہ ارکان اسمبلی کے لیے ہے - ہمارے بہت سارے اہم مسائل ہیں اس لیئے آج اگر آپ وقفہ سوالات اور تحریک ہائے التوائے کار کو ملتوی بھی کر دیتے تو کوئی بات نہ تھی - اتنا لمبا عرصہ کیوں ضائع کیا جا رہا ہے ؟ آخر اس کی کیا وجہ ہے ؟

جناب سپیکر - وقفہ سوالات 9 بجکر 55 منٹ پر شروع ہوا ہے اور 10-55 پر ختم ہوگا - ابھی اس میں پانچ منٹ باقی ہیں - اعجاز احمد شیخ صاحب اپنا سوال پوچھیں گے -

Mr. IJAZ AHMED SHAIKH : I withdraw my Question.

جناب سپیکر - آپ اپنا دوسرا سوال بھی withdraw کرتے ہیں -

جناب اعجاز احمد شیخ - جی ہاں -

جناب سپیکر - محترمہ بشریٰ رحمان صاحبہ -

تفریحی پارک کی درستگی

***190 - بیگم بشریٰ رحمان** - کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ درست ہے کہ جامع مسجد حنفیہ قادریہ بلاک نمبر 2 سیکٹر اے - 2 ٹاؤن شپ لاہور سے ملحقہ تفریحی پارک کی حالت ناگفتہ بہ ہے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس پارک کے ارد گرد پختہ اینٹوں کی دیوار تعمیر کروانے یا آہنی جنگلے لگوانے اور پارک کی حالت بہتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی -

(الف) یہ بات جزوی طور پر درست ہے کہ جامع مسجد حنفیہ قادریہ بلاک نمبر 2 سیکٹر اے 2 ٹاؤن شپ لاہور سے ملحقہ پارک کی حالت اچھی نہ ہے - تاہم لاہور میونسپل کارپوریشن نے متذکرہ بالا پارک کے ارد گرد خاردار تار اور سیمنٹ کے پلر لگائے ہوئے ہیں - مگر اس پارک میں مسجد کی موجودگی کی وجہ سے آمدورفت کا سلسلہ جاری رہتا ہے - جس سے پارک کا یہ حصہ خراب رہتا ہے -

(ب) پارکس کی دیکھ بھال کے لیے لاہور میونسپل کارپوریشن نئے مالی سال 86-1985ء کے بجٹ میں رقم مختص کر رکھی ہے جس سے اس پارک کے ارد گرد چار دیواری ایوان بلدیہ سے منظوری کی صورت میں تعمیر کی جا سکتی ہے -

جناب سپیکر - بیگم صاحبہ ، آپ کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہوں گی ؟

بیگم بشریٰ رحمان - جناب والا ، میں وزیر موصوف کی بے حد شکر گذار ہوں کہ انہوں نے دوسری دفعہ جواب دینے کی زحمت کی -

لالہ سہر لال بھیل - جناب سپیکر ، میرا ایک ضمنی سوال ہے -

جناب سپیکر - جی - فرمائیے -

لالہ سہر لال بھیل ۔ وزیر بلدیات صاحب سے یہ پوچھنا چاھونگا کہ حکومت پاکستان نے اور حکومت پنجاب نے بلدیاتی اداروں میں اقلیت کو نمائندگی تو دی ہے لیکن یہ نمائندگی صرف برائے نام ہے یا اس سلسلہ میں ان کے کوئی حقوق بھی ھیں اس سلسلے میں یہ نکتہ وضاحت ھی فرما دیں ۔

جناب سپیکر ۔ مجھے افسوس ہے کہ یہ ضمنی سوال نہیں بنتا ۔ ضمنی سوال صرف اسی صورت میں بنتا ہے جس سلسلہ میں سوال پیش کیا گیا ھو ۔

لالہ سہر لال بھیل ۔ جناب والا، یہ نکتہ وضاحت پر ھی کچھ فرما دیں ۔

جناب سپیکر ۔ یہ نکتہ وضاحت کا وقت نہیں ہے یہ وقفہ برائے سوالات ہے اسلئے صرف سوالات ھی پوچھے جا سکتے ھیں یا پھر ضمنی سوالات پوچھے جا سکتے ھیں ۔

راجہ خلیق اللہ خان ۔ جناب والا، ویسے بھی یہ سوال repeat نہیں ھو سکتا ۔ رول 45 کی دفعہ (ایل) میں یہ لکھا ھوا ہے کہ

'It shall not repeat in substance any question already answered'.

جناب سپیکر ۔ یہ درست ہے اور اب وقفہ سوالات ختم ھوتا ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ۔ جناب سپیکر ، باقی سوالوں کے جوابات میں ایوان کی میز پر رکھتا ھوں ۔

جناب سپیکر ۔ وزیر بلدیات نے باقی جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیے ھیں ۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ۔

ٹاؤن شپ ایم ۔ سی گرلز پرائمری سکول کو بجلی کی فراھمی ۔

***205 ۔ بیگم فرحت خواجہ رفیق** ۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ بلاک نمبر 2 ۔ سیکٹر اے ۔ 2 ۔ ٹاؤن شپ لاھور میں ایم ۔ سی گرلز پرائمری سکول کا اجراء کیا گیا ہے اور مذکورہ سکول کی عمارت ایک کمرہ پر مشتمل ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ اسکول کے ارد گرد چار دیواری بھی تعمیر نہیں کی گئی - جس کی وجہ سے بچیوں اور استانیوں کو کھلے میدان میں بیٹھنا پڑتا ہے جس سے بے پردگی ہوتی ہے -

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ سکول میں پینے کا پانی اور بجلی مہیا نہیں کی گئی اور نہ ہی بیت الخلاء موجود ہے - جس کی وجہ سے بچیوں اور استانیوں کو انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے -

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول کی عمارت میں طالبات کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر توسیع کرنے ، بجلی کی فراہمی نیز بیت الخلاء اور چار دیواری کی تعمیر اسی سال میں کروانے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر نہیں تو اسکی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی -

(الف) یہ درست ہے - مذکورہ سکول تین کوارٹروں پر مشتمل ہے - جس کے دو کمروں میں تدریسی کلاسیں اور ایک میں سٹور رکھا ہوا ہے -

(ب) یہ درست نہ ہے سکول ھذا تین کوارٹروں پر مشتمل ہے - جس کی چاردیواری موجود ہے -

(ج) یہ درست نہ ہے کہ سکول میں پینے کا پانی اور بیت الخلاء کا انتظام موجود نہیں ہے - البتہ بجلی موجود نہ ہے -

(د) جیسا کہ جزو ہائے بالا میں بیان کیا جا چکا ہے کہ سکول مذکورہ میں پینے کا پانی بیت الخلاء اور چاردیواری موجود ہے البتہ بجلی نہ ہے - موجودہ جگہ عمارت کی توسیع ممکن نہ ہے کیونکہ مذکورہ سکول اس عمارت میں عارضی طور پر چلایا جا رہا ہے - ٹاؤن شپ کوارٹروں کے پاس ایم - سی بوائز مڈل اسکول کی عمارت موجود ہے - چھٹیوں کے بعد اس عمارت میں ڈبل شفٹ میں گرلز پرائمری اسکول چلایا جائے گا - جہاں تمام بنیادی سہولتیں مہیا ہوں گی -

گوجرہ میں اسٹیڈیم کی تعمیر

*218- چوھدری احسان الحق ۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرہ کا پرانا اسٹیڈیم سیم کے پانی کی وجہ سے ناقابل استعمال ہے ۔ لہذا علاقے کے کھلاڑیوں کے لئے خاص طور پر ھاکی کے لئے اسٹیڈیم کی تعمیر بہت ضروری ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت گوجرہ میں اسٹیڈیم تعمیر کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ھیں ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ۔

(الف) یہ درست ہے ۔

(ب) میونسپل کمیٹی جس کی تحویل میں یہ سٹیڈیم ہے ۔ مالی مشکلات سے دو چار ہے ۔ اس لئے نیا سٹیڈیم تعمیر کرنے سے قاصر ہے ۔ کیونکہ اس پر کم از کم چالیس لاکھ روپے خرچ ھوں گے نیز حکومت کے پاس بھی موجودہ بجٹ میں اتنی رقم اس منصوبہ کے لئے موجود نہیں تا ھم ھاکی گراؤنڈ کو درست کرنے کے لئے بلدیہ نے اپنے آئندہ سال کے بجٹ میں مبلغ 2.5 لاکھ روپے کی رقم رکھی ہے ۔

لوکل کونسلوں اور میونسپل کارپوریشنوں کے قرضہ جات کی معافی

*236 ۔ میاں مختار احمد شیخ ۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لوکل کونسلروں اور میونسپل کارپوریشنوں نے حکومت سے قرضہ جات لے رکھے ھیں ۔ جو انہوں نے ابھی تک واپس نہیں کئے اور ان پر بھاری سود جمع ہو چکا ہے ۔

ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ قرضہ جات کو معاف کرنے پر غور کر رہی ہے ۔ اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ھیں ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ۔

(الف) یہ درست ہے کہ آٹھ لوکل کونسلوں نے پنجاب لوکل کونسلز ڈویلپمینٹ لون فنڈ سے اپنے ترقیاتی منصوبوں کے لیے قرضہ حاصل کیا تھا ۔ جس میں سے ایک لوکل کونسل نے اپنے قرض کی رقم بمعہ سود ادا کر دی ہے ۔ باقی لوکل کونسلیں بھی قرض کی واجب اقساط بمعہ سود ادا کر رہی ہیں ۔ ماسوائے ٹاؤن کمیٹی شاہ کوٹ جس سے وصولی کی کارروائی ہو رہی ہے ۔

(ب) جواب جز (الف) کی روشنی میں قرض کی معافی کا سوال پیدا نہیں ہوتا کیونکہ متعلقہ قواعد میں معافی کی گنجائش موجود نہ ہے ۔

مدنی سٹریٹ نیو مسلم پارک واقع نیو شالیمار روڈ لاہور کی پختگی

***238 ۔ راجہ جاوید اخلاص ۔** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ مونسپل کارپوریشن نے نیو مسلم پارک واقع نیو شالیمار روڈ لاہور کی تمام گلیوں کو پختہ کر دیا ہے ۔ لیکن مدنی سٹریٹ کو جو مکمل طور پر آباد ہو چکی ہے پختہ نہیں کیا گیا ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں اور کیا مذکورہ میونسپل کارپوریشن مدنی سٹریٹ کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجہ کیا ہیں ۔؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ۔

لاہور میونسپل کارپوریشن نے حلقہ کونسلر صاحب کی تحریک پر مدنی سٹریٹ نیو مسلم پارک لاہور کو پختہ تعمیر کرانے کے لیے مبلغ 61300 روپیہ کا تخمینہ مرتب کیا ہے لیکن چونکہ حلقہ کونسلر صاحب نے ابھی تک اپنے حلقہ کا سالانہ ترقیاتی پروگرام ارسال نہیں کیا اس لیے یہ کام ابھی کارپوریشن کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل نہیں کیا گیا ہے ۔ اگر حلقہ کونسلر صاحب اپنے یہ کام اپنے پروگرام میں شامل کر کے ارسال کیا تو اس پر مناسب غور کر کے اسے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے گی اور منظوری کی صورت میں یہ گلی دوران مالی سال پختہ کر دی جائے گی ۔

مدنی سٹریٹ واقع نیو مسلم پارک نیو شالیمار روڈ لاہور کو سٹریٹ لائٹ کی فراہمی

***239 ۔ راجہ جاوید اخلاص ۔** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ لاہور میونسپل کارپوریشن نے واپڈا کو مدنی سٹریٹ میں سٹریٹ لائٹ مہیا کرنے کے لئے بھی کہا تھا ۔ لیکن تا حال مدنی سٹریٹ کے مکینوں کو سٹریٹ لائٹ مہیا نہیں کی گئی جس کی وجہ سے نہ صرف چوری چکاری کا خدشہ ہے بلکہ مدنی سٹریٹ میں واقع مسجد تک ضعیف نمازیوں کی رسائی مغرب کی نماز کے لئے مشکل ہو جاتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو مذکورہ میونسپل کارپوریشن مدنی سٹریٹ کے مکینوں کو کب تک سٹریٹ لائٹ مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ۔ یہ درست نہ ہے کہ لاہور میونسپل کارپوریشن نے نیو مسلم پارک ۔ شالا مار روڈ لاہور میں سٹریٹ لائٹ نصب کرنے کے لئے 1983ء میں واپڈا کو کوئی تحریک کی تھی صورت حال یہ ہے کہ کارپوریشن کے سالانہ ترقیاتی پروگرام علاقہ کونسلر صاحب کے مشورہ سے تیار کئے جاتے ہیں ۔ موجودہ سال کے ترقیاتی پروگرام علاقہ کونسلر صاحب کے مشورہ سے تیار کئے جاتے ہیں ۔ موجودہ سال کے ترقیاتی پروگرام میں اس جگہ سٹریٹ لائٹ مہیا کرنے کا کام شامل نہ ہے ۔ اگر یہ کام ترقیاتی پروگرام میں شامل کرنے کے لئے علاقہ کونسلر صاحب کی طرف سے کوئی تحریک موصول ہوئی تو اس پر مناسب غور کرکے اسے پروگرام میں شامل کر لیا جائیگا ۔

کچہری روڈ پر ناجائز طور پر بیٹھنے والے ٹائپسٹوں کی بیدخلی

***242 ۔ سہر مقبول احمد فتیانہ ۔** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ لاہور میونسپل کارپوریشن زون 4 کے اہلکاران کچہری روڈ لاہور پر یونیورسٹی کی عمارت کی

دیوار کے ساتھ ساتھ ناجائز طور پر بیٹھنے والے ٹائیپسٹوں سے ماہانہ نذرانہ وصول کرتے ہیں جس سے ان کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور ان کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ٹیکس کلیکٹر زون 4 محمد منشاء نے حال ہی میں مورخہ 20 مئی 1985ء کو مذکورہ 17 ٹائیپسٹوں میں سے صرف ان 5 ٹائیپسٹوں کے چالان کئے جنہوں نے اسے ماہانہ نذرانہ نہیں دئے تھے۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان ناجائز طور پر بیٹھنے والے ٹائیپسٹوں کو اٹھانے کے ساتھ ساتھ مذکورہ ٹیکس کلیکٹر زون 4 کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔

(الف) یہ درست نہ ہے ٹائیپسٹوں کی تعداد میں معمولی اضافہ ہوا ہے تاہم ان ناجائز تجاوز کنندگان کے خلاف نوٹس زیر مارشل لاء آرڈر نمبر 82 جاری کئے گئے تھے جس پر مزید سماعت جاری ہے۔

(ب) یہ درست ہے ٹیکس کلکٹر محمد منشاء نے 20-5-85 کو چھ ٹائیپسٹوں کے چالان کئے بقیہ سامان اٹھا کر بھاگ گئے تھے جن کا چالان بعد میں کیا گیا۔

(ج) ناجائز تجاوز کنندگان کے خلاف قانون کے تحت کارروائی زیر عمل ہے چونکہ محمد منشاء ٹیکس کلکٹر کے خلاف کوئی واقع شہادت بدعنوانی موجود نہ ہے اس لئے اس کے خلاف کسی کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

میونسپل کارپوریشن لاہور میں فنڈز کا فقدان

*249۔ **مخدوم زادہ سید حسن محمود۔** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ میونسپل کارپوریشن لاہور کی مالی حالت اتنی غیر تسلی بخش ہو چکی ہے کہ اس کے پاس اپنے عملہ کی تنخواہیں ادا کرنے کے لئے بھی رقوم نہیں ہے اور میونسپل کارپوریشن لاہور نے قرضہ لینے کے لئے کسی بنک تک رسائی حاصل ہے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ بنک نے لاہور میونسپل کارپوریشن کو قرضہ دینے کے لئے کونسی شرائط پیش کی ہیں ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی -

(الف) لاہور میونسپل کارپوریشن کی مالی حالت غیر تسلی بخش نہیں ہے اور نہ ہی اس نے اپنے عملے کی تنخواہوں کی ادائیگی کے لئے کسی بنک سے قرضہ حاصل کرنے کے لئے رجوع کیا ہے مورخہ 1-7-85 کو لاہور میونسپل کارپوریشن کا ابتدائی بقایا 6,80,96,032/54 روپے تھا - درحقیقت لاہور میونسپل کارپوریشن نے عوامی مطالبہ کے پیش نظر شہر کی تمام اہم سڑکوں کی تعمیر/مرمت خاص کے لئے پنجاب لوکل کونسلز ڈویلپمنٹ loan fund سے 10 کروڑ روپے بطور قرض حسنہ حاصل کرنے کے لئے محکمہ بلدیہ سے رجوع کیا ہے - لاہور میونسپل کارپوریشن اس قرضہ کی مدد سے شہر کی تمام اہم سڑکوں کو ایک سال کے عرصہ میں تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - جس سے آئندہ سالوں میں سڑکوں پر خرچ ہونے والی رقم بچ جائے گی اور اس طرح بچی ہوئی رقم سے قرضہ کی ادائیگی کی جائے گی -

(ب) چونکہ جزو (الف) کا جواب اثبات میں نہیں ہے اس لئے مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے -

میونسپل کارپوریشن کی جانب سے وزیر اعلیٰ پنجاب کو استقبالیہ

*259 - **سردار زادہ سید ظفر عباس** - کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

کیا یہ حقیقت ہے کہ حال ہی میں میونسپل کارپوریشن لاہور نے وزیر اعلیٰ پنجاب کے اعزاز میں ایک استقبالیے کا اہتمام کیا تھا - اگر ایسا ہے تو اس تقریب پر کتنی رقم خرچ ہوئی ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی - لاہور میونسپل کارپوریشن نے وزیر اعلیٰ پنجاب کے اعزاز میں مورخہ 11 اپریل 1985ء کو دعوت استقبالیہ کا اہتمام کیا تھا جس پر ایک لاکھ ساٹھ ہزار چار سو تیس روپے کے اخراجات ہوئے ہیں -

تحصیل ڈسکہ میں بچوں کے لئے تفریح پارک

***271 - چوہدری اعجاز احمد چیمہ -** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ایک مشہور انڈسٹریل شہر ہے - جس میں بچوں کے لیے سیروتفریح کی کوئی پارک نہیں ہے اگر ایسا ہے تو کیا حکومت مذکورہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں بچوں کے لیے نئی پارک بنانے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی -

یہ حقیقت ہے کہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ایک مشہور انڈسٹریل شہر ہے - بلدیہ ڈسکہ نے دو چھوٹے پارک کچہری روڈ پر ہرلب سڑک بنا رکھے ہیں -علاوہ ازیں بلدیہ کے پاس اندرون شہر کوئی دیگر قطعہ اراضی ایسا نہ ہے جہاں پر بچوں کے لئے تفریحی پارک بنائے جا سکیں -

البتہ ملٹری گراؤنڈ جو کہ 176 کنال اراضی پر مشتمل ہے - نیلام عام میں فروخت کر دیا گیا ہے جس میں بلدیہ نے بلدریعہ مراسلہ نمبری 526 ایم سی ڈی مورخہ 6-2-1985 ملٹری اتھارٹی کو تحریر کیا ہوا ہے کہ وہ گراؤنڈ متذکرہ بالا میں تفریحی پارک کے لئے بلدیہ کو جگہ مہیا کریں تاکہ بلدیہ اس جگہ بچوں کے لئے تفریحی پارک قائم کر سکے - جونہی جگہ بلدیہ ڈسکہ کو مہیا کر دی گئی - بلدیہ ڈسکہ اس پر تفریحی پارک تعمیر کر دے گی -

کچی آبادی لالہ رخ کے مکینوں کی بیدخلی

***285 - جناب غلام سرور خان -** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں کچی آبادیوں کے مکینوں کو نہایت کم قیمت اور آسان قسطوں پر سرکاری اراضی کے مالکانہ حقوق دیئے ہیں ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کچی آبادی لالہ رخ واہ کینٹ جو کہ موضع ,,واہ،، اور ,,گھسیاء، کے رقبہ پر واقع ہے کے مکین عرصہ 15/20 سال سے سرکاری اراضی پر قابض ہیں اور انہوں نے پکے مکان بنوا رکھے ہیں اور زمین کی منتقلی بھی اپنے نام کروا چکے ہیں مگر حکومت کی جانب سے انہیں بیدخل کر دیا گیا ہے اور ان کے پختہ مکانوں کو منہدم کیا جا رہا ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ لوگوں کو بیدخل کرنے کی کیا وجوہات ہیں اور کیا حکومت انہیں متبادل جگہ فراہم کرنے کو تیار ہے ۔ اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ۔

(الف) جی ہاں ۔

(ب) لالہ رخ کچی آبادی کے مکینوں کی ایک درخواست پر حال ہی میں آبادی کا سروے کرایا گیا ہے ۔ یہ کچی آبادی 164 مکانات پر مشتمل ہے ۔ جس میں سے 47 مکانات یکم جنوری 1978ء کے بعد اور باقی یکم جنوری 1978ء سے قبل تعمیر شدہ ہیں ۔ جس اراضی پر یہ کچی آبادی واقع ہے ۔ وہ ملکیت محکمہ دفاع ہے ۔ جو 1941ء میں واہ چھاؤنی کیلئے حاصل کی گئی تھی ۔ لیکن 1971ء تک اس زمین کا انتقال کا غذات مال میں محکمہ دفاع کے نام نہ ہوا اور سابقہ مالکان اراضی سکنی اغراض کیلئے بیچتے رہے خریداران نے پختہ مکانات تعمیر کرالئے ہیں ۔ اس طرح یہ کچی آبادی وجود میں آئی ۔

یہ درست ہے کہ اب واہ چھاؤنی کی طرف سے اس آبادی میں ایسے مکانات منہدم کئے جارہے ہیں ۔ جن کے مالکان کنٹونمنٹ بورڈ کے مقرر کردہ شرائط کے مطابق اس اراضی کا پٹہ کنٹونمنٹ بورڈ سے حاصل کرنے پر رضامند نہ ہیں ۔

(ج) کنٹونمنٹ بورڈ کا موقف یہ ہے۔ کہ چونکہ یہ اراضی کنٹونمنٹ بورڈ کی ملکیت ہے۔ لہذا جملہ ساکنان آبادی تجاوز کنندگان ہیں اور وہ صرف کنٹونمنٹ بورڈ سے اراضی پٹہ کی صورت میں حاصل کر سکتے ہیں۔

فی الحال ساکنان آبادی کو متبادل جگہ فراہم کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں۔

چوہڑکانہ کلسیاں روڈ کی تعمیر

296* جناب عاشق حسین بھٹی۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چوہڑکانہ کلسیاں روڈ پر کچیانہ نو سے اجنیالوالہ براستہ دیہ کے پاٹھ کا تقریباً سات میل کا ٹکڑا جو سیم نالہ کے ساتھ ساتھ جاتا ہے ابھی تک کچا ہے۔ جسے اہلیان علاقہ کے پر زور مطالبہ کے باوجود تا حال پختہ نہیں کیا گیا۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کے سات میل کے ٹکڑے کو پختہ کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔

(الف) یہ بات درست ہے کہ سڑک ابھی تک کچی ہے۔ مگر اس کے پختہ کرنے کا اختیار ضلع کونسل شیخوپورہ کے ذمے ہے۔ ضلع کونسل اپنے ذرائع اور دوسرے منصوبہ جات کو سامنے رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کرتی ہے کہ کس منصوبے کو ترجیح دی جائے۔ مناسب طریقہ کار یہ ہے کہ اس سڑک کو پختہ کرنے کے لئے ضلع کونسل شیخوپورہ سے رجوع کیا جائے اور وہی اس کا فیصلہ کرنے کی مجاز ہے۔

(ب) جیسا کہ (الف) بالا کے تحت جواب دیا گیا ہے مذکورہ سڑک کو پختہ کرنے کے لیے ضلع کونسل شیخوپورہ سے رجوع کیا جائے۔ حکومت پنجاب ایسی سکیموں کے لئے کوئی رقم علیحدہ مخصوص نہیں کر سکتی۔

ٹاؤن کمیٹی ڈونگہ بونگہ میں قواعد ضوابط کی خلاف ورزی اور بدعنوانی کی تحقیقات

*356 راؤ مراتب علی خان ۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ بہاولنگر ضلع میں واقع ٹاؤن کمیٹی ڈونگہ بونگہ واحد بلدیاتی ادارہ ہے جس میں مروجہ قوانین ، قواعد و ضوابط کی کھلی خلاف ورزی کرتے ہوئے سال 80-1979ء سے لیکر آج تک بدعنوانی فرض کاری اور جعلسازی کے ذریعے لاکھوں روپے کی رقوم خرد برد کر لی گئی ہیں ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ سال 79-1978ء سے لے کر سال رواں سال 85-1984ء تک ادارہ مذکور میں ملی بھگت کے ساتھ جس قدر ٹھیکہ جات سالانہ نیلام عام کئے گئے ہیں ان کی اقساط کو رقوم بقایا چلی آ رہی ہیں جبکہ ایسے بقایا جات کی وصول یابی کے لئے ایک ضابطہ مقرر ہے لیکن ایسی اقساط کی وصول یابی سے دانستہ طور پر اجتناب برتا جا رہا ہے اور ایسے بقایا جات کی رقوم لاکھوں روپے سے متجاوز ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ادارہ مذکور شدید بدعنوانیوں فرض کاریوں اور دھاندلیوں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے ۔

(د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ایسی شدید بدعنوانیوں کی نشاندھی کرنے کے باوجود ذمہ دار ارباب اختیار نے کوئی اقدامات نہیں اٹھائے ۔

(ھ) اگر جزو بالا کا جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت ادارہ مذکور کے حسابات کی جانچ پڑتال اور تحقیقات کے لیئے ڈویژنل اور ضلع کی سطح پر مشتمل افسران کی ایک خصوصی ٹیم مقرر کرنے کو تیار ہے ۔ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ۔

(الف) جی نہیں ۔ تاہم اگر بلدیہ کے کسی اہل کار نے اپنے فرائض میں تساہل برتتے ہوئے بلدیہ کے فنڈز میں ہیر پھیر کی تو موجودہ چیرمین صاحب نے اس اہلکار کے خلاف پولیس

میں کیس رجسٹرڈ کرایا - مثال کے طور پر عطا محمد ولد خوشی محمد واٹر ریٹ کلرک نے واٹر ریٹ کی وصولی کے سلسلے میں غبن کا ارتکاب کیا - جس کی بناء پر پرچہ درج ہوا اور اس کا کیس اس وقت جناب اسپیشل جج انٹی کرپشن بہاول پور کی عدالت میں زیر سماعت ہے - غبن شدہ رقم وصول کرکے داخل بلدیہ فنڈز ہوئی -

(ب) ٹاؤن کمیٹی ڈونگہ بونگہ نے سال 79-1978ء میں کل گیارہ ٹھیکے نیلام کئے - جن میں سے دس ٹھیکہ جات کی کلیہ رقم جمع ہوگئی ہے - اور صرف ایک ٹھیکہ ٹانگہ اسٹینڈ میں مبلغ 2690 روپے خورشید عالم ولد محمد شریف کے ذمہ واجب الوصول ہیں - اس سلسلہ میں ٹاؤن کمیٹی نے استغاثہ زیر لینڈ ریونیو برخلاف مذکورہ ٹھیکیدار جناب اسٹینٹ کمشنر بہاول نگر کی عدالت میں - رخہ 2-10-1983 کیا ہوا ہے جو زیر سماعت ہے -

سالہائے 80-1979ء - 81-1980ء - 82-1981ء - 83-1982ء میں جتنے بھی ٹھیکے نیلام ہوئے ان کی کلیہ رقم وصول ہو چکی ہے -

سال 84-1983ء میں بلدیہ نے کل 13 ٹھیکے نیلام کئے جن میں سے بارہ ٹھیکہ جات کی رقم جمع ہو چکی ہے - البتہ ایک ٹھیکہ آمدنی چونگی ٹال ٹیکس میں سے مبلغ 12747 روپے محمد فکر بھٹی بسم اللہ اینڈ کمپنی سے واجب الوصول ہیں جس کے لئے ٹاؤن کمیٹی نے استغاثہ زیر ضابطہ لینڈ ریونیو بعدالت اسسٹنٹ کمشنر بہاول نگر داخل کررکھا - جو زیر سماعت ہے -

سال 85-1984ء میں کل چودہ ٹھیکے نیلام کئے گئے - جس میں سے نو ٹھیکہ جات کی اقساط باقاعدہ جمع ہوئیں - باقی ٹھیکوں کے سلسلے میں کچھ رقوم ٹھیکیداروں سے واجب الوصول ہیں جن کی وصولی کے لئے ٹاؤن کمیٹی نے قانونی چارہ جوئی کرتے ہوئے لینڈ ریونیو کے تحت استغاثے عدالتوں میں دائر کر رہے ہیں جو زیر سماعت ہیں باقی نادہندہ ٹھیکیداروں کو بقایا رقوم کی ادائیگی کے لئے ابتدائی نوٹس

جاری کئے ہوئے ہیں - عدم ادائیگی کی صورت میں استغاثہ مرتب کرکے متعلقہ عدالت میں برائے وصولی بطور لینڈ ریونیو بھجوا دیا جائے گا -

(ج) جواب جزو (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے -

(د) اس کا جواب بھی جزو (الف) میں دیا جا چکا ہے تاہم جب بھی کوئی بد عنوانی کے متعلق کوئی درخواست موصول ہوئی تو ٹاؤن کمیٹی مذکورہ نے اس کی باقاعدہ پڑتال کر کے کارروائی کرنے میں کسی قسم کا تساہل نہیں برتا گیا -

(ہ) ڈویژن کی سطح پر ایک کمیٹی پہلے ہی تشکیل دی جا چکی ہے جو جناب اسسٹنٹ کمشنر (2) ایگزیکٹو انجینئر ایل جی اینڈ آر ڈی (3) اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ہیڈ کوارٹر) آفس آف دی ڈائریکٹر ایل جی اینڈ آر ڈی بہاول پور پر مشتمل ہے اور یہ کمیٹی جلد ہی بلدیہ ہذا کے خلاف عائد کردہ الزامات کی تحقیقات کر کے اپنی رپورٹ متعلقہ حکام کو برائے مناسب کارروائی پیش کرے گی

اس رپورٹ کی روشنی میں مزید کارروائی کی جائے گی -

قصبہ ڈونگہ بونگہ ضلع بہاولنگر کے تحت مشینری وغیرہ کی مرمت میں ناکامی

***358 - راؤ مراتب علی خان** - کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی توقی از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ :-

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ قصبہ ڈونگہ بونگہ تحصیل و ضلع بہاولنگر میں پینے کا پانی فراہم کرنے کی خاطر حکومت نے لاکھوں روپے کے خرچہ سے واٹر سپلائی سکیم کے تکمیل کے کچھ عرصہ بعد ٹاؤن کمیٹی کی تحویل میں دے دی گئی تھی -

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ واٹر سپلائی سکیم کا واٹر سٹوریج بنک - فلٹر بیڈ اور کنواں جو سال 68-1967ء میں تعمیر کئے گئے تھے پانی کے ساتھ آنے والی مٹی کی وجہ سے نصف سے زیادہ پر ہو چکا ہے اور مٹی متعفن ہونے کی وجہ سے پانی میں کیڑے تیرتے ہوئے نظر آتے ہیں -

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی - ایچ - او بہاولنگر کی وساطت سے پانی کو لیبارٹری میں متعدد مرتبہ تجزیہ کیلئے بھجوایا گیا اور نتیجاً پانی کو مضر صحت قرار دیا جا چکا ہے -

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ وسائل کی کمی کے باعث ٹاؤن کمیٹی ڈونگہ بونگہ مذکورہ واٹر سپورپج بنک - کنواں - فلٹر بیڈز کی مرمت کروانے میں ناکام رہی اور اسی طرح ٹیکنیکل عملہ کی عدم فراہمی کی صورت میں واٹر سپلائی سکیم کو صحیح خطوط پر چلانے اور قصبہ کی 20 ہزار نفوس پر مشتمل آبادی کو صحت مند اور صاف ستھرا پانی فراہم کرنے میں کلیتاً ناکام ہو چکی ہے -

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ناکارہ واٹر سپلائی سکیم کو کارآمد بنانے کیلئے مخصوص گرانٹ جاری کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی -

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت نے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے توسط سے قصبہ ڈونگہ بونگہ میں تقریباً 4 لاکھ روپے کی لاگت سے واٹر سپلائی سکیم تعمیر کی تھی - جو کہ جولائی 1970ء کو ٹاؤن کمیٹی کی تحویل میں دی گئی -

(ب) فلٹر بیڈ اور کنواں کی صفائی کی جاتی ہے اور پانی باقاعدہ فلٹریشن کے بعد دیا جاتا ہے - یہ غلط ہے کہ پانی میں کیڑے نظر آتے ہیں - جب سے یہ سکیم تعمیر ہوئی ہے اس کی مرمت بلدیہ کے محدود وسائل کی وجہ سے نہ کرائی جا سکی ہے - ٹاؤن کمیٹی ہذا ڈویژن میں سب سے کم آمدن والا ادارہ ہے -

(ج) ڈی ایچ او صاحب بہاول لنگر نے پانی کا نمونہ واٹر ورکس سے پانی کے فلٹر ، بیڈ اور کنواں سے گذرنے سے پہلے کیا - اور اسی لئے اس کا نتیجہ منفی آیا - پانی فلٹر بیڈ سے گذرنے کے بعد ہی صاف ہوتا ہے اور آگے شہر میں تقسیم کیا جاتا ہے ڈی ایچ او کو ہدایت کر دی گئی کہ ہے وہ شہر میں

دوبارہ کسی بھی واٹر کنکشن سے نمونہ لے کر اس کا تجزیہ کرنے کے بعد رپورٹ کریں -

(د) یہ درست ہے کہ ٹاؤن کمیٹی ہذا کے وسائل محدود ہیں اور بلدیہ ہذا ہر سال ہزاروں روپے کی رقم فلٹر بیڈ و کنواں کی صفائی اور بلیچنگ پوڈر اور پھٹکڑی وغیرہ کی خرید پر صرف کرتی ہے -

(ہ) بلدیہ ہذا نے سال 85-1984ء میں مبلغ 50 ہزار روپے بطور 10/1 حصہ بابت حصول توسیع واٹر سپلائی محکمہ تقسیم پی ایچ ای بہاول نگر کے پاس جمع کروائے تھے - اس سکیم کی منظوری کی صورت میں پی ایچ ای کی طرف سے 4,50,000 روپے بطور امداد ملیں گے - محکمہ پی ایچ - ای کو لکھا گیا ہے کہ وہ اس توسیع سکیم کی جلد منظوری دیں -

ممبران یونین کونسل نمبر 43 تحصیل جڑانوالہ کو اجلاس کی کارروائی کی نقل کی فراہمی

*365 - **سردار الطاف حسین**—کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ممبران یونین کونسل نمبر 43 تحصیل جڑانوالہ کو آج تک کسی اجلاس کی منظور شدہ کارروائی کی نقل مہیا نہیں کی گئی - جسکے لئے ممبران نے حسب ضابطہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ کو بھی درخواستیں دی ہیں -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی تمام اجلاسوں کی کارروائی کی نقول مذکورہ یونین کونسل کے ممبران کو مہیا کرنے کو تیار ہے - اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی

(الف و ب) چیئرمین یونین کونسل ہذا سے تحریری رپورٹ طلب کی گئی تھی ، جس کی روشنی میں جواب درج ذیل ہے -

حسب قواعد ہر میٹنگ کے ایجنڈا کے ساتھ گزشتہ اجلاس کی کارروائی کی نقول ممبران کو ارسال کیجاتی ہیں تاکہ وہ اسے پڑھ سکیں اور آئندہ اجلاس میں اسکی توثیق کے سلسلہ میں بحث میں حصہ لے سکیں۔ ہر میٹنگ نوٹس ، ایجنڈا اور گزشتہ میٹنگ کی کارروائی بذریعہ نائب قاصد ڈاک رجسٹر میں باقاعدہ اندراج کر کے بھجوائی جاتی ہیں اور ہر ممبر سے وصولی کے دستخط لئے جاتے ہیں۔ جسکا ریکارڈ یونین کونسل میں موجود ہے۔ تاہم اگر کسی شخص کو کسی کارروائی کی نقل درکار ہو وہ حسب ضابطہ نقل فیس داخل فنڈ یونین کونسل کرے اور یونین کونسل کو نقل فراہم کرنے میں کوئی عذر نہ ہے۔

ڈاھرانوالہ ضلع بہاولنگر کو ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دینا

*373۔ چوہدری محمد اکرم۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ قصبہ ڈاھرانوالہ یونین کونسل 169 مراد سالی آمدن کے لحاظ اور دیگر منصوبہ جات کی کارکردگی میں سال 84-1983ء میں صوبہ میں اول آئی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ یونین کونسل 169 مراد ڈاھرنوالہ کو 84-1983ء میں ایک لاکھ روپیہ صوبہ میں اول آنے پر حکومت کی طرف سے انعام ملا تھا۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ڈاھواتوالہ کے ملحقہ چکوک 169 مراد ,174 مراد 168 مراد اور 3/33۔ آر کو ملا کر آبادی 10 ہزار سے زیادہ ہے۔

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ڈاھرانوالہ میں مندرجہ بالا چکوک پر مشتمل ایک ٹاؤن کمیٹی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اسکی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی

(الف) یہ حقیقت ہے کہ یونین کونسل چک نمبر 160 مراد ڈاھرانوالہ اپنی آمدن اور منصوبہ جات کی کارکردگی کے لحاظ سے بہاول پور ڈویژن میں اول آئی ہے۔ اور سال 83-1982ء میں اول انعام کیلئے مستحق قرار دی گئی ہے۔

(ب) یہ حقیقت ہے کہ یونین کونسل 160 مراد ڈاھرانوالہ کو سال 83-1982ء میں ڈویژن بھر میں اول آنے پر ایک لاکھ روپیہ انعام دئیے جانے کا فیصلہ ہوا تھا - اور جناب ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ بہاولپور نے چیئرمین صاحب یونین کونسل چک نمبر 169/مراد کو بذریعہ ٹیلی پرنٹر نمبر ایل - جی - اے 554/20-9318 مورخہ 84-10-11 کو لاھور اسمبلی ھال میں جناب گورنر صاحب کی زیر صدارت تقریب میں شرکت کرنے اور ان کے دست مبارک سے انعام وصول کرنے کے لئے احکام صادر کئے تھے -

(ج) چکوک 169 مراد , 174 مراد , 168 مراد اور 3/33 - آر کی آبادی بمطابق مرد شماری رپورٹ 1981ء حسب ذیل ہے —

(1) چک نمبر 169/مراد	2154
(2) چک نمبر 174/مراد	3031
(3) چک نمبر 168/مراد	1540
(4) چک نمبر 3/33 آر	2436
میزان	9161

بمطابق قاعدہ 6 (2) (ڈی) کسی علاقہ کو ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دینے کے لئے دس ہزار کی آبادی ہونا ضروری ہے - تاہم حکومت کو اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی قصبہ کو جسکی آبادی پانچ ہزار سے زائد اور دس ہزار سے کم ہو بھی ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دے سکتی ہے - زیر قاعدہ (4) (بی - 2) 6 مقامی حکومت کے آرڈیننس مجریہ 1979ء کے تحت کسی بھی لوکل کونسل کا ایریا یکجا ہونا ضروری ہے کیونکہ مندرجہ بالا چکوک مل کر یکجا آبادی نہیں ہے لہذا فی الحال اسکو ٹاؤن کمیٹی کا درجہ نہیں دیا جا سکتا - جہاں تک ڈاھرانوالہ چک نمبر 169 کا تعلق ہے اسکی آبادی 2154 ہے - لہذا وہ قانون کے تقاضے پورے نہیں کرتی اور نہ ھی اسکو ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دیا جانا مناسب ہے -

جڑانوالہ لاھور روڈ پر قادر آباد لنک براستہ ھفت مدد ھیڈ بلوکی تک سڑک کی تعمیر

***382 ۔ محمد افضل خان ۔** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ جڑانوالہ لاھور روڈ پر قادرآباد لنک نہر کے کنارے تقریباً ساڑھے چار میل کا ٹکڑا اور وھاں سے بند کے ساتھ ساتھ تقریباً ساڑھے آٹھ میل کا ٹکڑا براستہ ھفت مدد ھیڈ بلوکی تک کچا ہے جسکی وجہ سے علاقہ کے تقریباً 40 دیہات کے کاشتکاروں کو اپنی جنس شہر منڈی تک لے جانے میں سخت مشکلات کا سامنا ہے اور خاص طور پر بارشوں کے دنوں میں آمدورفت ناممکن ھوتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت مذکورہ دونوں کچے ٹکڑوں کو جس کا سروے 83-1982ء میں کیا گیا تھا ۔ پختہ کرکے غریب کاشتکاروں کی مشکل کا مداوا کرنے کو تیار ہے ۔ اگر ایسا ہے تو یہ کام کب تک شروع ھونے کی امید ہے ۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی

ضلع کونسلیں اپنے وسائل کے اندر اپنی طے کردہ ترجیحات کے مطابق اپنا سالانہ ترقیاتی پروگرام ترتیب دیتی ھیں ۔ چیئرمین ضلع کونسل کی رپورٹ کے مطابق مجوزہ راستے کو پکا کرنے کی سکیم ضلع کونسل کے ترقیاتی پروگرام میں شامل نہ ہے اور نہ ھی محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کی طرف سے کھیت سے منڈی سرکار کے تحت اس سکیم کی شفارش ضلع کونسل کو کی گئی ہے ۔

کھوکھر روڈ لاھور کی مرمت

***401 ۔ میاں محمود احمد ۔** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ کھوکھر روڈ لاھور جو کہ داتا نگر اور بیکو کو آپس میں ملاتی ہے ۔ عرصہ دراز سے ٹوٹی ھوئی ہے اور مرمت طلب ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کو مرمت کرانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ھاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ھیں ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی

کھوکھر روڈ قابل مرمت نہ ہے بلکہ اس سڑک کی تعمیر نو مطلوب ہے سیکریٹری محکمہ بلدیات نے اس سڑک کی تعمیر نو کے لئے ھدایات جاری کردی ھوں ۔ سڑک مذکورہ کی تصریحات طے کرنے کے لئے ایک کمیٹی مشتمل بر سپرنٹنڈنٹ انجینئر (دیہی ترقی) چیف انجینئر ایل ڈی۔اے اور چیف انجینئر لاھور میونسپل کارپوریشن قائم کی گئی ہے ۔ جو اس علاقے کا دورہ کرنے کے بعد اپنی رپورٹ پیش کرے گی ۔

ووٹروں کی تازہ فہرست

***413 ۔ میاں مختار احمد شیخ ۔** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ :۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت ووٹروں کی تازہ فہرست تیار کرنے پر غور و خوض کر رہی ہے کیونکہ سابقہ فہرست بہت پرانی ہو چکی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو نئی فہرست کب تک تیار ہو جائیگی ؟

وزیر مقامی حکومت دیہی ترقی ۔

(الف) صوبائی حکومت ووٹروں کی فہرست از خود تیار نہیں کرتی ۔ قانون کے مطابق ووٹروں کی لسٹ الیکشن کمیشن تیار کرتا ہے اور یہ الیکشن کمیشن کی صوابدید پر ہے کہ وہ کب اور کیسے فہرستیں مرتب کرے ۔ جو فہرستیں الیکشن کمیشن صوبائی اسمبلی انتخابات کے لئے مرتب کرتا ہے وہ مقامی حکومت کے آرڈیننس مجریہ 1979ء کے قاعدہ نمبر 18 کے تحت صوبائی حکومت اس فہرست کو لوکل کونسلوں کے انتخابات کے لئے اپنا (او - پی - ٹی) لیتی ہے تاہم صوبائی حکومت کے علم میں یہ بات ہے کہ نئی فہرستیں تیار کرنے کا کام الیکشن کمشن کے زیر غور ہے ۔

(ب) مندرجہ بالا جواب کی روشنی میں جز (ب) کے جواب کی ضرورت نہ ہے ۔

جناب محمد گلفام اشرف ۔ جناب والا میں آپ کے سامنے ایک تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ اس اجلاس کی کارروائی کے شیڈول سے ظاہر ہے مورخہ 16 17 اور 20 اکتوبر کو امن عامہ کی صورت حال پر بحث ہو گی ۔ چونکہ یہ ایک بہت اہمیت کا مسئلہ ہے تو میں اپنی طرف سے اور اس ایوان کے دیگر ممبران کی طرف سے آپ کی وساطت سے جناب قائد ایوان کی خدمت یہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس دوران اس ایوان میں موجود رہیں تاکہ وہ اس ایوان میں آنے والی ہر نئی تجویز اور فاضل اراکین کے جذبات سے واقف ہو سکیں اور متاثر ہو سکیں او اس پر مناسب عملدرآمد ہو ۔

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر - شکریہ - اب اس کے بعد تحریک استحقاق کو take-up کیا جاتا ہے اور چوہدری محمد اعظم چیمہ صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 8 زیر غور ہے -

اسمبلی سیکرٹریٹ کی علیحدگی

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جناب والا میں ایک مخصوص مسئلے کو زیر بحث لانے کیلئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے - مسئلہ یہ ہے کہ آئین کے آرٹیکل 87 کو جب آرٹیکل 127 کے ساتھ پڑھا جائے تو یہ بات صاف عیاں ہے کہ اسمبلی کا سیکرٹریٹ علیحدہ ہو گا جو جناب سپیکر کے ماتحت ہو گا - مگر ستم ظریفی یہ ہے کہ پنجاب گورنمنٹ رولز آف بزنس کے تحت اسمبلی سیکرٹریٹ کو محکمہ قانون کے تحت دکھایا گیا ہے - یہ آئین کی صریحاً خلاف ورزی ہے جس سے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے - لہذا اس مسئلے پر فوری بحث کی جائے - کیونکہ قومی اور دیگر صوبائی اسمبلیوں کے سیکرٹریٹ خود مختار ہیں ، اسلئے صوبائی اسمبلی پنجاب کا سیکرٹریٹ خود مختار ادارہ ہونا ضروری ہے -

وزیر قانون - جناب سپیکر ، فاضل محرک نے جس مسئلے کی نشاندہی کی ہے ، اسی میں آئین کی دفعات کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے آئین میں لفظ Separate ہے ، لفظ Independent نہیں ہے -

رانا پھول محمد خان - آرٹیکل 87 کو آرٹیکل 127 کے ساتھ پڑھا جائے -

وزیر قانون - دونوں ہی دفعات کو ملا کر ، دونوں ہی آرٹیکل کو ملا کر - آئین میں جہاں بھی اسمبلی کا ذکر آیا ہے وہاں پر لفظ Separate ہے Article 87 read with Article 127. ان دونوں آرٹیکلز میں اسمبلی کا جو تذکرہ ہے وہ لفظ Separate ہے ، لفظ Independent نہیں ہے - لیکن اس معاملہ پر جناب سپیکر نے بھی وزیر اعلیٰ پنجاب کو اپنے خیالات سے آگاہ کیا اور اس مسئلہ پر اس وقت پوری توجہ کے ساتھ چھان بین کی جا رہی ہے کہ آئین کی ان آرٹیکل کے مطابق پنجاب اسمبلی کا

status اس کے مطابق ہے یا نہیں - آج بھی اسی موضوع پر وزیر اعلیٰ پنجاب سے ہماری گفتگو ہوئی ہے اور میں ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ جہاں تک آئین کا تعلق ہے ، اس کی یقینی طور پر اور مکمل طور پر پاسداری کی جائے گی - جناب سپیکر کی اس چٹھی کی روشنی میں جو کہ جناب سپیکر نے وزیر اعلیٰ پنجاب کو تحریر فرمائی ، دیگر صوبائی اسمبلیوں سے بھی رابطہ قائم کیا گیا ہے اور ان سے بھی اس موضوع پر آراء حاصل کی جا رہی ہیں - انشاءاللہ ان کی آراء کے آنے کے ساتھ اس مسئلے پر مزید غور ہو گا - یہ آئینی مسئلہ پہلے بھی زیر بحث رہا ہے - لاء ڈیپارٹمنٹ اور اسمبلی سیکرٹریٹ پہلے بھی اس مسئلے پر خط وکتابت کرتا رہا ہے -

جس کا بنیادی مقصد لفظ separate کی تشریح ہے کہ کیا separate سے مراد independent ہے یا نہیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ اس مسئلے پر بہت جلد بغیر کسی تاخیر کے جہاں بین کرنے کے بعد جناب وزیر اعلیٰ اور جناب سپیکر مل کر اس پر حتمی فیصلہ کر لیں گے - لیکن جہاں تک اس تحریک استحقاق کے قانونی پہلو کا تعلق ہے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ قاعدہ 55 (3) کے مطابق حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والا واقعہ نہیں ہے اس اسمبلی کی جو حیثیت ہے وہ آج ہی سے نہیں ، بلکہ 1973ء کے اس آئین کے بننے کے وقت اور اسکے بعد وہی رہی ہے جو آج ہے دوسرا یہ ہے کہ جہاں تک استحقاق کا معاملہ ہے اس چیز کی وضاحت سے اس معزز ایوان یا اس معزز ایوان کے کسی رکن کا استحقاق مجروح نہیں ہوتا بلکہ یہ اسمبلی کے سیکرٹریٹ اور حکومت یعنی دو محکموں کے درمیان ایک وضاحت طلب مسئلہ ہے جس کی وضاحت انشاءاللہ جلد کر کے اس کا فیصلہ کر لیا جائے گا - اس لئے جناب سپیکر میری گزارش یہ ہے کہ جہاں تک اس تحریک استحقاق کے قانونی پہلو کا تعلق ہے یہ recent واقعہ نہیں ہے - اس لحاظ سے یہ تحریک استحقاق کے دائرہ کار میں نہیں آتی - جہاں تک اس مسئلے کے عملی پہلو کا تعلق ہے میں نے پہلے ہی اس بات کی یقین دہانی کرائی ہے اور آج صبح یہاں پر حاضر ہونے سے پہلے جناب وزیر اعلیٰ پنجاب سے اس مسئلے پر ہماری تفصیلی گفتگو ہوئی ہے اور میں محرک کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ اس constitutional point پر بہت جلد فیصلہ کرکے اس پر آئین کی روشنی میں درست عملدرآمد کیا جائے گا -

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر سر - جناب سپیکر میں جناب کی اجازت سے جناب وائس صاحب سے یہ گذارش کروں گا اور ان

کے علم میں یہ بات لاؤں گا کہ آئین ایک اتنی قابل احترام کتاب ہے کہ جو قوموں کے لئے نہایت ضروری ہوتی ہے اور آئین میں دی ہوئی دفعہ کے بعد وزیر اعلیٰ یا محکمہ قانون یا جناب وائس صاحب کو اہمیت نہیں دی جا سکتی - آئین میں فیصلہ شدہ معاملہ صاف ہے - بلوچستان ، سرحد اور سندھ کی اسمبلیاں Independent ہیں اور ہماری اسمبلی اس لئے غلامی کا طوق پہنے ہوئے ہے کہ یہ سب سے بڑا صوبہ ہے - اس لئے اس پر کس کی گفتگو کس کی بات کی ہمیں ضرورت نہیں ہے - میں ان کے علم میں یہ بات لا دوں کہ تحریک استحقاق کے ضمن میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والا معاملہ کے متعلق میری گذارش یہ ہے کہ آٹھ سال تک تو یہاں اسمبلی تھی ہی نہیں جب اسمبلی وجود میں آئی اور ارکان کو اس کا علم ہوا کہ ہمارا تو اپنا سیکرٹریٹ بھی یا اختیار نہیں ہے ہم اس صوبے میں ہونے والی کارروائی کے بارے کس طرح یہ کہہ سکتے ہیں کہ بااختیار اسمبلی نے فیصلہ کیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہماری یہ اسمبلی با اختیار نہیں ، سیکرٹریٹ با اختیار نہیں تو ہم بھی با اختیار نہیں ہیں - اس لئے میں یہ گذارش کروں گا کہ کوئی مشورہ کئے بغیر اس معزز ایوان کی رائے یہ ہے کہ اس تحریک کو ہم ایک تجویز میں تبدیل کرتے ہوئے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ 5 روز سے پہلے جناب گورنر پنجاب اس کے متعلق حکم جاری کریں کہ محکمہ قانون کے تابع یہ معزز ایوان نہیں ہے ، بلکہ یہ independent ایوان ہے جہاں تک آپ کی یقین دہانی کا تعلق ہے ، جہاں آپ کی ذات کا تعلق ہے ، مجھے یقین ہو سکتا ہے ، ارکان اسمبلی کو یقین ہو سکتا ہے ، لیکن محکمے والے جو اطلاعات آپ کو دیتے ہیں ان پر آپ یقین نہ کیا کریں - چونکہ کمیٹی یقین دہانی بن چکی ہے ہر غلط جواب دینے والے وزیر کو اس کمیٹی کے سامنے ایک فریق کی حیثیت سے پیش ہونا ہو گا - میں یہ بھی عرض کردوں کہ کل کی میری تحریک التوائے کار پر آپ نے جو جواب دیا ہے کہ صرف تین مضمون ہیں ، میں آپ کی اطلاع کے لئے پبلک سروس کمیشن کی وہ چٹھی جو 10 مضامین پر مشتمل ہے آپ کو سپیکر صاحب کی وساطت سے پیش کرتا ہوں - پھر آپ بھی بتائیے کہ آپ کی یقین دہانیوں پر کون یقین کرے گا اگر اس طرح سے غلط یقین دہانیاں رہیں -

وزیر قانون - جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر سر - میرے فاضل بھائی تحریک استحقاق سے تحریک التواء پر چلے گئے -

جناب سپیکر - رانا صاحب محترم لاء منسٹر پوائنٹ آف آرڈر پر

بولنا چاہتے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان - ہم گورنمنٹ پنجاب سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ 5 روز کے اندر independent Secretariat صوبائی اسمبلی قرار دے دے ۔ اور اس میں لمبی چوڑی بات نہیں ہے ۔

(نعرہ کے تحسین)

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر میں پوائنٹ آف آرڈر کے نکتہ نگاہ سے یہ گزارش کر رہا تھا کہ اس وقت جو زیر بحث مسئلہ ہے وہ تحریک استحقاق کا ہے اور فاضل رکن تحریک التوا پر چلے گئے ۔ اس لئے اس پر رہتے ہوئے اب میں جناب فاضل رکن کی اس بات پر آتا ہوں کہ انہوں نے اس کو حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے واقعہ کی جو تشریح فرمائی ہے اور جس کے مطابق انہوں نے ارشاد فرمایا چونکہ 8 سال کے بعد یہ اسمبلی اب وجود میں آئی ہے اس لئے ہم اس مسئلے کو اب لا رہے ہیں ۔ اس لحاظ سے ان کے کہنے کے مطابق یہ recent occurrence کا معاملہ ہو گیا میں گذارش کروں گا کہ اگر یہ اسمبلی 8 سال کے بعد بھی خدا کے فضل سے وجود میں آئی ہے تو پھر یہ اس اسمبلی کا تیسرا اجلاس ہے ۔ اس لحاظ سے بھی یہ recent occurrence نہیں ہے اور قانونی لحاظ سے یہ تحریک استحقاق admissibility کے دائرہ کار میں نہیں آتی ۔ لیکن جہاں تک اس واقعے کا تعلق ہے اس کے متعلق میں پھر گزارش کرتا ہوں ، جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ اس کے خلاف تو کوئی بات نہیں ہوئی ۔ اور میں نے یہ گذارش کی ہے کہ اس واقعے پر پوری سنجیدگی کے ساتھ غور و فکر ہو رہا ہے اور اس کے constitutional پہلو کو دیکھتے ہوئے اس پر انشاءاللہ بہت جلد فیصلہ کیا جائے گا ۔

جناب سپیکر - وائس صاحب ، آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ You are speaking on a point of order.

چوہدری غلام رسول - پوائنٹ آف آرڈر سر ۔ اس میں میری یہ گذارش ہے کہ ہمارے معزز وزیر قانون صرف یہ (b) provision جو ہے

-The motion shall relate to a single specific matter of recent occurrence.

صرف یہی پڑھتے ہیں دوسری جو پانچ provisions ہیں ، ان پر ان کا کبھی خیال ہی نہیں جاتا صرف اس کا سہارا لیتے ہیں ۔ تو تحریک استحقاق کے متعلق الفاظ یہ ہیں :

The right to raise a question of Privileges shall be governed by the following conditions namely : —

(i) (ii) (iii) (iv) and (v)
یہ پانچ conditions ہیں تو ہمارے معزز وزیر قانون صرف یہ جو centre میں ٹھہرا ہے - recent occurrence کو پڑھتے ہیں دوسری نہیں پڑھتے - تو یہ جو پرولیج موشن ہے ، بڑا clear ہے -

Rule 67 (b) :
The motion shall relate to a single specific matter of the recent occurrence.
The right to raise a question of privilege shall be governed by the following conditions namely : (i) (ii) (iii) قانون میں صرف third provision کو پڑھتے ہیں دوسری کوئی نہیں پڑھتے یہ تحریک استحقاق بڑا clear ہے recent occurrence بھی اس کا حصہ ہے -

The matter shall be such as required the intervention of the Assembly. تو یہ time barred نہیں ہوگیا - وزیر موصوف کہہ رہے ہیں کہ یہ That has become time barred. تیسرا اجلاس ہے - اور یہ پہلے point out نہیں کیا گیا تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ تحریک استحقاق قاعدہ کے دائرہ کار میں ہے اور صحیح ہے - کوئی اچھی ہو تو اس کو conced کرنا بھی اچھی روایت ہے - اور یہ ضروری نہیں ہے کہ ان کا یہ فرض ہے کہ ہر تحریک استحقاق کی وہ مخالفت کریں - اور یہ کہیں کہ یہ خلاف قاعدہ ہے ،

جناب سپیکر — اس کی مخالفت تو نہیں کی گئی ہے -

چوھدری غلام رسول—وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ خلاف قاعدہ ہے -

جناب سپیکر — چیمہ صاحب -

چوھدری محمد اعظم چیمہ—وزیر موصوف سے ارشادات سننے کے بعد میں آپ سے عرض کروں گا کہ آرٹیکل 87 پہ جناب ذرا غور فرمائیں اس میں ہے -

87 (1) Each House shall have a separate Secretariat :
Provided that nothing in this clause shall be construed as preventing the creation of posts common to both Houses.
(2) Parliament may by law regulate the recruitment and conditions of service of persons appointed to the secretarial staff of either House.

(3) Until provision is made by Parliament under clause (2) the Speaker or, as the case may be, the Chairman may, with approval of the President, make rules regulating the recruitment and conditions of service, of persons appointed to the secretariat staff of the National Assembly or the Senate.

اس کے بعد میں ان کو دوسرے آرٹیکل کی طرف لے جاؤں گا - اس کے بارے میں انہوں نے اختلاف پیش نہیں کیا - میں ایوان کا مزید وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا وہ اس پہ شاید یقین رکھتے ہیں کہ اس کے ساتھ وہ پڑھا جائے - پارلیمنٹ ایک ہی ہوتی ہے خواہ وہ قومی ہو یا صوبائی - اس کے ایک ہی طرز کے قوانین اور رولز ہوتے ہیں - جہاں تک وزیر موصوف نے یہ فرمایا کہ یہ تحریک استحقاق نہیں بنتی تو میں ان کی توجہ قاعدہ 55 کی طرف مبذول کرانا چاہوں گا -

Rule 55 (1) The question shall relate to a privilege granted by the Constitution, any law or rules made under any law:

یہ ملک انگلستان نہیں ہے - یہ پاکستان ہے - ہم ایک آئین کے ذریعے چل رہے ہیں - میں وزیر موصوف کی پاک خدمت میں یہ عرض کروں گا separate کا مطلب خدا نخواستہ یہ نہ لیں کہ سیکرٹریٹ کے سارے سٹاف کو چھٹی ہو جائے گی - اور صرف سپیکر اور ڈپٹی سپیکر یہ سیکرٹریٹ چلائیں گے - اور یہ سیکرٹریٹ ان دونوں کے وجود سے قائم ہوگا - میں ان کی خدمت میں یہ بھی عرض کروں گا کہ ہم لوگ جو آزادی چاہتے ہیں ہمارا ایمان ہے کہ قائد ایوان با اختیار ہو گا - ہمارے ممبران با اختیار ہوں گے ہمارا ہاؤس با اختیار ہوگا - اور اسی طریقے سے ہم چل سکیں گے میں محکمہ قانون سے نفرت نہیں کرتا - وہ ہمارے بھائی ہیں ہمارے افسر ہیں - وہ تجربہ کار ہیں - ان کا کام بہت زیادہ ہے آئین کے مطابق ان کو وہی کرنا چاہیئے - جب ہمارا سربراہ موجود ہے ہمارا چیئرمین موجود ہے ہمارا سپیکر موجود ہے تو اصولی طور پر گورنر صاحب کو یہ فیصلہ کر دینا چاہیئے - میں وزیر موصوف سے ایک بات یہ بھی عرض کروں کہ اگر وہ کوشش کریں - لاء ڈیپارٹمنٹ کا محکمہ صوبہ سرحد صوبہ بلوچستان اور صوبہ سندھ میں بھی از خود سنبھال لیں - تا کہ وہ سیکرٹریٹ بھی سپیکر کے ماتحت نہ رہے - پھر عرض کروں گا کہ قومی اسمبلی کا سیکرٹریٹ سپیکر چلا رہا ہے کیا پنجاب میں کوئی خطرہ ہے ؟ کیا پنجاب کا سپیکر محب وطن نہیں ؟ کیا وہ ہم میں سے نہیں ؟ کیا ہم نے ان کو نہیں چنا ؟ میں ان کی خدمت میں یہ بھی عرض کروں گا اگر یہ مسئلہ ''میں نہ مانوں'' والا قائم رہا تو

یہ معاملہ ضد والا ہوگا ۔ اصول کے مطابق نہ ہو گا ۔ وکالت اصول assistance کا جو فرض ہوتا ہے اگر کوئی اصولی بات ہو تو ہر سر عام تسلیم کرنی چاہیئے ۔ میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کردوں کہ سیکرٹریٹ کے متعلق گورنر صاحب نے اس وقت نوٹیفکیشن جاری کیا تھا ۔ جب اس وقت کے گورنر اور وزیر اعلیٰ میں اختلاف تھا ۔ اور ان کے درمیان شکرنجی تھی ۔ اس بنا پر انہیں ضرورت محسوس ہوئی ۔ آج جب کہ ایوانی حکومت کا دور آچکا ہے ۔ ہمارا وہ سلسلہ قائم ہو چکا ہے ۔ جب ہم نے اختیار دے دیا ہے کہ وزیر اعلیٰ با اختیار ہوگا اور وہ ہر کام اصولی طور پر کرے گا تو گورنر صاحب کو یہ مہربانی فرمانی چاہیے ۔ یہ فیصلہ فوری طور پر واپس لینا چاہیے ۔ جیسے کہ ہمارا قانون اس بات کی demand کرتا ہے میں بھی request کرتا ہوں اور اپنے ساتھیوں سے بھی میں یہ استدعا کروں گا خواہ وزراء ہوں پارلیمنٹری سیکرٹری ہوں اور خواہ وہ ہمارے ساتھی ممبر ہوں کہ جو حق کی بات ہو اصول کی بات ہو اس کو تسلیم کرنا چاہیئے یہ میری ذات کا مسئلہ نہیں ہے آپ کی ذات کا مسئلہ نہیں ۔ یہ اصول اور قانون کا مسئلہ ہے اس پر ڈٹے رہیں گے ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر میرے فاضل رکن نے اس تحریک کے سلسلہ میں قاعدہ 55 کا حوالہ دیا ہے ۔ میں یہ پہلے ہی عرض کرچکا ہوں کہ اس کی admissibility کے علاوہ کوئی ایسی بات نہیں ہوئی وہ یہ کہیں کہ اصولی طور پر اس مسئلے سے اختلاف کیا گیا ۔ اس مسئلے پر تو میرے بھائی بولتے چلے گئے ۔ جناب سپیکر کی وساطت سے یہ عرض کروں گا کہ :-

وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہ تھا
وہ بات ان کو بہت ناگوار گذری ہے

جہاں تک اس معاملے کے آئینی پہلو کا تعلق ہے اس کے بارے میں تو میرے منہ سے کوئی ایک لفظ ایسا نہیں نکلا جو اس کے خلاف گیا ہو ۔ لیکن جہاں تک اس تحریک استحقاق کے قانونی پہلو کا تعلق ہے ۔ میرے بھائی نے اس کی admissibility کے لئے واضح طور پر قاعدہ 55 کا حوالہ دیا ہے جو اب میں انہی کے احترام پڑھتا ہوں ۔ اور یہ ہے ۔

Rule 55. The right to raise a question of privilege shall be governed by the following conditions, namely :

(iii) the question shall relate to a specific matter of recent occurrence :

(قطع کلامیاں)

جناب والا ۔ جیسا کہ میں عرض کر رہا تھا قاعدہ 55 کا پہلا پیرا یہ وضاحت کر رہا ہے کہ کوئی نکتہ استحقاق پیش کرنے کے لئے قاعدہ 55 کے پانچوں sub-paras کا پورا ہونا لازمی ہے۔ لفظ "condition" نہیں ہے لفظ "conditons" ہے اور اس میں سے ایک (iii) sub-para یہ کہتا ہے کہ مسئلہ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے مخصوص معاملے سے متعلق ہو گا ۔ قانونی قاعدے کے مطابق تحریک استحقاق کا ان تمام شرائط کو پورا کرنا اس کی لازمی شرائط کا حصہ ہے ۔ لہذا قاعدہ کے مطابق یہ تحریک استحقاق recent occurrencese نہیں ہے ۔

اس کا جو دوسرا پہلو ہے اس کے متعلق میں نے گذارش کی اس معاملے آئینی پہلو میں لفظ "separate" جو ہے اس کی تشریح ہو رہی ہے ۔ اس پر کوئی اختلاف رائے پیدا نہیں ہو گا ۔ اس لئے اس مسئلے کو جناب سپیکر اور وزیر اعلیٰ پوری پیش رفت کے ساتھ آگے بڑھا رہے ہیں اور یہ انشاءاللہ جلد ہی طے ہو جائے گا ۔ اگر محرک یہ سمجھتے ہیں کہ کسی کمیٹی کو اس پر غور کرنا چاہیئے ۔ تو یہ درست نہ ہو گا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ اس قاعدہ کو اگر آپ پڑھیں تو اس میں یہ درج ہے کہ مسئلہ آئین کس قانون کے تحت وضع کردہ قواعد کے تحت وضع کردہ استحقاق کے متعلق ہو گا ۔ اب چونکہ آئین نے ہمیں یہ حق دیا ہے ۔ اس لئے یہ تحریک استحقاق آئی ہے کیونکہ آئین کی خلاف ورزی ہو رہی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ رانا صاحب میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ لاء منسٹر صاحب کو اپنی بات مکمل کرنے دیجئے ۔

جناب وزیر قانون ۔ جناب والا میں گذارش کر رہا تھا کہ اگر اس پہلو پر مزید سوچ و بچار کی ضرورت ہے تو یہ اس قاعدے کے مطابق جس کا تذکرہ میرے بھائی رانا صاحب نے کیا استحقاق مجروح نہیں ہو رہا قانون کے مطابق میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے اور پھر عرض کرتا ہوں کہ جہاں تک اس معزز ایوان اور معزز ممبران کا تعلق ہے ۔ اسمبلی سیکرٹریٹ کے Independent یا separate ہونے یا نہ ہونے سے ان کا استحقاق مجروح نہیں ہوتا وہ کئی بات یہ کہ اس مسئلہ کو حل ہونا چاہیئے ۔ میں گذارش کروں گا کہ اگر ہم چاہتے ہیں تو اسے آپ کی جو سٹینڈنگ کمیٹی لاء اینڈ پارلیمانی افیئرز ہے اس کو ریفر کر دیں ۔ اس پر وہ دیکھ لیں گے اور مل کر اس کا فیصلہ انشاء اللہ جلد کر لیں

جناب سپیکر آپ اس پر کچھ فرمانا چاہیں گے ۔

چوہدری محمد رفیق جی ہاں ۔ میں کچھ عرض کرنا چاہوں گا۔ چیمہ صاحب کی یہ تحریک استحقاق پیش ہوئی ہے کہ آئینی تقاضے اور جمہوری روایات کو باقی ضرورتوں کے تابع رکھنا احسن بات نہیں ہے ۔ اور اس ضمن میں پیش ہونے والی قرارداد کی حمایت میں گذارش کروں گا کہ وزیر قانون صاحب نے جو تقریر کی ہے ان کو اس پر اصرار نہیں کرنا چاہئے اور فی الفور آئینی تقاضے پورے کرتے ہوئے اس ایوان کا استحقاق بحال ہونا چاہئے ۔

سردار زادہ سید ظفر عباس ۔ جناب والا فاضل وزیر قانون صاحب اس پوائنٹ کو concede کر چکے ہیں کہ اگر یہ کمیٹی کے سپرد کردیا جائے تو ان کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا ۔ تو آپ سے التماس ہے کہ آپ اسے کمیٹی کے حوالے کردیں ۔

جناب سپیکر ۔ I hold the motion in order اور اس کو Privileges Committee کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کے لئے میں تیس دن کا وقت مقرر کروں گا ۔

نواب زادہ مظفر علی خان ۔ جناب سپیکر پھر تو اجلاس کے بعد رپورٹ آئیگی ۔ اس کا کیا فائدہ ہوگا ؟

جناب سپیکر ۔آپ فکر نہ کریں ابھی Adjournment Motions آئی ہیں ایک Privilege Motion ہے ۔ اس سلسلے میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ یہ پرائیویٹ ممبرز day ہے اگر معزز ایوان مناسب خیال کرے اور اتفاق کرے تو ایک Privilege Motion ہے جس کو اگلے روز کے لئے رکھا جا سکتا ہے اور کچھ Adjournment Motions بھی ہیں جن کو اگلے روز کے لئے رکھا جاسکتا ہے ۔

مجلس خصوصی کی رپورٹ

جناب سپیکر ۔ اب میاں افضل حیات لینڈ ایکوزیشن ہاؤسنگ ولیمرنگ بل 1985ء پر مجلس خصوصی کی رپورٹ پیش کریں گے ۔

میاں افضل حیات ۔ میں مسودہ قانون حصول اراضی برائے مکانات تنسیخ بابت 1985ء پر مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ میاں افضل حیات صاحب کی طرف سے یہ رپورٹ ایوان میں پیش ہوئی ۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودات قانون

(جو ایوان میں پیش کیے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب بابت 1985ء

جناب سپیکر - اب بیگم بشریٰ رحمان مسودہ قانون پیش کریں گی -

بیگم بشریٰ رحمان - میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب بابت 1985ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے -

جناب سپیکر - یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب بابت 1985ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

بیگم بشریٰ رحمان - جناب والا میں مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب بابت 1985ء پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر- یہ مسودہ Relevant Committee کے سپرد کیا جاتا ہے یہ سیکرٹریٹ determine کرے گا کہ اسے Concerned Committee کے سپرد کیا جائے -

مسودہ قانون (ترمیم) ہنگامی قانون عدالت ہائے دیوانی پنجاب بابت 1985ء

جناب سپیکر — چودھری محمد اعظم چیمہ صاحب -

چودھری محمد اعظم چیمہ — جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں -

کہ مسودہ قانون (ترمیم) ہنگامی قانون عدالت ہائے دیوانی پنجاب بابت 1985ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے -

جناب سپیکر — تحریک پیش کر دی گئی ہے اور سوال یہ ہے - کہ مسودہ قانون (ترمیم) ہنگامی قانون عدالت ہائے دیوانی پنجاب بابت 1985ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر — چوہدری صاحب , اب آپ اس کو پیش کریں -

چوہدری محمد اعظم چیمہ — جناب والا میں مسودہ قانون (ترمیم) ہنگامی قانون عدالت ہائے دیوانی پنجاب 1985ء پیش کرتا ہوں -

جناب سپیکر — مسودہ قانون (ترمیم) ہنگامی قانون عدالت ہائے دیوانی پنجاب بابت 1985ء پیش کر دیا ہے -

اس کو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے - اس کے لئے قائم 31 دسمبر مقرر کیا جاتا ہے دونوں مسودات پر 31 دسمبر تک رپورٹ آ جانی چاہیئے -

مسودہ قانون (ترمیم) ہنگامی قانون معاشرتی تحفظ برائے صوبائی ملازمین بابت 1985ء

جناب سپیکر — بیگم بشریٰ رحمان صاحبہ -

بیگم بشریٰ رحمان — جناب والا میں تحریک پیش کرتی ہوں -

کہ دی پروونشل سوشل سیکورٹی آرڈیننس (امنڈمنٹ) بل 1985ء

مسودہ قانون (ترمیم) ہنگامی قانون معاشرتی تحفظ برائے صوبائی ملازمین بابت 1985ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے -

جناب سپیکر — یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے - کہ مسودہ قانون (ترمیم) ہنگامی قانون معاشرتی تحفظ برائے صوبائی ملازمین بابت 1985ء) پیش کرنے کی اجازت دی جائے -

وزیر قانون — میں اس کی مخالفت کرتا ہوں —

بیگم بشریٰ رحمان — جناب والا میں اپنا موقف بیان کرنے کی اجازت چاہتی ہوں - لیکن اپنا موقف بیان کرنے سے پیشتر آپ کی خدمت میں اور اس پورے معزز ایوان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ اس بل میں اس سے پیشتر بھی صوبائی سطح پر ترمیم ہو چکی ہیں - یہ مسودہ قانون 14 مئی 1965ء میں صوبے کے گورنر نے بطور صوبائی آرڈیننس نافذ کیا - بعد ازاں 8 جولائی 1965ء میں اسے مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی نے منظور بھی کیا - جس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ یہ صوبائی اسمبلی کا منظور شدہ آرڈیننس ہے - پنجاب آرڈیننس , 10 آف 1971ء اور پنجاب ایکٹ 5 آف 1973ء کے تحت اس آرڈیننس میں پنجاب کی سطح پر قبل ازیں ترامیم

ہو چکی ہیں - پی-او 4 - 1975ء کے تحت اس کے نام میں ترمیم کر کے اسے مغربی پاکستان آرڈیننس کی بجائے صوبائی آرڈیننس کہا گیا Federal Adaptation of Law Order, 1975. کے تحت اسے سنڈر کو بخش دیا گیا یا اسے سنڈر نے گود لے لیا - آئین کی دفعہ 173 کے تحت اگر سے Existing law تصور کیا جائے تو اس کے باوجود یہ repugnant نہیں بنتا , یعنی اصلی متن کے نہ تو متضاد ہے اور نہ منافی ہے -

ہم تو جناب والا , پنجاب کی سطح پر اس میں چھوٹی سی , معصوم سی ترمیم چاہتے ہیں - Federal Adaptation of Laws Order کے تحت سنڈر نے اسے Existing law بھی تسلیم نہیں کیا - بے شک اپنی سنڈر سے اس بارے میں اطلاع فراہم کرسکتے ہیں جناب والا سوشل سیکورٹی کے رائج قانون میں میں اپنے اس معزز ایوان کو بتانا چاہتی ہوں فی الوقت چھ سورج بنسی خاندان کے افسران تین آجر اور تین محنت کش ، شامل ہیں - میں نے یہ قابل معافی جسارت کی ہے - اس میں عوام کے پانچ منتخب نمائندے شامل کرنے کیلئے ایک ترمیم پیش کی ہے جس میں تین مرد حضرات اور دو منتخب خواتین شامل ہوں -

رانا پھول محمد خان - جناب والا ، چار مرد ہونے چاہئیں-

بیگم بشریٰ رحمٰن - جناب والا اگر رانا پھول خان صاحب یہ کہتے کہ چار عورتیں شامل ہوں تو شرعاً بھی درست ہوجاتا -

جناب والا اس ایوان میں اس وقت عوام کے منتخب نمائندے بیٹھے ہیں- یہ جمہوری طریقہ کار سے منتخب ہوکر یہاں آئے ہیں - یہ پنجاب اسمبلی ہے یہ آرڈیننس پنجاب کے لئے بنایا گیا تھا - یہ پنجاب کی بہتری کے لئے ہے- اس میں پنجاب کے حقوق کو بحث کی جاتی ہے- جناب والا اگر ہم پنجاب کے کسی بل کو پنجاب کی اسمبلی میں نہیں پیش کر سکتے - اگر ہم پنجاب کے کسی مسئلہ کو پنجاب میں نہیں اٹھا سکتے - اگر ہم پنجاب کی کسی آہ کو پنجاب کی اسمبلی میں نہیں پیش کر سکتے تو پھر جناب والا کس اسمبلی میں پیش کرسکتے ہیں - اگر آپ مجھے اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ پنجاب کی سطح پر اس میں ترمیم نہیں ہونی چاہئے تو اب جناب والا اس کو صوبہ سرحد کی اسمبلی میں بھیج دیں - سندھ کی اسمبلی میں بھیج دیں - بلوچستان کی اسمبلی میں بھیج دیں - وہ اس میں ترامیم کر دیں اور ترمیم بھی ایک چھوٹی سی ہے ہر بات کیلئے آپ مرکز کی طرف دیکھتے

ہیں یہ ٹھیک ہے جناب والا ہمیں مرکز کی طرف دیکھنا چاہئے - اصولی طور پر اس میں پنجاب کی سطح پر پہلے بھی دو ترامیم ہوچکی ہیں - میں نے صرف اتنا عرض کیا ہے - کہ اس میں پانچ منتخب نمائندوں کو شامل کیا جائے -

جناب والا میں ایک چھوٹی سی بات کہنا چاہتی ہوں - اگر میں پنجاب کی تاریخ بیان کرنا چاہوں تو اس کو صرف چار فقروں میں بیان کروں گی پہلا فقرہ میں یہ کہوں گی کہ پہلے پہل سکھوں نے پنجاب پر حکومت کی - اس کے بعد میں یہ عرض کرنا چاہوں گی فرنگیوں نے اپنے ہتکنڈوں سے سے سکھوں سے پنجاب کو ہتھیا لیا - اس کے بعد جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے پلیگ کی بیماری پھیلی تھی - پھر میں اپنی یاد داشت پر زور دیتی ہوں تو مجھے یاد آتا ہے ، پلیگ کے بعد ہمارے اوپر بیورو کریسی حکومت کر رہی ہے - اور ہم اس وقت سے بیورو کریسی کے شکنجے میں ہیں - جب کبھی آپ پنجاب کی تاریخ بیان کریں گے ، اس میں سے بیورو کریسی کے پلیگ کو کبھی نہیں نکال سکیں گے - میری ناقص عقل میں اگر کوئی بات آئی ہے تو میں اپنے معزز بھائیوں کی خدمت میں پیش کرتی ہوں - اور وہ ناقص بات یہ ہے کہ ہمارا بیورو کریٹ ، ہمارے ماہرین قانون اور ہمارے افسران اعلیٰ ، وہ یہ پسند ہی نہیں کرسکتے کہ ہم جیسے نیم خواندہ ، ناخواندہ ، غیر مہذب اور چھوٹے علاقوں سے آئے ہوئے لوگ ان کے ساتھ ان کرسیوں پر بیٹھ کر یہ فیصلے صادر کریں یا ان فیصلوں میں ان کا ساتھ دیں -

جناب والا اس بل میں خواتین کی بھی اتنی ہی گنجائش رکھی گئی ہے - یہ 1965ء کا بل ہے - 1965ء سے لیکر 1985ء تک بہت سی خواتین دفاتر میں ملازم ہوئی ہیں - بہت سی خواتین کے بے تحاشا مسائل ہیں - ہمارے پاس ان مسائل کی فائلیں بھری رکھی ہیں جو ہم آپ کی خدمت میں پیش کرسکتے ہیں - جناب والا اگر آپ اس وقت ہماری عرضداشت پر غور کریں اور اس کیلئے ایک کمیٹی مقرر فرما دیں تو اس میں ہم عرضداشتیں پیش کر دیں گے - کہ خواتین کے بھی مسائل ہیں اور دوسرے لوگوں کے بھی مسائل ہیں - ابھی تھوڑی دیر پہلے اسی ایوان میں ہمارے استحقاق پر بات ہو رہی تھی - ہمارے جمہوری استحقاق پر بات ہو رہی تھی - ہماری آزادی فکر پر بات ہو رہی تھی اور وہی بات تو جناب والا میں عرض کرتی ہوں -

ہم نے کب تجھ سے تیرے چاند ستارے مانگے -

ہم نے یہی تو کہا جہاں آپ سورج بنسی خاندان کے لوگوں کو بٹھائیں گے وہاں عوام کے ہم جیسے غریب پانچ منتخب نمائندوں کو بھی ان کے ساتھ بیٹھا دیں گے تو کون سا ظلم اور قہر ہو جائے گا -

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا وزیر موصوف جو بڑی خوبصورتی سے "Opposed" کا پھول پھینکتے ہیں میں ان کی خدمت میں عرض کرتی ہوں -

ڈاکہ تو نہیں ڈالا چوری تو نہیں کی ہے اک چھوٹی سی جو ہم نے ترمیم ذرا کی ہے -

اب جناب والا اگر ہمیں پنجاب اسمبلی میں بیٹھ کر پنجاب ہی کے آرڈیننس پر اور اس کے بل پر ذرا سی اتنی سی بھی ترمیم کرنے کی اجازت نہیں تو پھر ہمیں کس بات کی اجازت ہے ؟ کیا منہ لیکر باہر جائیں گے کیا لوگوں کو دکھائیں کہ ہم پانچ غریب نمائندوں کو بھی ان کرسیوں پر نہیں بٹھا سکتے ہیں ؟ اس کے لئے ہم کچھ نہیں چاہتے آپ کی اجازت عالیہ چاہتے ہیں -

(نعرہ ہائے تحسین)

میں پورے ایوان کی خدمت میں سلام عرض کرتی ہوں اور ان کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور اپنے استحقاق کے لیے اس وقت تک کھڑی رہوں گی جب تک آپ یہ اجازت عنایت نہیں فرمائیں گے کہ یہ پروولجز کمیٹی کو پیش کیا جائے گا اور اپنی اس تاریخ میں 1985ء کے انتخابات کی تاریخ میں یہ بات درج کی جائے گی کہ اس آرڈیننس میں جو پنجاب کے صوبے کے لیے تھا ہم نے جمہوری نمائندوں نے بھی ایک چھوٹی سی ترمیم دی تھی اور اس کو قبول کر لیا گیا تھا -

رانا پھول محمد خان - بیگم صاحبہ ایک شعر ہو جائے-

بیگم بشریٰ رحمان - شعر حاضر ہے

کر بھلا ہاں تیرا بھلا ہوگا

اور درویش کی صدا کیا ہے

(نعرہ ہائے تحسین)

اس کے بعد وزیر موصوف کے لیے ایک اور شعر پیش کر دیتی ہوں تاکہ انہیں بار بار کھڑے ہونے کی زحمت نہ ہو اور ان کے علاوہ اپنے محترم بیوروکریٹس افسران کے لیے بھی۔

لوگوں کے لیے سایے کے اسباب بنادیں
آ جلتے ہوئے شہر میں کچھ پیڑ لگا دیں

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر ۔ اس پر وزیر قانون کچھ کہنا چاہیں گے ؟

رانا پھول محمد خان ۔ عوامی بل ہے ۔ آج وزیروں کا دن نہیں ہے ۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کردیں ۔

بیگم شاہدہ یاسمین ملک ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اس پر ابھی فوراً رائے شماری کرالی جائے تاکہ یہ بل ابھی پاس ہو جائے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسز خورشید بیگم ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں محترمہ بشریٰ رحمٰن کے بل کی پر زور تائید کرتی ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ آپ اس وقت تائید نہیں کر سکتیں ۔ ابھی اس پر بحث شروع نہیں ہوئی ۔ اس پر حکومت کا نقطہ نظر بھی آنا چاہیے ۔ پھر یہ معزز ایوان جو چاہے فیصلہ کرے ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ میری بہن محترمہ بشریٰ رحمٰن نے آج جو پرائیویٹ بل پیش کیا ہے ۔ وہ جس خوبصورت انداز سے پیش کیا ہے اور اس شعروں کے اس استعمال نے جو کہ ان کے حسن انتخاب کا ایک عام ذریعہ ہے ۔ اس محفل کو یقینی طور پر گرمایا ہے ۔ یہاں پر قانون کی بھی بات ہوئی ۔ قواعد و ضوابط کی بھی ہوئی اور اس اسمبلی کی روایات کی بھی ۔ قانون ۔ آئین کے پس منظر میں یہ گذارش کروں ۔

گو حرم کے راستے سے وہ پہنچ گئے خدا تک
اسی راہگزر پہ رہتے تو کچھ اور بات ہوتی

(نعرہ ہائے تحسین)

جہاں تک اس مسودہ قانون کا تعلق ہے ، اس کی روح اور اس کے مفہوم کا تعلق ہے - میں محترمہ بشریٰ رحمن کا اس لحاظ سے بھی شکر گزار ہوں کہ یہ ایک ایسے مسئلے سے متعلق ہے جس کی وزارت بھی اس وقت میرے پلے میں پڑی ہوئی ہے اور اس کی روح میں ہمارے محنت کشی طبقے کا بھی سوال ہے - اس کی روح میں اس ایوان کو اور اس ایوان کے چند معزز رفقاء کو نمائندگی دینے کا سوال ہے اور میری بہن کے خیال کے مطابق یہ ایک ایسا پرائیویٹ بل ہے جس میں چھوٹی سی ترمیم کا سوال ہے - اور وہ بھی معصوم سی ترمیم - حالانکہ میرے خیال میں اس معزز ایوان کو نہ صرف ترمیم کا - بلکہ ترمیم کا - بلکہ تمام قوانین نئے سرے سے بنانے اور ان کو منسوخ کرنے کا مکمل اختیار ہے - جناب سپیکر - اس خوش گوار ماحول میں میری بہن نے جس خوبصورت طریقے سے اپنے مفہوم کو بیان کیا - مجھ جیسا علمی کم مائیگی میں مبتلا شخص اس خوبصورت انداز کو دیکھتے ہوئے یہ کہنے پر مجبور ہے -

اپنا دل پیش کروں اپنی وفا پیش کروں
کچھ سمجھ میں نہیں آتا تجھے کیا پیش کروں

(نعرہ ہائے تحسین - مکرر مکرر کی آوازیں)

جناب سپیکر - میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ اپنے اس مفہوم کو بیان کرنے کے لیے کہ -

اپنا دل پیش کروں اپنی وفا پیش کروں
کچھ سمجھ میں نہیں آتا تجھے کیا پیش کروں

بیگم بشریٰ رحمٰن - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا پوائنٹ آف آرڈر اس شعر کے بارے میں ہے - انہوں نے فرمایا ہے کہ -

کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا پیش کروں

اس کا وزن ٹوٹ جاتا ہے شاعر نے تو یہ کہا ہے -

اپنی جاں پیش کروں اپنی وفا پیش کروں
قوم کے مرد مجاہد تجھے کیا پیش کروں

یہ قوم کی خاتون مجاہد مجھے بنا دیتے تو زیادہ بہتر تھا -

میں تو یہ کہتی ہوں کہ جناب یہ خوشی خوشی اسمبلی کو میرا بل پیش کر دیں مجھے اور کچھ نہیں چاہیے (قہقہے) - اب جو بھی اس کے ساتھ سلوک کریں - ورنہ اگر انہوں نے یہ پیش نہ کیا تو پھر میں یہ کہوں گی -

تیری نازکی سے جانا کہ بندھا تھا عہد بودا
کبھی تم نہ توڑ سکتے جو یہ استوار ہوتا

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر میں یہ گزارش کروں گا کہ بیگم صاحبہ کے اتنا کہنے کے باوجود اور اپنے شعروں کے باوجود اگر وزیر صاحب ان کی خواہشات پر اپنی ایک خواہش کو قربان کر دیں تو بے جا نہ ہوگا (قہقہے) ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر میں نے پہلے ہی جناب کی وساطت سے اپنی بہن سے اپنے علمی کم مائیگی کا اعتراف کیا تھا ۔ پھر انہوں نے میرا امتحان لینے کے لیے ایک نہیں دو بہت خوبصورت شعر ارشاد فرما رہے ۔ تو میں اپنی اس کم علمی کم مائیگی کے سلسلے میں ہی یہ گذارش کروں گا ۔

جو تیرے دل کو لبھائے وہ ادا مجھ میں نہیں
کیوں نہ تجھ کو کوئی تیری ہی ادا پیش کروں

(نعرہ ہائے تحسین)

بیگم بشریٰ رحمٰن ۔ جناب والا شعر کے جواب میں پیش کرنے کو شعر ہی رہ گیا ہے ۔ ورنہ بات تو طے ہو چکی کہ انشاء اللہ بل پیش بھی ہوگا پاس بھی ہوگا ۔ جناب والا وہ یہ ہے :

سارے جہان کی تجھ پر نظر ہے
نگاہ کرم سے مجھ کو یہ ڈر ہے
جہان کی نظر میں کہیں آ نہ جاؤں

(نعرہ ہائے تحسین)

میاں مختار احمد شیخ ۔ جناب سپیکر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ جس طرح انہوں نے فرمایا ہے ۔ یہ معصوم سی ترمیم ہے ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم رولز آف پروسیجر کی دفعہ 77 کو suspend کر دیں تو یہ ابھی ہاؤس میں پیش ہو سکتی ہے ۔

چوہدری فضل حسین راہی ۔ جناب والا اس شعر کے حوالے سے جو محترمہ نے انہیں سنایا ہے ۔ میں وزیر قانون سے یہ کہنا چاہوں گا کہ ۔

کہا تھا کس نے تجھے آبرو گنوانے جا
فراز اور انہیں حال دل سنانے جا

جناب سپیکر ۔ اب کچھ سنجیدہ باتیں موضوع کے مطابق ہونی چاہیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اس مسودے کے مفہوم سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ آج کا دن صرف ارکان اسمبلی کے لیے ہے ۔ وزیر صاحب نے دل لگی کی بہت سی باتیں کی ہیں اور ہم نے سنی ہیں ۔ اس میں وقت صرف ہوا ہے ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ چونکہ آج دیہی عوام کے مسائل ہیں اور کچھ سزا یافتہ لوگوں کے مسائل ہیں اور بیگم صاحبہ کی بھی ایک قرار داد ہے اگر آپ آج ایک گھنٹہ وقت بڑھا دیں تو ہم پہ یہ کرم ہوگا ۔ اس معزز ایوان کو اس سے اتفاق ہے کہ ایک گھنٹہ بڑھا دیں اور وزیر صاحب کا جو دل لگی کا وقت تھا وہ ہمیں دے دیں ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ ۔ ہم اس کی تائید کرتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ ابھی اس وقت اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ آپ دیکھیں شاید ہم تمام بزنس اسی وقت میں ختم کر سکیں ۔ جناب وزیر قانون صاحب کچھ کہنا چاہیں گے ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ اس پرائیویٹ بل کے مسودہ سے ہٹ کر پہلے میں یہ عرض کروں گا کہ جہاں تک اس کے قانونی پہلوؤں کا تعلق ہے اس میں میری بہن نے خود بھی اعتراف کیا ہے کہ یہ ایک وفاقی قانون ہے اور وفاقی قانون ہونے کے ناطے یہ صوبائی اسمبلی کے دائرہ کار میں نہیں آتا ۔

بیگم بشریٰ رحمٰن ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ یہ صوبائی اسمبلی کے دائرہ کار میں نہیں آتا ۔ آپ نے اسکو اضافہ اپنی طرف سے کیا ہے میں نے یہ عرض کیا ہے کہ اسکو بی او ۔ 4-1975 کے تحت ترمیم کرکے صوبائی آرڈیننس کہا گیا ۔ اور پھر میں نے یہ بھی عرض کیا کہ سنٹر نے اس کو گود لے لیا اور سارے اچھے آرڈیننس سنٹر گود لے لیا کرتا ہے ۔ اگرچہ اسکی اپنی گود بانجھ نہیں ہے لیکن وہ ہمارے صوبائی تحفظ کے لئے ہمارے بل لے لیا کرتا ہے ۔ حضور میں نے یہ عرض کیا تھا کہ اس سے پہلے صوبائی سطح پر اس میں دو ترامیم ہو چکی ہیں۔ اگر صوبائی سطح پر ایک اور چھوٹی سی ترمیم ہو جائے گی تو اس کے متن میں کوئی خرابی پیدا نہیں ہوگی اور نہ کوئی تبدیلی ہو گی نہ اسکے نام میں تبدیلی ہوگی۔ اور نہ اسکے دائرہ کار میں، میں نے یہ عرض کیا تھا ۔

وزیر قانون : جناب سپیکر - میرا یہ خیال ہے کہ اسکے بعض پہلو ایسے ہی ہیں کہ ان پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے اور جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے ، بنیادی طور پر یہ ایک فیڈرل لاء ہے اور اس کو constitution میں concurrent list پر رکھا گیا اب بھی یہ Existing laws کے زمرے میں آیا ہے - اس لحاظ سے سوشل سیکورٹی کا جو مسودہ ہے - اس وقت یہ قانون چاروں صوبوں پر لاگو ہے اور یہ معزز ایوان اس میں جو بھی ترمیم کریگا اسکے اثرات دوسرے صوبوں پر بھی جائیں گے - اسکا یہ پہلو بھی اس بات کا طلبگار ہے کہ اس پر بھی نظر رکھی جائے جہاں تک اسکی اس ترمیم کا تعلق ہے ، اس میں صرف مقصد یہ ہے کہ بعض فاضل اراکین صوبائی اسمبلی کو اس میں نمائندگی دیں اسکا یہ پہلو بھی بہت غور طلب ہے ، بلکہ میں اس پر زور دے کر یہ کہونگا کہ اسکا یہ پہلو جہاں بہت خوبصورت اور پروقار لگتا ہے اسکا ایک بڑا sensitive پہلو بھی ہے سوشل سیکورٹی قانون جوکہ آپکے محنت کش طبقے اور لیبر کو deal کرتا ہے - اس پر کوئی قانون سازی کرتے وقت اسکے اس sensitive پہلو کو زیر نگاہ رکھنا بہت ضروری ہے کہ موجودہ قانون کے مطابق جو اسکی گورننگ باڈی ہے جس میں کہ ہم ترمیم چاہتے ہیں اس میں اسوقت تمام معاملات سہ فریقی آرگنائزیشن کے تحت طے ہوتے ہیں - جس میں ایک نمائندگی ایمپلائز کو دی جاتی ہے - اس میں ہمارا محنت کش طبقہ آتا ہے دوسری ایمپلائز کو جس میں ہمارے صنعت کار طبقہ آتا ہے اور تیسرا فریق حکومت خود ہوتی ہے یہ اس قانون کی موجودہ شکل ہے - جسکے تحت یہ قانون اس وقت ملک میں نافذ ہے - اور اسکے مطابق ہمارے محنت کش طبقے اور ہمارے ایمپلائرز کے جب بھی کوئی معاملات آتے ہیں تو یہ سہ فریقی آرگنائزیشن جو بنی ہوئی ہے مل بیٹھکر ان تمام مسائل کو حل کرتی ہے - جناب سپیکر یہ بات جو بڑی معمولی سی اور خوبصورت دکھائی دیتی ہے اس میں اگر ہم نے ترمیم کرکے اپنے صوبائی معزز اراکین کو شامل کیا جن کے شامل کرنے پر مجھے خوشی ہوگی لیکن جناب اس بات کا خیال رکھا جائے اور یہ بڑا حساس پہلو ہے کیونکہ اس پر آپ کی لیبر آرگنائزیشنز اور آپ کا محنت کش طبقہ سوال اٹھائے گا اور اگر وہ اس بات پر اپنے جذبات کا اظہار کریں گے کہ اسوقت اس میں ایمپلائرز - ایمپلائرز اور حکومت کی نمائندگی ہے اس میں ہم اس بات کو شامل کرنا پسند نہیں کرتے جسکا کہ ہم بخوشی تذکرہ کرنا چاہتے ہیں تو اس مقام پر جاکر یہ ایک ایسا حساس مسئلہ بن جائیگا جو اس وقت

سوچنے سے اس وقت زیادہ سنگین ہو جائیگا اسلئے میری گذارش یہ ہے کہ معزز ایوان اس پہلو پر خصوصی طور پر توجہ دے۔ آپکا محنت کش طبقہ عام طور پر سیاسی مداخلت نہیں چاہتا اگرچہ یہ ایوان اس وقت غیرجماعتی بنیادوں پر آیا ہوا ہے۔ لیکن مرکز میں جو آئینی مارشل لاء ترمیم ہو رہی ہیں اور مارشل لاء کے جانے کے بعد جسکا کہ ہمیں شیڈول مل چکا ہے۔ یہ ایوان ہی نہیں بلکہ اس ملک کے تمام ایوان سیاسی اداروں اور ان پارٹیز کے دائرہ کار میں آجائینگے ۔ اور جو فاضل اراکین اس میں نمائندگی کے لئے جائیں گے وہ ہماری خواہش کے باوجود ایک ایسا سوالیہ نشان اس محنت کش طبقے اور لیبر آرگنائزیشن کی نظر میں بن جائیں گے جسکو ہم اس ایوان کے وقار اور اسکی عظمت کے لئے کرنا نہیں چاہتے ۔ اس سلسلے میں یہ عرض کرونگا کہ اگر ہم نے اس پہلو کو نظر انداز کیا اور یہ اخبارات کی نذر ہونا شروع ہو گیا تو مجھے یہ خیال ہوگا کہ

تیری رہبری کا خیال ہے
مجھے محرومیوں کا غم نہیں

لہذا یہ معزز ایوان اس پہلو کو خاص طور پر ذہن میں رکھے۔ اور جذباتی ہونے کی بجائے ہم اس وفاقی قانون کو وفاقی حکومت پر ہی چھوڑیں پنجاب کی حکومت اس مسودہ قانون میں مزید اس میں expansion کرنے کے لئے انکو اپنی سفارشات بھیجی ہوئی ہیں اور ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ہم نے اس بات پر سنجیدگی سے غور نہ کیا تو یہ مسئلہ آخر کار وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہی جائیگا ۔ اور اس سلسلے میں ہم اپنے ہلکا پن کو بچا نہ سکیں گے ۔ جناب سپیکر ۔ اس سلسلے میں میں گزارش ایک اور کرونگا کہ جہاں تک اس وقت اس میں نمائندگی کا تعلق ہے اور ان میں خواتین کی نمائندگی کا بھی تعلق ہے اور یہ بات جس وقت جس دائرہ کار میں جائے گی وہاں پر بڑی خوش اسلوبی سے طے ہو سکتی ہے ۔ یہ بات زیادہ اچھی ہوگی کہ ہم اس بات کو پمنی لیجسلیشن کو اپنے ہاتھ میں لینے کی بجائے قواعد کے مطابق یہ ایوان اپنی قرارداد وفاقی حکومت کو بھجوائے کہ ہم اس قانون میں اس قسم کی ترمیم چاہتے ہیں ۔ یہ زیادہ اچھی بات ہو گی اور میرے خیال میں اسے غیرجذباتی انداز میں حل کرنے کا یہ اچھا طریقہ ہو گا ۔ اس میں میری بہن کا نکتہ نگاہ بھی آ جائے گا ۔ اور میں آپ کو پھر اس نکتہ نگاہ کی طرف ضرور لے جانا چاہتا ہوں کہ اس میں لیبر آرگنائزیشن کے خیالات کا ردعمل ہوگا ۔ اور اگر اس کا ردعمل ہوا تو وہ بات کوئی ایسی احسن نہ ہوگی ۔

بیگم بشریٰ رحمٰن ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔

جناب سپیکر ۔ بیگم صاحبہ آپ اپنا نقطہ نظر پیش کرچکی ہیں آپ کچھ اور کہنا چاہتی ہیں

بیگم بشریٰ رحمٰن ۔ جناب والا ۔ ایک بات جو ابھی میری سمجھ میں آئی ہے اس کے بارے میں کچھ کہنا چاہتی ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ مختصر الفاظ میں آپ فرما دیجئے ۔

بیگم بشریٰ رحمٰن ۔ جناب والا ۔ فاضل وزیر اس بات پر پھر ایک بار زور دے رہے ہیں اور محنت کش طبقے کا بار بار ذکر کر رہے ہیں جن کے بارے میں یہ آرڈیننس ہے کہ شائد اس بات سے ان کی دل آزاری ہوا ان کو کوئی اعتراض ہو ۔ جناب والا اس ایوان میں مردم شماری کرا کے دیکھ لیجئے کہ یہاں پر زیادہ تر نمائندے محنت کش عوام ہی سے آئے ہیں ۔ اور تمام محنت کش اور مزدور پیشہ عوام اپنے تمام مسائل کے لئے ہمارے ہی پاس آتے ہیں ۔ اس لئے میں یہ نہیں سمجھتی کہ ان کو کوئی اعتراض ہوگا ۔ انہیں تو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا ۔ آپ ان کی میٹنگ بلا کر بھی دیکھ سکتے ہیں ۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ کچھ پردہ نشینوں کو اعتراض ہو اور انہوں نے ہتھوڑا آپ کے ہاتھ میں دے دیا ہو ۔

سردار زادہ سید ظفر عباس ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ اس ایوان میں بل کو introduce کیا گیا ہے ۔ اب اس کے لئے یہ تحریک جناب کے سامنے پیش کی جا چکی ہے کہ اسے فی الفور زیر غور لایا جائے ۔ اس سیکشن 77 کے تحت میں یہ عرض کرونگا کہ آپ اسے فی الفور غور لانے کے لئے ایوان میں پیش فرمائیں ۔

جناب سپیکر ۔ یہ اس پر لاگو نہیں ہوتا ۔

سردار زادہ سید ظفر عباس ۔ کیسے جناب والا ؟

جناب سپیکر ۔ پچھلے رول 74 کو آپ دیکھیں ۔

سردار زادہ سید ظفر عباس ۔ جناب والا ۔ Provise to Rule 77 اس پر لاگو ہوتا ہے جب یہ پیش کر دیا جائے کہ اسے فی الفور ایوان میں پیش کیا جائے ۔ رول یہ ہے upon introduction

جناب سپیکر ۔ سردار زادہ صاحب آپ ذرا ملاحظہ فرمائیں ۔ رول 74 اس پر لاگو ہوتا ہے ۔ اس میں یہ ہے ۔

Rule 74 (3) "If a motion for leave to introduce a Bill is opposed, the Speaker, after permitting, if he so thinks fit, a brief explanatory statement by the member seeking leave and by the member or the Minister opposing it, may without further debate put the question."

سردار زادہ سید ظفر عباس - جناب والا وہ پیسی ہوگیا اور اس پر approved statement بھی ہو گئی اور یہ بھی move ہو گیا کہ اسے فی الفور زیر غور لایا جائے - یہ move ہو چکا ہے -

جناب سپیکر - یہ ابھی move نہیں ہوا - ابھی اس کی اسمبلی leave grant کرنی ہے -

چودھری محمد اعظم چیمہ - پوائنٹ آف آرڈر -

جناب سپیکر - آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ہے یا بل کی حمایت میں کچھ کہنا چاہتے ہیں ؟

چودھری محمد اعظم چیمہ - اس سلسلے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں -

جناب سپیکر - جی - آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں اس میں further discussion کی میں اجازت نہیں دے سکتا -

چوھدری محمد اعظم چیمہ - جناب والا - میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں -

جناب والا - محترمہ کا ہمیں بڑا احترام ہے - میں یہ عرض کروں گا کہ ہماری طرف سے جوکچھ بھی پیش ہو فاضل وزیر صاحب اس پر ضد کرتے ہیں جہاں تک اس میں قانونی نوعیت کا تعلق ہے یہ واقعی سنٹر کا معاملہ ہے -

Mr. Speaker: I would not allow, Sir. This is discussion.

بیگم بشریٰ رحمان یہ تحریک پیش کرتی ہیں اور سوال یہ ہے - کہ مسودہ قانون (ترمیم) ہنگامی قانون معافرلی تحفظ برائے صوبائی ملازمین بابت 1985ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے -

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

ایک معزز ممبر - بیگم صاحبہ - ایک شعر ہو جائے -

بیگم بشریٰ رحمان - جناب سپیکر - انہوں نے فرمایا ہے کہ ایک شعر ہو جائے - تو میں آپ کی اجازت سے ایک شعر پیش کرنا چاہتی ہوں - جناب والا -

ہر وقت آ گہی کی سزا دیجئے مجھے
سقراط ہوں تو زہر پلا دیجئے مجھے

(نعرہ ہائے تحسین)

آوازیں - وائیں صاحب - آپ کی طرف سے بھی عمر ہو جائے -

میرے خوابوں میں بھی تو میرے خیالوں میں بھی تو
کیوں نہ تجھ کو میں تیری ہی ادا پیش کروں

مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی 1985ء

جناب سپیکر - چوہدری محمد اعظم چیمہ -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جناب والا ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1985ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے -

جناب سپیکر - یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے - کہ مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1985ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جناب والا میں مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1985ء پیش کرتا ہوں-

جناب سپیکر - مسودہ قانون پیش ہوا اور یہ متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور 31 - دسمبر 1985ء تک اس پر رپورٹ آنی ہوگی -

رانا پھول محمد خان - جناب سپیکر - میں جناب کی وساطت سے میاں محمد افضل حیات اور جناب بیگم بشریٰ رحمان صاحبہ سے گزارش کروں گا کہ میری قرارداد نہایت اہم ہے - وہ اپنی قراردادوں کو میری قرارداد کے بعد پیش کر دیں اس ہاؤس کی یہ رائے ہے کہ دیہی طلبہ کے لئے ان سیٹوں کا مخصوص کرنا اس صوبے کی اہم ضرورت ہے - اگر یہ قربانی دے سکتے ہیں تو مجھے اجازت دی جائے -

قرار دادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر -

Please take your seat.

یہ ریزولیوشن جو ہیں یہ باری باری آئیں گے -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - یہ بغیر باری کے بھی آ سکتے ہیں - اگر محرک رضامند ہو جائیں تو آپ کو قبول کرنا ہوگی - روایات یہی رہی ہیں -

جناب سپیکر - مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے - لیکن میں آپ کا بھرم رکھنے کے لئے وہی کہتا ہوں کہ turn by turn ٹھیک ہے - معزز بھی اس پر آمادہ ہونے کو تیار نہیں ہیں -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - معزز نے کسی نے اعتراض نہیں کیا - کیا آپ ان کے دل کی بات جانتے ہیں ؟

جناب سپیکر - جانتا ہوں -

مارشل لاء کے ضوابط اور قانون کے تحت دی گئی سزائیں

جناب سپیکر - جناب محمد افضل حیات صاحب -

جناب محمد افضل حیات - جناب والا - میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ :

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت ، مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ جن افراد کو فوجی عدالتوں نے مارشل لاء کے ضوابط اور قوانین کے تحت نظر بندی یا قید کی سزا دی ہے - ان کے مقدمات از سر نو فیصلہ کے لئے سول عدالتوں میں ارسال کئے جائیں"-

جناب سپیکر - جناب میاں محمد افضل حیات صاحب کی قرارداد یہ ہے کہ :-

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ جن افراد کو فوجی عدالتوں نے مارشل لاء کے ضوابط اور قوانین کے تحت نظر بندی یا قید کی سزا دی ہے - ان کے مقدمات از سر نو فیصلہ کے لئے سول عدالتوں میں ارسال کئے جائیں"-

وزیر قانون - جناب والا - میں اس کی مخالفت کرتا ہوں -

جناب سپیکر - اس میں ترامیم ہیں - بیگم بشریٰ رحمان -

بیگم بشریٰ رحمان - جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ مذکورہ قرارداد کے آخر میں وارد ہونے والے لفظ جائیں کے بعد مندرجہ ذیل عبارت ایزاد کی جائے -

"نیز اعلیٰ عدالتوں کے اختیارات اور عوام کے بنیادی حقوق جو 1973ء کے آئین میں دیئے گئے ہیں وہ بھی فوری طور پر بحال کئے جائیں -"

جناب سپیکر - بیگم بشریٰ رحمان یہ ترمیم پیش کرتی ہیں - کہ مذکورہ قرارداد کے آخر میں وارد ہونے والے لفظ ''جائیں،، کے بعد مندرجہ ذیل عبارت ایزاد کی جائے -

''نیز اعلیٰ عدالتوں کے اختیارات اور عوام کے بنیادی حقوق جو 1973ء کے آئین میں دئے گئے ہیں وہ بھی فوری طور پر بحال کئے جائیں،،

وزیر قانون - جناب سپیکر میں اس قرارداد کے منظر میں اس ترمیم کی بھی مخالفت کرتا ہوں -

جناب سپیکر - جی میاں صاحب -

جناب محمد افضل حیات - جناب سپیکر یہ قرارداد کسی جذباتی وجوہ کی بنا پر پیش نہیں کی گئی بلکہ اس کے کچھ عملی پہلو ہیں اس کے کچھ قانونی اور اخلاقی پہلو ہیں ، اور اس کے ساتھ سب سے اہم اسلامی پہلو ہیں - جناب والا ، اس ایوان نے متفقہ طور پر یہ قرارداد منظور فرمائی ہے کہ مارشل لاء کو جلد از جلد ختم کیا جائے قومی اسمبلی میں بھی اسی طرح کی ایک قرارداد منظور کی گئی ہے اور جناب وزیر اعظم اس کے متعلق وعدہ بھی فرما چکے ہیں - - -

جناب سپیکر - میاں صاحب میں معافی چاہتا ہوں - آپ کے ریزولیشن کو take up کرنے سے پہلے ہمیں ترامیم کو لینا ہوگا - اس لئے کہ اگر ترامیم ہاؤس منظور کرلینا ہے تو ترمیم شدہ ریزولیشن ہاؤس کے سامنے پیش کیا جائے گا تو اس میں بیگم بشریٰ رحمان کی ترمیم ہے - اس پر آپ کو کوئی اعتراض ہے یا نہیں -

جناب محمد افضل حیات - مجھے جناب کوئی اعتراض نہیں ہے یہ ترمیم میری اس قرار داد کا حصہ بن سکتی ہے -

جناب سپیکر - تو ریزولیشن کو take up کرتے ہیں اور یہ ترمیم شدہ ریزولیشن اب اس طرح ہوگا -

''اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ جن افراد کو فوجی عدالتوں نے مارشل لاء کے ضوابط اور قوانین کے تحت نظر بندی یا قید کی سزا دی ہے ان کے مقدمات از سر نو فیصلہ کے لئے سول عدالتوں میں ار سال کئے جائیں نیز اعلیٰ عدالتوں کے اختیارات اور عوام کے بنیادی حقوق جو 1973ء کے آئین میں دئے گئے ہیں وہ بھی فوری طور پر بحال کئے جائیں،،

وزیر قانون - جناب سپیکر میں اس قرار داد کی مخالفت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر - جی میاں صاحب اب آپ کچھ کہنا چاہیں گے۔

میاں محمد افضل حیات - جناب والا میں عرض کر رہا تھا کہ مارشل لاء کے متعلق صوبائی اسمبلی اور قومی اسمبلی اپنی متفقہ قراردادیں پاس کرچکی ہیں اور وزیراعظم پاکستان بھی اس کے متعلق وعدہ کرچکے ہیں۔ ایوان اور جناب وزیراعظم نے متفقہ طور پر مارشل لاء کو غلط قرار دیا ہے ظاہر ہے اس کے فیصلے اور قوانین بھی کچھ اس قسم کے نہیں ہونگے کہ ان پر عمل درآمد جاری رکھا جاسکے جناب والا جہاں تک فوجی عدالتوں کا مسئلہ ہے۔ ان کے متعلق یہی کہا جاسکتا ہے کہ ان میں نہ دلیل ہے نہ اپیل ہے۔ نہ وکیل ہے۔ جب ایک فوجی افسر سزا دے دیتا ہے تو اس کے بعد کسی سول عدالت کو یا کسی اور عدالت کو اختیار حاصل نہیں کہ وہ اس کے متعلق اپیل بھی سنے ایک زیادہ سے زیادہ آپ ایک رحم کی اپیل کرسکتے ہیں جو کہ کسی طریقے سے بھی ایک آدمی کو بری نہیں کراتی۔ میں یہ بھی نہیں کہتا کہ یہ سب سزائیں غلط تھیں۔ لیکن ایک غلط قانون اور ایک غلط طریقہ کار کے تحت یہ سزائیں دی گئی ہیں اور ایک غلط پروسیجر کے تحت ٹرائل کیا جا رہا ہے ؛ اسلئے میری یہ گزارش ہے کہ یہ سب فیصلے سب کیس ازسر نو سول عدالتوں میں جائیں تا کہ ان کا پھر سے صحیح طریقہ سے فیصلہ ہوسکے اور جن کی اپیلیں ہونی ہیں ان کی اپیلیں ان کے حق کے مطابق سنی جاسکیں۔ جناب والا جہاں تک اسلامی اصولوں کا تعلق ہے۔ کسی طور پر بھی یہ فیصلے قانون شہادت کے مطابق نہیں کئے گئے اور نہ ہی سول قانون شہادت Law of Evidence Act کا لحاظ کیا گیا ہے۔ جناب والا۔ میں ایوان کا زیادہ وقت نہیں لیتا اور میں صرف یہی کہوں گا کہ عوام کی خاطر عوام کے بنیادی حقوق کی خاطر اعلیٰ عدالتوں کی خاطر اور ہمارے جو سارے حقوق ہیں ان کی خاطر میری قرار داد منظور کی جائے۔ جن کیلئے ہم یہاں پر منتخب ہوکر آئے ہیں اور ان حقوق کے تحفظ کیلئے لوگوں نے یہاں پر بھیجا ہے اور ان کا تحفظ ہم اس صورت میں کرسکتے ہیں کہ ان کو صحیح قانون کے ذریعے سزائیں دی جائیں یا بری کیا جائے۔

جناب سپیکر - وزیر قانون صاحب آپ اس کے متعلق کچھ کہنا چاہیں گے۔

وزیر قانون - جناب سوچکر زندگی کے بعض مشکل مرحلوں پر زلفہ اور با شعور قیادتیں سوچ سمجھ کر فیصلے نہ کریں تو قومیں آگے جانے کی بجائے پیچھے کی طرف چلی جایا کرتی ہیں - اس وقت جو مسئلہ زیر بحث ہے اس سے صرف ہم ہی نہیں پوری قوم آگاہ ہے کہ کس موضوع پر ہم اس وقت اظہار خیال کر رہے ہیں اس کا پس منظر کیا تھا اور منظر کیا ہے اور اس کا پیش منظر کیا ہو سکتا ہے -

جناب والا اس وقت نہ صرف یہ کہ جناب وزیراعظم اور وزیر اعلیٰ نہ صرف یہ کہ فکر قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی بلکہ ساری قوم کی نظریں اس بات پر لگی ہوتی ہیں - کہ مینار پاکستان کی نیچے وزیر اعظم نے ایک تاریخی اجتماع میں جو اعلان فرمایا تھا کہ 31 دسمبر تک مارشل لاء اس ملک سے واپس چلا جائے گا - اس ملک کی ہر چشم اور ہر روح اس کی تکمیل کیلئے دعا گو ہے اور اس معزز ایوان نے یہ دیکھنا ہے کہ اس خوش آئند دن کے آنے کیلئے ہم مثبت انداز سے کیا کردار ادا کرسکتے ہیں -

جناب والا گزشتہ عام انتخابات جن کے نتیجے میں یہ جمہوری ادارے عمل میں آئے اس وقت تمام قوم نے اچھی طرح سے یہ دیکھنا ہے کہ ملک میں دو نقطہ ہائے نظر تھے سیاسی میدان میں ایک نقطہ نگاہ یہ تھا کہ مارشل لاء کو واپسی کرانے کیلئے محاذ آرائی کا انداز اختیار کیا جائے اور دوسرا نقطہ نگاہ یہ تھا کہ انتخابات ہونے چاہیں اور ہم مارشل لاء کو اس ملک سے واپس بھجوانے کیلئے مثبت انداز سے ایسا رویہ اختیار کریں جس سے کہ محاذ آرائی کی بجائے مل جل کر افہام و تفہیم سے یہ مارشل لاء ہمارے گلے سے اترے دو نقطہ ہائے نگاہ جب عوام کے سامنے آئے تو دونوں اپنی اپنی جگہ بضد تھے کہ ان کا نقطہ نگاہ جمہوری اور حب الوطنی کے نقطہ نگاہ سے درست ہے ! جناب والا میں اپنے معزز ایوان سے یہ گزارش کروں گا یہ ایک ایسا اہم مسئلہ ہے جس پر ہمیں بڑے دھیمے انداز سے بات بھی کرنی چاہیے اور سننا بھی چاہیے - ان دونوں نقطہ ہائے نگاہ کو جب عوام کے سامنے لایا گیا تو اس کے مستحسن عوام تھے - عوام نے ایک نقطہ نگاہ کو بھی سنا اور دوسرے نقطہ نگاہ کو بھی سنا اور جس وقت انتخابات کا وقت آیا عوام نے پہلے نقطہ نگاہ کے محرکین کی بات کو جن کا مقصد قوم کے سامنے یہ تھا کہ ان انتخابات کا بائیکاٹ کیا جائے - انہوں نے رد کرتے ہوئے اس معزز ایوان کے تمام نمائندگان کو منتخب فرمایا اور اتنی بھاری اکثریت سے وہ اپنے مافی الضمیر کو ادا کرنے کیلئے پولنگ سٹیشنوں پر گئے جس کی کہ پاکستان کی جمہوری تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی - نتیجہ یہ نکلا کہ عوام نے جہاں میرے

ان معزز ایوان کے بھائیوں کو پانچ سال کیلئے انتخاب کا mandate دیا وہاں ان رائے دہندگان کا دوسرا mandate یہ تھا کہ ہم نے ملک سے مارشل لاء افہام و تفہیم سے آپس میں مل جل کر صحت مندانہ انداز سے بات چیت کے بعد اس ملک سے مارشل لاء کو واپس بھجوانا ہے اور ہم نے محاذ آرائی کا انداز اختیار نہیں کرنا لہذا میں اس معزز ایوان کے سامنے یہ بات عرض کرنے کی جسارت کرتا ہوں کہ ان انتخابات میں عوام نے صرف یہی mandate نہیں دیا کہ آپ پانچ سال کیلئے اس اسمبلی میں منتخب ہوئے ہیں بلکہ عوام کے mandate کا دوسرا حصہ ایم ۔ آر ۔ ڈی کی Call کو منسوخ کرنے اور اس کو رد کرنے کا ہے کہ ہم مارشل لاء کو واپس کرنے کیلئے محاذ آرائی کا راستہ اختیار کرنے کی بجائے آپس میں مل جل کر افہام و تفہیم کا انداز اختیار کریں گے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر اس بات کو آگے لے جاتے ہوئے اب میں اپنے بھائی محرک کی بات کی طرف آتا ہوں کہ انہوں نے یہ قرار داد پیش کی ہے کہ یہ معزز ایوان اس بات پر غور کرے کہ مارشل لاء کے اس عرصے میں جتنی بھی سزائیں ہوئی ہیں ان کو ازسر نو دیوانی عدالتوں میں لایا جائے ۔

جناب سپیکر اگر شعور کے سوتوں کو ہم سامنے رکھ کر بات کریں تو یہ بات قابل عمل نہیں ہے ۔ اگر ہم مارشل لاء کے تمام فیصلوں کو دیوانی عدالتوں میں لانے کیلئے آج یہ قرار داد پاس کرتے ہیں ۔ سول عدالتوں میں لانے کا فیصلہ کرتے ہیں تو وہ لوگ جن کو پچھلے 8 سال میں مارشل لاء کے تحت سزائیں ہوئیں اور وہ یہ سزا بھگت آئے ان کا کیا بنے گا اور وہ لوگ جن کو مارشل لاء کے تحت سزائیں ہوئیں اور ان کے گھناؤنے جرائم کی صورت میں ان کو پھانسی کی سزا ملی اور وہ تختہ دار پر چڑھ گئے ان کا کیا ہوگا ۔

جناب سپیکر اگر اس منظر کو ہم سامنے رکھیں تو یہ ایک ایسا پٹارا ہم کھولنے کی ابتدا کریں گے جس کی شاید کوئی انتہا نہ ہو سکے ۔ اور پھر جناب سپیکر ہمیں نہایت آرام کے ساتھ ٹھنڈے دل سے اس بات کا فیصلہ کرنا ہے کہ آج اس ملک کی قومی اسمبلی کس بات پر غور و فکر کر رہی ہے ۔ آئین کی اٹھویں ترمیم جس میں باقی پہلوؤں کے علاوہ مارشل لاء کے ان تمام فیصلوں کو جو کہ آٹھ سال میں ہوئے validate کرنے کا بل بھی انکے سامنے ہے ۔ یہ معزز ایوان اس بات پر بھی سنجیدگی سے غور فرمائے

کہ 1973ء کا آئین جسے آج ایک طبقہ صحیفہ آسمانی سمجھتا ہے جس وقت اس آئین کو منظور کیا گیا تو اس آئین کے مطابق بھی مارشل لاء کی پچھلی تمام کارروائیوں کو Validate کیا گیا تھا - یہ 1973ء کے آئین کا بھی ایک حصہ ہے اور آج ہم اس ملک کا تمام سنجیدہ طبقہ اس بات کا متمنی ہے کہ خدا کرے کہ قومی اسمبلی جو فیصلہ کر رہی ہے وہ آئین میں ترامیم جلد از جلد کرے تاکہ اس کے بعد اس ملک سے 31 دسمبر بلکہ اس سے پیشتر ہی مارشل لاء کے واپس جانے کے راستے ہموار ہوں - قوم آج اس بات پر اپنی نظریں لگائے ہوئے ہے -

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر سر - جناب سپیکر میں جناب وزیر موصوف کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ یہ قرار داد اتنی بڑی قرار داد نہیں ہے کہ جس کے لئے دو تین گھنٹے تقریر کی جائے - ہماری بھی قرار دادیں ہیں اور میں جناب کو نہایت ادب کے ساتھ یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر بہانہ بازی سے دیہاتی طلبہ کے لئے تعلیمی اداروں میں داخلے کی قرار داد کو لٹکایا گیا تو آج میں بھوک ہڑتال کروں گا -

جناب سپیکر - آپ تشریف رکھیں -

رانا پھول محمد خان - ورنہ آپ انہیں کہیے کہ وہ اختصار سے کام لیں اور میں اس معزز ایوان کے سامنے یہ اعلان کرتا ہوں کہ 85 فی صد آبادی کے حقوق سے تعلق رکھنے والی میری قرار داد کو اگر آپ نے اس طرح ٹالا کہ میں آج بھوک ہڑتال کروں گا - یہ بہانہ بازی کی جا رہی ہے -

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - رانا صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر Valid نہیں ہے اور میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کیے دیتا ہوں کہ رولز کے مطابق منسٹر آف لاء اپنے موقف کی حمایت میں بیس منٹ تک بول سکتے ہیں -

راجہ خلیق اللہ خان - رانا صاحب جو بھوک ہڑتال کا کہہ رہے ہیں کیا یہ Relevant ہے ؟

جناب سپیکر - رانا صاحب تشریف رکھیے جی وائیں صاحب -

وزیر قانون - میرے فاضل رکن نے اس معزز ایوان کا قیمتی وقت بچانے کے نام پر قیمتی وقت ضائع فرمایا -

جناب والا - میں گذارش یہ کر رہا تھا کہ آج ہم ایک نہایت اہم اور نازک مقام پر کھڑے ہیں اور یہ اسمبلی اور اس کے

معزز اراکین پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اس ملک سے مارشل لاء کے واپس جانے کے اقدامات میں مثبت انداز اختیار کرتے ہوئے کوئی ایسا قدم لاشعوری یا شعوری طور پر اختیار نہ کریں - جس سے ہم خدانخواستہ آگے جانے کی بجائے رک جائیں - لہذا میں ان حالات اس پس منظر اور منظر میں گذارش کروں گا کہ یہ قرارداد جو ویسے بھی ناقابل عمل ہے ، ہمارے اس مقصد کو حاصل کرنے میں حائل ہونے کا ذریعہ نہ بن جائے - اس کو نامنظور فرمائیں اور دعا کریں کہ قومی اسمبلی جس اہم فریضے کی پیچھے لگی ہوئی ہے اسے جلد مکمل کیا جائے اور وزیر اعظم پاکستان کے اس اعلان کے مطابق مارشل لاء اس ملک سے 31 دسمبر یا اس سے پہلے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چلا جائے -

(نعرہ ہائے تحسین)

(اس موقع پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سید حسنات احمد - پوائنٹ آف آرڈر سر - جناب ، میری گذارش یہ ہے کہ یہ دونوں نظریے جو ہاؤس کے سامنے پیش کئے گئے ہیں ، یہ بالکل مختلف ہیں - حالانکہ حالات اس کے بالکل برعکس ہیں -

سردار زادہ سید ظفر عباس - پوائنٹ آف آرڈر سر یہ تحریک جو پیش کی گئی ہے اس کے دو معرکے ایک معرکے اس پر بول چکے ہیں اور دوسرے معرکے کی amenament تھی - وہ بھی اب قرارداد میں شامل کی جا چکی ہے - اس لئے انہیں بھی پہلے موقع دیا جائے کہ وہ اپنے مافی الضمیر سے ایوان کو آگاہ کر سکیں -

جناب ڈپٹی سپیکر - ان کی جو ترمیم تھی وہ قرارداد میں شامل ہو چکی ہے اور ان کا بیان اس میں آ چکا ہے -

سردار زادہ سید ظفر عباس - ہاں اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ انہیں بھی دوسری بحث سے پہلے موقع دیا جائے تاکہ وہ بھی اس کی وضاحت کر سکیں -

سید حسنات احمد - جناب والا ، میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جہاں تک مارشل لاء کے مقدمات کا تعلق ہے اس کے متعلق یہ کہنا کہ جتنے بھی مقدمے ہوئے تھے وہ سارے غلط تھے ، یا یہ کہنا کہ جو مقدمے ہوئے تھے وہ سارے صحیح تھے ، بالکل غلط بات ہے - میں آپ سے صرف اتنی گذارش کرنی چاہتا ہوں کہ مجھے یہ اتفاق ہوا ہے کہ تقریباً چار مارشل لاء میں بطور ماتحت کورٹ خود کام کرتا رہا ہوں - معاف کیجئے گا مجھے بہت

سارے صاحبان سے اس معاملے میں بہت زیادہ علم ہے - میں یہ گذارش کروں گا کہ یہ کس طریقہ سے بھی ممکن نہیں ہو سکے گا کہ جن کے مقدمات کا فیصلہ ہو چکا ہے اور جن کی تعداد تقریباً ہزاروں میں ہے وہ مقدمات از سر نو کسی سول عدالت میں بھجوا دئیے جائیں یہ تو ایسی بات ہے جس کے متعلق ذکر کرنا بھی بالکل غلط ہے ، کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے - تو میری گذارش یہ ہے کہ اس Constitution میں یہ رکھا جائے کہ جن آدمیوں کو ان مقدمات میں سزا ہوئی ہے ان کو یہ اجازت دی جائے کہ وہ ان سزاؤں کے خلاف ہائی کورٹ میں یا سپریم کورٹ میں اپیل دائر کرسکیں - اس طریقہ سے جو چھوٹے موٹے مقدمات پہلے نمٹ چکے ہیں وہ ختم ہو جائیں گے اور جو بہت serious قسم کے مقدمات ہوں گے ان کی ہائیکورٹ میں یا سپریم کورٹ میں اپیل ہو سکے گی اور ان آدمیوں کو اتنا احساس ہو گا کہ کم از کم ان کو انصاف مل چکا ہے تو میری صرف اتنی سی گذارش ہے کہ اس میں اتنی ہی ترمیم کی جائے - اس کے علاوہ آپ کچھ نہیں کر سکتے - باقی یہ کہنا کہ ہم ایسی کوئی بات نہ کریں جس سے مارشل لاء کے جانے میں کوئی رکاوٹ ہو ، میں اس کے ساتھ سو فیصد اتفاق کرتا ہوں - ہمیں اس وقت ایسی کوئی بات نہیں کرنی چاہیئے جس سے یہ ظاہر ہو کہ ہم خود مخواہ مارشل لاء کے جانے میں رکاوٹ ڈال رہے ہیں - لیکن میرا اپنا خیال یہ ہے کہ اگر اس کو صحیح طریقہ سے پیش کیا جائے تو یہ مارشل لاء کے جانے میں کبھی رکاوٹ کا باعث نہیں ہو سکتی اور میرا خیال ہے کہ اگر خود پریذیڈنٹ صاحب اور دوسرے صاحبان کو صحیح طریقہ سے یہ موقف پیش کیا جائے تو غالباً وہ بھی مان جائیں گے - مجھے تو یہی گزارشات کرنی تھیں -

جناب ڈپٹی سپیکر - بشریٰ رحمٰن صاحبہ آپ اس قرارداد کے متعلق کوئی بات کرنا چاہیں گی ؟

بیگم بشریٰ رحمان — جناب سپیکر ، میں اب زیادہ وقت نہیں لینا چاہتی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ اس کے بعد بھی بہت زیادہ ضروری قرار دادیں بقایا ہیں - میں نے بنیادی حقوق کی بات کی تھی اور بنیادی حقوق جو 1973ء میں ہوں یا بنیادی حقوق جو انسانوں کے ہوں وہ انسانوں کا بنیادی حق ہوتا ہے - اس میں تحریر و تقریر کی آزادی ہو ، نقل و حرکت کی آزادی ہو - غلامی اور بیگار کی مخالفت مذہب اور مسلک کی آزادی ، جائیدادوں اور اثاثوں کا تحفظ - خواتین کے حقوق کا تحفظ ، ان کے شہری حقوق کا تحفظ اور دفتروں میں ان کی ملازمت کے ساتھ جو

امتیاز برتا جاتا ہے اس میں ان کا تحفظ یہ تمام ان میں شامل ہیں یہ کوئی ایسے خطرناک قوانین نہیں ہیں کہ جن کے بارے میں ہم بات کرتے ہوئے ڈریں یا گھبرائیں یہ ساری دنیا کے انسانوں کے لئے ساری انسانیت کے لئے ہوتے ہیں - اس لئے ہم بنیادی حقوق کی تائید کرتے ہیں - فاضل وزیر کی خدمت میں تو کچھ عرض کرنے کی جسارت نہیں کروں گی -

انہیں اپنی بات کا پاس ہے
انہیں کیا کہ کوئی اداس ہے
جو نہیں کہیں تو نہیں رہے
کسی التجا پہ بھی ہاں نہ ہو

وزیر قانون - جناب سپیکر ، میں محترمہ بشریٰ رحمان صاحبہ سے گزارش کروں گا کہ انشاءاللہ جو اس ایوان کا اور اس قوم کا جذبہ ہے اس طرف ہم رواں دواں ہیں - اس لئے وہ اپنی قرارداد کے اس حصے پر زور نہ دیں - میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ -

بہار ہو کے رہے گی یہاں کبھی نہ کبھی
چمن کو چھوڑ ہی دے گی خزاں کبھی نہ کبھی

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب رفیق - جناب سپیکر - اس قرارداد کی حمایت میں کچھ کہنے کی اجازت دیں -

جناب ڈپٹی سپیکر - جب یہ ہاؤس اجازت دے گا تو اس کے بعد آپ کچھ کہہ سکتے ہیں - اب سوال یہ ہے -

کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ جن افراد کو فوجی عدالتوں نے مارشل لاء کے ضوابط اور قوانین کے تحت نظر بند یا قید کی سزا دی ہے ان کے مقدمات از سر نو فیصلہ کے لیے سول عدالتوں میں ارسال کئے جائیں - اس کے ساتھ جو ترمیم منظور ہوئی ہے وہ بھی یہ ہے نیز اعلیٰ عدالتوں کے اختیارات اور عوام کے بنیادی حقوق جو 1973ء کے آئین میں دئیے گئے ہیں وہ بھی فوری طور پر بحال کئے جائیں -

(قرارداد منظور نہیں کی گئی)

مارشل لاء کے خاتمے کا تاریخی اعلان

جناب ڈپٹی سپیکر - اب بشریٰ رحمان صاحبہ کی قرارداد ہے -

بیگم بشریٰ رحمان - جناب سپیکر میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں وزیر اعظم پاکستان جناب محمد خان جونیجو نے 14 - اگست 1985ء کو مینار پاکستان پر جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے جو تاریخی اعلان کیا ہے کہ مارشل لاء ملک سے یکم جنوری 1986ء تک اٹھا لیا جائے گا - اس اعلان کا ملک بھر میں خیر مقدم کیا جا رہا ہے - یہ ایوان جناب محمد خان جونیجو کے اس جرات مندانہ اعلان کا خیر مقدم کرتا ہے اور توقع کرتا ہے کہ ملک جلد از جلد مکمل جمہوریت کی راہ پر گامزن ہو کر جمہوری اسلامی فلاحی مملکت کے راستے پر رواں دواں ہو گا - صوبائی اسمبلی کے اراکین جناب وزیر اعظم کی جمہوریت نواز کوششوں کے حق میں اپنے اعتماد کا اظہار کرتے ہیں

(اس مرحلے پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر - بیگم بشریٰ رحمان صاحبہ کی قرارداد یہ ہے کہ - اس ایوان کی رائے ہے کہ وزیر اعظم پاکستان جناب محمد خان جونیجو نے 14 - اگست 1985ء کو مینار پاکستان پر جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے جو تاریخی اعلان کیا ہے کہ مارشل لاء ملک سے یکم جنوری 1986ء تک اٹھا لیا جائے گا - اس اعلان کا ملک بھر میں خیر مقدم کیا جا رہا ہے - یہ ایوان جناب محمد خان جونیجو کا جرات مندانہ اعلان کا خیر مقدم کرتا ہے . اور توقع کرتا ہے کہ ملک جلد از جلد مکمل جمہوریت کی راہ پر گامزن ہو کر جمہوری اسلامی فلاحی مملکت کے راستے پر رواں دواں ہوگا - صوبائی اسمبلی کے اراکین جناب وزیر اعظم کی جمہوریت نواز کوششوں کے حق میں اپنے اعتماد کا اظہار کرتے ہیں -

اس میں سب سے پہلے چوہدری محمد اعظم چیمہ کی amendment لوں گا - یہ کافی سنجیدہ معاملات ہیں - میں فاضل اراکین سے اور اس معزز ایوان سے التماس کروں گا کہ وہ توجہ اور انہماک سے ان معاملات میں دلچسپی لیں - آپ علیحدہ وقت میں بھی، قائد ایوان سے اپنے معاملات کی بات کرسکتے ہیں - چوہدری محمد اعظم چیمہ صاحب کی amendment ہے -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں - کہ قرارداد کے آخر میں وارد ہونے والے لفظ ''ہیں'' کے بعد مندرجہ ذیل عبارت ایزاد کی جائے - اور امید کرتے ہیں کہ جناب وزیر اعظم آئندہ جملہ قوانین کو قرآن و سنت کی روشنی میں ڈھالنے اور نافذ کرنے کی پوری سعی عمل میں لائیں گے -

جناب سپیکر - چوہدری محمد اعظم چیمہ صاحب یہ ترمیم پیش کرتے ہیں کہ قرارداد کے آخر میں وارد ہونے والے لفظ ''ہیں'' کے بعد مندرجہ ذیل عبارت ایزاد کی جائے اور امید کرتے ہیں کہ جناب وزیر اعظم آئندہ جملہ قوانین کو قرآن و سنت کی روشنی میں ڈھالنے اور نافذ کرنے کی پوری سعی عمل میں لائیں گے لیکن جناب یہ آپ کو اس amendment پر کوئی اعتراض ہے

بیگم بشریٰ رحمان - جناب مجھے اس ترمیم پر کوئی اعتراض نہیں -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - میں ایک عبارت اور کروں گا

جناب سپیکر - آپ اس میں اور ترمیم دینا چاہتے ہیں -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جی ہاں اگر آپ اجازت دیں -

جناب سپیکر - اس کا نوٹس نہیں ہے - Amendment کے لئے آپ کو نوٹس دینا ہو گا - آپ کوئی rule quote کر سکتے ہیں کہ اس وقت

At the floor of the House, you can move any Adjournment Motion

چیمہ صاحب آپ رولز دیکھ لیں میں دوسری amendment کے لئے میاں ریاض حشمت جنجوعہ صاحب کو دعوت دیتا ہوں -

میاں ریاض حشمت جنجوعہ - جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ قرار داد کے آخر میں وارد ہونے والے لفظ ''ہیں'' کے بعد مندرجہ ذیل عبارت ایزاد کی جائے - کہ یہ ایوان ان لوگوں کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہے جنہوں نے مارشل لاء کے خلاف جدوجہد کی پاداش میں کوڑوں ، نظربندیوں اور قید و بند کی صعوبتوں کو برداشت کیا نیز یہ ایوان وزیر اعظم سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ 1973ء کے متفقہ آئین میں آٹھویں ترمیمی بل کے ذریعہ سے تراسیم کے بارے میں قومی امنگوں کو ملحوظ خاطر رکھیں -

جناب سپیکر - میاں ریاض حشمت جنجوعہ صاحب اس قرارداد میں یہ ترمیم پیش کرتے ہیں کہ قرارداد کے آخر میں وارد ہونے والے لفظ ''ہیں'' کے بعد مندرجہ ذیل عبادت ایزاد کی جائے کہ یہ ایوان ان لوگوں کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہے جنہوں نے مارشل لاء کے خلاف جدوجہد کی پاداش میں کوڑوں ، نظر بندیوں اور قید و بند کی صعوبتوں کو برداشت کیا - نیز ایوان جناب وزیر اعظم سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ 1973ء کے متفقہ آئین میں آٹھویں ترمیمی بل کے ذریعہ سے تراسیم کے بارے میں قومی امنگوں کو ملحوظ خاطر رکھیں -

اب سردار زادہ سید ظفر عباس صاحب کی ترمیم ہے :-

سردار زادہ سید ظفر عباس — میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ مذکورہ قرار داد کے آخر میں وارد ہونے والے لفظ ''ہیں'' کے بعد مندرجہ ذیل عبارت ایزاد کی جائے - نیز ان اراکین قومی اسمبلی کو یہ ایوان خراج تحسین پیش کرتا ہے جو آٹھویں ترمیمی بل کو جمہوری اقدار اور 1973ء کے آئین کی روح کو برقرار رکھنے کے لیے آئینی جدوجہد کر رہے ہیں -

جناب سپیکر — سردار زادہ سید ظفر عباس صاحب اس قرار داد میں ایک اور ترمیم پیش کرتے ہیں کہ مذکورہ قرار داد کے آخر میں وارد ہونے والے لفظ ''ہیں'' کے بعد مندرجہ ذیل عبارت ایزاد کی جائے نیز ان اراکین قومی اسمبلی کو یہ ایوان خراج تحسین پیش کرتا ہے جو آٹھویں ترمیمی بل کو جمہوری اقدار اور 1973ء کے آئین کی روح کو برقرار رکھنے کے لئے آئینی جدوجہد کر رہے ہیں -

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر ، اس ہاؤس کی سابقہ روایات کے مطابق تمام amendments یکجا نہیں کی جا سکیں - تمام مردوں کو اکٹھا نہیں دفنایا جا سکتا - پہلے آپ ایک ترمیم پر فیصلہ کریں - پھر دوسری پر اور پھر تیسری پر فیصلہ کریں - یہ تو کوئی طریق کار نہیں جو آپ پانچ سات ترامیم اکٹھی کر رہے ہیں - جناب والا یہ تو خلاف قاعدہ ہے ، خلاف اصول ہے اور خلاف روایات ہے -

جناب سپیکر - آپ میری رہنمائی کے لیے کچھ رولز quote کر سکتے ہیں ؟

رانا پھول محمد خان - رولز نہیں - جناب اس ہاؤس کی روایات ہی یہ رہی ہیں کہ مختلف amendments کو یکجا نہیں کیا جا سکتا - طریق کار یہ ہے کہ پہلے ایک ترمیم پر آپ فیصلہ دیں - ہاؤس سے ایک ترمیم پر فیصلہ کرائیں پھر دوسری ترمیم پر اور پھر تیسری ترمیم پر فیصلہ کرائیں -

جناب وزیر قانون - جناب سپیکر یہ جو آخری ترمیم میرے بھائی سردار زادہ سید ظفر عباس صاحب نے پیش کی ہے اس میں میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں کہ -

ترمیم کے شروع میں جو الفاظ (ان تمام ارکان) ان کو حذف کیا جائے اور اس ترمیم کو یوں پڑھا جائے کہ (قومی اسمبلی قائد کو یہ ایوان خراج تحسین پیش کرتا ہے جو آٹھویں ترمیمی بل کو جمہوری اقدار اور 1973 کے آئین کی روح کو برقرار رکھنے کے لیے آئینی جدو جہد کر رہے ہیں) -

جناب سپیکر - اس کے لیے نئے نوٹس کی ضرورت ہے -

وزیر قانون ۔ جناب والا میں عرض کروں گا کہ متعلقہ رول معطل فرمائیں اور اس میں میری ترمیم کو زیر بحث لانے کے لئے ایوان میں پیش کریں ۔

سردار زادہ سید ظفر عباس ۔ جناب والا رول معطل ہوگا ، پہلے بھی اس قسم کی استدعا کی جا چکی ہے ان کو بھی ملحوظ خاطر رکھا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ رول quote کر دیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر یہ رول suspension کی ہر وقت آپ کو یہ اختیار ہے اس لئے میں نے جو آپ سے suspension کی اجازت مانگی ہے وہ میں نے قاعدہ 98 کے مطابق طلب کی ہے کہ اس کو معطل کیا جائے اور میری اس ترمیم کو جو کہ سردار زادہ صاحب میں ہے اس میں میری یہ ترمیم ایوان کے سامنے پیش کی جائے ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ ۔ جناب suspension کا تو آپ کو اختیار ہے ۔ رول 97 اور 98 کے تحت آپ کو صوابدید حاصل ہے ۔

جناب سپیکر ۔ چیمہ صاحب آپ نے اس میں نہ رول 98 کو quote کیا ہے اور نہ آپ نے suspension کی لئے move کیا ہے ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ ۔ میری عرض تو سن لیں suspension کی سزا ہو گئی مجھے تو آپ نے رول کے بارے میں حکم دیا تھا ۔

جناب سپیکر ۔ اب بھی میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ اگر آپ رول quote کرتے ہیں یا اس کے لئے اگر آپ کچھ move کرنا چاہتے ہیں تو آپ کریں ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ ۔ میں جناب والا عرض کرتا ہوں کہ وزیر قانون صاحب نے جو فرمایا ہے اس کے بارے میں آپ کوئی فیصلہ delay فرما رہے ہیں ۔ یا مجھ سے پہلے حکم صادر کر رہے ہیں میں تو کرتا ہوں ۔ رول 97 آپ ملاحظہ فرمائیں ۔

> "After a resolution has been moved any member may, subject to these rules move an amendment to the resolution."

اس کے بعد رول 98 میں جناب کی discreation واضح ہے جیسا کہ وزیر قانون صاحب بھی استدعا کر چکے ہیں ۔ اس بات کے بعد میں گزارش کروں گا کہ رول کو معطل کیا جائے اور ہمیں ترمیم پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

جناب سپیکر ۔ دونوں امنڈمنٹس کے سلسلے میں میں رول کو suspend کرتا ہوں ۔ وائس صاحب اور اعظم چیمہ صاحب کو بھی اپنی امنڈمنٹ پیش کرنے کی اجازت دیتا ہوں ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جناب والا ، بشریٰ رحمان صاحبہ کے ریزولیشن کی آخری لائن میں وارد ہونے والے الفاظ جناب وزیر اعظم کے بعد اور قائد ایوان پنجاب کے الفاظ ایزاد کیے جائیں - اور قرارداد کے آخر میں میری وہ ترمیم ایزاد کی جائے ، جو میں پہلے پیش کر چکا ہوں -

جناب سپیکر - چوہدری صاحب ، آپ ایک منٹ مجھے دیجئے - آپ تشریف رکھیں -

جناب محمد رفیق - جناب والا ، میں ایک گذارش کرنی چاہتا ہوں کہ میں نے محترمہ بشریٰ رحمان صاحبہ کی قرار داد میں ترمیم کے لئے اجازت چاہی تھی - میں محترمہ کی قرار داد میں اپنی طرف سے یہ اضافی ترمیم پیش کرتا ہوں کہ —

آئین کی جمہوری روح کو برقرار رکھتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان اپنے اس اعلان پر اگر عمل درآمد نہ کروا سکیں تو ہم کو امید ہے کہ وہ جمہوری روایات کی پاسداری کرتے ہوئے اور ان وعدوں کو مد نظر رکھتے ہوئے جو انہوں نے قوم سے کئے ہیں پورا نہ کرنے پر اپنے تمام رفقائے کار کے ساتھ مستعفی ہو جائیں گے -

وزیر قانون - جناب سپیکر ، نہ تو فاضل رکن نے قاعدے کی معطلی کیلئے استدعا کی ہے اور نہ ہی اس کی معطلی کی جناب نے اجازت دی - اس کے بغیر جو انہوں نے یہ ترمیم پیش کی ہے یہ خلاف قاعدہ ہے جس کی میں مخالفت کرتا ہوں -

جناب محمد رفیق - جناب سپیکر ، میں نے آپ سے اجازت طلب کی تھی اور آپ کی اجازت پر میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے -

سید حسنات احمد - ریزولیوشن کے ساتھ negative ter کی بات نہیں آسکتی -

وزیر قانون - وہ آپ نے اجازت طلب کی ہے نہ جناب نے قاعدہ 98 کی اجازت دی ہے اور اس کے بغیر جو انہوں نے ترمیم پیش کی ہے وہ خلاف قاعدہ ہے - لہذا میں ویسے بھی اسے اپوز کرتا ہوں اسے رول آوٹ کیا جائے -

سید حسنات احمد - جناب والا میں عرض کر رہا تھا کہ ایک ریزولیوشن آیا ہے اس پر جو متعلقہ ترامیم ہیں وہ تو ٹھیک ہیں - جتنی ترامیم آپ کے سامنے آئی ہیں - ہاؤس کے سامنے آئی ہیں ان کو اگر آپ بغور دیکھیں

ان میں یہ پوزیشن ہے کہ ہر ترمیم ایک علیحدہ ریزولیوشن ہے - اگر ریزولیوشن ہی دینا ہے تو بہتر طریقہ یہ ہے کہ وہ ایک الگ ریزولیوشن دیا جائے - یہ چار پانچ چھ اکٹھی ترامیم آگئی ہیں جن کا بہت سا تعلق اس ریزولیوشن کے ساتھ نہیں ہے -

بیگم بشریٰ رحمان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر ، میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ میری قرار داد پیش ہونے کے بعد جو پہلی ترمیم آئی تھی اس پر تو آپ نے از راہ نوازش مجھ سے پوچھنا پسند کیا تھا - بعد میں جو ترامیم آئی ہیں ان کی شمولیت کے لئے میری نا چیز رائے نہیں پوچھی گئی - کیا مجھے اس بارے میں رائے دینے کا حق ہے -

جناب سپیکر - میں آپ کو عرض کرتا ہوں کہ جس اسٹیمنٹ پر ایوان میں کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا ، اگر محرک بھی اس پر معترض نہیں تو پھر محرک کو پوچھ لینا اور ان کی اجازت حاصل کر لینا ترمیم کو شامل کرنے کے لئے کافی ہوتا ہے - چونکہ دوسری ترامیم پر وزیر قانون نے اعتراض کیا ہے ، اس لئے اب آپ سے اس سلسلے میں دوبارہ اعتراض یا اس کے حق میں آپ سے رائے لینے کی ضرورت نہ تھی -

وزیر قانون - جناب سپیکر - میری گذارش ہے کہ چونکہ جو بنیادی قرارداد ہے - اس پر کئی ایک ترامیم آگئی ہیں اور ان میں سے کئی ایک ترمیم کی جناب نے اجازت بھی دے دی ہے - اس لئے اس ہاؤس کی روایات کے مطابق ایک کمیٹی بنائی جائے جو اس کا اصلی مسودہ تیار کرکے ایوان کے سامنے پیش کرے -

جناب گل نواز خان وڑائچ - جناب والا - محترمہ بشریٰ رحمان صاحبہ نے خراج تحسین کے لئے جو قرارداد پیش کی ہے - اس کی سینس کچھ اور ہے اس پر جو ترامیم آئی ہیں - ان کی سینس بالکل ہی اور ہے ان کا اس سے کوئی تعلق ہی نہیں -

بیگم بشریٰ رحمان - جناب سپیکر - میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ ابھی فاضل ممبر نے جو کچھ کہا ہے - وہ درست ہے - ہم تو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے اور اپنی یقین دہانیاں پیش کرنے کے لئے قرارداد کو پیش کررہے ہیں - اس میں باقی جو بھی مسائل شامل کئے گئے ہیں وہ آئین کی دفعہ 172 کے تحت اس متن کے دائرے میں نہیں آتے - اس لئے آپ ان کے اوپر الگ الگ قراردادیں طلب کرلیں اور آج کی قرارداد کو آج ہی کی تاریخ میں قبول فرمالیں تو آپ کی بہت عنایت ہوگی -

سردار زادہ سید ظفر عباس ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے ابھی بیگم صاحبہ کے پوائنٹ آف آرڈر پر غور کرنے کا موقع دیجئے ۔ آئین کا آپ نے آرٹیکل quote کیا ہے یا رولز کا حوالہ دیا ہے ؟

بیگم بشریٰ رحمان ۔ رولز آف پروسیجر ۔ صفحہ 69 رول 172

جناب سپیکر ۔ چودھری رفیق صاحب ۔ آپ صفحہ 69 پر رول 172 ملاحظہ فرمائیں گے ؟

172 (1) "An amendment shall be within the scope and relevant to the subject matter of the motion to which it is proposed".

اس سے آگے ہے ۔

(2) "An amendment shall not raise a question which, by those rules, can only be raised by a substantive motion after notice.

سید حسنات احمد ۔ میں نے یہی گذارش کی تھی کہ یہ بالکل ہی relevant نہیں ہے ۔

وزیرقانون ۔ جو ترمیم جنجوعہ صاحب کی ہے اور جو رفیق صاحب کی ہے ۔ وہ اس قرارداد کے اصلی متن کے ساتھ بالکل تعلق نہیں رکھتیں ۔ یہ قاعدہ 172 کے تحت relevent بھی نہیں ہیں ۔ لہذا انہیں خلاف ضابطہ قرار دیا جائے ۔ اصلی قرارداد جو بشریٰ رحمان نے پیش کی ہے ۔ ان کا اس قرارداد کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ۔ یہ negative ہے اور قاعدہ 172 کے مطابق یہ اس میں Incorporate نہیں ہوسکتیں ۔

چوھدری گل نواز خان وڑائچ ۔ بشریٰ رحمان صاحبہ نے جو قرارداد پیش کی ہے ۔ وہ تو ہے مارشل لاء اٹھانے کی خوشی میں اور یہ کہتے ہیں کہ مارشل لاء extend ہو ۔ دوسرے صاحبان یہ چاہتے ہیں کہ گڑبڑ پیدا ہو ۔ ہنگامہ پیدا ہو اور مارشل لاء ختم نہ ہو ۔ یہ تو sense ہی علیحدہ ہے ۔

چوھدری فضل حسین راھی ۔ جناب والا ۔ ہمیں ان لوگوں کو خراج تحسین پیش کرنا ہے جو محب وطن ہیں ۔ جو اس وطن کے لئے قربانیاں دیتے ہیں ۔ ہمیں ان لوگوں کو خراج تحسین پیش کرنا ہے ۔ جو ملک میں قانون کی بالا دستی چاہتے ہیں ۔ جو یہاں آئین کی موجودگی چاہتے ہیں اور اصلی حالت میں چاہتے ہیں ۔ یہ بالکل جمہوری رویہ ہے ۔ عوام کے

حقوق کی بات کرنا کسی حوالے سے بھی غلط نہیں ہے - اس لئے میں محسوس کرتا ہوں کہ ہمارے یہ دوست جو منتخب ہوکر اس ملک کے عوام کو مارشل لاء سے نجات دلانے کے لئے یہاں آئے ہیں - انشاءاللہ تعالیٰ ان کے حوالے سے اور انکی کوششوں سے مارشل لاء ختم ہوجائے گا -

جناب سپیکر اس پر بحث نہیں ہو سکتی- آپ پوائنٹ آف آرڈر پر اس کو admissibility پر بات کر رہے ہیں - آپ کا شکریہ - میں نے آپ کی بات سن لی ہے -

سید ظفر اللہ خان پھروانہ پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر ابھی ابھی معزز ممبر نے جو بات کرنی شروع کی ہے وہ کس ضابطے کے تحت بول رہے ہیں اور اگر یہی سلسلہ رہا تو اسمبلی پر کنٹرول کرنا مشکل ہو جائے گا - جناب سپیکر میں بڑے ادب سے ان ممبران کو عرض کرتا ہوں جو میرے خیال میں سپیکر کے حکم کی بالکل پابندی نہیں کرتے اور احترام نہیں کرتے اور اس قسم کا شور اور واویلا برپا کر دیتے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ اس سے اس ایوان کے جملہ ممبران کے استحقاق مجروح ہوتے ہیں - اگر ان کا رویہ یہیں رہا جن کی تعداد میرے خیال میں دونوں سے زیادہ نہیں تو ہم پھر ایسا ہی رویہ ان کے لئے اختیار کریں گے - (نعرہ ہائے تحسین) -

وزیر قانون - پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر فاضل رکن راہی صاحب نے جو بات کی ہے - میں ریکارڈ کی درستگی کے لے ضرور بات کرنا چاہتا ہوں - جو بات انہوں نے اس وقت فرمائی ہے کہ جمہوریت کی بحالی یا قانون کی بالا دستی کے لے قاعدہ 72 کے تحت جس کی ہم نے مخالفت کی ہے کہ وہ نہیں آسکتی وہ تو ان کے فرمان کے بالکل الٹ ہے - وہ یہ ہے کہ یہ ایوان ان لوگوں کو بھی خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہے جنہوں نے مارشل لاء کے خلاف جدوجہد کی پاداش میں کوڑوں نظربندیوں اور قید و بند کی صعوبتوں کو برداشت کیا - جناب سپیکر میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ جن لوگوں نے اس ملک کے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جن لوگوں نے وطن دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہوتے ہوئے ، جن لوگوں نے ہائی جیکنگ کے سنگین مسئلے میں شامل ہوتے ہوئے جن لوگوں نے اس ملک میں تخریب کاری کے لئے اور جن لوگوں نے اس ملک میں مارشل لاء کو آگے لے جانے کے لئے لمبا کرنے کے لے ، زائیں کھائیں یہ ایوان ان کی خدمت میں ہرگز خراج تحسین پیش نہیں کر سکتا -

(نعرہ ہائے تحسین) -

چوہدری فضل حسین راہی۔ جناب والا، میں نکتہ وضاحت پر بات کرنا چاہتا ہوں ۔ وزیر صاحب نے میری گفتگو کا جو مطلب لیا ہے ، اس پر ۔

جناب سپیکر یہ جواب الجواب کی بات نہیں ہے ۔ میں یہ کہوں گا کہ محترم وزیر قانون نے بھی پوائنٹ آف آرڈر پر جو ارشادات فرمائے ہیں وہ to the point نہیں ۔ نہ اب میں فضل حسین راہی صاحب کو اس بات کی اجازت دوں گا کہ وہ جواب الجواب دیں ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ چوہدری صاحب آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنی چاہتے تھے ۔

چوہدری ارشاد علی ۔ جناب والا قاعدہ نمبر 172 پڑھا جائے ۔

172۔ (۱) کسی ترمیم کے لئے لازم ہے کہ وہ اس تحریک کے دائرہ کار کے اندر ہو اور اس کے نفس مضمون سے متعلق ہو ۔ "

بشریٰ رحمان صاحبہ نے جو قرارداد پیش کی ہے اسکا اصل متن اور اسکی روح کو خراج تحسین پیش کرتا ہے ۔ اس میں منفی خیالات نہیں آسکتے ۔

چوہدری فضل حسین راہی۔انکی قرارداد میں جو اصل مسئلہ ہے میں اسکی وضاحت کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ مارشل لا ختم ہونے کی صورت میں ۔

ایک معزز رکن۔ جناب سپیکر ، جب تک سپیکر صاحب سے اجازت نہ لے لی جائے اسوقت تک نہ بولا جائے ۔

جناب سپیکر۔

Will you please take your seat ? I would not per it you.

جناب عالی ، میں آپکو اجازت نہیں دیتا آپ تشریف رکھیں ۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ ۔ جناب والا میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میری وہ ترمیم جو میں نے بشریٰ رحمان صاحبہ کی قرارداد میں پیش کی ہے وہ قابل پذیرائی ہے یا نہیں ؟

جناب سپیکر۔اس پر آپ بات کر چکے ہیں ۔ کیا آپ کوئی رول اسکے حق میں پیش کرنا چاہتے ہیں ؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ ۔ جناب والا میں صرف اس بارے میں اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قرارداد کا جو نفس مضمون ہے

وہ یہی ہے کہ خراج تحسین پیش کیا جائے - اسلئے کہ انہوں نے اعلان فرمایا ہے کہ 31 دسمبر 1985ء کو مارشل لاء ختم ہو رہا ہے - تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان لوگوں کو خراج تحسین کیوں نہ پیش کیا جائے ؟

جناب سپیکر - یہ آپ کا کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں - آپ تشریف رکھیں -

میاں عطاء محمد قریشی جناب سپیکر میں اجازت چاہونگا -

جناب سپیکر - کیا آپ کسی procedural matter پر بات کرنا چاہتے ہیں ؟

میاں عطاء محمد قریشی—جناب والا یہ تو آپکی مرضی پر ہے قاعدہ نمبر 173 ملاحظہ فرمائیں -

سپیکر ترامیم کو ایسی ترتیب میں پیش کرنے کا مجاز ہوگا جیسا کہ وہ مناسب خیال کرے مگر شرط یہ ہے کہ سپیکر کسی ایسی ترمیم کو پیش کرنے سے انکار کر سکتا ہے جو اس کے خیال میں فضول متناقض یا بے معنی ہو یا جو لاحاصل ہو گئی ہو -

جناب سپیکر شکریہ اس میں محمد رفیق صاحب کی ترمیم کو disallow کرتا ہوں اسکے علاوہ اس میں چوہدری محمد اعظم چیمہ - میاں ریاض حشمت جنجوعہ صاحب اور سردار زادہ ظفر عباس صاحب کی ترامیم ہیں ان تینوں صاحبان کے لئے عرض کرتا ہوں کہ یہ تینوں مل بیٹھ کر اور اتفاق رائے سے کوئی ایسی ترمیم ڈرافٹ کریں جس کو ہم اس کا حصہ بنا سکیں - اس میں وائیں صاحب بھی شامل ہیں جن کو میں allow کر چکا ہوں - غلام حیدر وائیں صاحب محمد اعظم چیمہ صاحب - میاں ریاض حسین جنجوعہ صاحب اور سردار ظفر عباس صاحب یہ چاروں صاحبان محترمہ بشریٰ رحمان صاحبہ کے ساتھ مل کر ' جنکا اصل ریزولیشن ہے اتفاق رائے سے کوئی ترمیم ڈرافٹ کریں - اور اس کو یہاں لائیں -

چوہدری محمد رفیق—جناب سپیکر میں نے جو ترمیم پیش کی ہے جسکو آپ نے disallow کیا اگر آپ اجازت دیں تو میں اسکی تھوڑی سی ایک دومنٹ میں وضاحت کرنی چاہونگا -

جناب سپیکر—چوہدری صاحب آپ نے مجھ سے اجازت مانگی ہے - میں نے اس پر فیصلہ کر دیا ہے - اب میں آپکو اس پر نکتہ چینی کی اجازت نہیں دے سکتا - آپ تشریف رکھیں - اگر آپ ابھی ان ترامیم کو

یکجا کرکے ڈرافٹ کرنے کی پوزیشن میں ہیں تو اس قرارداد کو بھی take up کریں گے - اگر یہ نہیں کر سکے تو پھر اگلے منگل پر جو آپکا پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے اسکو اکٹھا پیش کیا جا سکتا ہے -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - ہم ابھی اس کو ڈرافٹ کرکے پیش کرتے ہیں -

جناب سپیکر - ابھی کرلیں ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں اب رانا پھول محمد خان صاحب کی قرارداد ہے -

دیہاتی طلبہ کے لئے 50 فی صد نشستوں کی تخصیص

رانا پھول محمد خان - جناب سپیکر قرار داد پیش کرنے سے پہلے میرے وہ شکوک و شبہات جو تھے وہ دور ہو گئے میں اسکا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے میری ایک قرار داد ہی نہیں بلکہ وقت کی پکار کی مجھے اجازت دی ہے اپنے میں قرار داد پیش کرتا ہوں اس معزز ایوان کے رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے دیہاتی سکولوں میں ابتدائی تعلیم کا نظام نہایت ناقص اور بدتر ہے اس لئے میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ جب تک دیہی تعلیم کا معیار شہری انگلش میڈیم سکولوں کے برابر نہ بنایا جائے اس وقت تک دیہاتی طلبہ کیلئے لاہور کے تمام اچھے کالجوں بالخصوص گورنمنٹ کالج - ایف سی کالج لاء کالج میڈیکل کالج ملحقہ یونیورسٹی انجینئرنگ یونیورسٹی و دیگر پیشہ وارانہ تعلیمی اداروں میں دیہی طلبہ کیلئے عام میرٹ کی بجائے 50 فی صد نشستیں داخلہ کے لئے بطور خاص مخصوص کردی مقرر کی جائیں - دیہاتی کی تعریف یہ ہوگی کہ جس طالب علم یا طالبہ نے کسی دیہاتی ہائی سکول (یونین کونسل یا ٹاؤن کمیٹی کی حدود تک کیمی ہائی سکول) سے میٹرک کیا ہو صرف ڈومیسائل پر ہی کیسی طالب علم یا طالبہ کو دیہاتی تصور نہ کیا جائے - لیکن اگر ڈومیسائل والے طالب علم کے والدین واقعی دیہات میں رہائش پذیر ہوں اور انکا ثبوت ریکارڈ سے ملتا ہو انکو دیہاتی طلبہ و طالبات تسلیم کیا جائے چونکہ صوبہ پنجاب کی 85 فی صد آبادی کے طالب علم اچھے کالجوں اور پیشہ وارانہ سکولوں وغیرہ میں داخلہ حاصل کرنے سے اس لئے محروم ہیں کہ انکی ابتدائی تعلیم کا کوئی معیار نہیں اور اسکی بڑی وجہ پسماندگی معیار تعلیم ہی ہے -

یہی وجہ اس لئے صوبہ کے دیہی عوام پریشانی میں مبتلا ہیں - جہاں تک کہ دیہاتی ہائی سکولوں میں سائنس لیبارٹریز کی بے حد کمی ہے -

اسکو بھی پورا کیا جانا انتہائی ضروری ہے - اس لئے میں یہ تجویز پیش کر کے اسمبلی میں زیر بحث لائے جانے کی درخواست کرتا ہوں -

جناب والا میرا اس قرارداد کو پیش کرنے کا کوئی سیاسی مقصد نہیں ہے -

جناب سپیکر۔ رانا صاحب ، میں آپ کی اس قرارداد کو ایوان میں پیش کر دوں - رانا پھول محمد خان صاحب ایک ریزولیشن پیش کرتے ہوں اس معزز ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے دیہاتی سکولوں میں ابتدائی تعلیم کا نظام نہایت ناقص اور پست ہے - اس لئے میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ جب تک دیہی تعلیم کا معیار شہری انگلش میڈیم سکولوں کے برابر نہ بنایا جائے اس وقت تک دیہاتی طلبہ کے لئے لاہور کے تمام اچھے کالجوں بالخصوص گورنمنٹ کالج، ایف سی کالج - لاء کالج- میڈیکل کالج ، ملحقہ یونیورسٹی ، انجنیرنگ یونیورسٹی و دیگر پیشہ وارانہ تعلیمی اداروں میں دیہی طلبہ کے لئے عام میرٹ کی بجائے 50 فیصد نشستیں داخلہ کے لئے بطور خاص مخصوص کوٹہ مقرر کی جائیں - دیہاتی کی تعریف یہ ہو گی کہ جس طالب علم یا طالبہ نے کسی دیہی ہائی سکول (یونین کونسل یا ٹاؤن کمیٹی کی حدود تک کسی ہائی سکول) سے میٹرک کیا ہو صرف ڈومیسائل پر ہی کسی طالب علم یا طالبہ کو دیہاتی تصور نہ کیا جائے لیکن اگر ڈومیسائل والے طالب علم کے والدین واقعی دیہات میں رہائش پذیر ہوں اور ان کا ثبوت ریکارڈ سے ملتا ہو ان کو دیہاتی طلبہ و طالبات تسلیم کیا جائے چونکہ صوبہ پنجاب کی 85 فیصد آبادی کے طالب علم اچھے کالجوں اور پیشہ وارانہ سکولوں وغیرہ میں داخلہ حاصل کرنے سے اس لئے محروم ہیں کہ ان کی ابتدائی تعلیم کا کوئی معیار نہیں اور اس کی بڑی وجہ یہاں کے معیار تعلیم ہی ہے -

یہی وجہ اس لئے صوبے کے دیہی عوام پریشانی میں مبتلا ہیں - یہاں تک کہ دیہاتی ہائی سکولوں میں سائنس اساتذہ کی بے حد کمی ہے اسکو بھی پورا کیا جانا انتہائی ضروری ہے - اسلئے میں یہ تجویز پیش کر کے اس کو اسمبلی میں زیر بحث لائے جانے کی درخواست کرتا ہوں -

وزیر قانون۔ جناب سپیکر میرے خیال میں اس قرارداد کا ایک پہلو غور طلب ہے کہ اس سے شہری اور دیہاتی مسئلے میں ایک نیا تاثر آئے گا -

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا - اس پر ترمیم آ چکی ہے اور وہ ابھی ایوان میں پیش نہیں ہوئی - پہلے تو ترمیم ایوان میں پیش ہو جائے اسکے بعد وزیر قانون صاحب کو حق ہو گا کہ وہ اس سلسلے میں بیان دیں -

وزیر قانون ۔ رانا پھول محمد خان صاحب ۔ اس قرارداد کو اس شکل میں لانے کی بجائے آپ چیف منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر اس مسئلے کا بہتر طریقہ نکالیں ۔ کیونکہ اس سے ایک ایسا نیا تاثر شروع ہوگا جو کہ ہمارے لئے ، ہمارے صوبے کے مفاد کے لئے ، عوام کے مفاد کے لئے اور ملکی مفاد کے لئے بھی مناسب نہیں ۔ رانا صاحب ۔ مہربانی کرکے جناب وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ مل کر بیٹھیں اور اس مسئلے پر سنجیدگی سے غور کریں ۔

جناب سپیکر ۔ حاجی سردار خان صاحب کی طرف سے ترمیم ہے ۔ جی حاجی صاحب ۔

حاجی سردار خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں کہ مذکورہ قرارداد کی سطر نمبر 1 اور 2 میں وارد ہونے والے الفاظ ''لاہور کے تمام اچھے کالجوں میں بالخصوص گورنمنٹ کالج ، ایف سی کالج ، لاء کالج ، میڈیکل کالج و ملحقہ یونیورسٹی ، انجینئرنگ یونیورسٹی و دیگر پیشہ ورانہ تعلیمی اداروں میں،، کی بجائے الفاظ ''پنجاب،، کے تمام تعلیمی اداروں ، یونیورسٹیوں و پیشہ وارانہ تعلیمی اداروں میں،ثبت کئے جائیں ۔

جناب سپیکر ۔ حاجی سردار خان صاحب یہ ترمیم پیش کرتے ہیں ۔

کہ مذکورہ قرار داد کی سطر نمبر 1 اور 2 میں وارد ہونے والے الفاظ لاہور کے تمام اچھے کالجوں بالخصوص گورنمنٹ کالج ایف سی کالج ، لاء کالج ، میڈیکل کالج و ملحقہ یونیورسٹی ، انجینئرنگ یونیورسٹی و دیگر پیشہ ورانہ تعلیمی اداروں میں کی بجائے الفاظ پنجاب کے تمام تعلیمی اداروں ، یونیورسٹیوں و پیشہ ورانہ تعلیمی اداروں میں ثبت کئے جائیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ، کیونکہ اگر اس کی گہرائی میں جائیں تو یہ تحریک دیہی علاقے کو فائدہ پہنچانے کی بجائے نقصان پہنچائے گی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے بولنے کی اجازت ہے ۔

جناب سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ اب میاں ریاض حشمت جنجوعہ صاحب اپنی ترمیم پیش کریں گے ۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ - جناب والا میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں -

کہ مذکورہ قرار داد کے آخر میں وارد ہونے والے لفظ ,,کرے،، کے بعد الفاظ ''نیز پنجاب بھر کے کالجوں یونیورسٹیوں اور دیگر پیشہ وارانہ تعلیمی اداروں میں سپیشل کوٹہ سسٹم کو فی الفور ختم کر دیا جائے کیونکہ اس سے بے وسیلہ طالبعلموں کی حق تلفی ہوتی ہے،، ایزاد کئے جائیں -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - ترمیم پیش کرنے سے پہلے محرک کو چاہیے تھا کہ -
اس کے مضمون پر غور کرتے - یہ ترمیم میری قرارداد سے وابستہ نہیں - وہ تو پی - ٹی - سی کی بات فرمارہے ہیں -

جناب سپیکر - میاں ریاض حشمت جنجوعہ صاحب اس میں ترمیم پیش کرتے ہیں کہ مذکورہ قرارداد کے آخر میں وارد ہونیوالے لفظ ,,کرے،، کے بعد الفاظ ,,نیز پنجاب بھر کے کالجوں یونیورسٹیوں اور دیگر پیشہ وارانہ تعلیمی اداروں میں اسپیشل کوٹہ سسٹم کو فی‌الفور ختم کردیا جائے - کیونکہ اس سے بے وسیلہ طالب علموں کی حق تلفی ہوتی ہے ،،ایزاد کئے جائیں -

(قطع کلامیاں)

آپ اجازت دیں تو ان ترامیم کو take up کرلیں اور پھر اس پر decision ہوجائے - اب جناب محمد رفیق صاحب اپنی ترمیم پیش کریں گے -

جناب محمد رفیق - جناب سپیکر - میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں -
کہ مذکورہ قرارداد کے آخر میں وارد ہونے والے لفظ ,,کرے،، کے بعد الفاظ ,,اور دیگر تمام شہری درسگاہوں میں جن میں پنجاب کے تمام تعلیمی ادارے شامل ہیں میں دیہی طلبہ کے لئے علم میرٹ کی بجائے داخلہ کے لئے آبادی کے تناسب سے نشستیں مخصوص کی جائیں - جب تک کہ دیہی تعلیمی ادارے شہری تعلیمی اداروں کے معیار کے برابر نہیں پہنچ جاتے،، ایزاد کئے جائیں -

جناب سپیکر ــ چوہدری محمد رفیق صاحب یہ ترمیم پیش کرتے ہیں -

کہ مذکورہ قرارداد کے آخر میں وارد ہونے والے لفظ ,,کرے،، کے بعد الفاظ ''اور دیگر تمام شہری درسگاہوں میں جن میں پنجاب کے تمام تعلیمی ادارے شامل ہیں میں دیہی طلباء

کے لئے عام میرٹ کی بجائے داخلہ کے لئے آبادی کے تناسب سے نشستیں مخصوص کی جائیں جب تک کہ دیہی تعلیمی ادارے شہری تعلیمی اداروں کے معیار کے برابر نہیں پہنچ جائے،، ایزاد کئے جائیں -

وزیر قانون—جناب والا - میں اس کی مخالفت کرتا ہوں کیونکہ اس طریقہ کار سے میرٹ ، معیار اور کارکردگی کا تو بالکل ہی بیڑا غرق ہو جائے گا -

میجر (ریٹائرڈ) وکٹر سموئیل—پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر میں آپ کی اجازت سے قاعدہ نمبر 97 اور 98 کو معطل کرنے کے بعد یہ التجا کرونگا کہ مجھے ایک ترمیم پیش کرنے کی اجازت فرمائی جائے -

جناب سپیکر—قاعدے کی معطلی سے پہلے آپ اپنی ترمیم بتائیں گے -

میجر (ریٹائرڈ) وکٹر سموئیل—جناب والا - اس قرارداد میں میں جو ترمیم پیش کرنا چاہتا ہوں وہ ترمیم نہیں ہے بلکہ میں چاہتا ہوں کہ اس میں کچھ اضافہ کیا جائے - وہ اس طرح کہ مد نمبر 3 کے آخری الفاظ ''مخصوص کرے،، کے بعد الفاظ '' کہ نیز اقلیتوں کے لحاظ سے پنجاب کے تمام تعلیمی اداروں یونیورسٹیوں ، پیشہ وارانہ اداروں میں کوٹہ مقرر کیا جائے،، - (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر — جی - آپ اس کو report کریں -

میجر (ریٹائرڈ) وکٹر سموئیل— جناب والا - میں ایزادی الفاظ کو دوبارہ دہرا رہا ہوں - ''نیز اقلیتوں کے لئے ان کی آبادی کے لحاظ سے پنجاب کے تمام تعلیمی اداروں میں یونیورسٹیوں اور پیشہ ورانہ اداروں میں کوٹہ مقرر کیا جائے،، -

(قطع کلامیاں)

جناب ریاض حسین پیرزادہ—پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا امینڈمنٹ کے سیکشن (1) 172/ا کو پڑھیں تو اس میں نمبر 1 پر ہے -

172 (1) : "An amendment shall be within the scope and relevant to the subject-matter of the motion to which it is proposed".

تو میں اس سلسلے میں یہ کہوں گا کہ ریاض حشمت جنجوعہ صاحب کی

ترمیم اور میرے فاضل دوستوں کی ترمیم دونوں اس scope میں نہیں آتیں اور اس میں آپ کو اختیار ہے کہ :-

"The Speaker may put amendments in such order as he may think fit :

Provided that the Speaker may refuse to put an amendment which, in his opinion, is frivolous, inconsistent or meaning less or which has become infructuous.

تو دونوں ترامیم سے اس قرار داد کی اصل روح ختم ہو جاتی ہے جس میں دیہاتی طلبہ کے لئے بات کی گئی ہے نہ کہ کوٹہ کے متعلق بات کی گئی ہے - ان دونوں صاحبان کی ترامیم میں دیہاتی کوٹہ کی بات نہیں ہو رہی بلکہ یہ وہ ترامیم پیش کر رہے ہیں جو firvolous ہونے کی وجہ سے inconsistent ہے اور meaningless ہے - لہذا اس کا رانا صاحب کی قرار داد سے کوئی تعلق نہیں اور اس کو آپ بالکل suspend فرمائیں اور ڈسمس کریں -

میجر (ریٹائرڈ) وکٹر سموئیل—پوائنٹ آف آرڈر-جناب عالی جو قرار داد رانا پھول محمد خان صاحب نے پیش کی ہے اس کی روح رواں یا اس کی سپرٹ یہ ہے کہ پسماندہ طلبہ کو انہوں نے کچھ حقوق دلانے کی کوشش کی ہے - تو جہاں تک میرا تعلق ہے میں بھی یہ سمجھتا ہوں کہ اقلیتی نقطہ نگاہ سے ہم لوگ کافی پسماندہ ہیں لہذا ہمیں اس ترمیم میں ایزادی اور قرارداد میں جو الفاظ میں نے پیش کئے ہیں شامل کرنے کی اجازت فرمائی جائے -

رانا پھول محمد خان - جناب والا میری قرارداد میں اقلیتی اور اکثریتی تمام آبادیاں آ جاتی ہیں - اس میں اقلیتوں کی وضاحت کی ضرورت نہیں - جو اقلیتیں دیہات میں رہتی ہیں وہ دیہاتی شمار ہونگی - اس میں کوئی فرق نہیں ہے -

میجر (ریٹائرڈ) وکٹر سموئیل - Not so be the reason Sir جو کہ اس سے پیشتر بھی ہمارے طلبہ کو جو کہ اقلیتی ہیں ان کو اکثریت میں ہی شامل کیا گیا ہے لیکن جہاں تک practical aspect کا تعلق ہے ہماری عموماً اس میں حق تلفی ہوتی ہے - اس لئے اس قرارداد میں لازم سمجھوں گا کہ اس کو علیحدہ لے لیا جائے اور اقلیتوں کا کوٹہ علیحدہ شمار کیا جائے -

جناب سپیکر ۔ یہ ہمارے پاس رانا پھول محمد خان صاحب کا جو ریزولیشن ہے اس میں ہمارے پاس 4 ترامیم آئی ہیں ۔ حاجی سردار خان صاحب ، میاں ریاض حشمت جنجوعہ صاحب ، چوہدری محمد رفیق صاحب اور میجر وکٹر سیموئل صاحب کی طرف سے ترامیم آئی ہیں ۔ اس میں سے میجر وکٹر سیموئل صاحب نے اپنی اپنی ترامیم کا نوٹس دیا ۔ قواعد کی معطلی کے لئے ۔ میں میجر سیموئل صاحب اور میاں ریاض حشمت صاحب سے یہ کہوں گا کہ انکی ترامیم قواعد کے اعتبار سے درست نہیں ہیں ۔ اسلئے میں انکو شامل کرنے کی اجازت نہیں دیتا ہوں ۔ حاجی سردار خان اور چوہدری محمد رفیق صاحب سے میں درخواست کروں گا کہ وہ اس ریزولیشن کے محرک رانا پھول محمد خان صاحب کے ساتھ مل کر اپنی ترامیم کا کوئی ڈرافٹ تیار کریں تاکہ یہ ریزولیشن ترمیم شدہ شکل میں پیش کیا جا سکے ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ اس قرارداد کے محرک اس سلسلے میں کچھ ارشاد فرمانا چاہتے ہیں تو میرے خیال میں اس کی سماعت کر لیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ گذارش کروں کہ یہ ترامیم مجھے قبول ہیں ۔ مجھے ان پر کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ اس سے پہلے ایوب خان کے دور میں اس ہاؤس میں میں نے یہ قرارداد پیش کی ۔ میڈیکل کالجوں میں ۔ گورنمنٹ کالج میں ۔ انجینئرنگ کالجز اور پیشہ وارانہ اسکولوں اور کالجوں میں ہمارے لئے 33 فی صد اور 25 فی صد سیٹیں مخصوص کی گئیں لیکن یحییٰ خان کے مارشل لاء کے دور میں پھر ان میں کمی کرکے صرف گورنمنٹ کالج میں 15 فی صد سیٹیں رہنے دیں ۔ اس مرتبہ وہ بھی ختم کر دی گئی ہیں ۔ جناب والا میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ قرارداد ان طلبہ کیلئے ہے جن کے اسکول میں 60 طلبہ ہیں اور ایک استاد ہے ۔

جناب سپیکر ۔ ابھی آپ کی قرارداد کی بات نہیں ہو رہی ابھی ترامیم کی بات ہو رہی ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا یہ ترامیم مجھے قبول ہیں ۔ میں ان سے بات کرلوں گا ۔ میں آپ کو یہ بتا دوں کہ ان ترامیم کے علاوہ مجھے حکومت کی طرف سے ایک دعوت مل چکی ہے ۔ کہ آپ ہمارے ساتھ بیٹھ کر تصفیہ کریں اور میں وہ قبول کرتا ہوں کیوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب بھی آباواجداد سے دیہاتی ہیں ۔ انہوں ہم سے ہمدردی ہے ۔ اور انہوں نے ہر ضلع میں ہر جگہ یہ تقریر فرمائی ہے کہ ہم دیہاتیوں کے معیار زندگی کو بلند کریں گے ۔ معیار زندگی اس وقت تک بلند نہیں ہوسکتا جب تک کہ

ہمارے بچے ڈاکٹر - انجینئر اور مقابلہ کے امتحانات میں بیٹھنے کے قابل نہ ہو جائیں - جناب والا ایک سکول میں 60 بچے ہیں اور ایک ٹیچر ہے - وہ پڑھاتا ہے وا ت اتا - اور وہ طوطے کی طرح رٹ لگاتے ہیں - اگر ان کو کتاب سے پوچھیں تو وہ نہیں بتا سکتے - ہمارے ہاں جب تک شہروں کے برابر دیہاتی تعلیم کا معیار نہ کر دیا جائے ، اس وقت تک ہمارے بچے سپاہی تو بن سکتے ہیں ، چپڑاسی بن سکتے ہیں ، قالین بنا سکتے ہیں ، اور ہماری مائیں ، بہنیں اور بیٹیاں چاول پیدا کرا سکتی ہیں ، اوپر اساڑھ کی دھوپ ہے نیچے گرم پانی ہے وہ چاول لگا رہی ہیں ، اور حکومت اس چاول سے زرمبادلہ کماتی ہے - ہم دیہاتی جو قالین بناتے ہیں ، وہ قالین شہروں میں آکر بکتے ہیں اور ہمیں تو وہی مٹی کے ڈلے ہی نصیب ہوتے ہیں - جناب والا - یہ ان دیہاتیوں کا مطالبہ ہے کہ دیہات میں پیدا ہونے والا اس ملک کا پریزیڈنٹ ہو سکتا ہے - اس صوبے کا گورنر ہو سکتا ہے وہ اس ہاؤس میں سپیکر کے فرائض انجام دے سکتا ہے - وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم ہو سکتا ہے - اور دوسری طرف وہ کار کا دروازہ کھولنے والا چپڑاسی اور ڈرائیور ہو سکتا ہے لیکن وہ ڈاکٹر ، انجینئر اور سی - ایس - پی ، ایس-ایس-پی ، نہیں ہوسکتا - اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں ایک اور بلا چمٹا دی گئی ہے - ہمیں ایک لالچ دے دیا گیا ہے کہ جاؤ تمہارے پرائمری اسکول کو مڈل بنا دیا گیا ہے اور قانون یہ بن گیا کہ جو طالب علم مڈل میں فیل ہوجائے اس کو کسی بھی ہائی اسکول میں داخلہ نہیں مل سکتا - جناب والا - اب جو ہمارے مڈل پاس طلبا ہیں - آپ یہ ملاحظہ کریں کہ 1965ء کی جنگ میں اور 1971ء کی جنگ میں نشان حیدر کس نے حاصل کیا ؟ آپ کے دیہاتی سپاہیوں نے - اگر وہ اس ملک کا دفاع کرسکتے ہیں تو کیا وہ اس ملک کے لئے اچھے آفیسر نہیں بن سکتے - ہمیں تو کلرک بننے کے لئے بھی اجازت نہیں ہے - کیونکہ شہر کا رہنے والا ایک کلرک بھی اپنے ہی عزیزوں کو دفتروں میں بھرتی کرائے گا - کلرک بنائے گا اور ہمیں یہ کہیں گے کہ چلو صفائی کا کام تمہارے سپرد ہے - تم سویپر بن جاؤ - سویپر ہم - ان کی کوٹھیوں میں مالی ہم - سپاہی ہم - ان کی جان کا پہرہ دینے کے لئے - ایک معمولی سے معمولی چھوٹے سے چھوٹے شہری سے لیکر صدر پاکستان تک کی جان کا محافظ دیہاتی سپاہی ہے اور سپاہی جب یہ ثابت کر دے کہ ہم یہ جنگ لڑسکتے ہیں تو ان سپاہیوں میں یہ صلاحیتیں موجود ہیں کہ وہ مقابلے کے امتحانات میں اول نمبر پر آسکتے ہیں - لیکن ان کو مواقع مہیا نہیں کئے جارہے ہیں - جناب والا اس ملک کا اور اس صوبے کا شہری ہونے کی

حیثیت سے میں یہ گذارش کروں گا کہ لکڑی پیدا کریں ہم - چینی پیدا کریں ہم - گھی پیدا کریں ہم - آٹا پیدا کریں ہم اور لڑائی لڑنے والے ہی اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرسکتے ہیں -

جناب سپیکر - آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں -

وزیر خزانہ - (مخدوم الطاف احمد) جی ہاں جناب - میں اپنے بزرگ اور محترم رانا پھول خان سے کہونگا کہ لفاظی سے کام لیتے ہوئے وہ گورنمنٹ کی ایک طے شدہ پالیسی کے خلاف بول رہے ہیں - ہم نہیں چاہتے کہ دیہاتی اور شہری علاقے کے درمیان کسی قسم کی منافرت پھیلائی جائے - ہم یہ بار بار کہہ چکے ہیں کہ ہماری پالیسی اس چیز کی متقاضی ہے کہ ہم دیہاتی علاقوں کو ہر کام میں اولیت دے رہے ہیں - میں خود دیہاتی ہوں - میرے بہت سے ساتھی ہیں جن کی اکثریت دیہات سے تعلق رکھتی ہے - ہمیں دیہاتی بہت ہی عزیز ہیں - - - -

رانا پھول محمد خان—جناب والا یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے یا تقریر ہے ؟

وزیر خزانہ—میں آپ سے ایک درخواست کرنا چاہتا ہوں میری درخواست سنیئے

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر—رانا صاحب Please take your seat.
You can not interrupt on a point of order.
You are not relavent. Please take your seat
Please take your seat. مخدوم صاحب

جناب سپیکر—اب قاعدے کے مطابق بات اس طرح چلے گی کہ رانا پھول محمد خاں صاحب کا یہ ریزولیشن ان ترامیم کے ساتھ پڑھا جائے گا - میں یہ رولز بھی دیکھ رہا تھا کہ w.th-draw کرنے کے لئے رولز کیا ہیں -

یہ ریزولیشن ترمیم شدہ شکل میں ایسے پڑھا جائے گا -

اس معزز ایوان کی رائے ہے نہ صوبہ پنجاب کے دیہاتی سکولوں میں ابتدائی تعلیم کا نظام انتہائی ناقص اور پست ہے - اس لیے میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ جب تک دیہی تعلیم کا معیار شہری انگلش میڈیم سکولوں کے برابر نہ بنایا جائے اس وقت تک دیہاتی طلبہ کے لئے

لاہور کے تمام اچھے کالجوں بالخصوص گورنمنٹ کالج - ایف سی کالج - لاء کالج - میڈیکل کالج - ملحقہ یونیورسٹی - انجینئرنگ یونیورسٹی و دیگر پیشہ وارانہ تعلیمی اداروں میں دیہی طلبہ کے لیے عام میرٹ کی بجائے 50 فیصد نشستیں داخلہ کے لیے بطور خاص مخصوص کوٹہ مقرر کی جائیں گی - دیہاتی کی تعریف یہ ہو گی کہ جس طالب علم یا طالبہ نے کسی دیہی ہائی سکول یونین کونسل یا ٹاؤن کمیٹی کی حدود تک کسی ہائی سکول سے میٹرک کیا ہو - صرف ڈومیسائل پر ہی کسی طالب علم یا طالبہ کو دیہاتی تصور نہ کیا جائے لیکن اگر ڈومیسائل والے طالب علم کے والدین واقعی دیہات میں رہائش پذیر ہوں اور ان کا ثبوت ریکارڈ سے ملتا ہو - ان کو دیہاتی طلبہ و طالبات تسلیم کیا جائے - چونکہ صوبہ پنجاب کی 85 فیصد آبادی کے طالب علم اچھے کالجوں اور پیشہ وارانہ سکولوں وغیرہ میں داخلہ حاصل کرنے میں اس لیے محروم ہیں کہ ان کی ابتدائی تعلیم کا کوئی معیار نہیں اور اس کی بڑی وجہ پسماندگی معیار تعلیم ہی ہے - بدیں وجہ اس لیے صوبہ کے دیہی عوام پریشانی میں مبتلا ہیں - یہاں تک کہ دیہاتی ہائی سکولوں میں سائنس اساتذہ کی بے حد کمی ہے اور اس کو بھی پورا کیا جانا انتہائی ضروری ہے اس لیے میں یہ تجویز پیش کرکے اسمبلی میں زیر بحث لائے جانے کی درخواست کرتا ہوں -

رانا پھول محمد خان - جناب والا میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ یہ بڑا اہم معاملہ ہے - اس پر غور کرنے کے لئے اسمبلی کا ٹائم بڑھایا جائے -

آوازیں - ٹائم نہ بڑھایا جائے -

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - No interruption. Take your seat please.

اور ترمیم شدہ شکل میں حاجی سردار خان صاحب کی ترمیم اس میں شامل ہوگی کہ جس کے تحت پنجاب کے تمام تعلیمی اداروں یونیورسٹیوں پیشہ وارانہ اداروں کے الفاظ اس میں شامل ہوں گے - اور اس میں جناب محمد رفیق صاحب کی ترمیم ہے جس میں کہا گیا ہے کہ

"دیگر تمام شہری درسگاہوں میں جس میں پنجاب کے تمام تعلیمی ادارے شامل ہیں میں دیہی طلباء کے لیے عام میرٹ کی بجائے داخلہ کے لیے آبادی کے تناسب سے نشستیں مخصوص کی جائیں جب تک کہ دیہی تعلیمی ادارے - شہری تعلیمی اداروں کے معیار کے برابر نہیں پہنچ جاتے ایزاد کئے جائیں"-

اس سلسلہ میں اب محرک کیا فرماتے ہیں ؟

رانا پھول محمد خان - جناب والا غلام حیدر وائیں صاحب نے مجھے یہ کہا ہے کہ آپ وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ بیٹھ کر اس قرار داد پر بات کر لیں اور اس پر فیصلہ کر لیں - انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ واقعی ہمیں اس تکلیف کا احساس ہے اس محرومی کا احساس ہے ان غریبوں کا دیہاتیوں کا جو استحصال ہو رہا ہے اگر ان کا احساس ہے تو میں ان کی دعوت کو قبول کرتا ہوں اور جناب وزیر اعلیٰ صاحب پر اعتماد کرتا ہوں کہ وہ ہمارا حق ہمیں دیں گے دلائیں گے - تو مجھے ان کی پیشکش قبول ہے - اس سلسلہ میں کوئی تاریخ مقرر کر لیں اور اس کے بعد آئندہ منگل کو اس پر بحث کر لیں گے -

جناب سپیکر - تو یہ ریزولیشن آپ withdraw کرتے ہیں ؟

رانا پھول محمد خان - نہیں جی - pending کر لیں تاکہ آئندہ وزیر اعلیٰ صاحب سے فیصلہ کرکے اس کو ایوان میں پیش کیا جائے گا -

جناب سپیکر - وزیر قانون و پارلیمانی امور اس پر کچھ فرمائیں گے -

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون - جناب سپیکر میں اس سلسلہ میں گذارش کرنا چاہتا ہوں -

رائے جعفر خان - پوائنٹ آف آرڈر سر -

جناب سپیکر - آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں -

رائے جعفر خان - جناب والا - میں رانا صاحب کی تحریک کے سلسلہ میں کچھ وضاحت کرنا چاہتا تھا -

جناب سپیکر--آپ رانا صاحب کے ریزولیشن کے حق میں بولنا چاہتے ہیں ؟

رائے جعفر خان - جی ہاں -

جناب سپیکر - ابھی رانا صاحب کچھ اور کہہ رہے تھے اور آپ کچھ اور کہنا چاہتے ہیں -

رائے جعفر خان ۔ میں بھی اسی بات پر بولنا چاہتا ہوں ۔ رانا صاحب نے ریزولیشن تو پیش کر دیا ہے ۔ وزیر اعلیٰ صاحب تشریف فرما ہیں وہ خود یقین دہانی کروا دیں تو یہ بات یہیں پر ختم ہو جائے گی ۔ انہوں نے پہلے کبھی ایسا کیا ہے ۔ وزیر اعلیٰ صاحب جب پہلے وزیر خزانہ تھے تو اس وقت بھی انہوں نے محسوس کیا کہ دیہاتیوں کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے اور انہوں نے شروع میں بجٹ کا دس فیصد دیہاتیوں کے لئے مختص کیا اور آہستہ آہستہ اس میں اضافہ کرتے رہے اور اس سال کمال مہربانی کرتے ہوئے یہ بجٹ 70 فیصد تک پہنچ گیا ہے ۔ کیونکہ یکایک طے شدہ بات ہے کہ دیہاتوں میں تعلیمی معیار کم ہے ۔ بلکہ بہت پست ہے تو اسی چیز کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں سڑکیں بھی دی گئیں سکول بھی دیے گئے اور مزید بھی مل رہے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ گھڑی کی طرف بھی نظر رکھیں ٹائم ختم ہو رہا ہے ۔

رائے جعفر خان۔ میری گذارش سن لیں ۔ اگر 50 فیصد کی بجائے 15 فیصد بھی مقرر کر دیں اور ابھی کر دیں تو یہ کوئی منافرت والی بات نہیں ہے ۔ اس سے شہری اور دیہاتی والی کوئی بات نہیں ہوگی ۔ یہ ہمیں پستی سے نکالنے کے لیے ہے اگر ہم ان کے لیے کچھ کر سکیں تو یہ ان کی بھلائی ہوگی ۔

جناب سپیکر۔ تشریف رکھیں ۔ قائد ایوان اس مسئلہ پر کچھ فرمائیں گے

وزیر اعلیٰ۔ جناب والا فاضل مقرر نے جس مسئلے کی نشاندھی کی ہے اور فاضل محرک جناب رانا صاحب کی تقریر کے بعد میری کابینہ کے ایک وزیر نے انہیں اس بات کی تسلی دی ہے کہ آپ اس سلسلہ میں وزیر اعلیٰ کے ساتھ بیٹھ کر بات چیت کر لیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ کابینہ کے ایک وزیر نے جب اس سلسلہ میں یقین دہانی کروائی ہے تو میری یقین دہانی کی ضرورت باقی نہیں رہتی اور میری طرف سے کچھ کہنا باقی نہیں رہتا ۔ لیکن میں ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ رانا صاحب نے اپنی تحریک پر وضاحت کی ، اس کے سننے کے بعد مجھے یوں لگتا ہے کہ جیسے شہر اور دیہات میں دو الگ الگ قومیں رہتی ہوں ۔ تو اس طرح کی تفریق کسی صورت میں جائز نہیں ہے اور ویسے بھی اس دفعہ پنجاب کی حکومت 350 کروڑ روپے صرف تعلیم کی مد میں خرچ کر رہی ہے اور یہ رقم آبادی کے تناسب کے لحاظ سے دیہات میں خرچ کی جا رہی ہے یعنی 350 کروڑ

روپے کا 70 فیصد حصہ دیہاتوں کے سکولوں اور کالجوں پر خرچ کیا جا رہا ہے ۔ رانا صاحب نے جو تجویز پیش کی ہے اس سلسلے میں باقی بات تو ملاقات پر کروں گا ۔ لیکن اصولی طور پر میں یہ مناسب خیال کرتا ہوں کہ ان کی یہ بات کسی صورت میں بھی جائز نہیں ہے ۔ اگر ہم نے ایسا کیا اگر ہم میرٹ کو ایک طرف رکھ کر اور کسی طریقے سے داخلے کریں گے تو سوسائٹی کے ساتھ ظلم کریں گے کہ لیکن رانا صاحب کی بات میں سننے کو تیار ہوں ان کی تجاویز سننے کے لیے تیار ہوں اور اپنی بات بھی ان تک پہنچاؤں گا۔ جس طرح رانا صاحب اور میری کابینہ کے وزیر نے فیصلہ کیا ہے وہ ٹھیک ہے یہ مجھ سے بیٹھ کر اس مسئلے پر بات کر لیں ۔ چونکہ تعلیم کا محکمہ بھی میرے پاس ہے ان کی بات سن کر ان کو جواب بھی دوں گا اور اپنی طرف سے کوئی تجویز ہوگی تو وہ بھی پیش کروں گا ۔ اس لیے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ملاقات تک یہ معاملہ ملتوی کر دینا چاہیئے ۔

چوہدری محمد گلفام اشرف — جناب سپیکر میں آپ سے یہ گذارش کروں گا کہ آج کے اجلاس کی کارروائی کا وقت کم از کم ایک گھنٹہ بڑھا دیا جائے تاکہ معزز اراکین کو اپنے جذبات کے اظہار خیال کا موقع مل سکے اور جو ٹیم اس مسئلے میں مصالحت کرے گی اس وقت اسکو ہمارے جذبات کا احساس ہونا چاہیئے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ رانا صاحب میرے بزرگ ہیں لیکن اس وقت مجھے مجبوراً یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ وہ سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے اس قسم کے مسودات اور قرار دادیں پیش کرتے ہیں اور بعد میں گورنمنٹ سے مصالحت پر اتر آتے ہیں ۔ ہمارے جذبات کو بھی انہیں سامنے رکھنا پڑے گا اور ہمیں اس بات کا موقع دینا چاہیئے کہ اس ایوان میں ہم اپنے اپنے جذبات کا اظہار کر سکیں ۔ اور اس کے مطابق مصالحت ہو ۔

جناب سپیکر— فاضل محرک اپنی قرارداد واپس لیتے ہیں ؟

رانا پھول محمد خان—جناب والا میں یہ قرارداد واپس نہیں لیتا جناب وزیر اعلیٰ صاحب ہماری اس تکلیف کو محسوس کرتے ہوئے جو بھی حکم فرمائیں گے اس کے بعد دیکھیں گے ۔ چوہدری گلفام اشرف صاحب کو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں سستی شہرت حاصل کرنا نہیں چاہتا اور نہ ہی میں وزیر بننا چاہتا ہوں ۔ میں چوہدری گلفام اشرف صاحب کو یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہم ضمیر فروش ہو سکتے ہیں حقوق فروش نہیں ہو سکتے ۔ ہم وزارت کے لئے نہیں تک سکتے ۔ ہم وزارت کے امید وار نہیں ہیں اور یہ چھچھ گوری جو ہے (قطع کلامیاں) میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں نعوذ باللہ میرے منہ سے غلط بات نکل گئی ۔

MR. SPEAKER: You are not relevant.

رانا پھول محمد خان ۔ میری یہ گزارش ہے کہ اگلے منگل تک کیلئے میری تحریک ملتوی کر دی جائے۔

جناب سپیکر ۔ رانا صاحب ۔ آپ کس نکتے پر بات کر رہے ہیں ؟

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا میں چوہدری گلفام صاحب کی بات کا جواب دے رہا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ لاء منسٹر صاحب ۔ اس سلسلے میں کچھ فرمائیں گے ۔ رانا پھول محمد خان صاحب اپنی قرار داد کو موخر کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں اس پر آپ کچھ فرمانا چاہیں گے ؟

وزیر قانون ۔ اگر رانا صاحب اب بھی جناب وزیر اعلیٰ کے ارشاد کے بعد یہ خیال کرتے ہیں کہ اس کو ملتوی ہونا چاہئے تو انہیں کیا عرض کیا جا سکتا ہے ؟

رانا پھول محمد خان ۔ ہاؤس کو مطلع تو کرنا پڑے گا ۔

وزیر قانون ۔ وہ کرینگے ۔ کیوں نہیں کرینگے ۔ آپ خود بھی کریں گے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ اگلے منگل کو ہاؤس کو مطلع کر دیا جائے کہ یہ فیصلہ ہوا ہے ۔ یہ اختیار اس ہاؤس کا ہے میرا یا آپ کا نہیں فاضل ممبر نے جو فرمایا ہے کہ فیصلہ ہاؤس میں ہو تاکہ ہاؤس مطمئن ہو جائے ۔

وزیر قانون ۔ عرض یہ ہے کہ اب وقت بھی ختم ہو چکا ہے ۔ میرے خیال میں رانا صاحب بزرگ ہیں یہ اپنی قرار داد کو واپس لے رہے ہیں اور انشاءاللہ وزیر اعلیٰ صاحب اس پر ٹھیک بات کریں گے ۔

(قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان ۔ واپس نہیں لے رہا ۔ یہ اختیار اس ہاؤس کو ہے ۔ یہ قرار داد اس ہاؤس کی پراپرٹی بن چکی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ رانا صاحب تشریف رکھیں ۔ اس قرار داد کو اگلے منگل تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی کچھ معزز ارکان کی طرف سے ٹائم بڑھانے کے لئے کہا گیا ہے اگر ایوان یہ چاہتا ہے تو ٹائم بڑھا دیا جائے گا ۔

آوازیں ۔ نہیں ، نہیں

جناب سپیکر ۔ تو آج کا اجلاس کل صبح ساڑھے نو بجے تک کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے ۔ (اسمبلی کا اجلاس 16 ۔ اکتوبر 1985ء بروز بدھ ساڑھے نو بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہو گیا) ۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

بدھ ، 16 اکتوبر 1985ء

(چہار شنبہ ، یکم صفر 1406ھ)

جلد 4 —— شمارہ 5

سرکاری رپورٹ

مندرجات

بدھ ، 16 اکتوبر 1985ء

	صفحہ نمبر
تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ — — —	325
شہید ملت کی خدمت میں خراج تحسین اور فاتحہ خوانی	326
قرارداد تہنیت —	326
نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات — — —	331
نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	355

مسئلہ استحقاق—

رکن اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک — — — 361

تحاریک التوائے کار —

امن عامہ کی صورت حال پر بحث — — — 381

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا چوتھا اجلاس

بدھ ، 16 اکتوبر 1985ء

(چہار شنبہ ، یکم صفر 1406ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں صبح ساڑھے نو بجے منعقد ہوا جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری علی حسین صدیقی نے پیش کیا ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا
اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ
الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۔

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ
تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ۚ تَتَّخِذُوْنَ
اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ۚ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ
اللّٰهُ بِهٖ ۚ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۔

س نحل ع ۱۶ آیت ۹۶ ۔ ۹۰ ، ۹۱ ، ۹۲

(ایمان والو) جو کچھ تمہارے پاس ہوتا ہے وہ ختم ہو جاتا ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے (کبھی ختم نہ ہوگا) اور جن لوگوں نے صبر و استقامت سے کام لیا ہم ان کو ان کی حسن کارکردگی کا نہایت بہتر اجر عطا کریں گے ۔

بلاشبہ اللہ تم کو انصاف کرنے اور رشتے داروں کی مالی مدد کرنے کا حکم دیتا ہے اور فحش باتوں نامعقول کاموں اور بغاوت و سرکشی سے منع کرتا ہے اور تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد رکھو ۔

اور جب اللہ کے سامنے پکا عہد کر لو تو اس کو پورا کرو اور جب پکی قسمیں کھا لو تو ان کو مت توڑو کہ تم اللہ کو اپنا ضامن مقرر کر چکے ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو پوری طرح جانتا ہے ۔

اور تم اس عورت کی طرح نہ ہونا جس نے محنت سے توسوت کاتا پھر اس کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ۔ کہیں تم بھی اپنی قسموں کو آپس میں فساد ڈالنے کا ذریعہ نہ بنانے لگو کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ غالب ہے ۔ بات یہ ہے کہ اللہ تمہیں اس کے ذریعے آزماتا ہے ۔ اور جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو ۔ قیامت کے دن وہ اس کی حقیقت تم پر ظاہر کر دیگا ۔

وما علینا الا البلاغ

شہید ملت کی خدمت میں خراج تحسین اور فاتحہ خوانی

جناب وزیر قانون ۔ جناب سپیکر آج شہید ملت کی برسی ہے۔ ان کی خدمت میں خراج تحسین اور فاتحہ خوانی کے لیے میں جناب والا سے اجازت طلب کرتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ فاتحہ خوانی کی جائے ۔

(فاتحہ خوانی ہوئی)

قرار داد تہنیت

جناب وزیر قانون ۔ جناب سپیکر : آج کے اخبارات میں بڑی خوشگوار خبر آئی ہے ۔ کہ قومی اسمبلی میں آئین کے مسئلے پر جو بحران تھا وہ خدا کے فضل و کرم سے حل ہونے کی طرف پیش رفت کرگیا ہے ۔ وہاں پر تمام اراکین اسمبلی میں اتفاق رائے ہوگیا ہے ۔ اس خوشگوار موقع پر میں قرارداد تہنیت پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ رولز کی suspension چاہتے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ میں قاعدہ 202 کے تحت دفعہ 92 (2) کی suspension چاہتا ہوں اور اس امر کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ قاعدہ 202 کے تحت دفعہ 92 (2) کی جناب والا معطلی فرمائیں اور اس کے بعد اپنی قرارداد کے سلسلے میں گزارش کروں گا ۔

جناب سپیکر ۔ میں متعلقہ رولز کو suspend کرتا ہوں اور قرارداد پیش کرنے اجازت دیتا ہوں ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر : آج کے اخبارات میں جو خبر شائع ہوئی ہے کہ سرکاری پارلیمانی گروپ اور آزد پارلیمانی گروپ کے درمیان آئین کے آٹھویں ترمیمی بل پر افہام و تفہیم کے جذبہ کے تحت سمجھوتہ طے پا گیا ہے اور یہ آئینی بحران ختم ہوگیا ہے ۔ ہم جناب محمد ضیاءالحق صدر پاکستان ، جناب محمد خان جونیجو وزیر اعظم پاکستان کے بے حد ممنون و مشکور ہیں کہ ان کی سیاسی بصیرت اور دور اندیشی سے یہ مسئلہ بطریق احسن طے پا گیا ہے ۔ یہ امر ان حالات میں خاص طور پر قابل ستائش ہے کہ جبکہ ہماری سرحدوں پر نہ صرف جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں بلکہ تخریبی عناصر ملک کے اندر بھی خلفشار پھیلانے کے لئے تلے ہوئے ہیں ۔ یہ ایوان صدر پاکستان جناب محمد ضیاءالحق وزیر اعظم پاکستان

جناب محمد خان جونیجو اور ان کے رفقاء کار اور قومی اسمبلی میں پارلیمانی گروپ اور آزاد گروپ کے اراکین اور تمام اراکین قومی اسمبلی کو اس شاندار اتحاد اور اتفاق کے مواقع فراہم کرنے پر تہنیت پیش کرتا ہوں اور یہ ایوان دعا کرتا ہے کہ پاکستان میں جمہوریت مضبوط بنیادوں پر استوار ہو ۔ جناب سپیکر جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ اس وقت قوم کی نظریں اس بات پر لگی ہوئی تھیں کہ آئین جیسے اہم قومی مسئلے پر ہمارا اتفاق ہو اور یہ ایک نہایت خوش آئندہ بات ہے کہ آئینی آٹھویں ترمیم پر قومی اسمبلی میں بالآخر بروئے کار آئی ہے اور وہاں پر آئینی مسئلے پر اتفاق رائے ہوگیا ہے ۔ یہ بات اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ اس وقت قوم قومی اسمبلی اور تمام جمہوری ادارے اس ملک سے مارشل لاء کے اختتام اور جمہوری دور کے آغاز اور اس کی کامیابی کے لئے دل و جان سے کام کر رہے ہیں ۔ اس موقع پر میں اراکین قومی اسمبلی اس کے آزاد پارلیمانی گروپ اور سرکاری پارلیمانی گروپ جناب صدر پاکستان جناب وزیر اعظم پاکستان اور ان تمام اراکین کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس اہم اور نازک قومی مسئلے پر اپنی بصیرتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس آئینی بحران کو حل کرنے میں اپنی خدمات سرانجام دیں ۔ یہ تمام صورت حال اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ فی الحقیقت قومی مسئلے پر اس آئینی آٹھویں ترمیم کے دوران جس سنجیدگی کے ساتھ اراکین اسمبلی نے اپنے اپنے مافی الضمیر کو بیان کیا یہ بات ان کی حب الوطنی پاکستان سے محبت جمہوریت اور اس ملک کے عوام کی خوشحالی اور ایک اچھے اور خوشگوار ماحول کے آغاز کی ترجمانی کرتی ہے ۔ ہمیں امید ہے کہ انشاءاللہ قومی اسمبلی آئندہ بھی قومی مسائل پر اسی سنجیدگی کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دیتے ہوئے قوم کو انشاءاللہ بہتر اور خوشحال مستقبل کا درخشاں ثبوت فراہم کرتی رہے گی ۔ میں اس موقع پر امید رکھتا ہوں کہ انشاءاللہ ہمارا یہ ایوان متفقہ طور پر اس قرارداد تہنیت کو منظور کرے گا اور ہم مبارکباد پیش کریں گے قومی اسمبلی کے اراکین کو جناب صدر پاکستان جناب وزیر اعظم پاکستان کو جنہوں نے اپنی مساعی جلیلہ سے اس ملک میں جمہوریت کی بحالی کے لئے آئین جیسے اس اہم مسئلے پر بصیرت کے تمام تقاضوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اتفاق و اتحاد کا مظاہرہ کیا ۔ میں پھر ایک بار اس سلسلے میں مبارکباد پیش کرتے ہوئے اس بات پر گذارش کروں گا کہ بعض اوقات یہ محسوس ہوتا تھا کہ آئینی مسئلے پر ہم ایک تھے بحران سے دو چار ہیں جس میں شائد کوئی اور سنجیدہ

مرحلہ نہ آجائے - ہم خدا کا فضل چاہتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ خدا ہم سب کو ملک و ملت کی خدمات سر انجام دینے کی توفیق عطا دے اور ہم اس معاملے میں بہتر سے بہتر خدمات انجام دیتے رہیں -

رانا پھول محمد خان - ہمارے صدر پاکستان وزیر اعظم صاحب اور آزاد ارکان اور سرکاری پارلیمانی گروپ کے ارکان نے جو قومی یکجہتی کا مظاہرہ کیا ہے اس پر ہم انہیں جس قدر بھی مبارکباد دیں وہ کم ہے لیکن میں گذارش کروں گا کہ ہم یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تبارک وتعالی ہم میں بھی اسی طرح کا اتحاد پیدا کرے کیونکہ سیاست میں کوئی چیز حرف آخر نہیں ہوتی - قانون سازی تو ہوں گے لئے ہوتی ہے افراد کے لئے نہیں - اس لئے دعا کیجئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے -

وزیر خزانہ - جناب والا میں رانا صاحب کی اس دعا میں شامل ہونا چاہتا ہوں اور اس چیز کا اضافہ کروں گا کہ اللہ تعالی رانا صاحب کو بھی یہ توفیق عطا فرمائے کہ جیسے وہ ہمیشہ تعاون کرتے چلے آئے ہیں ہمیشہ کرتے ہی چلے جائیں -

جناب سپیکر - سردار زادہ ظفر عباس

سردار زادہ سید ظفر عباس - جناب والا اگر جناب اجازت دیں تو میں اس قرارداد میں ایک ترمیم تجویز کرتا ہوں جناب والا اس آئینی جدوجہد میں جس کردار کا مظاہرہ آزاد ارکان نے کیا ہے وہ خصوصی طور پر خراج تحسین کے مستحق ہیں انہوں نے اپنی جدو جہد سے حکومت وقت کو مجبور کر دیا کہ وہ ان کے ساتھ تعاون کریں - اس لئے اس میں ''آزاد ارکان کی خصوصی جدوجہد'' کے الفاظ ایزاد کئے جائیں -

وزیر قانون - I oppose it in a way جب ایک سمجھوتہ طے پا گیا ہے اور اقرار داد کا جو متن پیش کیا گیا ہے اس میں سرکاری پارلیمانی گروپ اور آزاد پارلیمانی گروپ دونوں کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے - اس لحاظ سے میں گذارش کروں گا کہ اس قرار داد کو من و عن منظور کیا جائے اور ہم نے خراج تحسین تمام اراکین کو پیش کیا ہے ہم نے خراج تحسین تمام اراکین کو پیش کیا ہے ہم پھر پیش کرتے ہیں - مشکل مرحلوں کو حل کرنا قومی مدبروں کا کام ہوتا ہے - اس لئے میں گذارش کروں گا کہ اس ترمیم کے بغیر اس قرار داد کو منظور کیا جائے

اور ان الفاظ کے ساتھ میں معزز سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی اس ترمیم پر زور نہ دیں ۔ کہ

اتنی مشکل تو نہیں دشت وفا کی تسخیر ہاتھ میں سودا بھی تو ہو دل میں ارادہ بھی تو ہو

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر ۔ سردار زادہ صاحب آپ نے اس قرار داد کے الفاظ پر یقیناً غور فرمایا ہو گا ۔ اس میں لاء منسٹر صاحب نے آزاد اراکین کا نام پہلے لیا ہے اور سرکاری اراکین نام بعد میں لیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ترمیم کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔

سردار زادہ سید ظفر عباس ۔ جناب والا میری گذارش یہ ہے کہ حکومت وقت نے تو ایک ایسا بل پیش کر دیا تھا جس کا جمہوری اقدار اور 1973 کے آئین سے دور کا واسطہ بھی نہیں تھا لیکن آزاد اراکین نے اتنی زیادہ جدوجہد کی ہے ۔ اور اتنی جدوجہد کے بعد پندرہ بیس دن کی ناکامیوں کے بعد انہوں نے حکومت وقت کو مجبور کر دیا کہ وہ ان کی بات مانے اور جمہوریت کے جو قواعد و ضوابط تمام ممالک میں ہیں ان کا پاس خاطر رکھیں اور اس کے ساتھ ساتھ 1973ء کا جو آئین ہے اس کو اگر من و عن نہیں مانا جا سکتا تو پھر اس کے ساتھ ان کی مطابقت تو ہونی چاہئیے تو اس کے لئے خصوصی کا جو لفظ ہے وہی میں چاہتا ہوں کہ وہ اس میں ایزاد کیا جائے ۔ وہ بھی خصوصی طور پر اس مبارک باد کے مستحق ہیں کہ جنہوں نے اتنی بڑی جدو جہد کی اور اس کا انجام یہ ہے کہ گورنمنٹ کو ان کے مطالبات تسلیم کرنے پڑے اور وہ ایک سمجھوتے پر پہنچ گئے ۔ اس لئے خصوصی کے لفظ کے متعلق میں یہ ضرور عرض کروں گا کہ یہ ہر طور پر آزاد ارکان کے ساتھ شامل کیا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ چیف منسٹر صاحب اظہار خیال فرمائیں گے ۔

جناب وزیر اعلیٰ ۔ جناب سپیکر اس سلسلے میں جو قرار داد لاء منسٹر صاحب نے پیش کی اس میں انہوں نے واضح طور پر یہ کہا ہے کہ ہم تمام گروپوں دو سرکاری گروپ آزاد گروپ اور ساتھ ہی ساتھ صدر پاکستان اور وزیر اعظم پاکستان کو انہوں نے مبارکباد پیش کی ہے ۔ سبھی کو انہوں نے یکساں credit دیا ہے اب یہ ترمیم جو سردار زادہ صاحب تجویز کر رہے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا کوئی جواز نہیں ۔ سرکاری پارلیمانی گروپ اگر چاہتا تو ان ترامیم کو خود بھی

منظور کرسکتا تھا ان کے پاس بھی اتنی majority تھی کہ وہ کھل کر بھی کرسکتے تھے جیسا کہ آپ نے buldose کے ساتھ (two third) 2/3r بھی اخبار میں پڑھا ہوگا لیکن یہ credit جو ہے یہ بہت زیادہ سرکاری پارلیمانی گروپ کو پہنچتا ہے کہ انہوں نے انہیں اپنے ساتھ لیا - اس کے باوجود انہوں نے صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا اور ان کی از حد کوشش رہی کہ آزاد گروپ کو ساتھ لے کر چلا جائے میں سمجھتا ہوں یہ واقعی credit کے مستحق ہیں اور ہم نے اس چیز کی تمیز کئے بغیراپنی قرار داد میں سبھی کو یکساں credit دیا ہے - لہذا میری آپ سے درخواست ہے اور اس معزز ہاؤس سے بھی درخواست ہے کہ اس قرار داد کو منظور کیا جائے-

چوہدری گل نواز خان وڑائچ - سردار زادہ صاحب سے میں استدعا کرتا ہوں کہ یہ سارا ہاؤس چاہتا ہے اور آزاد گروپ کا نام آیا ہے تو اس لئے سارے ہاؤس کے ساتھ ملکر یہ قرار داد پاس کرنی ہے -

جناب سپیکر - تو لاء منسٹر صاحب نے یہ قرار داد پیش کی ہے کہ -

آج کے اخبارات میں خبر شائع ہوئی ہے کہ سرکاری پارلیمانی گروپ اور آزاد پارلیمانی گروپ کے درمیان آئین کے آٹھویں ترمیمی بل پر افہام وتفہیم کے جذبہ کے تحت سمجھوتہ ہو گیا ہے - اور آئینی بحران ختم ہو گیا ہے - ہم جناب محمد ضیاءالحق صدر پاکستان اور جناب محمد خان جونیجو وزیر اعظم پاکستان کے ممنون و مشکور ہیں کہ ان کی سیاسی بصیرت و دور اندیشی سے یہ مسئلہ بطریق احسن طے پا گیا ہے - یہ امر ان حالات میں خاص طور پر قابل ستائش ہے جبکہ ہماری سرحدوں پر نہ صرف جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں بلکہ تخریبی عناصر ملک کے اندر بھی خلفشار پھیلانے پر تلے ہوئے ہیں - یہ ایوان جناب صدر پاکستان ، جناب وزیر اعظم پاکستان اور ان کے رفقائے کار آزاد پارلیمانی گروپ اور سرکاری پارلیمانی گروپ اور قومی اسمبلی کے تمام ارکان کو اس تاریخی فیصلہ پر تہنیت پیش کرتا ہے - اور دعا کرتا ہے کہ ملک پاکستان میں جمہوریت مضبوط بنیادوں پر استوار ہو - یہ قرار داد اتفاق رائے سے منظور ہوئی -

(نعرہ ہائے تحسین)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر - اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے - میاں مہدی حیات صاحب

شاہ جیونہ میں گورنمنٹ ڈیری فارم قائم کرنے میں تاخیر

***3 میاں مہدی حیات چیلہ** - کیا وزیر امور پرورش حیوانات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ شاہ جیونہ ضلع جھنگ میں گورنمنٹ ڈیری فارم قائم کرنے کے لئے مالکان اراضی سے اراضی حاصل کی گئی تھی - لیکن بجائے ڈیری فارم قائم کرنے کے انتظامیہ نے حاصل کردہ اراضی مزارعین کو کرایہ پر دے رکھی ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ڈیری فارم قائم نہ کرنے اور حاصل کردہ اراضی کرایہ پر دینے کی کیا وجوہات ہیں یا حکومت وہاں کب تک ڈیری فارم قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - ؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ

(الف) نہیں -

اس سلسلہ میں مزید وضاحت مندرجہ ذیل ہے -

1 - ایک میٹنگ مورخہ 17 مئی 1975ء کو وفاقی وزیر خوراک و زراعت کے دفتر میں منعقد ہوئی - جس میں مندرجہ ذیل احباب نے شمولیت کی -

1 - جناب محمد حنیف رامے صاحب	سابق وزیر اعلیٰ پنجاب
2 - شیخ محمد رشید صاحب	سابق وفاقی وزیر برائے خوراک و زراعت
3 - ایم - کے خاکوانی صاحب	سابق وزیر زراعت پنجاب
4 - آئی یو خان	سابق ممبر وفاقی لینڈ کمیشن
5 - ظہور آذر	سابق چیف لینڈ کمیشن
6 - ڈاکٹر عبدالسلام اختر	سابق سیکرٹری لائیو سٹاک ڈیری ڈویلپمنٹ پنجاب
7 - چوہدری انور عزیز	سابق مینیجنگ ڈائریکٹر لائیوسٹاک ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ پنجاب

2 ۔ اس میٹنگ کے دوران دوسرے فیصلوں کے علاوہ یہ فیصلہ بھی ہوا کہ مارشل لاء ریگولیشن 115 پیراگراف 15 ، 19 کے تحت لائیو سٹاک اور سٹڈ فارمز کی اراضی کا 50 فیصد حصہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کو دیا جائے جو کہ وہاں کے موجود مزارعین کی سہولیت کے ساتھ کام کرے گا اس کے تحت وہاں کے موجود مزارعین کے ہر خاندان کو 12/2 ایکڑ اراضی پٹہ پر دی جائے گی ۔ اس اراضی پر ہر پٹہ دار تین گائے بمعہ بچھڑوں کے پالے گا ۔ اس کی آدھی اراضی پر وہ جانوروں کے لئے چارہ پیدا کرے گا ۔ اور باقی پر نقد آور اور دانہ دار اجناس پیدا کرے گا اس کی پیداوار بورڈ کے ساتھ آدھی آدھی بنیاد پر تقسیم ہوگی ۔ بورڈ اس کے لئے پٹہ داروں کو جانوروں کی نگہداشت بیماریوں کی روک تھام اور جدید نسل کشی کے لیے مناسب ہدایات سہولتیں مہیا کرے گا ۔ اس کے لئے جو نظریہ سامنے رکھا گیا ہے وہ یہ ہے ۔

کہ زمین زیادہ سے زیادہ زیر استعمال لائی جائے ۔ اور اس سے زیادہ سے زیادہ دودھ گوشت گندم او دوسری دانہ دار اجناس کی فصلیں عام آدمی کے استعمال کے لئے پیدا کی جائیں ۔

3 اسی فیصلہ کے تحت بورڈ نے شاہ جیونہ فارم کی اراضی وہاں کے پہلے سے موجود مزارعین کو پٹہ پر دی ہے جنہوں نے حکومت کی پالیسی کے تحت مندرجہ ذیل جانور رکھے ہوئے ہیں ۔

گائے	70
بھینسیں	145
گائیوں کی بچھڑے بچھڑیاں	30
بھینسوں کے کٹے کٹیاں	150
میزان	395

4 آئندہ جو پالیسی بھی حکومت ان فارموں کے بارے میں وضع کرے گی اسی کے تحت لائحہ عمل تیار کیا جائے گا ۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ۔۔۔یہ حقیقت نہیں ہے بلکہ صورت حال اس طرح ہے کہ مارشل لاء ریگولیشن 115 میں پیراگراف 15 کے تحت لائیو سٹاک اور stud Farms کی اراضی کا 50 فیصد حصہ بحق سرکار ضبط کیا گیا اور اس کے بعد مورخہ 17 مئی ۔ ۔ ۔ ۔

(قطع کلامیاں)

سوال نمبر 3 کا جواب دے رہی ہوں ۔

جناب سپیکر—بیگم صاحبہ یہ نہیں ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ— جی نہیں اس سلسلے میں اگر مزید وضاحت کی ضرورت ہے تو میں حاضر ہوں ۔

جناب سپیکر —آپ جواب کا متن پڑھیں گی صرف ۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ— ایک میٹنگ مورخہ 17 مئی 1975ء کو وفاقی وزیر خوراک و زراعت کے دفتر میں منعقد ہوئی ۔

میاں محمد اسحاق—پوائنٹ آف آرڈر—کیا وزیر امور پرورش حیوانات از راہ کرم بیان فرمائیں گے ۔ یہاں پر ہونا چاہئے بیان فرمائیں گی ۔

(قہقہہ)

وزیر امور پرورش حیوانات —آپ کی اس نشاندی کا بہت شکریہ ۔

جناب سپیکر—ممتاز حسین صاحب پوائنٹ آف آڈر پر بولنا چاہتے ہیں ۔

جناب ممتاز حسین —جناب والا میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا اب پتہ نہیں وزیر کی مؤقف کیا ہوتی ہے بہر حال بہتر ہو گا وزیر موصوف کو آدھا گھنٹہ اجازت دے دیں کہ وہ اپنے چیمبر میں جا کر اچھی طرح تیاری کرکے آئیں ۔

وزیر امور پرورش حیوانات—آپ کا بہت شکریہ ۔ تیاری جیسے بھی میں نے کی وہ میں آپ کی خدمت میں پیش کر دیتی ہوں ۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - بیگم صاحبہ آپ جواب پڑھئے ۔

وزیر امور پرورش حیوانات—آپ کا بہت شکریہ ۔ آپ سننے کی کوشش کیجئے ۔ میں آپ کی تمام ہدایات پر انشاء اللہ عمل کرنے کے لئے تیار ہوں ۔

(اس مرحلہ پر نشان زدہ سوال نمبر 3 کا جواب پڑھا گیا ہے)۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ اس فارم کا کل رقبہ کتنا ہے ؟

وزیر امور پرورش حیوانات۔ اس فارم کا کل رقبہ تقریباً 1200 ایکڑ ہے جس میں سے آدھا مالکان اراضی کے اپنے پاس ہے اور آدھا انہوں نے لائیو سٹاک بورڈ کو دیا ہوا ہے۔

میاں عطا محمد قریشی - جناب والا میں وزیر موصوف سے یہ پوچھوں گا کیا آئندہ بھی زمین حاصل کرنے یا سرکاری زمین کو مزید مویشی پال سکیم کے تحت دینے کا گورنمنٹ ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر امور پرورش حیوانات - آئندہ بھی جو لوگ ایسی سکیمیں بنائیں گے ان کو حکومت ہر قسم کی مراعات بھی دے گی اور اسے اچھے طریقے سے لائیو سٹاک فارمنگ کے لئے قبول کرے گی -

میاں عطا محمد قریشی- کیا گورنمنٹ مزید زمین دینے کا ارادہ رکھتی ہے -

وزیر امور پرورش حیوانات - جی ہاں - مزید زمینیں دینے کا پروگرام عنقریب آپ کی خدمت میں پیش کیا جانے والا ہے - اسٹیٹ لینڈ حکومت لائیو سٹاک فارمنگ کے لئے نجی شعبہ کو دینے والی ہے -

چوہدری لیاقت علی - کیا بیگم صاحبہ اس بات کی وضاحت کریں گی کہ بھینسیں جو ہیں وہ 145 ہیں اور کٹے کہاں 150 کیسے ہو گئیں -

وزیر امور پرورش حیوانات - گائے 70 ہیں - بھینسوں کی تعداد 145 ہے - یہ بھی ہو سکتا ہے بھینسیں رکھتے وقت کچھ بچے ساتھ بھی آئے ہیں -

جناب سپیکر - not admissible جواب دینے کی ضرورت نہیں -

چوہدری ارشاد علی - جناب سپیکر کیا بیگم صاحبہ یہ بات بتانا پسند فرمائیں گی کہ یہ جو ڈیری فارمز ہیں یہ ختم کیے جا رہے ہیں اور ان کا جو رقبہ ہے وہ کچھ جرنیلوں کو الاٹ کیا جا رہا ہے ؟

وزیر امور پرورش حیوانات - ہمارے پاس ایسا کوئی قابل عمل منصوبہ نہیں ہے - نہ کوئی ایسی بات ابھی تک زیر غور آئی ہے

نہ سوچی ہے - بلکہ یہ پروگرام ضرور ہے - اسٹیٹ لینڈ پرائیویٹ سٹاک فارمنگ کے لئے پرائیویٹ سیکٹر کو ہم دینا چاہ رہے ہیں لیکن حکومت فارموں کو مزید ترقی دینا چاہتی ہے -

رائے جعفر خان - جناب والا گائیں بھی رکھی ہوئی ہیں بھینسیں بھی رکھی ہوئی ہیں لیکن وہاں ان کے سانڈ نہیں ہیں - نسل کشی کیسے ہوتی ہو گی ؟

وزیر امور پرورش حیوانات مصنوعی نسل کشی ——— کے ذریعے ہوتی ہے - ان کو اطلاع ہونی چاہیے کہ نئی ٹیکنالوجی سے ہمارا ملک آشنا ہے اور مصنوعی نسل کشی ——— کے ذریعے نسل کشی ان کی ہوتی ہے -

چوہدری ارشاد علی - جناب سپیکر کیا بیگم صاحبہ یہ فرمانا پسند کریں گی کہ شیر گڑھ فارم جو لائیو سٹاک بورڈ کا فارم ہے وہاں سے دو مربع جات ایک بریگیڈیر صاحب کو ان کی consent سے دیے گئے ہیں اور انہوں نے اپنے پرائیویٹ کاشت کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیئے ہیں -

جناب سپیکر - Not admissible

میاں محمد اسحاق - کیا وزیر موصوف یہ بتا سکیں گی کہ 395 جو جانور ہیں اور یہ 600 ایکڑ رقبہ ان کے لئے وقف ہے - کیا یہ پراجیکٹ منافع بخش ہے یا خسارے میں جا رہا ہے - ؟

جناب سپیکر — اگلا سوال

صاحبزادہ محمد عثمان خان عباسی - پوائنٹ آف آرڈر - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ سوال کیوں مسترد ہو گیا ہے - بریگیڈیر صاحب کو زمین ملی - اس کے بارے میں کوئی بات نہیں ہوئی -

جناب سپیکر - اس کے لئے نیا سوال دیا جا سکتا ہے - جو سوال مسترد ہو جائے یا نا منظور ہو جائے اس کے لئے یہ نہیں پوچھا جا سکتا کہ یہ کیوں نا منظور ہوا - اگلا سوال پیش کیا جائے -

گوشت برآمد کرنے کے لئے لائیسنس کے اجراء

167* - **ڈاکٹر سردار احمد** - کیا وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈائریکٹر لائیو سٹاک فارمز پنجاب نے میسرز ڈاھا لائیو سٹاک فارم خانیوال کو مئی 1983ء میں

33 ٹن گوشت برآمد کرنے کے لئے لائیسنس کے اجراء کی سفارش کی تھی - اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا سفارش کرتے وقت حکومت پاکستان کی عائد کردہ شرائط کو مدنظر رکھا گیا تھا -

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے میسرز ڈاھا لائیو سٹاک فارم کو مئی 1984ء میں جانور فربہ کرنے کا تصدیقی سرٹیفکیٹ جاری کرنے سے انکار کر دیا تھا - جس پر فرم مذکور نئے نام میسرز پنجاب لائیوسٹاک اینڈ ڈیری فارم سے ضلع شیخوپورہ میں کام شروع کر دیا -

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر لائیو سٹاک شیخوپورہ اور لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کے دیگر افسران کی ملی بھگت سے فرم مذکور نے جون 1984ء میں تقریباً 125 کروڑ روپے کا گوشت برآمد کرنے کا لائسنس حکومت سے حاصل کیا جس کے تحت تقریباً 1.50 لاکھ کلو چھوٹا اور 1.09 لاکھ کلو بڑا گوشت برآمد کرنے کی اجازت دی گئی اتنا گوشت برآمد کرنے کے لئے فرم مذکور تقریباً 25000 چھوٹے 2800 بڑے جانور ذبح کرنے درکار تھے -

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا فرم مذکورہ نے مندرجہ بالا تعداد میں جانور فربہ کئے - اگر ایسا ہے تو کیا فرم مذکورہ کے پاس اتنی بڑی تعداد میں جانور فربہ کرنے کے ذرائع موجود تھے - ان کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جاوے -

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ

(الف) یہ درست ہے کہ میسرز ڈاھا لائیو سٹاک فارم خانیوال کو مئی 1983ء میں 33 ٹن گوشت برآمد کرنے کے لئے ڈائریکٹر لائیوسٹاک فارمز پنجاب نے کنٹرولر ایکسپورٹ/امپورٹ کو سفارش کی تھی کہ گوشت کی یہ مقدار حکومت پاکستان کی مروجہ پالیسی کے مطابق فارم مذکور برآمد کرنے کا اہل ہے -

(ب) یہ درست ہے کہ ڈاھا لائیوسٹاک فارم خانیوال کو مئی 1984ء میں جانور فربہ کرنے کا سرٹیفکیٹ جاری نہیں کیا گیا تھا کیونکہ فارم مذکورہ نے متعلقہ جانوروں کے متعلق مطلوبہ

کوائف فراہم نہیں کئے تھے - جس پر فارم مذکورہ کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ حکومت کی اس ضمن میں جاری کردہ ہدایات کے مطابق جانوروں کو فربہ کرے ایسا نہ کرنے کی صورت میں فربہ کردہ جانوروں اور گوشت کو برآمد کرنا ممکن نہیں ہے -

اسسٹنٹ ڈائریکٹر لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ شیخوپورہ نے ایک فارم بنام میسرز پنجاب لائیو سٹاک اینڈ ڈیری" فارم مقبول پور براستہ کالا خطائی ضلع شیخوپورہ میں سیریل نمبر 12 پر رجسٹرڈ کیا تھا -

(ج) پنجاب لائیو سٹاک اینڈ ڈیری فارم ٹیپو روڈ ملتان نے اسسٹنٹ ڈائریکٹر شیخوپورہ کے مصدقہ اعداد و شمار کی بناء پر ایک تصدیقی سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے درخواست گذاری کہ وہ اپنے کاروبار کے لئے کسی بین الاقوامی ادارہ سے قرضہ کی سہولتیں حاصل کر سکیں - درخواست دہندہ نے مزید تحریر پر کیا تھا کہ ایسی سہولتوں کے لئے حکومتی تصدیق درکار ہوتی ہے اس درخواست پر اسسٹنٹ ڈائریکٹر لائیو سٹاک کے مصدقہ اعداد و شمار کی بناء پر تصدیقی خط محکمہ نے جاری کیا - فرم مذکورہ نے بدنیتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس تصدیقی چٹھی کو بنیاد بنا کر برآمدی لائسنس نمبری 2-6-84 PO 21451 D+ ڈپٹی کنٹرولر امپورٹ ایکسپورٹ ملتان سے حاصل کیا - مذکورہ دفتر سے براہ راست کوئی تصدیق برائے اجراء برآمدی لائسنس نہ کروائی گئی - یہ محکمہ مرکزی حکومت کا ہے -

حتمی طور پر برآمدی لائسنس کے مطابق گوشت برآمد کرنے کے لئے جانوروں کی تعداد کا تعین حتمی طور پر ممکن نہ ہے کیونکہ فارم پر موجود جانور مختلف وزن کے ہو سکتے ہیں - تاہم اندازاً تخمینہ تعداد درست معلوم ہوتی ہے -

(د) مندرجہ بالا (الف) تا (ج) سوالات کے جوابات تفصیل سے دیئے گئے ہیں اس برآمدی لائسنس کے اجراء کے سلسلہ میں مزید تحقیقات وفاقی حکومت کے متعلقہ حکام اور حکومت پنجاب کے افسران کے اشتراک سے کی جا رہی ہے ان تحقیقات میں فارم ہذا پر میسر سہولتیں اور دیگر کوائف کا بھی جائزہ لیا جا رہا ہے -

صحیح صورت حال اس کمیٹی کی حتمی رپورٹ کے بعد سامنے آئے گی تاہم صوبائی حکومت کی طرف سے اس بات کی یقین دہانی کرائی جاتی ہے کہ

اگر حکومت کا کوئی افسر اہل کار ملوث پایا گیا تو اس کے خلاف سخت تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے گی -

ڈاکٹر سردار احمد - ضمنی سوال - ملک میں گوشت کی قیمتیں دن بدن بڑھتی جا رہی ہیں اور بڑھتی رہی ہیں - کیا وزیر موصوف ازراہ کرم فرمائیں گے کہ کیا یہ ناقص منصوبہ بندی نہیں کہ گوشت کی برآمد کے لیے سرٹیفکیٹ جاری کیا جائے -

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ - میں آپ کی خدمت میں سپیکر صاحب کی وساطت سے گزارش کرتی ہوں کہ دوسرے تمام ممالک کے مقابلے میں ہمارے ملک میں گوشت سستا ہے اور اس کی فراہمی بھی انتہائی آسان ہے - اگر کوئی شخص صرف گوشت کے لیے جانوروں کو فربہ کرکے لائیو سٹاک فارمنگ کرنا چاہے تو وفاقی حکومت نے اس فارمر کے لیے یہ ایک دلکشی رکھی تھی، کیونکہ جانوروں کو فربہ کرنے کا عمل اتنا سستا بھی نہیں کہ عام حالات میں انسان فارمنگ کو آسان طریقے سے کر لے - اس کے لئے وفاقی حکومت نے تھوڑی سی دلکشی رکھی تھی - میں سمجھتی ہوں کہ اگر لوگ اس طرف رجوع کریں تو یہ کوئی نقصان دہ کام نہیں اور نہ ہی اس سے ہمارے ملک کے صارفین کو کوئی خاص تکلیف اٹھانے کا اندیشہ ہے -

ڈاکٹر سردار احمد - ضمنی سوال - کیا وزیر موصوف از راہ کرم فرمائیں گی کہ میسرز ڈاھا سٹاک فارم اور میسرز پنجاب لائیو سٹاک فارم ایک ہی ہیں ان کے مالکان کون کون ہیں یا ایک ہی نام کے دو فارم بنائے گئے ہیں ؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ - ہمارے پاس اس ضمن میں ایسی کوئی اطلاع نہیں ہے - ہمیں اس کے متعلق کچھ شکایات موصول ہوئی تھی جنکی میرے محکمے نے خاصی جانچ پڑتال بھی کی تھی کہ ہمیں اس سے متعلق کوئی ایسا ثبوت نہیں مل سکا جس سے ہم دونوں فارموں کو ایک کہہ سکیں -

راجہ خلیق اللہ خان - میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے پوچھوں گا کہ کیا اسسٹنٹ ڈائریکٹر شیخوپورہ کو بین الاقوامی فرم کے لئے تصدیق سرٹیفکیٹ دینے کا اختیار تھا ؟

وزیر امور پرورش حیوانات ڈیری ڈویلپمنٹ - جیسا کہ میں نے ابھی آپ کی خدمت میں عرض کیا سرٹیفکیٹ صرف اس بات کا دیا گیا

کہ یہ فارم جانور فربہ کرنے کا اہل ہے۔ یہ سرٹیفکیٹ تھا کوئی لائسنس نہ تھا کہ جس پر انھوں نے مویشی برآمد کر دیے ۔ لائسنس تو انھوں نے وفاقی حکومت سے حاصل کیا ۔ ہم نے تو انھیں یہ سرٹیفکیٹ دیا تھا کہ یہ فارم جانور فربہ کرنے کی اہلیت رکھتا ہے ۔

راجہ خلیق اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میرا سوال محترمہ نے نہیں سمجھا یا میں سمجھا نہیں سکا ۔ میں یہ پوچھ رہا تھا کہ بین الاقوامی فرم سے قرضہ حاصل کرنے کے سلسلے میں جو سرٹیفکیٹ جاری ہوا ہے کیا اسسٹنٹ ڈائریکٹر صاحب کو یہ اختیار حاصل تھا کہ وہ ایسا پرمٹ جاری کر دیں ؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ۔ جی ہاں اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایسا سرٹیفکیٹ کسی فارم کو بنانے کے بعد دے سکتے ہیں ۔

میاں عطا محمدقریشی ۔ ضمنی سوال ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمانا پسند فرمائیں گی کہ اس فارم کے مالک کون لوگ ہیں ؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے پاس مالکان کی فہرست رجسٹرڈ نہیں ہے ۔ یہ فارم اپنے نام سے منسوب ہے ۔ جس نام سے منسوب ہے وہی نام محکمے کے پاس بھی موجود ہے ۔

میاں عطا محمد قریشی ۔ میں اپنے سوال کا جواب چاہوں گا ،اس لیے کہ ان لوگوں کا نام تو آخر ہو گا۔ مہربانی کرکے وزیر موصوف ان لوگوں کے نام بتا دیں تو یہ ایوان کے لیے باعث برکت ہوگا ۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ۔ جناب والا ہمارے پاس فارم مذکور کا نام موجود ہے لیکن مالکان کے نام نہیں ہیں ۔

میاں عطا محمد قریشی ۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر صاحبہ سے عرض کروں گا کہ مہربانی کرکے ضرور وضاحت فرمائیں ، کیونکہ جب درخواست دی گئی ہو گی تو اس پر ان لوگوں کے دستخط ضرور ہوں گے اور ان کے پورے پتے ہوں گے ۔

چوہدری ارشاد علی ۔ جناب سپیکر بیگم صاحبہ نے ابھی فرمایا تھا کہ ہمارے ملک میں گوشت کے نرخ دوسرے ملکوں سے بہت کم ہیں ۔ کیا بیگم صاحبہ ہمارے ملک اور دوسرے ممالک کی فی کس آمدنی کا موازنہ کرنے کے بعد بھی اس بات پر بضد ہیں کہ ہمارے ملک میں نرخ کم ہیں ؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ۔ جناب والا، میں نے یہ مصدقہ بات کی ہے یہ کوئی ایسے ہی ہوائی بات نہیں ۔ میں

سمجھتی ہوں کہ جتنی فراوانی سے ہمارے ملک میں گوشت استعمال ہوتا ہے اور بیحد ہے اتنی فراوانی سے اور اتنے سستے نرخوں پر دوسرے ممالک میں نہیں ملتا ۔

چوہدری گل نواز خان وڑائچ - جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے صرف ایک معلومات لینا چاہتا ہوں کہ کیا وزیر موصوفہ یہ بتلا سکتی ہیں کہ جو شخص جانور فربہ کرنے کا فارم بناتا ہے وہ کتنے فی صد برآمد کر سکتا ہے اور کتنے فی صد ملک میں استعمال کر سکتا ہے ؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ - جی ہاں میں اس کے متعلق عرض کئے دیتی ہوں ۔ جانور فربہ کرنے کے فارم میں اگر کوئی آدمی حکومت کی ہدایات کے مطابق صحیح طور پر جانور فربہ کرے تو اس میں سے پچاس فی صد برآمد کرنے کی اسے وفاقی حکومت اجازت دیتی ہے اور لائسنس مل سکتا ہے ۔

سردار زادہ سید ظفر عباس — پوائنٹ آف آرڈر ۔ آج دو محکموں کے سوالات ہیں۔ ڈیری ڈویلپمنٹ اور محکمہ خوراک ۔ آدھا ٹائم ایک محکمے کو دیا جائے اور آدھا ٹائم دوسرے محکمے کو ۔

جناب سپیکر— یہ محکمہ خوراک کے سوالات نہیں ہیں ۔

سردار زادہ سید ظفر عباس - دو محکموں کے سوالات ہیں ۔ وہ دونوں ملا دیئے گئے ہیں اس لئے واضح نہیں رہے ۔

جناب سپیکر — آپ کی کوئی تجویز ہے ۔

سردار زادہ سید ظفر عباس — میرا خیال ہے کہ آدھا وقت محکمہ خوراک کے لئے اور آدھا وقت محکمہ لائیوسٹاک کے لئے مختص کردیجئے ۔

جناب محمد ارشد خان لودھی - جناب سپیکر صرف دو سوال رہ گئے ہیں ۔ میرا خیال ہے کہ وہ بھی ہو جائیں تو بہتر ہے ۔

راجہ خلیق اللہ خان - اتنے لمبے لمبے جواب ہیں اس لئے میری یہ تجویز ہے کہ جوابات کو پڑھے ہوئے سمجھا جائے ۔ اس سے وقت بچ جائے گا ۔

ڈائریکٹر لائیو سٹاک فارمز پنجاب کے خلاف خوردبرد کی تحقیقات

***321 - ڈاکٹر سردار احمد** - کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ :—

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تقریباً دو سال قبل سابقہ ڈائریکٹر لائیوسٹاک فارمز پنجاب نے اپنے ایک آفیسر کے ساتھ مل کر تقریباً

40-50 لاکھ روپیہ خوردبرد کیا تھا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈائریکٹر موصوف نے اس رقم سے "میسرز رضا انٹر پرائزز" کے نام پر نجی طور پر 50 گائیں نائیجریا برآمد کیں اور لاکھوں روپیہ کا منافع حاصل کیا۔

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ ھذا نے اس سلسلہ میں کیا کارروائی کی ہے۔ ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ۔

(الف) تقریباً دو سال قبل ڈاکٹر عبدالوہاب خان بطور ڈائریکٹر سٹاک فارم تعینات تھے۔ دفتری ریکارڈ سے ظاہر ہے کہ انہیں مبلغ 5.38 لاکھ روپے بعض مخصوص اخراجات کے لئے مہیا کیے گئے لیکن اس رقم کا استعمال بعض مخصوص مدوں سے ہٹ کر بھی کیا گیا ہے۔ محکمہ نے اس رقم کو جائز اور متعلقہ مد میں خرچ کرنے کی ہدایات جاری کر دی تھیں۔

(ب) یہ درست ہے۔ میسرز رضا انٹر پرائزز نے 50 گائیں نائیجریا برآمد کی تھیں۔ جس کا قانون کے مطابق متعلقہ فرم نے اجازت نامہ مرکزی حکومت سے حاصل کیا تھا۔ تاہم مجھے اعتراف ہے کہ جانوروں کی برآمدگی کے سلسلے میں محکمہ کے کچھ افسروں جن میں ڈاکٹر عبدالوہاب بھی شامل ہیں پر فرم کی جانبدارانہ معاونت کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ اس معاملہ کا نہایت تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا گیا اور محکمہ نے اس بات کا سختی سے نوٹس لیتے ہوئے ایک لائیوسٹاک آفیسر اور ویٹرنری آفیسر کے خلاف الزامات ثابت ہونے پر انہیں ملازمت سے بھی نکال دیا تھا۔ میرے محکمہ کے سابق وزیر نے جملہ کارروائی کا جائزہ لینے کے بعد اس انکوائری کو مکمل تصور کیا تھا۔

(ج) اس کا مفصل جواب (الف) اور (ب) میں دیا جا چکا ہے۔

ڈاکٹر سردار احمد۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے۔ ڈاکٹر عبدالوہاب خان جو اس سارے قصے میں شامل تھے کیا اس کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے یا ابھی تک وہ محکمہ میں مامور ہیں؟

وزیر لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ۔ محکمانہ انکوائری ہوئی۔ یہ بات غلط ہے کہ ڈاکٹر عبدالوہاب خان کے خلاف محکمانہ تحقیقات نہیں

ہوئی الزامات کی انکوائری رپورٹ کے بعد تفصیلی جائزہ بھی لیا گیا اور سابق وزیر نے رپورٹ ہائے کی روشنی میں ڈاکٹر عبدالوہاب خان کے خلاف انضباطی کارروائی کی ضرورت محسوس نہیں کی -

ڈاکٹر سردار احمد - کیا اس کمیٹی میں ممبران کو بھی شامل کیا جائیگا - میں یہ چاہتا ہوں کہ ہاؤس کے ممبران بھی اس میں شامل کئے جائیں -

جناب سپیکر - آپ کے سوال کا اگلا حصہ درست ہے -

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ - جناب والا اس ضمن میں جو طریقہ کار وضع کیا گیا ہے اس میں ممبران کی بھی شمولیت ہے - پری کوالیفیکیشن کمیٹی جو سب سے پہلے ان درخواستوں پر تحقیق کریگی اس میں ہمارے ممبران بھی شامل ہیں -

چوہدری ممتاز حسین - کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گی کہ اس سکیم میں چھوٹے کاشتکار کا کتنا حصہ رکھا جائیگا -

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ - جناب والا اس میں جس قدر چھوٹے کاشتکاروں کے حقوق کو ملحوظ خاطر رکھا جائیگا اتنے ہی بڑوں کے حقوق کو رکھا جائے گا لیکن جہاں چھوٹے کاشتکار ہونگے وہاں بڑوں کا رکھنا لازمی ہے کیونکہ جبتک بڑے سکیل پر لائیوسٹاک فارمنگ کو فروغ نہیں دیا جائیگا - ملک میں دودھ اور گوشت کی قلت ختم کرنا ممکن نہیں ہوسکے گا -

کیٹل بریڈنگ سکیم کے تحت رقبہ کی الاٹمنٹ

***335 - سردار الطاف حسین** - کیا وزیر لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ نے صوبہ میں کیٹل بریڈنگ سکیم کے تحت رقبہ الاٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے - اگر ایسا ہے تو اس کی تفصیل اور الاٹمنٹ کی شرائط کیا ہیں - نیز حکومت کب تک الاٹمنٹ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ

جی ہاں - محکمہ لائیو سٹاک نے صوبہ میں جانوروں کی نسل کشی اور ملک میں دودھ اور گوشت کی کمی کو دور کرنے کے لیے ایک جامع سکیم مرتب کی ہے جس کے تحت پرورش حیوانات میں دلچسپی رکھنے والے حضرات کو

رقبہ جات الاٹ کئے جائیں گے ۔ اس سلسلہ میں حکومت پنجاب محکمہ مال نے ایک نوٹیفیکیشن نمبری 2880-85-1609-CLV/ مورخہ 27 مئی 1985ء کو جاری کرا دیا ہے ۔ جس کی تشہیر عنقریب ہی اخبارات میں کر دی جائے گی اور اشتہار کے ذریعے اراضی کی الاٹمنٹ کے لئے درخواستیں طلب کی جائیں گی ۔

سردار الطاف حسین - کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گی کہ ہر ڈسٹرکٹ میں اس کی ڈیری ڈویلپمنٹ کے لئے ایک ڈیری فارم بنانے کا حکومت کوئی پروگرام رکھتی ہے ؟

وزیر پرورش حیوانات ڈیری ڈویلپمنٹ - جناب والا یہ سٹیٹ لینڈ کی دستیابی پر منحصر ہے ۔

چوہدری گل نواز خان وڑائچ - جناب سپیکر میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا کہ ڈیری فارم کے لئے جو رقبہ الاٹ یا تقسیم کرنا ہے کیا اس کے لئے کوئی کمیٹی ہوگی اور اس کمیٹی میں ہاؤس کے ممبران کا بھی اشتراک ہوگا ؟

محکمہ خوراک صوبہ پنجاب میں گندم کی پیداوار

***56 ۔ بیگم نجمہ تابش الوری** - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) اس سال صوبہ پنجاب میں گندم کی تخمیناً کتنی پیداوار ہوئی ہے ؟

(ب) اس سال گندم کی پیداوار کا مقررہ ہدف کیا تھا ۔ ہدف سے پیداوار کتنی کم رہی اور اس کی وجوہ کیا تھیں ؟

(ج) پنجاب میں گندم کی سرکاری خریداری کا ہدف کیا مقرر کیا گیا ہے اور کیا یہ ہدف پورا کر لیا جائے گا ؟

(د) پنجاب کی اپنے لئے اور دوسرے صوبوں کیلئے گندم کی ضروریات کیا ہیں ؟

(ہ) پنجاب میں گندم کا کتنا پچھلا اسٹاک موجود ہے اور اس سلسلے میں اپنی ضروریات کی تکمیل کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں ؟

وزیر خوراک –

(الف) محکمہ زراعت کے تازہ ترین تخمینہ کے مطابق 85-1984ء گندم کی فصل کی پیداوار 83.13 لاکھ ٹن ہے ۔

(ب) محکمہ زراعت نے 85-1984ء گندم کی فصل کا پیداواری ہدف 95.4 لاکھ ٹن مقرر کیا تھا ۔ محکمہ زراعت کے تخمینہ کے پیش نظر پیداوار میں 12.4 لاکھ ٹن کی کمی متوقع ہے ۔ جس کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں ۔

(i) گندم کی بوائی کے وقت نہروں میں گزشتہ برس کی نسبت 6.9 فیصد کمی رہی ۔

(ii) وقفہ وقفہ کی لوڈ شیڈنگ بجلی کی وجہ سے چلنے والے ٹیوب ویلز پر اثر انداز ہوئی اور پچھیتی کاشت نہ ہو سکی ۔

(iii) 85-1984ء کپاس کی فصل بڑی اچھی اور کامیاب تھی گزشتہ سالوں کے مقابلے میں کپاس کے زیر کاشت کم رقبہ گندم کی کاشت کے لئے خالی ہوا ۔

(ج) مرکزی حکومت نے مارچ 1985ء میں پنجاب کے لئے 28 لاکھ ٹن گندم کی خریداری کا ہدف مقرر کیا تھا ۔ اس میں سے 20 لاکھ ٹن محکمہ خوراک پنجاب کے لئے اور 8 لاکھ ٹن پاسکو کے لئے ۔ بعد میں پیداوار میں متوقع کمی کے پیش نظر محکمہ خوراک اور پاسکو کے خریداری ہدف میں ترمیم کرکے بالترتیب 16 لاکھ اور 7 لاکھ ٹن مقرر کئے ہیں ۔

(د) پنجاب کی اپنی اندرون صوبہ ضروریات برائے سال 86-1985ء (مئی 1985ء سے اپریل 1986ء تک) مندرجہ ذیل ہیں ۔

(i) برائے بذریعہ تقسیم راشننگ سسٹم –	14 لاکھ ٹن
(ii) برائے فروخت کھلی منڈی –	5 لاکھ ٹن
میزان ..	19 لاکھ ٹن

مرکزی حکومت کو بتا دیا گیا ہے کہ گندم کی پیداوار میں کمی کی وجہ سے اس سال محکمہ خوراک پنجاب دوسرے صوبوں کی گندم کی ضروریات پوری نہیں کر سکے گا۔

(ھ) پنجاب میں تقریباً 2.5 لاکھ ٹن کا پرانا سٹاک موجود تھا ، محکمہ خوراک کا عملہ ہر ممکن کوشش کر رہا ہے کہ زیادہ سے زیادہ گندم کی خرید ہو ۔ توقع ہے کہ محکمہ مقرر شدہ 16 لاکھ ٹن کا ہدف پورا کر لے گا ۔ مرکزی حکومت نے پنجاب کے لئے 5.32 لاکھ ٹن درآمدی گندم کا کوٹہ مختص کر دیا ہے ۔

سوال نمبر 56 کے جز (ب) میں فگر ''12.4'' کی جگہ فگر ''12.27'' پڑھا گیا اور اسی جز کی شق (ا) میں ''6.9 فیصد کمی رہی'' ''کی جگہ'' ''6.9 فیصد پانی کی کمی رہی'' پڑھا گیا ۔ اسی جز کی شق (ii) کے آخر پر پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا گیا جو کہ مندرجہ ذیل ہے :-

چوہدری اکرام الحق ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب سپیکر ۔ چوہدری اکرام الحق صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں ۔

چوہدری اکرام الحق ۔ جناب والا ۔ کیا جوابات میز پر رکھنے کے بعد وزیر موصوف اس کی درستگی کر سکتے ہیں ؟

ایک معزز ممبر ۔ یہ ٹائپ کی غلطی ہو گی ۔ یہ misprint ہے ۔

(مندرجہ بالا کارروائی کے بعد جز (ب) کی شق (iii) پڑھی گئی ۔ اور اس کے فوراً بعد جناب فضل حسین راہی پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہو گئے)

چوہدری فضل حسین راہی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ چوہدری اکرام الحق صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے وضاحت طلب کی ہے کہ جوابات میز پر رکھنے اور تقسیم کرنے کے بعد ان میں موقع پر درستگی ہو سکتی ہے ؟ اس کا آپ نے جواب نہیں دیا ۔ اس کا آپ نے فیصلہ نہیں کیا ۔ اس پر آپ کی رولنگ چاہیے ۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر ۔ وزیر خوراک اپنا جواب پڑھیں گے اور چوہدری اکرام الحق صاحب کے پوائنٹ آف آرڈر پر میں ابھی اپنی رولنگ دوں گا ۔

(اس مرحلہ پر (ج) پڑھا گیا اور اس کے آخر میں مندرجہ ذیل الفاظ ایزاد کئے گئے - (ج) 7 لاکھ ٹن مقرر کئے ہیں کے بعد ''اس سال محکمہ فوڈ نے 13.91 لاکھ ٹن گندم خرید کی - پاسکو نے 6.26 لاکھ ٹن گندم خرید کی - اس کے بعد جز (د) ''میزان 19 لاکھ ''ٹن تک پڑھا گیا - اس مرحلہ پر جناب سپیکر نے فرمایا -

جناب سپیکر - مہر صاحب - آپ کا جو اصل جواب ہے جو آپ کے محکمے نے اسمبلی کو بھیجا ہے اور معزز اراکین کو تقسیم کیا گیا ہے - آپ اس کے متن کو پڑھیے گا -

وزیر خوراک - جناب والا - یہی پڑھ رہا ہوں -

جناب سپیکر - یہی آپ کا جواب to the point ہے سوالات کے مطابق ہے آپ اس کو پڑھیئے گا - (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر جز (د) کی آخری تین لائنیں پڑھی گئیں)

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - آرڈر پلیز - چوہدری صاحب Take your seat please میاں صاحب تشریف رکھئے - چوہدری گل نواز صاحب تشریف رکھئیے - جو جوابات معزز وزیر خوراک پڑھ رہے ہیں تو اس سلسلے میں میں پہلے چوہدری اکرام الحق صاحب کے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرونگا کہ جس وقت تک سوالات کے جوابات ایوان میں پڑھ نہیں دئیے جاتے اس وقت تک ڈیپارٹمنٹ یا متعلقہ وزیر صاحب اس میں حقائق کے مطابق کسی قسم کی بھی تبدیلی کرنے کے حق دار ہیں - جس وقت جوابات پڑھ دیے جاتے ہیں اس وقت وہ ہاؤس کی پراپرٹی بن جاتے ہیں - تو آپ اس کا جو اصل متن ہے اس کو پڑھیے گا -

چودھری فضل حسین راہی - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا میں یہ وضاحت مطلب کرنا چاہونگا کہ اگر ہاؤس میں غلط بیانی سے کام لیا جائے جیسے ہمیں یہ ایجنڈا فراہم کیا گیا ہے اور جوابات فراہم کئے گئے ہیں ان میں ابھی یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ یہ غلط ہیں تو اس سے میرا خیال ہے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے -

جناب سپیکر - آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے جی سردار صاحب -

سردار محمد عارف - جناب والا میں ہاؤس سے یہ گزارش کرونگا کہ جب تک وزیر موصوف اپنے جوابات مکمل نہیں کر لیتے یہ وضاحت کرنا اچھی بات نہیں ہے - (قطع کلامیاں)

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جناب والا - آپ نے چودھری اکرام صاحب کے جواب میں فرمایا ہے کہ جو جوابات وزیر صاحب پڑھیں گے وہ بعد میں ہاوس کی پراپرٹی ہونگے وہ ذرا رول Quote فرمائیں گے ؟

جناب سپیکر - آپ کے پاس اس کی contradoiction میں کوئی رولز ہیں تو فرما دیجئے -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جناب والا - جہاں تک آپ کے اختیارات کے سلسلے میں رولز کا تعلق ہے آپ اس پر واضح اعلان کر سکتے ہیں جہاں تک اس رول کا تعلق ہے کہ وزیر موصوف جو پڑھ دیں وہ ہاوس کی پراپرٹی ہوگا - ایسا رول اس کتاب میں نہیں ہے -

جناب سپیکر - آپ صحیح فرماتے ہیں - آپ رول 203 پڑھیں -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جناب والا - میں نے اس سے قبل 203 کے بارے میں عرض کیا ہے کہ جناب کے اختیارات بڑے وسیع ہیں - جو اعلان کر دیں وہ اس کے تابع ہوگا - جہاں تک جناب نے اس کے متعلق فرمایا ہے کہ وزیر موصوف جو پڑھیں گے وہ ہاؤس کی پراپرٹی ہوگا لیکن ایسا رول یہاں کتاب میں نہیں ہے - (قطع کلامیاں) میں جناب کی تسلی کے لئے عرض کر دوں - اگر آپ اجازت دیں تو میں رول 203 پڑھتا ہوں -

جناب سپیکر - چیمہ صاحب - بات تو clear ہو گئی کہ جن issues پر یہ رولز آف پروسیجر خاموش ہے اس سلسلے میں سپیکر کی رولنگ فائنل ہو گی -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - عالی جاہ - پھر آپ کو ایسا ہی کہنا پڑے گا کہ میں اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے ایسی اجازت دیتا ہوں -

جناب سپیکر - رولز میں جب یہ بات ہے تو کیا ہر بار مجھے اپنے اختیارات کا حوالہ دینا چاہیے -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جناب والا - ایسا کرنا پڑے گا - جناب کے نوٹس میں میں یہ بات لانا چاہتا ہوں جو کہ 203 میں ہے -

"Any matter arising in connection with the business of the Assembly and its Committees for which no specific provision exists in these rules shall be decided by the Speaker and his decision shall be final."

جناب سپیکر - میں نے انہیں رولز کے تحت یہ فیصلہ کیا ہے -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - وہ سر آنکھوں پر لیکن پہلے الفاظ قابل ترمیم ہیں -

جناب سپیکر - لیکن اپنے اختیارات کا بار بار ذکر کرنا یہ اچھے taste میں بات نہیں جانی - جی وزیر خوراک صاحب - (اس مرحلہ پر وزیر خوراک صاحب نے جز(ج) سے جز(ہ) کے آخر تک جواب پڑھا -

ضمنی سوالات بابت سوال نمبر 56 -

جناب سپیکر - Anyother supplementary question عباسی صاحب آپ محکمہ خوراک کے اس سوال کے جواب میں کوئی ضمنی سوال کریں گے -

صاحب زادہ محمد عثمان خان عباسی - نہیں جناب -

جناب سپیکر - شکریہ - تشریف رکھیں -

جناب محمد یوسف ملک - سپلیمنٹری سر - جناب سپیکر - کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ گورنمنٹ کی گندم کی قیمت خرید 70 روپے ہے - تو کھلی منڈی میں اس کی قیمت فروخت کیا ہو گی - ذرا اس کی تفصیل بتائیں گے ؟

وزیر خوراک - اس کے لئے علیحدہ سوال کریں -

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - آپ اپنا سوال دہرائیں گے -

جناب محمد یوسف ملک - کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ گورنمنٹ کی گندم کی قیمت خرید 70 روپے فی من ہے - تو کھلی منڈی میں اس کی قیمت فروخت کیا ہو گی - اس کی تفاصیل بتائیں -

مہر ظفر اللہ خان بھروانہ - جناب سپیکر - پوائنٹ آف آرڈر - یہ ضمنی سوال جو معزز ممبر نے کیا ہے - کہ گورنمنٹ کی قیمت خرید 70 روپے ہے - منڈی میں ریٹ کیا ہوں گے ؟ اس سوال کا وزیر صاحب سے کیا تعلق ہے - وہ کیا منڈیوں میں جا کر ریٹ کا پتا کرتے رہتے ہیں - ان سے گورنمنٹ کے ریٹ پوچھیں - وہ 70 روپے ہے - کسی منڈی میں 80 روپے ہے - کسی میں 90 روپے ہے - اس کا سوال سے کیا تعلق ہے ؟

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - اس سوال کے لئے فاضل ممبر اگر رول 45 (ڈی) کو ملاحظہ فرمائیں تو اس میں یہ ہے -

Rule 45 (d) "It shall not ask for an expression of opinion on or the solution of an abstract legal question or a hypothetical proposition.

تو آپ کا یہ سوال نا منظور کیا جاتا ہے ۔ Any other supplementary question ۔

سردار زادہ سید ظفر عباس ۔ جناب والا کیا یہ جو وجوہات دی گئی ہیں ۔ اس کے ساتھ ساتھ گندم میں کمی کی دو مزید وجوہات بھی ہو سکتی ہیں ۔ پہلی یہ ہے کہ کھاد ، ٹریکٹر ، بجلی اور ادویات کی قیمتوں میں اضافہ اور دوسرے گندم کے نرخوں میں کمی ۔ کیا یہ دو وجوہات بھی گندم کی کمی کا باعث ہو سکتی ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ سردار زادہ صاحب یہ ضمنی سوال آپکا کیسا بنتا ہے ؟

سردار زادہ سید ظفر عباس ۔ جناب والا میں یہ عرض کرتا ہوں اس میں جناب گندم کی کمی کی انہوں نے دو تین وجوہات دی ہیں ۔ تو میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ان وجوہات کے ساتھ یہ دونوں چیزیں بھی جو کہ میں نے عرض کی ہیں یہ بھی ان کی کمی کی وجوہات میں شامل ہیں یا نہیں ؟

جناب سپیکر ۔ اس میں آپکا علیحدہ سوال ہو سکتا ہے Fresh question ۔

جناب لیاقت علی ۔ ضمنی سوال ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کے توسل سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ محکمہ خوراک نے پچھلے سال شارٹیج کے معاملہ میں کتنی گندم کلیم کی ہے ۔ اور گزشتہ سال جتنی گندم shortage کی وجہ سے claim کی گئی ہے ۔ کیا اس سال کوئی مناسب ایسا بندوبست کیا گیا ہے کہ اس shortage میں کمی آ سکے اور وہ کمی کتنے فیصد ہو گئی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ اس کے لئے علیحدہ سوال دیں ۔ یہ اس سوال کے ضمن میں نہیں آتا ہے ۔

چوہدری ارشاد علی ۔ جناب سپیکر ۔ کیا وزیر موصوف یہ وضاحت فرمانا پسند فرمائیں گے یہ جو کمی کا انہوں نے ذکر کیا ہے اس کو پورا کرنے کا بھی کوئی انتظام کیا ہے ۔ اور اس میں جو ریت اور مٹی ملانے کا جو ہدف ہے وہ کتنا ہے ؟

جناب سپیکر ۔ اس سوال کا پہلا حصہ valid ہے اور اس کو آپ Repeat کر سکتے ہیں ۔

چوہدری ارشاد علی ۔ وزیر موصوف نے گندم کی خریداری کا جو کہا ہے کہ اس دفعہ کم پیدا ہو رہی ہے ۔ اس کمی کا جو ہدف ہے اس کو وہ کس طرح سے پورا کریں گے ۔

وزیر خوراک - جناب والا میں گذارش کروں گا کہ کیوں کہ گذشتہ دو سال سے ملک میں بارشیں نہیں ہوئی ہیں اور اس وجہ سے گندم کی کاشت کم ہوئی ہے باقی کھاد کی یا گندم کے ریٹس مقرر کرنے کی گورنمنٹ کی جو پالیسی ہے یہ سنٹرل گورنمنٹ کرتی ہے - محکمہ خوراک کا کام صرف گندم خریدنا ہے -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - ضمنی سوال - کیا وزیر موصوف از راہ کرم فرمائیں گے کہ گزشتہ دنوں ان کا ایک بیان بھی اخبارات میں چھپا تھا کہ راولپنڈی گوجرانوالہ ، فیصل آباد کی چیکنگ کے دوران انہوں نے کچھ سٹاک کم پایا وہ کتنا کم تھا کیا یہ موجودہ سٹاک جو جواب کا جزو (ہ) میں لکھا گیا اسمیں سے نکال دیا گیا ہے -

جناب سپیکر - یہ اس جواب کی کس شق سے متعلق ہے -

جناب محمد اعظم چیمہ - جواب کی ضمن (ہ) میں تفصیل سے فرمایا گیا ہے - سوال یہ تھا کہ (ہ) پنجاب میں گندم کا کتنا پچھلا سٹاک موجود ہے انہوں نے جواب میں کہا ہے -

جناب سپیکر - اب سوال فرمائیے ؟

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جناب والا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بطور وزیر خوراک انہوں نے چیکنگ کے دوران جو گڑبڑ پائی ہے یا سٹاک کم پایا ہے وہ کتنا وزن کم پایا گیا ہے وہ ٹوٹل وزن کتنا ہے اور کیا موجودہ سٹاک میں سے وہ وزن خارج کر دیا گیا ہے -

ایک معزز رکن - پوائنٹ آف آرڈر سر -
جناب سپیکر میں آپ کی توجہ گھڑی کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے -

جناب سپیکر - ابھی ختم نہیں ہوا -

وزیر خوراک - جناب والا تقریباً سوا تین کروڑ روپے کی گندم کی Shortage ہوئی ہے اور اس کی ابھی مزید انکوائری ہو رہی ہے - جب ساری تفصیل سامنے آئے گی تو وہ آپ کو بتا دی جائے گی -

جناب سپیکر - ان کا سوال یہ ہے کہ یہ Shortage آپ کے جواب میں شامل ہے یا نہیں ؟

وزیر خوراک - جناب والا کاغذات میں تو حساب درست تھا لیکن موقع پر جب اس کا وزن کیا گیا تفتیش کی گئی تو تقریباً سوا تین کروڑ روپے کی گندم کم ہو گئی ہے -

صاحبزادہ محمد عثمان خان عباسی - جناب والا پچھلے سال 85-1984ء میں 12 لاکھ 40 ہزار ٹن گندم کی Shortage ہوئی - یہ کمی کس طرح پوری کی گئی اور اگر گندم امپورٹ کی گئی تو اس پر کتنا زرمبادلہ خرچ ہوا - (قطع کلامیاں)

ملک طیب خان اعوان - جناب سپیکر میں آپ کی وساطت سے ایک ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ -

جناب سپیکر - عباسی صاحب کے ضمنی سوال کو تو ہو جانے دیں - پہلے اس پر فیصلہ تو ہو جائے -

ملک طیب خان اعوان - جناب والا میری گزارش یہ ہے کہ -

جناب سپیکر - ملک صاحب ایسے نہیں پہلے ان کے سوال کا جواب آ جائے اس کے بعد آپ ضمنی سوال پوچھ سکتے ہیں -

ملک طیب خان اعوان - جناب والا وقفہ سوالات کے لیے ٹائم پھر ختم ہو جائے گا آپ کا رخ ادھر ہے ، ہماری طرف تو رخ ہی نہیں ہے یا تو رخ پھیر کر بیٹھیے گا تاکہ آپ کو پتہ چل سکے کہ ادھر بھی کوئی کھڑا ہے - (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - پہلے ضمنی سوال کو دوبارہ repeat کیا جائے -

صاحبزادہ محمد عثمان خان عباسی - جناب والا انہوں نے فرمایا ہے کہ 12 لاکھ 40 ہزار ٹن گندم کی کمی متوقع ہے - یہ پیشین گوئی کی گئی ہے -

جناب سپیکر - کہاں لکھا ہے ؟

صاحبزادہ محمد عثمان خان عباسی - صفحہ نمبر 5 پر ہے - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کمی کس طرح سے پوری کی جائے گی اور اگر یہ امپورٹ کی گئی تو اس پر کتنا زر مبادلہ خرچ ہوگا -

جناب سپیکر - عباسی صاحب یہ ضمنی سوال نہیں بنتا ؛

ملک ممتاز احمد خان - جناب والا کیا وزراء کرام مہر صاحب کو سوتیلا بھائی سمجھتے ہیں جو ان کی امداد نہیں کر رہے اور پھر پارلیمانی سیکرٹری صاحب کس مرض کی دوا ہیں ؟

جناب سپیکر - یہ ضمنی سوال نہیں بنتا -

میجر (ریٹائرڈ) وکٹر سموئل - جناب والا میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے ضمنی سوال کی شکل میں دریافت کرنا چاہوں گا کہ گندم اور آٹا ہماری ایک بنیادی ضرورت ہے اور میں سمجھتا ہوں اس ملک میں گندم پیدا کرنے میں صوبہ پنجاب کا پہلا نمبر ہے

(قطع کلامیاں)

MR. SPEAKER: No interruption please.

میجر (ریٹائرڈ) وکٹر سموئل - جناب والا میرا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ کیا وہ یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ ملک میں خاص طور پر ہمارے صوبہ پنجاب میں گندم کی سرکاری قیمت خرید 70 روپے من ہے بلکہ آٹا تو اس وقت 115 اور 120 روپے فی من فروخت ہو رہا ہے - کیا حکومت اس کے متعلق کوئی ایسا action لے رہی ہے جس سے ہماری یہ بنیادی ضرورت سستے داموں میں فروخت ہو -

جناب سپیکر - میجر صاحب sorry - یہ سوال to the Point نہیں ہے - ملک صاحب آپ فرمائیں - Chaudhri Sahib take your seat please

ملک طیب خان اعوان - جناب سپیکر میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے پیداوار کم ہونے کی دو وجوہات بتائی ہیں - ایک لوڈ شیڈنگ اور دوسرا نہری پانی میں کمی - کیا انہوں نے ان ہر دو محکمہ جات کو اس سال بوقت کاشت ان مسائل پر قابو پانے کیلئے کوئی احکامات جاری کئے ہیں ، خدا کرے کہ آئندہ یہ کمی نہ ہونے پائے -

جناب سپیکر - یہ سوال محکمہ زراعت سے متعلق ہے اور محکمہ خوراک کے متعلق نہیں ہے -

رئیس مشتاق احمد - جناب والا میں ایک ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں -

جناب سپیکر - جی فرمائیے -

رئیس مشتاق احمد - جناب والا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ دیہاتوں اور شہروں میں راشننگ کا کیا طریقہ کار ہے - دیہاتوں کو کتنا کوٹہ دیا جاتا ہے اور شہروں کو کتنا دیا جاتا ہے ؟

جناب سپیکر - سوال ذرا دہرائیے گا -

رئیس مشتاق احمد - جناب والا میرا یہ مقصد ہے کہ 16 لاکھ ٹن گندم راشننگ سسٹم کیلئے ہے - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ دیہاتوں

میں جہاں 85 فیصد عوام رہتے ہیں وہاں پر راشننگ سسٹم کیا ہے اور وہاں کتنی مقدار میں گندم مہیا کرتے ہیں اور شہروں میں کیا سسٹم ہے اور وہاں پر کتنی گندم مہیا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر - وزیر خوراک صاحب اس سلسلہ میں کچھ فرمانا چاہیں گے۔

وزیر خوراک - جناب والا اس سلسلہ میں میری یہ گزارش ہے کہ راشننگ کا سسٹم شہروں میں ہے دیہاتوں میں نہیں ہے۔ البتہ جیسے راولپنڈی، اٹک سائیڈ ہے جہاں پر گندم کم پیدا ہوتی ہے وہاں پر گندم کا راشننگ سسٹم دیہاتوں کے اندر بھی ہے۔ جن علاقوں میں گندم کم ہوتی ہے جیسے ہی وہاں کے ڈپٹی کمشنر صاحبان مطلع کرتے ہیں ان کی ضرورت کے مطابق گندم بھجوا دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر - شکریہ۔ وقفہ سوالات ختم ہوا۔

چوہدری ارشاد علی پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب والا جس طرح سے آج وزیر لائیو سٹاک اور دوسرے وزراء صاحبان نے جوابات دیے ہیں اور اس ایوان کو اچھی طرح سے مطمئن کیا ہے ہم توقع کرتے ہیں کہ آئندہ دوسرے وزراء صاحبان بھی پوری تیاری کرکے آیا کریں گے اور اس طرح ایوان کو مطمئن کرسکیں گے۔

جناب سپیکر - یہ پوائنٹ آرڈر بنتا نہیں۔

میاں عطا محمد قریشی پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر میری گزارش یہ تھی کہ آج وزراء کرام کی بیچارگی کا بہت زیادہ احساس کیا گیا ہے۔ مہربانی فرماکر آئندہ ایوان میں یہ شکایت نہ ہونے پائے وزراء کرام کچھ زیادہ ہی بیچارے محسوس ہوتے ہیں، ان کی بیچارگی کا اس قدر خیال نہ رکھا جائے۔

جناب سپیکر - میاں صاحب کیا یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

میاں عطا محمد قریشی - جو بھی سمجھیں۔

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ - جناب سپیکر اگر آپ مجھے ایک فقرہ کہنے کی اجازت عطا فرمائیں۔

جناب سپیکر - جی فرمائیے۔

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ۔ جناب والا میں تمام معزز اراکین کی مشکور ہوں کہ انہوں نے میرے محکمہ میں اتنی دلچسپی لی ہے کچھ سوالات بھیج کر مجھ سے جوابات مانگے اور کچھ ضمنی سوالات بھی کئے ۔ پھر میرے ایک بھائی نے میری کارگزاری کو سراہا میں تمام معزز اراکین کا شکریہ ادا کرتی ہوں ۔

جناب فضل حسین راہی ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر

جناب سپیکر ۔ فضل حسین راہی پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں ۔

جناب فضل حسین راہی ۔ Sir on a point of personal explanation محترمہ سیدہ ساجد نیر عابدی صاحبہ سے کہ انہوں نے میرے بارے میں اس ہاؤس میں ارشاد فرمایا تھا کہ فضل حسین راہی ہمارے پاس جتنے کام لے کر آیا ہے میں نے ان کے کام کیئے ہیں ۔ میں ان کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ اپنے محکمے کا کوئی ایک کام بتائیں اور ثابت کریں کہ میں نے ان سے کوئی کام کروایا ہے otherwise وہ اپنے الفاظ واپس لیں اس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے اور اس سے یہ تاثر پیدا ہوا ہے کہ شاید میں ان سے کام بھی کرواتا ہوں اور ان پر تنقید بھی کرتا ہوں ۔

(قطع کلامی)

پلیز یہ میرا حق ہے ۔ مجھے یہ حق پہنچتا ہے میں ہر وقت پوچھ سکتا ہوں ۔ یہ میں اپنی پوزیشن clear کرنے کے لئے پوچھ رہا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ آپ اپنی پوزیشن clear کر رہے ہیں ۔ آپ نے اپنی پوزیشن clear کر دی ۔ لیکن یہ سوال نہیں بنتا کہ اس کا جواب کوئی اور دے ۔

جناب فضل حسین راہی ۔ سر میں یہ عرض کروں گا کہ یہ اس ہاؤس کا ریکارڈ ہے اس میں یہ شامل ہے کہ میں نے ان سے کئی کام کروائے ہیں ۔ اس لئے میں نے عرض کیا ہے کہ پلیز یہ پوائنٹ آؤٹ کر دیں ۔ کوئی ایک کام point out کریں ۔

جناب سپیکر ۔ آپ کی personal explanation ریکارڈ ہو چکی ہے

ن بھروانہ ۔ جناب سپیکر میں جناب کی وساطت
ض کرنا چاہتا ہوں کہ جناب والا موجودہ حکومت
ہ کہ موجودہ حکومت کی کابینہ کے معزز وزراء

نے اور خاص طور پر وزیر خوراک نے تقریباً تیرہ چودہ اضلاع میں جا کر بذات خود فوڈ کے سٹوروں کی انسپکشن کی ہے اور جہاں ان کو معمولی سی بھی غلطی نظر آئی ہے وہاں کے عملہ کو معطل کیا ہے اور باوجود سفارشوں کے انہوں نے ان کو ابھی تک بحال نہیں کیا ہے تو یہ اس حکومت کو اس کیبنٹ کے وزرا کو ہی یہ شرف حاصل ہے کہ وزرا نے خود جا کر گودام چیک کئے ہیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر خوراک - جناب والا باقی جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

جناب سپیکر - باقی جوابات ایوان کی میز پر رکھ دئیے گئے ۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات- جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

شوگر ملوں کی جانب سے کاشتکاروں کو گنے کی قیمت کی ادائیگی

***179 سردار زادہ سید ظفر عباس** - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) سال 85-1984ء میں پنجاب میں کتنی شوگر ملوں نے کام کیا اور ہر ایک مل نے کتنا گنا خریدا ۔

(ب) کاشتکاروں کو مل میں اور مل کے ڈپوؤں پر گنا کی فی من کیا قیمت ادا کی گئی ۔

(ج) کیا جملہ شوگر ملوں نے اپنے صارفین کو تمام رقوم ادا کر دی ہیں ۔ اور اگر ادا نہ کی ہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں ۔

(د) کیا شوگر ملوں کو قانون کے مطابق کاشتکار کو پندرہ دنوں کے اندر رقم ادا کرنی چاہئے ۔ کیا شوگر ملیں پندرہ دن کے اندر رقم ادا کرتی ہیں ۔ اور اگر ادا نہیں کی ہیں تو کیا زائد ایام کا سود یا منافع شوگر ملیں ادا کریں گی اور اگر نہیں تو ان کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر خوراک -

(الف) پنجاب میں کل بیس (20) شوگر ملیں ہیں ۔ سال 85-1984ء میں سب ملوں نے کام کیا ۔ ہر مل نے سیزن کے دوران جتنا گنا خرید کیا

اس کی تفصیل درج ذیل ہے -

1 - اتفاق شوگر مل ساہیوال	6,21,240	ٹن
2 - پتوکی شوگر مل پتوکی	6,04,834	ٹن
3 - کمالیہ شوگر مل کمالیہ	4,09,657	ٹن
4 - شاہ تاج شوگر مل منڈی بہاؤالدین	5,34,887	ٹن
5 - فوجی شوگر مل سانگلہ ہل	4,87,087	ٹن
6 - حسین شوگر مل جڑانوالہ	3,20,340	ٹن
7 - کریسنٹ شوگر مل فیصل آباد	4,18,086	ٹن
8 - گوجرہ سمندری شوگر مل	4,03,002	ٹن
9 - شکر گنج ملز جھنگ	4,41,718	ٹن
10 - نون شوگر مل بھلوال	3,65,891	ٹن
11 - کوہ نور شوگر مل جوہر آباد	2,70,527	ٹن
12 - فیکٹو شوگر مل دریا خان	3,31,470	ٹن
13 - لیہ شوگر مل لیہ	2,88,143	ٹن
14 - بابا فرید شوگر مل اوکاڑہ	3,73,708	ٹن
15 - بہاولنگر شوگر ملز چشتیاں	4,50,495	ٹن
16 - اشرف شوگر ملز بہاولپور	2,84,807	ٹن
17 - حبیب سنز شوگر ملز خان پور	3,41,082	ٹن
18 - یونائیٹڈ شوگر ملز صادق آباد	4,59,941	ٹن
19 - پسرور شوگر ملز پسرور	1,83,957	ٹن
20 - راہوالی شوگر ملز راہوالی	77,490	ٹن
میزان	76,68,362	

(ب) ملک میں اعشاری نظام رائج ہونے کی وجہ سے گنے کی قیمت فی من کی بجائے فی کوئنٹل یا فی ٹن مقرر کی گئی ہے جو کہ درج ذیل ہے -

1 - مل گیٹ پر قیمت 24.11 روپے فی کوئنٹل یا 241.10 روپے فی ٹن -

2 - مرکز خریداری پر قیمت - مل گیٹ سے باہر قائم کردہ مراکز خریداری گنا پر گنے کی قیمت مل گیٹ پر گنے کی قیمت کے مقابلے میں پانچ پیسے فی کوئنٹل فی کلو میٹر یا آٹھ پیسے فی کوئنٹل فی میل کے حساب سے کم ہوتی جاتی ہے - مراکز خریداری پر گنے کی قیمت میں اس کمی کی شرح زیادہ سے زیادہ 40 کلو میٹر کے فاصلے تک نافذالعمل ہے -

(ج) دو سال قبل تک جب چینی پر کنٹرول تھا شوگر ملوں کی پیدا کردہ تمام چینی حکومت پنجاب خرید کرتی تھی اور شوگر ملوں کو چینی کی ہفتہ وار پیداوار پر 70 فی صد چینی کی قیمت ساتھ ساتھ حکومت کی طرف سے ادا ہوتی تھی اور کچھ رقم مل مالکان اپنے طور پر مہیا کرتے تھے - لہذا کاشت کاروں کو گنے کی قیمت کی ادائیگی میں زیادہ مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا تھا مگر اب جبکہ چینی پر کنٹرول نہیں ہے شوگر ملوں کو حکومت کی طرف سے کوئی رقم نہیں ملتی - گنے کی پوری قیمت کی ادائیگی کے لیے شوگر ملوں کو اپنے طور پر رقم کا انتظام کرنا پڑتا ہے - اس کے باوجود اس سال بعض شوگر ملوں نے کاشتکاروں کو گنے کی قیمت کی 100 فیصد ادائیگی کر دی ہے - مگر بعض شوگر ملوں کے ذمہ ابھی کچھ بقایا جات رہتے ہیں جس کی دو وجوہات ہیں - پہلی یہ کہ اس سال شوگر ملوں کو بنکوں کی طرف سے قرضہ کے حصول میں مشکلات در پیش رہیں - دوسری یہ کہ ملوں کی پیدا کردہ چینی مناسب مقدار میں فروخت نہ ہو رہی تھی -

(د) ہاں - شوگر ملیں قانون کے مطابق کاشتکاروں کو گنے کی قیمت پندرہ دن کے اندر ادا کرنے کی پابند ہیں - مگر سب ملیں درج بالا وجوہات کی بناء پر پندرہ دن کے اندر گنے کی قیمت کاشتکاروں کو ادا نہ کر سکیں - اگر کوئی کاشتکار زائد ایام کا سود یا منافع طلب کرے گا تو قانون کے مطابق شوگر ملیں 11 فیصد سالانہ کے حساب سے منافع ادا کرنے کی پابند ہیں -

شوگر ملوں میں گنا بیلنا

***263 ۔ سردار زادہ سید ظفر عباس** ۔ کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ وفاقی شوگر کین کنٹرول بورڈ کے فیصلہ بحوالہ چٹھی نمبر CC(Com)G(a)/78-III کے تحت تمام شوگر ملوں کے لیے لازمی قرار دیا گیا ہے کہ وہ زون ایریا کا تمام گنا 30 اپریل تک ہر حالت میں بیل لیں اور اگر کسی وجہ سے ایسا نہ کر سکیں تو کاشتکاروں کو کھڑی فصل کا معاوضہ ادا کریں ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو صوبہ کی کون کون سی شوگر ملوں نے زون ایریا کا گنا 30 اپریل سے پہلے پہلے بیل لیا ہے اور کون کون سی ملیں 30 اپریل کے بعد تک چلنے کے باوجود زون ایریا کا گنا نہیں بیل سکیں اور کیا متعلقہ شوگر ملوں نے زون ایریا کے بقایا کماد کی کھڑی فصل کا معاوضہ ادا کیا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ۔

(ج) کیا حکومت ان ملوں سے متعلقہ کاشتکاروں کو معاوضہ ادا کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر خوراک —

(الف) جی نہیں , وفاقی شوگر بورڈ کے 33 ویں اجلاس میں یہ طے پایا تھا کہ شوگر ملیں کرشنگ سیزن 160 دن میں مکمل کرنے کی کوشش کریں گی ۔ وفاقی شوگر بورڈ کے اس فیصلے کے مدنظر پنجاب میں واقع تمام شوگر ملوں کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ 160 دن میں کرشنگ سیزن اس طرح مکمل کریں کہ ہر سال 30 اپریل تک تمام گنا پیلا جا سکے ۔ یہ صرف ہدایت تھی لیکن قانونی حکم نہیں تھا ۔ قانون کے مطابق کرشنگ سیزن یکم اکتوبر سے شروع ہوتا ہے اور 30 جون کو ختم ہوتا ہے ۔ اگر کوئی شوگر مل زون کا گنا 30 اپریل کے بعد لیکن 30 جون سے پہلے ختم کر لیتی ہے تو اس کو قانون کے مطابق کوئی معاوضہ ادا

نہیں کرنا پڑتا ۔ البتہ اگر کوئی مل کاشتکاروں کا گنا ختم کوٹے بغیر بند ہو جائے تو شوگر مل کھڑے گنے کا معاوضہ ادا کرنے کی پابند ہوگی بشرطیکہ کاشتکار نے وہ گنا شوگر مل کو سپلائی کرنے کا معاہدہ کر رکھا ہو ۔

(ب) جزو (الف) کا جواب اثبات میں نہیں ہے ۔ تاہم درج ذیل شوگر ملوں نے 30 جون سے پہلے پہلے زون کا گنا مل کے سامنے درج شدہ تاریخ کو ختم کر لیا تھا ۔

1 - اتفاق شوگر مل ساہیوال	27-3-1985
2 - فیکٹو شوگر ملز دریا خان	3-4-1985
3 - پسرور شوگر ملز پسرور	6-4-1985
4 - راہوالی شوگر ملز راہوالی	8-4-1985
5 - کوہ نور شوگر ملز جوہر آباد	8-4-1985
6 - بابا فرید شوگر ملز اوکاڑہ	8-4-1985
7 - گوجرہ سمندری شوگر ملز	11-4-1985
8 - کمالیہ شوگر ملز کمالیہ	12-4-1985
9 - شکر گنج ملز جھنگ	14-4-1985
10 - لون شوگر ملز بھلوال	15-4-1985
11 - لیہ شوگر ملز لیہ	17-4-1985
12 - یونائیٹڈ شوگر ملز صادق آباد	23-4-1985
13 - شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤ الدین	23-4-1985
14 - کریسنٹ شوگر ملز فیصل آباد	30-4-1985

درج ذیل 6 شوگر ملیں 30 اپریل کے بعد زون کا گنا ختم کر کے مل کے سامنے دی گئی تاریخ کو بند ہوئیں ۔

1 - اشرف شوگر ملز بہاول پور	1-5-1985
2 - حبیب سنز شوگر ملز خان پور	3-5-1985
3 - فوجی شوگر ملز سانگلہ ہل	6-5-1985
4 - پتوکی شوگر ملز پتوکی	8-5-1985
5 - حسین شوگر ملز جڑانوالہ	9-5-1985
6 - بہاولنگر شوگر ملز چشتیاں	19-5-1985

درج بالا حقائق سے ظاہر ہے کہ تمام شوگر ملوں نے قانون کے تحت 30 جون تک مقرر شدہ کرشنگ سیزن کے دوران گنا ختم کر دیا لہذا معاوضہ کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا - ہاں البتہ اگر کسی کاشتکار کا معاملہ شدہ گنا بقایا رہ گیا ہو تو وہ قانون کے مطابق معاوضہ طلب کر سکتا ہے -

(ج) ایضاً -

مسئلہ استحقاق

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر سر - جناب والا اب چونکہ وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے تحریک استحقاق آئیں گی اس کے بعد تحریک التوائے کار آئیں گی معلومات کے لئے چاہتا ہوں کہ میری ایک تحریک التوائے کار پبلک سروس کمیشن کے رویے کے متعلق اور ڈاکٹروں کی ہڑتال کے متعلق تھی کیا وہ آج زیر غور آئے - میری باری ہے -

جناب سپیکر - اگر نہیں آئے گی تو کیا آپ جاننا چاہتے ہیں ؟

(قہقہہ)

رانا پھول محمد خان - جی -

جناب سپیکر - رانا صاحب ہم پہلے پروولیج موشنز کو take up کریں گے اس کے بعد Adjournment Motions کو take up کریں گے - میں ابھی کچھ کہہ نہیں سکتا - میں نے ابھی فہرست دیکھنی ہے اس کو دیکھ کر ہی میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ آج آپکی باری آئے گی یا نہیں -

رانا پھول محمد خان - سر میں نے تو اس لئے گزارش کی ہے کہ جن خدشات کا اظہار میں نے اپنی تحریک التوائے کار میں کیا تھا - ڈاکٹروں کی ہڑتال شروع ہو چکی ہے اور لوگوں کے مرنے کا خدشہ زیادہ پیدا ہو گیا ہے اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر آج آپ اس کو زیر بحث لانے کی اجازت فرما دیں تو کچھ لوگ طبی سہولتیں نہ پہنچنے کی وجہ سے مرنے سے بچ جائیں گے -

جناب سپیکر - جی ہم ابھی Privilege motions کو take up کرتے ہیں بعد میں اس معاملے کو دیکھتے ہیں -

چوہدری ارشاد علی - جناب سپیکر لوگوں کو اس صورت حال سے بچایا جائے اور رانا صاحب کی بات سن لی جائے -

رکن اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک

جناب سپیکر ۔ یہ جناب محمد غیاث الدین صاحب کی پروولیج موشن ہے ۔

مولانا محمد غیاث الدین ۔ جناب والا ایک تحریک مجھے مہیا کر دی جائے ۔ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے اہم اور فوری معاملہ کو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

آوازیں ۔ بسم اللہ شریف پڑھ لی جائے ۔

مولانا محمد غیاث الدین ۔ میں گزارش کروں گا کہ ایک پڑھنا لسانی ہوتا ہے اور ایک پڑھنا جنانی ہوتا ہے ۔ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری معاملہ کو زیر بحث لانے کے لئے یہ تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے ۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 12 ۔ اکتوبر 1985ء کی صبح میں لاہور آنے کے لئے شکر گڑھ کے بازار سے گزر رہا تھا تو وہاں کے دوکانداروں نے جب مجھے دیکھا تو وہ مجھے روک کر آہ و فغاں کرنے لگے ۔ میرے استفسار کرنے پر لوگوں نے مجھے بتایا کہ آر ۔ ایم صاحب ہمیں تنگ کرنے کے لئے بلا وجہ ہمارے چالان کر رہے ہیں اگر ہمیں اسی طرح ستایا جاتا رہا تو ہم ابھی بازار بند کر کے احتجاج کریں گے ۔ میں نے انہیں یہ کہہ کر تسلی دی کہ میں آر ۔ ایم صاحب سے بات کرتا ہوں ۔ میں آر ۔ ایم صاحب سے ملا ۔ اس وقت دوکاندار ان کے ارد گرد جمع ہو کر ان کی منت سماجت کر رہے تھے ۔ اس وقت آر ۔ ایم صاحب ایک سبزی والے کا چالان کر رہے تھے ۔ میں نے ان سے پہلے اپنا تعارف کرایا اور پھر کہا کہ صاحب ان لوگوں کو معاف فرما دیں یہ لوگ پہلے ہی ستم رسیدہ ہیں ۔ یہ تین جنگوں کی وجہ سے غربت کا شکار ہیں ۔ اور بلا وجہ چالان کے متحمل نہیں ہیں اگر ان کی کوئی معمولی غلطی بھی ہے تو آج ان کو در گزر فرمائیں اور ان کو وارننگ دے دیں ۔ جناب سپیکر مذکورہ آر ۔ ایم صاحب حال ہی میں تبدیل ہو کر شکر گڑھ آئے ہیں ۔ شاید بلا وجہ چالان کر کے اہلیان شکر گڑھ پر اپنی دھاک بیٹھانا چاہتے ہیں ۔ جیسا کہ افسر شاہی کا پرانا طریقہ ہے ۔ غصہ بھرے لہجے میں مجھے کہنے لگے کہ آپ کا مطلب یہ ہے کہ انہیں کھلی چھٹی دے دی جائے میں نے گزارش کی کہ چھٹی کی بات نہیں میں نے صرف انہیں اسوقت معاف کر دینے کے لئے کہا ہے ۔ بڑی مشکل سے بہلا پھسلا کر آر ۔ ایم صاحب کو انکی عدالت میں واپس لایا ۔ شہر کے کونسلر

حضرات بھی اپنے غریب دوکانداروں کی شفارش کرنے کے لئے آر - ایم صاحب کے پاس حاضر ہوئے وقتی طور پر آر - ایم صاحب نے کوئی کارروائی نہ کرنے کا وعدہ کیا لیکن جناب سپیکر گذشتہ رات مجھے شکر گڑھ کے دوکانداروں نے بتایا کہ آر - ایم صاحب نے پولیس کارڈ کو ساتھ لیکر دوکانداروں کو بہت تنگ کیا ہے - جب پولیس والے سامان اٹھا رہے تھے تو آر - ایم صاحب یہ کہہ رہے تھے کہ اب بلاؤ اپنے ایم - پی - اے کو اب بلاؤ اپنے جسٹس آف پیس کا اعزاز رکھنے والے کو -

آوازیں - (Shame- Shame)

عالیجاہ آر - ایم صاحب کے اس رویہ سے میرا اور اہالیان شکر گڑھ کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور لوگوں میں مایوسی کی لہر دوڑ گئی ہے لہذا میری اراکین اسمبلی سے پر زور استدعا ہے کہ مذکورہ آر - ایم صاحب سے نفرت کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے اس کو معطل کر کے واقعہ کی تحقیق کرنے کا مطالبہ کریں تحقیق کے لئے ہاؤس کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے واقعہ درست ثابت ہونے پر قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ دوسروں کے لئے عبرت کا باعث ہو -

(نعرہ ہائے تحسین)

سید حسنات احمد شاہ - پوائنٹ آف آرڈر سر - جناب میں نے اتنی گذارش کرنی ہے کہ شکر گڑھ میں کوئی بھی مجسٹریٹ جانا نہیں چاہتا - مجھے ابھی یاد ہے میں سیالکوٹ میں ڈی - سی رہا ہوں - وہاں جو بھی مجسٹریٹ آتا تھا وہ ایسی ہی حرکتیں کر کے ایک دو ماہ میں اپنی وہاں سے جان چھڑا لیتا تھا - تو غالباً متذکرہ آر - ایم صاحب کا بھی مقصد یہی ہوگا کہ میرے خلاف ایسی شکائتیں ہوں کہ میرا یہاں سے تبادلہ ہو جائے -

جناب سپیکر - لا منسٹر صاحب -

وزیر قانون - جناب سپیکر اس تحریک استحقاق کے معرکے سے جو اپنے خیالات اپنی اس تحریک میں پیش کئے ہیں اس سلسلے میں میری یہ گذارش ہے کہ حکومت اور حکومت کے کسی بھی اہلکار کا یہ فرض ہے کہ اس معزز ایوان اور ہمارے ہر منتخب رفیق کا بھرپور احترام کرے - اور انشاء اللہ حکومت کے تمام اہلکار ہمارے ہر معزز رکن اور اس ایوان سے تعلق رکھنے والے ہر منتخب نمائندے کا بھرپور احترام کریں گے - جہاں

تک اس تحریک استحقاق کے متن کا تعلق ہے اور جو رپورٹ ہم نے اس سلسلہ میں حاصل کی ہے - اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ریذیڈنٹ مجسٹریٹ قیمتوں کو اعتدال پر رکھنے کے لئے جو کہ ان کے فرائض میں شامل ہے پرائس ریڈر کی ڈیوٹی پر شہر میں گئے اور جیسا کہ ہم سب احباب اس بات سے آگاہ ہیں کہ خاص طور پر شہروں میں encroachments کا مسئلہ گمبھیر صورت اختیار کر گیا ہے - جس وقت ریذیڈنٹ مجسٹریٹ صاحب ڈیوٹی پر price rate control کے سلسلہ میں قیمتوں کو اعتدال پر رکھنے کے لئے خدمات سر انجام دے رہے تھے یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ وہاں پر انہوں نے اس شکایت کے ازالے کے لئے دوکانداروں سے رجوع کیا ہو اور ان کا چالان کیا ہو - جب کوئی ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کسی شہر میں جاتا ہے تو encroachments کی بھر مار کو دیکھ کر بجائے اس کے کہ اس غریب آدمی کا چالان ہو وہ اسی وقت ان کو یہ بات کہتے ہیں کہ وہ اپنا سامان پیچھے کر لیں - اس کے لئے بھی وہ اپنی ذمہ داریاں بے شک ناخوشگوار سہی ، ان کو سرانجام دیتے ہیں - میرے فاضل بھائی نے اپنی تحریک استحقاق میں ارشاد فرمایا کہ جس وقت ریذیڈنٹ مجسٹریٹ اپنی یہ ڈیوٹی سر انجام دے رہے تھے اس ڈیوٹی کو سر انجام دینے کے دوران میرے فاضل بھائی نے ان کو جا کر اس بات سے منع کرنے کے لئے ارشاد فرمایا اور اس متن کے مطابق ریذیڈنٹ مجسٹریٹ اس کام کو چھوڑ کر واپس اپنی عدالت میں آ گئے - اور اس متن میں یہ بھی ارشاد فرمایا گیا ہے کہ میرے بھائی نے ، میرے فاضل رکن نے ان کو حکم بھی یہی دیا تھا کہ آج کے دن آپ یہ کام نہ کریں اور اس تحریک میں جو الفاظ ہیں اس میں یہی کہا گیا ہے کہ ,,آج تو آپ درگذر فرمائیں،، اور مزید یہ بھی کہا گیا تھا کہ ,,کم از کم آج یہ کام نہ کریں،، اگر میرے بھائی حکم دے دیتے آپ آئندہ بھی نہ کریں تو شائد بات اس سے بھی آگے نہ بڑھتی - بہر حال آپ کو اس کا یہ پہلو زیر نگاہ رکھنا چاہیئے کہ اگر ایسی خدمات سر انجام دینی ہیں تو بعض اوقات یہ تلخ کام بھی انتظامیہ کو سر انجام دینے پڑتے ہیں - جہاں تک اس بات کا تعلق ہے وہ اطلاع جو میرے بھائی کو ٹیلیفون پر دی گئی ہے اور اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ ,,آپ کے وہ کہاں ہیں ایم - بی - اے اور جسٹس آف پیس،، میرے خیال میں اس میں مبالغہ آرائی معلوم ہوتی ہے اور کوئی بھی common sense کا آدمی بھرے بازار میں اپنے منتخب ارکان کے متعلق اس طرح کی بات نہیں کرتا - خاص طور پر ایسی صورت حال کے پیش نظر جبکہ میرے فاضل بھائی

کے احترام میں ڈیوٹی پر متعین افسر نے ان کے حکم کی تعمیل میں ایک دو روز پیشتر وہ کام بند کو دیا تھا - بہر حال ہم نے اس معاملے کی ڈپٹی کمشنر سے رپورٹ طلب کی ہے اور ہم نے ڈپٹی کمشنر سے یہ کہا ہے کہ جس وقت ہمارے فاضل بھائی یہاں سے فارغ ہو خود جا کر ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کی اور ان کی میٹنگ کر کے غلط فہمی کا ازالہ کریں - مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ اس صورت حال سے ایک احسن صورت پیدا ہوگی - اور انتظامیہ اور میرے فاضل بھائی کے درمیان اور شہریوں کے درمیان جو ہم نے ایک اچھا ماحول پیدا کرنا ہے اس کو بہتر طور پر آگے بڑھایا جا سکے گا اور ایک بہتر اور پر امن ماحول ہمیں میسر آئے گا -

جناب سپیکر - مولانا صاحب فرمائیے - منسٹر صاحب کی اس یقین دہانی کے بعد آپ کا کیا ارشاد ہے -

مولانا محمد غیاث الدین - میں وزیر موصوف کی اطلاع کے لئے یہ عرض کروں گا جیسا کہ میں نے تحریک استحقاق میں ذکر کیا ہے کہ جس وقت مجھے شہریوں نے بتایا اور میں ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کے پاس پہنچا - وہ ایک سبزی والے کا چالان کر رہے تھے - اور اس وقت تقریباً صبح ساڑھے آٹھ بجے تھے - اصول یہ ہے کہ سبزی کی ریٹ لیسٹ منڈی میں سبزی فروخت ہونے کے بعد لٹکائی جاتی ہے - جس سبزی والے کا چالان کیا جا رہا تھا اس سے ریذیڈنٹ مجسٹریٹ ریٹ لسٹ کا مطالبہ کر رہے تھے - اور وہ یہی عذر پیش کر رہا تھا کہ حضرت ابھی منڈی میں سبزی فروخت ہو رہی ہے جب فروخت ہو جائے گی اس کے بعد ہم سامان لگا لیں گے پھر ریٹ لسٹ ہم لٹکا دیں گے - لیکن ریذیڈنٹ مجسٹریٹ صاحب اپنی ہٹ دھرمی پر ڈٹے رہے اور اس بات پر مصر رہے کہ میں چالان کر کے چھوڑوں گا کہ ابھی آپ نے ریٹ لسٹ نہیں لٹکائی نمبر 2 یہ جو وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ اس دن چالان نہیں کئے گئے میں یہ عرض کروں گا کہ میرے آ جانے کے بعد اسی دن اگر دوکانداروں کا سامان نہ اٹھایا گیا ہو ان کے بھٹے ان کی ریڑھیاں اٹھا کر ساتھ نہ لے گئے ہوں اور یہ چیز ثابت نہ ہو تو میں مجرم ہوں -

چوہدری غلام رسول - جناب سپیکر میری گذارش یہ ہے کہ اس طرح کی کوئی ممبر بھی شکایت کرے تو اس پر فوری ایکشن لیا جائے - میری گذارش یہ ہے کہ اس معزز ایوان کا کوئی رکن ایسا غیر ذمہ دار نہیں ہے جو بلاوجہ ایسا الزام لگائے پچھلے دنوں جب

میرے بھائی نے پولیس ہیڈ کانسٹیبل کے متعلق یہ بتایا تھا اور وزیر اعلیٰ صاحب نے اس پر فوری ایکشن لیا تھا۔ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ جب کوئی ایسی بات کرتا ہے تو بلا وجہ نہیں کرتا ۔ prima facie ان کے خلاف بات بنتی ہے انہوں نے چیلنج کیا ہے ۔ ہم جو so called justice of peace بھی بنے ہوئے ہیں اور ان کا اسی طرح مذاق اڑایا جائے کہ تھانے میں جائیں تو ان کے خلاف رپٹ درج ہو جائے ۔ مجسٹریٹ صاحب کو کوئی اچھی بات کہیں تو وہ چیلنج کرنا شروع کر دے ۔ در اصل ہوتا یہ ہے کہ مجسٹریٹ صاحبان قیمتوں کنٹرول کرنے یا encroachment ہٹانے کے لئے تو نہیں کرتے ۔ کبھی اپنے نوکر کو سودا مہنگا ملا تو وہ Offend ہو گئے اور پولیس والوں کو ساتھ لے کر چل دیئے ۔ کبھی ان کا کوئی کام بازار سے ٹھیک نہ ہوا تو وہ غصے ہو گئے ۔ جب کسی ممبر کی ایسی شکایت ہو تو میری یہ گذارش ہے کہ اس کا فوری نوٹس لیا جائے ۔ اگر ان کی respect نہیں کی جائے گی honour نہیں کیا جائے گا تو اس طرح ہاؤس کا بھرم بالکل نہیں بنے گا ۔

جناب سپیکر ۔ شکریہ چودھری صاحب ۔

سردار اللہ یار ہراج ۔ جناب سپیکر جب ہم افسران کو کہتے ہیں کہ وہ تجاوزات اور مہنگائی ختم کریں تو انہیں سختی کرنی پڑے گی اگر انہوں نے بدتمیزی کی ہے اس کا ایکشن ضرور لیا جائے لیکن اگر ایک ایڈیشنل مجسٹریٹ ایکشن لے رہا ہے اور ہم الٹا مداخلت کر رہے ہیں تو کس طرح کنٹرول ہوگا ۔

جناب سپیکر ۔ شکریہ

جناب سپیکر ۔ چوہدری ارشاد علی پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتے ہیں ۔

چوہدری ارشاد علی ۔ جناب والا ایک تو کافی دیر سے آر ۔ ایم ۔ آر ۔ ایم صاحب کی رٹ چل رہی ہے ۔ ان کے نام کو اتنا مخفی کیوں رکھا جا رہا ہے ۔ یہ بات ہمیں سمجھ نہیں آ رہی ہے ۔ دوسری بات یہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جناب سپیکر ۔ کیا آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہے ہیں ؟

جناب سپیکر ۔ جی متیانہ صاحب ۔

میاں ممتاز احمد وٹو ۔ میں اس تحریک استحقاق کے حق میں بولنا چاہتا ہوں ۔ جہاں تک مولانا محمد غیاث الدین کی تحریک استحقاق کا تعلق ہے انہوں نے اپنا تمام احوال اس معزز ایوان کے سامنے بیان کیا ہے۔ جناب وزیر قانون صاحب نے جس طریقہ سے اس ہاؤس کی تسلی کے لئے واقعات کو دوبارہ پیش کیا اس سے یہ محسوس ہوتا تھا جیسے وہ ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کے دل کی باتیں کہہ رہے ہیں ۔ حقیقتاً جب تک کوئی رپورٹ نہ آجائے اس واقع کو وزیر صاحب کو اس طرح سے پیش نہیں کرنا چاہیئے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک استحقاق کا معاملہ ہے ۔ معاملہ یہ نہیں ہے کہ ریذیڈنٹ مجسٹریٹ نے کس طرح سے ایکشن شروع کیا ۔ وہ جائز تھا یا ناجائز بات یہ ہے کہ ایک ممبر کے ساتھ انہوں نے کیا رویہ اختیار کیا اور ممبر کے متعلق انہوں نے کیا ریمارکس پاس کئے ۔ اور اس بات کی صداقت میں نے جس طرح سے محسوس کی ہے ۔ میرے فاضل رکن جس وقت تحریک استحقاق پیش کر رہے تھے تو ان کے ہاتھ اس وقت بھی ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کے ڈر سے کانپ رہے تھے ۔ جس طرح سے بات ان کے دل سے نکلی اور جس طرح انہوں نے بتایا ۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ریذیڈنٹ مجسٹریٹ نے ان کا استحقاق مجروح کیا ۔ اور وزیر موصوف نے اس پر جو طریقہ اختیار کیا اور کہا ہے کہ ہم ان کو ڈپٹی کمشنر کے پاس بھیجیں گے اور ریذیڈنٹ مجسٹریٹ ان کے ساتھ بیٹھ کر تصفیہ کرے گا تو اس سلسلہ میں یہ عرض کروں گا کہ ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے یا نہیں اس طریقہ سے ضرور ہوگا لہذا انہوں نے یہ بھی ایک دلیل دی کہ common sense کا آدمی کسی ممبر کے ساتھ یہ رویہ اختیار نہیں کر سکتا ۔ تو یہ میں عرض کروں گا کہ ان کو کیسے پتہ چلا کہ وہ common sense رکھتے بھی ہیں یا نہیں ۔ وہ ریذیڈنٹ مجسٹریٹ جن کے متعلق ہم اس ہاؤس میں باتیں کر رہے ہیں ان کے متعلق یہ کیسے اخذ کر لیا گیا ہے کہ وہ common sense کے وہ آدمی ہیں ۔ یہ میں مانتا ہوں کہ common sense کا آدمی اس معاملہ کو اس طرح نہ نبھاتا ۔ وہ کس اچھے طریقے سے بھی اس کو حل کر سکتا تھا ۔ لہذا میری گزارش یہ ہے کہ ہمارے معزز ممبر کی تحریک استحقاق پر اس وقت تک کارروائی pending کر لی جائے جب تک کوئی مفصل رپورٹ نہیں آ جاتی یا کوئی تحقیقاتی کمیٹی مقرر کر لی جائے جو اس تمام واقع کو دیکھ کر فیصلہ کرے ۔ اس کے لئے یہ طریق کار قطعاً موزوں نہیں ہو گا کہ

ہم اس اجلاس میں اور اس ایوان میں بیٹھ کر ممبر سے کہیں کہ جائیں اپنی انتظامیہ کے ساتھ صلح کر لیں یا وہاں بیٹھ کر اپنے معاملے کو حل کریں لہذا میری یہ گذارش ہے کہ اس معاملے کو نمٹانے کے لئے کوئی نہ کوئی حل تلاش کیا جائے - اگر اس معاملہ کو Privilege Committee کے سپرد کر دیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا -

جناب سپیکر—چوہدری محمد رفیق صاحب -

چوہدری محمد رفیق - مولانا محمد غیاث الدین صاحب کی جو تحریک استحقاق اس معزز ایوان کے سامنے پیش ہوئی ہے میں اس کے حق میں عرض کرنا چاہوں گا - میرے سب معزز بھائی اور Government functionaries بھی یہاں تشریف رکھتے ہیں سب جانتے ہیں کہ پچھلے سال کتنی نا انصافیاں ہوئیں ناانصافیوں کا یہ روز مرہ کا معمول ہے اور مولانا صاحب کے ساتھ جو واقعہ ہوا ہے یہ کوئی اتنا انوکھا واقعہ نہیں ہے جس پر اعتماد نہ کیا جا سکے یا اس میں کوئی شک کی گنجائش سمجھی جائے - اور وزیر موصوف نے جو فرمایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وزیر بننے کے بعد وہ عوام سے اگر اپنے آپ کو کٹے ہوئے سمجھتے ہوں تو شائد یہ ان کا موقف درست مانا جائے - بنیادی طور پر وزیر صاحب عوام میں سے ہیں اور میں انہیں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ عوامی نمائندگی میں عوامی جدوجہد میں ان کا خاصا نمایاں حصہ ہے - ایم ای اے کی حیثیت سے بھی بعد ازاں وزیر بننے کے بعد بھی ہمارے معاشرے میں عام آدمی کا جو استحصال روزمرہ ہوتا ہے ان کی نظر سے اوجھل نہیں ہوگا - اس کے ساتھ ہی میں مولانا صاحب کی حمایت میں معزز ایوان کے سامنے پر زور اپیل کروں گا کہ یہ کوئی انوکھا واقعہ نہیں ہے یہ تو روزمرہ کا معمول ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ایسا ہوا ہوگا - انہوں نے جو بنفس نفیس معزز ایوان کے سامنے تحریک پیش کی ہے یہ بالکل درست اور صحیح ہے - اس کا ازالہ اس ایوان کے سامنے ہونا چاہیئے -

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر—جی شکریہ تشریف رکھیئے -

دیوان عاشق حسین بخاری - وزیر قانون اکثر ایسے واقعات میں محاذ آرائی کرنے کی کوشش کرتے ہیں - استحقاق کمیٹی کا کیا مقصد ہے اگر یہ معاملہ منظور کرکے استحقاق

کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے تو میرا خیال ہے معزز ممبران اس کمیٹی کے ممبر ہیں انشاءاللہ انصاف کریں گے - پوری تحقیق کرنے کے بعد اگر اس مجسٹریٹ کا قصور نکلا تو پھر ہم سب کو اور افسران اعلیٰ کو اس کمیٹی پر اعتماد کرنا چاہیئے - کمیٹیاں اس لئے بنائی گئی ہیں کہ پوری چھان بین کرنے کے بعد حق اور سچ کی بات کی جائے - ہمیں ان افسران سے خدا نخواستہ کوئی دشمنی نہیں ہے کوئی ناراضگی نہیں ہے بلکہ معاملہ کو صحیح کرنا ہے اور اس انتظامیہ کو درست کرنا ہے - غلط سلط طریقوں سے ہونے والے کاموں کی درستگی کرنا ہمارا فرض ہے تاکہ رفاہ عامہ کے کام صحیح انجام پا سکیں- یہاں یہ عرض کرنا مناسب ہوگا کہ حکومت کو چاہیئے کہ وہ اچھی باتوں کو مان لے اور ان M.P. As کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیئے کیونکہ یہ حضرات بھی پہلے ایم پی اے تھے اس کے بعد وزیر بنے ہیں اب اگر یہ ہمارے تحفظ کو اپنا تحفظ نہیں سمجھتے تو پھر ہم ان سے انصاف کی توقع نہیں رکھ سکتے - ہم ہر اچھے کام کے لئے ان کے ساتھ ہیں انشاءاللہ ان کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اچھے کاموں میں ان سے تعاون کریں گے اور غلط کاموں میں ہم ان کے ساتھ قطعاً تعاون نہیں کریں گے - ہم عوام کے نمائندے ہیں ہم نے عوام کی نمائندگی کرنی ہے اگر عوام کا تحفظ کس وقت بھی مجروح ہوا تو ہم انشاءاللہ تعالیٰ عوام کے ساتھ ہوں گے نہ کہ افسران اور وزراء کے ساتھ -

جناب ڈپٹی سپیکر—تشریف رکھیئے - بیگم صاحبہ پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتی ہیں —

وزیر پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ—جناب سپیکر میں اپنے معزز رکن کی بات سے یہاں تک تو اتفاق کرتی ہوں کہ ان کا تعاون ہمارے ساتھ یعنی وزراء کے ساتھ ہوگا اور وزراء کا تعاون عوامی نمائندگان کے ساتھ سب سے پہلے فوقیت رکھتا ہے لیکن جناب والا گذارش یہ ہے کہ ہمیشہ کسی معاملے میں بھی آج تک ہر وزیر نے اپنے آپ کو وزیر کم اور عوامی نمائندہ زیادہ سمجھا ہے اور اس بات سے ہم قطعی طور پر منحرف ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ عوامی نمائندگان کی اہمیت نہیں ہے - نہ ہم اس کو بے توجہی کا شکار کرنے کے لئے تیار ہیں - ہم سب سے پہلے M.P.As. کی بات پر توجہ دینا اپنے فرائض میں شامل سمجھتے ہیں لہذا ایسی کوئی غلط فہمی ان کے ذہن میں آئی ہو تو خدارا اسے اپنے ذہن سے نکال دیں -

جناب ڈپٹی سپیکر—تشریف رکھیئے یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا -

چوھدری مظھر علی گل ۔ جناب سپیکر

جناب ڈپٹی سپیکر۔جی فرمائیے آپ مولانا صاحب کی تحریک استحقاق کے حق میں بولنا چاھتے ھیں ۔

چوھدری مظھر علی گل ۔ جی اس کے حق میں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ذرا مختصر فرمائیں ۔

چوھدری مظھر علی گل ۔ ویسے بھی جناب یہ مجسٹریٹ صاحبان عدالتوں میں کام کم کرتے ھیں اور سارا دن اپنے retiring room میں بیٹھے چائے پیتے رھتے ھیں اور جب مہینے کی 29 تاریخ ھوتی ہے تو ان کے یونٹ کم ھو جاتے ھیں جو انھوں نے اپنے افسران کو بھیجنے ھوتے ھیں اور ان یونٹ کو پورا کرنے کے لئے ان کے پاس پھر اور کوئی چارہ کار نہیں ھوتا کہ وہ بازار میں جائیں اور وھاں جاکر Pure food Act کے اور اس قسم کے مختلف چالان کریں اور یہ اپنے یونٹ کو پورا کرکے وھاں بھیجیں ۔

یہاں جو ھمارے معزز ممبر کا استحقاق مجروح ھوا ہے وھاں اس کے ساتھ ساتھ ھمارے غریب عوام کے ساتھ بھی یہ زیادتی کرتے ھیں تو خدارا وزیر موصوف سے میں یہ عرض کرتا ھوں کہ ان کی اتنی support نہ کی جائے بلکہ فوری طور پر ان کے خلاف کوئی ایکشن لیا جائے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔جی آپ بولنا چاھتے ھیں ۔

چوھدری گل نواز خان وڑائچ ۔ میری عرض یہ ہے کہ اس کو اتنا لمبا نہ کریں ۔ یہ واقعہ ایک ممبر جسے آپ ھاوس کا معزز ممبر کہتے ھیں جسے وی آئی پی کہتے ھیں ۔ اس کا فیصلہ ڈپٹی کمشنر کرے یہ جائز نہیں ۔ آپ مہربانی کرکے یہ کیس استحقاق کمیٹی کو دے دیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔آپ تشریف رکھیں ۔ وزیر قانون صاحب کچھ بیان فرمائیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ، میرے بہت سے فاضل بھائیوں نے اس پر اظہار خیال فرمایا اور مقررین میں سے میرے بھائی میاں رفیق صاحب نے بھی اضافہ کیا میں ان کا شکر گذار ھوں کہ انھوں نے اپنی تقریر کے دوران مجھے مخاطب کیا اور میرے متعلق الفاظ بھی بیان فرمائے ۔

جس وقت وہ ارشاد فرما رہے تھے تو مجھے ایسے محسوس ھو رھا تھا جیسے کہ میاں رفیق جیسے میرے کرم فرما ۔

وہی تو سب سے زیادہ ہے نکتہ چیں میرا
جو مسکرا کے ہمیشہ گلے لگائے مجھے

اس کے بعد جناب سپیکر میرے بھائی - - - -

رانا پھول محمد خان - جناب والا زندگی تو وائیں صاحب پیدا کرتے ہیں - لیکن یہ تحریک استحقاق ہے اس کو دل لگی میں نہیں لگانا چاہیئے -

وزیر قانون - اس کے بعد جناب سپیکر میرے محترم میاں اسحاق صاحب نے بھی ارشاد فرمایا اور میں نے ان کے بھی ارشادات اور خوبصورت الفاظ سنے - جس وقت میاں اسحاق صاحب ارشاد فرما رہے تھے اور وہ تنقید فرما رہے تھے ایک بحیثیت ایم - پی - اے اور بحیثیت وزیر کے مجھے ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ میں ان کی خدمت میں عرض کروں -

خود تمہیں چاک گریباں کا شعور آ جائیگا
تم وہاں تک آ تو جاؤ ہم جہاں تک آ گئے

جناب سپیکر زیر بحث تحریک استحقاق کے سلسلے میں میں پھر گزارش کروں گا میرے فاضل بھائی دیوان صاحب نے بجا ارشاد فرمایا کہ اگر اس معزز ایوان میں ان امور کو جو یہاں پر زیر بحث آتے ہیں ان پر سنجیدگی کے ساتھ غور نہ کیا گیا تو اس کا ایک پہلو وہ نکلے گا جس کی نشاندھی میرے بھائی دیوان صاحب نے کی ہے - گزارش یہ ہے کہ اگر ہم سنجیدگی کے ساتھ معاملات کو نپٹانے کی طرف پیش رفت کریں گے تو مسائل انشا اللہ حل ہوتے جائیں گے اور ایسے مواقع خدا نخواستہ نہیں آئیں گے جن کے متعلق ہم یہاں اظہار کر رہے ہیں - ورنہ اگر کوئی مجسٹریٹ شہر میں قیمتوں کو اعتدال پر لانے کے لیے اپنی ڈیوٹی سر انجام دینے کے لیے جاتا ہے اگر تجاوزات کو ختم کرنے کے لیے شہر کا دورہ کرتا ہے اس کے ساتھ ہم کو مناسب حد تک تعاون کرنا چاہیے ورنہ کیا تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا وہ یہ خدمات سرانجام دینا بند کر دیں گے - اس سے بھی ہمارے مسائل سلجھنے کی بجائے الجھیں گے

جناب والا میرے بھائی نے ارشاد فرمایا کہ ہم اس کی رپورٹ منگوا لیں - - - - - -

ایک معزز ممبر - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا میں ایک بات پوچھنا چاہوں گا کہ 8 سال تک عوامی نمائندہ کوئی بھی روکنے والا نہیں تھا اس وقت کتنی مہنگائی کم ہوئی -

جناب ڈپٹی سپیکر۔ پوائنٹ آف آرڈر پر آپ پوچھ تو نہیں سکتے۔

جناب مہدی خاں۔ ایک معزز رکن جناب سپیکر استحقاق کی بات ہو رہی ہے۔ ہمارا جو استحقاق ہے یہ عوام سے لوگوں سے متعلقہ ہے۔ یہ تو معمولی ایک استحقاق کی بات ہوئی ہے لیکن ہم روز دیکھتے ہیں ایک نہیں سینکڑوں استحقاق ہوتے ہیں۔ ہمارے سامنے عوام کی بے عزتی ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر—آپ تقریر نہ فرمائیں۔

جناب مہدی خاں—جناب والا میرا اس میں مقصد یہ ہے کہ جب بھی کوئی استحقاق کا مسئلہ آئے تو اس پر سختی سے نوٹس لیا جائے۔ اگر یہاں ایکشن لیا جائے گا تو دوسروں کو عبرت ہوگی۔ اگر ایسی باتیں کر دی پھر تو ان کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ یہ میری گذارش ہے کہ ان کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر— آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر شیلا بی چارلیس—جناب سپیکر یہ سبزی کی قیمت کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ اگر ہمارے بھائی کے پاس ایک شکایت آئی ہے تو اگر یہ ڈپٹی کمشنر کو دی جاتی ہے۔

I do not think he is of that capability that he should ask the Deputy Com issioner for report.

جب ہاؤس کی ایک پرولیج کمیٹی بنی ہے اور وہ ہمارے لئے بنی ہے تو اس میں یہ کیوں نہیں پیش کی جاتی۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر۔ بیگم صاحبہ ابھی منسٹر صاحب اسکے جواب میں فرما رہے ہیں۔

ڈاکٹر شیلا بی چارلس۔ ان کا جواب صحیح نہیں بنتا ہے۔ جواب تو کمیٹی نے دینا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آپ تشریف رکھیں۔ یہ تو محرک کی مرضی بات ہے۔

وزیر قانون۔ جناب سپیکر اس وقت زیر بحث بات یہ ہوئی جہاں تک اس تحریک استحقاق کے واقع کے بارے میں رپورٹ کا تعلق ہے فی الحقیقت وہ رپورٹ ہم کو پہنچ چکی ہے اور میں نے جان بوجھ کر اس

مسئلہ کو کسی حل کی طرف لے جانے کیلئے نہیں پڑھی تھی - چونکہ اسکا تذکرہ آگیا ہے - آپ مجھے اجازت دیں کہ میں وہ رپورٹ پڑھوں جو اس سلسلے میں ہمیں پہنچ چکی ہے -

جناب مہدی خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا ایک معزز رکن اسمبلی ہے وہ جھوٹ نہیں بول سکتا - رپورٹ منگوانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے - رپورٹ غلط ہو سکتی ہے - وہ رپورٹ ہمارے خلاف بھیجیں گے - اسمبلی کے استحقاق کو مدنظر رکھتے ہوئے اسکے خلاف فوری فیصلہ دیا جائے -

جناب ڈپٹی سپیکر - یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا آپ تشریف رکھیں -

وزیر قانون - جناب سپیکر ہمارے احساسات کا حال یہ ہے ہم اب کسی مسئلے پر دوسرے پہلو کی بات سننے سے پیشتر ہی اس کیلئے کچھ کرنا چاہتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں اور مجھے ڈر ہے شاید ہم مسائل کو احسن طور پر حل نہیں کر سکیں گے - انصاف کا تقاضا تو یہی ہے - یہ ایوان بہت باوقار ہے - یہاں پر جو مسئلہ آئے ہم نہایت سنجیدگی کے ساتھ اس پر توجہ دیں پھر دیکھیں کہ اسکا مثبت حل نکلنے کے کیا امکانات ہیں - اگر یہ ایوان سمجھتا ہے کہ اس مسئلہ کو پرولیج موشن کو پرولیج کمیٹی کے پاس جانا چاہئے مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا لیکن میں یہ خیال کرتا ہوں جو میں عرض کر رہا ہوں وہ اس سے زیادہ مناسب اور بہتر ہوگا - اس لئے اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں وہ رپورٹ پڑھوں اور اگر یہ نہیں تو میں نے پہلے بھی عرض کر دیا تھا کہ اس مسئلہ پر میں فاضل رکن وہاں پر بیٹھ کر افہام و تفہیم سے حل کریں - ہم نے ان شہریوں کو تحفظ دینا ہے تا کہ آئندہ اگر ان کو کوئی پریشانی ہوئی یا کوئی غلط فہمی ہو تو ان شہریوں کا یہ مسئلہ آپس میں احسن طور پر چلے - اگر آپ چاہتے ہیں اسے بغیر کوئی سنے ہوئے اسے پرولیج کمیٹی میں بھیجنا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے - کیا یہ اس مسئلہ کا حل ہوگا ؟

جناب ڈپٹی سپیکر - اگر آپ اتفاق فرمائیں مولانا صاحب آپ اس سلسلے میں کیا پسند فرمائیں گے ؟

چوہدری محمد اعظم چیمہ - مولانا صاحب کو بھی وضاحت کیلئے وقت دیا جائے -

جناب ڈپٹی سپیکر - چوہدری صاحب آپ تشریف رکھیں -

راجہ خلیق اللہ خان - جناب والا میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ کیا آپ hold کریں گے کہ یہ موشن in order ہے - پھر آپ ممبر

کو کہیں کہ وہ تقریر کرے۔ پہلے آپ یہ فیصلہ کرلیں ۔ اس میں پوزیشن یہ ہے میں جذبات کی بات نہیں کر رہا ہوں عقل کی بات کر رہا ہوں ۔ میرا خیال ہے ۔ سبھی دوست پڑھے لکھے ہیں ۔ ایک مجسٹریٹ کسی کام کیلئے کہیں جاتا ہے تو یہ رولز میں آئین میں یا کسی اور لا میں یہ حق نہیں بنتا کہ اسکو ٹوکیں یا روکیں یا حکم دیں کہ آپ یہ کام نہیں کر سکتے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ راجہ صاحب آپکی اطلاع کیلئے یہ عرض ہے ابھی تک یہ تحریک استحقاق in order قرار نہیں دی گئی ۔ میں مولانا صاحب سے یہی پوچھ رہا تھا ۔ کہ اگر آپکی تسلی بھی ہو اور وہ اسکو پریس نہ کرنا چاہیں ۔

راجہ خلیق اللہ خان ۔ پہلے اسکا فیصلہ ہو جائے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ اس کا ابھی تک فیصلہ ہونا باقی ہے ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ ۔ میں مولانا صاحب کا پڑوسی ہوں ۔ مجھے کچھ کہنے کی اجازت دیجئے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

ایک معزز رکن ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میرے دوست راجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ جب کوئی مجسٹریٹ یا کوئی تھانے دار اپنی ڈیوٹی پر نکلے ۔

راجہ خلیق اللہ خان ۔ میں نے تھانے دار کا ذکر نہیں کیا ۔

ایک معزز رکن ۔ کسی سبزی فروش پہ ظلم کر رہے ہوں ۔ ہم اسے پوچھ نہیں سکتے ۔ اگر کوئی تھانے دار کسی ریڑھی والے کو چابک مار رہا ہو ہم اسے پوچھ نہیں سکتے کیونکہ وہ ڈیوٹی پر ہوتا ہے ۔ یہ کیسی بات ہے کہ انہوں نے ایک ایسے ظلم کی بات کی ہے جو سر بازار ہو رہا تھا ۔ آپ کبھی اسکی ڈیفنس کرتے ہیں کبھی وزیر موصوف اسکا جواز پیش کرتے ہیں ۔ آپ اسکو کیوں نہیں پرویلیج کمیٹی کے پاس بھیجتے ۔ جو وضاحت ہے وہ بھی پرویلیج کمیٹی کو بھیجی جائے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ یہ آپ تقریر کر رہے ہیں پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر میں آپکی اجازت سے یہ گزارش کروں گا یہ معاملہ بہت طول پکڑ گیا ہے اور ابھی تک وائس صاحب کو بھی صحیح رپورٹ موصول نہیں ہوئی ۔ اگر اسکے محرک میری اس بات پر غور فرمالیں اور وائس صاحب یہ یقین دلائیں کہ وہ مجسٹریٹ صاحب کو یہاں بلاکر اپنے دفتر میں ورنہ انتظامی امور

اختیارات اس طرح سے ہم پر مسلط ہوں گے تو یہ اسمبلی یا ملک نہیں چل سکے گا - ہمیں اتنا بھی نہیں ہونا چاہئے کہ ہم لا قانونیت کو یہاں تک پہنچا دیں - اگر مولانا صاحب کی تسلی ہو جائے یا وائس صاحب مولانا صاحب کی تسلی کرا سکتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ پروپیاج کمیٹی کے سپرد اسکو کیا جائے

جناب ڈپٹی سپیکر - رانا صاحب تشریف رکھیں - چودھری محمد اعظم چیمہ صاحب -

چودھری محمد اعظم چیمہ - جناب سپیکر ویسے بھی شیڈول کے مطابق آج امن عامہ پر بحث کا دن ہے - ہماری خوش بختی ہے کہ آج جو تحریک استحقاق پیش کی گئی ہے - وہ اسی ضمن سے تعلق رکھتی ہے میں اس بات پر بھی آج خوشی محسوس کرتا ہوں کہ وزیر قانون نے استحقاق کی تحریک کے قانونی پہلوؤں کو تسلیم کرلیا ہے اور انہوں نے یہ بات محسوس کی ہے - حالانکہ ہمیشہ وہ یہی کہتے ہیں کہ یہ نہیں بنتی - آج ایک بار بھی انہوں نے یہ نہیں کہا - میں وزیر قانون کی خدمت میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ ہم اس صوبے کو قبائلی علاقہ نہیں سمجھتے ہم افسران کی عزت کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے - ہم انہیں اپنے آپ میں سے سمجھتے ہیں - لیکن انہیں حد سے تجاوز کرنے کی قطعاً اجازت نہیں دیں گے -

(نعرہ ہائے تحسین)

میں وزیر موصوف صاحب سے یہ بات بھی عرض کردوں کہ اصولی طور پر مولانا صاحب یا کوئی ممبر قطعاً یہ ارادہ نہیں رکھتا کہ کوئی محاذ آرائی ہو یا کسی کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی ہو یا امن عامہ میں خلل ہو یا کسی raid وغیرہ کی ڈیوٹی میں اسے چیک کیا جائے - اس بات کی وہ تسلی اور یقین رکھیں - سوال صرف یہ ہے - ہمیں روئیے پر اعتراض ہے ہمیں ان اصولوں پر اعتراض ہے ہمیں اس قانونی حد کو پھلانگنے پر اعتراض ہے جیسا کہ مولانا کی تحریک میں کہا گیا - جہاں تک انہوں نے compromise کرنے کے بارے میں کہا ہے ہم ان کی قدر کرتے ہیں - لیکن جہاں تک ایوان کی آراء کا تعلق ہے یہ بات بھی قابل غور ہے اور وزیر قانون اور دیگر وزرا کو ہمارے ساتھ اس سلسلے میں یقینی طور پر تعاون کرنا ہوگا - وہ ہم میں سے ہیں ہم ان میں سے ہیں ہم عوام میں سے ہیں ہم عوام کی بہبود چاہتے ہیں - ہم اپنے ساتھیوں سے انصاف چاہتے ہیں - جہاں تک اس معاملے کا تعلق ہے کہ یہ کیسے ہوا - کیسے نہ ہوا سوال یہ ہے کہ ہم نے دنیا

دیکھی - ہم نے افسران کو بھی دیکھا میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں - ہم اس کو دہرانا نہیں چاہتے - سوال صرف یہ ہے کہ استحقاق کمیٹی وجود میں آچکی ہے - وہ بھی محب وطن ہیں - وہ بھی ہم میں سے ہیں - اگر کوئی ایسا معاملہ ہوا ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ اگر اس افسر سے کوئی رعایت مطلوب ہوئی اگر اس کے ساتھ زیادتی ہوئی آپ کی وساطت سے اس نے معذرت کرلی تو ہم پہلے شخص ہوں گے جو مولانا سے کہیں گے کہ مولانا اسے معاف کر دیا جائے (نعرہ ہائے تحسین) جہاں تک اس تحریک کا تعلق ہے اصولی طور پر انہیں اس کو من وعن تسلیم کرلینا چاہیے کہ حد سے تجاوز کرر ہے تھے - اصولی طور پر وہ زیادتی کرر ہے تھے - یہ معاملہ ایوان میں آچکا ہے اسی صورت میں اس کی انکوائری کر لیں - ایوان کے سامنے صحیح رپورٹ پیش کریں - ان معروضات کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں - جہاں تک میرے دوستوں کا تعلق ہے ان کا حق بنتا ہے کہ وہ ایسی باتیں کریں - وہ کسی طرف اپنا ذہن کریں - کسی کی مخالفت کریں - یا کسی کی مدد کریں لیکن جہاں تک یہ معاملہ ہے کہ ان کی ڈیوٹی تھی یا نہ تھی ہم اس کو تسلیم کرتے ہیں - ہم قبائلی علاقہ نہیں سمجھتے ہم ملک کے وفادار ہیں - ہم آئین کا احترام کرتے ہیں -

جناب ڈپٹی سپیکر - مولانا صاحب کیا آپ متعلقہ وزیر صاحب کے جواب سے مطمئن ہیں ؟

مولانا محمد غیاث الدین - میں وزیر قانون صاحب کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں - جہاں تک انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ مذکورہ مجسٹریٹ صاحب تجاوزات یا رکاوٹیں اٹھانے کے سلسلے میں نکلے جیسا کہ انہوں نے لوگوں کا سامان اٹھایا - میں یہ دریافت کروں گا کہ تجاوزات یا رکاوٹیں ہٹانے سے پہلے اصول یہ ہے کہ چیئرمین بلدیہ ڈی سی صاحب کو لکھتا ہے کہ شہر سے تجاوزات ہٹائی جائیں اور پھر اس کے بعد ڈی سی صاحب ڈی ایم ایل اے سے اجازت لیتے ہیں - کیا مجسٹریٹ صاحب نے تجاوزات ہٹانے کی کوئی اجازت حاصل کی ہے - اس لیے میں گزارش کروں گا کہ وزیر موصوف کو مہیا کی گئی اطلاعات سے میں مطمئن نہیں ہوں - میں یہ مطالبہ کروں گا کہ اس معاملے کی تحقیقات کے لیے اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے -

(نعرہ ہائے تحسین)

بیگم شاہین منور احمد - جناب سپیکر میں آپ سے یہ گزارش کروں گی کہ اسمبلی سب ممبران سے ہے - یہ میرے بھائی ہیں - مجھ سے زیادہ پڑھے لکھے ہیں - قانون دان بھی ہیں - جب کوئی پروولیج کی تحریک

ہوتی ہے تو پروولیج کا پس منظر contempt of court سے ہوتا ہے - آپ کو جو تحریک استحقاق ملی ہے اگر آپ اس کی بنیاد میں جائیں تو اس کا مطلب contempt of court ہوتا ہے - contempt of court کب بنتا ہے - یہ نہیں کہ سبزی کی قیمت کیا تھی یا آپ نے ان کو ہٹانا تھا یا آپ کے ایڈمنسٹریٹو کام میں کوئی دخل اندازی کی بات تھی - وہ درست بات ہے - وہ جو ایڈمنسٹریٹو کام کرنا چاہتے ہیں - وہ کریں - لیکن یہاں اس وقت جو مسئلہ درپیش ہے - وہ یہ ہے کہ آیا ایک افسر شاہی کے رکن کو یہ اجازت ہے یا کسی اور کو کہ اس ایوان کے کسی ممبر کے خلاف اس طرح کے الفاظ استعمال کرے - کیونکہ انہوں نے ان کے لیے جو الفاظ استعمال کیے ہیں اس سے پروولیج بنتا ہے - یہ نہیں کہ وہ سبزی کی ریڑی ہٹائیں یا نہ ہٹائیں - وہ ان کا اپنا معاملہ ہے انتظامی کام ہے - لیکن اصل مسئلہ جو یہاں ہے وہ پروولیج کا ہے کہ contempt بنتی ہے - میں سمجھتی ہوں کہ contempt صرف مولانا صاحب کی نہیں بنتی بلکہ تمام ممبران کی پورے ہاوس کی بنتی ہے - (نعرہ ہائے تحسین) اگر افسران یا کوئی شخص ایک ممبر کے لیے یہ بات کرے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس طریقے سے پورے ممبروں کو یا اس ایوان کو سمجھتے ہیں - اس لیے میری گزارش ہے کہ اس مسئلے کی رپورٹ آنے تک یا نہ آنے تک کا معاملہ اور ہے - جب آپ نے اس کو پروولیجز کمیٹی کے سپرد کیا ، ظاہر ہے کہ وہ گواہ منگوائیں گے ، بلائیں گے - وہ ان کا معائنہ کریں گے اس کے بعد جو بھی فیصلہ دیں - لیکن یہ کہنا کہ ایک ڈپٹی کمشنر اس بات کی انکوائری کرے کہ ایک ممبر جو اتنے عوام نے منتخب کر کے بھیجا ہے ، اس کے بارے میں فیصلہ دے میں سمجھتی ہوں کہ اس سے ہمارے تمام ایوان کی توہین ہوتی ہے -

جناب ڈپٹی سپیکر - آپ تشریف رکھیں - میرا خیال ہے کہ اب اس معاملے کو نمٹایا جائے - ہاوس کی کیا رائے ہے ؟ آیا اس کو پروولیجز کمیٹی کے سپرد کیا جائے ؟

آوازیں - پروولیجز کمیٹی کے سپرد کیا جائے -

ملک شاہ محمد خان - جناب والا - میں کچھ کہنا چاہتا ہوں - میرا خیال ہے کہ وہ اس پر اتفاق کر جائیں گے - جیسے وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے کہ سیالکوٹ کا ڈی - سی ہو جائے اور ضلع سیالکوٹ کے دو تین ایم - پی - اے صاحبان شامل ہو جائیں تو یہ انکوائری بھی ہو سکتی ہے -

جناب ڈپٹی سپیکر - نہیں شاہ صاحب ، تشریف رکھیں - مولانا صاحب کی یہ تحریک استحقاق پروولیجز کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے اور پروولیجز کمیٹی تیس دن کے اندر اس کی رپورٹ پیش کرے گی -

سید طاہر احمد شاہ - جناب والا - میں استدعا کرتا ہوں کہ اس کی میعاد بڑھا دی جائے - کیونکہ پہلے سے دو بڑی اہم تحریکیں پروولیجز کمیٹی کے پاس موجود ہیں - اس لئے میں آپ سے یہ کہوں گا کہ آپ 15 دسمبر تک کی مہلت ہمیں عنایت فرما دیں -

جناب ڈپٹی سپیکر - تو ایوان کی رائے کے مطابق اس کی میعاد 31 دسمبر تک بڑھائی جاتی ہے -

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - ہمیں یہ فیصلہ کرنا چاہئے کہ چائے کا وقفہ کتنے بجے ہوتا ہے اور اس کے لئے ایک ٹائم مقرر کرنا چاہئے پہلے یہاں ساڑھے گیارہ بجے یہ کام ہوا کرتا تھا لیکن اب بارہ بجے تک وقفہ سوالات چلتا ہے ایک گھنٹہ سوالات کے لئے ہوتا ہے اور آدھا گھنٹہ تحریک استحقاق کے لئے ہوتا ہے اور آدھا گھنٹہ تحریک التوائے کار کے لئے ہوتا تھا - سارے دن کی ہاؤس کی کارروائی یوں ہوتی رہتی ہے ہمیں ایک ایک چائے کی پیالی بھی نصیب ہونی چاہئے -

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر - رانا صاحب آج امن عامہ کا دن ہے اس پر آپ نے آج تقاریر کرنی ہیں -

رانا پھول محمد خان - بہت بہت - شکریہ -

وزیر قانون - تحریک التوائے کار آدھ گھنٹے کے لئے ڈسکس کرلی جائیں - اس کے بعد چائے کا وقفہ کرلیں -

چوہدری ممتاز حسین - جناب سپیکر میری ایک چھوٹی سی گذارش ہے میں نے 12 تاریخ کو ایک تحریک التوائے کار دی تھی میں جانتا ہوں کہ آپ کی نظر میں وہ اتنی اہم نہیں ہوگی کیونکہ وہ غریب انسانوں اور کچی آبادیوں میں رہنے والوں کے متعلق ہے - جنکا وجود ابھی تک تسلیم نہیں کیا گیا لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرے لئے بھی اور آپ کے لئے بھی یہ بہت اہم کام ہے براہ مہربانی اس پر بحث کی اجازت دی جائے - یہی میری گذارش ہے -

جناب ڈپٹی سپیکر - وہ تحریک التوائے کار ضرور آئے گی - آپ فکر نہ کریں - اب بیگم نجمہ تابش الوری صاحبہ کی تحریک التوائے کار نمبر 10 ہے -

رانا پھول محمد خان - جناب سپیکر جو تحریک التوائے کار زیر بحث ہوں اس کو چھوڑ کے نئی تحریک التوائے کار کو پیش نہیں کیا جا سکتا - چونکہ میری تحریک التوا زیر بحث تھی اس لئے نئی تحریک اس سے پہلے پیش نہیں ہو سکتی - یا مجھ کو جواب دیا جائے کہ اس کو مسترد کر دیا گیا یا وزیر قانون نے پھونک مار دی ہے -

جناب ڈپٹی سپیکر - رانا صاحب آپ تشریف رکھیں آپ کی انشاءاللہ ضرور تسلی ہوگی - آپ فکر نہ کریں -

رانا پھول محمد خان - جناب والا تحریک التوا یا قرارداد یا تحریک استحقاق جب زیر بحث ہوں یا تو اس کے اگلے دن کے لئے ملتوی کیا جائے یا نئی تحریک التوائے کار سے پہلے اس کو آپ زیر بحث لانے کی اجازت فرمائیں گے یہ میرا قانونی حق ہے - اس سے میرا استحقاق بھی مجروح ہوگا تو کیا میں سپیکر کے خلاف استحقاق پیش کروں گا ؟

جناب ڈپٹی سپیکر - رانا صاحب آپ تشریف رکھیں -

بیگم نجمہ تابش الوری - جناب سپیکر صاحب مجھے اجازت ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر - آپ تشریف رکھیں رانا صاحب کی تحریک التوا آپ سے پہلے ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں -

بیگم نجمہ تابش الوری - جناب سپیکر - امن عامہ کے متعلق میری تحریک التوائے کار نمبر 35 ہے جو سیاسی کارکنوں اور سابق وزیر اعلیٰ کے غیر قانونی محاصرے کے متعلق ہے میں چاہتی ہوں کہ امن عامہ کی بحث کا آج کا دن ہے اور آج کے اخبارات میں کافی افسوسناک خبریں بھی آ چکی ہیں ان خبروں کے ساتھ ایک طالب علم کی ہلاکت ہوگئی ہے میں چاہتی ہوں کہ وہ معاملہ بھی ڈسکس کیا جائے -

جناب ڈپٹی سپیکر - اگر ہاؤس اس بات پر رضامند ہو تو چائے کا وقفہ کر لیا جائے اس کے بعد امن عامہ پر بحث شروع کی جائے اور رانا صاحب کی تحریک التوا کل لے لی جائے یہ ٹھیک ہے (آوازیں ٹھیک ہے - اب ہاؤس کی کارروائی 15 منٹ کے لیے چائے کے وقفے کے لئے ملتوی کی جاتی ہے

چائے کے وقفہ کے بعد اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب سپیکر دوبارہ شروع ہوئی

میاں محمد اسحاق ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ سے ایک گزارش کرنا چاہوں گا کہ میں نے ایک تحریک التواء کار 2 تاریخ کو آپ کی خدمت میں پیش کی تھی اور آپ نے اس کو آج کے دن کے لئے ملتوی کرنے کا حکم صادر فرمایا تھا ۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ تحریک ہائے التواء کا جس ترتیب سے آپ کے پاس پہنچی ہیں ۔ متعلقہ حضرات کو اسی ترتیب سے وقت دیا جائے ۔ چاہے یہ امن عامہ سے متعلق ہوں یا کسی اور معاملہ سے مگر اس بات کا خیال رکھا جائے کہ جن حضرات نے تحریک ہائے التواء کار پہلے بھیجی ہیں انہیں پہلے موقع دیا جائے اور انہیں آپ پہلے consider کریں عین نوازش ہوگی ۔

جناب سپیکر ۔ شکریہ میاں صاحب ۔

چوہدری ممتاز حسین ساہیوال ۔ جناب والا، میں کچھ گزارش کرنا چاہتا ہوں میں نے بھی ایک Adjournment Motion آپ کو پیش کی تھی جو کہ کچی آبادیوں کے متعلق تھی میں نے پہلے ڈپٹی سپیکر صاحب سے بھی گزارش کی ہے کہ یہ معاملہ بڑی اہمیت کا حامل ہے ۔ اس میں کافی اصلاح درکار ہے اس پر Discuss کیا جانا بہت ضروری ہے ۔ برائے مہربانی اس کی اجازت دی جائے ۔

جناب سپیکر ۔ چوہدری صاحب آپ نے اس سے پہلے میاں اسحاق صاحب کی بات سنی ہے اور میں ان کی بات سے پہلے شروع سے ہی یہ کوشش کر رہا ہوں کہ Adjournment motion privilege Motion, Question and Resolution.

ہمارے دفتر میں جس ترتیب کے ساتھ آئے ہیں اس ترتیب کے ساتھ ہم ان کو take up کرتے ہیں ۔ یہ Adjournment Motions ہم نے اس ترتیب کے ساتھ رکھی ہیں اس پر نمبر لگائے ہیں اور یہ نمبر جو ہم نے لگائے ہیں اگر کوئی کوشش بھی کرے تو یہ Change نہیں ہو سکتے ۔

محترمہ بشریٰ رحمان ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر ۔

جناب سپیکر ۔ آپ بیگم صاحبہ کچھ کہنا چاہتی ہیں ؟

محترمہ بشریٰ رحمان ۔ جناب والا میں بھی یہی عرض کرنا چاہتی تھی کہ جو میں نے تحاریک پیش کی ہیں اور جن کے بارے میں

آپ نے فرمایا تھا کہ انہیں امن عامہ کے دن کے لئے رکھا جائے گا ان میں سے ایک کا نمبر 2 ہے اور ایک کا نمبر 4 ہے - میں صرف اس کی یاد دہانی کے لئے کھڑی ہوئی تھی -

جناب سپیکر - تو اب میں Adjournment Motions کے مسئلے کے متعلق آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے پاس کچھ Adjournment Motions ایسی ہیں جو law and Order Situation میں آتی ہیں یا گورنمنٹ کے مختلف ڈیپارٹمنٹ جو ہیں ان کے لئے جو ایام مختص کئے گئے ہیں اس سلسلے میں وہ آتی ہیں اور اس کے علاوہ ہمارے پاس کچھ Adjournment Motions ایسی ہیں جن پر General Discussion کے لئے جو ایام مختص کئے گئے ہیں اس میں وہ cover نہیں ہوتیں تو ہم ان Adjournment Motions کو آپ پہلے لیں یا آپ اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ General discussion on law and Order Situation کو شروع کر دیا جائے -

وزیر قانون - جناب سپیکر میری یہ رائے ہو گی کہ جو Adjournment Motions فاضل ممبران نے دی ہوئی ہیں اور وہ امن عامہ کی Discussion میں آتی ہیں ان کو اظہار خیال کی Priority کے مطابق پہلے اجازت دی جائے وہ اپنا اظہار خیال کریں اور وہ اس میں Cover کر لی جائیں کیونکہ امن عامہ کے لئے تین دن مقرر ہیں اور یہ کافی وقت ہے - تحریک التوا کے لئے ابھی تو ہم زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے مانگا کرتے ہیں اگر وہ تحاریک لیٹ بھی ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں اس لئے میری یہ رائے ہو گی کہ جتنی تحریکیں اس سلسلے میں آئی ہوئی ہیں اور وہ امن عامہ کے متعلق ہیں تو امن عامہ کے موضوع پر ان کو پہلے لایا جائے اور ان ارکان کو پہلے اظہار خیال کی اجازت دی جائے -

جناب سپیکر - اس میں تو کوئی Confusion نہیں ہے - بلکہ جن کی Adjournment Motions جو ہیں وہ Law and Order Situation کے متعلق ہیں ان کو پہلے بولنے میں سبقت حاصل ہو گی لیکن میں ان Adjonrnment Motion کی بات کر رہا ہوں جو ان subjects میں نہیں آتی ہیں کہ آیا ان کو آج take up کرنا چاہئیے یا نہیں کرنا چاہئیے ؟

رانا پھول محمد خان - جناب والا سپیکر کی رولنگ دینے کے بعد اس معاملے کو دوبارہ زیر بحث نہیں لایا جا سکتا جناب سے پہلے جناب ڈپٹی سپیکر صاحب نے میری استدعا پر کہ میری تحریک التوا ملتوی ہو گئی تھی اور ملتوی شدہ کو ایسے سمجھا جاتا ہے جیسے اس کا نمبر ہو

کہ جیسے وہ جاری ہے اور نئی تحریک اس سے پہلے زیر بحث نہیں آ سکتی انہوں نے رولنگ دے دی تھی کہ آج چونکہ امن عامہ پر بحث ہو رہی ہے اس لئے تحریک التوائے کار کل پر ملتوی کر دیں تو وہ فیصلہ ہو چکا ہے اب اس کو دوبارہ زیر بحث نہیں لایا جا سکتا۔

جناب سپیکر۔ صرف آپ کی Adjournment Motions کے لئے انہوں نے کہا تھا۔

رانا پھول محمد خان۔ انہوں نے سب کے لئے کہا تھا۔

امن عامہ کی صورت حال پر بحث

جناب سپیکر۔ چلیں پھر معاملہ ختم ہوا۔ تو پھر Law and Order Situation پر General Discussion شروع کرتے ہیں۔

وزیر قانون۔ جناب سپیکر اس پر میں اجازت چاہونگا کہ امن عامہ کا مسئلہ بہت اہم مسئلہ ہے اور اس میں حکومت کا جو Point of View ہے اسے پہلے پیش کرنے کی اجازت دی جانی چاہیئے۔

جناب سپیکر۔ آپ اپنا Point of View پہلے دینا چاہتے ہیں۔

وزیر قانون۔ جی پہلے دینا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر۔ جی آئیے۔ آئیے۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا۔ امن عامہ کے مسئلے پر بحث پہلے اراکین اسمبلی شروع کریں گے اس کے بعد وزراء صاحبان ان تمام کی تقاریر کو سمیٹتے ہوئے ان کا جواب بھی دیں گے اور یقین دہانی بھی کرائیں گے۔ طریقہ کار یہ ہے کہ پہلے اراکین اسمبلی شروع کریں اس کے بعد وزراء صاحبان کو وقت دیا جاتا ہے۔ ہمیشہ یہی طریقہ کار رہا ہے اور اگر اب یہ اصول چلنا ہے کہ اوپر سے ہی ہر چیز نیچے کو آئے تو یہ آپ کی مرضی ہے۔ کیونکہ آپ Custodian ہیں۔

جناب سپیکر۔ General Discussion پر بحث کا آغاز اگر گورنمنٹ چاہے کہ وہ اس کو شروع کرے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کسی قسم کی کوئی قباحت ہے نہ کوئی اس میں traditions ایسی ہیں کہ اس کو گورنمنٹ open نہیں کر سکتی اور یہ طریقہ کار جو رانا پھول محمد خان صاحب نے بتایا ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس کو wind-up concerned منسٹر صاحبان نے ہی کرنا ہے تو اب اگر وائس صاحب بولنا چاہتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ امن عامہ جیسے اہم مسئلے پر جس کا آج تین روزہ بحث کا آغاز ہو رہا ہے اس پر مجھے آپ نے ابتدائی طور پر اظہار خیال کا موقع فراہم کیا اور اس سے مراد یہ ہے کہ ہم اس اہم موضوع پر حکومت کے نکتہ نظر کو مختصراً اس ایوان کے سامنے پیش کریں ۔ امن عامہ کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ بنیادی طور پر حکومت مکمل طور پر اس کی ذمہ دار ہے اور موجودہ حکومت امن و امان کے مسئلے کو انشاء اللہ آپ کی آراء اور آپ کے خیالات کو سامنے رکھتے ہوئے مزید موثر اور فعال بنانے کے لئے اپنی بھرپور صلاحیتوں کا مظاہرہ کرے گی

چوہدری ممتاز حسین ۔ جناب والا یہ تو opening speech ہے نہ کہ یہ winding up speech ہے ۔ یہ تو اس discussion کو wind up کر رہے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ یہ opening speech ہے ۔ تو جناب والا صرف مختصراً گذارش کروں گا جناب والا یہ حکومت کی طرف سے ایک قابل قدر مثال ہے کہ بجائے اس کے کہ ہمارے معزز اراکین تحریک التواء کا حق استعمال کرتے ہوئے امن عامہ سے متعلقہ مسائل کو زیر بحث لائیں حکومت نے از خود فراخدلی کے طور پر اس مسئلے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے اور یہ بات حکومت کی فراخدلی کا ایک بین ثبوت ہے اور حکومت اس اہم مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے یہ چاہتی ہے کہ ہمارے معزز اراکین نہ صرف یہ کہ اپنے اپنے علاقہ میں امن و امان کی صورت حال سے اس ایوان کو اور حکومت کو آگاہ کریں بلکہ ہماری یہ گذارش ہوگی کہ خاص طور پر ایسے مسائل جن کو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ اب ہمارے سماج کا ایک سنگین مسئلہ ہیں اس میں اپنی قابل عمل اور موثر تجاویز سے بھی روشناس کرائیں تا کہ حکومت ان تجاویز کی روشنی میں آئندہ اپنی بہتر حکمت عملی کو اختیار کر سکے ۔ مجھے یقین ہے کہ اس بحث کے دوران حالیہ جو اجتماعی قتل کی وارداتیں ہوئی ہیں جن میں خاص طور پر راولپنڈی اور احمد پور شرقیہ کی مثالیں دی جا سکتی ہیں یہ زیر بحث آئے گی اور دوسرا جو مسئلہ منشیات کے متعلق ہے اس پر بھی ہمارے فاضل اراکین نہ صرف اپنے خیالات کا اظہار کریں گے بلکہ اپنی تجاویز سے بھی ہمیں روشناس کرائیں گے ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ تین روزہ بحث ایک موثر ، فعال اور قابل عمل تجاویز کو سامنے لائے گی ۔ جس کو سامنے رکھتے ہوئے حکومت

آپ کی آرا کو انشاءاللہ قدر کی نگاہ سے دیکھے گی ۔ اور اپنی حکمت عملی اور اپنی پالیسی کو اس طرح سے وضع کرے گی کہ امن و امان کی صورت حال کو بہتر سے بہتر کرے گی اور ایسی وارداتوں کا قلع قمع کرے گی ۔

راجہ خلیق اللہ خان ۔ جیسا کہ وزیر موصوف نے فرمایا کہ ان کی حکومت کچھ اصلاحات اور تدابیر کرنے والی ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کونسی اصلاحات ہیں کہ جن کے ذریعے ہمارے ملک میں امن عامہ کی صورت حال بہتر ہوگی ۔ اگر جناب والا اجازت دیں تو اس کے متعلق میں تھوڑا سا عرض کرتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر relevant نہیں ہے ۔

جناب سپیکر ۔ میاں محمود احمد ۔

(میاں محمود احمد ایوان میں حاضر نہیں تھے)

جناب سپیکر ۔ بیگم بشریٰ رحمان صاحبہ ۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر ۔ جن صاحبان کی تحریک التوائے کار law and order کی صورت حال پر آئی ہیں اور ہم نے adjournment motion کو اس لئے موخر کیا ہے کہ وہ law and order situation پر بحث میں حصہ لے سکیں ۔ ان کو آج general discussion میں اولیت دی جا رہی ہے ۔ اور اسی ترتیب کے ساتھ جس ترتیب کے ساتھ وہ آئی ہیں ۔

بیگم بشریٰ رحمان ۔ جناب سپیکر ۔ امن عامہ پر بات کرتے وقت ہمیں اس بات کو بھی ملحوظ رکھنا پڑے گا کہ عوامتہ الناس میں کون کون لوگ آتے ہیں ۔ جب کسی ملک کے عوامتہ الناس کی بات کی جاتی ہے تو اس میں مرد اور عورتیں برابر کی شریک ہوتی ہیں ۔ اور ایسے ملک میں جہاں عورتوں کی آبادی شائد مردوں کے برابر ہے یا اس سے کچھ زیادہ ہے اس کو عوامتہ الناس سے برابر کا شریک تصور کیا جائے گا ۔ اور امن عامہ میں ان کے حقوق برابر کے مانیں جائیں گے ۔

جناب سپیکر میں ایک روایت بتاتی ہوں ۔ روایت یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ کوئی

بھی عورت سامان اور مال کے ساتھ ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرتی ہوئی جائے گی تو محفوظ و مامون ہوگی اور اس کے بعد لوگوں نے دیکھا کہ پہلے حضرت عمر فاروق رض کے زمانہ میں اور پھر اس کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں ایسا خوشحال دور لوگوں نے دیکھا جناب والا اس سے ایک بات طے ہو جاتی ہے ایک پیمانہ طے ہو جاتا ہے ۔ کہ جب کسی معاشرے کی خوشحالی کا اندازہ لگانا چاہتے ہیں تو یہ دیکھنا چاہئے کہ یہ معاشرہ کس حد تک خوشحال ہے مامون ہے ، اور محفوظ ہے ، مہذب ہے اور مؤدب ہے ۔ اس لئے آپ کو یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ اس معاشرے کی عورت کس حد تک مامون ہے محفوظ ہے ۔ مہذب ہے اور مودب ہے اور سفر کے دوران محفوظ اور اپنے بال بچوں کو مامون تصور کرتی ہے ۔ جناب والا اس ضمن میں ایک اور روایت ہے کہ ایک بار میرے ماں باپ اور میرے اہل و عیال آپ پر قربان ہوں ۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قافلے کے ساتھ تشریف لے جا رہے تھے اور وہ اونٹوں کا قافلہ تھا اور آپ سب لوگ جانتے ہیں کہ رات کو جب اونٹوں کے قافلے سفر کرتے ہیں تو ان کے ساتھ ایک حدی خواں ہوتا ہے جو اونچی آواز میں نغمہ سرائی کرتا ہے جس کی لے پر اونٹوں کے پاؤں تیز تر اٹھنے شروع ہو جاتے ہیں ۔ جب حدی خواں نے حدی شروع کی اور اپنی لے کو ذرا بلند کیا تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس سے کہو کہ اپنی آواز آہستہ کر لے کہ قافلے میں شیشے بھی ہیں ۔ آپ غور فرمائے کہ آپ نے فرمایا قافلے میں خواتین بھی ہیں خواتین جو شیشے کی طرح نازک ہیں جو آبگینوں کی طرح نازک ہیں جو ذرا سی ٹھیس سے دکھ جاتی ہیں ۔ جو اونٹوں کے تیز چلنے سے ٹوٹ جاتی ہیں ، جن کو خراشیں آ جاتی ہیں ۔ چوٹیں لگ جاتی ہیں ۔ جن کو زخم لگ جاتے ہیں ۔ جناب والا ہم ایک اسلامی فلاحی مملکت میں رہتے ہیں اور ہم ہر وقت نفاذ اسلام کا شور سنتے رہتے ہیں ۔ ہمارے ٹیلیویژن ، ہمارے ریڈیو اور ہمارے اخبارات نفاذ اسلام ، نفاذ اسلام کہتے ہوئے نہیں تھکتے ہیں لیکن ہم نے کبھی اس بات پر غور نہیں کیا کہ زندگی کے اس قافلے میں جہاں مرد اور عورت دونوں ساتھ ساتھ چل رہے ہیں ہمارے حدی خواں کون ہیں اور ہم کو اس سفر میں کتنی چوٹیں، کتنی ٹھیسیں، کتنے الم اور کتنے غم نصیب ہوئے ہیں میں اس کے اوپر آپ سے آج ایک سوال اٹھاتی ہوں ۔ جناب والا جو تحریک کچھ دن پہلے میں نے پیش کی تھی ، اس کا مضمون تو پورا پڑھ کر نہیں سناؤں گی میں تھوڑا سا متن آپ کے گوش گزار کروں گی کہ مورخہ 21 ستمبر 1985ء کو یہ خبر چھپی کہ چک نمبر

58 ا جی بی چنبوٹ میں پولیس نے خواتین کے ساتھ نہایت ہی غیر انسانی سلوک کیا اور نہ صرف ان کو ننگا کرکے کوڑے لائے بلکہ برسر عام برہنہ حالت میں ناچنے پر بھی مجبور کر دیا ۔ جناب والا کیا کوئی غیرت مند مرد ، کوئی غیرت مند بھائی کوئی غیرت مند بیٹا یہ خبر سن کر صبر کر سکتا ہے اپنے دل پر جبر کر سکتا ہے ، اپنے گھر میں رات کو سو سکتا ہے ، اپنی بیٹی کو صبح سکول بھیج سکتا ہے ۔ اپنی بیوی پر بھروسہ کر سکتا ہے اپنی بہن کو ننگے سر دیکھ سکتا ہے ۔ کیا یہ وہ معاشرہ ہے جس معاشرہ کی نشاندہی ہمارے ہادی پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی تھی ۔ تو معاشرے کی ان خرابیوں کا ذمہ دار کون ہے ظلم کرنے والا بھی مرد ، ظلم کو سننے والا بھی مرد ، انصاف کرنے والا بھی مرد ، انصاف پر پردہ ڈالنے والا بھی مرد ، فریاد سننے والا بھی مرد ۔ فریاد کس سے کیجیے ۔ دربار آپ کا ۔ جناب والا ۔ اس طرح کی ایک اور خبر ایک دفعہ چھپی کہ ایک مظلوم خاتون نے ایک پولیس کنسٹیبل کو جا کر اپنے دکھ درد کی کہانی سنائی کہ ایک مرد اس کے اوپر جو کہ اس کا شوہر ہے اس پر ظلم ستم کرتا ہے ۔ اس سے اس کو رہائی دلوائی جائے ۔ جناب والا ۔ معاشرے کی یہ معصوم ، نیم خواندہ اور ناخواندہ عورتیں نہیں جانتیں ہیں کہ بعض اوقات راہبر ہی راہزن بن جاتے ہیں اس کنسٹیبل نے پچھلی شب کو شب خون مارا اور شکایت کرنے کی قیمت اس سے وصول کر لی۔

جناب والا وہ تو ایک ظالم کے شکنجے سے نکلنا چاہتی ہے اس کو دوسرے ظالم نے ڈس لیا جناب والا اس طرح کی ایک اور خبر کہ ان قیدی عورتوں کے ساتھ برا سلوک کیا جا رہا ہے جو نادانی کی وجہ سے یا کسی کا آلہ کار بننے کی وجہ سے جیلوں میں چلی جاتی ہیں ۔ جیلوں میں جانے کے بعد ان کو اپنے جرائم کی سزا ملنی ہی ہوتی ہے لیکن ان کو عورت ہونے کی سزا بھی ملتی ہے ۔ اور پھر یہ کہ ان کو تمام ضروریات جو خواتین کے لئے ہیں مہیا نہیں کی جاتی ہیں ۔ ایک جیل کے متعلق یہ خبر ہے کہ وہاں خواتین روٹی کھانے کے لئے بھی باہر نہیں آتی ہیں ۔ اس لئے کہ ان کے تن کے اوپر پورے کپڑے بھی نہیں ہیں ۔ ان کو پورے کپڑے بھی مہیا نہیں کئے جاتے ۔ اب جناب والا اس ضمن میں ابھی تھوڑے دن ہوئے 12 تاریخ کو یہ خبر آئی تھی کہ ایک نوجوان لڑکی کو نشے کی حالت میں پکڑ کر ایک تھانے میں لایا گیا ۔ پہلے اس کو ایک ہسپتال میں لے جایا گیا ۔ جناب والا کہانی تو بہت لمبی ہے اور ہزار بار دہرائی ہوئی ہے کہ اس خاتون نے یہ بتایا کہ وہ کسی اچھے خاندان

کی ہے وہ انگریزی اور اردو بھی بول سکتی ہے وہ سوسائٹی کے آداب بھی جانتی ہے لیکن کچھ لوگوں نے اس کو منشیات کا عادی بنا لیا تھا۔ اس وجہ سے اس کو گھر بار چھوڑنا پڑا۔ بالآخر یہ ہوا کہ اسے اپنی زندگی کے سب سے قیمتی اثاثے سے بھی ہاتھ دھونا پڑا اور پھر وہ کچھ لوگوں کا آلہ کار بن کر ایک ہاتھ سے بکتی ہوئی دوسرے ہاتھ تک پہنچتی ہوئی پولیس اسٹیشن پہنچی وہاں پر اس کا کچھ مداوا کیا جاتا لیکن جناب والا وہاں سے بھی اس کو راتوں رات غائب کر دیا گیا لیکن خبر یہ لگا دی گئی کہ وہ کسی کے ساتھ فرار ہو گئی ہے۔ اگر پولیس اسٹیشن اور جیل خانوں سے بھی لوگ اتنی آسانی سے فرار ہو جاتے ہیں تو پھر ان کے پیچھے پیچھے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس خاتون کو اس لئے روپوش کر دیا گیا کہ اس کو ان حالات تک پہنچانے کیلئے جو لوگ ذمہ دار ہیں ان کا نام پردے میں رکھا جائے کے لئے کہا گیا ہے مگر کچھ پردہ نشینوں کے اس میں نام آتے ہیں اس واسطے اس کو روپوش کر دیا گیا ہے۔ جناب والا اس کے بعد ہمیں سکولوں اور کالجوں سے یہ شکایات موصول ہوئی ہیں ایک زمانہ تھا جب سکولوں اور کالجوں کے باہر سفید وردی میں پولیس متعین کی جاتی تھی جو لڑکیوں کی حفاظت کرتی تھی کہ جس طرح محفوظ و مامون وہ اپنے گھروں سے آتی تھیں اس طرح اپنے گھروں کو چلی جاتی تھیں۔ اب شاید یہ رسم ختم ہو گئی ہے اور والدین بہت زیادہ پریشان ہیں کہ جب ان کی بچیاں سکولوں اور کالجوں سے باہر نکلتی ہیں تو وہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جس سلسلے کو ختم کرنے کے لئے ہم بالسال سے کوشش کر رہے ہیں اور نفاذ اسلام کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب والا بسوں میں پہلے خواتین کیلئے الگ سیٹیں ہوا کرتی تھیں اور وہ اس میں بیٹھا کرتی تھیں۔ میرا خیال ہے کہ اس تفریق کو بھی مٹا دیا گیا ہے اور عورتوں کیلئے الگ سیٹوں کا اہتمام بھی نہیں ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ تخریب پسند عناصر کو اس بات کی بھی پوری اجازت ہے کہ وہ بس میں بیٹھی ہوئی نوجوان اور غریب لڑکی کے ساتھ جو سلوک کر لیں جس طرح کا رویہ اختیار کر لیں اور جو گندہ فقرہ اس کی طرف اچھال دیں اور جس طرح چاہیں وہ ان کے عزت نفس کو مجروح کر دیں اور پھر ان کی فریاد سننے والا کوئی بھی اس ملک میں نہیں رہا ہے۔

جناب مہدی خان۔ یہ بجٹ امن عامہ کے متعلق ہے۔ میں محترمہ

عامہ کے متعلق بحث کریں تاکہ وہ لوگوں کی عورتوں کی دکھ بھری کہانیوں کا یہاں پر ذکر کریں کیونکہ اس سے ہمارا مقصد حل نہیں ہوگا ۔"

جناب سپیکر ۔ کیا اس بات کا تعین بھی آپ نے کرنا ہے کہ محترمہ کی بات امن عامہ میں آتی ہے یا نہیں ۔

جناب مہدی خان ۔ یہ بات امن عامہ میں نہیں آتی اس وقت ایسا ہوا یا فلاں وقت ایسا ہوا تو میرا مطلب کہ ہے اصل پوائنٹ بالکل ہے ۔

میاں ریاض حسین پیرزادہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر ۔

جناب سپیکر ۔ جی پیر زادہ صاحب ۔

میاں ریاض حسین پیرزادہ ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جب وہ تقریر کرتی ہیں تو ہمیشہ مردوں پر تنقید کرتی ہیں یہ جو انہوں نے تقریر کا طریقہ اپنایا ہے اس پر مجھے اعتراض ہے کیونکہ عورتیں بھی اس قسم کے جرم کرتی ہیں اور اس شہر میں خبر ہے کہ عورت نے اپنے خاوند کو قتل کیا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

چوہدری محمد صدیق سالار

جناب والا یہ اسلام اور عورت کی بات کرتی ہیں تو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم یہ تھا کہ کسی عورت کا منہ پردے سے باہر نہیں آ سکتا وہ پردے میں رہے گی اور پردے میں کام کرے گی ۔ کیا سرور کائنات کے ایک حکم کو یہاں چالو کر دیا جائے اور ایک حکم کو روک دیا جائے ؟ اس لئے میں گذارش کروں گا کہ یہ پردے کی بات بھی کی جائے ۔

چوہدری سپیکر ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

وہ اپنا نکتہ نظر بیان کر رہی ہیں جب آپ کی باری آئے گی آپ اپنا نکتہ نظر پیش کیجئے گا ۔

بیگم بشریٰ رحمان ۔ جناب والا ایک فاضل رکن نے یہ فرمایا ہے کہ یہ بات امن عامہ میں نہیں آتی ۔ میں ان سے یہ پوچھتی ہوں کہ اگر ان کی محترم بیٹیاں ، بیویاں اور ان کی بہنیں گھروں میں اور گھروں

سے باہر محفوظ و مامون نہیں ہیں تو کیا وہ اس کو امن عامہ سمجھتے ہیں کیا وہ اپنے دفتروں میں آرام سے بیٹھ سکتے ہیں اگر کوئی شقی القلب انسان باورچی خانے کی کھڑکی کے راستے سے روٹی پکاتی ہوئی کسی عورت کو قتل کر جاتا ہے اور اس کا شوہر دفتر میں فائلوں میں کھویا ہوتا ہے اور اس کا چھوٹا معصوم بچہ سکول میں ہوتا ہے تو کیا وہ اس کو نقائص امن عامہ میں نہیں شامل کرتا ہے۔ اس سے امن عامہ میں کوئی نقص نہیں پڑتا ہے مگر میں نے آپ سے پہلے ہی عرض کیا ہے سوسائٹی محفوظ و مامون ہی اس وقت ہوتی ہے جس وقت کسی سوسائٹی کی خاتون محفوظ و مامون ہوتی ہے اور جناب والا ادھر سے میرے ایک فاضل رکن نے اٹھ کر کہا ہے کہ محترمہ ہمیشہ مردوں کے اوپر تنقید کرتی ہیں میں جناب اس بات کو بھی یہاں پر تسلیم کرتی ہوں کہ یہ سوسائٹی مرد کی سوسائٹی ہے حضور والا ہم نے مرد کو برتری عطا کی ہے ہم نے جب اس کو شوہر بنایا تو سر کا تاج کہا جب اس کو باپ بنایا تو قبلہ و کعبہ کہا جب بیٹا بنایا تو آنکھوں کا نور کہا جب بھائی بنایا تو دل کا سرور کہا۔

جناب فاروق انور عباسی ، پارلیمانی سیکرٹری۔ جناب والا یہ تو خدا کا حکم ہے۔

بیگم بشریٰ رحمان - تو آپ خدا کے کتنے حکم پورے کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مرد ذات کو تھوڑی سی عقل بھی عطا فرمائی ہے اس کو کیوں نہیں استعمال میں لاتا ہے اور جناب والا یہ بھی اس ہاؤس کا دستور ہو چکا ہے کہ جب کبھی کوئی خاتون اپنے استحقاق کیلئے کھڑی ہو کر بات کرے گی تو جناب مرد حضرات یہ ضرور فرما دیں گے کہ یہ ہمیشہ عورتوں کی بات کرتی ہیں۔ جناب والا میں عورت ذات ہوں۔ مجھے اپنے عورت ہونے پر فخر ہے میں عورتوں کی نمائندگی کرنے کے لئے ہی یہاں پر آئی ہوں میں عورت کی بات کیوں نہ کروں اگر میں بھی عورت کی بات نہیں کروں گی تو آپ میں سے کون عورت کی بات کرے گا۔ آپ سب تو بس اپنی اپنی ذات کی بات کرتے ہیں اس لئے میں عورت کی بات ضرور کروں گی۔

چوہدری محمد صدیق سالار۔
جناب والا یہ تو مردوں کے ووٹ لے کر آئی ہیں اور مردوں کے ووٹوں سے منتخب ہوئی ہیں۔

(قطع کلامیاں)

بیگم بشریٰ رحمان - جناب والا میں تو اس وقت عورت ذات کے مسائل آپ کے سامنے پیش کر رہی ہوں - آپ نے عورتوں کو ہر شعبہ زندگی میں نمائندگی دی ہے حتی کہ پولیس میں بھی عورتیں ہیں جب میں پولیس کے بارے میں ذکر کر رہی ہوں جناب والا تو اس میں ان کے فرائض کا بھی دخل ہے جب میں اساتذہ کا ذکر کرتی ہوں تو ان میں بھی عورتیں شامل ہیں جب میں کسی اور شعبہ زندگی کا ذکر کرتی ہوں تو ان میں بھی عورتیں شامل ہیں - جناب والا میں یہ عرض کر رہی ہوں کہ منشیات کی ایک فضول سی شے جو ہمارے معاشرے میں آ گئی ہے اس کے اوپر بہت ہی زیادہ بحث و تمحیص بھی ہوگی - جناب والا لیکن میرا کہنے کا مقصد یہ تھا کہ اس نے بہت سے گھروں کو اجاڑا ہے بہت سے بچوں کو بگاڑا ہے اور بہت ہی بے سکونی معاشرے میں پیدا کی ہے امن عامہ میں نقص ڈالا ہے - اگر ہم سب اذہان جو یہاں پر جمع ہوئے ہیں ہمیں ایک لائحہ عمل بھی بنانا ہوگا کہ اس معاشرے میں عورت کس طرح محفوظ و مامون ہو - اور ہمارے معصوم بچے اور ہماری نوجوان لڑکیاں اس منشیات سے کس طرح چھٹکارا حاصل کر سکتی ہیں - کہنے کو تو حضور والا بہت کچھ کہا جا سکتا ہے اور ابھی کہا جائے گا اور موقع ملا تو بہت کچھ کہیں گے اور اس کے لیے جناب حضرت بلھے شاہ نے کہا ہے کہ :

بلیا وارے وارے جائیے اونہاں بندیاں توں
جیڑے گلی لین ورچا سوئی لبھے تے دے دیون

کے ایون لین چھپا جے کجھ کہئے تے دکھ چپ رہئیے تے دکھ
اساں عورتاں دے نصیباں وچ لکھیائے دکھ

میاں محمود احمد - جناب سپیکر مجھے ٹائم دیا جائے میں دو منٹ میں اپنی بات ختم کرتا ہوں -

جناب سپیکر - آپ موجود نہیں تھے اب آپ تشریف لے آئے ہیں تو فرمائیے - جنرل ڈسکشن اور امن عامہ کی صورت حال پر بحث ہے -

میاں محمود احمد - جی ہاں - جناب سپیکر میری یہ گزارش ہے کہ ہیروئن ایک ایسی لعنت ہے جو ہمارے معاشرے میں وباء کی صورت اختیار کرتی جارہی ہے - جناب والا اسکو اگر اس سٹیج پر کنٹرول نہ کیا گیا تو ہماری قوم پر اسکے اثرات بڑے غلط ثابت ہوں گے -

جناب والا - چائنہ میں یہ عام تھی لیکن اس قوم نے اسکے خلاف جہاد کیا آج وہ بالکل ایک عظیم قوم بن چکی ہے - میری یہ گزارش ہے - کہ ہر تھانے میں خصوصاً لاہور میں یہ ہیروئن شارع عام تک رہی ہے اسکو کنٹرول کرنا ہمارا سب سے پہلا کام ہوگا - اس کیلئے میں سمجھتا ہوں انتظامیہ کا بڑا عمل دخل ہے - اگر انتظامیہ اسکو ڈھیلا چھوڑے گی تو یقینا ہیروئن کا کنٹرول نہیں ہوسکے گا - میں اپنی بات کرتا ہوں کہ میں نے اپنے علاقے میں چھوٹی چھوٹی کمیٹیاں بھی بنائی ہیں جو لوگوں کو اس بات کی ترغیب دیں یہ اچھی چیز نہیں ہے لیکن اسکے ساتھ میں سمجھتا ہوں کہ پولیس اور باقی انتظامیہ خود اسے ہینڈل کرے تا کہ اسکا قلع قمع ہو سکے -

جناب والا - اسی طرح میں یہ کہنے کی جسارت کروں گا میری تحریک استحقاق کے مسئلہ پر جناب ایس ایس پی نے ایک آرڈر جاری کیا اس میں ایس - ایچ - او صاحب کو معطل کردیا گیا لیکن اسکے دو گھنٹے بعد پھر وہ بحال ہو کر اسی تھانے میں موجود تھا - اس نے مجھے ایک آدمی کے ذریعے پیغام یہ بھیجوایا کہ جناب میں نے اپنا تبادلہ رکوالیا ہے اور کیا چاہتے ہیں

(Shame Shame)
(شیم شیم)

کل کے اخبار میں پھر یہ بات لکھی ہوئی تھی - کہ ایس ایچ او شاہدرہ اور محرر کا وزیراعلیٰ صاحب کے حکم سے تبادلہ کر دیا گیا لیکن وہ اب تک ڈیوٹی پر موجود ہیں - اس کا کون ذمہ دار ہے جناب والا اگر ان احکامات کی تکمیل اب بھی نہ ہو سکے گی تو میرا خیال ہے کہ اس اسمبلی کا وقار کس طرح مجروح ہوگا - میری یہ گزارش ہے علاقے میں جن برائیوں کی ہم نشاندھی کرتے ہیں انہ کو فوری طور پر اکھاڑ کر آپ باہر پھینکیں ورنہ یہ علاقہ کبھی ہی نہیں سدھر سکے گا - شکریہ

وزیراعلیٰ - (میاں نواز شریف) جناب سپیکر میں اس سلسلے میں ایک عرض کر دوں انہوں نے ایک خبر کا حوالہ دیا ہے - ابھی تک اس محرر یا انسپکٹر کے تبادلے کے احکام میری طرف سے صادر نہیں ہوئے - کیونکہ معاملہ استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا گیا تھا اس لئے اسکی رپورٹ کا مجھے ابھی تک انتظار ہے جو بھی سفارشات اس سلسلے میں کمیٹی مرتب کرے گی میں اس پر پوری طرح سے ایکیشن لوں گا - یہ خبر جو نقل کر رہے ہیں یہ خبر میری نظر سے نہیں گذری - اگر یہ احکامات میں نے

صادر کئے ہوتے تو پھر میں دیکھتا کہ کون ایسا آدمی ہے جو اسکی خلاف ورزی کرتا ہے -

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر - محترمہ نجمہ تابش الوری صاحبہ - جنرل ڈسکشن اور امن و عامہ کی صورت حال پر بحث ہے -

رانا پھول محمد خان - نکتہ استحقاق - جناب والا چونکہ اب معاملہ مردوں اور عورتوں کا شروع ہوگیا ہے - آپ سے میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ انصاف کریں - آپ جج ہیں - مردوں کی تعداد اور عورتوں کی تعداد کے متعلق آپ ڈسکشن میں حصہ لینے کی اجازت دیں - ایک مرد ایک عورت - ایک مرد ایک عورت اس طرح ہماری باری تو نہیں آئے گی - جناب ایک مرد کے بعد ایک عورت کو بلانا یعنی آپ ان کی تعداد دیکھیں کہ کتنی ہے اور مردوں کی تعداد کتنی ہے - ہمارے ساتھ بے انصافی ہو رہی ہے اور مجھے پورا پورا یقین ہے کہ جناب محترمہ بشریٰ رحمٰن صاحبہ ہمارے حقوق کیلئے بھی آپ سے درخواست کریں گی کہ ان کا حق زیادہ ہے تو ہمیں اپنا حق دیا جائے -

جناب سپیکر - محترمہ نجمہ تابش الوری صاحبہ -

محترمہ نجمہ تابش الوری - عزیز بھائیو - مجھے احساس ہے کہ اس ایوان میں آپکو بھی بولنے کا وقت ملنا چاہئے - میں کسی لمبی تقریر اور کسی لمبے حوالے میں نہیں پڑنا چاہتی عمومی طور پر تحریک التوائے کار کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کا واضح نکتہ نگاہ اس ضمن میں آجائے - میری اس سلسلہ میں تھوڑی سی گزارش ہے ایک تو ہم پہلے ہی دنیا میں گداگر مشہور ہیں اور اسکے باوجود ہمیں جو اشیا ملتی ہیں وہ بڑے بڑے گوداموں میں سڑ جاتی ہیں - لوگوں میں تقسیم نہیں ہوتیں - میں اس چھوٹے سے واقعہ پر آپکی اور اس معزز ایوان کی توجہ دلانا چاہتی ہوں -

جناب سپیکر واقعہ یہ ہے کہ 5 لاکھ روپے کی امدادی اشیائے خوردنی کے ضیاع سے پیدا شدہ صورت حال کے متعلق ہے کہ روز نامہ نوائے وقت 5 اکتوبر کے مطابق 9 سال قبل علی پور ضلع مظفر گڑھ کے سیلاب زدگان کیلئے عالمی ادارہ خوراک سے پانچ لاکھ روپے کی اشیائے خوردنی آئی تھیں -

(قطع کلامیاں)

جناب والا یہ مسئلہ امن عامہ سے تعلق رکھتا ہے - اگر ہم کوئی چیز باہر سے امداد کے طور پر مانگتے ہیں وہ صحیح تقسیم نہ ہو پھر یہ معاملہ امن عامہ کے ضمن میں آتا ہے -

وزیر مال (چوہدری محمد اقبال) - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر یہ مسئلہ امن عامہ میں بالکل نہیں آتا - یہ ان کی علیحدہ تحریک ہے جو ریلیف کے متعلق ہے - اگر اس تحریک پر بات کرنا چاہیں تو آپ ان کو وقت دیں اس وقت یہ اس پر بات نہ کریں -

جناب سپیکر - بیگم صاحبہ میں آپکو یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آپکی یہ تحریک التوائے کار جزل ڈسکشن میں نہیں آتی - اسکو ہم نے منظور کیا ہوا ہے - صرف آج اس ایوان کی خواہش کے مطابق اسکو موخر کیا ہے آج آپکو امن عامہ پر جزل ڈسکشن کی دعوت دی جاتی ہے جس میں آپکی کئی اور تحاریک التوائے کار ہیں آپکی تحریک التوا نمبر 5 ہے -

بیگم نجمہ تابش الوری - 35 نمبر ہے -

جناب سپیکر - پانچ نمبر چھ نمبر سات نمبر ہے - یہ ساری آپکی تحریک التوا کار ہیں - یہ تمام امن عامہ کی صورت حال کو relate کرتی ہیں - اس سلسلے میں میں نے آپکو پہلے موقعہ دیا ہے کہ امن عامہ کی صورت حال پہ جزل ڈسکشن کی بحث میں حصہ لیں -

بیگم نجمہ تابش الوری - آپ امن عامہ کی صورت حال کے متعلق جزل بحث میں متعلق فرما رہے ہیں - میں 35 نمبر پرفوری طور پر بحث کرنا چاہتی ہوں - وہ یہ ہے کہ جو ہمارے کل کے سابقہ وزرائے اعلیٰ - سابق سپیکر - سابق آئی - جی ان کے گھروں میں غیر قانونی محاصرے سے متعلق ہے - کیونکہ جناب والا تاریخ اپنے آپ کو دھراتی ہے اور مکافات عمل جاری رہتا ہے - جو کل تھے وہ آج نہیں جو آج ہیں وہ شاید کل نہ ہوں - اس لئے میں یہ چاہتی ہوں کہ روزنامہ ,, مسلم ،، اور روزنامہ ,,جنگ،، میں جو یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ کالعدم پیپلزپارٹی کے بعض رہنماؤں اور کارکنوں جن میں سابق وزیر اعلیٰ ملک معراج خالد - سابق سپیکر اسمبلی شیخ رفیق احمد اور سابق آئی - جی پولیس راؤ رشید صاحب ہیں ان کے گھروں پر غیر قانونی محاصرہ کیا اور کسی قانونی حکم کے بغیر ان کے گھروں سے باہر نکلنے پر پابندی لگا دی گئی ہے نہ صرف یہ بلکہ قلعہ گوجر سنگھ کے مین بازار میں کسی گاڑی کو داخل نہیں ہونے دیا گیا اور پیدل چلنے والے اس علاقے کے لوگوں کو بھی اپنے گھروں میں جانے سے روکا گیا - جسکے نتیجے میں بے حد اشتعال پیدا ہوا - پتھراؤ اور لاٹھی چارج کیا گیا اور اس موقع پر متعدد افراد کو

حراست میں لیا گیا ۔ ملک کے آزاد شہریوں کے خلاف انتظامیہ کی جانب سے اس غیر قانونی محاصرہ کا کیا جواز ہے اور آج کے اخبار اس افسوس ناک خبر سے بھرے ہوئے ہیں کہ اسلامیہ کالج میں ایک بے گناہ بچے کا قتل ہوا ۔

جناب والا اس ضمن میں میں چاہتی ہوں کہ حکومت کا نکتہ نگاہ ہمارے سامنے آئے ۔

جناب سپیکر ۔ آپ اسکو تحریک التوا کے انداز میں take up کر رہی ہیں لیکن اصل معاملہ یہ ہے کہ یہ تحریک التوا کی شکل میں نہیں ہے بلکہ جنرل ڈسکشن ہے ۔ جس میں آپکو حصہ لینا ہے ۔ کیا آپ اپنی بات ختم کر چکی ہیں ؟

بیگم نجمہ تابش الوری ۔ میں اپنی بات فی الحال ختم کر چکی ہوں ۔ کیونکہ ابھی اسکے لئے تین دن دیے گئے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ امن عامہ کی صورت حال پر اس کے بعد آپ نہیں بول سکیں گی ۔

بیگم نجمہ تابش الوری۔ چلئے میرے بھائیوں کو تو موقع ملے گا۔

جناب سپیکر ۔ راجہ خلیق اللہ خاں صاحب ۔

راجہ خلیق اللہ خاں ۔ جناب سپیکر میں نے توہتھوڑا گروپ پر تحریک التوا دی تھی ۔ میں اپنی بحث کا آغاز بھی اسی گروپ سے کر رہا ہوں ۔ اس وقت یہ صرف نہ پنجاب کا مسئلہ ہے بلکہ پنجاب سے باہر کا بھی یہی مسئلہ ہے کہ ہتھوڑا گروپ ہمارے امن کو بری طرح پامال کئے ہوئے ہے حقیقت میں یہ ہتھوڑا گروپ کوئی پنجاب کی پیدا وار نہیں ہے پاکستان کی پیداوار نہیں ہے ۔ اگر دیکھا جائے تو اس کا تعلق باہر کے ملکوں سے ہے ۔ تخریب کاری سے ہے ۔ ایسے عناصر سے ہے جو پاکستان کا استحکام نہیں چاہتے ۔ جو پاکستان کو پھلتا پھولتا نہیں دیکھنا چاہتے ۔ اس سلسلے میں میری کوشش رہی کہ میں حکومت کی توجہ ان عوامل کی طرف ان چھپے ہوئے چہروں کی طرف اور ان ہاتھوں کی طرف دلاؤں جو ہمارے معصوم بچوں بہنوں بیٹوں اور مائیں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں ۔ اصل بات یہی ہے کہ اس واقعے نے امن عامہ خراب کر دیا ہوا ہے ۔ آپ کہیں جائیں ادھر جائیں ادھر جائیں لوگوں کے دلوں میں خوف بھی ہے ہراس بھی ہے تمام پنجاب میں نہ صرف بددلی بلکہ مایوسی اور خوف پھیلا ہوا ہے ۔ سب سے پہلے میں یہ مطالبہ کروں گا کہ حکومت اس ہتھوڑا گروپ سے نپٹے ۔ اس کے بعد دیگر ہتھوڑا گروپ جو

ہمارے اپنے پنجاب میں موجود ہیں انکی طرف توجہ دے۔ میری مراد ان ہتھوڑا گروپوں سے ہے جو عوام میں بددلی اور بے اطمینانی پھیلانے کے لیے پورے زور سے ہتھوڑے لگا رہے ہیں - آپ تمام محکمے لے لیجئے - ان میں ہر جگہ آپ کو corruption ملے گی corruption کے ہتھوڑا گروپ تمام محکموں میں پھیلے ہوئے ہیں - ہر محکمے میں آپکو ہتھوڑا گروپ ملیں گے جو لوگوں کو لوٹتے ہیں جو لوگوں کے حق چھینتے ہیں جو بے انصافیاں کرتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ لوگوں میں بددلی پھیلے۔ آپ کوئی محکمہ لے لیجئے۔ میں یہ دعوے سے کہہ سکتا ہوں ، میں یہ نہیں کہتا کہ تمام بیوروکریسی یا ساری گورنمنٹ سروس corrupt ہے - میں سمجھتا ہوں کہ ایک اچھی بیوروکریسی دیانت دار بیوروکریسی محنت کرنے والے بیوروکریسی ہمارے ملک کے لیے ہمارے پنجاب کے لئے بہت بڑی نعمت ہے - میں جب اس بیوروکریسی کو دیکھتا ہوں جب پاکستان بنا تھا تو میں اسکی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا اس بیوروکریسی نے بغیر میز کرسی کے اور بغیر قلم کے کام کیا ہے اور اپنے خون سے اس ملک کی بیوروکریسی کو بنایا ہے لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس بیوروکریسی کے بیٹوں نے بھائیوں نے بیوروکریسی میں آکر وہ خدمت نہیں کی جس کی ہم سے توقع کرتے تھے - اور پاکستان کو سب سے بڑا فائدہ اسی بیوروکریسی سے ملا ہے -

میاں ریاض حشمت جنجوعہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب وزیر آبپاشی کے لئے اس ایوان میں چارپائی کا انتظام کیا جائے -

(قہقہے)

وزیر خزانہ - جناب والا میں اپنے فاضل دوست سے گذارش کروں گا کہ اگر وہ چاہیں تو ہم اپنے وزیر صحت صاحب کی خدمات حاصل کر سکتے ہیں انہیں کسی اچھے اعلیٰ سپیشلسٹ کے پاس بھیج سکتے ہیں - شاید وہ دیکھ نہیں سکے - ہمارے وزیر موصوف چاک و چوبند ہیں - انہیں کچھ غلط فہمی سی ہوئی ہے -

راجہ خلیق اللہ خان - میرا خیال ہے شاید انہیں ہتھوڑا گروپ کا خیال نہیں ہے جناب سپیکر تو میں یہ عرض کررہا تھا میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک دیانت دار بیوروکریسی محنتی بیوروکریسی اس ملک کے لئے ایک نعمت ہے - ہم جو تنقید کرتے ہیں خدا گواہ ہے وہ ہم کسی بری نیت سے نہیں کرتے - ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ بیوروکریسی اچھے کام کرے - یہ ملک آگے بڑھے -

ہم ترقی کریں لیکن ہم جو ان پر تنقیدیں کرتے ہیں اس سے ہمارا مقصد یہ نہیں - ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس ملک کے حکمران اس ملک کو امن دیں انصاف دیں اور اچھی روایت قائم کریں - میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک مایوس بیوروکریسی بد دل بیوروکریسی ملک کے لئے خطرہ پیدا کر سکتی ہے- لیکن میں اس سے توقع کرتا ہوں کہ ہمارے ممبران بڑی توقعات کے ساتھ آئے ہیں عوام سے وعدہ کرکے آئے ہیں کہ ہم آپ کے لئے بیوروکریسی کو ٹھیک کریں گے - تنقید کا برا نہ منائیں - بلکہ کوشش کریں - آخر ہم سب میں کمزوریاں ہیں ہم میں بھی کوتاہیاں ہیں - ہم سب مل کر کوشش کریں کہ بیوروکریسی جو اپنی صحیح سمت متعین نہیں کر سکی اس کو صحیح سمت پر لے جائیں اور اس کو مجبور کریں کہ آپ اچھے کام کریں ہم آپ کے ساتھ ہیں ۔ ہم سب مل کر پاکستان کو پنجاب کو آگے بڑھائیں گے - میں یہ عرض کررہا تھا کہ اس وقت سب سے بڑا مسئلہ ان تھوڑا گروپوں کا ہے جو ہمارے محکموں میں ہیں- آپ راشننگ میں چلے جائیں آپ دیوانی عدالتوں میں چلے جائیں آپ فوجداری عدالتوں میں چلے جائیں آپ تھانے میں چلے جائیں یہ حقیقت ہے کہ آپ کو ستر اسی فیصد تھوڑا گروپ کے آدمی ملیں گے - میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جس ملک میں انصاف نہیں ملتا جس معاشرے میں انصاف نہیں ملتا وہ کبھی زندہ و جاوید نہیں رہ سکتا - ہماری بد قسمتی یہ ہے کہ جس ڈگر میں یہ ملک جا رہا ہے جس سمت میں یہ جا رہا ہے اس میں ہر طرف Corruption ہے بددلی ہے اور لوگوں کو لوٹا جارہا ہے خواہ وہ تھوڑے سے لوٹیں خواہ قلم سے اصل مقصد ان کا یہی ہے کہ لوگوں کو لوٹنا ہے خواہ کسی طریقے سے لوٹیں/ میرا عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اصل امن اس بیوروکریسی کے پاس ہے ان عدالتوں کے پاس ہے ان محکموں کے پاس ہے - خدارا کوئی ایسا بندوبست کریں جس سے یہ بیوروکریسی یہ عدالتیں اس سمت میں چلی جائیں کہ جہاں لوگ ان پر اعتماد کرسکیں اور یہ سمجھ سکیں کہ ان کے پاس امن ہے شانتی ہے اور ہم ان سے انصاف لے سکتے ہیں میں اس ضمن میں یہی عرض کروں گا کہ آپ بجائے امن عامہ کی طرف توجہ دینے کے پولیس کی طرف توجہ دیں - آج سے پندرہ بیس سال پہلے جب کوئی شریف آدمی تھانے میں جاتا تھا خدا گواہ ہے اس کی عزت ہوتی تھی - وہ دلال نہیں ہوا کرتا تھا- آج میں بھی اگر تھانے جاؤں یا میرا کوئی دوست تھانے جائے ان کی عزت نہیں ہوتی اگر ان کا

کوئی دلال جائے تو آپ دیکھیں گے کہ وہی دلال اچھا ہے - (نعرہ ہائے تحسین) - اصل مقصد تنقید کا نہیں ہے - ہم یہ چاہتے ہیں کہ جس امن کے لیے ہم ان کو تنخواہ دیتے ہیں جس کے لیے ہم نے ان افسران کو رکھا ہوا ہے اگر وہی اپنی سمت درست کرلیں تو پنجاب کے عوام خود بخود درست ہو جائیں گے -

اس کے بعد سب سے بڑا مسئلہ جیسا کہ میری بہن اور میرے بھائی نے ابھی کہا ہیروین کا ہے - یہ مسئلہ اس وقت سب سے اہم ہے - کم از کم میں اپنے شہر وزیرآباد کے متعلق کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے شہر کو یہ پلیگ کی طرح لگا ہوا ہے - کسی محلے میں چلے جائیں کسی گلی میں چلے جائیں آپ کو مختلف ٹولیاں ملیں گی جو پڑیوں کی پڑیاں بیچتی ہیں کوئی پچیس کی اور کوئی پچاس کی - میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ پندرہ بیس سال کا نوجوان بچہ بڑا خوبصورت بچہ میرے سامنے ہیروین کی پڑی خرید رہا تھا - مجھے اپنے آپ پر بھی شرم آئی اپنی حکومت پر بھی شرم آئی جو ہمارے تحفظ کے لئے موجود ہیں کہ اس بچے کی زندگی اس پڑی کے ذریعے تباہ کی جارہی ہے - یہ ایک بچہ نہیں ہے - اس ملک کے سینکڑوں بچے ہزاروں اور لاکھوں بچے ہیں جو اس پڑی کے ذریعے تباہ و برباد ہو رہے ہیں - سب سے بڑا مسئلہ جو آج اس ملک میں ہے پنجاب میں ہے وہ یہی ہے کہ اس لعنت کو ہر حالت میں یہاں سے نکالا جائے - اسے ختم کرنے کی کوشش کی جائے اور اس ناسور کو ہمیشہ کے لیے دفن کیا جائے - میں یہ عرض کررہا تھا امن عامہ ہمارے افسران کے ہاتھ میں ہے - اگر وہ بلا امن رہ سکتے ہیں تو امن عامہ قائم رہے گا - مجھے یہاں ایک لطیفہ بھی یاد آگیا - مجھے یاد ہے کہ یہاں ایک چیف منسٹر صاحب بیٹھا ہوا کرتے تھے وہ ایک منٹ کے لیے بھی نہیں بیٹھ سکتے تھے - کبھی اس طرف ہاتھ کرتے تھے کبھی ٹانگ اس طرف کرتے تھے - یہ مستقل کرتے رہتے تھے - امن عامہ پر ہی - بحث ہو رہی تھی ایک ممبر صاحب اٹھے کہنے لگے کہ ہمارے چیف منسٹر کے پاس امن نہیں ہے ہمیں کیا ملے گا وہ تو ایک منٹ کے لیے بھی نہیں بیٹھ سکتے - تو میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ امن وہی ہے جو ہم محسوس کریں - جس کا ہمیں احساس ہو -

امن وہی ہے جس کو ہم محسوس کریں جس کا ہم احساس کریں اگر حکومت ہمیں امن نہیں دے سکتی اس کا احساس نہیں دے سکتی ہمیں انصاف نہیں دے سکتی جو ہم چاہتے ہیں وہ نہیں دی سکتی تو اسے حکومت

کرنے کا کوئی حق نہیں ہے اور جس طرح باقی حکومتیں آئی ہیں اور ان کا جو انجام ہوا ہے تو اس کا بھی وہی ہو گا ۔ اس لئے میں اپنے نوجوان چیف منسٹر سے توقع کرتا ہوں کہ وہ ان برائیوں کو دور کریں ۔

جناب مہدی خان - جناب سپیکر ۔ میں ایک نقطہ وضاحت پیش کرتا ہوں چونکہ میرا ایک بھائی ابھی منشیات کے متعلق بات کر رہا تھا انہوں نے بڑی اچھی تقریر کی اور بڑے اچھے دلائل دیئے میں صرف نقطہ وضاحت کے متعلق صرف یہ عرض کروں گا کہ اگر بادشاہ باغ میں سے ایک پھل توڑ لے تو رعایا سارا باغ ویران کر دے گی بہتر ہے کہ بادشاہ باغ میں داخل نہ ہو اور پھل کو نہ توڑے تا کہ رعایا کو خوف آئے یہی میرا نقطہ وضاحت تھا ۔ ہیروئن کے متعلق جو بات ہو رہی تھی میرا مقصد اس کی طرف تھا اس کے متعلق میں عرض کر رہا ہوں کہ بادشاہ کو چاہئیے کہ وہ باغ سے پھل نہ توڑے اگر جناب بادشاہ پھل توڑ رہے ہوں تو پھر رعایا کی تو اپنی مرضی ہے ۔

رانا پھول محمد خان - جناب سپیکر میں تو آج اس پر تقریر کرنا نہیں چاہتا تھا لیکن میں آپ کا ممنون ہوں کہ تیاری کے بغیر میں کچھ عرض کروں امن عامہ کا مسئلہ اس ملک کی بقا اور سالمیت انسانیت اور عوام کے حقوق کے لئے نہایت ضروری ہے لیکن ہمارے صوبے میں امن عامہ کی حالت یہ ہے کہ جیسے لاریوں میں لکھا جاتا ہے کہ سواری اپنے سامان کی خود حفاظت کرے حالانکہ حکومت کا یہ فرض ہے کہ اس صوبے میں اس ملک اور اس شہر میں جہاں ان کی حکومت قائم ہو وہ ان کی جان و مال کی ذمہ دار ہوتی ہے ۔ اگر کوئی حکومت امن و امان کے مسئلے میں فیل ہو جائے تو اخلاق انسانیت اور جمہوریت کا تقاضا یہ ہے کہ وہ استعفیٰ پیش کر دے ۔

چوہدری محمد رفیق - پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ صرف یہی نہیں کہ سواری اپنے سامان کی خود ذمہ دار ہو گی بلکہ وہ اپنی جان کی بھی خود ذمہ دار ہو گی ۔

رانا پھول محمد خان - جناب والا ۔ چونکہ اس ملک سے آمدنی دور 8 سال ہوئے ختم ہو گیا تھا اسلئے اسمبلی کے وجود میں آنے سے پہلے کے واقعات کو پیش کرنے کی ضرورت اسلئے محسوس نہیں کرتا کہ کسی سول

حکومت پر اسکی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی اور وہ حکومت ابھی تک قائم ہے اور ہم مارشل لا کی چھتری کے نیچے کام کر رہے ہیں لیکن پھر بھی میں ارباب اختیار کو یہ گزارش کرونگا کہ جیسے گھڑی سیکنڈوں والی سوئی بہت تیزی سے سفر کر رہی ہے اسی طرح سے ہمارا اقتدار اور ہماری زندگی اور اس اسمبلی کی میعاد ہر سیکنڈ کم ہو رہی ہے 9 ماہ سے ہماری حکومت آئی ہے اور اگر آپ جائزہ لیں اور دیانتداری کے ساتھ جائزہ لیا تو ہم رشوت میں ایک پیسے کی کمی نہیں کرا سکے اس میں اضافہ ہوا ہے اور اضافہ ہونے کی وجہ یہ ہے اور اس میں ہم بھی ذمہ دار ہیں چونکہ دو چیزیں ہیں اور عوام کو یہ نہیں چاہئے کہ سڑکیں ہی بن جائیں تو کافی ہیں مکان بن جائے تو کافی ہے اگر جناب والا بلڈنگوں پر جائیں تو مرحوم صدر محمد ایوب خان اس ملک کا سب سے خوبصورت شہر اسلام آباد تعمیر کرایا اور اس اسلام آباد کی بہترین سڑکوں پر میں نے اپنی آنکھوں سے ایک کتے کو گدھے پر بیٹھ کر ایوب خان کے نام سے موسوم کرتے ہوئے دیکھا - ہمیں یہ نہیں سوچ لینا چاہئے کہ ہم سڑک بنا کر نالی بنا کر یا اپنے گاؤں میں سکول بنا کر اس ملک کے شہریوں کو انکے حقوق دے رہے ہیں بلکہ سب سے ضروری اور اہم مسائل یہ ہیں کہ ہمیں چاہئے کہ جس قدر بھی ہو سکے ہم اپنے صوبے میں رہنے والے شہریوں کو سستا انصاف مہیا کریں آج حالت یہ ہے کہ ایک آدمی ایک نوجوان بیٹا بھی قتل ہوتا ہے رشوت کے بغیر وہ اپنی فریاد نہیں کر سکتا وہ اپنا مقدمہ درج نہیں کرا سکتا اور پھر ان افسران جنکی پشت پناہی ہم کرتے ہیں جو راشی ہیں انکو حوصلہ ہوتا ہے وہ اپنے افسران سے نہیں ڈرتے وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں فلاں حاکم نے تعینات کرایا فلاں ایم - پی - اے نے کرایا ہے فلاں ایم - این - اے نے کرایا انکا رشوت کا ریٹ ڈبل ہو جاتا ہے اسلئے نوکر شاہی کا جہانتک معاملہ ہے میں یہ کہونگا کہ اس لفظ کو ہمیں بار بار استعمال نہیں کرنا چاہئے - میں کسی کی خوشامد نہیں کرتا لیکن میں آپکو یہ بات بتا دینا چاہتا ہوں کہ ان میں جو کلاسز ہیں - عوام کے بھی حقوق ہیں اور نمائندگان . تو نمائندگان کے بھی حقوق ہیں - سروسز اور سروسز کے بھی حقوق ہیں انکو انکی اہلیت اور انکے حق کے برابر حق دینا چاہئے - نوکر شاہی کا لفظ کانگرس نے ایجاد کیا اور واقعی اس وقت نوکر شاہی تھی - وہ کس کے نوکر تھے - انگریز کے نوکر تھے - اب ہماری قوم کے افراد اور ہمارے عزیز واقارب کسی کے نوکر نہیں وہ اپنے ملک کی اصلاح معاشرہ ٹیم کے افراد ہیں لیکن آج حالت یہ ہے کہ 96 فیصد اصلاح معاشرہ ٹیم کے افراد اصلاح طلب ہیں ہمیں انکی

اصلاح کرنی چاہئے اور اصلاح اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک ہم ناجائز سفارشیں بند نہ کر دیں اور انصاف کے لئے ہم سردھڑ کی بازی نہ لگا دیں اگر ہم کہیں انصاف کی اپیل کرتے ہیں تو اسکو شکایت سمجھا جاتا ہے ہم سب یہ جانتے ہیں کہ اگر ہم کسی بڑے آفسر کے سامنے کسی چھوٹے افسر کی چھوٹی شکایت لے کر گئے تو ہمارے لئے وہ باعث لعنت ہو گی ہم ہر اس چیز کے لئے جاتے ہیں جو جائز ہو اور جائز عوام کے حقوق کی حفاظت کرنا ہمارے فرائض منصبی میں شامل ہیں - اسلئے ہمیں صرف تنقید پر اکتفا نہیں کرنا چاہئے کہ ہم یہاں تقریر کریں وہ تو ایسے ہی ہے جیسے آدمی رات کو سوتا ہے انسان کا یہ خاصا اور ہر آدمی کی یہ عادت ہے کہ وہ اپنے سونے سے پہلے جب چارپائی پر لیٹتا ہے وہ یکدم نہیں سو جاتا اپنے تمام دن کے کاموں کا اسکا ضمیر اسکا محاسبہ کرتا ہے اور وہ سوچتا ہے کہ میں نے فلاں جگہ غلطی کی ہے فلاں جگہ جھوٹ بولا ہے فلاں جگہ غلط کیا ہے اور پھر کہتا ہے یا اللہ شائد میری زندگی کی یہ آخری رات ہو اور مجھے معاف کردینا میں آئندہ یہ غلطی نہیں کرونگا کسیطرح سے اگر ہماری انتظامیہ اور انتظامیہ کو چلانے والے ذمے دار یہ سوچ لیں اور ہم مل کر انتظامیہ اور منتخب نمائندے اگر اس صوبے کے حالات درست کرنا چاہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمارے حالات درست نہ ہوں میں کہتا ہوں کہ اگر ہم دیانتداری سے کوشش کریں تو رشوت لینے والا کوئی نظر نہیں آئیگا اور رشوت دینے والے سو پھریں گے -

جناب والا - اصل جز رشوت ہے - اس صوبے میں ایک کیس میں دس آدمی مر گئے - ہزاروں آدمی قتل ہوتے ہیں اور پھر قانون میں کمی ہے اسکو آپ تبدیل کرائیں - کمی کیا ہے ؟ کہ ایک آدمی قتل ہوگیا - اس میں ایک یا دو آدمیوں کے چالان ہوگئے - اسکے بعد عدالت اسے شک کا فائدہ دے کر چھوڑ رہی ہے یہ قانون کی کمزوری ہے - اگر کسی تفتیشی افسر نے بے گناہ کا چالان کیا ہے - یا اس چالان میں کمی ہے تو میں یہ کہتا ہوں کہ عدالت کو چاہیے کہ وہ کہے کہ اصل ملزم کو ہمارے سامنے لاو جس نے یہ قتل کیا ہے اگر وہ تفتیشی آفسر نہ لا سکے تو اس تفتیشی آفسر کو پھانسی دینی چاہیے - اس قتل کو ضائع نہیں جانے دینا چاہیے - شک کا فائدہ ملزم کو پہنچتا ہے - اسلئے جناب والا - یہاں اغوا کے کیس بہت زیادہ ہیں اسکی وجہ بے پردگی بھی ہے - میری بہنوں کو شائد یہ بات ناگوار گزرے

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے احکام ہیں کہ تم اپنی بیویوں کو سمجھاو۔ اگر سمجھانے سے نہ سمجھ سکیں تو انکو مارو۔ اگر وہ آپ کے تشدد کرنے کے بعد بھی باز نہ آئیں تو پھر انکو کمرے میں بند کر دو اور ایسی گھٹن دو کہ وہ مر جائیں اختیار کس کے لئے دیا ہے اپنی بیوی کے لئے۔ میں کسی بہن پر اعتراض نہیں کررہا۔ میں کہتا ہوں کہ اسلامی معاشرے میں۔

جناب سپیکر۔ پوائنٹ آف آرڈر پر بیگم صاحبہ بات کرنا چاہتی ہیں۔

محترمہ بشریٰ رحمٰن۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ سب سے پہلے تو میں اس بات پر اعتراض کرتی ہوں کہ اس معزز اسمبلی میں خواتین کا نام کیوں لیا گیا ہے۔ یہاں تو انکے مسائل کو زیر بحث لانے کی اجازت نہیں ہے دوسری بات یہ ہے کہ محترم رانا پھول محمد خان صاحب جو فرما رہے ہیں وہ درست ہے۔ تو ان کو یہاں یہ فرمانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ تو ہر روز دیہات کا مولوی ہر مسجد میں یہ فرما رہا ہے گھر جاندیاں ای لتر لاء لیفاں نے اپھنوں مارنا شروع کردینا پر اک دھیان رکھیاں کہ اھدے تھلے کل نہ لگے ہوں۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا میری بہن کو یہ بات ناگوار گذری ہے۔ ان سے میں عرض کردوں کہ میں ہر عورت کو اسکی عمر کے لحاظ سے تین نظروں سے دیکھتا ہوں اپنی منکوحہ بیوی کے علاوہ اپنے سے بڑی عمر کی عورت کو اپنی ماں کی نظر سے دیکھتا ہوں اور اپنی عمر کی عورت کو اپنی بہن کی نظر سے دیکھتا ہوں اور اپنی چھوٹی عمر کی لڑکی کو اپنی بیٹی کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ میرا مقصد یہ نہیں ہے۔ میرا مقصد یہ ہے کہ اس معاشرے میں فتن کی واردات کی ستر فیصد وجوہات اغوا ہے۔ عورتیں ہیں۔ اسلئے جب تک ہم پردے کو قائم نہ کریں اسوقت یہ معاشرہ اسلامی معاشرہ نہیں کہلا سکتا۔ اسوقت قتل و غارت کی وارداتوں میں کمی نہیں آسکتی۔ گناہ تو مردوں کا ہے۔ میری بھی مائیں بہنیں ہیں۔

مولانا محمد غیاث الدین۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ میری محترمہ ہمشیرہ صاحبہ نے ابھی فرمایا ہے کہ دیہات کا ہر مولوی ہر روز یہ کہتا ہے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کب کسی مولوی نے یہ کہا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ یہ علماء حضرات کی توہین کی گئی ہے۔ کوئی مولوی یہ نہیں کہتا کہ گھر جاو اور انہیں جاکر طمانچے مارو۔

جناب سپیکر ۔ مولانا تشریف رکھیں ۔ (قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ مجھے یہ اعتراف ہے کہ ہماری عوامی حکومت ہے ۔ مجھے آئی جی کے اس بیان سے خوشی ہوئی کہ جو میرا ماتحت سفارش کرائے گا اس کو فارغ کر دیں گے ۔ بالکل کر دینا چاہیے ۔ ہمارے اوپر بوجھ ہے ۔ ہمارے وشٹر آتے ہیں ۔ دوست آتے ہیں کہ فلاں کا تبادلہ ہوگیا ، رکوا دو ۔ فلاں کا ہو گیا رکوا دو ۔ فلاں کا ہوگیا کروا دو ۔ میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کراتا ہوں کہ انتظامیہ کو گیند نہ بنتے دیں اس کے گیند بننے سے نظم و نسق درہم برہم ہو جائے گا ۔ سفارشی کی بجائے ترقی کا معیار دیانتداری پر مقرر کیا جائے ۔ (نعرہ ہائے تحسین) جب تک ہم یہاں سے بددیانتی کو ختم نہیں کر دیتے اس وقت تک نظم و نسق بہتر نہیں ہو سکتا ۔ اور جب ہم کہتے ہیں کہ جناب ایسا کر دو یہ جائز ہے تو افسران ہمارے خلاف ایک رپورٹ دے دیتے ہیں کہ جناب یہ ناجائز رعب ڈالنے کے لیے آئے تھے اور غلط کرانا چاہتے ہیں ۔ میں جناب کی وساطت سے جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ گذارش کرتا ہوں کہ وہ اپنے صوبے میں ایک کمیٹی قائم کریں جو ارکان اسمبلی پر مشتمل ہو اور وہ ارکان اسمبلی کی شکایت سنیں ۔ اس کو دیکھیں سمجھیں اور اس کے بعد آپ تک پہنچائیں اور آپ پابند ہوں اس بات کے کہ اس کمیٹی کے فیصلے کے مطابق ان مسائل کو حل کیا جائے ۔ (نعرہ ہائے تحسین) جناب والا ۔ ہماری حالت یہ ہے کہ ہم پھرتے ہیں لیکن ہمیں کہیں عرض کرنے کا وقت نہیں ملتا ۔ میں پوچھتا ہوں کہ ان نو مہینوں میں ہمارے ذمے ایک blame لگا دیا گیا ہے ۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ ہر وقت لوگ آ کر ہمیں پوچھتے ہیں کہ وہ 35 لاکھ روپیہ کہاں ہے یہ بھی امن عامہ میں شامل ہے کہ کہنا شروع کر دیں کہ ایم پی اے کھا گیا ۔ ہمیں کوئی 35 لاکھ روپیہ نہیں ملا ۔

جناب سپیکر ۔ رانا صاحب آپ کا ٹائم ختم ہو رہا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پھر جناب مجھے کل وقت دے دیجئے شکریہ ۔

جناب سپیکر ۔ چوہدری مشتاق حسین صاحب ۔

چوہدری غلام رسول ۔ جناب سپیکر ۔ جہاں تک Law and order situation کا تعلق ہے میں اس کے بارے میں یہ عرض کروں گا کہ

جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے اس دنیا میں جرائم اور Law and order situation عجیب سی رہی ہے -

جناب سپیکر - چوہدری صاحب میں نے آپ کو تقریر کرنے کی دعوت نہیں دی -

چوہدری غلام رسول - چوہدری صاحب موجود نہیں تھے -

جناب سپیکر - میں نے آپ کو تو دعوت نہیں دی -

چوہدری غلام رسول - جناب والا - میں التجا کر رہا ہوں کہ مجھے پانچ منٹ دئیے جائیں -

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - اس طرح یہ سلسلہ درست نہیں چلے گا -

چوہدری غلام رسول - جناب والا - میں تقریر نہیں کروں گا صرف ایک Suggestion ہے -

جناب سپیکر - تو آپ اپنی باری پر تقریر فرمائیے گا - میں آپ کو موقع دوں گا - ذرا حوصلہ کیجیئے - چوہدری ممتاز حسین صاحب -

چوہدری ممتاز حسین - جناب والا - جس موضوع پر میں پچھلے پانچ دن سے تیار تھا اس کی تو آپ نے اجازت نہیں دی تو اس موضوع پر تقریر کرنے کی میں معافی چاہتا ہوں میں کل تقریر کروں گا -

جناب سپیکر - آج آپ اس پر بات نہیں کرنا چاہتے -

چوہدری ممتاز حسین - جناب والا - تیاری پر کتنا وقت لگتا ہے -

جناب سپیکر - وہ آپ کل لے لیں - ریاض حشمت جنجوعہ صاحب -

جناب ریاض حشمت جنجوعہ - اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرجیم - جناب صدر ممدوح مکرم - قابل احترام ممبران اور معزز خواتین - آج اس ایوان میں امن و امان کی صورت حال پر بحث ہو رہی ہے اور میں شکر گذار ہوں صدر محترم کا کہ انہوں نے مجھے بھی امن عامہ پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے لیے موقع فراہم کیا -

تو جناب والا - امن عامہ کی صورت حال پر بہت سے حضرات اپنے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں - اور اس وقت جس مسئلہ کو انہوں نے سب سے زیادہ اہمیت دی ہے وہ منشیات کے متعلق ہے - جناب والا ہیروئن اور دیگر منشیات اس وقت ہماری نسلوں کو تباہ و برباد کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ بن چکی ہیں اور ہمارے جتنے بھی انسدادی ادارے ہیں جن کے ذمہ یہ فرض

سونپا گیا ہے ۔ کہ ان منشیات کے انسداد کے لئے کارروائی کریں ان کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے میں ایک مثال پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ گذشتہ برس ضلع جھنگ کے تھانہ بھوانہ میں منشیات کا ایک کیس درج ہوا اور اس میں تقریباً ڈیڑھ کلو افیون تھانہ کے ایس ایچ او نے برآمد کی ۔ جب وہ مقدمہ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا ۔ تو اس وقت افیون کے اس تھیلے کو مجسٹریٹ صاحب نے اپنے سامنے کھولا تو اس میں افیون کی بجائے پتھر بھرے ہوئے تھے ۔ جناب والا اس طرح ہمارے ضلع میں گذشتہ برس ملوہ وانہ موڑ ایک جگہ ہے وہاں پر وفاقی حکومت کے مشیر تجارت کا بیٹا پور وزارت سیاحت ایک اعلیٰ آفیسر شراب کی 24 بوتلیں لے جاتا ہوا پکڑا گیا ۔ لیکن ہماری انتظامیہ نے نہ جانے کن مصلحتوں کے تحت خود ان کی ضمانت کروائی اور اب وہ عدالت سے مفرور ہو چکے ہیں اور کوئی مجسٹریٹ ان کا وارنٹ گرفتاری نکالنے کے لئے تیار نہیں ہے ۔ اور نہ ہی ان لوگوں کے خلاف اب تک کوئی کارروائی کی گئی ہے جن لوگوں نے ان کو ضمانت فراہم کی تھی ۔ تو جناب والا جب ہمارے انسدادی اداروں کا جن کے ذمہ یہ فرض ہے کہ وہ ان معاشرے سے ان جرائم کی بیخ کنی کے لئے اپنا مثبت کردار ادا کریں ، جب ان کا کردار یہ ہے تو پھر جناب والا میں اس ایوان میں یہ گذارش کروں گا کہ ہماری توجہ اس طرف بھی ہونی چاہیے اس کے علاوہ جناب والا ذکر ہو رہا تھا ہتھوڑا گروپ کا ۔ اور جناب وزیر قانون نے یہ فرمایا کہ ہتھوڑا گروپ کارستانیوں کا شکار ہونے والے لوگ ڈھوک کھبہ میں تھے ۔ احمد پور شرقیہ میں تھے ۔ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ وہ جھنگ کا نام کیوں بھول گئے ہیں ۔ حالانکہ سب سے پہلے جھنگ میں چار افراد کو ایک ہتھوڑا بردار نے موت کی نیند سلا دیا اور اس کے بعد اس کیس کی تحقیقات ایس ۔ پی صاحب ساہیوال کے سپرد کی گئی ۔ اور وہاں پر جو ملزم گرفتار ہوا اس نے یہ انکشاف کیا کہ میرے اس جرم میں کچھ پولیس والے بھی شریک ہیں لیکن آج تک ہمارے ضلع کی پولیس نے ان پولیس والوں کو ایس ۔ پی ساہیوال کی تحویل میں اس کیس کی تحقیقات کرنے کے لیے نہیں دیا ۔ (Shame Shame) تو جناب والا باقی اس معاشرہ میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

سپہر ظفراللہ خان بھروانہ ۔ جناب والا ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ صحیح حقائق کو چھپایا نہ جائے ۔ اس ملزم کو جھنگ پولیس نے Trace out کیا ۔ اس ملزم کو جھنگ پولیس نے کراچی سے گرفتار کیا ۔ اور اس کی وہاں جھنگ میں تفتیش ہوئی اور اس کے بعد جناب وہ ساہیوال گیا ۔

جناب سپیکر ۔ آپ اپنا موقف اپنی تقریر کے دوران پیش کر سکتے ہیں ۔ پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعہ سے نہیں کر سکتے ہیں ۔ جنرل بحث میں پوائنٹ آف آرڈر پر آپ نہیں بول سکتے ہیں ۔

جناب ریاض حشمت جنجوعہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تو جناب والا ۔ جہاں تک معاشرہ میں دوسرے جرائم کا تعلق ہے تو میں بڑے ادب کے ساتھ عرض کرونگا کہ اب بھی ہر سو صلیبیں تنی ہوئی ہیں ۔ اب بھی ہر طرف قدم قدم پر مقتل سجے ہوئے ہیں دلوں میں شمشیریں گھونپی جا رہی ہیں اور اس کے بعد بھی حکومت کی طرف سے یہ ندا آتی ہے کہ امن ہے ۔ امن ہے اور سکون ہے ۔ جناب والا اس معاشرہ میں جہاں پر قتل عام جہاں پر چوری عام ہے ۔ میں حکومت کے ارباب اقتدار جو کہ اس وقت اس ہاؤس میں موجود ہیں ، ان کے سامنے یہ گذارش کروں گا کہ آج دیہاتوں میں چوری کا غنڈہ گردی کا اور بدمعاشی کا یہ عالم ہے کہ کوئی آدمی سکون کے ساتھ نہیں سو سکتا ہے ۔ آج ہمارا کاشتکار جو کہ سارا سارا دن کھیتوں میں کام کرتا ہے ۔ اور جب تھک ہار کر اپنے مال اور اسباب کے پاس پہنچتا ہے تو اس کو ساری رات جاگنا پڑتا ہے ، نصف رات تک وہ خود جاگتا ہے ۔ اور نصف رات کے بعد اس کی بیوی جاگتی ہے ۔ ایک ہاتھ میں اس کی گائے کا زنجیر ہے اور دوسرے ہاتھ میں اس نے بیل کا زنجیر پکڑا ہوا ہے ۔ تو جناب والا جس معاشرہ میں امن و امان کی صورت حال یہ ہو ، اس معاشرہ میں امن و امان پر تنقید کرنا کوئی گناہ نہیں ہے ۔ کوئی جرم نہیں ہے ۔ ہم لوگ جو منتخب ہو کر آئے ہیں ہمارے یہ فرائض میں شامل ہے کہ ہم امن و امان کی صورت حال کو حکومت کے سامنے رکھیں ، جناب والا ۔ ان الفاظ کے ساتھ میری اب گزارش رشوت کے بارے میں ہے ۔ رشوت ایک ناسور ہے ، لیکن آج رشوت لینے والے لوگ بالکل بے خوف ہو چکے ہیں ۔ اور وہ چھپ کر رشوت لینے کی بجائے ہوا میں لہرا کر رشوت وصول کرتے ہیں ۔ جناب والا ، ان حالات میں رشوت کی بنی ہوئی جو مقدار ہے اس کا اعتراف ہمارے ملک کے صدر محترم بھی کر چکے ہیں اور اس ملک کے اور بھی بہت سے حکام نے اس بات کا اعتراف کیا ہے ۔ جناب والا ۔ جب ہم ایک برائی کا اعتراف کرتے ہیں تو پھر اس برائی کو روکنے کے لئے ہم اقدامات کیوں نہیں کرتے ہیں ۔ کیا ہم اتنے بے بس ہو گئے ہیں اتنے لاچار ہو گئے ہیں کہ رشوت کے خلاف کچھ کرنے سے قاصر ہیں ، ——

جناب سپیکر ۔ وقت ختم ہونے کو ہے ۔ اجلاس کی کارروائی کل ساڑھے نو بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اجلاس ملتوی ہوا)

صوبائی اسمبلی پنجاب
مباحثات

جمعرات، 17 اکتوبر 1985ء

(پنج شنبہ ، 2 صفر ، 406ھ)

جلد 4 ——— شمارہ 6

سرکاری رپورٹ

مندرجات

جمعرات ، 17 اکتوبر 1985ء

صفحہ نمبر

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ - - - - - 405

اراکین اسمبلی کی رخصت - - - - - - 406

مجالس قائمہ کے اجلاسوں کا پروگرام - - - - - 408

مسئلہ استحقاق —

روزنامہ "جنگ" میں صوبائی نیلام گھر کے عنوان سے کارٹون کی اشاعت - - - - - - - - - - 409

مجالس قائمہ کی رپورٹیں - - - - - - 418
تحاریک التوائے کار —
(i) 5 لاکھ روپے کی امدادی اشیائے خوردنی کا ضیاع - 420
(ii) کچی آبادیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق کی فراہمی 426
امن عامہ کی صورت حال پر بحث - - - - 334

صوبائی اسمبلی پنجاب

(صوبائی اسمبلی پنجاب کا چوتھا اجلاس)

جمعرات 17 ، اکتوبر 1985ء

(پنج شنبہ ، 2 صفر ، 1406ھ

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس صبح ساڑھے نو بجے اسمبلی چیمبر لاہور میں منعقد ہوا جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے -

---

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری علی حسین صدیقی نے پیش کیا -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً
عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ق وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ○
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ط وَكَانَ
ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ○
اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ
مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ○
وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ط لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ
مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ط وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ط وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ط اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ○

س نساء ۴ آیت ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - ۳۲

اے ایمان والو! تم ایک دوسرے کا مال ناحق مت کھانا ہاں اگر آپس کی رضا مندی سے تجارت کا لین دین ہو (اور اس سے مالی فائدہ ہو جائے تو جائز ہے) اللہ اپنے آپ کو تباہ نہ کرو۔ بلاشبہ اللہ تم پر مہربان ہے۔

اور جو تعدی وظلم سے ایسا کرے گا ہم اس کو عنقریب آگ میں ڈال دینگے۔

اور اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تمکو منع کیا جاتا ہے اجتناب کروگے تو ہم تم سے تمہاری برائیاں دور کر دینگے - اور تمہیں عزت کے محلات میں داخل کریں گے۔

اور جس چیز میں اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اس کی ہوس مت کرنا مردوں کو اُن کاموں کا ثواب ہے جو انہوں نے کئے اور عورتوں کو اُن کاموں کا اجر ملے گا جو انہوں نے کئے اور تم اللہ سے اُس کا فضل و کرم مانگتے رہو۔ بلاشبہ اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

اراکین اسمبلی کی رخصت

جناب سپیکر: اب اراکین کی رخصت کی درخواستیں لی جائیں گی۔

حاجی جند وڈا خان

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست حاجی جند وڈا خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

کہ بندہ کی تاریخ پیشی روبرو ایڈیشنل سیشن جج ملتان 15-10-85 مقرر ہے وہاں پر میرا خود پیش ہونا ضروری ہے براہ کرم 15-10-85 کی رخصت عنایت فرمائی جائے۔

جناب سپیکر۔ جناب اب سوال یہ ہے:۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی:۔ مندرجہ ذیل درخواست Haji Mushtaq Hussain صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

I have received a telephonic message from home that my uncle is a in a serious condition therefore, I am going back to Rawalpindi. I may please be granted leave with effect from 15th October, 1985 to 17th October, 1985.

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے:۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مخدوم سید ابرار حسین شاہ

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست مخدوم سید ابرار حسین شاہ صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

کہ مورخہ 9-10-10 کو اچانک طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے بندہ اجلاس میں شریک نہیں ہو سکا براہ مہربانی ایک یوم کی رخصت عنایت فرمائی جائے۔

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

محمد اعظم صاحب

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست محمد اعظم صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

بندہ کو ایک ضروری کام پڑ گیا ہے اس لیے 85-10-10 ایک یوم کی رخصت عنایت فرمائی جائے۔

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب عثمان ابراہیم

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست جناب عثمان ابراہیم صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے : -

کہ میں ایک نجی کام سے مورخہ 85-10-15 کو اسلام آباد جا رہا ہوں اس وجہ سے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکوں گا -

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب نذیر محمد صاحب

سیکرٹری اسمبلی :- مندرجہ ذیل درخواست نذر محمد خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں بوجہ بیماری 85-10-10 سے 85-10-13 صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں میں حاضر نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

سردار رفیق حیدر خان لغاری

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست سردار رفیق حیدر خان لغاری صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی -

جناب والا مجھے 85-10-15 سے 85-10-22 تک چھٹی درکار ہے کیونکہ میری والدہ ماجدہ علیل ہیں - براہ مہربانی مجھے ان ایام کی رخصت عنایت فرمائی جائے

جناب سپیکر - اب سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب طیب خان اعوان

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست ملک طیب خان اعوان صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف موصول ہوئی ہے -

کہ مجھے اچانک ایک ضروری کام کے سلسلہ میں اسلام آباد جانا ہے ۔براہ کرم 17-10-85 کی رخصت عنایت فرمائی جائے

جناب سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب احمد خان صاحب

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست جناب احمد خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

کہ میری صحت ٹھیک نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکتا اسلئے 17-10-85 کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مجالس قائمہ کے اجلاسوں کا پروگرام

سیکرٹری اسمبلی — ایک ضروری اعلان ہے۔ سٹینڈنگ کمیٹیوں کے اجلاس مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق منعقد ہوں گے ۔

آج 17 اکتوبر 1985ء کا پروگرام

۱۔ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ایس جی اے اینڈ آئی ڈی	3 بجے کمیٹی روم اے
۲۔ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو محکمہ مال (ریلیف اشتمال)	4 بجے کمیٹی روم اے
۳۔ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون	5 بجے کمیٹی روم اے

دیوان عاشق حسین بخاری— پوائنٹ آف آرڈر جناب والا میں نے عرض یہ کرنی تھی کہ جنہوں نے آج امن عامہ پر بولنا ہے اگر آپ ان کے نام ارشاد فرما دیتے تو ہمیں پتہ چل جاتا تا کہ ہم یہاں موجود رہیں بہت مہربانی ہوگی

(قطع کلامیاں)

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر چوہدری گل نواز وڑائچ صاحب کی طرف سے یہ پروولیج موشن ہے ۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب مشرق اخبار کی ایک خبر ہے کہ ڈھاکہ یونیورسٹی کے ہال کی چھت گرنے سے ۱۰۰ طلبا ہلاک اور ۳۳۰ زخمی ہو گئے ہیں۔ بنگلہ دیش میں تین دن سوگ منانے کا اعلان کیا گیا ہے اس سلسلے میں اگر مناسب ہو تو ایک تعزیتی قرار داد منظور کر لی جائے ۔

جناب سپیکر۔ آپ قرار داد تجویز فرما کر یہاں بھجوائیں اس کو examine کر لیتے ہیں۔ چوہدری گل نواز صاحب۔

روزنامہ جنگ میں صوبائی نیلام گھر کے عنوان سے کارٹون کی اشاعت

چوہدری گل نواز خان وڑائچ۔ میں جناب والا آپ کی وساطت سے ایک اہم اور حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک مخصوص معاملہ پر جو کہ ایوان کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے ایک تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ 16 اکتوبر 1985ء کے روزنامہ جنگ میں جو کہ میرے پاس ہے صوبائی نیلام گھر کے عنوان سے ایک کارٹون چھپا ہے جس میں اسمبلی ممبران کے سارے سوالوں کے جواب دینے پر وزیر کو ریفریجریٹر کا انعام اور آدھے سوالوں کے ٹھیک جواب دینے پر رنگین ٹیلیویژن کا انعام دیا جائے گا۔ انعام دینے کے اعلان کو جناب سپیکر کی شبیہہ کے ساتھ چسپاں کیا گیا ہے اور اس کارٹون سے یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ اسمبلی کے ارکان محض تماشائی ہیں۔ کارٹون میں جناب سپیکر کی ذات کو بھی ملوث کیا گیا ہے اور کارٹون کو بنظر غائر دیکھنے سے یہ بھی تاثر مترشح ہوتا ہے کہ مبینہ نیلام گھر کا انتظام جناب سپیکر نے فرمایا ہے اور اس اسمبلی اور اس کے ممبران کو تضحیک کا نشانہ بنایا گیا ہے اور جناب سپیکر کی غیر متنازعہ ذات کو گھٹانے کی مذموم کوشش کی گئی ہے اس سے ایوان کا اجتماعی طور پر اور جملہ ممبران کا استحقاق مجروح کیا گیا ہے میری استدعا ہے کہ اس مسئلہ کو ایوان میں زیر غور لایا جائے اور اس کارٹون کے آرٹسٹ اخبار کے ایڈیٹر اور اس کے پبلیشر کے خلاف اجتماعی طور پر اور علیحدہ علیحدہ انضباطی کارروائی کی جائے۔

میری جناب اس بارے میں عرض یہ ہے کہ اس ہاؤس نے متفقہ طور پر چیف منسٹر صاحب کو منتخب کیا ہے اور ان پر اعتماد کیا ہے۔ انہوں نے ایک کیبنٹ بنائی ہے جو ہمارے لئے قابل احترام ہے یہ ہاؤس کی عزت ہے اگر ہمیں کسی منسٹر کے خلاف یا چیف منسٹر کے خلاف کوئی اعتراض ہو تو اس ہاؤس میں بیٹھ کر سب کچھ کر سکتے ہیں۔ ان پر اعتراض کر سکتے ہیں۔ اور اپنی عوام کی بہتری کے لئے اپنے حلقہ کی بہتری کے لئے ممبران کی بہتری کے لئے سب کچھ کر سکتے ہیں۔ لیکن ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ اخباروں میں ہماری تضحیک کی جائے اور اس اسمبلی کو ایک تماشہ بنا کر دکھایا جائے تو میں استدعا کروں گا کہ یہ معاملہ استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور اس کے خلاف ایکشن لیا جائے ورنہ ہماری مشتہری اور بے عزتی ہوگی۔

ملک ممتاز احمد بھچر۔ میں جناب کچھ عرض کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ اس پروولیج موشن کے بارے میں؟

ملک ممتاز احمد بھچر۔ جی ہاں اس پروولیج موشن کے بارے میں۔

جناب سپیکر۔ جی فرمائیے۔

ملک ممتاز احمد بھچر — جناب والا چوہدری صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے اس میں صوبائی ممبروں کی کوئی تضحیک نہیں ہوتی۔ بلکہ صورت حال یہ ہے کہ ممبروں کے سوالوں کے جواب منسٹر صاحبان نہیں دے سکتے لہذا اس کے لئے اگر move کرنا تھا تو منسٹر صاحبان کریں ممبروں کو کوئی حق نہیں پہنچتا ہے۔

چوہدری ارشاد علی — پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر — جی چوہدری صاحب۔

چوہدری ارشاد علی — جناب سپیکر اس کارٹون کو دیکھ کر دلی دکھ ہوا ہے جب اس ہاؤس نے وزیر اعلی پر اعتماد کیا انہوں نے اپنی صوابدید کے مطابق وزراء کا انتخاب کیا۔ جہاں تک سپیکر صاحب کی ذات کا تعلق ہے اس ہاؤس نے ان پر بھی یقینی طور پر اور متفقہ طور پر اعتماد کیا یہ ٹھیک ہے کہ ہاؤس میں بعض باتوں پر تنقید کرنا ہمارا حق ہے۔ ہم تنقید کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ لوگ ہمیں نشانہ بنائیں اور ہماری توہین کریں۔ یہ سخت توہین ہے اور ان کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ ہمارا اس طرح مذاق اڑائیں اور اس ہاؤس کو نیلام گھر کا نام دیا جائے۔ یہ اسمبلی ہے۔ یہ پنجاب کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ پنجاب کی اس اسمبلی کو نیلام گھر کا نام دینا ہمارے لئے باعث بے عزتی ہے۔ اور اس معزز ہاؤس کے جو ممبران ہیں انہوں نے ان کو اس طرح بے عزت کرنے کی کوشش کی ہے تو میری یہ درخواست ہے کہ اس معاملہ کو ہر حالت میں کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور اسکی چھان بین کی جائے۔

جناب سپیکر — جناب لاء منسٹر صاحب کیا فرمانا چاہیں گے ؟

وزیر قانون — جو تحریک استحقاق اس وقت پیش کی گئی ہے اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ صحافت کا اس ملک میں ایک اپنا مقام ہے صحافت کی ایک تاریخ ہے اور آزاد صحافت کے لئے نہ صرف ہمیشہ جدو جہد کی گئی ہے بلکہ اسے احترام کی نظروں سے بھی دیکھا گیا ہے اور انشاء اللہ یہ ایوان اور فاضل ممبران آزادی صحافت کے لئے اپنی اس جدوجہد کو آئندہ بھی جاری رکھیں گے روزنامہ جنگ پاکستان کے منظر میں بھی اپنا ایک تاریخی مقام رکھتا ہے اور اس ادارے کے دوسرے اخبار ڈان نے بھی تحریک پاکستان میں ایک درخشاں کردار ادا کیا ہے اس کی بھی ہمیں بیحد قدر ہے۔ لیکن محرک نے جس بات کی طرف نشاندھی کی ہے میں ایسے محسوس کرتا ہوں کہ اس کارٹون میں اس ایوان کو کو جو نیلام گھر والی بات نظر آتی ہے میں توقع کرتا ہوں کہ کارٹونسٹ کا وہ مفہوم نہیں ہوگا جو کہ یہاں سمجھا گیا اور اگر وہ ہے تو میں خیال کرتا ہوں کہ اس بات سے اگر اس معزز ایوان کے اراکین کے جذبات مجروح ہوئے ہیں تو وہ ایک فطری سی بات دکھائی دیتی ہے۔ میرے فاضل ممبران اور محرک اسے پرولج کمیٹی کے سپرد کرنے کے لئے فرما رہے ہیں۔

مجھے اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا لیکن میرا خیال ہے کہ یہ بات جب ہم مل بیٹھیں گے بطریق احسن حل ہو جائے گی۔ اس لئے اگر اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کرنا ہے تو مجھے اعتراض نہیں ۔ لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ محرک اس مسئلے پر ٹھنڈے دل سے غور کر کے اس کو احسن طور پر حل کر لیں گے۔

جناب سپیکر— راجہ صاحب کچھ کہنا چاہیں گے؟

راجہ خلیق اللہ خان ۔ میں اس تحریک استحقاق کی حمائت کرتا ہوں۔ اس میں نہ صرف میرانؒ کی تضحیک ہوئی ہے بلکہ ہاؤس کی بھی تضحیک ہوئی ہے۔ اور وزراؒ صاحبان کی بھی۔ یہ کہنا کہ وزراؒ صاحبان اس ہاؤس کا حصہ نہیں۔ وہ پہلے ایم۔پی۔اے ہیں۔ اس کی بنیاد پر وہ وزیر بنے ہیں۔ نہ صرف ان کی توہین ہوئی ہے بلکہ ہمیں بھی نیلام گھر میں پیش کر دیا گیا ہے کہ ہم اپنی قیمت کا تعین کر لیں ۔ میں نہیں سمجھتا کہ اتنا موثر اخبار اس طرح نیچے آئے گا کہ وہ آپ کی اس اسمبلی کی تضحیک کرے۔ میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اسے پروولیج کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور جیسے کہ لاؒ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ان کو بلا کر بات کر لیتے ہیں تو میرا خیال ہے اس کے بعد ہمیں یہ قدم اٹھانا چاہیئے۔ لیکن یہ پروولیج کمیٹی میں ضرور جانا چاہیئے ۔ کیونکہ اس سے ساری اسمبلی کی اور آپ کی تضحیک ہوئی ہے ۔

جناب سپیکر — بیگم ساجدہ نیر عابدی ۔

بیگم ساجدہ نیر عابدی — میں مودبانہ گزارش کرتی ہوں اپنے معزز اراکین سے جنہوں نے اس کارٹون کو محسوس کیا ۔ لیکن اگر محسوس کچھ اس طرح سے کیا جائے تو زیادہ مناسب ہو گا کہ یہ ایک کارٹون ہے۔ کارٹون کو کارٹون کی حد تک دیکھیں کارٹون کے ہوتے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ کوئی ایسی سنگین بات نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے روائت ہے کہ بڑے سے لے کر چھوٹے تک کے کارٹون بنتے چلے آئے ہیں تو ہمیں اتنا seriously اس بات کو نہیں لینا چاہیئے ۔ اس کارٹون کو کارٹون ہی سمجھ کر درگزر کیا جائے ۔ یہ تو کوئی ایسا سنگین مسئلہ نہیں ہے۔ میری گزارش ہے کہ محرک صاحبہ بھی اور جنہوں نے اس بات کو محسوس کیا ہے جیسے کہ انگریزی زبان کہہ دیتے ہیں۔ take it easy

جناب سپیکر — میاں اسحاق صاحب ۔

میاں محمد اسحاق ۔ ابھی جو تحریک استحقاق پیش کی گئی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم عوام کے نمائندے ہیں۔ اور ہم ایک مسلمان ملک میں رہائش پذیر ہیں۔ اور دعوی کر رہے ہیں کہ ہمیں یہاں اسلام نافذ کرنا چاہیئے۔ ہمیں اسلام کی پرانی روایات کو بھی پیش نظر رکھنا ہو گا۔ جناب سپیکر اگر ہم ذرا یہ سوچیں کہ خلفاؒ راشدین کے وقت تو حضرت عمر خطاب سے بھی مسجد میں یہ پوچھ لیا گیا تھا کہ آپ نے بیت المال میں سے جو

کپڑا تقسیم کیا تھا اس میں سے میری تو قمیض نہیں بنی - اے امیرالمومنین آپ کی قمیض کیسے بن گئی- جب صحابہ کرام کو اتنے وسیع اختیارات تھے کہ وہ ہر بات خلفاء راشدین سے پوچھ سکتے تھے اور نبی کریم سے بھی جہاں شک و شبہ ہوتا تھا بڑے ادب و احترام سے پوچھ لیا جاتا تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم منتخب ہو کر آئے ہیں تو ہم کوئی ارفع اور اعلیٰ نہیں بن گئے- ہم غلطیاں کر سکتے ہیں اور صحافت کو پورا حق ہے کہ ہم پر اعتراض کرے اور ہماری رہنمائی کرے- اور ہماری کوتاہیوں کو اجاگر کرے - منظر عام پر لائے- ہمارے کردار کو قوم کے سامنے رکھے تاکہ ہم آئندہ کے لئے اپنی غلطیوں کا ازالہ کر سکیں - میں سمجھتا ہوں کہ جناب سپیکر اپنے آپ کو اس مقام تک لے جانا ہماری کوتاہی اور غفلت ہے - ہم انسان ہیں - ہم میں غلطیاں ہیں - ہم غلطیاں کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے - ہمیں اپنی غلطیوں کا اعتراف کرنا چاہیئے اور اعتراف کرتے ہوئے اپنی رہنمائی عوام سے صحافت سے بزرگان دین اور علمائے کرام سے حاصل کرنی چاہیئے- نہ کہ ہم اس معمولی سی بات کو اپنے وقار اور عزت کا مسئلہ بنالیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس ایوان میں ایسی کوئی بات ہوئی ہے تو ہمیں فراخدلی سے اسے قبول کرنا چاہیئے اور آئندہ کے لئے ہمیں احتیاط کرنی چاہیئے-

جناب سپیکر— سردار عارف رشید صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں-

وزیر زراعت— جناب والا! کارٹونسٹ کارٹون بناتے ہیں- وزراء یہ کارٹون بن چکے ہیں- وزیر اعلیٰ یہ بن چکے ہیں- لیکن جو اصل بات ہے وہ یہ ہے اس ہاؤس کو نیلام گھر کا درجہ دیا گیا ہے یہ بات قابل قبول نہیں- ہم وزراء اور ممبران بنیادی طور پر سب ایم-پی-اے ہیں - جناب عالی! آپ بھی بنیادی طور پر ایم-پی-اے منتخب ہو کر آئے ہیں- اور اس ہاؤس میں ہر ایک کی عزت یکساں ہے میں کہوں گا کہ ہاؤس کو نیلام گھر کی جانب لے جانا یا ایسی بات کرنی سراسر غلط ہے- اور کارٹون بے شک جتنے مرضی بنیں ایسی کوئی بات نہیں اب آپ دیکھیں کہ اگر میں یہاں کھڑا ہو کر کسی ممبر کے خلاف یہ کہہ دیتا ہوں کہ وہ جھوٹ بولتا ہے یا بے ایمانی کرتا ہے یہ بات صحیح نہیں ہے- اگر میں یہ کہہ دوں کہ کہ غلط بیانی کرتا ہے تو یہ بات صحیح ہے لہٰذا کارٹونسٹ نے کھلم کھلا اس ہاؤس کو نیلام گھر سے منسوب کیا ہے - یہ بات صحیح نہیں- اس کا ازالہ ہونا چاہیے اور میری گزارش ہو گی کہ اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے-

جناب سپیکر— میاں محمود احمد صاحب-

میاں محمود احمد صاحب— جناب سپیکر! میں اس بات کی تائید کرتا ہوں- جب وزیر قانون نے اس بات سے اتفاق کر لیا ہے کہ اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کئے جانے پر انہیں کوئی اعتراض نہیں ہے تو پھر اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے-

جناب سپیکر— جناب قریشی صاحب-

وزیر زکواۃ و عشر— جناب سپیکر! ابھی اس تحریک استحقاق کی دو تین حضرات نے تائید کی ہے۔اور جناب وزیر قانون نے بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کئے جانے پر انہیں کوئی اعتراض نہیں ہے ایک فاضل رکن نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت عمر کے زمانے میں اگر کوئی شخص مجمعے میں کھڑے ہو کر حضرت عمر فاروق کو ٹوک سکتا ہے تو ہم وزراء کرام کو کیوں نہیں ٹوک سکتے۔ میں فاضل رکن کا جواب دیتے ہوئے عرض کروں گا کہ تنقید برائے اصلاح تو بہت اچھی بات ہے لیکن تضحیک بری بات ہے۔ ہم بھی آپ میں سے ہی ہیں۔آپ ہماری بے عزتی یہاں پہ کر سکتے ہیں لیکن اگر عام آدمی سے ہماری بے عزتی یا تضحیک کرائیں تو اس ایوان کی بے عزتی ہو گی۔ ہم آپ کے نمائندے ہیں اور آپ کی نمائندگی کرتے ہیں۔ آپ کے ہی بھائی اور ساتھی ہیں ۔ میں ایک شعر عرض کروں گا

تم اگر ساتھ چلو جاؤں افق کے اس پار
اور تنہا تو مجھے جرات یک گام نہیں

جناب سپیکر— رانا پھول محمد خان ۔

رانا پھول محمد خان — میں یہ گزارش کروں گا کہ مجھے ان تصویروں کا تو پتہ نہیں نہ ہی میں نے کبھی سنا ہے نہ میں نے وہ کارٹون دیکھا ہے۔ لیکن میں اپنے محرک بھائی سے گزارش کروں گا کہ وہ اگر اس تحریک کو واپس لے لیں اور اس معاملے کو اتنا وسیع پیمانے پر نہ پھیلائیں تو زیادہ بہتر ہے قانونی صورت حال یہ ہے کہ اخبارات ہماری تحریک استحقاق کے زمرے میں نہیں آتے۔ صحافی کے قلم کی نوک قوم کی زبان ہوتی ہے۔ اس لئے کہ پریس کی نگران کوئی انتظامیہ نہیں ہے جس کے خلاف ہم تحریک استحقاق پیش کریں۔ اور اس کو کمیٹی کے سپرد کریں۔ پریس مکمل طور پر آزاد ہونا چاہئے اس کا گلا نہیں دبانا چاہیئے اخبارات ہمارے متعلق جو کارٹون چھاپیں جو بھی لکھیں اور جو بھی تبصرے کریں ہمیں ٹھنڈے دل سے صبر اور سکون سے برداشت کرنا چاہیئے۔ پریس اور صوبائی اسمبلی کے درمیان ہمیں رسہ کشی میں نہیں پڑنا چاہیئے۔ ہم پریس والوں سے یہ درخواست کر سکتے ہیں کہ وہ آئندہ احتیاط سے کام لیں۔ اگر ہم یہ صبر بھی نہ کر سکے تو پھر جن کے متعلق کارٹون چھپا ہے اسمبلی کے متعلق چھپا ہے یا کسی اور کے متعلق چھپا ہے مجھے علم نہیں ہے اس کو نوٹس دینا چاہیئے اور سول کورٹ میں جانا چاہیئے۔

استحقاق کمیٹی پریس کی زد میں پریس نہیں آتا اس لئے یہ میں درخواست کروں گا کہ باعزت طور پر میرے محرک بھائی کو یہ تحریک استحقاق واپس لے لینی چاہیئے اور میں نہایت ادب کے ساتھ اور بڑی عاجزی کے ساتھ یہ درخواست کروں گا کہ ہمیں رسوائی سے بچنا چاہیئے۔

جناب سپیکر— چوہدری غلام رسول صاحب ۔

چوہدری غلام رسول— میری گزارش یہی ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر ملک کے پریس کو مکمل آزادی ہونی چاہیئے۔ لیکن ہر چیز کی کوئی حد ہوتی ہیں اس سے تجاوز کرنا کسی لحاظ سے بھی بہتر نہیں ہوتا۔ مثلاً ہماری عدالتیں ہیں نیز اعلیٰ ادارہ ہے تو ہم سے بھی غلطیاں سرزد ہو سکتی ہیں۔ ہمیں بھی اپنی اصلاح کرنی چاہیئے اور ان پریس والوں کو بھی اپنی حدود سے تجاوز نہیں کرنا چاہیئے۔ جو تحریک استحقاق پیش ہوئی ہے میں اس کی حمایت کرتا ہوں اور پر زور التماس کرتا ہوں کہ آئندہ اس چیز کو نہ دہرایا جائے ہم میں نقائص ہیں ہمیں ان کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ اور جو ہمیں کمزوریاں ہیں ان کا بھی خیال رکھنا چاہیئے -

ایک معزز رکن— جناب میں رانا پھول محمد خان کی تائید کرتا ہوں ہماری ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے کہ اخبارات کو آزاد ہونا چاہیئے اور ان کو اختیار ہونا چاہیئے کہ وہ حکومت پر ہو حزب اختلاف پر بھی اسمبلی پر بھی اور عام آدمی پر بھی تنقید کرے اس لئے اس کو privilege committee میں نہیں دینا چاہیئے۔ ان کو یہ پتہ چل چکا ہے کہ ہمیں یہ چیز پسند نہیں آئی۔ لیکن ان کو یہ حق ہے کہ وہ ہر شخص کے بارے میں جو بھی وہ رائے رکھتے ہوں بیان کریں اور یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ پریس آزاد نہیں جو بری وہ رائے رکھتے ہوں بیان کریں اور یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ پریس آزاد نہیں ہوتا جس کی وجہ سے عوام الناس کو صحیح حقیقت کا political stablity کا پتہ نہیں چلتا۔ اگر پریس آزاد ہو تو میرے خیال میں ہماری Political stablity ہو گی اور اسے privilege committee . . . میں نہیں دینا چاہیئے -

وزیر خوراک و زراعت— جناب والا جہاں تک پریس کی آزادی کا تعلق ہے تو یہ موضوع زیر بحث نہیں - میں خود کہتا ہوں کہ پریس کو مکمل آزاد ہونا چاہیئے۔ یہاں تک کہ پریس مجھ پر تنقید کرے یا کسی دوسرے وزیر پر تنقید کرے تو ٹھیک ہے۔ لیکن بات ہاؤس کی اور نیلام گھر کی آ جاتی ہے تو کیا میں فاضل رکن سے پوچھ سکتا ہوں کہ وہ نیلام گھر کے ممبر ہیں؟ بات لفظوں کی ہے اور اس اسمبلی کو نیلام گھر بنا دینا یا کہہ دینا بالکل غلط ہے۔ بات آزادی کی نہیں پریس والے ہمارے بھائی ہیں پریس آزاد ہے تنقید کرے لیکن تعمیری تنقید کرے ہمیں بتائے کہ ہم نے کیا غلطیاں کی ہیں اور جہاں تک ایک ہاؤس کو نیلام گھر کا نام دے دیا جاتا ہے یہ غلط ہو جاتی ہے میں فاضل دوستوں سے یہ پوچھوں گا کہ کیا آپ اس اسمبلی کو نیلام گھر بنانا چاہتے ہیں؟ اس لئے میری گزارش ہے کہ اس معاملے کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

رانا پھول محمد خان— اسے کوئی ایسا انا کا مسئلہ نہیں بنانا چاہیئے جیسا کہ میرے وزیر موصوف نے مجھے مخاطب کیا ہے۔ آپ اجازت بخشیئے میں ان کا جواب دے دوں۔ اس معاملے کو ہمیں جھگڑے میں نہیں ڈالنا چاہیئے۔

جناب سپیکر۔ رانا صاحب آپ اس پہ بات کر چکے ہیں۔ سردار نصر اللہ دریشک صاحب کچھ کہنا چاہیں گے ؟

سردار نصراللہ خان دریشک جناب والا میں اس تحریک کے حق میں اپنی گزارش پیش کرنا چاہتا ہوں ہمارے دل میں پریس کا بے حد احترام ہے ہم پریس کو آزاد دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور ہم پریس کو باوقار بنانا چاہتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات جناب والا ہمارے پریس والے بھائی کوئی خبر بغیر تصدیق کئے شائع کر دیتے ہیں ان کی خدمت میں پر زور اپیل کرتا ہوں کہ کوئی تصویر چھاپنے یا کوئی خبر دینے سے پہلے خدا کے واسطے اس کی تصدیق تو کر لیا کریں۔ میں اپنے ذاتی دو تجربات آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں کہ اسی روز نامہ جنگ کے پہلے صفحہ پہ ایک خبر چھپی کہ سردار نصر اللہ خان دریشک کا ٹیلی فون کاٹ دیا گیا ہے۔ پوری ایک سرخی لگا کر تین کالموں میں خبر چھاپی گئی اس کے جو مضمرات ہیں ان پر سے میں پردہ نہیں اٹھانا چاہتا۔ کیونکہ پریس والے بھائیوں کا میرے دل میں بے حد احترام ہے۔ حالانکہ میرا ٹیلی فون کنکشن نہیں کاٹا گیا تھا میں نے محکمہ ٹیلی فون والوں سے باقاعدہ لکھوا بھی لیا تھا کہ میرا ٹیلی فون نہیں کاٹا گیا۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ آپ بھی کہنے کے خلاف ہرجانے کا دعوی کریں۔ لیکن پریس کے احترام کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور یہ سوچتے ہوئے کہ ان کے ساتھ مجھے اس قسم کا سلسلہ نہیں کرنا چاہیئے میں نے ہرجانے کا دعوی نہیں کیا۔ پھر ایک خبر چھپی کہ میرے خلاف زرعی اصلاحات کے تحت انکوائری ہو رہی ہے اور ایف آئی۔اے کا ایک ایس پی موقع پر وہاں پہنچ گیا ہے اور ایف آئی۔اے زرعی اصلاحات میں گڑبڑ کی انکوائری کر رہی ہے۔ حالانکہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں تھی جناب والا۔ چند دنوں کی بات ہے 9 محرم کو ہمارے راجن پور میں ایک پریس رپورٹر نے ایک مجسٹریٹ صاحب کو ٹیلی فون کیا کہ فلاں آدمی اپنے چوبارے پہ ایک فاحشہ عورت کو لے کر زنا کا مرتکب ہو رہا ہے اور آپ فوراً پہنچ جائیں۔ وہ مجسٹریٹ وہاں گیا اس کے ساتھ بار کا صدر بھی تھا گیا اور وہاں کے دیگر معززین بھی ساتھ گئے اور چوبارے پر چھاپہ مارا گیا دیکھا تو وہ شخص ایک سید تھا اور اس کی اپنی بیوی تھی۔ بار کے صدر نے بھی تصدیق کی کہ یہ میری ماموں زاد بہن ہے اور یہ میرا بھائی ہے ان پریس والوں کے خلاف قذف کا پرچہ ہوا سیشن کورٹ نے ان کی ضمانت نامنظور کی میں نے مجسٹریٹ سے پوچھا اور کہا کہ تمہیں تسلی بھی تھی تمہیں پتا بھی تھا کہ یہ بات غلط ہے تم نے وہاں پھر کیوں گئے۔ وہ کہنے لگا کہ مجھے نہوں نے فون کیا تھا اگر میں چھاپہ نہ مارتا تو دوسرے دن ایک لمبی سرخی اخبار میں لگ جاتی کہ مجسٹریٹ بھی قمار بازی کا اور زنا کاری کے اڈہ کا سرپرست ہے کہ اسکو چلانے میں ساتھ شامل ہے

جناب والا میں آپکی خدمت میں پرزور اپیل کرتا ہوں کہ اگر پریس کو کھلی چھٹی دے دی جائے تو اسکا برا نتیجہ نکلنے کا بہت ہے ایسے واقعات ہیں جن میں سرکاری ملازمین بھی

ملوث ہو سکتے ہیں لہذا اس قسم کی چیزوں کی حوصلہ شکنی کرنی چاہئے۔ صحافی ہمارے بزرگ ہیں ہمارے بھائی ہیں اور ہمارے لیے قابل احترام ہیں۔

جناب والا ۔ گذشتہ دنوں میرے اپنے متعلق پریس میں خبر آئی کہ میں نے آزاد گروپ قائم کر لیا ہے چھاپنے والے صاحب سے جب میں نے پوچھا کہ یہ آپکو کس نے بتایا ہے ۔کہنے لگے آزاد گروپ تو ہونا چاہئے۔ میں نے کہا ہونا چاہئے یہ دوسری بات ہے۔ آپ برائے مہربانی کوئی خبر چھاپنے سے پہلے اسکی تصدیق تو کر لیا کریں۔ میں آپکے توسط سے اس ہاوس کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں آپ نے اگر اس قسم کا Blank cheque دے دیا ۔ صحیح بات ہے پھر اس کے ساتھ یہ بھی رکھیں کہ اگر کوئی غلط خبر چھپتی ہے ان کی accountability بھی ہونی چاہئے آزاد پریس ہم ضرور مانتے ہیں لیکن اس قسم کا پریس ہم بالکل نہیں چاہتے کہ وہ جو جی چاہے چھاپتا رہے اور کیچڑ اچھالتا رہے۔ لوگوں کی پگڑی اچھالتا رہے یہ چیز نامناسب ہے۔ میں آپ کے توسط سے اس ہاؤس کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں کہ کہیں آپ کو line draw کرنی پڑے گی ۔ اگر line آپ draw نہیں کریں گے تو پھر آپ اسمبلی کے ممبر ہیں آپ کے ساتھ شائد وہ اس قسم کی بات نہ کریں لیکن بہت سارا جو مظلوم طبقہ بیٹھا ہوا ہے لابی میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ سرکاری ملازمین جو ہیں میں حقیقتا عرض کرتا ہوں ان کے ساتھ بھی اس قسم کی چیزیں میرے نوٹس میں ہیں پریس والے جو ہیں اگر ان کے حسب منشا کوئی سرکاری ملازم کام نہ کرے پھر اسکے خلاف بھی اس قسم کی خبریں اچھالتے ہیں۔ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں انصاف کے تقاضے پورے کرنے کیلئے سرکاری ملازمین کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔

جناب والا ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ کوئی نہ کوئی آپ ایسا لائحہ عمل مرتب کریں کہ پریس کی آزادی بھی برقرار رہے لیکن پریس کو کھلی چھٹی بھی نہیں ملنی چاہئے کہ وہ غلط قسم کی باتیں کریں۔

راجہ خلیق اللہ خان۔ جناب والا میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ میرے ایک محترم ممبر نے یہ کہا ہے کہ میں نے وہ کارٹون دیکھا نہیں ۔ بغیر دیکھے انہوں نے اتنی لمبی چوڑی تقریر کردی ۔ اگر انہوں نے یہ کارٹون دیکھ لیا ہوتا تو شائد یہ سوال نہ اٹھاتے۔ اس میں اسمبلی کی تضحیک ہوئی ہے۔اسمبلی کو بڑا بھلا کہا گیا ہے نہ کہ راجہ خلیق اللہ خان کو یا کسی اور کو اگر میں غلط کام کرتا ہوں اخبار والے اسکو اچھالیں لیکن جس طرح انہوں نے اسمبلی کو نیلام گھر بنایا ہے مجھے اس پر اعتراض ہے یہاں ہم اتنے نیچے آگئے ہیں کہ ہمارا مقابلہ نیلام گھر سے ہو رہا ہے۔ آج نیلام گھر سے کیا تو کل خدانخواستہ کسی اور سے کر دیں گے ۔ خدا کیلئے کم از کم ان کا احتساب کیجئے میں خود سب سے زیادہ آزادی صحافت کا قائل ہوں۔ لیکن یہ نہیں کہ ہم اس اسمبلی کی تضحیک بھی کریں اور برداشت بھی

کریں اور پھر مسکرا بھی دیں میں یہ عرض کروں گا کم از کم آپ اس کو دیکھ تو لیں۔

چوہدری نعیم حسین چٹھہ - جناب سپیکر پیش کردہ تحریک استحقاق پر تمام اطراف سے خاصی مدلل گفتگو ہوئی جناب لاء منسٹر نے آزادی صحافت اور آزادی پریس کیلئے خاصی اچھی advocacy کی ہے لیکن میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ آزادی کچھ اخلاقی پابندیوں کے تحت ہوتی ہے۔ اسکی کچھ Limitation ہوتی ہے آزادی ہر ایک کو ہے لیکن وہ کسی دوسرے کو تکلیف تو نہیں پہنچا سکتا یہ اس کی آزادی نہیں ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آزادی صحافت کو اسلئے روکا رکھنے ہوئے وہ اخبار جس کا شمار ملک کے بہتر اور بہت بڑے اخباروں میں ہوتا ہے اپنے اس قسم کی صحافت نہیں کرنی چاہئے تھی۔ یہ اسکے نام وقار کے خلاف ہے۔ صحافت یا وزیروں کا اس طرح تمسخر اڑانا مناسب نہیں۔ لہذا ہمیں کچھ نہ کچھ اس پر پابندی عائد کرتے ہوئے پریس کو اپنے آداب کے اندر رہنے کیلئے ہدایت کرنی چاہئے تاکہ وہ اس قسم کے منتخب ہاؤس کا اور وزرا کا تمسخر نہ اڑائیں۔ سارے لوگوں کی عزت کرنی چاہئے۔

(نعرے ہائے تحسین)

جناب سپیکر صاحبان کیا خیال ہے کہ اسکو پروولیج کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے ؟

آوازیں۔ پروولیج کمیٹی کے پاس اسکو بھیجا جائے۔

جناب سپیکر - اس تحریک استحقاق کو پروولیج کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

(نعرے ہائے تحسین)

اور کمیٹی دو ماہ کے اندر یعنی 60 دنوں کے اندر اسکا فیصلہ کرے گی۔

میاں محمد اسحاق۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر میں نے کل پوائنٹ آف آرڈر پر وضاحت چاہی تھی کہ جناب والا یہ جو آپ تحریک التوا take up کر رہے ہیں یہ کسی ترتیب یا ضابطے کے تحت کر رہے ہیں یا جناب اپنے اختیارات استعمال کر رہے ہیں میں آپکی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہوں گا کہ جو میں نے آپکی خدمت میں تحریک التوا کار پیش کی تھی اسکو اول نمبر الاٹ کیا گیا تھا۔ آپ اور معزز وزیر قانون اس سے پہلے ایک اخباری بیان جاری کر چکے تھے کہ ہمارے پاس صرف ایک تحریک التوا آئی ہے اور ہم اسکے متعلق بحث کرنے کیلئے موقع دیں گے۔ جناب سپیکر باوجود بار بار اصرار کرنے اور التجا کرنے کے تحریک نمبر ایک کو جان بوجھ کر زیر التواء رکھا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ میرا استحقاق ہے جو آپ نے گناہ قتل ہوئے تھے ان کیلئے مسئلہ پیش کرنا چاہتا تھا اور اس میں رکاوٹ پیدا کر کے اس تحریک التوا کار کو پیش نہ کرنے دیا گیا۔

جناب سپیکر - آپ اصل بات پر آئیں۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ آپکی تحریک التوا نمبر ایک پر آئی تھی جسے کو موخر کر دیا گیا ہے۔

میاں محمد اسحاق۔ آپ نے اسکو موخر کرتے وقت یہ فرمایا تھا کہ جب ہم 16 تاریخ کو تحریک التوائے کار پر بحث کریں تو ان حضرات کو جن کی تحریک التوا آئی ہیں بولنے کا موقع دیا جائیگا۔

جناب سپیکر ۔ میاں صاحب آپکی بات ہوچکی ہے۔ مجھے اسکا جواب دینے کی اجازت دیجئے .. .. چودھری صاحب ایک بات کا فیصلہ ہو جانے دیجئے۔ میاں صاحب آپ کا پوائنٹ آف آرڈر درست ہے۔ بلا شبہ آپ کی تحریک التوا نمبر ایک پر رکھی ہوئی تھی ۔ میرے پرائیویٹ سیکرٹری سے اس سلسلے میں کچھ کوتاہی ہوئی ہے جو مجھے پوائنٹ آوٹ نہیں کر سکے۔ اس کے لئے ہم آپ سے معذرت خواہ ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین) اور آج اہم عامہ کی صورت حال پر عام بحث میں سب سے پہلے آپ کو دعوت دوں گا۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی—جناب سپیکر، میں نے پرسوں ایک تحریک التوا پیش کی تھی۔ از راہ کرم یہ فرمائیں کہ اس کی باری کب آئے گی؟

جناب سپیکر— تشریف رکھیں۔ آپ کو بتا دیا جائے گا۔

مجالس قائمہ کی رپورٹیں

چوھدری غلام رسول— جناب سپیکر میں آپ سے مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ پیش کرنے کی اجازت چاھتا ھوں۔ وہ اسٹامپ بل کے بارے میں ہے ۔

سید فخر دین شاہ — جناب سپیکر میں بھی تعلیمی کمیٹی کی رپورٹ پیش کرنے کی اجازت چاھوں گا۔

چوھدری غلام رسول— جناب سپیکر، میں مسودہ قانون (ترمیم) تنخواھیں بھتہ جات و مراعات سپیکر صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1985ء پر مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ پیش کرتا ھوں۔

جناب سپیکر — رپورٹ پیش ھوئی۔

چوھدری غلام رسول— میں مسودہ قانون (ترمیم) تنخواھیں بھتہ جات و مراعات ڈپٹی سپیکر صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1985ء پر مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ پیش کرتا ھوں۔

جناب سپیکر— رپورٹ پیش ھوئی۔

چوھدری غلام رسول— میں مسودہ قانون (ترمیم) تنخواھیں بھتہ جات و مراعات وزرا پنجاب بابت 1985ء پر مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ پیش کرتا ھوں

جناب سپیکر— رپورٹ پیش ھوئی۔

چوھدری غلام رسول ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم) تنخواھیں بھتہ جات و مراعات برائے اراکین صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1985ء پر مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ پیش کرتا ھوں۔

جناب سپیکر۔ رپورٹ پیش ھوئی۔

چوھدری غلام رسول۔ شکریہ جناب ۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا میں ایک ترمیم زبانی پیش کرنا چاھتا ھوں۔ اس مسودہ قانون میں تنخواھوں کی بجائے الاونس بڑھائے جائیے۔ تنخواہ کا لفظ صرف ملازم کے لئے مستعمل ھوتا ھے۔ وزراء پر عائد ھوتا ھے لیکن اراکان اسمبلی پر نہیں۔ ھم تنخواہ دار ملازم نہیں ۔ اس لئے سیلریز یا تنخواہ کا لفظ حذف کر دیا جائے اور اسے آنریریم (اعزازیہ) تحریر فرما دیا جائے تو بہتر ھو گا ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور۔ رانا صاحب فرمائیں گے کہ کون سے قانون کے تحت یہ ترمیم چاھتے ھیں؟

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا ھم ملازم سرکار نہیں ھیں۔ ھمیں اعزازیہ ملتا ھے تنخواہ نہیں ملتی۔

جناب سپیکر۔ اس میں کوئی شک نہیں۔

رانا پھول محمد خان ۔ اگر آپ تنخواہ لیں گے تو پھر آپ قوم کے منتخب نمائندے نہیں کہلا سکتے۔ اور ملازم سرکار انتخابات میں حصہ نہیں لے سکتا۔ اگر ممبر بننے کے بعد وہ ملازم ھو جائے تو رکنیت سے محروم ھو جائے گا۔

جناب سپیکر۔ رانا صاحب آپ چیئر کو ایڈریس کریں۔ براہ راست گفتگو کی اجازت نہیں۔ اگر آپ کوئی ترمیم تجویز کرنا چاھتے ھیں تو اس کے لئے تازہ نوٹس دیں۔

سید فخر دین شاہ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم) جامعہ پنجاب بابت 1985ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ پیش کرتا ھوں

جناب سپیکر۔ رپورٹ پیش ھوئی۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا ھمیں اس سے پہلے جو رپورٹ ملی تھی وہ بھی انگلش میں تھی اور یہ رپورٹ بھی انگلش میں ملی ھے۔ ھم تو انگریزی نہیں جانتے ۔ اگر کسی دوسری زبان میں رپورٹ دینی ھے تو عربی زبان میں پیش کی جائے جو اسلامی زبان ھے۔ اب اس بدیشی زبان کو چھوڑا جائے اور قومی زبان اردو ھی میں رپورٹ پیش کی جائے۔ اس کے لئے پہلے بھی استدعا کی گئی تھی لیکن اس کی پابندی نہیں کی جاتی

جناب سپیکر۔ مولانا صاحب آپ تھوڑا سا حوصلہ فرمائیں ۔ دوسرا آدمی اردو میں رپورٹ تقسیم کر رھا ھے ۔

سید فخر دین شاہ— میں مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور بابت 1985ء پر مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر—رپورٹ پیش ہوئی۔

سید فخر دین شاہ— میں مسودہ قانون (ترمیم) جامعہ اسلامیہ بہاول پور بابت 1985ء پر مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر— رپورٹ پیش ہوئی۔

سید فخر دین شاہ— میں مسودہ قانون (ترمیم) بہاوالدین زکریا یونیورسٹی بابت 1985ء پر مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر— رپورٹ پیش ہوئی۔

سید فخر دین شاہ— بہت شکریہ جناب۔

جناب اللہ یار خان— میں مسودہ قانون (ترمیم) زرعی ترقیاتی یونیورسٹی فیصل آباد بابت 1985ء پر مجلس قائمہ برائے زراعت و منصوبہ بندی و ترقیات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر— رپورٹ پیش ہوئی۔ اب ہم تحریک التوا لیتے ہیں۔ نمبر 10 پر نجمہ تابش الوری صاحبہ کی تحریک التوا ہے۔

پانچ لاکھ روپے کی امدادی اشیائے خوردنی کا ضیاع

بیگم نجمہ تابش الوری— میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔مسئلہ صوبائی حکومت کی غفلت کے نتیجے میں پانچ لاکھ روپے کی امدادی اشیائے خوردنی کے ضیاع سے پیدا شدہ صورت حال سے متعلقہ ہے۔ روزنامہ نوائے وقت (5۔اکتوبر 1985ء) 9 سال قبل علی پور (ضلع مظفر گڑھ) کے سیلاب زدگان کے لئے عالمی ادارہ خوراک سے پانچ لاکھ روپے مالیت کی اشیائے خوردنی موصول ہوئی تھیں جو مستحقین میں تقسیم ہونے کی بجائے سرکاری گودام میں پڑے پڑے خراب اور ناقابل استعمال ہو گئیں۔ متعلقہ حکام نے اب انہیں تلف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

جناب والا اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ فوری تحقیقات کی جائے۔ کیونکہ ہم لوگ گداگر بھی ہیں اور ہم نے امدادی اشیائے خوردنی حاصل بھی کیں ان کو مستحقین میں تقسیم نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟ میں چاہتی ہوں کہ اس مسئلے پر فوری بحث کی جائے۔

وزیر مال — جناب سپیکر — میں اس تحریک کی مخالفت کرتا ہوں۔ یہ تحریک حقائق سے ہٹ کر ہے۔ اصل میں نیوزی لینڈ سے دودھ درآمد ہوا تھا جو سیلاب زدگان کی امداد کے

لئے تھا۔ لیکن جب اس دودھ کی میڈیکل رپورٹ حاصل کی گئی تو اس میں سے کچھ دودھ خراب نکلا جو نا قابل استعمال اور صحت کے لئے مضر تھا۔ جو دودھ قابل استعمال تھا وہ مستحقین میں تقسیم کر دیا گیا۔ باقی کا دودھ ضائع کر دیا گیا۔ اس کے اصل حقائق یہ ہیں۔

بیگم نجمہ تابش الوری— جناب والا میں آپ کی اس بات سے متفق نہیں ہوں چونکہ ہم نے یہ اشیاء خوردنی 9 سال قبل وصول کی تھیں آج آپکو پتہ چل رہا ہے کہ وہ خراب تھیں اور اس میں سے جو ٹھیک تھیں وہ تقسیم کر دی گئیں تھیں وہ اسی وقت پوری کیوں تقسیم نہیں کی گئی اور اس وقت عالمی ادارے کو کیوں نہیں کہا گیا کہ آپ نے یہ اشیائے خوردنی خراب بھیجی ہیں اور وہ واپس کر دی جاتیں تاکہ ہم لوگ اس لعنت سے جو ہم نے بھیک مانگی تھی اس سے تو بچ جاتے۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ— جناب والا آپ ان کو کہیں کہ یہ چیئر کو خطاب کریں کیونکہ اس وقت وزیر صاحب زیر عتاب ہیں۔

بیگم نجمہ تابش الوری— نہیں۔ وزیر صاحب بالکل زیر عتاب نہیں ہیں میں تو چیئر کو خطاب کر رہی ہوں وزیر صاحب بھی ہمارے بھائی ہیں میرا مقصد یہی ہے کہ حکومت کا جو نقطہ نگاہ ہے وہ ہمارے سامنے آئے اور اگر کوئی انتظامی خرابی ہے تو آئندہ اس قسم کی کوئی بات پیدا نہ ہو۔

وزیر مال — محترمہ کو شاید اسکے صحیح حقائق معلوم نہیں ہیں۔

جناب سپیکر— بیگم صاحبہ آپ بات کر چکی ہیں۔

وزیر مال— میں نے یہ کہا تھا کہ محترمہ کو صحیح حقائق معلوم نہیں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو قابل استعمال دودھ تھا وہ تقسیم کیا گیا اور اگر محترمہ چاہیں تو میں انکو پوری تفصیل بتا سکتا ہوں جو صحیح حالت میں تھا وہ لوگوں کو دے دیا گیا تھا جو صحت کے لئے خراب تھا وہ نہیں دیا گیا تھا یہ دراصل امدادی تھا جو خراب تھا اسکو ضائع کر دیا گیا تاکہ لوگوں کی صحت پر برا اثر نہ پڑے۔

بیگم نجمہ تابش الوری— جناب والا حکومت کا تو نقصان نہیں ہوا یہ تو ملک اور قوم کا نقصان ہوا ہے۔ اور یہ 9 سال قبل کی بات ہے اگر آپ کے پاس اعداد و شمار موجود ہیں تو میں چاہتی ہوں کہ آپ انکو ایوان میں پیش کریں۔

چوہدری محمد صدیق سالار— جناب سپیکر ۔ اس وقت جب یہ اشیاء آئیں تو اسوقت انکے شوہر ایم۔پی۔اے تھے تو اس وقت انہوں نے یہ تسلیم کر لیا۔

بیگم شاہین منور احمد —پوائنٹ آف آرڈر—جناب سپیکر یہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب ہیں میں آپ کے توسط سے ان سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا پارلیمانی آداب میں سپیکر کی طرف سے اشارہ کر کے بولنا درست ہے ؟ آپ تھوڑا سا اس چیز کو بھی چیک کیجئے— ہم اگر یہاں

خواتین ہیں تو یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر کرکے بولیں ۔ اشارہ کر کے نہیں بول سکتے جناب سپیکر میں آپ سے مخاطب ہوں وہ مجھ سے مخاطب ہیں انکو رولز اینڈ ریگولیشن ضرور سکھائیں (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر — آرڈر پلیز آرڈر پلیز—آرڈر پلیز —

مولانا منظور احمد چنیوٹی ۔ جناب سپیکر مجھے افسوس ہے کہ اس مسئلے پر جناب سپیکر صاحب جانبے خاموش رہتے ہیں ۔ اس بات پر مجھے افسوس ہے کہ آپ کوئی رولنگ نہیں دیتے— میں نے اس دن بھی عرض کیا تھا کہ جو قرآنی احکام ہیں اسلامی احکام ہیں آپکو اس کے متعلق کچھ نہ کچھ ہدایات ضرور دینی چاہئیں ۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر ۔ آپ ایسے مذاق نہ بنایا کریں استہزا نہ بنایا کریں بعض ارکان محض ناجائز حمایت کرتے ہوئے ایک اسلامی حکم کو استہزا بنا دیتے ہیں ۔ میں نے قرآن کریم کی آیت پڑھی ہے احادیث پڑھی ہیں یہ سب ہماری معزز مائیں بہنیں اور بیٹیاں ہیں یہ بھی مسلمان ہیں اور قرآن کریم کو یہ بھی تسلیم کرتی ہیں ۔ میں نے اس دن سورۃ احزاب کی آیت سنائی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا ۔

قل یا ایہا النبی کل ازواجک بناتک ۔ و النسائک المومنین

اپنے چہروں پر اوڑھنی ڈالا کریں یہ حضور کی بیویوں کے متعلق حکم ہے جو ہماری سب کی مقدس مائیں ہیں ۔ ہمارے حضور کی بیٹیوں کے لئے بھی یہی حکم ہے میں نہیں سمجھتا کہ ہماری محترم خواتین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں اور انکی بیٹیوں سے زیادہ محترم اور مقدس ہیں یہ حکم سب کے لئے ہے اور میں معزز اراکین کی خدمت میں گذارش کروں گا بجائے اس کے کہ آپ کسی دینی اور شرعی بات کی تائید کریں آپ اس پر تنقید کرتے ہیں اور بیجا حمایت کرتے ہیں یہ غلط ہے اور یہ نہیں ہے کہ میں ان کی طرف دیکھتا رہتا ہوں آپ سب ان کو دیکھتے رہتے ہیں ۔ اور میں تو صرف اس وقت ٹوکتا ہوں کہ جب وہ شریعت کی خلاف ورزی کرتی ہیں میں تو اتنا عرض کروں گا ۔

سب ہی مجھکو کہتے ہیں کہ نیچی رکھو نظر اپنی
کوئی ان کو نہیں کہتا کہ نہ نکلیں یوں میاں ہوکر

محترمہ خورشیدہ بیگم — جناب سپیکر محترم اعتراف ہے کہ مولانا صاحب انتہائی عالم فاضل ہیں اور اسلام کی باتیں کرتے ہیں اور اس پر عبور رکھتے ہیں لیکن بعد افسوس یہ کہنا پڑتا ہے جب بھی کوئی خاتون کھڑی ہوتی ہے مولانا صاحب کو ایک سیکنڈ میں کیسے پتہ چل جاتا ہے کیونکہ اسلام میں عورتوں کے ساتھ مردوں کو بھی کہا گیا ہے کہ وہ اپنی نظر نیچی رکھیں انکو ایک سیکنڈ میں کیسے پتہ چل جاتا ہے کہ فلاں کے سر پر دوپٹہ ہے نہیں ہے

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر. No interruption pl. آرڈر پلیز

محترمہ خورشید بیگم—جناب سپیکر میں اس بات کا اعتراف کرتی ہوں کہ مولانا عالم فاضل ہیں اور میرے اور بھی بہت سے بھائی ہیں میں تو بہت کم عالم ہوں انکو چاہئے کہ اسلام کے قوانین کی اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرمان کی تعمیل کریں— لیکن اسکے ساتھ ساتھ یہ کہ ایک سیکنڈ میں مولانا صاحب کی نظریں اٹھ جاتی ہیں یہ یہ صحیح نہیں ہے—

جناب محمد افضل چن — پوائنٹ آف آرڈر —

جناب سپیکر —کیا آپ پوائنٹ آف ارڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب محمد افضل چن - جی ہاں - جناب سپیکر بات یہ ہے کئی دنوں سے یہ باتیں ہو رہی ہیں اور خاص طور پر یہ دن اس عامہ پر بجٹ کے دن تھے لیکن جو کارروائی ہم سن رہے ہیں اسکو سننے کے بعد مجھے بہت افسوس ہوتا ہے میں نے پہلے دن یہ عرض کیا تھا کہ خدا کے لئے قرآن پاک کی جو آیات کو اپنی مرضی کے تابع نہ کیا کریں مولانا صاحب نے جو باتیں کہیں وہ بالکل صحیح ہیں جناب والا میری بہنوں کو اس پر بالکل وہم نہیں ہونا چاہئے کیونکہ انہوں نے ہدایت کی ہے میری اتنی عرض ہے کہ ہر آدمی کو اپنا محاسبہ کرنا چاہئے جب کبھی بات ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ فلاں بیوروکریٹ کر رہا ہے - میں اپنے بھائیوں سے پوچھتا ہوں کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور ہمارے پریس والے جو ہمارے اوپر بیٹھے ہیں یہ کیا کر رہے ہیں۔ جب کسی نے لگام کو لگام دینی ہو تو یہ کہتے ہیں کہ فلاں اخبار کو آزادی ہونی چاہئے اور کبھی اخبارات میں جناب نوائے وقت امروز اور مشرق ہے —کبھی کسی نے ایسا نہیں کیا .....

جناب سپیکر آپ relevent بات نہیں کر رہے ہیں—

جناب محمد افضل چن—کبھی کسی کا کارٹون ہوتا ہے ہمیشہ انصاف سے کام لینا چاہئے

جناب سپیکر—آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپکا پوائنٹ آف آرڈر کیسے بن گیا—

جناب محمد افضل چن — آپ کو انصاف سے کام لینا چاہئے چاہے کوئی بھی ہو اگر آپ انصاف نہیں کریں گے تو یہ ہاوس نہیں چل سکے گا —اور جناب والا یہ بار بار آئیتیں پڑھی جاتی ہیں — (قطع کلامیاں)

بات تو یہ ہے کہ جب کسی کے خلاف کوئی شکایت ہو تو ہمیں اپنے سسٹم کے تحت اسکو نپٹانا چاہیے — Please take your seat.

جناب سپیکر آپکا پوائنٹ آف آرڈر غیر متعلقہ ہے—

آپ تشریف رکھیں (قطع کلامیاں)—

جناب محمد افضل چن — کوئی بھی ممبر اٹھ کر میری زندگی پر اعتراض کرے تو میں ان جھوٹے شہنشاہوں کو پاش پاش دیکھنا چاہتا ہوں یہ روزانہ ہوتا ہے کہ اسلام ایسا کرتا ہے اسلام ویسا کرتا ہے اس طرح ہمارا استحقاق مجروح ہو رہا ہے ہمیں یہ سمجھ نہیں آتا کہ ہمارا استحقاق کیا ہے یہ پتہ نہیں کہ ہمارا استحقاق کسطرح مجروح ہوتا ہے میری صرف اتنی استدعا ہے کہ خدا کے لئے ہمیں اسلام پر چلنا چاہئے جو سارے بھائیوں کو انصاف دیتا ہے۔ جھوٹی باتوں سے اجتناب کرنا چاہئے اور سچ باتوں پر عمل کرنا چاہئے

جناب سپیکر — آپ کے اس پوائنٹ آف آرڈر پر ایک شعر آپ کی خدمت میں عرض کیا جا سکتا ہے :

اس سادگی پر کون نہ مر جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

جناب محمد افضل چن — جناب والا میرا ذہن یہ ہے اور میں یہ کہتا ہوں ——

جہاد فی سبیل اللہ کی ہم تفسیر کرتے ہیں
مٹا کر زندگی ہم موت کی تسخیر کرتے ہیں
سماعت ہے تو سن تاریخ اٹھا کر شہادت پر
لب خاموش سے الفاظ بھی تحریر کرتے ہیں
حیات جاوداں تاج پہناتی ہے موت ان کو
تہہ خنجر جو ادا سنت شبیر کرتے ہیں
بدل سکتا ہے رخ تقدیر کا تدبیر کی جانب
خلوص دل سے جب ہم کوئی تدبیر کرتے ہیں

جناب سپیکر ۔ ماشاءاللہ ۔

(قطع کلامیاں)

بیگم نجمہ تابش الوری — پوائنٹ آف آرڈر — جناب والا میں اس تمام کارروائی کے بارے میں اپنے صحافی بھائیوں سے التماس کرتی ہوں کہ کل وہ اخبار میں اس اجلاس کے بارے میں اس کو مچھلی مارکیٹ نہ کہہ دیں یا لکھ دیں —

(قطع کلامیاں)

چوہدری محمد صدیق سالار — جناب والا یہ مچھلی مارکیٹ نہیں ہے — یہ پنجاب اسمبلی ہے اور یہ پنجاب اسمبلی رہے گی آپ الفاظ واپس لیں —

بیگم نجمہ تابش الوری۔ جناب والا میں نے التماس کی ہے کہ وہ ایسے الفاظ نہ لکھیں کیونکہ کل انہوں نے نیلام گھر بنا دیا تھا اور آج اس تمام کارروائی کو کچھ اور بھی یہ بنا سکتے ہیں میں نے تو ان سے التماس کی ہے ۔

وزیر مال ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا میں آپ کی توجہ رول نمبر 60 کی طرف مبذول کرا دونگا۔

"A motion for an adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of recent and urgent public importance may be made with the consent of Speaker."

ان کی تحریک التوا اس زمرے میں نہیں آتی۔ اور جس اخباری خبر کو انہوں نے اپنی تحریک کی بنیاد بنایا ہے وہ بھی درست نہیں ہے۔ اس لئے میں آپ کی مخالفت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر ۔ متعلقہ وزیر صاحب کی رائے کے بعد بیگم صاحبہ کی اپنی تحریک التوا کے بارے میں کیا فرمائیں گی ؟

بیگم نجمہ تابش الوری جناب والا میں نے ایک اخباری خبر کو بنیاد بنایا ہے کیونکہ ہم سب لوگ اخبار پڑھتے ہیں اور اخبارات کے ذریعے ہمیں آگاہی ہوتی ہے کہ ہمارے ملک میں کیا کب اور کہاں ہو رہا ہے لہذا وہ کہتے ہیں کہ یہ اخباری خبر غلط ہے تو پھر میں اخبار والوں سے پوچھ کر ہی بتاؤنگی کہ انہوں نے یہ اعداد وشمار کہاں سے حاصل کئے تھے

جناب سپیکر ۔ آپ اس تحریک التوا کے بارے میں کیا فرماتی ہیں ؟

بیگم نجمہ تابش الوری ۔جناب والا اس کو ذارملتوی کر دیا جائے اور آئندہ اجلاس میں اس پر غور کیا جائے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر ۔ لاء منسٹر صاحب اس پر کچھ کہنا چاہیں گے ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر۔ اس تحریک التوا کے دو ہی پہلو تھے ایک وہ جو میرے معزز وزیر مال نے ارشاد فرمایا اور جس کی یہ ہسٹری بتائی گئی کہ جو دودھ آیا تھا اس میں سے جو صحت کے لئے موزوں تھا اسے استعمال کر لیا گیا اور وہ دودھ جو صحت کے لئے مضر تھا اس کو ضائع کر دیا گیا۔ اس لحاظ سے میرے خیال میں حکومت نے یا حکومت کے اس ادارے نے ایسی کارکردگی دکھائی ہے کہ سیلاب زدگان کو ایسا دودھ جو قابل استعمال نہیں تھا اسے استعمال نہیں کرنے دیا بلکہ اسے چیک کرکے ضائع کیا گیا۔ دوسری بات جو اس کی admissibility کی ہے اس کے متعلق تو خود محرک نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ یہ مسئلہ نوسال پرانا ہے اس لحاظ سے بھی یہ admissibility میں نہیں آتا۔ میرا یہ خیال ہے کہ میری محترم بہن اس تفصیل کے بعد جو کہ وزیر موصوف نے ارشاد فرمائی اور جو کہ بالکل درست ہے کہ اس میں سے جو دودھ قابل استعمال تھا اسے استعمال کر لیا گیا اور جو قابل استعمال نہیں تھا اسے ضائع ہی کرنا چاہیے تھا یہ تو قابل تحسین کارکردگی ہے۔ اس لئے وہ اسے پریس نہ فرمائیں اور اس پر وہ زور نہ دیں تاکہ آگے سارا وقت بچ جائے۔

بیگم نجمہ تابش الوری ۔ جناب والا وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ یہ نوسال کا واقعہ ہے لیکن متعلقہ حکام نے اب اسے تلف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لفظ "آپ" پر غیور فرمائیے

جو کہ حال ہی کا واقعہ بنتا ہے۔ لہذا اگر وزیر موصوف یہ یقین دلائیں کہ آئندہ کسی بھی محکمے میں اس قسم کی کوئی کوتا ہی نہیں ہوگی تو میں اپنی تحریک التوا پر زور نہیں دونگی

وزیر قانون ۔ شکریہ مہربانی ۔

وزیر مال (جناب محمد اقبال) جناب والا میں محترمہ کو یقین دلاتا ہوں کہ ایسی کوتاہی نہ ہوئی ہے اور نہ انشاء اللہ آئندہ ہوگی ۔

جناب سپیکر ۔ تو محترمہ نجمہ تابش صاحبہ اپنی تحریک التوا کو پریس نہیں کرتیں جناب ممتاز حسین صاحب اپنی تحریک التوا نمبر ۳۰ پڑھیں گے ۔

کچی آبادیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق کی فراہمی

جناب ممتاز حسین۔ جناب والا میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہونگا کہ اہمیت رکھنے والے ایک اہم اور فوری قومی مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔مسئلہ یہ ہے کو حکومت پنجاب نے کچی آبادی کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دینے کا جو فیصلہ کیا ہے وہ انتہائی قابل تحسین ہے لیکن اس سلسلے میں کچی آبادیوں کے مکینوں کو درپیش مسائل اتنے زیادہ اور اس قدر پیچیدہ ہو چکے ہیں کہ امکان ہے کہ یہ قدم جو کہ غریب عوام کو گھر بسانے کے لئے اٹھایا گیا ہے مقامی طور پر درپیش مسائل کی وجہ سے بربادی کا باعث نہ بن جائے غلط نوٹس جاری کئے جا رہے ہیں ۔ ذاتی پسند اور نہ پسند کی بنا پر پر لوگوں کو نوازا یا انتقام کا نشانہ بنا یا جا رہا ہے۔ رشوت کا بازار گرم ہے ریکارڈ میں گڑبڑ کی جارہی ہے ان حالات میں عوام میں اضطراب بڑھ رہا ہے۔ ضرورت ہے کہ مالکانہ حقوق دینے کے سلسلے میں فوری کارروائی کر کے ان کے مسائل کو حل کیا جائے تاکہ غریب عوام سکھ کا سانس لے سکیں ۔

جناب ممتاز حسین ۔ جناب والا میں اپنی تحریک کے حق میں یہ عرض کروں گا کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ حکومت خلوص دل اور خلوص نیت سے یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ کچی آبادیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دئے جائیں ۔ اور جو لوگ پچھلے ۳۸ سال سے احساس ملکیت سے محروم ہیں وہ بھی یہ محسوس کر سکیں کہ ان کے پاس بھی رہنے کے لئے کوئی کچا پکا جھونپڑا ہے۔ لیکن مقامی طور پر حالات بالکل برعکس ہیں۔ کیونکہ جاری شدہ نوٹسوں میں ذاتی پسند اور نا پسند کا عمل دخل ہے بلکہ کئی جگہوں پر نوٹس جان بوجھ کر غلط دئے جا رہے ہیں۔ سروے غلط کیے ہوئے ہیں تا کہ اس طریقہ سے اپنے مخالفین کو انتقامی کارروائی کا نشانہ بنایا جا سکے اور اپنے عزیز و اقارب کو نوازا جا سکے ۔ جناب والا غریب اور بے سہارا لوگ اس خوف سے کہ کہیں کہ انہیں بے دخل نہ کر دیا جائے رشوت دینے پر مجبور ہیں اور ایسے بے شمار واقعات ہوئے ہیں جہاں پر ان بے چاروں نے اپنا اثاثہ بیچ کو رشوت لینے

والوں کا پیٹ بھرا ہے۔ جناب والا میں آپ کی وساطت سے قائد ایوان کو اور وزیر بلدیات سے عرض کروں گا کہ اس سلسلے میں ازسرنو سروے کروائے جائیں اور یہ کام ان اہلکاروں پر نہ چھوڑا جائے جو کہ اس کو ایک اضافی اور مجبوری کا کام سمجھ کر کررہے ہیں۔ انہیں یہ پتہ نہیں ہے کہ یہ کام ہماری اس سیاسی حکومت کے لئے ایک سنگ میل کا درجہ رکھتا ہے اگر آج ہم کچی آبادیوں میں رہنے والے ان غریب بھائیوں کو جو کہ میرے خیال میں جو کہ ہر شہر کا 30 فیصد بنتے ہیں خوش اسلوبی سے آباد کر سکیں۔ ان کی rehabilitation کیں۔ انہیں احساس شرکت دے سکیں تو میں نہیں سمجھتا کہ اس سے بڑی عبادت کون سی ہے ۔ اور اس سے اچھا کام اور کون سا ہو سکتا ہے جناب والا میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ یہ کام صحیح سمت میں نہیں ہو رہا ہے مکینوں میں آباد ہونے کی بجائے بے آباد ہونے کا خوف پیدا ہو چکا ہے ہمیں اس سلسلہ میں فوری کارروائی کرنا ہوگی تاکہ غریب سکھ کا سانس لے سکیں اور وہ محنت کش لوگ بھی اپنے آپ کو کسی کچے پکے مکان کے مالک کہلانے کے حق دار ہو سکیں۔ میں آپ کے توسط سے قائد ایوان سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ بے آسرا لوگ ہیں بے سہارا لوگ ہیں کل تک محنت سے ان کے ماتھے پر پسینہ آتا تھا آج ان کے ماتھے سے خون رستا ہے ان کو آباد کرو ان کو خوشحال کرو ان کو سکون دو کہیں یہ خون ان کی آنکھوں میں نہ اتر آئے جناب والا وقت تیزی سے گزر رہا ہے اس کام کو مذہبی فریضہ سمجھ کر ادا کیا جائے۔ تاکہ ان کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آئے۔ وہ بھی آباد ہوں کیونکہ ان کی آباد کاری میں ہماری آبادی پنہاں ہے جناب والا اب گلبرگ اور شادمان جیسی امیروں کی بستیاں بسانا بند کریں۔ کیوں کہ ان بستیوں میں پہلے ہی کافی بڑے محل اور کوٹھیاں کالے دھن سے تعمیر ہو چکی ہیں اور اب ان کالا دھن کمانے والوں کو اپنا یہ مکروہ دھن چھپانے کی بھی ضرورت نہیں ہے

چوہدری محمد صدیق سالار ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب والا فاضل دوست کی بات بہت اچھی ہے مگر وہ مختصر تقریر کریں نہ کہ لمبی تقریر کریں۔

جناب ممتاز حسین ۔ جناب والا میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اب یہ کالا دھن چھپانے کی ضرورت نہیں رہی ہے کیونکہ ہمارے مرکزی وزیر خزانہ کو اس کالے دھن کو گورا کرنے کے لئے ورلڈ بنک نے تجویز پہلے ہی بھیج دی ہے۔ ان غریبوں کی بستیاں آباد کرو۔ کیونکہ یہی خدا کی بستی ہے جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کے ممبران کے لئے بھی اور دیگر لوگوں کے لئے یہ ایک خشک سا موضوع ہوگا۔ اس میں کوئی ذائقہ نہیں ہے اس میں کوئی لذت ہے کوئی چٹخارا نہیں ہے لیکن اس میں ایک کرب ہے ۔ دکھ ہے۔ محرومیوں کی نشاندہی

ہے میں مجبور ہوں میں ان کی بات ضرور کروں گا۔ کیوں کہ میں نے ان کو قریب سے دیکھا ہے وہ بڑے خوبصورت لوگ ہیں بڑے پیارے لوگ ہیں ان کی طرف اگر مسکرا کر دیکھو تو وہ جان دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں میں نے الیکشن میں ان کی آنکھوں میں ممتا کا جوش دیکھا ہے بھائی کا پیار دیکھا ہے دوست کا خلوص دیکھا ہے میں انہیں کی بات کروں گا اور ہمیشہ کرتا جاؤں گا چھوٹے کاشتکار کی بات کروں گا کچی آبادیوں میں رہنے والوں کی بات کروں گا اور جب تک میری جان میں جان ہے انشاء اللہ تعالے کرتا چلا جاؤں گا (نعرہ ہائے تحسین) جناب والا جب تک زندگی کا رشتہ قائم ہے انشاءاللہ میرا تعلق ان سے قائم رہے گا۔ آخر میں میں ایک پنجابی شعر پر اپنی بات ختم کرتا ہوں

سوچاں دی سیت نوں چا کے ہن کیہڑے گھر جاواں گا

جے بولاں تاں مار پینڈی اے نہ بولاں تے مر جاواں گا

وزیر بلدیات و دیہی ترقی - جناب سپیکر جو تحریک التوائے کار ممتاز صاحب نے پیش کی ہے اور جس انداز میں پیش کی ہے اور جس انداز میں انہوں نے وہاں کے رہنے والوں کی ترجمانی کی ہے میں اس کی قدر کرتا ہوں - اس بات کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کو اچھی طرح یاد ہوگا کہ جب ہمارے وزیر اعلیٰ نے عہدہ سنبھالا تو سب سے پہلے جس بات پر انہوں نے زور دیا وہ کچی آبادی پر تھا - اس میں انہوں نے جو کچی آبادیاں تھیں کل 630 کچی آبادیاں ایسی ہیں جو اب تک ہمارے سامنے آئی ہیں- ان میں سے 204 کو باضابطہ طور پر کچی آبادی قرار دیا جا چکا ہے اور مالکانہ حقوق دیے جانے کے بارے میں انتظامات کئے جا رہے ہیں-

جناب والا اس سلسلے میں 87-1-1 کو سروے کرایا گیا - جناب والا سروے کا اپنا ایک پروسیجر ہے اپنا ایک طریقہ کار ہے ہو سکتا ہے کہ جب یہ سروے کرایا گیا ہو اس میں کچھ بے ضابطگیاں ہوئی ہوں- میں ان سے یہ گزارش کروں گا ان بے ضابطگیوں کو سامنے لائیں اور ایک خاص مثال دے کر ہمیں یہ بتائیں کہ فلاں شہر میں فلاں علاقے میں یہ بے ضابطگی ہوئی ہے تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ نیک نیتی سے اسے دور کرنے کی کوشش کریں گے-

جناب والا میں حکومت کی طرف سے اور اپنی طرف سے انہیں یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہمارے دل بھی ان بھائیوں کے ساتھ ہیں جو مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں جو مصیبتوں میں پھنسے ہوئے ہیں ہمارے دل ان کے ساتھ دھڑکتے ہیں اور ہمیں ان کی مجبوریوں اور مشکلات کا پورا پورا احساس ہے اور ہم نیک نیتی سے چاہتے ہیں کہ ان کے مسائل حل کریں - لیکن اس میں ہم آپ سب کا تعاون چاہتے ہیں آپ کی رہنمائی چاہتے ہیں آپ ہمیں بتائیں کہ فلاں جگہ پر دھاندلی ہو رہی ہے اگر ہم اس دھاندلی کا سختی سے نوٹس نہ لیں اور ان کو سزا نہ دلائیں تو پھر ہم قصوروار ہیں پھر ہم ذمہ دار ہیں پھر آپ کا ہاتھ ہوگا اور ہماری گردن ہوگی

اور ہم نیک نیتی سے یہ چاہتے ہیں کہ جہاں کہیں بھی ہمارے بھائیوں کے اس قسم کے مسائل ہوں خاص طور پر کچی آبادیوں میں رہنے والوں کے مسائل ہوں تو ہم چاہتے ہیں کہ انہیں حل کریں ۔ اور نیک نیتی سے چاہتے ہیں کہ انہیں حل کریں ۔میری جناب ممتاز صاحب سے یہ گزارش ہے کہ وہ کچی آبادیوں کے بارے میں کوئی خاص مثال دے کر ہماری رہنمائی فرمائیں ۔ ہم انشاءاللہ تعالیٰ اس کا سختی سے نوٹس لیں گے اس کے ساتھ ہی میری ان سے یہ گزارش ہے کہ اس یقین دہانی کے بعد ۔ . . . . . .

سردار زادہ سید ظفر عباس ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر میں آپ کے توسط سے یہ گزارش کروں گا وزیر موصوف فاضل ممبر کو اگر اس بات کی یقین دہانی کروا دیں ۔ کہ الاٹمنٹ یا چھان بین کے وقت ایک عوامی نمائندہ حکام کے ساتھ ہوگا تو وہ زیادہ بہتر رہے گا اور اس کا یہ حل بھی زیادہ بہتر ہوگا ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب سپیکر ۔ آپ Procedural matter پر کوئی بات کرنا چاہتے ہیں ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب والا وزیر موصوف نے کہا ہے کہ ان کے علم میں یہ بات لائی جائے کہ کیا گیا ہے خلاصگیاں ہوتی ہیں . . . . . .

جناب سپیکر ۔ ابھی ان کو اپنی بات تو مکمل کرلینے دیں ۔

لالہ مہر لال بھیل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا یہ کچی آبادیوں کا ذکر چلا ہے ۔ اس میں تھوڑی سی ترمیم کی جائے کہ . . . . . .

جناب سپیکر ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے چوہدری صاحب آپ اپنی بات جاری رکھیں ۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی ۔ جناب والا اس سلسلہ میں میری یہ گزارش ہوگی کہ بلدیات پر بحث کیلئے پورا ایک دن رکھا گیا ہے اس وقت صرف تجاویز دی جائیں ۔ ویسے بھی سروے کمیٹی میں عوامی نمائندوں کو رکھا گیا ہے اور علاقے کی میونسپل کارپوریشن یا ٹاؤن کمیٹی کا چیئرمین اس کمیٹی کا نمائندہ ہوتا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ وزیر قانون

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر مجھے اس تحریک کے محرک کے خیالات سے پورا اتفاق ہے جیسا کہ انہوں نے کچی آبادیوں کو مالکانہ حقوق دینے اور وہاں پر جو مشکلات ہیں انہیں دور کرنے کے لئے اظہار فرمایا اور اس تحریک کے جواب میں فاضل وزیر بلدیات نے تفصیل کے ساتھ اس ایوان کو آگاہ کیا ، مجھے امید ہے کہ یہ ایوان اس سے بھی اتفاق کرے گا ۔ لیکن جہاں تک کچی آبادیوں کے اس اہم مسئلے کا تعلق ہے حکومت اس بات سے پوری طرح آگاہ ہے کہ اس وقت جو مالکانہ حقوق کچی آبادیوں کو دیے جا رہے ہیں اور موجودہ پالیسی کے مطابق

اس کی out of date یعنی 1-1-78 تک جو سروے ہوا تھا اس میں واقعی ہی کچھ ایسی مشکلات ہیں جن کو دور کرنا ضروری ہے ۔ حکومت کو اس بات کا بھی احساس ہے کہ جن کچی آبادیوں کو اس وقت تسلیم شدہ اور منظور شدہ آبادیوں کا درجہ دیا جا رہا ہے۔ اس میں اس کے علاوہ بھی کچھ مشکلات ہیں ۔ حکومت کو اس بات کا بھی علم ہے کہ جن کچی آبادیوں کو مالکانہ حقوق دینے کے لئے منظور شدہ کچی آبادیوں کے زمرے میں لایا گیا ہے ان کے علاوہ بھی بہت ساری ایسی کچی آبادیاں ہیں جن پر ہمیں سنجیدگی سے غور کرنا ہوگا کہ ان کو بھی منظور شدہ آبادیوں میں کس طرح سے لایا جائے ۔ حکومت کو اس بات کا بھی احساس ہے کہ ان میں بعض ایسی جگہیں ہیں جہاں پر یہ غریب لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ۔ اس میں سے بعض اراضی ایسی ہے جو صوبائی حکومت کے زیر انتظام ہے ، بعض ایسی اراضی ہے جو مرکزی حکومت کے زیر انتظام ہے ۔ بعض اراضی اس قسم کی ہیں جن کا تعلق ریلوے یا وفاق اور صوبائی حکومت سے ہے ، بعض آبادیاں ایسی ہیں جو پرائیویٹ [illegible] ین کی ہیں بعض اراضی ایسی ہے جو مسلم اوقاف اور نان مسلم اوقاف کے انتظامی ڈھانچے میں ہیں ۔ اس لئے ان تمام باتوں کا یہ حکومت بڑی سنجیدگی کے ساتھ جائزہ لے رہی ہے ۔ اور پرسوں ہی جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنی کابینہ کا صرف اس موضوع پر غور کرنے کے لئے بہت اہم اجلاس بلوایا تھا ۔ جس کے بارے میں کل کے اخبارات میں آپ نے خبر بھی پڑھی ہوگی حکومت اس وقت اس مسئلہ پر مزید غلطیوں اور کوتاہیوں کو دور کرنے کے لئے نہایت سنجیدگی کے ساتھ غور کر رہی ہے ۔ اور حکومت شہروں کی کچی آبادیوں اور دیہاتوں کی کچی آبادیوں میں نئی پالیسی کا اجراء چاہتی ہے میں اس ایوان کو اور فاضل محرک کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ وہ جو سکیم ہوگی اس میں تمام سابقہ خامیوں کا ازالہ کیا جائے گا اور سکیم یہ ایک fool proof سکیم کے طور پر سامنے آئے گی میرے بھائی سردار زادہ صاحب نے جو بات ارشاد فرمائی ہے کہ ہم اراکین اسمبلی کو بھی شریک مشاورت کریں تو اس وقت جو سکیم زیر بحث ہے اس میں یہ بھی زیر غور ہے کہ ہم اراکین اسمبلی کو اس اہم مسئلہ میں شامل کرنے کے لئے کونسا مقام دیں ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو سکیم حکومت بنا رہی ہے اس میں اس ایوان کے ہر معزز رکن کا بھی ایک کردار ہوگا ۔ کیونکہ حکومت بنیادی طور پر اپنے ملک اور صوبے کے غریبوں کو جو بے سہارا ہیں اور جن کے پاس مکانات نہیں ہیں مکانات دینا حکومت اپنا فرض سمجھتی ہے یہ احساس محرومی میں مبتلا غریب لوگ ان کی اس وقت صورت حال یہ ہے کہ ۔

کچھ نہیں مانگتے یہ لوگ بجز ان کلام

یہ تو انسان کا بے ساختہ پن مانگتے ہیں ۔

اور حکومت کو اس بات کا علم ہے ان کو نہ اذن کلام پوری طرح سے مل سکتا ہے اور نہ ہی آزادی کے ساتھ بولنے کا وقت مل سکتا ہے ۔ جب تک کہ ان کو رہنے

کیلئے باوقار جگہ نہ مہیا کر دی جائے۔ مجھے امید ہے کہ انشاءاللہ اس ساری صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے بغیر کسی تاخیر کے اس مسئلے کو نئی سکیم کے تحت پرانی خامیوں کو دور کرکے لاگو کرنا چاہتی ہے اور یہ مسئلہ انشاءاللہ تعالیٰ آپ کے سامنے پیش کیا جائے گا اس سے نہ صرف یہ معزز ایوان بلکہ صوبہ اور آپ کے غریب عوام اس سے یقینی طور پر خوش ہونگے مجھے امید ہے کہ اس یقین دہانی کے بعد میرے فاضل محرک اس پر زور نہیں دیں گے — میں ان کو بھی یقین دلاتا ہوں کہ جو مشاورت بنے گی اس میں ان کو بھی شامل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر :۔ تحریک ہائے استحقاق کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ اور اس تحریک التواء کے محرک سے پوچھنا چاہوں گا کہ وہ اس سلسلہ میں اب کیا ارشاد فرماتے ہیں ؟

جناب مظہر علی گل—جناب والا میں اس تحریک التواء کے بارے میں تھوڑی سی وضاحت چاہتا ہوں کہ۔

جناب سپیکر—تحریک التواء کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

جناب مظہر علی گل —جناب والا میں صرف ایک وضاحت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر—وضاحت وہ نہیں کر سکتے اسلئے کہ وقت ختم ہو گیا ہے۔ تشریف رکھیں۔

جناب ممتاز حسین ۔ جناب والا میں محترم وزیر بلدیات اور وزیر قانون کی یقین دہانیوں سے مطمئن ہوں چونکہ مسئلہ ۔

جناب سپیکر ۔ آپ پریس نہیں کرتے ۔

جناب ممتاز حسین—جناب والا ایک منٹ میں اپنی بات ختم کرتا ہوں ۔

جناب سپیکر —آپ تقریر نہ کریں فرمائیں کیا چاہتے ہیں ۔

جناب ممتاز حسین—ایک سیکنڈ میں بات ختم کرتا ہوں ۔

جناب سپیکر —چوہدری صاحب تحریک التواء کار کے لئے وقت ختم ہو گیا ہے

جناب ممتاز حسین—جناب والا مسئلہ صرف ایک آبادی کا نہیں ایک شہر کی آبادیوں کا نہیں———

جناب سپیکر —چوہدری صاحب ٹائم ختم ہو گیا ہے میں اسکو . . .

جناب ممتاز حسین—جناب والا میں ان کی ان یقین دہانیوں سے مطمئن ہوں اور اپنی اس تحریک پر زور نہیں دیتا—

جناب سپیکر — شکریہ تشریف رکھیں—

راجہ خلیق اللہ خان —جس طریقہ سے جناب تحریک التوا پیش ہو رہی ہیں اس سے میرا اور دیگر ممبران کا استحقاق مجروح ہوتا ہے جنہوں نے ابھی بولنا ہے ۔آپ منسٹر صاحبان کو بھی وقت دے رہے ہیں تین چار منسٹر صاحبان بول چکے ہیں اس ۔کے بعد میرا ٹائم تو جناب ختم ہو جاتا ہے اس طرح میرا استحقاق مجروح ہو رہا ہے کم از کم تحریک التواء پیش کرنے والوں کو بھی وقت دیں یا ان رولز کو کو باہر نکال دیں

جناب سپیکر—آپ in time point out فرما دیا کریں ۔

راجہ خلیق اللہ خان—جناب میں اس لئے خاموش ہو گیا کہ پھر بڑے بڑے پردہ نشینوں کے نام آرہے تھے—تو میں جناب اتنا عرض کرونگا کہ کم از کم رولز کا خیال رکھیں آخر یہ اس اسمبلی کے لئے بنے ہیں ۔

جناب محمد رفیق—پوائنٹ آف آرڈر سر ۔

جناب سپیکر — چوہدری صاحب کیا فرمائیں گے ۔

جناب محمد رفیق جناب سپیکر میں بھی یہ سمجھتا ہوں کہ میرا بھی استحقاق مجروح ہو رہا ہے مجھے بھی بولنے کا موقع نہیں دیا کیونکہ یہ جو موشن میرے محترم فاضل دوست نے پیش کی ہے

جناب سپیکر —اب آپ اس سلسلہ میں کچھ کہنا چاہیں گے—

جناب محمد رفیق —اگر آپ موقع دیں گے تو میں کچھ کہنا چاہوں گا—

جناب سپیکر —اس تحریک التواء کے بارے میں کچھ کہنا چاہتے ہیں—

جناب محمد رفیق —جی بالکل—

جناب سپیکر —اس کا تو فیصلہ ہو چکا ہے—

جناب محمد رفیق —یہی تو میں گذارش کر رہا تھا کہ آپ کے فیصلہ دینے سے پہلے میں نے آپ سے اجازت چاہی تھی کہ میں بھی اس کے حق میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اور آپ نے موقع دیے بغیر یکطرفہ فیصلہ دیکر ہمارے استحقاق کو مجروح کیا ہے—

جناب سپیکر—اب آپ کو بھی موقع ملے گا جب General discussion Local Government System پر ہو گی اس میں آپ جو کچھ بھی کہنا چاہتے ہیں کہیں گے اب general discussion ٹائم ہے ۔

سید طاہر احمد شاہ—جناب میں کچھ گذارش کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب سپیکر شاہ صاحب فرمائیں ۔

سید طاہر احمد شاہ—جناب والا Point of Information میں نے آپ سے اجازت طلب کی تھی لیکن آپ نے مجھے اجازت نہیں دی تو میں آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے

اپنی نشست پر بیٹھ گیا تھا اب آپ مجھے صرف ایک منٹ کے لئے اجازت دے دیجیے۔ یہ میں صرف اطلاع وزیر بلدیات کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا انھوں نے کہا کہ جو بے ضابطگیاں ہوئی ہیں ۔ بے ضابطگیاں تو بے شمار ہوئی ہیں ۔

جناب سپیکر Sorry, I cannot allow you, Sir

سید طاہر احمد شاہ ۔صرف ایک بےضابطگی آپ کی وساطت سے ان کے علم میں لانا چاہتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔شاہ صاحب general discussion میں یہ بات ہوتی ہے ۔ آپ general discussion میں یہ point out فرمائیں ۔

سید طاہر احمد شاہ۔نہیں جناب میں general discussion نہیں کر رہا ۔ آپ کی اجازت سے میں ایک بے ضابطگی وزیر موصوف کے علم میں لانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر ۔ لیکن شاہ صاحب میں آپ کو اس کی اجازت نہیں دیتا ! You take your seat, please. آپ تشریف رکھیے ۔ adjournment motion پر decision ہو چکا ہے ۔ اب اس کو کیسے open کیا جا سکتا ہے ؟

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا آپ کی نظر کرم ہم پر کیوں نہیں ہے۔ میں نے تحریک التواء کی بات نہیں کی ہے چونکہ وزیر موصوف نے وضاحت طلب کی تھی ان کے علم کے لئے میں یہ بیان کرنا چاہتا تھا اور آپ اگر مجھے اجازت نہیں دیتے تو میں بیٹھ جاتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ شاہ صاحب آپ کو ٹائم ملے گا جس وقت General Discussion Local Government System پر ہوگی تو اس وقت آپ فرمائیے گا جو کچھ آپ اس وقت کہنا چاہتے ہیں۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا یہ information تو specific matter سے relate کرتی تھی اس لئے میں نے کہا تھا ورنہ مجھے یہاں بات کرنے کی اتنی خواہش نہیں ہے ۔

سردار زادہ سید ظفر عباس۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر۔ جی سردار صاحب فرمائیے۔

سردار زادہ ظفر عباس۔ جناب والا آپ کا سیکرٹریٹ یہ تو نہیں کر سکتا کہ تحریک التواء اور تحریک استحقاق کی نقول فراہم کر سکے لیکن اتنا تو جناب والا آپ کے سیکرٹریٹ کو کر لینا چاہیئے کہ جن جن صاحبان کی اگلے روز تحریک التواء اور تحریک استحقاق پیش ہونی

ہوں کم از کم ان کے نام تو ایک دن پہلے Announce کر دینے چاہئیں کہ فلاں فلاں صاحب کی تحریکیں زیر بحث آئیں ہمیں پتہ ہی نہیں چلتا اچانک آپ بلا لیتے ہیں کہ فلاں تحریک ہوگی فلاں تحریک پیش کی جائے تو اس کے لئے تمام ممبران پر تھوڑی سی مہربانی کریں کہ ہمیں ایک دن پیشتر پتہ چل جائے کہ فلاں فلاں صاحب کی تحریک التواء کار کل پیش ہوگی۔

جناب سپیکر۔ آپ پرانے Parliamentarian ہیں آپ میرے پاس چیمبر میں تشریف لائیے گا اور مجھے بتائیے گا کہ پہلے کیا طریقہ کار تھا یا رہا ہے۔ ہم اس کو Examine کر لیں گے اگر آپ کی تجویز قابل عمل ہوگی تو انشاءاللہ اس پر ضرور عمل کریں گے۔

سید طاہر احمد شاہ - پوائنٹ آف آرڈر سر۔

امن عامہ کی صورت حال پر بحث

جناب سپیکر۔ جی شاہ صاحب فرمائیے۔

سید طاہر احمد شاہ صاحب - جناب والا پہلا procedure تو یہی ہے کہ تقدم اور توخر کے لحاظ سے first come first served کے حساب سے تحریک التوائے کار پیش کی جاتی ہے اور جس صاحب کی تحریک التوائے کار کو take up کیا جاتا ہے اس کا صرف نام پکارا جاتا ہے اس کی کاپیاں ہاؤس کو تقسیم نہیں کی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر۔ میاں محمد اسحاق۔

میاں محمد اسحاق - میں ذرا اجازت چاہوں گا کہ :۔

جناب سپیکر۔ اس کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ ایک بات کا تعین ہو جانا ضروری ہے کہ speech کے لئے کتنا ٹائم ہونا چاہیئے۔ ۱۰ منٹ ٹھیک ہیں۔

سید طاہر احمد شاہ - جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ پندرہ منٹ سے کم وقت میں تو صحیح تقریر ہو ہی نہیں سکتی ہے۔ Law of Order اہم مسئلہ ہے۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر۔ اگر دس منٹ مقرر کئے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ آج پندرہ معزز اراکین خطاب فرما سکتے ہیں میرے خیال میں دس منٹ سے زیادہ وقت نہیں مقرر ہونا چاہیئے۔

آوازیں۔ ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر - جی میاں صاحب۔

میاں محمد اسحاق - جناب سپیکر۔

امن عامہ کی صورت حال پر بحث

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

آعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب سپیکر پہلے میں اس تحریک التوائے کار کے بارے میں عرض کروں گا جو میں نے جناب کی خدمت میں پیش کی ہے وہ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک خاص معاملے کے متعلق ہے اور اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے پڑھنا چاہوں گا میں بذریعہ تحریر ہذا عوامی اہمیت کے حامل ایک خاص معاملے یعنی ڈھوک کھبہ راولپنڈی میں ایک ہی خاندان کے گیارہ افراد مظفر آباد آزاد کشمیر میں ایک اور خاندان کے پانچ افراد اور ایبٹ آباد میں اگرچہ یہ سرحد میں ہے۔

وزیر قانون۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر امن عامہ کے موضوع پر گفتگو کا آغاز ہو چکا ہے میرے فاضل رکن اپنی کوئی تحریک استحقاق یا تحریک التوا پڑھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر — میاں صاحب آپ کی جو تحریک التوا تھی اس کو ہم نے اس لئے موخر کر دیا تھا کہ اس کا جو موضوع ہے وہ General discussion on Law and Order situation میں cover ہو جاتا ہے تو اب آپ اس تحریک کو تحریک التوا کے انداز میں نہ پڑھیں۔ نہ پیش کریں گے بلکہ General Discussion جو Law & Order پر ہو رہی ہے اس پر آپ بات کیجئے۔

میاں محمد اسحاق - جناب والا میں یہ عرض کروں گا جب یہ واقعہ ہوا تھا تو اسے نیشنل اسمبلی میں پیش کیا گیا تھا اور نیشنل اسمبلی نے اسے یہ کہہ کر مسترد کر دیا تھا کہ یہ صوبائی معاملہ ہے۔ اگر صوبائی اسمبلی بھی اس اہم معاملے کو پیش کرنے کی اجازت نہیں دیتی تو پھر یہ کہاں پیش کیا جائے ہم چاہتے ہیں کہ یہ واقعہ وہاں پر رونما ہوا ہے اسے کم از کم اسمبلی کے معزز اراکین کے نوٹس میں لایا جائے۔ وہاں پر جو بے گناہ پاکستانی شہری ہلاک ہوئے ہیں ہم ان کے لئے یہاں بیٹھ کر کیا کر رہے ہیں اور ہمیں کیا کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر۔ میاں صاحب پہلے بات کو سمجھ لیں یہاں آپ کو اس واقعہ کی نشاندھی کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ بات صرف اتنی ہے کہ اس کو تحریک التوا کے انداز میں پیش نہ کریں عام بحث میں جو بات کرنا چاہتے ہیں وہ کریں جو لاء اینڈ آرڈر سے متعلقہ ہو۔

میاں محمد اسحاق۔ میں سب سے پہلے تجویز پیش کرتا ہوں کہ جو بے گناہ شہری قتل ہوئے ہیں ان کے لئے یہاں فاتحہ خوانی کی جائے۔ اور انکی خدمت میں ایصال ثواب پیش کیا جائے۔

میری تحریک التواء "ایک واقعے کی طرف" ہے جسے سب سے پہلے میں نے پیش کیا۔ اور اس وقت تک کسی کی تحریک التوا نہیں آئی تھی۔ میں نے یہ اس

لئے پیش کی تھی کہ قومی اسمبلی میں جو یہ واپس ہوگئی۔ تو ہمارا یہ فرض ہے کہ اس کو ہم اپنے ہاوس میں زیر بحث لائیں اور ان بدنصیبوں کی ہمدردی میں کم از کم چند الفاظ میں اظہار افسوس کریں۔ پہلے فاتحہ پڑھنی چاہیئے۔

جناب سپیکر میاں صاحب میں نے آپ کو لا اینڈ آرڈر کی بات کرنے کیلئے کہا تھا اور آپ کو دعوت دی تھی۔ آپ پہلے بات کو سمجھ لیں۔

Order please. No Interruption please.
Please take your seat.

آپ اس واقعہ سے بحث کا آغاز کر لیجیئے۔ آپ کو کون روک سکتا ہے۔

جناب محمد رفیق ۔ جناب سپیکر ۔

جناب سپیکر۔ جی فرمائیں ۔

جناب محمد رفیق ۔ گذارش یہ ہے کہ ان کی تحریک التوائے کار کو اگر لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال پر بحث میں شامل نہیں کیا جا سکتا اور آپ نے ان کی اس تحریک کو موخر کیا ہے تو کوئی اور وقت دے دیں ۔ یہ تو مناسب نہیں ہے کہ ایک تحریک التوا کو لاء اینڈ آرڈر کی بحث کے دوران ہی نپٹایا جائے۔ اس کی نوعیت ہی بدل جاتی ہے۔ مفہوم ہی بدل جاتا ہے کسی اور دن کا وقت دیدیں ۔

جناب سپیکر۔ اس سلسلے میں پہلے ہی فیصلہ ہو چکا ہے اور یہ فیصلہ جو کیا ہے گیا ہے یہ رولز کے تابع کیا گیا ہے ۔

جناب سپیکر۔ میاں صاحب آپ فرمائیے ۔

میاں محمد اسحاق۔ اس تحریک کو پیش کرنے سے میرا مقصد یہ تھا کہ یہ واقعہ جو ہوا ہے یہ ہماری حکومت کی خامیوں کی نشاندھی کرتا ہے کہ جب ہماری نمائندہ حکومت نے چارج سنبھالا ہے کتنے سنگین قسم کے واقعات رونما ہوئے ہیں ۔ اور میرا یہ عرض کرنے کا یہ مقصد قطعاً نہیں ہے کہ ان کی کمزوریوں کی نشاندھی کی جائے بلکہ میرا مقصد یہ ہے کہ اس کی اصلاح کی جائے۔ وہ کمزوریاں منظر عام پہ آنی چاہیں جن کی بنیاد پر یہ واقعات رونما ہو رہے ہیں ۔ جناب سپیکر اگر ہم صرف پولیس کا محکمہ لے لیں تو پولیس کے محکمہ کے اعلیٰ افسر نے خود اپنی کمزوری کا اعتراف کر لیا ہے ۔ مختلف مواقع پر اور اپنی پریس کانفرنس میں وہ اس بات کا اعتراف کر چکے ہیں کہ پولیس اپنے اصل فرائض کو .....

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

چوہدری محمد صدیق سالار ۔ (پارلیمنٹری سیکرٹری خوراک) کوئی معزز ممبر پڑھ کر بات نہیں کر سکتا۔

میاں محمد اسحاق۔ جناب میں پڑھ نہیں رہا فی البدیہہ بول رہا ہوں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جناب صدیق سالار صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

میاں محمد اسحاق ۔ جناب والا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب ذرا پیچھے دھیان دیں میں زبانی بول رہا ہوں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

میاں محمد اسحاق ۔ جناب والا وہ اپنا بیان دے کر اس چیز کا اعتراف کر چکے ہیں کہ پولیس اپنے فرائض کو بھول چکی ہے اور ایک دفعہ آئی جی پنجاب نے پریس کانفرنس میں بھی فرمایا تھا تمام پنجاب کے لوگوں کی حفاظت نہیں کر سکتے ۔ اور خاص طور پر گورنر سرحد نے ایک اور نشاندھی کی ہے اور کہا ہے کہ پنجاب کی پولیس اپنے فرائض کی بجاآوری میں ناکام ہو چکی ہے ۔ حکومت ۔ خود اس بات کا اعتراف کر چکی ہے کہ ہم شہریوں کے جان و مال کی حفاظت نہیں کر سکتے تو میں یہ عرض کرنا مناسب سمجھوں گا کہ جو کروڑوں روپے کا بجٹ ان کی disposal پہ دیا گیا ہے اور نہتے شہریوں سے ٹیکس وصول کیا جا رہا ہے اس کو بند کر دینا چاہیئے۔ کچھ میرے دوست اس بات پہ اعتراض کرتے ہیں کہ آپ بار بار اسلام کی بات کرتے ہیں میں ان سے پوچھنا چاہوں گا کہ اسلام کے علاوہ اور ہمارے پاس ہے ہی کیا؟ ہم کن لوگوں کی مثالیں پیش کریں۔ پیٹر سن اور کوٹر سن کی بجائے ہم صحابہ کرام کی مثالیں کیوں نہ پیش کریں۔ وہ لوگ جنہوں نے ہمارے صابہ کرام سے رہنمائی حاصل کی ہے۔ جنہوں نے ہمارے قرآن سے رہنمائی حاصل کی ہے۔ جنہوں نے حضرت عمر خطاب کے طرز زندگی کو اپنا کر اپنے ملک میں امن و امان قائم کیا ہے۔ اگر ہم ان کی بات کرتے ہیں تو یہ فرماتے ہیں کہ ہم اسلام اسلام کی کیوں بات کرتے ہیں۔ ہم وقت اور ہر دور میں اسلام کی مثال دینا اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں۔ اور جب تک جناب سپیکر!

چوہدری گل نواز وڑائچ— ایک تو دس منٹ سے زیادہ ہو چکے ہیں دوسرے ہم سارے مسلمان ہیں۔ ہمیں اسلام سے زیادہ محبت ہے۔ کب کسی نے اعتراض کیا ہے۔ یہ پوائنٹ آوٹ غلط کرتے ہیں۔ حضرت عمر پر اعتراض کیا تھا ایک صحابی نے لیکن یہ تو سارے ہاؤس کی بے عزتی تھی اس پہ ہم بولے۔ یہ حوالے غلط دیتے ہیں۔ انہیں اسلام کا پورا پتہ ہاؤس کی بے عزتی تھی اس پہ ہم بولے ۔ یہ حوالے غلط دیتے ہیں۔ انہیں اسلام کا پورا پتہ نہیں ہے۔ ہم زیادہ مسلمان ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر— تشریف رکھیں ۔ میاں صاحب! مختصر کریں ۔

میاں محمد اسحاق — جناب والا مقصد یہ ہے کہ ہم اگر اپنے ملک میں صحیح معنوں میں اصلاح چاہتے ہیں تو فوراً ہمیں اسلامی نظام نافذ کرنا ہو گا یہ میں ایمانداری اور غیر جانبداری سے عرض کر رہا ہوں۔ جب تک صحیح معنوں میں اسلام عملی طور پر نافذ نہیں ہو گا۔ کسی آدمی کو سکون سے سانس لینے کا موقع نصیب نہیں ہو گا کیونکہ یہ خطہ

عظیم ہم نے ایک خاص مقصد کے لئے حاصل کیا تھا۔ اور وہ یہ تھا کہ یہاں اللہ اور اس کے رسول کی حکمرانی ہوگی۔ اور اللہ اور رسول کے بتائے ہوئے احکام کے مطابق مسلمان اپنی زندگیاں بسر کریں گے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر! آج تک اسلام کے متعلق جو باتیں کی گئی ہیں وہ زبانی باتیں کی گئی ہیں اور ہمیں اور ان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے صحیح معنوں میں کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا گیا۔ اس کی وجہ سے اللہ ہم سے ناراض ہے اور آئے دن ہمیں دقتیں اور مشکلات پیش آ رہی ہیں اور یہ ہمارے اپنے اعمال کی وجہ سے آرہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر— میاں صاحب! مختصر فرمائیں۔

میاں محمد اسحاق— جناب والا! میرا عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر ہم اس موجودہ نظام کو صحیح کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں سنجیدگی سے اسلامی نظام کو عملی جامہ پہنانا چاہیئے اور جو اختیارات ہم نے پولیس کو دیئے ہیں اور دفاتر عدالتوں میں تقسیم ہوئے ہیں اس کی ہمیں دوبارہ پڑتال کر کے اختیارات صحیح آدمیوں کو دینے ہونگے چونکہ جو پولیس کو اختیارات دیئے گئے ہیں وہ

حاجی محمد افضل چن— پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر— حاجی صاحب پوائنٹ آف آرڈر بات کریں۔

حاجی محمد افضل چن— جناب والا! مولانا صاحب نے بارہا یہ بات فرمائی ہے کہ پولیس ناکام ہو چکی ہے اسے ختم کر دیا جائے۔ لیکن مولانا صاحب کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ پولیس کا محکمہ بنانے والے بھی ہمارے خلیفہ دوم تھے۔ حضرت عمر فاروق نے پولیس کو ایجاد کیا تھا۔ اس لئے پولیس کو ختم کرنا اسلام کے احکام کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے جہاں تک اسلام کی بات ہے تو میں کہوں گا کہ۔

اسلام کے دامن میں بس دو ہی تو چیزیں ہیں
اک سجدہ شبیری اک ضرب یداللہی

میاں محمد اسحاق۔ جناب والا وسیع تر اختیارات ہمارے عوامی نمائندگان کو دیئے جائیں اور میں عرض کروں گا کہ اگر ہر مسئلے کو تھانے کی سطح پر ہی نمٹانا جائے تو یہ بہت بڑی کامیابی ہوگی اور لوگوں کو اس سے بہت زیادہ فائدے ملیں گے اور وہی کے وہیں مسئلے حل ہو جائیں گے اور یہ جو اپیل در اپیل کا سلسلہ شروع ہوتا ہے اس سے لوگوں کا وقت ضائع ہو رہا ہے اور لوگ عدالتوں میں دھکے کھاتے پھرتے ہیں اور کسی کو سستا انصاف نہیں ملتا اور جناب والا میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جلد از جلد تھانوں کی سطح پر اس کی اصلاح کی جانی چاہیے وہیں پر ایک مجسٹریٹ بٹھا دیا جائے اور جب کہیں کوئی ایسا تنازعہ ہو فریقین کے درمیان

تو وہ تنازعہ وہیں پر ختم کر دیا جائے کیونکہ عدالتوں میں ضمانتیں ہو جاتی ہیں اور جو تنازعے ہیں وہ طویل ہو جاتے ہیں اور لڑائی بڑھ جاتی ہے آج کل معاشرے میں لڑائیاں زیادہ ہو رہی ہیں ایک مقدمے کی بناء پر دس مقدمے شروع ہو جاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔میاں صاحب تشریف رکھیں یوں تو یہ سلسلہ لمبا ہو جائے گا۔

بیگم فرحت خواجہ رفیق۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جی فرمائیے۔

بیگم فرحت خواجہ رفیق۔ جناب سپیکر جبکہ امن عامہ پر بحث ہو رہی ہے اور جیسا کہ میرے بھائی کی تقریر سے ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ police state ہے

میری آپ سے درخواست ہے کہ پنجاب ایک کے کسی اعلیٰ ترین افسر کو یہاں موجود ہونا چاہیئے تا کہ ان کے سامنے سارے مسائل آئیں اور شائد کوئی حل مل سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ پہلے اپنے ممبر حضرات کو ہاوس میں لائیں دیکھیں تو ذرا کتنے ممبر یہاں تشریف فرما ہیں۔

ایک معزز ممبر۔ ہوم سیکرٹری یہاں موجود ہیں۔

بیگم فرحت خواجہ رفیق۔ میرا اشارہ آئی۔ جی صاحب کی طرف تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ بیگم صاحبہ تشریف رکھیں جب ہم دوسروں کی بات کرتے ہیں اپنے گریبان میں بھی جھانکنا چاہئیے۔ پیچھے کی نشستوں پر دیکھیے کیا حالت ہے یہ عوام کے منتخب نمائندے ہیں اور امن عامہ پر بحث جاری ہے آپ لوگوں کی دلچسپی بھی ملاحظہ کے قابل ہے۔

چوہدری نواز الحق چوہان ۔ جناب سپیکر آپ مجھے اجازت دیں کہ ڈھوک کبیھہ کا کیس جو میرے علاقہ سے متعلق ہے میں اس کے بارے میں میں وضاحت کر سکوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آپ ذرا تشریف رکھیں آپ کی باری آ جائے۔

بیگم فرحت خواجہ رفیق۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب میں پوچھ سکتی ہوں کہ یہ آپ نے کیا کہا کہ کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔کورم پورا ہے میں یہ عرض کررہا تھا کہ۔ ہمارے جو منتخب حضرات ہیں ان کو بھی یہاں تشریف فرما ہونا چاہئیے۔

بیگم فرحت خواجہ رفیق ۔ میرا خیال ہے کہ کورم پورا ہے ۔ اور کورم کا ⅔ حصہ یہاں پر موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ کورم پورا ہے آپ تمام کی انشاءاللہ باری آئے گی آپ تشریف رکھیں آپ اسی طرح پوائنٹ آف آرڈر پر وقت ضائع کرتے رہے تو یہی سلسلہ چلتا رہے گا۔

(قطع کلامیاں۔)

جناب محمد صدیق سالار - اگر آپ نام بتادیں تو بالی صاحب ملنے چلے جائیں گے

جناب ڈپٹی سپیکر- آپ بیٹھیں میں نام نہیں بتاؤں گا آپ فکر نہ کریں-

جناب محمد رفیق - ابھی آپ نے حاضری کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا تو میں یہ کہوں گا کہ یہ جان بوجھ کر آج کا دن اور اتوار کا دن رکھا گیا ہے کہ لوگ گھروں کو چلے جائیں گے تو ارکان نہیں آئیں گے اور حاضری کم ہوگی امن عامہ پر بحث میں زور شور سے حصہ نہیں لیا جا سکے گا

جناب ڈپٹی سپیکر- آپ بیٹھیں زور و شور سے حصہ لیں آپ تو موجود ہیں -

ایک معزز رکن- ذرا وزرا کرام کی نشستوں پر نظر ڈالیں جناب

جناب ڈپٹی سپیکر- آپ تشریف رکھیں اور وقت ضائع نہ کریں یہ تعداد بھی کافی ہے

جی سردار صاحب بیان فرمائیں-

سردار نصراللہ خان دریشک - میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے اس اہم مسئلے پر بحث میں حصہ لینے کے لئے مجھے وقت عنائیت فرمایا- جناب سپیکر اس وقت ہمارے صوبے میں امن عامہ کی صورت حال تسلی بخش نہیں ہے- اس کے بہت سے عوامل ہیں- جناب والا میں مختصراً آپ کی خدمت میں ان تمام چیزوں پر روشنی ڈالوں گا بدقسمتی سے اس وقت ہمارے ملک میں دو قسم کے قوانین یا دو قسم کے طریقہ کار رائج ہیں- ایک وہ قانون یا طریقہ ہے جو بااثر اور امرا کے لئے ہے اور دوسرا طریقہ بے اثر اور غربا کے لئے ہے - جناب والا کسی امیر اور بااثر آدمی کی چوری یا نقصان ہو جائے تو اس پر سارے علاقہ میں ہنگامہ برپا ہو جاتا ہے - لیکن کسی غریب بیوہ یا کسی یتیم کا گھر لٹ جائے تو اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی امیر اور بااثر آدمی حضرات کا چوری شدہ مال تو فوراً واپس مل جاتا ہے لیکن غریب لوگوں کی کوئی شنوائی نہیں ہوتی - اس کے لئے ہم سب ذمہ دار ہیں سارا معاشرہ ذمہ دار ہے- جناب والا میں آپ کی خدمت میں اپنے علاقے کی چند مثالیں دوں گا - ایسے بھی ہوتا ہے کہ بااثر لوگوں کی امیر لوگوں کی چوری ہوتی ہے یا کوئی نقصان ہوتا ہے- جس نے ایسے امیر شخص کی چوری کی ہوئی ہے اس چوری کی پشت پناہی بھی رسہ گیر اور بااثر لوگ کرتے ہیں - میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ میرے علم میرے ضلع میں جب ایک مجسٹریٹ صاحب نے کسی کی سفارش پر ایک ملزم کی ضمانت نہ کی تو اس کے گھر میں چوری ہو گئی اس کا رنگین ٹیلی ویژن چوری کیا گیا اس کا پستول چوری کیا گیا اس کے گھر کا سارا سامان چوری کروا دیا گیا- اور جب وہ سامان واپس کیا گیا تو ملزمان کے خلاف کسی قسم کی کوئی کارروائی نہیں کی- اس مجسٹریٹ کو محض اس بات کی سزا ملی کہ اس نے اس ملزمان کی ضمانت نہ کی- جناب والا اب دوسری مثال میں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں گزشتہ دنوں کی بات ہے کہ ہمارے راجن پور میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کے کلب کا رنگین ٹیلی ویژن چوری

ہوگیا اس پہ کوئی ہفتہ دس دن غریب عوام بے گناہ لوگ ظلم کی چکی میں پستے رہے ذلیل وخوار ہوتے رہے اور ان پر زبردست تشدد کیا جاتا رہا پتہ چلا کہ یہ راجن پور کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل نے چوری کیا تھا۔ اور اس ٹیلی ویژن کی انہوں نے ریلوے میں بکنگ کرائی ہوئی تھی اور ریلوے اسٹیشن پر برآمد ہوا۔ بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سپرنٹنڈنٹ جیل راجن پور کی اسی روز ضمانت بھی ہو گئی یہ قانون کیسا ہے اور کس کے لئے ہے اگر کوئی غریب آدمی بے گناہ بھی پکڑا جائے تو اس پر بے جا تشدد کیا جائے اور گناہ گار جرم کا ارتکاب کرنے والے کو فوراً چھوڑ دیا جائے۔ ابھی ہفتے دس دن کی بات ہے کہ ایک ریڑھی والے اور ایک ٹھیکیدار کے درمیان 35 - روپے پر جھگڑا ہو گیا۔ ٹھیکیدار نے ریڑھی والے کے پیٹ میں چار گولیاں پیوست کر دیں۔ اور پھر اس کی ضمانت بھی ہوگئی ریڑھی والے کے ہاتھ میں موٹی تھی لیکن اس کی ضمانت ایک مہینہ تک نہیں ہوئی۔ جناب والا ایسے انصاف پر تو امن و عامہ کی حالت کسی قیمت پر نہیں سدھر سکتی۔ اس کے ہم خود ذمہ دار ہیں ہم خود ہو تو سفارش کرتے ہیں۔ ہم ان لوگوں کی پشت پناہی کرتے ہیں جو جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ سب سے پہلے ہمیں اپنی اصلاح کرنی پڑے گی۔ ہمیں اپنے گریبان میں جھانکنا پڑے گا۔ جناب والا میں ایک اور مثال دیتا ہوں یہاں پر ہمارے بزرگ بھائی مخدوم زادہ سید حسن محمود کے بھائی کے قاتل جیل توڑ کر فرار ہوئے تھے۔ محکمہ جیل کا عملہ ان قاتلوں کو بھگانے میں معاون تھا اور یہ جرم ثابت بھی ہو گیا تھا لیکن اس کے باوجود وہ لوگ بحال ہو کر وہ پھر اپنی اپنی ملازمتوں پر آگئے۔ جناب والا آپ سارے سانپوں کو ہرگز نہیں مار سکتے لیکن جو سانپ آپ کے گھر میں آتا ہے آپ اس کو تو مار سکتے ہیں۔ اول تو نشاندہی ہی نہیں ہوتی اور اگر ہو بھی جائے تو وہ لوگ صاف بچ بچا جاتے ہیں لہذا امن عامہ کی صورت حال پر کس طرح کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ جناب 1980ء میں ایک election compaign کے دوران جب مجھے پتہ چلا کہ فلاں فلاں آدمی آگے جا رہے ہیں چور چوری کا مال ساتھ لے کر جا رہے ہیں۔ چند آدمیوں نے میری آکر منت سماجت کی کہ اپنا آپ آدمی دیں تو میں نے جیپ دی ڈرائیور دیا آدمی دیئے میرے آدمیوں پر حملہ ہوا ایک آدمی کا ہاتھ ضائع ہو گیا اور ملزم بمع جوڑر بیل اور پستول کے پکڑے گئے۔ میں نے یہاں کر جناب گورنر سے ملاقات کی۔ میرا خیال تھا کہ میں ان ملزمان کا ملٹری کورٹ ٹرائل کرواؤں گا۔ مقدمہ نمبر 100 سال 1980ء تھانہ کوٹ مٹھن کا واقعہ ہے۔ جب میں نے گورنر صاحب سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ آپ چیف آف سٹاف لکھوا دیں۔ جب میں واپس آیا کے پتہ کیا تو ان بدماشوں نے ان پر دباؤ ڈال کر ان کو بیٹھا دیا تھا اور نتیجتاً مقدمہ داخل دفتر ہو چکا تھا۔ جناب والا اس قسم کی جہالت پر صورت حال ہوگی مجھے اس موقع پر ایک شعر یاد آتا ہے کہ

جس شہر میں لٹ جائے فقیروں کی کمائی
اس شہر کے سلطان سے کوئی بھول ہوئی

جناب والا انصاف صرف امرا کیلئے ہے یا بااثر لوگوں کیلئے ہے غریب آدمی کے لئے کوئی انصاف نہیں ہے۔ میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ آپ خود شاہد ہیں۔ میرے سارے بھائی شاہد ہیں میں جب بھی کوئی معاملہ پولیس اسٹیشن

میں جاتا ہے تو دلال پہلے پہنچ جاتے ہیں۔ سفارشی پہلے پہنچ جاتے ہیں۔ میری یہ تجویز ہے کہ دلالوں اور سفارشیوں کا تھانوں میں داخلہ قطعی طور پر بند کر دیا جائے۔

جناب والا اسکے علاوہ ایک اور چیز میں آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب محمد رفیق ۔ جناب سپیکر میں آپکی اجازت سے اور آپ کے توسط سے معزز ایوان کے سامنے اور اپنے فاضل رکن سے معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ تمام تھانوں میں یہ لکھا ہے کہ رشوت لینے والا اور دینے والا جہنمی ہے اور یہ بھی لکھا ہوتا ہے کہ یہاں پر دلالوں کا داخلہ بند ہے۔ اسکے باوجود بھی جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب جانتے ہیں۔ شاید عمل اسکے الٹ ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں آپ اپنی باری پر فرمائیں۔

سردار نصر اللہ خان دریشک ۔ جناب والا میں یہ گذارش کرتا ہوں کہ ساری بے یقینی کی کیفیت اس وقت سے زیادہ بڑھی ہے جب سے سرکاری ملازمین کو جو آئینی تحفظ حاصل تھا وہ ختم کر دیا گیا ہے۔ آپ جناب والا صرف ڈنڈا سٹک کی پالیسی ہے رکھتے ہیں۔ carrot کی پالیسی نہیں رکھتے ہیں۔ جناب والا جب تک آپ سرکاری ملازمین کو آئینی تحفظ فراہم نہیں کریں گے۔ ان میں خود اعتمادی بحال نہیں کریں گے حالات بہتر نہیں ہو سکتے۔

جناب والا ایک اور تلوار سرکاری ملازمین پر لٹکتی رہتی ہے کہ 25 سال کے بعد وجہ بتائے بغیر فارغ کر دینے کا قانون ہے یہ چیز بھی غلط ہے۔ جب وہ 25 سال کے بعد ریٹائر ہو کر جاتے ہیں تو وہ معاشرے میں وہ سیکنڈ گریڈ۔ راشی اور غلط کار قسم کے آدمی تصور ہوتے ہیں اور ان کو معاشرہ قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا آپ ایک ہی طریقہ رکھیں کہ 58 سال کی عمر میں رٹیائر کرنا ہے۔ 60 سال کی عمر میں رٹیائر کرنا ہے۔ ایک تلوار ان کے سروں پر لٹکتی رہتی ہے۔ اس تلوار کے ڈر سے وہ غلط کام کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ کہ 25 سال گزرے ہیں کہ میں کب رٹیائر ہو رہا ہوں۔ جتنا ہو سکتا ہے ہاتھ پیر مار کر آئندہ کیلئے اپنے گزارے کا راستے ٹھیک کر لوں۔ یہ چیز بھی میں سمجھتا ہوں ختم ہونی چاہئے۔

جناب والا اس کے علاوہ میں آپ کی خدمت میں چند ایک تجاویز پیش کرنی چاہتا ہوں۔ قانون پر صحیح طور پر عمل درآمد کیلئے۔ انصاف کے حصول کیلئے غیرجانبدارانہ پالیسی اختیار کرنی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ سردار صاحب ذرا مختصر فرمائیں۔ وقت تھوڑا ہے۔

سردار نصراللہ خان دریشک۔ جناب والا میں آپ سے گزارش کروں گا کہ میں بہت اختصار سے کام لے رہا ہوں۔

جناب والا اسکے علاوہ میں گذارش کرتا ہوں پہلے یہ ہوتا تھا کہ ایس پی صاحبان

اور ڈپٹی کمشنر صاحبان دیہاتی علاقوں کا دورہ کیا کرتے تھے - دس دس دن پندرہ پندرہ دن موقع پر جا کر لوگوں کے مسائل کی شنوائی کرتے تھے- اس قسم کی پریکٹس کو اگر دوبارہ شروع کیا جائے تو اس سے بہت فائدہ ہوگا -

جناب والا اسکے علاوہ ٹھیکری پہرے کا نظام جو پہلے زمانے میں ہوتا تھا اسکو بحال کیا جائے - چوکیدارہ نظام بحال کیا جائے - نمبرداری سسٹم کو بحال کیا جائے اس سے ہی جرائم کی روک تھام میں کافی فرق پڑے گا - جناب والا یہ جو چھوٹے چھوٹے جرائم ہیں بڑے بڑے جرائم کا پیش خیمہ بنتے ہیں -

جناب والا مصالحتی عدالتوں کو موثر بنایا جائے - کرائمز کنٹرول کمیٹی اور اصلاح معاشرہ کمیٹیاں ایک مذاق بنی ہوئی ہیں - یا ان کو موثر بنایا جائے یا ان کو ختم کیا جائے - ان کا کوئی فائدہ نہیں ہے کوئی تجویز پیش کریں ان پر عمل درآمد ہو اور اسکی رپورٹ آنی چاہئے-

جناب والا اسکے علاوہ پر امن شہریوں کو اسلحہ دینے میں حکومت فوری طور پر اقدامات کرے جو اپنی جان و مال کے تحفظ کیلئے اسلحہ چاہتے ہیں ان لوگوں کو فوری طور پر اسلحہ دیا جائے - اس پر کیوں پابندی عائد ہے - امریکہ جیسے ملک میں بھی اس پر پابندی نہیں ہے -

جناب والا یہ جو ایک ہزار روپے کی فیس پنجاب کیلئے بڑھا دی ہے یہ بڑی سراسر ظلم اور ناانصافی ہے یہ کسی اور صوبے میں نہیں ہے پنجاب کے ساتھ سوتیلی ماں کا سلوک بالکل روا نہیں رکھنا چاہئے -

جناب والا اسکے علاوہ میں آپ کی خدمت میں یہ گزارش پیش کرتا ہوں جب حکومت سیاسی کارروائیوں کو روکنے میں کامیاب ہوتی ہے تو اخلاقی کارروائیوں کو روکنے میں کیوں کامیاب نہیں ہو سکتی - اسکی وجہ یہ ہے کہ عمل درآمد کرنے والی ایجنسیاں اس پر پوری طرح عمل درآمد نہیں کرتیں - اگر حکومت اس معاملہ میں سنجیدہ ہے تو اس پر پوری سنجیدگی کے ساتھ عمل درآمد کرائے - جو کارپردان حکومت ہیں وہ اخلاقی جرائم پر پورا کنٹرول کرنے کیلئے باز پرس کریں - پھر کوئی وجہ نہیں کہ ان جرائم میں کمی واقع نہ ہو -

جناب والا اس کے علاوہ میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ گزشتہ دنوں ہمارے صوبہ کی پولیس کے سربراہ ہماری ڈویژن میں گئے - اس قسم کے دورے زیادہ ہونے چاہئیں کیونکہ اس کا بہت فائدہ ہوتا ہے یہ لاہور میں بیٹھ کر کیا کرتے ہیں ان کو زیادہ سے زیادہ دوروں پر نکلنا چاہئے - وہاں دوروں پر جا کر ان کو موقع ملتا ہے کہ وہاں کے علاقوں کے حالات کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور اس کا تجزیہ کریں-صرف لاہور ہی پنجاب نہیں ہے بلکہ سارے پنجاب کیلئے یہ آفیسر ہوتے ہیں - میں تجویز کرتا ہوں کہ ان کو دورے کرنے چاہئیں اور زیادہ سے زیادہ کرنے چاہئیں -

جناب والا اسکے علاوہ جو V. I. P. ڈیوٹی پر پولیس اور تفتیشی پولیس ہے ان کو اکٹھا کیا ہوا ہے - جب کوئی وزیر اعظم یا غیر ملکی سربراہ آتا ہے تو سارے

پنجاب کی پولیس یہاں اکٹھی ہو جاتی ہے۔اسکے متعلق بھی میری تجویز ہے کہ اسکو بھی علیحدہ کیا جائے۔ چوروں کو پتہ چل جاتا ہے کہ وی۔ائی۔پی۔ آرہے ہیں وہ اپنی وی۔ائی۔پی کارروائی دیہاتی میں شروع کر دیتے ہیں۔

اسکے علاوہ جیلوں میں کافی ہجوم ہے اس سے بھی کافی جرائم بڑھنے کا امکان ہے۔ جناب والا جسمانی تشدد کے بارے میں بڑے بیانات آتے رہتے ہیں کہ اس کو کم کیا جائے۔ میری یہ تجویز ہے جو ملزمان غریب یتیم بیوہ لاوارث لوگوں کا خون پیتے ہیں ان کو بالکل چکی میں پسنا چاہئے ان کے خلاف تشدد کرنا ایک اخلاقی فرض بنتا ہے۔ اس میں کمی نہیں ہونی چاہئے جب وہ ہمارے غریبوں کے بچوں کو رولاتے ہیں تو ان کے بچوں کو بھی رونا چاہئے۔

جناب والا۔ اسکے علاوہ میں آپ کی خدمت میں یہ گزارش پیش کروں گا کہ ہماری ڈویژن میں پولیس کے سربراہ نے گشت کا سسٹم دیہی علاقے میں رائج کیا ہے اسکے بہت اچھے نتائج نکلے ہیں۔ اسی طریقہ سے صوبے کے باقی ضلعوں میں بھی گشت سسٹم رائج کیا جائے۔گزشتہ دنوں ہماری ڈویژن میں ہماری تھانہ صدر جو مظفر گڑھ میں ہے مقصود نامی ملزم پکڑا گیا ہے جو بہاول پور جیل کو توڑ کر آیا تھا۔وہاں پر وہ 39-40 مقدمات میں ملوث تھا وہ اسی گشت کے نتیجہ میں پکڑا گیا ہے۔ اگر گشت کا ناکہ بندی کا سلسلہ دوسرے ڈویژنوں میں بھی شروع کیا جائے تو اس سے بری انسداد و جرائم میں کافی فرق پڑے گا۔

سردار نصر اللہ خان دریشک۔ جناب والا تعلیم یافتہ بے روزگاروں کا مسئلہ ایک وبا کی شکل اختیار کرنے والا ہے۔ ہمارے لوگ مشرق وسطیٰ گئے ہوئے تھے وہ بہت جلد واپس آ جائیں گے آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس سال سعودی عرب کی آمدنی ایک تہائی رہ گئی اور دنیا کا دوسرا خسارے کا بجٹ سعودی عرب میں اس دفعہ پیش ہوا ہے۔ مشرق وسطیٰ کے ممالک سے ہمیں بہت زیاد مدد ملتی تھی۔ہمارے بہت سے بے روزگار لوگ وہاں تھے اب وہ لوگ یہاں آئیں گے اور یہ چیز ایک وبا کی شکل اختیار کرلے۔ اس کے لئے ہمیں ابھی سے منصوبہ بندی کرنی چاہیے۔ اگر ہم نے ابھی سے کوئی منصوبہ بندی نہ کی ہم نے غلطی کی تو اس کی سزا ہماری آنے والی نسلیں بھگتیں گی۔ آخر میں یہ گزارش کرتا ہوں

وہ وقت بھی دیکھا تھا زمانے کی نگاہوں نے
لمحوں نے خطا کی تھی صدیوں نے سزا پائی

جناب والا۔ اگر ہم ابھی سے منصوبہ بندی نہیں کریں گے تو پھر آنے والی نسلیں اور آنے والا وقت ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔ میں آخر میں جناب والا کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس سارے ایوان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خدا حافظ۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ میاں عطا محمد قریشی۔ صاحب۔

ایک فاضل رکن۔ اب جانے کا وقت ہو گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آج جانے کا وقفہ ضروری ہے؟

چوہدری گل نواز خان ڈڈائج - جناب والا۔ میں نے ایک تجویز دی ہے کہ چائے کا وقفہ اور نماز کا وقفہ اکٹھے کر لیں - ایک بجے جو آدمی نماز پڑھنا چاہے وہ نماز پڑھے اور جو چائے پینا چاہے چائے پی لے -

جناب ڈپٹی سپیکر - دو بجے اجلاس ختم ہونے کا وقت ہے ایک بجے کے بعد کون آئے گا محمد شاہ کھگہ صاحب کی تقریر سماعت فرمالیں - اس کے بعد جو فیصلہ کرنا ہو کر لیں۔

جناب مظہر علی گل - پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ چائے کے وقفہ کے ساتھ نماز کا وقفہ رکھ دیں -

جناب سپیکر - ٹھیک ہے آپ کی تجویز پر غور کیا جائے گا آپ تشریف رکھیں۔ شاہ صاحب آپ ارشاد فرمائیں -

پیر احمد شاہ کھگہ - محمد شاہ صاحب تو اس کرسی پر بیٹھتے ہیں - آپ نے ان کا نام پکارا ہے - میرا نام تو احمد شاہ ہے اور میں نے پرسوں سے اپنا نام لکھ کر دیا ہے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔نحمدہ و نصلی علی رسول الکریم۔الحمد للہ رب العالمین۔جناب سپیکر آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے مجھے وقت دیا ہے - امن عامہ پر کل سے بحث شروع ہے - اور آپ سن رہے ہیں - امن عامہ کے متعلق تو معاملہ ختم ہو چکا ہے - امن عامہ اس ملک میں ہے ہی نہیں - نعرہ ہائے تحسین - کیونکہ ایک ہتھوڑا گروپ ہے ایک کلہاڑا گروپ ہے اور اب ایک نشتر گروپ بھی تیار ہو چکا ہے۔ جو ایک نشتر کی شکل میں آدمیوں کے لیے جان الیوا ثابت ہو رہا ہے۔ جب اتنے گروپ اس ملک میں پیدا ہو جائیں اور اس کا سدباب اس طرح سے نہ ہو سکا کہ اس گروپ کو حراست میں لیا جاتا اور انہیں پکڑ کر کیفر کردار تک پہنچایا جاتا ۔ان کا آج تک میری حکومت کو علم نہیں ہو سکا - اس لئے امن عامہ کا خاتمہ بالخیر ہے - اس کی سب سے بڑی وجوہات یہ ہیں کہ ہمارے ملک میں رشوت جرنز قرار پا چکی ہے اور رشوت کا وجود لوگوں کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے - رشوت کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا ہی نہیں جب آپ رشوت کو بند نہیں کریں گے اس وقت تک آپ کسی قسم کا کنٹرول نہیں کر سکیں گے یا امن عامہ کی ذمہ داری پوری نہیں کر سکیں گے - چونکہ حکومت ہم سے ٹیکس وصول کرتی ہے ہم سے بیانہ معاملہ جات وغیرہ رقبوں سے لیتی ہے اس لئے حکومت پر لازمی فرض عاید ہو جاتا ہے کہ وہ لوگوں کو اتنا امن پہنچائے کہ جو لوگ گھر میں بیٹھے ہیں ان کے دل میں بھی یہ ہو کہ آرام ہے - لیکن آج لوگوں کے دل میں یہ خیال ہے کہ یہ رات کیسے گزرے گی ؟ ہمارے بچے کیسے محفوظ رہیں گے ؟ ہمارا یہ سامان کیسے محفوظ رہے گا ؟ ہماری جانیں کیسے محفوظ ہیں ؟ جہاں کلہاڑا گروپ استعمال ہوا ہے۔ میرے خیال میں وہاں کہ لوگوں کا سونا بھی حرام ہو گیا ہے حکومت اس کا کوئی تدارک نہیں کر سکی۔اس سلسلے میں اپنے علاقے کے متعلق میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں - ہمارا علاقہ نورشاہ ہے - R 57-4 چک ہے۔ اس میں پچھلے دنوں ایک لڑائی ہوئی۔ جس میں دفعہ 307 کا پرچہ

درج ہوا تھا ۔ان آدمیوں کو مارا بھی گیا تھا اور ان کی بے چاری کنواری لڑکی کو بھی شدید مارا گیا تھا جس پر 325-307 اوراس طرح کی دفعات لگا کر پرچہ تھانہ نورشاہ میں درج ہوا چنانچہ پرچہ درج کرکے انہوں نے کیس تیار کیا ۔ دوسرے فریق نے ذرا آگے بڑھ کر تفتیش تبدیل کروائی اور ایک انسپکٹر صاحب تفتیش پر مامور ہوئے۔ انہوں نے یہ درخواست گزاری جناب عسالی اس میں جو زیر دفعہ 326 اور 325 کا سرٹیفکیٹ ہے۔ اس کا دوبار ملاحظہ ہو نا نہایت ضروری ہے ۔ چنانچہ ہمارے ایم - ایس صاحب نے یہاں لاہور میں مقرر کردہ پولیس سرجن کے پاس وہ کیس بھجوا دیا کہ آپ اس آدمی کا اور سرٹیفکیٹ و کاغذات وغیرہ کا دوبارہ ملاحظہ فرمائیں ۔ چناچہ پولیس والے اس آدمی کو یہاں لے آئے اور پولیس سرجن کے سامنے پیش کیا ۔ پتہ لگا کہ پولس سرجن نے آٹھ ہزار روپے لے کر یہ لکھ دیا ہے کہ اس کو ایک بھی ضرب نہیں آئی حالانہ کہ اس کے سر پر اب بھی اتنا لمبا زخم موجود ہے ۔ وہ تندرست تو ہو چکا ہے ان دنوں مجھے وہاں ایک کام تھا ۔ وہ میرے پاس آیا ۔ وہاں ظفر اللہ چودھری صاحب ہیں جو پروفیسر ہیں اور سرجن ہیں میرا کام بھی ان کے ایک متعلق مریض تھا میں اس آدمی کو بھی ساتھ لے گیا اور ان سے کہا کہ ڈاکٹر صاحب ذرا اس آدمی کو دیکھیں ۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے دیکھا اور رپورٹ دی لکھی کہ ایکسرے سے تو پتا نہیں چلتا ، کیونکہ زخم مندمل ہو چکا ہے ۔لیکن جو ظاہر زخم ہے اس سے بھی اس کی موت واقع ہو سکتی تھی - جب وہ رپورٹ ادھر انسپکٹر صاحبان کے پاس واپس پہنچی ، تفتیش افسر کے پاس پہنچی تو انہوں نے اس مقدمے کو یکلخت خارج کرنے کا حکم دے دیا ۔ اس لڑکی کا ملاحظہ نہیں ہوا تھا ۔ اس آدمی کا ، جس کا نام نور احمد ہے ملاحظہ ہوا تھا اس کا تو چلو یہ مسئلہ ہوا ۔ لیکن زیر دفعہ 325 والی درخواست بھی انسپکٹر صاحب نے ساتھ ہی خارج کر دی۔ جہاں اتنی زیادتیاں ہوں تو پھر انصاف تو بے شمار مہنگا ہو گیا۔ ہزاروں روپے کے بدلے میں انصاف کا قتل ہو گیا اور مظلوم بے چارا روتا رہا ۔ہم نے کئی بار ڈی سی صاحبان ایس پی صاحبان سے اس کے متعلق عرض کی کہ اس غریب کی آپ حق رسی کروائیں ۔ وہ بھی کوئی تفتیش کروا رہے ہیں — لیکن پتہ نہیں اب کیا ہو گا۔ اب کیس ذرا پرانا ہو گیا ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ —میں معزز ممبران سے گزارش کروں گا کہ پیر احمد شاہ کھگہ صاحب بڑی مدلل اور ناائر تقریر فرما رہے ہیں ۔ براہ کرم ان کی تقریر کو توجہ سے سنیں۔

پیر احمد شاہ کھگہ — جنہوں نے 8 ہزار روپے لے کر اس آدمی کے سر کی لمبی چوڑی ضرب کو اور اسکی مار پیٹ کو یہ لکھ دیا کہ اسکو کوئی ضرب ہی نہیں آئی ہے یہ معزز ہاؤس اس غریب کی داد رسی کرے اور ملزمان کو قرار واقعی سزا دی جانی چاہئے تاکہ علاقہ میں یہ تاثر پیدا ہو جائے کہ غریب کی داد رسی کرنے والے لوگ بھی موجود ہیں ۔ میری اس کے ساتھ ایک اور تجویز بھی ہے وہ یہ ہے کہ جو جائز کیس تھانوں میں لیجایا جائے تو اس کی کوئی نہیں سنتا لیکن جو ان کے ٹاوٹ کے ذریعے جائے یا رشوت دے

دی جائے تو اس کا جھوٹا کیس بھی درج ہوجاتا ہے اور ایک اچھا خاصا مسئلہ پیدا ہوجاتا ہے لیکن وہ غریب جس کے پاس پیسے نہ ہوں اسکا صحیح پرچہ بھی درج کے لئے تیار نہیں اس حد تک ملک پر یہ بوجھ روز روز ہوتا رہا تو میرا خیال ہے کہ اللہ تعالی کے دل میں بھی یہ خیال آئیگا یہ حکومت میری مخلوق کو انصاف مہیا نہیں کر سکتی اسلئے یہ اس قابل نہیں ہے اور یہ حکومت بھی تبدیل ہو سکتی ہے۔

میاں عطا محمد قریشی—جناب سپیکر میں نہیں سمجھ سکا کہ اللہ تعالیٰ کا دل بھی ہوتا ہے۔ اس پر مولانا صاحب اظہار فرمائیں کہ آیا اللہ تعالی کا دل بھی ہوتا ہے۔

ایک معزز رکن۔ جناب سپیکر جس سادگی سے شاہ صاحب نے یہ بات کہی ہے اور یہ ہاوس جانتا ہے کہ شاہ صاحب کس کے اوپر الزام لگانے والے نہیں ہیں اور میرا اس معاملہ میں ذاتی مشاہدہ ہے پولیس سرجن ڈاکٹر سیف اللہ صاحب ہمارے سیکرٹری صاحب کے بہت چہیتے ہیں ہم نے ان کے خلاف کئی دفعہ یہ باتیں کیں اور برملا کہا اور ہم نے وزیر صحت صاحب سے بھی درخواست کی انہوں نے ہمارے ساتھ تعاون کیا اور لیکن سیکرٹری صاحب اس حد تک آگے جا چکے ہیں کہ اپنی بات کو منوانا چاہتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ میں کسی کے تابع نہیں ہوں نہ میں منسٹر صاحب کے تابع ہوں اور نہ کسی اور کے تابع ہوں ہم نے اس پولیس سرجن کے خلاف بات کی کہ اس پولیس سرجن کے گلے میں میو ہسپتال میں جوتوں کا ہار ڈالا گیا سروسز ہسپتال میں ذلیل ہو کر نکلا اور اس کا نتیجہ یہ نکلا۔

جناب ڈپٹی سپیکر— آپ لمبی تقریر نہ فرمائیں آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہے ہیں یا تقریر کر رہے ہیں—

ایک معزز رکن۔ اتنی بات یہ ہے میں تو انکی تائید میں بات کر رہا ہوں

جناب ڈپٹی سپیکر۔—آپ اپنی باری میں ان خیالات کا اظہار فرما سکتے ہیں—آپ تشریف رکھیں—

پیر احمد شاہ کھگہ۔ جناب سپیکر مجھ پر اعتراض کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دل نہیں ہے۔ اگر اللہ پاک کا دل نہیں تو کس کا دل ہے۔ باقی اس دنیا میں کس کا دل ہے اسکے دل کے ساتھ سارے دل شامل ہیں۔ اسلئے نوک جھوک ہوتی رہتی ہے میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں (قطع کلامیاں)

پیر احمد شاہ کھگہ — کہ آپ کم از کم ایک دوسرے کی بات سنیں اس کے بعد اگر کوئی مسئلہ ہو تو اسکا جواب اپنی تقریر میں دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جی مولانا صاحب۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی۔ میں یہ عرض کرونگا کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ

(قطع کلامیاں)

پیر احمد شاہ کھگھہ۔ جناب سپیکر آپ انکو بٹھانے کی ہدایت کریں کیونکہ میں سپیکر تو نہیں ہوں سپیکر تو آپ ہیں ہاوس کو آوٹ آف کنٹرول نہ کریں۔

محترمہ بشریٰ رحمان۔جناب سپیکر فاضل مقرر بہت ہی فاضلانہ اور مدلل تقریر کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دل کو انہوں نے جن معنوں میں استعمال کیا ہے وہ بالکل درست ہے وہ بھی تصوف کی ایک اصلاح کے لئے اسوقت انکو زیر بحث لایا جائے ۔ اللہ کا ہاتھ اور اللہ کی نگاہ اور اللہ کا دل جن معنوں میں استعمال ہوتے ہیں وہ تصوف کی ایک ترکیب ہے ۔ ایک صاحب نے یہاں فرمایا کہ جناب مولانا منظور احمد چنیوٹی سے اسکا فتویٰ لیجئے جناب عزت و احترام اور ادب کے ساتھ عرض کرتی ہوں کہ مولانا چنیوٹی کا اپنا دل نہیں ہے تو اللہ کے دل کے بارے میں کیا کہیں گے۔

(قطع کلامیاں) (تالیاں)

(نعرہ ہائے تحسین)

مولانا منظور احمد چنیوٹی ۔ جناب سپیکر چونکہ یہ ایک نئی بات آئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ مولانا صاحب کیا آپ کچھ مزید فرمائیں گے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی ۔ میں عرض کرونگا چونکہ یہ شرعی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق میں مختصر عرض کرونگا کہ ہاتھ اور آنکھ یا جن اعضا کا ذکر قرآن پاک میں آیا ہے اس میں تمام مفسرین یہی لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہمارے ہاتھ کی طرح نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ کی آنکھ ہماری آنکھ کی طرح ہے وہ محض ایک تصور ہے وہ خدا کی پکڑ کا ہاتھ کے ذریعے ۔ یا خدا کی نظر کا دیکھنے کا اور اسی طرح ہمارے فاضل مقرر نے دل کے لفظ کا استعمال بھی کسی ایسے مفہوم میں کیا ہے تو اسکے لئے نہ گنجائش ہے ویسے

لیس مثل شیٔ

اللہ تعالیٰ کی مثل کی کوئی چیز نہیں ہے۔ اس قسم کے الفاظ کا مفہوم وہ نہیں لیا جاتا جو ہم یہاں اپنے انسانی اعضا پر استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ دوسری بات میں یہ عرض کرونگا ۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جس نکتہ کی وضاحت آپ سے چاہی تھی وہ فرمادی ہے تشریف رکھئے۔

مولانا منظوراحمدچنیوٹی ۔ جناب والا جو بات صحیح طور پر ہے میں وہی عرض کرونگا اور حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں میں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر مولانا صاحب بیگم بشریٰ رحمان کی بات کا ذکر نہیں کر رہے ۔ انہوں نے دل کا ذکر فرمایا ہے۔ کیا مولانا دل کا نہیں اور تو نہیں یہ بنک آئے ۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی—رانا صاحب نے یا بشری رحمان صاحبہ نے جو فرمایا ہے میں اس معاملہ میں نہیں آتا میں حدیث پیش کر رہا ہوں کہ ہر انسان کا دل اللہ تعالی کی دو انگلیوں میں ہے اب اللہ تعالی کی دو انگلیاں ہاری انگلیوں کی طرح تو نہیں ہیں۔ اللہ تعالی جسطرف چاہتے ہیں پھیر دیتے ہیں اور اللہ تعالی کی ذات قادر مطلق ہے اگر اسکی تعبیر یہ کی جائے کہ اگر ہمارے اعمال درست نہیں ہیں، تو اللہ تعالی اور حاکم نے آنکھے یہ ضروری نہیں کہ ہم اسکو دل کی تعبیر سے کریں ۔ ہمارے اعمال کی جزا اور سزا اللہ تعالی ہمیں ہمارے حکام کے ذریعے دیتے ہیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر—شاہ صاحب اسکو ایک منٹ میں ختم کریں ۔

پیر احمد شاہ کھگہ ۔ جناب والا میرا وقت تو مولوی صاحب اور رانا صاحب نے لے لیا ہے۔

ایک معزز رکن ۔ جناب سپیکر، بشری رحمان صاحبہ کو یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ انکے پاس دل ہی نہیں ہے اگر دل نہ ہوتا تو یہ زندہ نہ ہوتے ۔

محترمہ بشری رحمان ۔ جناب سپیکر فاضل رکن کی خدمت میں عرض ہے۔ وہ یہ بات کیوں بولتے ہیں جو بتانے کے قابل نہیں ہے۔

پیر احمد شاہ کھگہ۔ جناب سپیکر آج مسئلہ یہ پیش کیا گیا ہے کہ ایوان کو نیلام گھر بنایا گیا ہے تو واقعی یہ نیلام گھر ہے یہ باتیں ہی ایسی کرتے ہیں کہ نیلام گھر میں شامل ہو جاتے ہیں اسلئے اخبار والوں نے غلط نہیں لکھا ۔

چوہدری محمد صدیق سالار ۔ جناب سپیکر شاہ صاحب کو اپنے الفاظ واپس لینے چاہئیں ۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا کھگہ صاحب کو اپنے الفاظ واپس لینے چاہئیں ورنہ وہ تحریک استحقاق غیر موثر ہو جائیگی جب آپ خود اعتراف کرتے ہیں کہ واقعی یہ ایوان نیلام گھر بن گیا ہے تو ۔

پیر احمد شاہ کھگہ ۔ رانا صاحب میں بھی ہاؤس کے ساتھ ہوں اور میں نے صحیح بات کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ شاہ صاحب تشریف رکھئے رانا صاحب آپ بھی تشریف رکھئے ۔ شاہ صاحب آپ اپنے الفاظ کے متعلق کیا فرمائیں گے ۔

پیر احمد شاہ کھگہ ۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں واپس لے لیتا ہوں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ شاہ صاحب نے اپنے الفاظ واپس لے لئے ہیں ۔

پیر احمد شاہ کھگہ ۔ جناب والا میری اس معاملہ میں ایک دو تجاویز ہیں ۔ بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا درویش کس کام کے لئے دھلی میں بھیجا اس وقت کا حاکم

التمش تھا وہ بیچارہ رب رب کے نام میں مشغول جا رہا تھا اسکو پیچھے سے کوتوال نے کوڑے لگائے اور کہا کہ تمہیں پتہ نہیں بادشاہ کی سواری آ رہی ہے اور تم راستہ نہیں دیتے وہ بچارہ بڑا تلملایا اور اسکو بڑی تکلیف دہ ضربیں لگیں انھوں نے واپس آ کر بوعلی قلندر رحمتہ الیہ علیہ کی خدمت میں عرض کی مجھے حضور آپ نے فلاں کام کے لئے بھیجا تھا میں پیٹا گیا ہوں مارا گیا ہوں ایسا مسئلہ ہوا ہے تو آپ نے ایک چٹھی لکھی کہ اے التمش اگر تیرا بادشاہی کا طریقہ یہی رہا تو تیری حکومت تبدیل کرا دی جائیگی۔ سو مسئلہ یہ ہے کہ اللہ پاک کو یہ مخلوق اتنی عزیز ہے کہ جسکا کوئی حساب نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کو مخلوق اتنی عزیز نہ ہوتی تو میرا خیال ہے بڑے نفیس انگور اور انار اس کے لئے تجویز نہ فرماتا۔ تو جیسے درویشک صاحب نے فرمایا ہے کہ امیر آدمیوں کے کام ہوتے ہیں۔ یہ بات نہیں ہے بلکہ رشوت کے بغیر نہ امیر کا کام ہو سکتا ہے نہ غریب کا۔ (نعرہ ہائے تحسین) ایک پرانا شعر ہے۔

جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

تو ایسے ہی جدھر دیکھتے ہیں ادھر رشوت ہی رشوت ہے رشوت کا یہ عالم ہے کہ میرے خیال میں رشوت ایک جائز قانون اور ایک جائز رقم تصور ہو چکی ہے کہ رشوت لینا آجکل ہمارا حق ہے کہ ہم لوگوں سے لیں تو تب مسئلہ ٹھیک ہوگا میرا خیال کہ رشوت لیکر بھی کام صحیح ہونا بڑا مشکل ہے کیونکہ ایک آدمی جاتا ہے وہ پانچ ہزار دیتا ہے پھر دوسرا آدمی پہنچ جاتا ہے وہ دس ہزار پیش کر دیتا ہے وہ پانچ ہزار بھی پی جاتے ہیں اور دس ہزار بھی کھا لیا جاتا ہے اور کام اس کا اسی طرح رہتا ہے۔ میری اس میں ایک تجویز ہے وہ یہ ہے کہ تمام ایم۔پی۔اے صاحبان کا حلقہ دو دو تھانوں کے قریب ضرور ہو گا۔ ہر مقدمہ کی تصدیق ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ ایم۔پی۔اے صاحبان تو اکثر شریف آدمی ہیں۔ عوام کے منتخب کردہ ہیں اور عوام سے ووٹ لیکر یہاں آئے ہیں اور عوام کو بھی ان پر بھروسہ اور یقین ہے۔ تو میرا خیال ہے کہ ایم۔پی۔اے صاحبان کی ہر کیس پر تصدیق ہونی چاہیے کہ یہ کیس غلط ہے یا صحیح ہے۔ اور ایم۔پی۔اے صاحبان جب تک اس کی صحیح سفارش نہ کریں کہ یہ کیس سچا ہے اس وقت تک وہ چالان نہ ہو۔ کیونکہ عوام کی جتنی تسلی عوامی ممبران سے ہو سکتی ہے کسی اور سے نہیں ہو سکتی۔ تو یہ ایک قانونی صورت میں بنا دیں کہ جو کیس ہو اس کی تصدیق ایم۔پی۔اے صاحبان کریں کہ یہ کیس سچا ہے یا جھوٹا سچا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ان کی تصدیق بھی جائز ہو گی اور سچائی پر مبنی ہو گی۔ کوئی ایسی پارٹی بازی میں یہ حصہ نہیں لیں گے۔ علاقوں میں پارٹی بازی بھی ہے لیکن جس وقت اس کی سفارش ہو جائے گی تو سچائی سامنے آ جائے گی۔ ہمارا سب سے بڑا ادارہ تھانہ ہے جس میں لوگوں کے ساتھ انصاف نہیں ہو رہا۔ باقی یہ عدالتیں ہیں

تو ان کے متعلق میرا یہ کہنا شائد غلط ہو گا کہ ہماری بڑی بڑی جو عدالتیں ہیں تو وہ بھی تمام رشوت لیکر یہ مسئلے حل کر رہی ہیں تو آپ اس کے متعلق ضرور بندوبست کریں۔ اگر رشوت ہٹ جائے تو انصاف صحیح سامنے آ جائے گا پھر ۔۔ لوگ کہیں گے کہ ہم کیوں بے انصافی بغیر رشوت کے کریں۔ تو سفارش کا کوئی معنی نہیں ہے رشوت کا معنی ہے۔ رشوت کا اگر بندوبست نہ ہوا تو یہ ایک بڑے زوال کی شکل میں سامنے آئے گا ۔اور آپ دیکھیں گے کہ اس کی ہمیں کتنی سزا بھگتنی پڑے گی۔ جناب والا میں آپ کا مشکور ہوں اور ہاؤس کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے باتوں کے ذریعے دل سے غبار تو نکالا ہے۔ جناب والا میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ چک نمبر R-4-57 میں ایک شخص نور محمد ہے اس کے ساتھ پولیس سرجن نے زیادتی کی ہے۔اور یہ زیادہ تر اس حد تک ہوئی ہے کہ جس کا کوئی حساب نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آپ تشریف رکھیں۔ یہ بات آپ کر چکے ہیں اس کو نہ دہرائیں۔

پیر احمد شاہ کھگہ ۔ جناب والا اس کا مسئلہ حل کروائیں کیونکہ یہ معاملہ میں نے ہاؤس کے سامنے پیش کر دیا ہے ۔یہ آپ کی اور ہاؤس کی مکمل ذمہ داری ہو گی کہ اس غریب آدمی کو انصاف ملے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ شاہ صاحب۔ تشریف رکھیں۔

رائے احمد سعید خاں ۔ جناب والا میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں شاہ صاحب کی تائید میں یہ بات آپ کے نوٹس میں لاتا ہوں ۔ ہاؤس کے نوٹس میں لاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ آپ تائید بھی کر چکے ہیں اور اپنی تقریر بھی فرما چکے ہیں۔ اب اپنی باری پر جو کہنا چاہیں گے ضرور کہیں۔

رائے احمد سعید خاں ۔ جناب والا میں تقریر نہیں کرنا چاہتا میں ایک چھوٹی سی مختصر بات کرنا چاہتا ہوں کہ پولیس سرجن نے آٹھ ہزار روپیہ لیا۔ یہ بات کمیٹی کے سپرد کی جائے۔ اس کی تحقیق کی جائے اوراس کا نوٹس لیا جائے۔میں اس بات کی تائید کرتا ہوں ۔اور ابھی بڑی مثالیں ہیں جو میں اپنی تقریر میں پیش کرونگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ ٹھیک ہے آپ اپنی تقریر میں کہہ لیں۔

میاں عطا محمد قریشی۔ جناب سپیکر۔ نہایت ادب سے ۔ نہایت معذرت سے مجھے یہ عرض کرنا ہوگا کہ پچھلے دنوں اخبارات میں آیا تھا کہ جناب چیف منسٹر صاحب نے ایک ہدایتنامہ جاری فرمایا ہے جو کہ خصوصی طور پر وزراء کرام کے لئے اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبان کے لئے ہے۔ جب آج امن عامہ پر بحث ہو رہی ہے تو اس میں وزراء کرام کا ہونا نہایت ضروری ہے کیونکہ میرے محترم رکن نے وزارت صحت کے متعلق باتیں کی ہیں تو وزیر صحت کا یہاں نہ ہونا یا اسی طرح دوسرے محکمہ جات کے متعلق

باتیں ہونگی تو ان کا یہاں نہ ہونا میرے لئے اور خصوصی طور پر ایوان کے لئے یہ اچھی رسم نہیں ہے۔ اچھی روایت نہیں ہے لہذا میں وزیر اعلیٰ صاحب سے پھر گزارش کروں گا کہ وہ ہدایات جاری کریں کہ مہربانی کر کے وزراء کرام جب تک ایوان کی کارروائی جاری رہے وہ یہاں ایوان میں رہیں۔

وزیر اوقاف (ملک خدا بخش ٹوانہ) ۔ جناب والا میں اس سلسلے میں تھوڑی سی عرض کرنا چاہونگا کہ فاضل رکن نے بالکل درست فرمایا ہے کہ واقعی وزراء کرام کو حاضر رہنا چاہیے۔ مگر میں آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ امن عامہ پر بحث ہو رہی ہے اور وہ رپورٹ فولیو جناب چیف منسٹر کے پاس ہے ۔ اور اسمبلی میں میرے پاس ہے اور میں حاضر ہوں۔

میاں عطا محمد قریشی۔ جناب والا میں یہ عرض کرونگا کہ میں ایک دو وزراء کرام کے دفاتر سے آیا ہوں۔ وزراء کرام اپنے دفتروں میں تشریف رکھتے ہیں اور وہیں اپنے دوستوں کے کام کر رہے ہیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ یہ بات آپ فرما چکے ہیں آپ تشریف رکھیں۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا۔ چیف منسٹر صاحب تشریف لے آئے ہیں لہذا وزیر صحت کی ضرورت نہیں ہے ۔

وزیر مال (جناب محمد اقبال)۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔جناب سپیکر اگر کورم کے حساب سے وزراء کی حاضری دیکھ لی جائے تو میرے خیال میں کم نہیں ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ ٹھیک ہے ۔اب ساڑھے بارہ ہونے والے ہیں آپ لوگ بھی چائے کے وقفے کے لئے بےتاب ہونگے۔ لہذا اب ایوان کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے اور پونے ایک بجے انشاءاللہ دوبارہ ملیں گے ۔

(ایوان کی کارروائی ساڑھے بارہ بجے چائے کے وقفہ کے لئے ملتوی ہو گئی۔)

جناب سپیکر 1 بجکر 15 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

جناب سپیکر ۔ میاں عطا محمد قریشی صاحب تشریف نہیں رکھتے چوہدری نواز الحق صاحب۔

چوہدری نوازالحق ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ چوہان جناب سپیکر 16 اکتوبر 1951ء کو راولپنڈی میں پاکستان کے پہلے وزیر اعظم شہید ملت لیاقت علی خان کے قتل سے لے کر ڈھوک مشکال پر کالونی اور 11 اگست 1985ء کو ڈھوک کھبہ میں گیارہ افراد کا قتل ۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ۔ جناب والا پاکستان بنے ۔

38 برس ہو چکے ہیں اور ہمارا ملک پاکستان اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مضبوط سے مضبوط
ر ہ وتاچلا جا رہا ہے۔زندگی کے ہر شعبہ میں نمایاں ترقی ہو رہی ہے۔ لیکن شائد پنجاب پولیس
کی کارکردگی طریقہ تنقید جیسا تھا ویسا کا ویسا ہی ہے بلکہ مزید تنزلی کی طرف جارہی ہے -
جناب والا۔ڈھوک کھبہ راولپنڈی شہر کے درمیان میں واقع ہے اور پولیس اسٹیشن مری روڈ
بالکل نزدیک ہے۔ اتنی لرزہ خیز واردات کے بارے میں دو ماہ گزر جانے کے باوجود پولیس
ابھی تک کسی نتیجے تک نہیں پہنچ سکی۔ یہ ان کی ناکامی اور نااہلی کا منہ بولتا ثبوت ہے
جناب ہر شخص کی زبان پر تھا کہ ڈھوک کھبہ راولپنڈی کا کیس پولیس کے لئے ایک چیلنج
ہے ۔ لیکن پولیس نے اس چیلنج کو قبول نہیں کیا بلکہ zero point پر
کھڑی آج بھی کسی غیبی امداد کی منتظر ہے جناب والا میں قائد ایوان سے اپیل کرتا ہوں
کہ ڈھوک کھبہ کیس کے متعلق جتنا جلد ہو سکے اس ایوان میں جو پیش رفت ہوئی ہے -
س کی کارکردگی کو یہاں پیش کیا جائے۔ راولپنڈی کے شہریوں کا سکھ اور چین ختم ہو چکا ہے -
لوگ رات کو خود پہرہ دیتے ہیں اور اپنے جان و مال کا خود تحفظ کرتے ہیں۔

جناب والا اس بدنصیب خاندان کے جو تین معصوم بچے زندہ بچے ہیں ان کے لئے
میں یہ کہوں گا کہ صوبائی حکومت اچھے سکولوں میں اور ہوسٹلوں میں انتظام کرے اور
صوبائی زکواۃ کونسل سے کم از کم دس لاکھ روپے ان کے نام fixed deposit کرا دے
اور ان سے جو ملنے والا منافع ہو وہ ان کی تعلیم و تربیت پر خرچ کیا جائے تا کہ وہ بھی معاشرے
میں اپنا کوئی مقام حاصل کر سکیں۔ جناب والا جب وہ تعلیم سے فارغ ہو جائیں بیشک 10
لاکھ روپے کی رقم جو ان کے نام مختص کی گئی ہو وہ سرکار کو واپس ہو جانی چاہیئے۔
جناب والا میں آخر میں قائد ایوان سے اپیل کرتا ہوں کہ ڈھوک کھبہ کی جو تفتیش
ب تک ہوئی ہے وہ بہت جلد اس ایوان میں پیش کریں -

رانا پھول محمد خان — جناب سپیکر میں ان کی بات میں ایک لفظ کا اضافہ
کرنا چاہتا ہوں۔ اسکول میں جب وہ بچے داخل ہوں وہاں بھی ان کی حفاظت کا انتظام کیا
جائے۔ ایسا نہ ہو کہ حویلی لکھے کے طالب علم کی طرح ان کو بھی ختم کر دیا جائے۔

جناب راجہ جاوید اخلاص ۔ جناب سپیکر میں آپ کا انتہائی ممنون ہوں کہ آپ نے آج
مجھے امن عامہ جیسے اہم مسئلے پر بولنے کیلئے چند منٹ عطا کیئے۔

جناب سپیکر میں آج ان جذبات اور خیالات کا اظہار کروں گا جو کافی عرصہ سے میرے
ذہن میں چلے آ رہے ہیں۔ وہ اس صوبہ میں امن عامہ کی صورت حال اور اس کی بہتری کیلئے
چند تجاویز اس میں شامل ہیں۔

جناب والا سب سے پہلے میں اس بات کا ذکر کروں گا کہ جو عوام میں عدم تحفظ
پایا جاتا ہے جیسا کہ میرے فاضل بھائی نواز الحق صاحب نے اپنی تقریر میں اس کا ذکر
کیا ہے۔ جناب والا سب سے پہلے میں اس معزز ایوان کی توجہ اس اہم مسئلے کی طرف دلانا

چاہتا ہوں جو لوگوں کے دلوں میں خوف ہے۔ جو لوگوں کے ذہنوں میں خوف ہے۔ جو ایک ذہنی الجھن کا لوگ شکار ہیں وہ ہے نام نہاد ہتھوڑے گروپ کا خوف اور اسکی کاروائیاں۔

جناب والا ۔ میرا تعلق بھی اسی ضلع سے ہے اور میرا ضلع بھی ہتھوڑا گروپ کی کارروائیوں کا شکار ہو چکا ہے۔ جیسا کہ میرے بھائی نواز الحق صاحب نے فرمایا ہے راولپنڈی کے شہر میں 11 افراد کا ناحق قتل اور بے جا تشدد اس بات کا ثبوت ہے کہ ہمارے ملک میں یا ہماری حکومت کے دور میں جو وارداتیں ہو رہی ہیں ان کا صحیح طور پر سدباب نہیں کیا جا سکا۔

جناب والا ۔ ڈھوک کھبہ کا نا قابل برداشت سانحہ جس میں 10 قیمتی جانیں ضائع ہوئیں اس واقعہ کی میں پر زور مذمت کرتا ہوں اور میں صوبائی حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ اس مسئلے کی تحقیقات مزید اچھے طریقے سے کی جائے۔ اسکے لئے کوئی اسپیشل فورس مہیا کی جائے جو اس شہر میں اس علاقہ میں اسکی چھان بین کرے جو اسکے محرک ہیں یا جو لوگ اس واقعہ کے مرتکب ہوئے ہیں ان کو جلد از جلد سزا دی جا سکے اور ان کو گرفتار کیا جا سکے ۔

جناب والا ۔ دوسرا مسئلہ دیہی علاقوں میں جو چوری کی وراداتیں۔ڈاکے اور ناجائز اسلحہ کا استعمال ہو رہا ہے اس کے متعلق میری یہ گزارش ہے کہ جو ہمارے دیہی علاقوں میں تھانے واقع ہیں ان کا محل وقوع اس قسم کا ہے کہ وہاں تک لوگوں کو پہنچنے کیلئے تین چار دفعہ بسیں بدلنی پڑتی ہیں۔ جو واقعہ بھی ہوتا ہے پولیس کم از کم دس پندرہ گھنٹے کے بعد وہاں پہنچتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس وقت جو جرائم کرنے والے لوگ ہوتے ہیں یا وہ بیرون ملک جا چکے ہوتے ہیں یا کم از کم وہ بارڈر کراس کر چکے ہوتے ہیں۔ اس کیلئے میری تجویز ہے کہ ہر یونین کونسل کے ہیڈ کوارٹر پر ایک وائر لیس سسٹم لگایا جائے جیسا کہ الیکشنوں کے رزلٹ اکٹھے کرنے کیلئے جو سسٹم چلایا گیا تھا اس طرح کا ایک سسٹم چلایا جائے اور پولیس کی ایک ایسی فورس مہیا کی جائے۔ ایسی گاڑیاں مہیا کی جائیں کہ جوں ہی ان کو اطلاع ملے وہ فی الفور اس واقعہ کی چھان بین کے لئے موقع پر پہنچ سکے۔ اس سے پہلے جناب سپیکر یہ ہوتا تھا ہمارے علاقے میں یا ہمارے تھانوں کی سطح پر کمشنر صاحبان یا ڈپٹی کمشنر صاحبان مہینے یا دو مہینوں کے بعد کھلی کچہریاں لگایا کرتے تھے ۔ ان کچہریوں کا یہ فائدہ ہوتا تھا کہ اس علاقے کے جو چھوٹے چھوٹے مسائل تھے جو لوگوں کے چھوٹے چھوٹے پرابلم تھے وہ موقع پر ہی حل ہو جایا کرتے تھے ۔ لیکن موجودہ دور میں کچھ اس قسم کی خاص طور پر ضلع راولپنڈی میں ہمارے جو اعلیٰ افسران ہیں ان کی اتنی پروٹوکول

ڈیوٹی ہے کہ ان کا دیہاتی علاقوں میں پہنچنا نہایت ہی مشکل ہے اور وہ بالکل نہیں پہنچ پاتے ۔ جس کی وجہ سے علاقہ میں کافی گڑبڑ پھیلنے کے امکانات ہوتے ہیں ۔

جناب والا ۔ میری دوسری یہ گزارش ہے دیہی علاقوں میں جو سنگین قسم کے واقعات ہوتے ہیں ان کے متعلق میری یہ تجویز ہے ان واقعات پر کم از کم ایس ۔ پی یا ایس۔ایس۔پی۔ کے رینک کا آدمی جانا چاہیے ۔ تاکہ وہاں جو مقامی لوگ جو اپنی پارٹی بازی کی بنیاد پر یا بگر اور کسی دشمنی کی بنیاد پر لوگوں کو بے گناہ ملوث کر دیتے ہیں اس طرح بے گناہ لوگوں کے چالان ہوتے ہیں وہ نہ ہوں ۔ اگر سینئر پولیس آفیسر موقع پر خود جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسی صورت حال پیدا نہیں ہوگی کیونکہ موقع پر جا کر انہیں اس کا پتہ چل جاتا ہے کہ اس میں کیا حقیقت ہے ۔ کیا جھوٹ ہے ۔

جناب سپیکر ۔ اسلامیہ کالج کا جو حالیہ واقعہ ہوا ہے یہ بھی اسی قسم کی ایک مثال ہے کہ جب کوئی واقعہ رونما ہو جاتا ہے اس کے بعد ہماری پولیس یا جو احکام نافذ کرنے والے ادارے ہوتے ہیں وہ اس واقعہ کے بعد وہاں پہنچتے ہیں ۔ چاہئے تو یہ کہ وہ پہلے وقتاً فوقتاً ان کالجوں میں یا ہوسٹلوں میں چھاپے ماریں اور جن طلباء کے پاس اسلحہ یا ناجائز قسم کا آتشیں اسلحہ برآمد ہو انہیں اس کالج سے نکال دیا جائے ۔ اور انہیں دو سال تک اور کسی دوسری یونیورسٹی یا کالج میں داخل نہ کیا جائے ۔ یہ اپنی قسم کا کوئی نیا واقعہ نہیں ہے ۔

جناب والا ۔ دوسرا جو سب سے بڑا پرابلم طالب علم بچیوں اور بچوں کا ہے وہ صبح سکولوں تک جانا ہے ۔ اکثر یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ صبح صبح یا شام کو جس وقت سکول سے چھٹی ہوتی ہے تو عام بس سٹاپوں پر بے تحاشا رش ہوتا ہے ۔ اور ایسی جگہ پر اس قسم کے واقعات ہوتے ہیں ۔ ان سکولوں کے لئے کوئی خاص ٹرانسپورٹ کا بندوبست کیا جائے ۔ دوسرا ٹریفک پولیس کی کارکردگی کو بھی فعال بنایا جائے کہ جو اوباش قسم کے لوگ ہیں جو اپنی موٹر سائیکلوں کے سائلنسر کھول کر لڑکیوں کو تنگ کرتے ہیں اور ٹریفک میں خلل ڈالتے ہیں ان کے لئے ایک موبائل سکواڈ مقرر کیا جائے جو ایسے لوگوں پر کڑی نظر رکھے اور ان کو گرفتار کر کے حوالات تک بھجوائے ۔

جناب والا ۔ حصول انصاف کے لئے ہمیں دشواریاں پیش آ رہی ہیں جیسا کہ گورنمنٹ انتظامات کر رہی ہے ۔ گورنمنٹ بار بار یہ اعلان کر رہی ہے کہ ہم عوام کے گھروں پر انصاف پہنچائیں گے ۔ اس سلسلے میں جو اقدام کیے جا رہے ہیں ان کے متعلق میں عرض کروں گا ۔ مثال کے طور پر گوجر خان میں جو ہمارا سب ڈویژن ہے پچھلے دو تین مہینوں سے یہ کہا جا رہا ہے کہ ایک مجسٹریٹ کو تھانے کی سطح تک بھیجا جا رہا ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں اس اقدام سے انصاف عوام کو سہنگا مل رہا ہے ۔ کیونکہ ایک عدالت کے دوسرے مقام پر شفٹ ہونے سے ہفتے میں ایک دن کے لئے تو وہاں کوئی انتظام ہوتا ہے ۔ نہ وہاں

پر وکلاء پہنچ سکتے ہیں ۔ وکلاء وغیرہ کو لے جانے کے لئے کافی حد تک عوام پر بوجھ پڑتا ہے ۔ لہذا یا تو سب ڈویژن مقرر کیے جائیں یا جو عدالتیں ہیں وہ اسی سب ڈویژن میں جو مقرر ہیں اسی کو Cover کریں نہ یہ کہ باقی تھانوں کی سطح پر جا کر سٹریٹ کام شروع کریں ۔ ۔ شکریہ

جناب سپیکر :۔ چودھری غلام احمد ۔

چودھری غلام احمد ۔ جناب سپیکر میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے تھوڑا سا وقت عنائیت کیا ہے ۔ جہاں تک امن عامہ کا تعلق ہے یہ اتنا وسیع موضوع ہے اس پر اگر ایک کتاب بھی لکھی جائے پھر بھی شائد تمام باتیں پوری نہ لکھی جا سکیں۔

جناب والا۔ جب لوگوں میں عدم تحفظ کا احساس پیدا ہو جائے تو یقینا اس سے برائی اور جرائم پیدا ہونے کے امکانات بڑھتے ہیں۔ جناب والا یہ ہمارا سسٹم پولیس کا ہو یا ایڈمنسٹریشن کا ہو یہ 1935ء کے ایکٹ کے ذریعہ چل رہا ہے ۔ جناب والا۔ جس وقت یہ ایکٹ بنایا گیا تھا اس وقت آبادی کا تناسب ۔ لوگوں کے معاشی حالات ۔ لوگوں کے سیاسی حالات۔ صنعتی حالات آج کے معاشرے سے یکسر مختلف تھے ۔ جناب والا جب صنعت آتی ہے ذرائع ابلاغ آتے ہیں لوگوں کی مالی استطاعت اور وسائل بڑھتے ہیں۔ بیرونی ممالک کا سفر ہوتا ہے فلم اور ٹیلی ویژن پر جو خاکے ہوتے ہیں اس سے لوگوں کے ذہنوں میں ابہام اور بڑائی کا پیدا ہو جانا ایک فطری امر ہے۔ جناب والا اب ہم کہتے ہیں کہ یہ ایڈمنسٹریشن لوگوں کیلئے خاصی پریشانی کا باعث ہے۔ میں یقیناً اس بات سے اتفاق کروں گا کہ لوگوں کے مسائل بعض اوقات ان کی وجہ سے خاصے بڑھ جاتے ہیں لیکن جہاں تک عسکری آدمی ہونے کا تعلق ہے میں برملا یہ کہوں گا کہ سیاسی عمل روکنے کی وجہ اور جمہوری اقدار کی پامالی کی وجہ سے اس نظام میں گڑبڑ پیدا ہوئی ہے ہمارے معاشرے میں جو عدم تحفظ کا احساس پیدا ہوا ہے اس میں مارشل لا کا خاصا عمل دخل رہا ہے ۔

جناب والا۔ شہروں کے متعلق تو میں شاید اتنی وضاحت سے نہ کہہ سکوں۔ لیکن برائی کو روکنے کے لیے یہ کوئی قاعدہ نہیں ہے کہ کسی پولیس کنسٹیبل یا پٹواری کو پکڑ لیا جائے۔ جناب والا میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں بارڈر الاٹمنٹ کمیٹی کا کوئی کرنل پریذ۔ پریذیڈنگ آفیسر تھا ۔ وہ دیانت دار آدمی تھا میں بھی اس کے پاس ایک سفارش کے لئے گیا میں خود بھی سفارش کا کوئی اتنا قائل نہیں ہوں ۔ باوجود اس کے کہ کرتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود میں ذہنی طور پر سفارش کا قائل نہیں ہوں۔ تو میں نے کہا شاہ صاحب میں دعا کرتا ہوں کہ آپ کا تبادلہ ہوجائے تو انہوں نے کہا کہ بھائی کس سلسلے میں؟ میں نے کہا سفارش آپ بری سمجھتے ہیں اور میں بھی بری سمجھتا ہوں۔ تو اس نے کہا کہ سی ان سی کے اے ڈی سی کا جب ہمیں پنڈی سے فون آتا ہے کہ شکر گڑھ کے فلاں ٹائیک کو زمین الاٹ کرو تو ہمیں نہ اس کے گھر کا پتہ ہوتا ہے اور نہ اس کے نام کا پتہ ہوتا ہے۔ ہم اسے شکر گڑھ سے تلاش کر کے لاتے ہیں۔ تو میں آپ کو بتا رہا تھا کہ برائی جنم کیسے

لیتی ہے۔ تو اس نے کہا کہ بھائی اپنے تعلق والے کے کہنے پر ایک کام کر دیں تو پھر اصول نہیں ٹوٹے گا کیونکہ اصول تو پہلے ہی ٹوٹ چکا ہے جناب والا ہمارا معاشرہ نئی اصلاحات اور نئے نظام کا تقاضا کرتا ہے۔ جس کے لئے ان تمام عوامل پر سیر حاصل گفتگو بحث۔ تبصرہ اور سیمینار ہونے چاہیں۔ معاشرے کے لئے جو ضروری اصلاحات اور ضروری چیزیں ہیں جب تک ہم ان کو نہ اپنا سکیں گے اور مصنوعی معیار زندگی کو جب تک ہم نہیں چھوڑیں گے تو یہاں اصلاح نہیں ہو سکے گی۔ جب ایوب خان مرحوم کا مارشل لاء لگا تھا تو بی بی سی کے نمائندے نے ان سے سوال کیا تھا کہ جنرل صاحب۔

Power corrupts a man and absolute power corrupts absolutely. He said that. Well, I don't believe in this maxim. It is only the fear of God which saves a man from such corrupt practices.

سب سے ضروری ہے کے ہم اپنے اندر محاسبے کی قوت پیدا کریں اور خدا کے خوف سے ڈریں اگر ہم خدا سے ڈریں گے تو یقینا ہم کسی برائی کے مرتکب نہیں ہو سکتے۔ لوگوں نے ہمیں یہاں اپنے مسائل کے حل کے لئے بھیجا ہے لوگوں نے ہمیں یہاں ذہنی اور فزیکل ڈویلپمنٹ کے لیے بھیجا ہے۔ ہم اس وقت نہ تو کرپشن میں کمی کرنے کی طرف جا ہی سکتے ہیں نہ ہم ڈویلپمنٹ کی طرف جا سکے ہیں۔ یہاں ہمارے حکام بیٹھے ہیں۔ میں آپ کو اس ضمن میں یک زندہ مثال دیتا ہوں۔ ہمارے تھانے ظفر وال ضلع سیالکوٹ میں 1984ء میں ایک مقدمہ درج ہوا ایک آدمی نے پرچہ درج کروایا کہ میرے ہاں چوری ہوئی جس میں زیوارت اور سونا وغیرہ چوری ہوا چور پکڑا گیا۔ اصل بات یہ تھی کہ وہ سمگلنگ کے سلسلے میں ملوث تھا پرچہ درج کروانے والے نے اس کو موٹر سائیکل دیا۔ وہ سونا بیچنے کے لیے لاہور کی بجائے سیالکوٹ چلا گیا۔ وہ نوعمر لڑکا تھا اس نے جب سونا بیچ دیا تو موٹر سائیکل خرید لی۔ اور سونے کی دوسری ڈلی اپنی نانی کے پاس چھوڑ آیا۔ وہ برآمد ہو گئی۔ وہ سارا قصہ طے ہو گیا میں نے اس وقت کے اسسٹنٹ کمشنر سے پوچھا کہ اس میں اب کیا ہوگا؟ تو انہوں نے کہا کہ بھئی اصل آدمی کو اپنا مال پہچاننے دو۔ چنانچہ اس نے پہچان بھی کرلیا کہ یہ سونا ہے۔ سونا اس کا ہونے کے باوجود اس نے کلیم بھی کیا پرچہ بھی درجہ کروایا اور پولیس نے سنار سے سرٹیفکیٹ لیا کہ یہ سونا اصلی ہے لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ دو چار مہینے کے بعد بھی وہ ملزم تو ڈسچارج ہو گئے اور ہمیں یہ معلوم ہوا کہ لیبارٹری ٹیسٹ سے اس سونے کے بارے میں پتا چلا کہ وہ پیتل ہے۔

محترمہ ساجدہ بیگم۔ ایک پارلیمانی سیکرٹری سو رہے ہیں۔

چوہدری محمد صدیق سالار۔ کوئی پارلیمانی سیکرٹری یہاں نہیں سو سکتے۔

پارلیمانی سیکرٹری قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ان سب کی آئی سائیڈ چیک کروا لیں تاکہ کسی کو یہ غلط فہمی نہ رہے۔

چوہدری غلام احمد۔ جناب والا میں آپ کی وساطت سے وزیر اعلےٰ سے یہ گزارش ضرور کروں گا کہ کم از کم اس معاملے کی تحقیق تو ہو جائے کہ آیا وہ سونا تھا یا پیتل تھا اگر یہ بات ثابت ہو جائے تو جو لوگ اس کارروائی میں ملوث ہوں یا ذمہ دار ٹھہرائے جائیں ان کے لئے کوئی مثالی سزا ہونی چاہیے تاکہ برائی کو روکنے میں کچھ تو امداد ہو سکے۔ جناب والا میں پولیس کے متعلق یہ گزارش کروں گا رشوت کے متعلق تو نہیں کروں گا لیکن یہ ضروری امر ہے کہ جو شخص رشوت نہیں دلواتا یا رشوت کو پسند نہیں کرتا جب وہ تھانے سے اٹھ کر آئے تو اس کی پشت پر اسے برا بھلا نہ کہا کریں یا اسے ماں بہن کی گالیاں نہ دیا کریں کم از کم اتنی اصلاح تو ضرور ہو جائے۔ تاکہ اگر باعزت لوگ تھانے میں جانا چاہیں تو وہ وہاں جائیں تو آتے وقت احساس لے کر آئیں کہ ہمارے چلے آنے کے بعد وہ یہ کہتے ہیں۔ بھوکے ہوں یا پیٹ بھرے ہوں لیکن کم از کم وہ عـــزت نفس کو بچا کر تو ضرور آئیں۔

جناب سپیکر ۔ شکریہ ۔ چودھری صاحب آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ محترمہ نگہت نعیم صاحبہ۔

سیدہ نگہت نعیم ۔ بہت شکریہ ۔کہ آپ نے مجھے آج بات کرنے کے لیے ٹائم دیا ۔

جناب سپیکر۔ اس ایوان کے گزشتہ اجلاس کے دوران میں نے اپنی بحث میں کچھ تبصرہ کیا تھا۔ اور امن عـــامہ پر چند تجاویز بھی پیش کی تھیں۔ اس عـــرصے میں اگرچہ امن عـــامہ کی صورت حال ہماری توقعات کے مطابق نہیں رہی مگر اب ہم سب اراکین اسمبلی اور اراکین کابینہ بجا طور پر تحفظ امن عـــامہ کے تمام تر مسائل پر براہ راست جو ملال محسوس کرتے ہیں اور جو توجہ متعلقہ اداروں کی کارکردگی پر دے رہے ہیں میں سمجھتی ہوں کہ اس سے ہماری امن عامہ کی حالت دن بدن بہتر ہو گی اور انشاء اللہ ضرور ہو گی دراصل نفاذ قانون اور تحفظ امن عامہ کے ذمہ دار سرکاری اداروں کی مسلسل بلکہ کڑی نگرانی وقت کا سب سے بڑا تقاضا ہے۔ ورنہ جرائم کے بڑھتے ہوئے رجحانات پر قابو پانا مشکل ہو جائے گا۔ پولیس ہمارے ملک کا ایک اہم ادارہ ہے۔ اس کا وجود ایک عام شہری یا دیہاتی کے لئے شخصی تحفظ کا ضامن ہونا چاہیے مگر بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ منزل تا حال دور ہے۔ اور وہ تحفظ حاصل نہیں ہو سکا جو ہماری بنیادی ضرورت ہے۔ بنیادی ضرورت پولیس کے کردار میں وہ انقلاب لانے کی ہے جو دور غلامی کے مزاج اور عادات کو بالکل بدل کر رکھ دے ۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اعلیٰ افسران کی عمومی نگرانی کے ساتھ ساتھ تجربہ کار ماہرین انتظامیہ کو پولیس کی تربیت کے لیے نیا نصاب اور نظام دینا چاہیے۔

Mr. Speaker : No interruption please.

مسز نگہت نعیم — اسکے ساتھ یہ امر پوری توجہ کا تقاضا کرتا ہے کہ درجہ بدرجہ پولیس کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے وہ اس لئے کہ جب تنخواہیں کم ہوں گی اور مراعات زیادہ ہوں گی تو یہ بات ضروری ہے کہ پولیس میں بے راہ روی پھیلے گی رشوت بڑھے گی اس میں یہ چیزیں بڑھیں گی۔ میں تو یہ عرض کروں گی کہ اس کی ہر محکمہ میں ضرورت محسوس کی گئی اس لئے انکی تنخواہوں کو بڑھایا جائے تا کہ وہ رشوت میں ملوث نہ ہو سکیں۔

میں نے گذشتہ اجلاس میں پولیس کمیٹی کی وابستگی کے باعث خواتین پولیس کے مسائل پر بھی نظر رکھیں میرا خیال ہے کہ انکی تربیت وغیرہ کا کام اب مکمل ہو چکا ہے اور مجھے امید ہے کہ حکومت کی طرف سے اس پر روشنی ڈالی جائے گی یہ عام احساس ہے کہ ہماری جیلوں میں انسان کی بجائے حیوان بن کر نکلتا ہے۔ جسکے افسروں اور محکمہ کے متعلق عام تاثر یہ ہے کہ قیدیوں کا صرف ماضی دیکھا جاتا ہے اور انکے مستقبل کی کوئی رہنمائی نہیں کی جاتی اور امن عامہ کا یہ مسئلہ غور طلب ہے کہ قیدی عین اس وقت فرار ہوتے ہیں جب انکی ملاقات کا بندوبست کیا جاتا ہے اور ایسے مفرور قیدی ہمارے امن عامہ کو تباہ کرتے ہیں ۔ ہمیں چاہیئے کہ اس پر کڑی نگرانی رکھیں اسلئے میں اس بات پر زور دونگی کہ جیل انتظامیہ پر تھوڑی سی توجہ دینے سے اس کا سدباب کیا جا سکتا ہے اسطرح جیل سے باہر عدالت جاتے ہوئے اور واپس آتے ہوئے ان قیدیوں کا فرار ایک بہت بڑا توجہ طلب مسئلہ بن گیا ہے اس میں پولیس گارڈ کی نفری کسی تبصرہ کا محتاج نہیں یہ بات قابل تحسین ہے کہ ہمارے وزیر اعلی نے خواتین کی ایک صوبائی کمیٹی صوبائی وزیر مس شاہین عتیق الرحمن کی سربراہی میں جیلوں میں خواتین کو سہولتیں فراہم کرنے کے لئے بنائی ہے اور کافی حد تک یہ سہولتیں مہیا بھی کی گئی ہیں مجھے ایک آدھ جیل دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے جس سے میں مطمئن ہوئی ۔

امن عامہ کے ضمن میں تعلیمی اداروں میں طلباء کا ذکر بھی قابل غور مسئلہ ہے طلباء کو یونیورسٹی یا کسی کالج جاتے ہوئے پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس میں ٹرانسپورٹ کی انکو بڑی تکلیف ہے وہاں چند اوباش لڑکے تنگ کرتے ہیں اسکے لئے میں سمجھتی ہوں کہ انتظامیہ کو چاہیئے کہ وہ اپنی یونیورسٹی میں اسکا انتظام کرے اور کالج اور یونیورسٹی کے سربراہوں سے خصوصی رابطہ رکھا جائے تاکہ چھٹی کے وقت بالخصوص لڑکیوں کے تحفظ کا پورا انتظام ہوسکے اور کالج اور یونیورسٹی سے لے کر گھر تک سفر کی مکمل سہولت دی جائے آخر میں میں یہی عرض کرونگی مال و جان کے تحفظ کے لئے انتظامیہ اور اسکے ملحقہ اداروں اور کارکنوں کی کارکردگی کا انحصار انکے صاف ستھرے اور موثر کردار پر ہوتا ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر — ڈاکٹر خاور علی سید صاحب۔ دیوان عاشق بخاری صاحب۔

دیوان عاشق حسین بخاری صاحب— بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر سب سے پہلے میں یہ عرض کرونگا کہ آج کا سب سے اہم مسئلہ منشیات کا ہے۔ جو ہمیں در پیش ہے اور یہ زہر جو ہمارے ملک میں پھیل رہا ہے یہ بہت خطرناک ہے۔ میں یہ عرض کرونگا کہ جس طرح قائد ایوان نے اقتدار سنبھالا تو انہیں سب سے بڑا مسئلہ جو درپیش ہوا وہ یہ ہے کہ سرکاری افسروں کا عوامی نمائندوں سے عدم تعاون تھا اسطرح میں سمجھتا ہوں کہ اس سے کئی گنا زیادہ شدید منشیات کا ہے خیر اللہ کا شکر ہے کہ سرکاری افسروں کا عدم تعاون وزیر اعلیٰ نے کچھ حد تک سنبھال لیا ہے اور اب انکے رویئے میں کچھ فرق تو پڑ گیا ہے۔ لیکن ابھی اس میں کچھ اور محنت کرنا پڑے گی اور یہ مسئلہ کے لئے مبارکباد کے مستحق ہیں لیکن اب جو مسئلہ منشیات کا ہے اگر ہم نے اسکو نہ سنبھالا تو 20 سال بعد ہم پچھتائیں گے اور ہمارا حشر وہی ہوگا جو چین کی قوم کا ہوا تھا اور جبتک 40—30 ہزار آدمی مارے نہ جائیں گے اس وقت تک فرق نہیں پڑے گا ۔ جناب والا اس مسئلے کو میں یہ سمجھتا ہوں کہ پورے پنجاب میں نہیں سنبھال سکیں گے لیکن یہ زہر نوجوان بچوں اور بچیوں میں پھیل رہا ہے یہ کالجز اور ہوسٹلوں کے اندر پھیل رہا ہے کم از کم اسکو سنبھالنا اتنا مشکل نہیں ہے میں اسکے متعلق عرض کروں گا۔ ایسے افسران لگائے جائیں جنکو اپنی قوم کا اپنی بیٹیوں کا درد ہو اور ہر کالج میں ایک دو افسر لگائے جائیں جو یہ معلوم کریں کہ خلاف ورزی کہاں ہو رہی ہے اور یہ زہر کالج اور ہوسٹلوں کے اندر کس طرح پھیل رہا ہے۔ وہ ڈائریکٹ چیف منسٹر کو رپورٹ دیں اور یہ افسران آئی جی صاحب کے ماتحت ہوں اور کسی کے ماتحت نہ ہوں۔ اور جو لڑکے اور لڑکیاں اس میں ملوث ہوں انکے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ تاکہ یہ زہر مزید نہ پھیل سکے۔ میں نے یہ اخبار میں پڑھا ہے کہ ہر پندرہ منٹ بعد ایک نیا انسان اس منشیات کا عادی بنتا جا رہا ہے۔ اور یہ سب سے خطرناک مسئلہ ہے جو ہمیں سلجھانا ہوگا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایٹم بم سے زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔

چوریوں کے متعلق عرض کرتا ہوں جس علاقے میں بہت زیادہ چوریاں ہیں اور یہ افسران کے دماغ میں بٹھایا جاتا ہے۔ کہ ہمارے ملک میں چوریاں کم ہوگئی ہیں میں انکی اطلاع کے لئے عرض کروں کہ 80 فیصد یا 75 فیصد چوریوں کے پرچے درج ہی نہیں کئے جاتے لوگ تھانے میں جا کر پرچہ درج کرانے کی جرأت نہیں کرتے اسکی وجہ یہ ہے کہ اگر ایک شخص کی تین ہزار روپیہ کی چوری ہوئی ہے تو اسکا خرچہ اتنا بڑھ جاتا ہے کہ وہ چوری کی رقم سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور ایک شخص کی چوری ہوئی ہے تو وہ سب سے پہلے تین سو روپے مخبر کو بھرتا ہے اور اسکے بعد 5 سو روپے جب پرچہ درج ہوتا اسوقت ادا کرتا ہے اس کے بعد جب اے ایس آئی صاحب موقع پر جاتے ہیں انکے لئے مرغیاں پلاؤ اور روسٹ کے خرچے علیحدہ برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ اس طرح بہت سے اخراجات ہیں ۔ یہ تاثر

بھی لیا جاتا ہے کہ امریکہ میں 22% چوریاں برآمد ہوتی ہیں اور ہمارے ملک میں 36% چوریاں برآمد ہوتی ہیں میں افسران کی اور وزیر اعلیٰ کی خدمت میں عرض کردوں کہ اکثر چوریاں ملی بھگت سے برآمد ہوتی ہیں۔ چوروں کے ذمے لگا دیتے ہیں کہ تم یہ چیز دے دو تم وہ چیز دے دو اور اپنی کاغذی کارروائی کو پورا کرنے کے لئے اور افسران کو خوش کرنے کے لئے یہ کارروائی ہوتی ہے حقیقت میں بہت کم اصلی چوریاں برآمد ہوتی ہیں اور یہ کہا جاتا ہے ۔ کہ چوریاں ختم نہیں ہو سکتیں میں یہ دعوے سے کہتا ہوں خاص کر کہ اور مجھے امید ہے کہ میرے دوست ایم پی اے صاحبان اس کو قبول کریں گے کہ اگر ہمیں ایس ایچ او کی پاورز دے دی جائیں 6 مہینے کے اندر مرغیوں اور گھاس کی چوری کا میں دعوہ نہیں کر سکتا اگر 6 مہینے میں چوریاں بند نہ ہوئیں تو میں استعفےٰ دے دونگا

چوہدری محمد اعظم چیمہ :۔جناب سپیکر شاید میرے فاضل دوست کو یاد نہیں ہم ایس ایچ او کی پاورز لینے کو تیار نہیں ہماری پاورز اس سے بھی زیادہ ہیں ۔

دیوان عاشق حسین بخاری :۔اللہ کرے آپ کی پاورز اس سے بھی زیادہ ہو جائیں ۔

میاں عطا محمد قریشی :۔جناب میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ وہ جسٹس آف پیس مقرر ہوئے ہیں ان کو یہ پاورز ہیں ۔

دیوان عاشق حسین بخاری :۔ٹھیک ہے جناب یہ اس کو قبول نہیں کرتے میں اس کو قبول کرتا ہوں ۔

راجہ خلیق اللہ خان :۔جناب والا ۔ ان کو چھ مہینے کے لئے ایس۔ ایچ۔ او لگا دیں پھر ان کی کارکردگی کا پتا چلے گا ۔

دیوان عاشق حسین بخاری :۔جناب سپیکر میرے خیال میں ان کے کان بند ہیں ۔ میں نے ایس۔ایچ او کے لئے نہیں کہا ۔ میں نے کہا کہ فل پاورز ایس۔ ایچ۔ او کو دی گئی ہیں ۔ (قطع کلامیاں) ۔

جناب سپیکر No Interruption please۔ دیوان صاحب آپ اپنی بات جاری رکھئے ۔

دیوان عاشق حسین بخاری :۔جناب والا ۔ میری یہ گزارش ہے کہ میرے علاقے میں اگر ایک چور کا ہاتھ کاٹ کر چوک میں لٹکا دیا جائے تو میں دعوی کرتا ہوں کہ کم از کم ایک سال چوری نہیں ہوگی ۔

رانا پھول محمد خان :۔جناب والا چوری کا علاج تو آپ کر لیں گے لیکن آپ کے پیچھے جو چھپے ہیں ان کا کیا علاج ہوگا ۔

جناب سپیکر :۔دیوان صاحب آپ اپنی بات جاری رکھیے آپ کا وقت ختم ہونے والا ہے ۔

دیوان عاشق حسین بخاری ۔جناب والا ۔ عدلیہ کے متعلق میری یہ عرض ہے کہ ہر تھانے لیول پر ایک مجسٹریٹ ہونا چاہیے ۔ اور تین ممبر عوام کی طرف سے ہوں جو ان کو امداد دیں کیونکہ حقیقت کا پتا موقع کے لوگوں کو ہوتا ہے باہر ڈسٹرکٹ لیول تک عدالتوں کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ موقع پر کیا واقعات ہو رہے ہیں ۔ ہر تھانے کے ساتھ مجسٹریٹ کا دفتر ہونا چاہئیے جو موقع پر فیصلہ کریں ۔ اور جو دستور رائج ہے اس کے تحت انصاف بڑی دیر سے میسر آتا ہے ۔ اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ حقدار کو جلدی انصاف ملنا چاہیے اور جس وقت بھی پرچہ ہو اور چالان ہو اسی وقت فیصلہ ہو جانا چاہیے ۔ تاکہ مدعی کو انصاف مل سکے ۔

جناب سپیکر ۔ شکریہ ۔

دیوان عاشق حسین بخاری ۔جناب والا ۔ آپ نے ہر کسی کو وقت دیا مجھے صرف پانچ منٹ یا تین منٹ دے دیجئے ۔

جناب سپیکر :۔سید طاہر احمد شاہ ۔

سید طاہر احمد شاہ :۔جناب سپیکر آج ابن عامہ پر بحث ہو رہی ہے اور میں اس ضمن میں یہ عرض کروں گا کہ ابن عامہ کا مسئلہ بہت اہمیت بھی رکھتا ہے اور سنگین تر بھی ہے ۔ (قطع کلامیاں) ۔

جناب سپیکر ۔اجلاس کے پہلے روز محترم رانا صاحب نے وعدہ فرمایا تھا کہ اس مرتبہ رننگ کمنٹری نہیں ہوگی ۔ (قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان :۔جناب والا میں نے وعدہ کیا تھا ۔ لیکن اگر آپ کو ان کی کوئی خاطر منظور ہے تو میں پھر جناب معذرت کرتا ہوں کہ مجھ سے یہ حرکت نہیں ہوگی لیکن آپ کی بائیں نظر کام کرتی ہے دائیں کام نہیں کرتی ۔

وزیر زراعت :۔(سردار عارف رشید) ۔ جناب والا ۔ میں رانا صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ایک مثال ہے کہ چور چوری سے باز آ جاتا ہے ہیرا پھری سے کبھی باز نہیں آتا ۔ (قہقہہ)

رانا پھول محمد خان ۔چونکہ یہ کہا جاتا ہے کہ ایک آدمی کی اگر نسل بدل جائے تو وہ پشتوں میں جا کر اصلیت بناتا ہے ۔ چونکہ سردار صاحب مسلمانوں کی تیسری پشت میں ہے ہیں اس لئے ان کو سات پشتوں کے بعد اسلام سے واقفیت ہوگی ۔ (قہقہہ)

وزیر قانون (جناب غلام حیدر وائیں) ۔ جناب سپیکر ۔ میرے فاضل بھائی سید طاہر احمد شاہ صاحب نے بڑے پرانے پارلیمنٹیرین ہیں ۔ انہوں نے جناب سپیکر کو مخاطب کر کے رانا

صاحب کو ارشاد فرمایا کہ آپ کی ایک آنکھ کام کرتی ہے دوسری نہیں کرتی ۔میرے خیال میں یہ الفاظ سید طاہر احمد شاہ صاحب جیسے رانا صاحب جیسے بزرگوں کے لئے مناسب نہیں ہیں ۔

رانا پھول محمد خان۔جناب سپیکر کی شان میں میں کبھی گستاخی نہیں کر سکتا یہ دائیں اور بائیں نظر عنایت اور نظر قہار کا مسئلہ ہوتا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ چیمہ صاحب ۔

سید طاہر احمد شاہ :۔ Point of personal explanation, Sir

جناب والا ۔ میں نے قطعاً یہ الفاظ نہیں کہے ہیں ۔ بلکہ یہ ہے کہ رانا صاحب کو میں اپنا استاد محترم سمجھتا ہوں اور میں ہمیشہ ان سے سیکھنے کی کوشش کرتا ہوں تو یہ گستاخی اور غیر پارلیمانی الفاظ میں نہیں استعمال کر سکتا اور نہ میں نے استعمال کئے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ جی چیمہ صاحب ۔

چودھری محمد اعظم چیمہ :۔جناب والا ۔ سردار عارف صاحب نے اگر وہ الفاظ رانا صاحب کے بارے میں کہے ہیں تو وہ اچھے نہیں ۔ وہ الفاظ ان کو واپس لینے چاہیں ۔ اسی طرح جو رانا صاحب نے فرمایا ہے وہ بھی اپنے الفاظ واپس لیں ۔

رانا پھول محمد خان :۔جناب والا ۔ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں ۔

وزیر زراعت :۔جناب والا ۔ رانا صاحب میرے بزرگ ہیں بلکہ میرے اور ان کے تعلقات بہت پرانے ہیں ۔ میں ان کی عزت کرتا ہوں ۔ میں نے محاورہ استعمال کیا تھا رانا صاحب کے متعلق یہ نہیں کہا البتہ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں ۔ کہ میں نے ان کی ذات پر کوئی ایسی بات کہی ہے تو میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں ۔

چوھدری محمد اعظم چیمہ :۔جناب والا ۔ وہ عبارت ریکارڈ سے حذف کی جائے ۔

رانا پھول محمد خان :۔جناب والا ۔ میں نے وہ الفاظ اس ٹرم میں استعمال نہیں کئے تھے میرا مقصد تھا کہ تیسری پشت میں آ کر بعض باتیں سکھوں والی کر جاتے ہیں میں اپنے وہ الفاظ بھی واپس لیتا ہوں ۔(قطع کلامیاں)

سردار زادہ ظفر عباس ۔ جناب والا ۔ وہ الفاظ اسمبلی کی کارروائی سے حذف کئے جائیں

جناب سپیکر۔ وہ الفاظ اسمبلی کی کارروائی سے حذف کئے جائیں ۔

سید طاہر احمد شاہ صاحب کی تقریر ان الفاظ کی نظر ہو گئی ہے ۔ جی شاہ صاحب ۔

چوھدری محمد اعظم چیمہ :۔جناب والا ۔ میری یہ گزارش ہے کہ آپ ویسے بھی گھڑی کو بار بار دیکھ رہے ہیں ۔ ۔آج ویسے بھی اچھا موقع ہے کہ قائد ایوان تشریف فرما ہیں۔ امن عامہ کا مسئلہ ہے ۔ لہذا ایک گھنٹہ ٹائم اور بڑھا دیا جائے تاکہ جن جن حضرات نے نام دیئے ہیں وہ تقریر کر سکیں ۔

آوازیں۔ نہیں نہیں -

سید طاہر احمد سید شاہ —جناب سپیکر - میری تقریر کا وقت تو تقریباً پوائنٹ آف آرڈر کی - نظر ہوا چاہتا ہے کیونکہ دو بجنے والے ہیں تو میں آپ سے استدعا کرلے میں حق بجانب ہوں -

جناب سپیکر —چیمہ صاحب کی جو تجویز ہے اس کے متعلق ایوان کی کیا رائے ہے -

آوازیں —نہیں - نہیں -

جناب سپیکر :—ایوان اس پر رضا مند نہیں ہے - (قطع کلامیاں)

چوہدری محمد اعظم چیمہ— جناب والا - اگر ان کو کوئی جلدی ہے تو ٹھوک ہے -

سید طاہر احمد شاہ —جناب والا - آپ دو بجے سیشن کو ملتوی کریں گے تو پھر میں آپ کی وساطت سے ممبران اسمبلی سے گزارش کروں گا کہ چلیں مجھے ایک منٹ ہی بول لینے دیں -

جناب سپیکر — اگر یہ دو بجے ملتوی ہو جاتا ہے تو پھر اگلے روز آپ اس کی Opening کریں گے - (قطع کلامیاں) اجلاس کا وقت ختم ہوا چاہتا ہے - میں یہ عرض کیے دیتا ہوں کہ اس وقت میرے پاس جن معزز اراکین نے چٹیں بھیجی ہیں اس عامہ پر بحث میں حصہ لینے کے لئے ان کی تعداد اتنی زیادہ ہو گئی ہے کہ میرے لئے یہ ناممکن ہے کہ میں بیس تاریخ کو ان سب کو بولنے کا موقع دے سکوں - تو اس سلسلے میں میں سب سے پہلا اقدام تو یہ تجویز کرنا چاہتا ہوں کہ اگلے working day میں ساڑھے نو بجے کی بجائے نو بجے یہاں اکٹھے ہوں تاکہ اس آدھے گھنٹے میں بھی آپ بحث میں حصہ لے سکیں - آج کا اجلاس اتوار کو نو بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے -

(اس مرحلہ پر ہاؤس کی کارروائی 20 اکتوبر 1985ء بروز اتوار نو بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گئی) -

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

اتوار ، 20 اکتوبر 1985ء

(یک شنبہ ، 5 صفر 1406ھ)

جلد 4 —— شمارہ 7

سرکاری رپورٹ

مندرجات

اتوار ، 20 اکتوبر 1985ء

	صفحہ نمبر
تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ - - - - - -	465
سوالات اور تحاریک التوائے کار سے متعلق قاعدہ کی معطلی	466
صوبائی وزیر قانون کی آمد پر اظہار خیال - - -	467
صوبائی وزیر قانون کا اظہار خیال - - - - - -	468
مسئلہ استحقاق—	
مسیحی عوام کی تضحیک - - - - - - - -	470

امن عامہ کی صورت حال پر بحث - - - - - - - 472
مجالس قائمہ کی رپورٹیں - - - - - - - - 501
امن عامہ کی صورت حال پر بحث (جاری) - - - - - 502
مجالس قائمہ کی رپورٹ میں توسیع - - - - - - - 543
امن عامہ کی صورت حال پر بحث (جاری) - - - - - 43

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا چوتھا اجلاس

اتوار 20 اکتوبر 1985ء
(یکشنبہ 5 صفر 1406ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں صبح 9 بجے منعقد ہوا۔ جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ جناب قاری علی حسن صدیقی نے پیش کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سوالات اور تحاریک التوائے کار سے متعلق قاعدہ کی معطلی

سوالات اور تحاریک التوائے کار سے متعلق قاعدہ کی معطلی

سید حسنات احمد — جناب سپیکر میں یہ تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ آج وقفہ سوالات اور تحریک ہائے التوا کارکو ملتوی کر دیا جائے۔کیونکہ امن عامہ کے مسئلے پر بحث بہت ضروری ہے۔ اگر آپ نے وقفہ سوالات اور تحریک ہائے التوا کار کو take-up کیا تو بہت تھوڑا وقت رہ جائے گا چونکہ اس وقت بہت سے معزز ارکان ایسے ہیں جو لاء اینڈ آرڈر پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔

ایک معزز رکن—جناب سپیکر کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر—اور آپ بحث میں بھی حصہ لینا چاہتے ہیں۔؟

وزیر صنعت(جناب غلام حیدر وائیں)—جناب سپیکر میں فاضل رکن کی اس تجویز سے اتفاق اور یہ گزارش کروں گا کہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ نہایت اہم ہے اور آج تیسرا روز ہونے کے باوجود ابھی تک ہمارے بہت سے فاضل اراکین نے اظہار خیال کرنا ہے۔ اس لئے میں اس تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے گزارش کروں گا کہ اگر یہ معزز ایوان اس بات سے اتفاق کرے کہ وقفہ سوالات اور دوسری کارروائی کی بجائے آج سارا دن لاء اینڈ آرڈر کی بحث پر صرف کریں تاکہ ہمارے وہ فاضل اراکین جو ابھی رہتے ہیں امن و عامہ کی صورت حال پر بحث کر سکیں،

سردار زادہ سید ظفر عباس—جناب سپیکر میرے خیال میں آج اگر شام کا اجلاس بھی کرلیا جائے تو اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ کیونکہ امن عامہ کی صورت حال کا معاملہ انتہائی اہم ہے اور اس سلسلہ میں ہر ایک فاضل ممبر کو بحث کا حق حاصل ہے اور اس میں حصہ بھی لینا چاہیے۔ ہر معزز رکن کو اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہیے۔ اس لئے اگر شام کا اجلاس رکھ لیا جائے تو اور بھی زیادہ مفید ہوگا۔

جناب سپیکر—اس پر فیصلہ دوپہر کے بعد کیا جائے گا۔ اس صورت حال کا دوپہر جائزہ لیا جائے گا کہ ہمارے کتنے فاضل مقررین اظہار خیال نہیں کر سکے۔ ابھی شاہ صاحب نے جو تجویز پیش کی ہے اس پر فیصلہ ہو جانا چاہئے کہ وقفہ سوالات اور تحریک التواء کار کو pending کر دیا جائے۔

آوزایں—ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر—میں اس رول کو معطل کرتا ہوں اور وقفہ سوالات اور تحریک ہائے التوائے کارکو اگلے وقت کیلئے pending کرتا ہوں۔ اب اس کے بعد تحریک ہائے استحقاق..... وائیں صاحب آپ کچھ ارشاد فرمانا چاہتے ہیں؟

صوبائی وزیر قانون کی آمد پر اظہار خیال

وزیر صحت — (جناب غلام حیدر وائیں)—جناب سپیکر تقریباً آج ایک ماہ بعد اس ایوان کے وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب چوہدری عبدالغفور صاحب اپنی رخصت گزارنے کے بعد امریکہ سے واپس تشریف لے آئے ہیں اور میں ان کی آمد پر انہیں خوش آمدید کہتا ہوں اپنے میڈیکل چیک اپ کیلئے امریکہ تشریف لے گئے تھے اور سارا ایوان ان کی عدم موجودگی کو شدت سے محسوس کرتا رہا اور ہم دعا گو بھی رہے کہ وہ جلد از جلد صحت یاب ہو کر واپس تشریف لائیں اور اپنی پارلیمانی امور کے فرائض منصبی کو سنبھالیں۔اس سلسلہ میں میرا اور اس ایوان کا احساس اس عرصہ کے دوران دعا گو ہونے کے ساتھ ساتھ یہ رہا کہ اللہ تعالی انہیں جلد صحت یاب کر کے یہاں واپس لائے۔ اس عرصہ کے دوران دس روزہ اسمبلی کی کارروائی کی بھاری ذمہ داری مجھ پر پڑی رہی یہ اگرچہ میرے لئے ایک نیا اور خوشگوار تجربہ تھا۔ لیکن میں اس ہاؤس کے تمام اراکین کا بیحد شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس دس روزہ اسمبلی کی کارروائی میں میرے ساتھ بھر پور تعاون فرمایا اور اس تعاون میں جناب سپیکر جناب ڈپٹی سپیکر میرے وزراء کرام سبھی اس میں شامل تھے میں سب کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے اس سلسلے میں اسمبلی کے عملے اور خاص طور پر اسمبلی کے سیکرٹری صاحب کا بھی شکریہ ادا کرنا ہے کہ ان کا اس سلسلے میں بھر پور تعاون میرے شامل حال رہا ہے اور تمام محکموں کے سیکرٹری صاحبان کا بھی میں شکر گزار ہوں کہ انہوں نے تحریک ہائے استحقاق اور تحریک التوائے کار کے سلسلہ میں خاص طور پر مجھے سرکاری جوابات فراہم کر کے میری بھر پور ہمنوائی فرمائی۔میں صحافی بھائیوں کا بھی اور پریس سے تعلق رکھنے والے احباب کا بھی بیحد شکر گزار ہوں کہ اس عرصہ میں انہوں نے بہت احسن طریقہ سے اسمبلی کی کارروائی کو project کیا تاہم اس دس روزہ کارروائی میں اگر مجھ سے اس کارروائی کے دوران کوئی کوتاہی یا لغزش ہو گئی ہو تو میں اس معزز ایوان کے تمام اراکین سے معذرت خواہ ہوں۔ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ چوہدری عبدالغفور صاحب اب وہ تمام خامیاں جو مجھ سے رہ گئی تھیں ان کو بغور دیکھتے ہوئے آئندہ اس ہاؤس کی کارروائی کو بھر پور طریقے سے سرانجام دیں گے میں ایک بار پھر آپ سب حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آخر میں چوہدری عبدالغفور صاحب سے ان خیالات کے بعد اجازت چاہوں گا کہ آپ کی آمد کے سلسلہ میں چوہدری صاحب اس ہاؤس کا احساس یوں رہا کہ جیسے کہ کوئی یہ کہہ رہا ہو کہ—

جلا کے راہ محبت میں حسرتوں کے چراغ

تمہارے آنے کا ہم انتظار کرتے رہے

(نعرہ ہائے تحسین)

سردار زادہ سید ظفر عباس جناب والا جیسا کہ فاضل وزیر صاحب نے اپنے لاء منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کیا ہے اور ان کی صحت کی بحالی کے لئے دعا کی ہے اس طرح ہمارے ایک معزز رکن مخدوم زادہ سید حسن محمود بھی طویل علاج معالجے کے بعد آج تشریف لائے ہیں۔

آوازیں—جوان ہو کر—

جن اخباری اطلاع کے مطابق جوان ہو کر وہ آئے ہیں تو اگر وزیر موصوف ان کے متعلق بھی دو چار الفاظ ادا کر دیتے تو میرا خیال ہے کہ اس فراخدلی پر ایوان انہیں تحسین پیش کرتا۔

آوازیں—اندر تو آ لینے دیں -

لیکن انہوں نے چونکہ نہیں کہا ہے تو میں ان کے لئے یہ چند الفاظ عرض کروں گا کہ وہ بھی ایک طویل علاج کے بعد تقریباً دو تین ماہ کے عرصہ کے بعد یہاں پنجاب اسمبلی میں تشریف لا چکے ہیں۔ وہ باہر لابی میں تشریف فرما ہیں اور ابھی وہ ایوان میں آنے کو ہی ہیں۔

جناب سعید اکبر خان—پوائنٹ آف آرڈر سر جناب سپیکر میں گزارش کروں گا کہ جناب مخدوم صاحب جب اسمبلی ہال کے اندر تشریف لائیں گے اس وقت اگر یہ الفاظ کہے جائیں تو موزوں ہوں گے جب وہ تشریف ہی نہیں لائے ہم نے ان کو ابھی تک دیکھا ہی نہیں ہے تو ان کے آنے سے پہلے یہ الفاظ استعمال کرنا میرا خیال ہے کہ صحیح نہیں ہیں۔

جناب سپیکر— جی تشریف رکھیں۔

سردار زادہ سید ظفر عباس—وہ لابی میں موجود ہیں۔ کوئی صلاح مشورہ کر رہے ہیں اور ابھی وہ آنا ہی چاہتے ہیں۔

وزیر صنعت وترقی معدنیات—بلاشبہ سردار صاحب نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے میں ان میں پہلے ہی شامل ہونا چاہتا تھا اور میں دیکھ رہا تھا کہ مخدوم زادہ صاحب اگرچہ تشریف لے آئے ہیں بلکہ میں تو ان کو سلام کرنے کے لئے کل ان کے پاس گیا بھی تھا میرا خیال تھا کہ جب وہ اندر تشریف لائے تو میں بھی اپنے احساسات کا اظہار ان کے سامنے کرتا لیکن اگر ان کی عدم موجودگی میں ہی ان احساسات کو ادا کرنا ہے تو بالکل وہی الفاظ وہی احساسات جو کہ میں نے چوہدری غفور صاحب اپنے رفیق کے لئے عرض کئے ہیں ان کو بھی اس میں شامل کرتا ہوں اور اس میں صرف ان الفاظ کے ساتھ اپنے الفاظ کو کہوں گا کہ ان کو بھی ان کے ساتھ ہی شامل کرلیا جائے کہ ان کی آمد پر میں یہی عرض کروں گا کہ:-

بھیکا سا ہو چلا تھا کچھ افسانہ حیات

آؤ کہ اس میں رنگ بھریں ابتدا سے ہم

(نعرہ ہائے تحسین)

صوبائی وزیر قانون کا اظہار خیال

وزیر قانون—جناب والا۔ جناب سپیکر آپ کی اجازت سے مختصراً میں وائس صاحب اور تمام ہاؤس کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میرے لئے جن جذبات اور احساسات کا اظہار کیا اس کے لئے میں ذاتی طور پر مشکور ہوں۔ میرے اپنے جذبات بھی کچھ اس طرح کے تھے

کہ میں اس عدم موجودگی کو بری طرح محسوس کر رہا تھا اور مجھے احساس تھا کہ میں اپنے بھائیوں سے جن سے کافی عرصہ سے میں یہاں نہیں مل سکا تھا ان سے دور تھا اس لئے میں پھر آپ سب کا شکر گزار ہوں۔ مخدوم زادہ صاحب کے متعلق جو کہا گیا میں تو یہ کہوں گا کہ شاید وہ میرا انتظار کر رہے تھے یا میں ان کا انتظار کر رہا تھا کچھ اس قسم کی بات تھی۔

(قہقہہ)

تو بہر حال یہ اچھی بات ہے کہ میں اپنی طرف سے بھی اور مخدوم زادہ صاحب تشریف لے آئے ہیں۔

(تالیاں)

تو میں مخدوم زادہ صاحب کو ان کی آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں تو یہی بات دوبارہ دہراتا ہوں کہ میں بھی ان کے انتظار میں تھا اور وہ بھی میرے انتظار میں تھے کہ کب یہ تشریف لائیں گے۔ بہرحال میں والیں صاحب دوبارہ آپ کا مشکور ہوں اور مجھے یہ احساس ہے کہ جب میں یہاں آیا تو یہ دیکھا کہ جس خوش اسلوبی سے اس ذمہ داری کو نبھایا ہے اور ہاؤس نے جس طرح آپ سے تعاون کیا ہے۔ انہوں نے اچھا نمونہ قائم کر کے ایک اعلیٰ مثال قائم کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو جاری و ساری رہنا چاہیئے اور ہم سب یہاں اس وجہ سے موجود ہیں کہ آپس میں مل جل کر اپنے ملک اور اپنے صوبے کے معاملات کو اچھی طرح سے نمٹائیں سلجھائیں۔ مجھے امید ہے کہ سب سے بڑی ذمہ داری ہم پر یہی عائد ہوتی ہے کہ جو وقت ہمارے سامنے ہے جو وقت ہمیں ملا ہے اس کا ایک ایک لمحہ انتہائی قیمتی ہے ہمیں اس کو بہترین مصرف میں لانا چاہیئے۔ میں اپنی بہنوں اور سب خواتین و حضرات والیں صاحب سپیکر صاحب اور سب حضرات کا ایک دفعہ پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میرے لئے جن جذبات او احساسات کا اظہار کیا وہ میرے لئے ایک سرمایہ حیات ہیں۔ مہربانی۔ شکریہ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مخدوم زادہ سید حسن محمود جناب سپیکر۔ چوہدری صاحب کے جواب میں عرض کرتا ہوں کہ۔

چوہدری صاحب بلائیں اور ہم نہ آئیں۔
ایسے تو حالات نہیں۔

(قہقہہ)

میاں ریاض حسین پیر زادہ آپ کی توسط سے میں سردار شاہد اقبال کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ ہمارے نوجوان ساتھی اریشہ حج کے بعد دہلی لاء کانفرنس میں شرکت کے لئے گئے اور والیں وہ ہمارے نوجوان ساتھی ہیں انہیں ڈاکٹروں نے نوجوان نہیں بنایا ان کو میں اس ہاؤس میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ اور چوہدری عبدالغفور صاحب کو بھی خوش آمدید کہتا ہوں۔

سید افتخار الحسن۔ جناب شاہد اقبال نے حج تو نہیں کیا عمرہ کیا ہوگا۔ میرے فاضل دوست کو غلط فہمی ہوئی ہے۔

آوازیں ۔ حج کر کے آئے ہیں ۔

سید افتخار الحسن۔ حج کر کے آئے ہیں۔ پھر ٹھیک ہے۔۔۔

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر۔ میجر ریٹائرڈ ڈاکٹر سموئیل صاحب کی پروولیج موشن ہے۔

مسیحی عوام کی تضحیک

میجر (ریٹائرڈ) ڈاکٹر سموئیل۔ جناب سپیکر میں حال میں وقوع پذیر ہونے والے ایک خصوصی معاملے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو کہ اسمبلی میں فوری دخل اندازی کی متقاضی ہے معاملہ یوں ہے کہ مورخہ 10۔ اکتوبر 1985ء کو اسمبلی میں دو فاضل اراکین جناب مولانا منظور احمد چنیوٹی اور محترمہ شاہدہ ملک کے مابین بحث و تکرار میں محترمہ شاہدہ ملک نے فرمایا کہ میں نے دوپٹہ اوڑھ رکھا ہے۔ ہم بھی مسلمان ہیں عیسائی نہیں۔ فاضلہ رکن محترمہ شاہدہ ملک کے ان الفاظ سے مسیحی خواتین کی بالخصوص مسیحی عوام کی بالعموم تضحیک ہوئی ہے جس سے مسیحی قوم میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے جس کا تذکرہ مورخہ 11 اکتوبر اور 18 اکتوبر کے اخبارات کے ذریعے کیا گیا ہے چونکہ مسیحی قوم کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا مجھے یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت فرمائی جائے۔

محترمہ شاہدہ یاسمین ملک ۔ سر میں کچھ کہنا چاہتی ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ جی کہیے۔

محترمہ شاہدہ یاسمین ملک ۔ میں اپنے محترم بھائی سے یہ کہوں گی کہ میرا مقصد کسی کی دل آزاری نہیں تھا اگر میرے الفاظ سے میری مسیحی بہنوں اور بھائیوں کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں اپنے الفاظ واپس لیتی ہوں اور جناب سپیکر صاحب سے میں درخواست کرتی ہوں کہ میری اس لائن کو اسمبلی کی کارروائی سے expunge کروا دیا جائے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر ۔ میجر صاحب کیا آپ ارشاد فرمائیں گے ؟

بیگم بشریٰ رحمان۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑی ہوں۔

جناب سپیکر ۔ جی بیگم صاحبہ۔

بیگم بشریٰ رحمان ۔ جناب والا ایک چھوٹی سی عرضداشت ہے جو کہ میں اس ضمن میں کرنا چاہتی ہوں کہ خواتین جب اسمبلی میں آتی ہیں تو ان کے اوپر اس طرح واشگاف انداز میں جب انگشت نمائی کی جاتی ہے تو ان کی بھی دل آزاری ہوتی ہے۔ سب مسلمان خواتین اور حضرات کو معلوم ہے۔

مسیحی حوام کی تحریک

بیگم بشریٰ رحمان۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پہ کچھ کہنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر۔ جی بیگم صاحبہ۔

بیگم بشریٰ رحمان۔ جناب والا ایک چھوٹی سی عرضداشت اس ضمن کرنا چاہتی ہوں کہ خواتین جب اسمبلی میں آتی ہیں تو ان کے اوپر اس طرح واشگاف انداز میں جب انگشت نمائی کی جاتی ہے تو ان کی بھی دلآزاری ہوتی ہے۔ سب مسلمان خواتین اور مرد حضرات کو معلوم ہے کہ ہمارے لئے سر ڈھکنا شرعاً ٹھیک ہے اور مولانا صاحب بھی ٹھیک فرماتے ہیں لیکن ہمیں جناب والا ان کے فرمانے کے انداز پر اعتراض ہے۔ کوئی بھی اپنی بہن بیٹی کے سر محفل اس طرح سے دل آزادی نہیں کرتا یا اس کی انگشت نمائی نہیں کرتا کہ اس کا سر شرم کے مارے جھک جائے۔ اس سے جناب والا ہماری ہتک بھی ہوتی ہے اور دل آزاری بھی مولانا صاحب ہمارے محترم ہیں بزرگ ہیں عالم دین ہیں ہم ان کا احترام کرتے ہیں۔ وہ ہمیں جو بھی تلقین کرنا چاہیں کر سکتے ہیں لیکن شارع عام پر نہیں۔ برسرعام نہیں اس طرح مہربانی فرما کر وہ بھی ہماری دل آزاری نہ کریں۔

جناب سپیکر میجر صاحب کیا ارشاد فرمائیں گے؟

جناب سپیکر۔ میجر / ڈاکٹر سموئیل۔ محترمہ فاضلہ رکن اسمبلی نے جو کچھ بھی فرمایا وہ بجا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں میری تحریک سے واضح طور پر تعلق نہیں ملتا میں یہ گزارش کروں گا کہ جہاں تک پردے اور دوپٹے کا تعلق ہے میں اپنے فاضلہ رکن کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ مسیحیوں میں بھی اس کا اتنا ہی تقدس تعظیم و تکریم ہے جتنی کہ ہمارے اکثریتی بہن بھائی سمجھتے ہیں بلکہ میں تو یوں کہوں گا کہ ہماری انجیل جہاں تک دوپٹے اور سر پر کپڑا رکھنے کا تعلق ہے یوں الفاظ رقوم ہیں۔ کہ ہمارے کہ اگر عورت کے لئے سر ننگا رہنا شرم کا باعث ہے تو وہ اپنا سر مقدس میں بھی ڈھانپے۔ لہذا میں ان سے یہی درخواست کروں گا کہ اگر ان کو اس قسم کا تاثر ہے کہ سر ڈھانپنا یا سر پر کپڑا رکھنا یا دوپٹے کا استعمال صرف مسیحی لوگ نہیں کرتے ہیں تو یہ غلط بات ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ جناب جبکہ ہمیں اہل کتاب کہا جاتا ہے تو اس قسم کا ہمیں ہدف تنقید بنا دینا میں سمجھتا ہوں کسی صورت بھی جائز نہیں۔ میں شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اپنے الفاظ واپس لینے کا اظہار فرمایا ہے۔ لیکن میں اپنا مطالبہ یوں عرض کروں گا کہ پوری اسمبلی کی کارروائی میں سے ان الفاظ کو حذف کیا جائے اور محترمہ پریس کی معرفت اپنے ان الفاظ کو واپس لیں کیونکہ اب یہ معاملہ پریس میں جا چکا ہے قوم میں جا چکا ہے، ہاؤس تک محدود نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ——

سردار امجد حمید خان دستی— پوائنٹ آف آرڈر سر

میجر (ریٹائرڈ) ڈاکٹر سموئیل— جناب والا میں نے تحریک پیش کی ہے مجھے بات ختم کرنے دی جائے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ میری بہن نے voluntarily طریقے

ہے اپنے ان الفاظ کو واپس لے لیا ہے لہذا میں اس تحریک کو مزید پریس نہیں کروں گا۔

سردار امجد حمید خان دستی— پوائنٹ آف آرڈر سر۔ میں جناب کے توسط سے عرض کرتا ہوں کہ جو الفاظ مسیحوں کے متعلق کہے گئے تھے وہ اس ٹائر کے تحت کہے گئے تھے کہ آداب کا اپنا طریقہ اور اپنا اپنا رواج ہوتا ہے۔ جب مسیحی صاحبان گرجے میں جاتے ہیں تو سر کو ڈھانپ کر نہیں جاتے بلکہ ننگے سر جاتے ہیں اور جب بھی کسی افسر کے روبرو پیش ہوتے ہیں تو ٹوپی اتار کے پیش ہوتے ہیں۔ یہ اپنا اپنا طریقہ ہے۔ تضحیک کی بات نہیں تھی جس کو انہوں نے محسوس کیا ہے۔ بہرحال جب کہ الفاظ بھی حذف کئے جا چکے ہیں، میں نے مزید وضاحت اس لئے کی ہے کہ یہ ان کی دلازاری کے لئے نہیں کہے گئے بلکہ ان کا اپنا طریقہ آداب ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ڈاکٹر سموئیل— پوائنٹ آف آرڈر جناب والا! میں محترم فاضل رکن کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ چرچ میں جاتے وقت ہماری خواتین کو سر پر دوپٹہ رکھنا لازم و ملزوم ہے اور عین شریعت ہے اس لئے آپ کی یہ غلط فہمی دور ہو جانی چاہیئے جبکہ میں نے انجیل مقدس کے الفاظ دہرا دیئے ہیں۔ نمبر 2 جب ہم کسی کو سلام کرتے ہیں یا کسی کے سامنے جاتے ہیں تو سر سے ہیٹ یا ٹوپی اتارتے ہیں تو یہ صرف مرد حضرات کرتے ہیں اور یہ بھی مغربی انداز میں۔ میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم مسیحیان پاکستانی ہیں اور صرف پاکستانی ہیں ہمیں آپ مغرب زدہ نہ جانیں جبکہ ہم نے ان لوگوں کو ترک کر دیا ہے۔ ان کی تہذیب ان تک منحصر ہے ہماری تہذیب اور معاشرہ پاکستانی ہے اور ہم صرف پاکستانی ہیں۔

جناب سپیکر— شکریہ میجر صاحب تشریف رکھیں۔ اس تحریک استحقاق پہ میجر صاحب زور نہیں دیتے ہیں اس لئے یہ اس طرح سمجھے جائے گی کہ جیسے انہوں نے واپس لے لی۔ اور یہ الفاظ محترمہ شاہدہ ملک صاحبہ کے ان کو Expunge کیا جاتا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ڈاکٹر سموئیل— میں نے اپنی تحریک استحقاق کو واپس نہیں لیا بلکہ میں اس کو پریس نہیں کر رہا۔

امن عامہ کی صورت حال پر بحث

جناب سپیکر— جی ہاں! ایسے ہی ہے۔

general discussion on Law and Order situation پہ میرے پاس کافی نام ہیں اس میں مخدوم زادہ صاحب کا نام بھی شامل کرنا ہے کیونکہ وہ تشریف لے آئے ہیں۔ میں یہ آپ سے پھر دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ 10 منٹ سے کچھ کم وقت مقرر کیا جا سکتا ہے۔

ایک معزز رکن— ٹائم اتنا رہنے دیا جائے۔

جناب سپیکر— تو پھر بسم اللہ کیجیئے۔ محمد شاہ کھگا صاحب۔ !

مولانا منظور احمد چنیوٹی— جناب سپیکر! میری تحریک التوا' کے بارے میں آپ نے کچھ نہیں بتایا۔

جناب سپیکر ۔ مولانا صاحب آپ تشریف نہیں رکھتے تھے آپ کی عدم موجودگی میں ہاؤس نے فیصلہ کر دیا ہے کہ آج وقفہ سوالات بھی نہیں ہوگا اور Adjournment Motions بھی take-up نہیں کی جائیں گی۔ لیکن یہ وقفہ سوالات ہوگا اور تحاریک التوا' جو آج take-up نہیں کی گئی ہیں بھی take-up کی جائیں گی۔

دیوان عاشق حسین بخاری— میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ امن عامہ پہ میں نے جو بحث کی تھی اس سے کچھ دوستوں کی غلط فہمی ہوگئی تھی۔ اس کی صفائی کے متعلق میں ایک منٹ چاہوں گا اگر اجازت دیں۔ جس طرح آپ نے وضاحت فرمائی تھی۔ آپ کی تقریر میں بھی غلط فہمی ہو گئی تھی۔ میرا بھی حق بنتا ہے کہ میں بھی اس کی وضاحت کروں۔

جناب سپیکر— personal explanation پہ بات کرنا چاہتے ہیں۔

دیوان عاشق حسین بخاری— جی۔!

جناب سپیکر— فرمائیے!

دیوان عاشق حسین بخاری — گذارش ہے کہ میں جب باہر گیا تو دوستوں کو میری اس تقریر پہ غلط فہمی ہوئی کہ میں ان کو ایس ۔ ایچ او بنانا چاہتا ہوں اور انہوں نے یہی کہا کہ پہلے تو تم یہ کہتے تھے کہ ہمیں وی ۔ آئی ۔ پی بناؤ۔ اب ہمیں 7 گریڈ کا کیوں بنانا چاہتے ہیں۔ میرا گزارش کرنے کا صرف یہ مطلب تھا کہ سب سے پہلے تو میں معذرت چاہتا ہوں کہ دوستوں کو میری اس بات سے تکلیف ہوئی۔ میرے کہنے کا مطلب پولیس اہلکاروں کو احساس دلانے کا تھا کہ اگر اپنی ڈیوٹی صحیح طریقے سے انجام دیں تو علاقے میں بڑے شہروں کا تو میں نہیں کہہ سکتا کہ علاقے میں یہ مسئلہ بہت معمولی ہے چوریاں بند کرانے کا ۔ کیونکہ ہر علاقے میں 8—10 چور ہوتے ہیں اور اس کے مقابلے میں دو لاکھ کی آبادی ہوتی ہے ۔ 8—10 چوروں کو پابند کرنا یا ان پر قابو پانا کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر ۔ On a point of personal explanation یہ دیوان صاحب آپ تقریر نہیں فرما سکتے۔

دیوان عاشق حسین بخاری—اس کے متعلق جناب یہی عرض کروں گا۔

دل صاف نہیں ہوتا انصاف نہیں ہے
انصاف نہیں ملتا کہ دل صاف نہیں ہے

مثال یہ اس طرح ہے کہ جس طرح اب تک فیصلہ نہیں ہو سکا کہ انڈا پہلے آیا کہ مرغی۔

جناب سپیکر ۔ شکریہ۔ محمد شاہ کریگا ۔ میاں علی اصغر ملک محمد الطاف صاحب چوھدری شفقت عباس صاحب، نثار احمد ملک صاحب، سید طاہر احمد شاہ صاحب، ڈاکٹر خاور علی صاحب، چوھدری محمد اعظم چیمہ صاحب، چوھدری غلام رسول، ملک غلام حیدر تھند صاحب، چوھدری محمد اکرم صاحب ۔

چوھدری محمد اکرم ، بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب سپیکر ۔ میں آپ کا مشکور ھوں کہ آپ نے اس عامہ پر بحث کیلئے مجھے اظہار خیال کا موقع فراھم کیا ۔ اس سے پہلے میرے فاضل دوست کافی گزارشات کر چکے ھیں اور اس سلسلے میں کچھ تجاویز بھی پیش کی ھیں ۔ مجھے ان پر پوری طرح اتفاق نہیں کچھ اختلاف بھی ھے یہاں ھم بڑھتے ھوئے جرائم کو روکنے کیلئے پولیس یا دوسرے افسران کو مورد الزام ٹھہراتے ھیں ۔ میں سمجھتا ھوں کہ وھاں معاشرہ کا خاصا حصہ ھوتا ھے برائیاں معاشرہ سے جنم لیتی ھیں تو اس سلسلے میں ھم بحیثیت مسلمان اگر معاشرہ کو صحیح کرنے کی کوشش کریں جس کی ابتدا اپنے گھر سے کی جا سکتی ھے تو بہت سی برائیاں ختم ھو سکتی ھیں ۔ معاشرہ میں کچھ اچھے لوگ اور اسکے ساتھ ساتھ قانون شکن لوگ ھوتے ھیں ان کا محاسبہ ھم سارے لوگ مل کر کریں تو جلد کنٹرول کیا جا سکتا ھے ۔ اس سے پہلے پولیس ڈیپارٹمنٹ کے متعلق کافی کچھ کہا گیا ھے دراصل پولیس معاشرہ کو روکنے کیلئے ایک خاص کردار ادا کرتی ھے یہاں پولیس پر الزام لگاتے ھیں بلاشبہ پولیس میں بھی ایسے لوگ موجود ھیں جو کرپشن کرتے ھیں اپنے فرائض کی ادائیگی اچھی طرح نہیں کرتے وھاں ھمیں یہ بھی سوچنا چاھیے کہ ترقی یافتہ ممالک میں پولیس کا کیا رول ھے وھاں پر اچھے پڑھے لکھے نوجوانوں کو پولیس میں بھرتی کیا جاتا ھے ان کی معقول تنخواھیں ھوتی ھیں ان کیلئے اچھی گاڑیوں کا انتظام ھوتا ھے ۔ تاکہ پولیس موقع پر جائے واردات پر پہنچ سکے ۔ اور بہتر انتظام کر سکے ۔ مگر یہاں ھم اپنے ملک کا مقابلہ کریں تو مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں ۔ کہ ھماری پولیس میں ان پڑھ یا تھوڑے پڑھے لکھے لوگ ھوتے ھیں ۔ ایک تو تنخواہ کا معاملہ ھے اور ان کی تنخواھیں بھی بہت تھوڑی ھوتی ھیں جن سے ان کا گزارا بھی نہیں ھوتا ۔ اس بنیاد کو لے کر اپنی گزر اوقات کرنے کیلئے وہ غلط طریقے استعمال کرتے ھیں ۔ میری اس سلسلے میں ایک تجویز ھوگی کہ تنخواھوں میں اضافہ کریں اور پولیس کو گاڑیاں فراھم کریں اور پھر اگر وہ کرپشن یا اپنے فرائض میں کوتاھی کریں تو یہ ھمیں اتنی تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اسلام میں اسکی سزا موجود ھے جو بھی شخص مقررہ حدود سے تجاوز کرتا ھے اسلام اسکی سزا سکھاتا ھے اگر ھم ان باتوں پر عمل کریں تو ھمارا معاشرہ انشاء اللہ درست ھو سکتا ھے ۔ پولیس ڈیپارٹمنٹ کے علاوہ دوسرے افسران کا معاملہ آتا ھے تو جو بڑے بڑے ھیں ان کو اتنی زیادہ سہولتیں

دی گئی ہیں گاڑیاں ہیں اچھی رہائشیں دی گئی اور تنخواہوں کے بارے میں محسوس بھی نہیں ہوتا ۔ جبکہ چھوٹے ملازمین جو ہمارے معاشرے میں ہیں اہم رول ادا کرتے ہیں اور ان کی تنخواہوں کا معاملہ ایسا ہی ہے جیسے کہ دوسرا ہے۔ تو اس سلسلے میں میں یہ گزارش کروں گا کہ ہم ہر ڈیپارٹمنٹ میں چھوٹے ملازمین کی ضرورت کا خیال کرتے ہوئے رہائش کا ان کی تنخواہوں کا بندوبست کریں تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے معاشرے سے ایسی کوئی بات نہیں کہ یہ برائیاں ختم نہ ہوں اس سلسلے میں میں مختصراً یہ بھی گزارش کروں گا کہ یہاں ہم انسران یہ انحصار کرتے ہیں ہم لوکل باڈی کے الیکشن ہو چکے ہیں ۔ وہاں کے لوکل کونسل کے ممبر سے لے کر قومی اسمبلی کے ممبر تک ہمارا یہ اخلاقی فرض بھی ہے اگر ہم اپنے فرائض کی ادائگی یا احسن طریق انجام دیں تو ہم سب اپنے معاشرے میں رہتے ہوئے اپنے گھروں سے اس کی ابتدا کریں اپنے علاقے میں محلہ وار کمیٹیاں بنائیں اس طرح یونین کونسل وائز بھی کمیٹیاں بنائی جائیں اور تھانہ کے لیول پر بھی اصلاح معاشرہ کمیٹیاں قائم کی جائیں تو اس کے اچھے نتائج نکل سکتے ہیں جیسا کہ پہلے زمانے میں ایک پنچائت سسٹم ہوتا تھا جو مقامی آبادی کے مسائل کو حال کر دیا کرتا تھا ۔ زمینداروں کے چھوٹے چھوٹے مسائل مقامی طور پر ہی حل ہو جاتے تھے اگر ہم ایسا کریں تو وقت کی بھی بچت ہو گی جس سے تھانے اور تحصیلوں کے چکروں سے بھی لوگ بچ جاتے تھے اس لئے میری یہ گزارش ہو کہ حکومت کو یہ ایسا کرنا چاہیے کہ پنچائتی کام یا اصلاح معاشرہ کمیٹیاں قائم کردے تو ہماری یہ اصلاح کا یہ قدم شروع کر دیا جائے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہاؤس میری یہ تجویز مان لے اور اس پر عمل ہو جائے تو ہم بہت سی برائیوں کو بھی ختم کر سکتے ہیں اور ہمارا معاشرہ سدھر سکتا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ میاں محمد افضل حیات صاحب ۔

میاں محمد افضل حیات ۔ جناب آج کا موضوع جس پر ہم آج تیسرے دن سے بحث کر رہے ہیں نہایت ہی اہم اہمیت کا حامل ہے اس پر جتنی سنجیدگی سے غور کیا جائے اتنا ہی اس میں فائدے کی گنجائش ہے ۔ جناب سپیکر میرے معزز دوست اراکین اسمبلی نے مختلف قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے لیکن ایک چیز سب میں مشترکہ تھی کہ کوئی بھی موجودہ امن عامہ کی صورت حال سے مطمئن نہیں ہے ۔ ہم آئے دن دیکھتے رہے ہیں کہ اخباروں میں بھی آئے ہیں کہ کئی ایک نہایت ہی سنگین جرائم ہوئے ہیں اور ان میں سے زیادہ تر سراغ نہیں مل سکا میں انفرادی طور پر ان جرائم کی تفصیلوں میں نہیں جاؤں گا لیکن یہ چیز نہایت ہی تشویش ناک ہے کہ باوجود ہر طرح کی کوشش کے کس قسم کا سراغ نہ مل سکے میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر کہ ہمارے معاشرے میں چند ایک بنیادی خامیاں ہیں جنکی وجہ سے یہ امن عامہ کی صورت حال پیدا ہو گئی ہے سب سے پہلے تو جناب سپیکر میں آپ کی توجہ اس طرف دلاؤں گا عوام اور انتظامیاں میں عدم تعاون ہے ۔ انتظامیہ کو عوام کا تعاون حاصل نہیں ہے اور یہ سب جانتے ہیں

کہ جرائم کی روک تھام اکیلی انتظامیہ نہیں کر سکتی - یہ بھی میرے خیال سے انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کا تعاون حاصل کرے ان سے بہتر سلوک کرے ان کا آپس میں جو میل جول ہے وہ بہتر ہو اخلاق بہتر ہو۔ اب پچھلے کئی سالوں سے اسمبلیاں نہیں تھیں عوامی نمائندے نہیں تھے یہ بھی ایک بہت بڑی وجہ ہے کہ انتظامیہ اور عوام میں رابطہ نہیں تھا اب ہمیں ضرورت اس چیز کی ہے کہ اس راستے کو قائم کریں اور جب تک انتظامیہ عوام کا تعاون حاصل نہیں کرے گی اور ان جرائم کی روک تھام نہیں کر سکے گی اور جو جرائم ہوئے ہیں ان کا سراغ انہیں نہیں مل سکے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ جو بھی آدمی اپنی شکایت لے کر تھانہ میں جائے یا کہیں اور اپنی شکایت لے جائے تو انتظامیہ کے رکن وہ بغیر کسی سفارش بغیر کسی لالچ کے اسکی پوری توجہ کے ساتھ اس کی بات سنیں اور اس کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کریں۔ نمبر 2 جناب معاشرے میں قانون کا احترام نہیں ہے جب تک معاشرے میں قانون کا احترام نہیں ہو گا اس وقت تک ہر کوئی یہی کوشش کرے گا جہاں تک ہو سکے وہ قانون سے آنکھ بچا کر اپنا مسئلہ حل کرے۔

نمبر 2—جناب والا معاشرے میں قانون کا احترام نہیں ہے جب تک قانون کا احترام نہیں ہو گا اس وقت تک ہر کوئی یہ کوشش کرے گا جہاں تک ہو سکے قانون سے آنکھ بچا کر اپنا مسئلہ حل کرے —ضرورت اس چیز کی ہے کہ ہم دل و جان سے قانون کا احترام کریں -

جناب والا - ملک کا سب سے بڑا اور محترم قانون آئین ہوتا ہے - جب تک آئین کا احترام نہیں ہوگا - اس وقت تک قانون کا احترام نہیں ہوگا - ہم دیکھتے رہے ہیں کہ جب سے ہمیں آزادی حاصل ہوئی ہے آئین میں توڑ پھوڑ جاری ہے —اور بنا کر بھی اس کا احترام نہیں کیا گیا - اس طریقے سے جو دیگر قوانین بنائے جاتے ہیں قومی اسمبلی میں صوبائی اسمبلیوں میں بنائے جاتے ہیں سب سے پہلے ضرورت یہ ہے کہ جو قانون بنانے والے ہیں یا اس پر عمل درآمد کرانے والے ہیں وہ اس کا احترام کریں جب تک وہ اس کا احترام نہیں کریں۔ عوام بھی احترام نہیں کریں گے— اور صرف ڈر اور خوف سے جو قوانین نافذ کرنا ہے اس سے کام نہیں چلے گا اس لئے ضرورت یہ ہے کہ انتظامیہ—حکومت اور معزز جو عوامی نمائندے ہیں وہ سب سے پہلے اپنے بنائے ہوئے قوانین کا احترام کریں اور انکے بعد عوام سے ہم توقع کریں کہ وہ بھی اس کا احترام کریں -

جناب والا - تیسری سب سے بڑی خامی رشوت ہے—آج کل رشوت اتنی زیادہ بڑھ گئی ہے جس کیطرف ہر کسی نے توجہ دلوائی ہے—میں تو یہ کہتا ہوں کہ رشوت نے شفارش کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے —اب لوگ رشوت پر اتنا انحصار کرتے ہیں کہ وہ شفارش کیطرف جاتے ہی نہیں ہیں—اور کوشش کرتے ہیں کہ اگر رشوت سے کام چل جائے تو

انہیں سفارش کی ضرورت ہی نہ پڑے اس لئے ضرورت یہ ہے کہ اس رشوت کو جہاں تک جیسے بھی ممکن ہو ختم کیا جائے ختم کیا جا سکے ۔ جب تک رشوت کا بازار گرم رہے گا اس وقت تک امن عامہ کی صورت بہتر ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ کیونکہ ہر کوئی سمجھتا ہے اور تاثر یہ ہے چاہے کہ اگر پیسہ ہو تو ہر کام نکل سکتا ہے - بلکہ وہ کہتے ہیں جہاں پر پیسہ کام نہ کرے وہاں پر زیادہ پیسہ کام کر جاتا ہے۔اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ اس سرمایا داری نظام میں جہاں بھی یہ قائم ہے وہاں پر رشوت کسی نہ کسی طریقے سے اپنا کام کرتی ہے - اور اس کو ہم اس طریقے سے اپنے نظام کو ڈھالیں اور اس مادیت کو ختم کریں - مادہ پرستی ختم ہو اور رشوت کے قوانین اس قدر سخت ہوں کہ جو قصور وار ٹھہرے اسے جلدی سزا ملے تاکہ رشوت ختم ہو سکے ۔ ہوتا یہ ہے کہ جب کوئی جرم ہوتا ہے اسکی تو پہلے تفتیش بہت لمبی ہوتی ہے۔ اور جب تفتیش لمبی ہو جاتی ہے تو اس میں پھر کسی نہ کسی قسم کی راہیں نکل آتی ہیں ۔ جب تک جلد اور سستا انصاف نہیں ملے گا اس وقت تک رشوت تیز رہے گی۔یہ تو جناب والا چند بنیادی باتیں تھیں۔

جناب والا اب جہاں تک پولیس کا تعلق ہے اسکی نفری بہت کم ہے۔ اور آبادی کے بڑھ جانے سے اور دوسرے عوام میں وسائل پیدا ہو جانے سے جرائم کی جو رفتار ہے وہ بھی بڑھ گئی ہے اس لئے ضرورت اس چیز کی ہے کہ پولیس کی زیادہ نفری بڑھائی جائے۔زیادہ چیک پوسٹ ہوں ۔ تھانے چھوٹے کئے جائیں ۔ اور ایس۔ڈی۔پی او۔زیادہ ہوں جس طرح چھوٹے اضلاع کر دئیے گئے ہیں اور اسلئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کو بہتر وسائل مہیا کئے جائیں۔اسلحہ ان کے پاس بہتر ہو تاکہ جو آجکل کے جرائم پیشہ لوگ جس طرح کاروں کو اور دوسرے وسائل استعمال کرتے ہیں جلدی سے وائرلیس سیٹ کا زیادہ نظام ہو۔یہ تو خیر وسائل کے ساتھ ساتھ باتیں چلتی رہیں گی۔

جناب والا اسکے علاوہ ضرورت ہے کہ جب کوئی مقدمے عدالتوں میں جاتے ہیں ادھر بھی ان کے فیصلوں میں دو دو سال تین تین سال چھوٹے چھوٹے مقدموں میں لگ جاتے ہیں ۔کوشش یہ کرنی چاہئے کہ پانچ چھ مہینے کے اندر فیصلے ہو جائیں تاکہ جنہوں نے جرائم کئے ہیں ان کو سزا ملے اور دوسروں کو اس سے عبرت حاصل ہو لیکن ہوتا یہ ہے کہ جب تک اسکی سزا کی باری آتی ہے۔لوگ یہ بھول بھی گئے ہوتے ہیں کہ اس نے کیا جرم کیا تھا اور کس بات کی اسے سزا ملی ہے۔یہ بھی ایک نقائص ہیں ان کو دور کرنا چاہئے اور اس طریقہ سے کوشش یہ کرنی چاہئے کہ امن عامہ کی صورت حال بہتر ہو۔

جناب والا اب آپ دیکھیں گے کہ انشاءاللہ جیسے کہ وعدے ہو چکے ہیں کہ جلد مارشل لاء اٹھنے والا ہے۔جب مارشل لا اٹھے گا خطرہ ہے جرائم کی ایک رو پھر چلے گی پھر شاید اب آزادی زیادہ مل گئی ہے اس کیلئے ہر کسی کو کوشش کرنی پڑے گی جرائم کی روک تھام ۔امن عامہ کی صورت حال بحال کرنے کیلئے گورنمنٹ ہر کسی سے

تعاون حاصل کرنے پہ کام اکیلی گورنمنٹ نہیں کر سکے گی۔ انتظامیہ اکیلی اس کے اوپر قابو نہیں پاسکے گی ۔جب تک وہ عوام سے عوامی نمائندگان سے پورا پورا تعاون حاصل نہ کرے ۔

رانا پرویز مجید خان۔ جناب والا نکتہ التجاء جناب سپیکر میں نے ایک تحریک التوا ڈاکٹروں کی ہڑتال کے متعلق وقت سے پہلے پیش کی تھی۔جو التوا میں تھی۔ اس کا جواب وائس صاحب نے فرمایا تھا آج دیں گے ۔ اسی سلسلہ میں ڈاکٹروں نے ہڑتال شروع کر دی ہے اور مریض ہسپتالوں میں زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں ان کے لواحقین کی نظریں اس ہاؤس کیطرف لگی ہوئی ہیں کہ وہ اسکا کیا فیصلہ کرتے ہیں۔ اگر جناب رولز معطل کر کے اس ہاؤس کی اجازت سے پانچ منٹ کیلئے وائس صاحب سے اسکا جواب لے لیں ۔ آج ڈاکٹروں کے متعلق اخبار میں میں نے پڑھا ہے وہ آج جلوس کی شکل میں اسمبلی ہال کے سامنے آ رہے ہیں ۔ اس صوبہ کے دوسرے شہروں میں بھی حالانکہ ہڑتالیں شروع ہو چکی ہیں ان حالات کو قابو کرنے کے لئے گفت و شنید کے ذریعے ان کے مطالبات سننے کے لیے وائس صاحب اگر پانچ منٹ کیلئے اس کا جواب دے دیں اس ہاؤس کی اجازت سے چونکہ مریضان سخت مصیبت میں مبتلا ہیں اور لوگوں کے مرنے کا خطرہ ہے اس لئے میں گزارش کروں گا کہ میری وہ تحریک التوا اگر جناب پانچ منٹ کیلئے پیش کر دیں اس ہاؤس کو بڑی مہربانی ہوگی اس میں کوئی اعتراض نہ ہوگا ۔ کیونکہ یہ انسانی ہمدردی کا مسئلہ ہے اور انسان کو پیدا کیا انسانیت کی خدمت کیلئے ۔

جناب سپیکر ۔ رانا صاحب آپکی تحریک التوا کے بارے میں عرض کئے دیتا ہوں کیونکہ یہاں اس معزز ایوان نے فیصلہ کیا ہے کہ آج وقفہ سوالات اور تحریک التوائے کار تمام کو pending کیا جائے۔ ان کو اگلے روز پہ اٹھا رکھا جائے اس لئے کہ امن عامہ پر بحث ضروری ہے ہم نے ہاؤس کا جو فیصلہ ہے اس کو اناؤنس کر دیا ہے ۔ اب آپکی یہ تحریک التواء جس سلسلے میں آپ ذکر کررہے ہیں اسکو مؤخر کیا جا چکا ہے ۔ لیکن اگر یہ اتنی ہی importance کی حامل ہے تو میں حکومت کا نکتہ نظر اس سلسلے میں معلوم کرنا چاہوں گا ۔

وزیر صنعت ۔ جناب سپیکر اس موضوع پر آپ اپنا فیصلہ صادر فرما چکے ہیں law and order situation پر اس وقت اظہار خیال بھی ہو رہا ہے ۔ اس لیے اس فیصلہ کے مطابق جیسوقت یہ اگلی sitting پر آئے گی تو اس وقت اس پر بات ہو سکے گی ۔

جناب سپیکر ۔ چوہدری گل نواز وڑائچ صاحب ۔

چودھری گل نواز خان وڑائچ ۔ السلام علیکم ۔ مہربانی جناب بڑا شکریہ ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب وائس صاحب نے کیا فرمایا ہے؟

جناب سپیکر ۔ اس سلسلے میں ایوان کا فیصلہ برقرار رہے گا کہ آج امن عامہ پر بحث ہوگی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جو لوگ مر گئے ان کا ذمہ دار کون ہوگا ؟

چودھری غلام رسول ۔ اگر امتحان معاف کر دیے جائیں پھر تو سارے مرض ختم ہو جائیں گے ؟ پھر تو ساری موتیں بند ہو جائیں گی نا ۔

جناب سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں چودھری گل نواز صاحب ۔

چودھری گل نواز خان وڑائچ ۔ جناب والا میں آپ کی وساطت سے رانا صاحب سے عرض کرتا ہوں کے ہم لوگوں کی اکثریت نوآموز ہے ۔ یہ پرانے پارلیمنٹیرین ہیں انہوں نے ہمیں کچھ سکھانا ہے ۔ لیکن ہم نے ان سے صرف دھاندلی سیکھی ہے اور کچھ نہیں سیکھنا میں استدعا کرتا ہوں کہ ہمیں عقل سکھائیں ۔ ہمیں طریقہ سکھائیں ۔ ہمیں قانون سکھائیں ہمیں قانون کا احترام سکھائیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا فاضل دوست نے میرے متعلق کچھ کہا ہے میں ان سے یہ کہتا ہوں کہ جنہیں اللہ عقل نہ دے میں انہیں کہاں سے دے سکتا ہوں ۔

چودھری گل نواز خان وڑائچ ۔ جن کے استاد ایسے ہوں انہوں نے کیا سیکھنا ہے؟

جناب سپیکر ۔ چودھری صاحب کیا یہ امن عامہ کی صورت حال پر بحث ہو رہی ہے۔

چودھری گل نواز خان وڑائچ ۔ نہیں جناب انہوں نے پھر اٹھ بیٹھنا ہے۔

رانا پھول محمد خان ۔ اگر آپ نیکی قبول کرنا چاہتے ہیں تو پھر خوشامد اور بوٹ پالش چھوڑ دیں ۔

چودھری گل نواز خان وڑائچ ۔ میں نے کہا ہے خدا کے لیے دھاندلی چھوڑ دیں خدا نے انہیں بڑی سزا دی ہے ۔

پارلیمانی سیکرٹری قانون ۔ رانا صاحب نے ایسے الفاظ بولے ہیں جو کہ غیر پارلیمانی ہیں ۔ ان سے عرض ہے کہ وہ اپنے الفاظ واپس لیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ اگر کسی کو کوئی رنج پہنچا ہے تو میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں ۔ لیکن میں عرض کرتا ہوں کے ان کے لئے آپ دعا فرمائیں کہ اللہ انہیں عقل عطا فرمائے ۔

جناب سپیکر ۔ چودھری گل نواز صاحب ۔

چودھری گل نواز خان وڑائچ ۔ شکریہ۔ یہ آپ کا طریقہ واردات عجیب ہے میں تو اس پر حیران ہوں اچھا جناب میں عرض کرتا ہوں کہ امن عامہ کے متعلق آپ کی سمع خراشی

کرنے سے فائدہ کوئی نہیں آپ بھی جانتے ہیں کہ اس ملک میں کیا کچھ ہو رہا ہے اور غریب عوام کو انصاف حاصل کرنے کے لئے کیا کیا دشواریاں اور کیا کیا ناکامیاں پیش آتی ہیں - میں عرض کروں گا کہ اس کو بار بار دہرایا جائے تو ہمارے بیورو کریٹس یا افسران میں جو تھوڑا سا حجاب ہے وہ بھی ختم ہو جائے گا - یہ لاقانونیت رشوت دھاندلی اور سب کچھ ہے اس میں حکومت کا بھی تھوڑا سا ہاتھ ہے کیونکہ ایک پولیس افسر کو کسی تھانے میں بھیجتی ہے تو اسے وہاں کیا سہولتیں حاصل ہیں ؟ نہ تو اس کے لئے مکان ہے نہ اس کی معقول تنخواہ ہے نہ اس کے لئے سواری ہے لیکن جب وہ کسی کیس یا واقعے کے سلسلے میں کسی جگہ جائے تو اسے پہلے تو کسی سے موٹر لینی پڑتی ہے پھر وہاں تھانے کا انتظام کروانا پڑتا ہے تو ان وجوہات کی بنا پر قانون شکنی کی کچھ تو حکومت اجازت دیتی ہے کہ تھوڑی سی قانون شکنی کر لو - جب یہ اجازت دیتے ہیں تو پھر وہ بہت زیادہ کرتے ہیں - اس لئے حکومت کو یہ چاہیئے کہ انہیں اتنی سہولیتیں مہیا کریں کہ وہ دھاندلی اور بددیانتی نہ کریں - حقیقتاً حکومت کہتی ہے کہ بددیانتی کرو - ان کی تنخواہ کتنی ہے اور نوکری چوبیس گھنٹے کی ہے میں حیران ہوتا ہوں کہ ایک کنسٹیبل اگر بددیانت نہ ہو تو وہ کام کر ہی نہیں سکے گا چوبیس گھنٹے کی اس کی حاضری ہے - چوبیس گھنٹے میں جس وقت حکم آتا ہے، وہ اسی وقت اس کی تعمیل کرتا ہے - تو کچھ نہ کچھ ملے گا - پھر وہ لیتا ہے - وہ سب کچھ کرتے ہیں - میں ایک دیہاتی ہوں - میں روزمرہ زندگی میں دیکھتا ہوں کہ پولیس والے کیا کرتے ہیں - کس طریقے سے کرتے ہیں - پولیس کے خلاف اس لئے بہت زیادہ شور ہے کیونکہ پولیس والے پیسے لینے سے پہلے کچھ نہ کچھ بے عزتی کرتے ہیں تو تب انہیں پیسے ملتے ہیں ورنہ نہیں ملتے - رشوت اتنی نہیں لیتے جتنی وہ بدسلوکی کرتے ہیں - وہ بدسلوکی سے حاصل کرتے ہیں اس لئے زیادہ شور ہے - لیکن ہم اپنی طرف بھی دیکھیں کہ ہم نے انہیں کیا سہولتیں دے رکھی ہیں - وہ ہم میں سے ہیں ہمارے بھائی ہیں - ہمارے ملک کے شہری ہیں - ہمارے بچے ہیں لیکن ہم دیکھیں کہ ہم نے انہیں کیا سہولیتں دے رکھی ہیں ؟ اس لئے آپ کی وساطت سے میری حکومت سے استدعا ہے کہ خدا کے لئے پولیس کو سہولیتں دیں - میں نے کئی محکمے دیکھے ہیں جنہیں موٹر کی بالکل ضرورت نہیں اور انہیں بڑی بڑی اچھی کاریں اور جیپیں ملی ہوئی ہیں - چھوٹا آدمی اپنے گناہ کو بچانے کے لیے بڑے کو بھی کچھ دیتا ہے - پہلے ایسی ہی صاحبان کسی اور طریقے سے رشوت لیتے تھے - اب کیا ہے کہ وہ سب انسپکٹر کے پاس تھانے میں بیچتے ہیں - خود نہیں لیتے - سب انسپکٹر کی وساطت سے لیتے ہیں - جب اس کی وساطت سے لیں گے تو وہ دھاندلی کرے گا کیوں ؟ اس کے پاس کوئی سہولت نہیں ہے کہ وہ بے چارا نہ لے - وہ ہم میں سے ہیں - ہم اس پہلو سے بھی دیکھیں کہ وہ رشوت لیتے کیوں ہیں اس رشوت کو بند کرنے کے لیے ہم انہیں سہولتیں

دیں - پھر کچھ ہو سکے گا یہ تو تھی ایک بات - دوسری بات یہ ہے کہ جو انگریز کا قانون ہے - اس کے نشیب و فراز سے ہم اتنے واقف ہو چکے ہیں کہ ایک آدمی قتل کرتا ہے تو وہ بجائے قانون سے خوف کھانے کے یہ دیکھتا ہے کہ قانون میں کیا رخنے ہیں - وہ بچنے کی کوشش کرتا ہے - گواہ بٹھاتا ہے - پولیس سے ملتا ہے - اس لیے انگریز کے بنائے ہوئے قانون سے لوگ اتنے زیادہ واقف ہو چکے ہیں کہ اب اس کی اتنی حیا نہیں رہی - اتنی طاقت نہیں رہی - یہ انسانی فطرت ہے کہ جب ایک چیز سے بہت زیادہ واقف ہو جائیں گے تو اس کا ڈر نہیں رہے گا - تو اس قانون کو بھی اسلامی آئین کے مطابق تو ڈھالا جائے انشاء اللہ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اس کا بڑا اچھا اثر پڑے گا -

رانا پھول محمد خان - کیا پانچ منٹ کے بعد رک کر تقریر کریں گے

چودھری گل نواز خان وڑائچ - خدا کے لئے انہیں کچھ کہیں - یا تو ان کا دماغ خراب ہے یا ان کی زبان رک نہیں سکتی -

رانا پھول محمد خان - دماغ خراب ہے کیے الفاظ غیر پارلیمانی ہیں - یہ الفاظ واپس لینے کے لیے آپ حکم فرمائیں گے ؟

چوھدری گل نواز خان وڑائچ - میں نے نام نہیں لیا - میں کہتا ہوں کہ جس کی آواز آئی ہے - خبر نہیں آپ کی آواز تھی یا کسی اور کی -

رانا پھول محمد خان - میرا دماغ خراب نہیں ان کا توازن خراب ہے -

چوھدری غلام رسول - ان کی سیٹیں اکٹھی کر دیں تاکہ یہ آمنے سامنے ایک دوسرے سے بات کر لیا کریں -

چوھدری گل نواز خان وڑائچ - جناب والا اس سلسلے میں عرض ہے کہ ہمارے ملک میں بڑے بڑے دیانت دار افسر بھی ہیں بڑے بڑے قابل افسر بھی ہیں بڑے بڑے محنتی افسر بھی ہیں لیکن بجائے اس کے ہم ان محنتی اور قابل افسروں کی حوصلہ افزائی کریں ہم سب کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکتے ہیں وہ بچارے جو محنتی ہیں دیانت دار ہیں ملک کی خدمت کرتے ہیں قوم کی خدمت کرتے ہیں وہ بے چارے سمجھتے ہیں کہ ہماری appreciation تو کوئی نہیں ہے کیوں نہ ہم چپ کر کے بیٹھ جائیں- میں نے دیکھا ہے کہ افسر ہوتا تو ہے دیانت دار لیکن چونکہ appreciation کوئی نہیں وہ سمجھتا ہے کہ نہ کروں تب بھی کوئی نہیں پوچھتا - کروں تو شور پڑتا ہے اس لئے کچھ لے ہی لیا جائے- میں مثال دیتا ہوں میں سارے پنجاب سے کسی حد تک واقف ہوں - ایک ایسی ہی جگہ میں جانتا ہوں وہ گجرات میں لگا ہوا ہے - میں نے اتنا دیانت دار کبھی اپنی عمر میں نہیں دیکھا- وہ بے چارا ساری ساری رات گھومتا ہے - وہ کسی کی بات نہیں مانتا ہی نہیں

کسی کے کہنے پر ٹرانسفر نہیں کرتا ایسے آدمی بہتر ہیں۔ ان کی خاص طور پر حوصلہ افزائی کی جائے انہیں انعام دیا جائے اور انہیں چیف منسٹر صاحب بلائیں اور حوصلہ افزائی کریں۔ یہ ممبر صاحب اپنے اپنے حلقہ نیابت میں بتائیں کہ کون corrupt ہے۔ اور کون اچھا ہے جو اچھا ہے اس کی حوصلہ افزائی کی جائے یہ ممبر صاحبان کی وساطت سے بھی ہوسکتا ہے۔ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ ممبر صاحبان حقیقتاً قوم کی صحیح نمائندگی کرتے ہیں۔ اس سے آگے دیکھیں یہ ٹرانسپورٹ ہے۔ ٹرانسپورٹ ایک ایسی چیز ہے جس میں بڑی پبلسٹی ہوتی ہے۔ ایک سواری گجرات سے بیٹھتی ہے اسے پشاور جانا ہے گجرات سے کوئی کسی جگہ جاتا ہے کوئی کسی جگہ جاتا ہے جتنی سواریاں بیٹھتی ہیں قانون شکنی دیکھ کر اس کی پبلسٹی کریں گی کہ قانون تو ہے ہی کوئی نہیں اس کا تدارک بڑا ضروری ہے۔ میری استدعا ہے کہ تمام ممبر صاحبان اپنے آپ کو پیش کریں اور ٹرانسپورٹ کا آنریری کمشنر بنایا جائے۔ چپ کرکے اپنی سواری میں ہوں اور جو بےضابطگی کرتا ہے اس کا نام اور رپورٹ کرکے تھانے میں بھیج دیں اور ایک ٹریفک کے ڈی آئی جی کو بھیج دیں۔ کیونکہ تھانے میں بھیجا۔ تو اس کا چالان گم ہو جائے گا۔ اس لیے ہر ممبر کو آنریری ٹرانسپورٹ کمشنر بنایا جائے۔ اس کے بعد سستا انصاف دینے کے لیے میں ممبر صاحبان سے استدعا کرتا ہوں کہ جب تک ہم سارے چیف منسٹر کے ساتھ مل کر یہ نہیں کریں گے نہ انصاف ہو گا نہ رشوت رکے گی۔ ان تمام کو اپنے اپنے حلقے میں آنریری مجسٹریٹ بنا دیا جائے۔ یہ لوگوں کے سمجھوتے کرائیں۔ کیونکہ یہ مقامی طور پر جانتے ہیں کہ کیسز کیا ہیں؟ (نعرہ ہائے تحسین) سمجھوتے سے قانون شکنیاں اور مقدمات کم ہوں گے اور لوگوں کی بھی امداد ہو گی۔

جناب سپیکر۔ چوہدری گلفام اشرف صاحب

میاں ریاض حسین پیرزادہ۔ میں جناب کے توسط سے حاجی سیف اللہ صاحب ایم۔این۔اے بہاولپور جو اس وقت اس لابی میں موجود ہیں انکو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ انکی فہم و فراست اور انکی سیاسی سوجھ بوجھ کی وجہ سے آئینی بحران پر قابو پایا گیا جسکے لئے ہم انکے شکر گزار ہیں (تالیاں)

جناب سپیکر۔ شکریہ۔ چوہدری گلفام اشرف صاحب

سردار زادہ سید ظفر عباس۔ جناب والا میں انکی آمد پر جناب کی اجازت سے ایک مصرعہ عرض کرنا چاہتا ہوں

کہ قوم کے مرد مجاہد تمہیں کیا پیش کروں

جناب سپیکر۔ چوہدری گلفام اشرف صاحب

چوھدری غلام رسول ۔ جناب سپیکر میرا نام آپ نے پکارا تھا لیکن میں ایوان میں موجود نہیں تھا اس لئے میں باری کے متعلق عرض کرنا چاھتا ھوں۔

جناب سپیکر ۔ چوھدری صاحب آپکو دیر سے آنے کی ---پھر آپکا نام پکارا جائیگا۔

چوھدری محمد گلفام اشرف ۔جناب سپیکر میں آپکے توسط سے گورنمنٹ کا اور خاص طور پر وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد نواز شریف صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاھتا کہ انہوں نے اتنے اھم موضوع پر اس ایوان کو بحث کرنے کا موقع دیا میں نے ایک بات آپکے توسط سے انکی خدمت میں گزارش کی تھی کہ اس ایوان کی خواھش ھے کہ جناب وزیر اعلیٰ جب امن عامہ پر بحث ھو رھی ھو تو اپنی دیگر مصروفیات سے وقت نکال کر اس ایوان میں موجود رھیں تاکہ وہ اپنے کانوں سے اس ھاؤس کے جذبات کو سن سکیں اور اسکا جائزہ لے سکیں اور جو تجاویز اراکین کی جانب سے انکا کوئی مناسب حل تلاش کیا جا سکے جناب والا سب سے پہلے میں آپکی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاھتا ھوں جیسا کہ اس یوان کے فاضل اور بزرگ رکن نے اپنی تقریر میں اس بات کی نشان دھی کی تھی جب بسوں اور لاریوں میں ایسے فقرے پڑھنے کو ملتے ھیں کہ سواری اپنے سامان کی خود حفاظت کرے۔ ایسے کلمات نوشتہ دیوار ھوتے ھیں تو پھر اس ملک میں امن و امان کی صورت حال سب پر عیاں ھوتی ھے اور اس ملک میں قانون نافذ کرنے والے اور قانون لاگو کرنے والے اداروں میں جب ذمہ دار افسر بھرتی ھوتے ھیں تو انکے لئے ھزاروں اور لاکھوں روپے کی رشوت دی اور مانگی جاتی ھے لوگ رشوت دینے کے لیے تیار ھوتے ھیں چاھے وہ اپنی جائداد فروخت کرنے کے بعد اپنے رشتہ داروں سے قرض لیتے ھیں اور وہ جانتے ھیں اس نے حساب لگا لیا ھوتا ھے کہ میرا بیٹا پولیس میں اگر ASI بھرتی ھوتا ھے جتنے پیسے میں رشوت کے طور پر خرچ کرونگا وہ ایک سال میں کما لے گا یہ جذبات ھماری قوم کے ھیں اور ایسی حرکتوں کی حوصلہ افزائی ھوتی ھے محکمہ میں بھرتی ھونے کے لئے پیسے مانگے جاتے ھیں پیسے دئے جاتے ھیں جناب والا یہ صورت ھے اس پر میں زیادہ بحث نہیں کرونگا اور اپنا زیادہ وقت چند تجاویز کے طور پر صرف کرونگا سب سے پہلے جناب والا میں سمجھتا ھوں اخلاقی ذمہ داری کے لحاظ سے اور مالی لحاظ سے سرکاری ملازمین کو اتنا اونچا کر دیا جائے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں سے صحیح طور پر عہدہ برآ ھو سکیں اس ملک میں قانون نافذ کرنے والی ایک ھی ایجنسی اور بد نام زمانہ محکمہ پولیس ھے۔ اسکی حالت زار یہ ھے کہ ۱۹۳۶ میں جب پولیس کی تنخواہ اس وقت ایک فٹ کنسٹیبل کی تنخواہ ایک تولہ سونے کی قیمت کے برابر مقرر کی گئی تھی اور اسکے ساتھ ھی آرڈر میں یہ لکھا گیا تھا کہ جوں جوں سونے کا بھاؤ زیادہ ھوتا جائیگا اسی نسبت سے تنخواھوں میں اضافہ ھوتا جائیگا۔ (تالیاں) آج سونے کا بھاؤ ۲۲ سو سے لیکر ۲۵ سو روپے ھے اور فٹ کنسٹیبل کی تنخواہ اس لحاظ سے بہت کم ھے یہی ۷ سو یا ۸ سو

رویے ہوگی جب یہ محکمہ پولیس قائم ہوا اور Re-organise ہوا اس وقت جو سکیم بنائی گئی تھی جو پالیسی بنائی گئی تھی اس کے مطابق تین سو افراد کے لئے ایک فٹ کنسٹیبل کو بھرتی کیا جانا لازمی قرار دیا گیا تھا 1947 میں یہ تعداد چار سو سے کچھ زیادہ افراد کی نسبت سے پاکستان کے حصہ میں آئی اور آج 1985 میں 1045 افراد کے لئے ایک فٹ کنسٹیبل نسبت بنتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جرائم کی نوعیت اور رفتار کے بدلنے ساتھ ساتھ پولیس کو اس قابل نہیں بنایا گیا کہ وہ اس پر قابو پا سکے اس میں اہلیت اور صلاحیت اور استعداد پیدا کی جانی چاہئے کہ وہ آج کل کے زمانہ میں جب کہ جرائم کی نوعیت اور رفتار بدل گئی ہے میں نے جو اعداد و شمار پیش کئے ہیں یہ اس زمانے کے تھے جب محض لڑائی جھگڑے ہوا کرتے تھے یا چوریاں ہوا کرتی تھیں - لیکن آج کے اس دور میں اس قسم کے جرائم سرزد ہو رہے ہیں جنکا پہلے زمانہ میں تصور تک نہیں تھا مثال کے طور پر منشیات کا کاروبار عائی وے راہزنی (High way Robbery) اس قسم کی وارداتیں پہلے نہیں ہوتی تھیں ان وارداتوں سے نمٹنے کے لیے پولیس میں انقلابی اصلاحات کی ضرورت ہے - ہر دیہاتی تھانے میں صرف 12-13 سپاہیوں کی نفری ہے - کوئی ٹرانسپورٹ نہیں ہے کس زمانہ میں گھوڑا الاونس یا ٹرانسپورٹ الاؤنس دیا جاتا تھا میں سمجھتا ہوں آج کے دور میں ہر تھانہ میں ایک واٹر لیس سیٹ سے لیس ایک جیپ اور دو موٹر سائیکل دیہاتی پولیس سٹیشن میں اور شہری پولیس سٹیشن پر انکی ضرورت کے مطابق مہیا کی جانی چاہئے - اور اسکے ساتھ ساتھ انکی تنخواہوں میں اضافہ کیا جانا چاہئے تاکہ یہ رشوت کی ضرورت محسوس نہ کریں وہ افسر جو رشوت لینے کے بغیر با عزت طور پر اپنی زندگی گذار سکے اپنے بچوں کا پیٹ پال سکے اسکو حکومت کو موقع فراہم کرنا چاہئے اسکے علاوہ ہماری پولیس کے پاس موجود اسلحہ پرانا ہے مثال کے طور پر 303 رائفلز 38 بور کے ریوالور آج کل کے دور میں جن 3 جرائم پیشہ لوگوں کے پاس وافر مقدار میں موجود ہیں وہ اسلحہ انکا مقابلہ نہیں کر سکتا اسکے لیے بھی جدید اسلحہ سے لیس وافر سواریاں انکو مہیا کیجانی چاہئے اور اسکے ساتھ ساتھ میں یہ ایک اطلاع کے لئے یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ 1947 میں کل بجٹ کا گیارہ فیصد حصہ پولیس پر خرچ کیا گیا تھا اور آج 1980 میں اسکی شرح 3.85 رہ گئی ہے جب کہ جرائم اتنی تیزی سے بڑھے ہیں پولیس کو ان سے نمٹنے کے لئے اہلیت پیدا کی جائے صلاحیت پیدا کی جائے اسکے ساتھ ساتھ—

جناب سپیکر بیگم ذکیہ شاہنواز صاحبہ ———

چوہدری محمد گلفام اشرف—جناب سپیکر ایک منٹ میں ایک گزارش کرنی ہے وہ یہ ہے کہ پولیس میں بھرتی کرتے وقت ———

جناب سپیکر—تقریر کا وقت ختم ہو گیا ہے —بیگم ذکیہ شاہنواز ——

محترمہ ذکیہ شاہنواز نیازی—جناب سپیکر۔ میں تھوڑا سا امن و عامہ کا ذکر کرنا چاہتی ہوں کہ ہم سنتے بھی بہت ہیں اور اخبارات میں پڑھتے بھی بہت ہیں کہ جرائم کم ہونے کی بجائے روز بروز زیادہ ہوتے جا رہے ہیں۔ جب صبح ہم اخبار اٹھا کر پڑھتے ہیں اس میں چوری۔قتل۔ اغواء ۔ فراڈ سمگلنگ وغیرہ وغیرہ کے بہت زیادہ قصے ہوتے ہیں۔ تو میں یہ سوچتی ہوں کہ یہ کم ہونے کی بجائے زیادہ کیوں ہوتے جا رہے ہیں۔ میرے خیال کے مطابق اس کی بہت سی وجوہات ہیں۔ ان میں سے ایک بہت ضروری وجہ جو میری سمجھ میں آئی ہے وہ بے روزگاری ہے ۔ کیونکہ ہمارے ملک میں بےروزگاری حد سے زیادہ بڑھتی جارہی ہے اور ابھی تک ہم نے اس کا کوئی ایسا حل تلاش نہیں کیا۔ جس سے یہ ختم ہو سکے۔ یہ بھی ہوتا ہے کہ گاؤں کے لوگ نوکری کی تلاش میں شہر کو آتے ہیں۔ ان کو نوکری نہیں ملتی۔ شہر کے لوگ بھی بہت زیادہ تعداد میں نوکری کی تلاش میں نکلے ہوئے ہوتے ہیں لیکن ان کو بھی نوکری ملنا بہت مشکل ہوتا ہے اور خاصطور پر جب گاؤں کے لوگ آکر معیار زندگی شہر میں دیکھتے ہیں اور گاؤں کا مقابلہ کرتے ہیں تو وہ احساس کمتری کا شکار ہوتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ ایک دن میں ہم امیر ہو جائیں اور جلد سے جلد ہم پیسہ کمائیں اور پھر ایک طرف مہنگائی بھی بہت زیادہ ہے اور دوسری طرف نوکری نہ ہونے کی وجہ سے خواہشات زیادہ ہو جاتی ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ ہم جلدی سے جلدی پیسہ کمائیں اور وہ ناجائز طریقہ ہوتا ہے جیسے سمگلنگ۔ چوری اور اس قسم کی حرکتیں کرتے چلے جاتے ہیں ۔ اور چونکہ برے کام کا انجام برا ہوتا ہے۔ اس میں قتل بھی ہو جاتے ہیں اور بہت قسم کے حادثات ہوتے ہیں۔تو میں یہ کہونگی کہ ہمیں بے روزگاری کو ختم کرنے کے لئے دیہات میں بڑی انڈسٹری بھی لگانی چاہیے اور چھوٹی انڈسٹری بھی لگانی چاہیے ۔ ہماری قومی دستکاری بھی بہت ہیں ۔ ان کے لئے ہمیں سنٹر کھولنے چاہئیں۔ کہ جو لوگ ہاتھوں سے بنی ہوئی مصنوعات میں ان کو اس میں ایمپلائمنٹ مل جائے۔ انڈسٹری میں ان کو ایمپلائمنٹ مل جائے اور جو گاؤں کے لوگ ہیں وہ شہر میں آنا بند ہو جائیں گے ۔ میں یہ بھی کہونگی کہ مہنگائی بہت زیادہ ہو گئی ہے عام لوگ اتنی تھوڑی تنخواہ میں گزارہ نہیں کر سکتے۔ تو ان کی بھی خواہشات ہوتی ہے اور وہ کرپشن کی طرف چلے جاتے ہیں ۔ کرپشن ہمارے ملک میں کینسر کی طرح پھیل چکی ہے ۔ یہ ایک ایسی بیماری ہے جس کا ہم علاج کرنا چاہتے ہیں اور ختم کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ بجائے ختم ہونے کے بڑھتی چلی جاتی ہے ۔ اب ہمیں کوئی ایسا طریقہ یا سسٹم بنانا ہو گا جس سے یہ corruption جلد سے جلد ختم ہو۔

سکے۔ اس کے ختم ہونے سے ہی ہم ترقی کر سکتے ہیں اور کامیابی کی طرف جا سکتے ہیں۔ اور میں یہ سوچتی ہوں کہ اس کا ایک ہی طریقہ ہے جو آفیسر ہو چکا ہے وہ گورنمنٹ کا ہو یا ان گورنمنٹ لوگ ہو جو بھی رشوت لیتے ہیں جب وہ پکڑے جائیں ان کو سخت سے سخت سزائیں دی جائیں تاکہ رشوت لیتے وقت ان کو ایسا ڈر ہو کہ وہ اس سے باز رہیں۔ جناب والا۔ اس کے علاوہ ایک اور بڑا پرابلم جو آجکل ہمارے ملک میں بھی ہے اور بیرونی ممالک میں بھی وہ منشیات کا ہے۔ لوگ منشیات کی سمگلنگ اور اس کے استعمال میں بہت زیادہ چلے گئے ہیں۔ اور یہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ ایک ایسا بڑا پرابلم ہے جو نسلوں کو ختم کر دیتا ہے۔تو چاہے منشیات کا استعمال پاکستان میں ہو یا پاکستان سے باہر ہو یہ ایک انسانی human problem ہے اور اس کے لئے جناب پریذیڈنٹ صاحب نے تھی حکم دیا ہے کہ جو منشیات میں سمگلنگ کرتے ہوئے یا اس میں کاروبار یا لین دین کرتے ہوئے پکڑا جائے تو اسے پھانسی کی سزا ملنی چاہیے۔ تو میں یہ کہتی ہوں کہ جیسے نہوں نے کہا کہ جو بھی پکڑا جائے اسے سزا ملنی چاہیے - He should not only be sacked مگر اس پر عمل بھی ہونا چاہیے - کہ جو Drugs سمگلنگ میں مصروف ہیں ان کو سزا ضرور ملے - یہ آج ایک Human problem ہے اور یہ بہت زیادہ پرابلمز ہیں - اس کی وجہ سے بہت زیادہ خاندان برباد ہوتے ہیں - اور میں سمجھتی ہوں کہ جو اس میں لین دین کرتا ہے اس کو بہت زیادہ سزا دینی چاہیے - لہذا ہمیں چاہیے کہ ہم اسے ختم کریں۔ دوسرا پرابلم یہ کہ جو آجکل ینگ جنریشن ہے وہ کیوں چوریوں میں یا اس طرح کے غلط طریقوں پر عمل کر رہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارا جو تعلیمی سسٹم ہے اسے ہمیں بہتر کرنا چاہیے اور ماں باپ کو بھی چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے وہ اپنے بچوں کو زیادہ ٹائم دیں۔کیونکہ میں یہ سمجھتی ہوں کہ چونکہ باپ تو باہر روزی کے لئے چلے جاتے ہیں اور پوری ذمہ داری ماں کی ہو جاتی ہے۔ ماں کو گھر بار کا بھی کرنا پڑتا ہے - باپ کا سایہ ہوتا نہیں۔اس کے باوجود مائیں کوشش کرتی ہیں۔ مگر پھر بھی میں کہتی ہوں کہ اساتذہ کو بھی چاہیے اور والدین کو بھی چاہیے کہ وہ زیادہ تر ٹائم اپنے بچوں کو دیں اور ان کو تعمیری تعلیم کی طرف لگائیں بجائے اس کے کہ ان کو زیادہ پیسہ دیں اور وہ سکوٹروں پر جائیں اور آوارگی میں ہو جائیں ہمارے youth culture centre زیادہ ہونے چاہئیں - ہمیں کھیلوں کی مراعات زیادہ دینی چاہیے - اور طلباء کا دماغ ڈیوٹی - ڈرامہ اور تعمیری طریقوں کی طرف اس طرح لگائیں کہ وہ وقت ضائع نہ کریں اور ان کا دماغ شیطانی کی طرف نہ جائے۔ جناب والا - اس کے علاوہ میں یہ بھی کہونگی کہ ہمارے ملک میں ٹریفک کا ایک اہم مسئلہ ہے آج کل ٹریفک پر کنٹرول نہ بڑے شہروں میں ہے اور نہ ہالی وے پر ہو رہا ہے - تیز رفتاری ہوتی ہے اور وہ

rules & regulation کو obey نہیں کرتے ۔ اس لئے میں یہ کہونگی کہ ہم اسے سختی سے دیکھیں ۔ اس میں شہری لوگ بھی اور ٹریفک پولیس بھی یہ دیکھے کہ اس میں زیادہ ڈسپلن ہو کیونکہ اس کے نہ ہونے سے زیادہ ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں اور جانیں ضائع ہوتی ہیں ۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم خود سختی کے ساتھ دیکھیں کہ سب Rules and Regulation کو obey کریں تا کہ حادثات کی تعداد کم ہو ۔ اس کے علاوہ میں یہ کہونگی کہ ہمارے جو لوگ مجرم ہوتے ہیں اور ان پر جو کیس ہوتے ہیں وہ کورٹ میں جاتے ہیں تو ہماری کورٹس کی جو حالت ہے وہ میں چاہتی ہوں کہ ہمیں بہتر کرنی چاہیے ۔ وکلا کو بھی اور جج صاحبان کو بھی چاہیے کہ ان کی working conditions improve ہوں کیونکہ ان پر کیسز کا temptation ہوتا ہے وہ بہت زیادہ ہوتا ہے اور وہ وقت پر ان کو deal نہیں کر سکتے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے جو لوگ جرائم میں involve ہوتے ہیں ان کے کیسز لمبے ہو جاتے ہیں اور ضمانت پر باہر آ جاتے ہیں اور جب باہر آتے ہیں تو وہ اس طرح کرتے ہیں کہ وہ اپنی گواہی یا جس کے ساتھ ان کا لنک ہوتا اس سے مل کر کیس کو ختم کروا لیتے ہیں ۔ تو میں یہ کہونگی کہ جج صاحبان کو فوراً فیصلہ دینا چاہیے کہ جو لوگ کرائمز میں ملوث ہوں ان کو سزا جلدی ملے ۔ ایک اور بات میں کہنا چاہتی ہوں کہ ہر شہری کو گن لائسنس ملنا چاہیے ۔ کیونکہ یہ ان کا حق بنتا ہے ۔ جیسے آپ دیکھتے ہیں کہ law and order situation ہم سے کنٹرول نہیں ہو رہی ۔ اس لئے ہر ایک کے پاس گن ضرور ہونی چاہیے اور حکومت کوٹہ ختم کرے اور ایسا طریقہ کار بنائے تا کہ ہر شہری اپنی حفاظت کے لئے بندوق گھر میں رکھ سکے ۔ جناب سپیکر ۔ تھوڑا سا میں یہ بھی کہونگی کہ میں شمالی علاقوں میں بھی جاتی رہتی ہوں اور وہاں جا کر میں نے دیکھا ہے کہ امن کا یہ حال ہے کہ وہاں پر کرائمز کی تعداد زیرو کے برابر ہے ۔ وہ بھی ہمارے ملک کا ایک حصہ ہیں ۔ اور میں یہ سوچتی ہوں کہ وہاں ایسے حالات کیوں ہیں کہ وہاں ناردرن ایریا میں کرائمز کیوں نہیں ہوتے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں میں نے دیکھا ہے کہ لوگ سادگی سے رہتے ہیں ۔ سادہ زندگی ہے ۔ ان کے رہنے کا طریقہ سادہ ہے اور ابھی وہ فوج داریوں میں نہیں گئے ۔ اس لئے ہم لوگوں کو بھی چاہیے کہ ہم تھوڑا سا اپنی زندگی کو سادہ کریں اور جرائم کو کم کریں ۔

جناب سپیکر ۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو میں تھوڑا سا ڈاکٹرز کے مسئلے پر بات کرنا چاہتی ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ آپ کے علم میں ہے کہ ہیلتھ کے لئے جنرل ڈسکشن ہو گی ۔ اس پر آپ بولیے گا ۔

محترمہ ذکیہ شاہنواز نیازی ۔ جناب والا ۔ وہ تو مجھے معلوم ہے ۔ لیکن میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ان کے جو پرابلمز کے بارے میں ہماری حکومت کی طرف سے پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کے پریذیڈنٹ کو ہدایات دی جائیں تاکہ اس مسئلے کا حل ہو ۔ ایسا ہم نہ کریں کہ agitation وقوع پذیر ہو ۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس مسئلے کا جائز حل ہو اور ان کو جو امتحان دینا پڑتا ہے وہ نہ دینا پڑے ۔ کیونکہ ان کے پہلے ہی بہت سے پرابلمز ہیں اور وہ lot of pressure میں ۔ Thank you so much

چودھری محمد اعظم چیمہ ۔ جناب سپیکر ۔ شائد نام میں نے بھی دیا تھا اور ایک روز قبل کے لئے تھا اور شائد وہی ہدایت چوہدری صاحب کے لئے ۔

جناب سپیکر ۔ سردار حسن اختر ۔

جناب سردار حسن اختر ۔ جناب سپیکر ۔ law and order situation پر بحث اس ایوان میں جاری ہے ۔ سب سے پہلے تو میں یہ عرض کروں گا کہ یہ ایک اتنا وسیع موضوع ہے کہ اس کا احاطہ بہت مشکل ہے ۔ چند منٹوں چند گھنٹوں یا چند دنوں میں اس کا احاطہ مشکل ہے ۔ سب سے پہلے میں آپ کی توجہ اس طرف دلاؤں گا کہ جب لاء اینڈ آرڈر کی بات ہوتی ہے اکثر سرکاری ایجنسیز میں یہ دیکھنے میں آیا کہ اگر چند وکلاء اپنے مطالبات منوانے کے لئے بازو پر سیاہ پٹیاں باندھ لیں ، تو تمام مشینری حرکت میں آ جاتی ہے ۔ کہ law and order situation خراب ہوگئی ہے ۔ اگر چند طلباء اپنے مطالبات منوانے کے لئے ایک جلسہ کر لیں تو مشینری حرکت میں آ جاتی ہے ۔ کہ یہ law and order situation ہے ۔ میں آپ کی وساطت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ روزمرہ چوریاں ڈاکے اغوا زنا اور قتل کے کیس ہوتے ہیں ، کیا وہ لاء اینڈ آرڈر میں نہیں آتے ۔ اور اگر آتے ہیں تو روزانہ کتنی میٹنگ ہوتی ہیں اور گورنمنٹ مشینری کہاں کہاں حرکت میں آتی ہے ۔ یہاں بیٹھ کر ہم یہ کہتے ہیں کہ "اسلامی نظام" کا نفاذ ہو رہا ہے ۔ ہوگا ۔ کبھی آپ نے اس بات پر غور کیا کہ یہ روز روز کے اغوا یہ آبروریزیاں ان ماؤں بہنوں کی جن کی عفت کی قسمیں کھائی جاتی تھیں آج چیخ چیخ کر پکار رہی ہیں کہ ثنا خوان تقدیس مشرق کہاں ہیں ۔ جناب والا میں یہ گزارش کروں گا یہاں پر میرے بہت سے فاضل اراکین نے یہ بتایا کہ آج کل خصوصی طور پر شریف شہریوں کا دن کا چین اور رات کی نیندیں حرام ہوچکی ہیں ۔ میں جناب ایک دیہاتی علاقہ کا رہنے والا ہوں کہ ایک ہی گاؤں میں ایک ہی رات میں دس دس مرتبہ چوری ہوئی ۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ Law enforcing agency وہاں پر ناکہ بندی کر کے کھڑی ہوئی ہے ۔ چور پاس سے گزر رہے ہیں ، اور وہ آرام سے کھڑے ہوئے ہیں ۔ جب شہریوں نے چوروں کا تعاقب کیا اور جا کر کہا کہ جناب آپ کے پاس سے چور گزرے تو وہ مسکرا دئے کہ پکڑ لیں گے ۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ

شہریوں نے خود چوروں اور ڈاکوؤں کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کئے جب وہ دوسرے دن گئے تو پتا چلا کہ وہ غلط تھے اور ان کے پاس آپ کی چوری نہیں تھی جناب والا یہ فیصلے پہ باتیں اس وقت تک بے فائدہ ہیں ۔ جب تک ان پر عمل درآمد نہ ہو ۔ سب سے پہلے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کا ذمہ دار کون ہیں ۔ ابھی مجھے یہ پتا چلا تھا کہ ہمارے ایک قابل احترام نشینل اسمبلی کے رکن گیلری میں تشریف فرما ہیں ۔ میں ان کی توجہ بھی آپ کی وساطت سے اس طرف دلاؤں گا کہ قانون میں اتنے سقم ہیں کہ جس کی وجہ سے ہمارے لئے حصول انصاف مشکل ہو چکا ہے ۔ یہ دیکھیے کہ 240 کے مقدمات ہوتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ سردار صاحب گیلری میں بیٹھے ہوئے حضرات کو مخاطب نہیں کیا جا سکتا ہے ۔

جناب سردار حسن اختر ۔ جناب والا اگر ایسی بات ہے تو میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں آپ کی وساطت سے ان سے یہ کہنا چاہتا تھا کہ وہ اس پر غور فرمائیں لیکن اگر ایسا مسئلہ ہے تو میں معزرت خواہ ہوں ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ 420 کا کیس ہوتا ہے ایک شخص اٹھتا ہے وہ ایک خاندان کو تباہ کر کے رکھ دیتا ہے ۔ مگر اس کے بعد دوسرے دن اس کی ضمانت ہو جاتی ہے کہ قانون میں ایک سقم ہے ۔ مجھے یہاں پر ایک واقعہ یاد آیا کہ ہمارے قصور میں ایک ایس پی صاحب نے ایک دفعہ ایک گروہ کو پکڑا اور ان کو کہا کہ تمہیں یہ پتہ ہونا چاہئے کہ اب میں یہاں پر آگیا ہوں اور میں بطور ایس پی تم کو یہ ہدایت کرتا ہوں کہ یہ فراڈ چھوڑ دیں ۔ تو انہوں نے بڑی دیدہ دلیری سے جواب دیا کہ جناب والا میں آپ کے ڈر سے نہیں میں اس وقت تک یہ فراڈ بازی نہیں چھوڑوں گا جب تک یہ 420 دفعہ قابل ضمانت ہے جناب والا law and order میں بے شمار چیزیں ایسی ہیں جن سے عوام کا سکون تباہ و برباد ہو چکا ہے ۔ مختلف جگہوں پر بوگس الاٹمنٹس ہیں ۔ مختلف جگہوں پر فراڈ ہوتے ہیں جہاں تک اعلیٰ عملے کا تعلق ہے قانونی سقم یہ ہے کہ جب کیسز بھی عدالت میں جاتے ہیں تو وہاں پر یہ حالت ہو جاتی ہے کہ ہمارے پاس چونیاں میں ایک واقعہ پیش آیا کہ پانچ سال کے بعد ایک مقدمہ میں جب ایک مدعی کو آواز دی گئی تو پتا چلا کہ مدعی مر چکا ہے ۔ تاریخ دے دی گئی ۔ دوسری یا تیسری تاریخ پر جب ملزم کو آواز دی گئی تو پتا چلا کہ وہ بھی مر چکا ہے ۔ جناب والا اتنا لمبا طریقہ کار ہو ہے ۔ اس میں قانونی سقم ہیں جس کی وجہ سے انصاف نہیں مل سکتا ہے ۔ جہاں تک پولیس کی بات ہے وہ اس لئے بھی زیادہ ہے کہ روزمرہ کے امن و امان کو بحال کرنے میں کیوں کہ اس ایجنسی کا کردار فعال ہے ۔ اس سے واسطہ پڑتا ہے ۔ میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کروں گا کہ جو زیادتی کی بات ہوتی ہے آج تک نہیں دیکھا کہ کوئی تھانیدار یا

ڈی ایس پی یا کوئی انسپکٹر اگر رشوت لیتا ہوا پایا گیا تو وہ ڈسمس بھی ہوا ہو اور عموماً یہ سننے میں آیا ہے کہ فلاں آدمی کی شکایت ہے، اس کو معطل کر کے لائن حاضر کر دیا گیا اور دس دن کے بعد وہ اپنی پسند کے تھانے میں دوبارہ بحال ہو گیا، جناب والا جب تک ان جرائم کو روکنے کے لئے سختی سے قانون کا نفاذ نہیں ہو گا اور قانون سے یہ سقم دور نہیں کئے جائیں گے اس وقت تک انصاف نہیں مل سکتا آج جناب والا یہ حالت ہے کہ اگر صاحب اقتدار یا اثر آدمی پولیس سٹیشن میں یہ رپورٹ کرتا ہے کہ جناب میری انگوٹھی گم ہو گئی ہے اس کی رپورٹ درج کر لیجئے اور چار گھنٹے کے بعد اسے انگوٹھی وہیں اپنے غسل خانے سے مل جاتی ہے تو وہ آکر بتاتا ہے کہ جناب میری انگوٹھی مل گئی ہے۔ تو انسپکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کیا بات کر رہے ہیں میں نے تو 20 آدمیوں کو پکڑا تھا ان میں سے 12 نے اقرار کر لیا ہے کہ آپ کی انگوٹھی اس نے چوری کی ہوئی ہے اور دس چوروں سے ہم برآمدگی بھی کرا چکے ہیں۔ لیکن ایک غریب آدمی جب تھانے میں اپنی رپورٹ درج کرانے کے لئے جاتا ہے تو وہاں یہ جواب ملتا ہے کہ آپ پہلے چور کو پکڑیں۔ اس کے بعد ہم کیس درج کریں گے۔ اکثر جرائم ایسے ہیں آپ رجسٹر کا معائنہ کر لیجئے، اس کے باوجود بھی میں یہ دعوی سے یہ کہتا ہوں کہ 50 فیصد مقدمات درج ہی نہیں کئے جاتے ہیں۔ وہ ہوتے ہی نہیں ہیں یا یہ کرتے نہیں ہیں، اس کے باوجود جرائم کی Ratio پہلے سے 60,50 فیصد زیادہ ہے، جناب والا اگر عوام نے ہی چوروں کو پکڑ کے پولیس کے حوالے کرنا ہے اور اس کے بعد ہی مقدمات درج ہونے ہیں تو انصاف مل چکا۔ جناب والا اگر ایک مدعی تھانے میں جاتا ہے اور وہاں پر اپنا کیس درج کرواتا ہے، وہ لٹا ہوتا ہے اس کے باوجود اس سے کہا جاتا ہے کہ جب تک تم یہ چار ہزار روپیہ اور نہیں لاؤ گے ہم تمہارے لئے نہیں جائیں گے۔ لٹا ہوا پھر لٹا جاتا ہے۔ انصاف ملتا ہے برآمدگی ہوتی ہے۔ یہ خدا معلوم کیا ہوتا ہے جناب والا۔ تمام ڈیپارٹمنٹس کے علاوہ واپڈا لے لیجئے، اس واپڈا کی وجہ سے کاشتکاروں میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ یہاں پر بلنک گیا ہوتی ہے۔ ایس ڈی او صاحب اپنے دفتر میں بیٹھے ہوئے یہ لکھ دیتے ہیں کہ Pre isos locked اور اتنا بل ہے جس کو کہ کاشتکار ادا نہیں کر سکتے ہیں جناب والا لا اینڈ آرڈر کے سلسلے میں میری یہ آخر میں ایک تجویز ہے کہ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ سب سے پہلے ہمیں قانون سے وہ سقم دور کرنے چاہئیں جن کی بنیاد پر کہ انصاف نہیں مل سکتا ہے مجھے یہ بھی افسوس ہوتا ہے کہ اکثر اخباروں میں یہ بیانات آتے ہیں کہ عوام کو سستا انصاف مہیا کیا جائے جناب والا میں یہ کہتا ہوں کہ عوام کو مفت انصاف کیوں نہ مہیا کیا جائے سستا کیوں مہیا کیا جائے (نعرہ ہائے تحسین) اس کے ساتھ ہی جناب والا میں اجازت چاہتا ہوں شکریہ

جناب سپیکر—وزیر بلدیات—

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی— بسم اللہ الرحمن الرحیم —

جناب سپیکر ! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا اور ساتھ ہی ساتھ میں ان ممبران کا بھی مشکور ہوں جو اس اہم بحث میں حصہ لے رہے ہیں اور اپنی تجاویز اس ایوان میں پیش کر رہے ہیں اور اسطرح حکومت کی رہنمائی کر رہے ہیں اور جہاں وہ امن وعامہ کے سلسلہ میں کوئی کوتاہی محسوس کرتے ہیں اس کے بارے میں ہمیں بتا رہے ہیں۔اس لحاظ سے بھی ہم ان کے بڑے مشکور ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ معاشرے میں امن وامان کو قائم رکھنا حکومت کے فرائض میں یہ بات شامل ہوتی ہے ۔ کہ وہ ہر شہری کے حقوق کا تحفظ کرے اور ملک میں امن وامان قائم کرے۔ اس سلسلہ میں تھوڑی سی وضاحت کے ساتھ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ دراصل حکومت کا جواز ہی اسلئے بنا۔ اگر آپ اسے تاریخی پس منظر میں دیکھیں۔ تاریخ کے حوالے سے دیکھیں تو یہ بات عیاں ہو گی کہ حکومت کا بذات خود جواز ہی اسلئے پیدا ہوا کہ وہ امن وامان کو قائم کرے ۔ اگر ہم پیچھے مڑ کر دیکھیں تو ہزاروں سال پہلے بھی جب کہ کوئی حکومت نہیں ہوتی تھی ۔ کوئی قانون نہیں ہوا کرتا تھا۔ طاقتور کمزور پر غالب تھے۔ انہ کا غلبہ تھا تو اسوقت انسان کے ذہن نے یہ محسوس کیا کہ ہم نے کسطرح کمزور کی حفاظت کرنی ہے۔ کسطرح اس کے حقوق کی حفاظت کرنی ہے تو اسوقت انسان کے ذہن میں یہ بات آئی کہ ہمیں کوئی نہ کوئی ایک ایسا نظام وضع کرنا ہے جس کے ذریعہ ہم کمزوروں کی حفاظت کر سکیں۔ ان کے حقوق کی حفاظت کر سکیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسوقت بھی اور اب بھی انسان کے ذہن میں وہی ایک بات ہے کہ طاقت قانون نہ رہے بلکہ قانون طاقت بن جائے اور کمزور لوگوں کو تحفظ دیا جائے اور انہیں قانون کے ذریعہ ہی طاقتور بنایا جائے۔

جناب والا! امن وامان پر میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ امن وامان کا قیام ایک وسیع انتظام ہے لیکن اس کو درہم برہم کرنے والے بے شمار اسباب ہیں۔ ان اسباب کو اگر ہم اسوقت نہیں روکتے تو پھر ہم خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں کر سکتے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ امن و امان کو درہم برہم کرنے والی کونسی ایسی طاقت ہے۔ آج کل کے زمانے میں جس دور سے ہم گزر رہے ہیں۔ ایک سائنٹیفک دور ہے لیکن آج تک کوئی ایسی بندوق تو نہیں بن سکی کہ جس کو انسان مارنا چاہتا ہے اسے خود بخود گولی لگ جائے یا آج تک ایسا کوئی چاقو ایجاد نہیں ہو سکا کہ وہ خود بخود کسی انسان کے پیٹ میں پیوست ہو جائے

جناب والا یہ بڑی عجیب حقیقت ہے کہ امن و امان کی ضرورت بھی انسان ہی کو ہے اور اس کو تباہ کرنے والا بھی خود انسان ہی ہے۔ اب ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ وہ کونسا ایسا طریقہ اختیار کیا جائے کہ انسان امن و امان کو قائم رکھنے کا ضامن ثابت ہو نہ کہ اس کو تباہ کرنے کا موجب بن سکے۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ امن و امان کو سہارا دینے

کے لئے ہمیں چار ستونوں کی ضرورت ہے۔ ان چار ستونوں پر امن و امان قائم ہے۔ تو اس کا آپ کے سامنے بڑے مختصر الفاظ میں جائزہ پیش کروں گا۔ تو سب سے پہلے اہم ستون جو اس میں شامل ہے وہ ہے تربیت صلاح معاشرہ نمبر 2 قوانین کا بنانا یعنی قوانین کا اس انداز میں بنانا کہ وہ معاشرے کی صحیح عکاسی کرتا ہو اور اس کے بعد آخر میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کی ہم نے اصلاح کرنی ہے سب سے پہلے میں اصلاح معاشرہ اور عوام کی تربیت کے سلسلہ میں یہ گذارش کرنا چاہوں گا۔ کہ اس ستون کو اگر غور سے دیکھا جائے تو اس میں سب سے زیادہ ذمہ داری وہ علماء دانشور اہل قلم اور ہمارے ذرائع ابلاغ پر ہے۔ جس میں ٹیلی ویژن وغیرہ بھی شامل ہیں ۔ اب یہ ان لوگوں کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ اپنی عوام کو بتائیں ۔ وہ یہاں کے رہنے والوں کو یہ احساس دلائیں کہ انہوں نے کس طرح سے اپنے حقوق کی حفاظت کرنی ہے۔ بلکہ نہ صرف اپنے حقوق کی حفاظت کرنی ہے۔ بلکہ کس طرح انہوں نے دوسروں کے حقوق کا پاس کرنا ہے۔ بلکہ اس سلسلہ میں بڑی اہم ذمہ داری ہمارے منتخب نمائندوں پر بھی آتی ہے کہ وہ لوگوں میں یہ جذبہ پیدا کریں یہ احساس پیدا کریں کہ کسطرح انہوں نے اپنے حقوق کا اور دوسرے لوگوں کے حقوق کا پاس کرنا ہے۔ دوسری بات قوانین کے سلسلہ میں ہے ۔ یہ جس طرح میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ قوانین ایسے بنائے جائیں جو ہمارے معاشرے کی صحیح عکاسی کرتے ہوں اور اس میں ایسی سخت سے سخت سزائیں تجویز کی جائیں جس میں کہ مجرم بالکل بچ کر نہ نکل سکیں اور اس کو کڑی سے کڑی سزا دی جا سکے تاکہ دوسرے لوگ اس سے عبرت حاصل کریں۔

تیسرے نمبر پر عدالتیں ہیں جہاں پر ہر آدمی کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اسے سستا اور فوری انصاف مہیا ہو۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ مارشل لاء کو کوئی بھی آدمی پسند نہیں کرتا بلکہ اب تو مارشل لاء جانے کو ہے۔ لیکن مارشل لاء کی عدالتیں آپ نے دیکھا ہوگا کہ اکثر لوگ ہمارے پاس بھی اور ممبرز اور لیڈرز کے پاس بھی جاتے ہیں جس کسی کا کوئی شخص قتل ہو گیا وہ فوراً درخواست لے کر آ گیا کہ جناب والا میرا یہ کیس آپ فوری طور پر کسی فوجی عدالت میں لگوا دیجئے ۔ کیونکہ اس کی سب سے بڑی یہ وجہ تھی اور سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ فوری انصاف ہونا چاہیے تو ہمیں اپنے قوانین میں خاطر خواہ تبدیلیاں کرنی پڑیں گی۔ جس میں لوگوں کو سستا اور فوری انصاف مہیا ہو سکے اور اب جو آخری ستون ہے وہ پولیس کا ہے ۔ اس سلسلہ میں، میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ 75 فیصد چیزیں جن کا میں نے اپنی تقریر میں پہلے ذکر کیا ہے اور 25 فیصد حصہ پولیس کا آتا ہے۔ خدانخواستہ میں پولیس کو بالکل defend نہیں کرنا چاہتا لیکن چند ایک ایسی حقیقتیں ہیں جن کو آپ کے سامنے لانا ضروری سمجھتا ہوں،

لیکن میں سمجھتا ہوں کہ پولیس سلسلہ میں یعنی جب بھی امن وامان کی بات ہوتی ہے لا اینڈ آرڈر کی بات ہوتی ہے۔ چاہے اس ایوان میں ہو ایوان سے باہر ہو سب سے زیادہ زور پولیس پر دیا جاتا ہے۔ لیکن تین اہم ستونوں کو ہم بالکل جانتے ہیں کہ ان کا ہمارے معاشرے میں کتنا اہم مقام ہے۔

جناب والا! جس طرح کہ میرے بھائیوں نے ابھی تفصیل کے ساتھ پولیس کے بارے میں ذکر کیا کہ ان کے وسائل کم ہیں۔ ان کے پاس وہ equipments نہیں ہیں جن سے وہ صحیح طور پر امن وامان قائم رکھ سکیں تو اس سلسلہ میں میری یہ گذارش ہوگی کہ اپنے وسائل میں رہتے ہوئے اپنے محدود وسائل میں رہتے ہوئے حکومت کو یہ کوشش کرنی ہے کہ امن عامہ قائم رکھنے والی ایجنسیوں کو پوری طرح equip کیا جائے ان کو سامان مہیا کیا جائے۔ اس پر ہماری حکومت سوچ رہی ہے اور انشاء اللہ تعالی اس پر ضرور عمل کیا جائے گا کہ ان کو زیادہ سے زیادہ equip کیا جائے تاکہ وہ ہر آنے والے حالات سے نمٹ سکیں۔ تو میں جناب والا آپ کی اجازت سے آپ کے سامنے ایک موازنہ پیش کرنا چاہوں گا کہ کس طرح ہمارا دوسرے ملکوں کے ساتھ موازنہ ہو سکتا ہے اس سلسلے میں میں نے ایک ایسے ملک کی مثال سامنے رکھی ہے کہ وہاں پر دنیا کے تمام وسائل ان کے پاس ہیں۔ ان کے پولیس ڈیپارٹمنٹ کے پاس دنیا کی ہر چیز موجود ہے جس سے وہ مجرموں کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور وہ ملک جناب والا امریکہ ہے۔ اب کچھ میرے دوست سوچتے ہوں گے کہ امریکہ کا مقابلہ پاکستان کے ساتھ کرنا تو بالکل فضول سی بات ہے لیکن جس بات کو میں آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ان کے پاس اتنے وسائل ہیں۔ تنخواہ ان کی ہمارے سپاہیوں سے اکیس گنا زیادہ ہے اور تعداد 460 افراد پر ایک پولیس کانسٹیبل تعنیات ہے یہاں پر گیارہ سو 1100 پر ایک پولیس کانسٹیبل ہے لیکن پھر بھی اگر آپ کرائمز کی ratio کو دیکھیں اس کا موازنہ کریں تو وہاں کے حالات آپ کو ابتر نظر آئیں گے۔ اس سلسلے میں میرے پاس یہ figures ہیں۔ میں ان کو جلدی سے پڑھ دیتا ہوں۔

امریکہ میں	Attempt to murder	% 28ء1
پاکستان میں	,,	% 4ء16
امریکہ میں	Theft	% 307
پاکستان میں	,,	% 7ء88
امریکہ میں	Burglary	% 147
پاکستان میں	,,	% 4ء58

تو جناب والا اتنے وسائل اور اتنا equipment ہونے کے بعد اگر ان کی یہ حالت ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں سب سے اہم چیز وہاں کی تربیت ہے اور دوسری

بات جو میں سمجھتا ہوں کہ وہاں پر انسان کے اندر جو ایک انسان ہے اس کی تربیت کا کوئی انتظام نہیں ہے وہاں انہوں نے مذہب کو ایک گرجا گھر میں بند کر دیا ہے تو مذہب وہاں کا ہی ہو کر رہ گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو چیزیں ہیں اگر 25 فیصد بھی ہم اس پر زور دے رہے ہیں۔

جناب محمد گلفام اشرف—پوائنٹ آف آرڈر سر— وزیر موصوف اپنی تقریر میں خود ہی تجاویز پیش کر رہے ہیں ۔ اور ساتھ ساتھ خود ہی جواب دے رہے ہیں۔ یہ گورنمنٹ کا نقطہ نگاہ پیش کر رہے ہیں یا اپنی کوئی تجاویز دے رہے ہیں یا ترمیم کر رہے ہیں۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی—یہ جس طرح آپ محسوس کر لیں۔ تو جناب والا میں عرض کر رہا تھا کہ اس کے ساتھ ساتھ دیگر تین چیزوں کا میں نے ذکر کیا ہے وہ بہت اہم ہیں ۔ میں تھوڑا سا مختصراً یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمارے ملک میں جو کرائمز ہیں وہ کئی قسم کے ہیں ایک تو organized crime ہے اس کے بارے میں بھی ان کو کنٹرول کرنے کے لئے انقلابی تبدیلیاں کی جا رہی ہیں اور اب کچھ اس طرح کی ہمارے معاشرے میں بے راہ روی سی ہو گئی ہے

جناب مہدی خان - پوائنٹ آف آرڈر سر - کیا سپیکر صاحب آج گھنٹی بھی بھول گئے ہیں - بیس منٹ سے بھی زیادہ ٹائم ہو گیا ہے ۔

وزیر مقامی حکومت دیہی ترقی - جناب والا صرف دو منٹ ۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - جی چوہدری صاحب فرمائیے ۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی - جناب والا میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جرائم کی اقسام ایسی ہو گئی ہے کہ صرف اور صرف عوام اگر چاہیں تو اس پر قابو پایا جا سکتا ہے اور جس طرح کی بے راہ روی پھیل گئی ہے۔ اگر آپ کہیں کسی جگہ پر جا رہے ہوں تو سامنے سے کسی کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ آپ کے آگے جو لڑکے جا رہے ہیں وہ کیا کرنے والے ہیں ۔ کسی جگہ فائرنگ کر کے کوئی چیز وہاں سے اٹھا لیتے ہیں چھین لیتے ہیں تو اس سلسلے میں یہ مثال پیش کرنا چاہوں گا کہ ان باتوں کو روکنے کے لیے عوام کا کتنا ہاتھ ہوتا ہے ۔ مثال کے طور پر معذرت کے ساتھ یہ عرض کروں گا راہی صاحب ابھی بول رہے تھے میرے دوست ہیں اگر وہ برا نہ منائیں تو میں صرف ایک مثال دے رہا ہوں کہ اب راہی صاحب یہاں پر آتے ہیں اور جناب سپیکر سے کان میں بات کرتے ہیں تو ہم یہ سمجھ رہے ہیں کہ شائد وہ تحریک پیش کرنے والے ہیں یا کوئی ایسی تحریک التواء کے بارے میں معلومات حاصل کر رہے ہیں ۔ اس کے بعد ہم سب کی نظریں راہی صاحب پر ہیں اور وہ یہاں سے بھاگ کر میری کسی سیٹ کا پرچہ چیزیں کو باہر لے جاتے ہیں تو جناب والا اب ہمارے یہ فرائض

میں شامل ہے کہ ان کو پکڑیں اور حوالہ پولیس کریں اس سلسلے میں میری گزارش ہو گی۔

جناب فضل حسین راہی - پوائنٹ آف آرڈر سر جناب سپیکر .....

آوازیں - وہ تو ایک مثال دے رہے ہیں۔

جناب فضل حسین راہی - نہیں مثال نہیں - ایسے کریں میں عرض کروں گا کہ اگر ایسی ہی کوئی مثال دینے کی ضرورت تھی تو وزیر موصوف اپنے چھوٹے بھائی کی مثال دے سکتے تھے -

آوازیں - آپ بھی تو ان کے بھائی ہیں -

جناب فضل حسین راہی - نہیں میں ان کا بھائی نہیں ہوں - میرا کچھ اور ذہن ہے اور ان کا کچھ اور ذہن ہے -

وزیر بلدیات و دیہی ترقی - جناب سپیکر اگر انہوں نے برا محسوس کیا ہے تو میں واپس لیتا ہوں - یہ تو صرف ایک مثال تھی -

جناب فضل حسین راہی - نہیں آپ ایسی باتیں کرتے کیوں ہیں جو بعد میں واپس لینی پڑیں -

جناب سپیکر - تشریف رکھیں راہی صاحب -

جناب فضل حسین راہی- جناب سپیکر میں یہ چاہوں گا کہ آپ کم از کم ان کی تربیت ضرور کریں کہ انہیں اپنے اور دوسرے کا استحقاق کا علم ہونا چاہیے -

جناب سپیکر - تشریف رکھیں -

وزیر بقائی حکومت و دیہی ترقی- میں نے پہلے ہی اپنے الفاظ واپس لے لئے ہیں - اگر آپ نے برا محسوس کیا ہے تو میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں - تو جناب والا میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ کتنی ضروری اور اہم چیزیں ہیں کہ معاشرے میں جو ہمارے فرائض ہیں ان کو ہم بالکل نہ بھولیں اور ساتھ ہی ساتھ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اگر پولیس والے کوئی اچھا کام کرتے ہیں ان تو ہمیں ان کی ضرور حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے اور آخر میں میری معزز اراکین سے گذارش ہوگی کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں پولیس کی نگرانی کریں ان کی راہنمائی کریں ان کی خامیوں اور کوتاہیوں کی نشاندھی کریں اور عوام میں ایک اچھا شہری بننے کا جذبہ پیدا کریں -

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر- بیگم رخسانہ صاحبہ -

محترمہ رخسانہ بیگم - جناب سپیکر کسی بھی معاشرے کے ارتقا کا انحصار اس کی امن و عامہ کی صورت حال پر ہوتا ہے اور امن عامہ اس صورت میں ممکن ہوتا

جب جان و مال کا تحفظ حاصل ہو - جان و مال کا تحفظ ایک شہری کا بنیادی حق ہے جہاں پر دوسرے اور بہت سے مسائل آئے ہیں ان میں سے اہم مسئلہ جناب سپیکر ٹریفک کا ہے یہ ہر شہری کا مسئلہ ہے وہ کسی بھی سواری پر ہو - یا وہ پیدل گھر سے نکلتا ہے وہ اپنی جان ہتھیلی پر لے کر نکلتا ہے - کیوں ! اس لئے کہ یہ انسان اپنے گھر سے نکلتا ہے اس کوئی پتہ نہیں ہوتا کہ سڑک پر اس کے ساتھ کیا ہونا ہے اس قدر بے ہنگم قسم کی ٹریفک ہوتی ہے کہ کوئی قانون نہیں ہے کوئی کنٹرول نہیں ہے - آپ کسی بھی ٹریفک اشارے پر جائیں وہاں پر جو پولیس مین ہوتے ہیں وہ علیحدہ اپنی باتوں میں لگے ہوتے ہیں اشارہ رکا ہوا ہے - جو سائیکل سوار ہیں میرا خیال ہے کہ ان کے لئے تو کوئی قانون ہی نہیں ہے - اور بسوں اور ویگنوں والوں نے جتنی دھاندلی مچائی ہوئی ہے - آپ specially سکول ٹائم دیکھیں - جب چھوٹے چھوٹے بچوں کو سکول سے چھٹی ہوتی ہے ان کو بسوں میں ویگنوں میں لاد کر اس بری طرح سے ریسیں لگاتے ہوئے جاتے ہیں کہ انہیں ذرا بھی خیال نہیں آتا کتنے بچے بچارے بالکل دروازے پر لٹکے ہوتے ہیں - میری نظر میں دو چیزیں ہیں ایک تو رشوت اور دوسرا سفارش - اور تیسری بات ہے ہائی ویز پٹرول کی غیر حاضری - اگر آپ ہائی ویز پر چلے جائیں تو ایسے لگے گا جیسے آپ علاقہ غیر میں آگئے ہیں جہاں پہ کوئی قانون نہیں ہے وہاں پر کوئی روکنے والا نہیں ہے ڈرائیور بسیں اور ویگنیں اس بری طرح سے ووورٹیکنگ کرتے ہیں - کوئی ان کو چیک کرنے والا نہیں ہے - اگر کوئی حادثہ ہو جاتا ہے تو سڑک پہ زخمی پڑے ہوتے ہیں انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا - ہمارے ملک میں ہائی ویز پٹرول کی غیر حاضری کی وجہ سے بہت سے حدثات رونما ہوتے ہیں شہر لاہور میں رکشا ڈرائیوروں کو لے لیں ان کی اپنی دنیا ہے انہیں آپ بالکل چیک نہیں کر سکتے وہ کہتے ہیں ہماری بہت strong یونین ہے میں آپ کو اپنی بات بتاتی ہوں ابھی چند سال پہلے ایک اشارے پہ روکے ہوئے ایک رکشا والے نے میری کار کو ٹکر ماردی - میں فوراً گاڑی سے نیچے اتری - رکشا والا اس وقت اکیلا تھا اس وقت اس نے افسوس کا اظہار کیا لیکن دو منٹ کے بعد وہاں پر بیس پچیس رکشا والے اکٹھے ہو گئے انہوں نے بغیر سوچے سمجھے ساری سڑک بلاک کر دی اور کہنے لگے بیگم صاحب آپ کا قصور ہے کیونکہ آپ کار پہ ہیں - جب پولیس مین آیا اس نے کہا ہم رکشا والوں کو کچھ نہیں کہہ سکتے اسلئے کہ ان کی یونین بہت strong ہے ان کا وہی حال ہے جب ایک کوے کو مارتے ہیں تو کائیں کائیں کرتے سارے کوے اکٹھے ہو جاتے ہیں ایک رکشے والے کو پکڑ کر اس کے قصور پر اگر آپ پوچھیں گے تو سب رکشے والے اکٹھے ہو جائیں گے چاہے آپ کی گاڑی کھڑی ہوئی ہے یا آپ ٹھیک جا رہے ہیں اور رکشا والے نے ٹکر ماری ہے یہ آپ

کا ہی قصور ہے آپ ان کو بالکل منع نہیں کر سکتے ۔ ٹھیک ہے بہت اچھی چیز ہے لیکن یہ تو نہیں ہے آپ قانون توڑیں ان باتوں کے لئے میرے پاس پانچ چھ تجاویز ہیں پہلی تو یہ ہے پہلے بھی میری بہن نے کہا ہے کہ ڈرائیونگ لائسنس بغیر رشوت اور بغیر سفارش کے جاری ہونے چاہئیں۔ یہ اتنی ضروری چیز ہے جس پر کوئی دھیان نہیں دیا جاتا دوسری یہ کہ پولیس والے ہر چوتھے پانچویں میل پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور کاغذات چیک کرتے ہیں اگر یہ کاغذات چیک کرنے کی بجائے گاڑیوں کی worthiness چیک کریں یہ دیکھیں کہ گاڑیوں کی lights ٹھیک ہیں ان کی Back lights ٹھیک ہیں کیونکہ ہمارے شہر میں کوئی ویگن یا بس ہو گی جس کی break lights ٹھیک ہونگی آپ کو کچھ پتہ نہیں چلتا کہ ان لوگوں نے بریک پہ پاؤں رکھا ہوا ہے یا جا رہے ہیں ۔ ایک دم بریک لگاتے ہیں ۔ پیچھے سے کچھ پتہ نہیں چلتا۔ نہ ان کے indicators ٹھیک ہوتے ہیں کاغذات چیک کرنے کی بجائے گاڑیوں کو چیک کریں ۔ ان کے انڈیکیٹر ٹھیک ہیں ان کی breaks ہیں ان کی لائٹس ٹھیک ہیں اس سے حادثات روکنے میں کافی مدد ملے گی تیسری یہ کہ ٹریفک پولیس کی ٹریننگ ہونی چاہیئے ان کی تنخواہیں اور مراعات کچھ بڑھا دیں۔ اگر گورنمنٹ نہیں بڑھا سکتی تو پبلک کا ہر آدمی اگر ایک روپیہ اپنی جان بچانے کے لیے دے تو کروڑوں روپے اکٹھے ہو جائیں گے یہ ان پولیس والوں کو دیں تاکہ وہ رشوت لینے سے باز آئیں ہائی وے پٹرول کی موجودگی بہت ضروری ہے اور جو چوتھی بات میں کہنا چاہتی ہوں کہ وہ بسیں جو ہائی ویز پر چلتی ہیں ڈرائیوروں کی سیٹوں کو نذر سے سیل کر دیا جائے تو میرا خیال ہے کافی حد تک حادثات رک جائیں گے کیونکہ جب حادثہ ہوتا ہے ڈرائیور بھاگ جاتا ہے۔ جب انہیں یہ پتہ ہو کہ ہم بھاگ نہیں سکتے اور اگر بھاگنے کی کوشش بھی کریں تو سواریاں ان کو پکڑ لیں گی۔ اگر ان کو ڈر ہوگا کہ اس حادثے میں ہماری بھی جان جائے گی تو کم از کم تھوڑی سی احتیاط برتیں گے ۔ایک بات اور کہوں گی کہ Justice of peace کے اختیارات ٹریفک کے لئے پورے پنجاب میں ہر ممبر کے پاس ہونے چاہئیں کہ وہ ہر جگہ ٹریفک چیک کر سکیں

جناب سپیکر ۔ نعیم حسین چٹھہ صاحب ۔

چوہدری نعیم حسین چٹھہ ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم جناب سپیکر! یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے ایک مصدقہ اصول ہے کہ شہریوں کی جان و مال اور عزت کا تحفظ ہر مہذب سٹیٹ کی بنیادی اور اولین ذمہ داری ہوا کرتی ہے لیکن جیسے گردو پیش اگر دیکھیں اور اخبارات کا ملاحظہ کریں تو ان میں کچھ واقعات اور جرائم کا ذکر ہوتا ہے۔ تو اس سے یہ صورت حال ضائع طور پر عیاں ہو جاتی ہے کہ امن عامہ کی صورت حال تسلی بخش نہیں ۔ لیکن اس کے باوجود حکومت کاہے گاہے امن عامہ کی صورت حال کو تسلی

بخش قرار دیتی ہے۔ لیکن یہ کوئی مسئلے کا حل نہیں اس لیے ہمیں آنکھیں بند کرنے کی بجائے اس کے سد باب اور eradication کے لئے کوشش کرنی چاہیئے چونکہ یہ ہماری ضرورت بھی ہے اور ہمارا فرض بھی۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ جرائم پیدا کرنے کے لیے جو عوامل ہیں ان پر بھی ہمیں نظر رکھنی چاہئے۔ مثلاً میری نگاہ میں مہنگائی یا بیروزگاری جرائم کی بہت زیادہ مدد و معاون ثابت ہوتی ہے۔ ہمیں basically اس کی کوشش کرنی چاہیئے کہ اپنے شہریوں کی آمدن اور ذریعہ معاش بہتر ہو سکیں۔ تا کہ وہ اپنے ناجائز ذرائع سے بچیں اور رزق حلال کی طرف توجہ دیں۔ اور جرائم کا ارتکاب چھوڑ دیں۔ جیسا کہ ہمارے وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ برملا کئی دفعہ اظہار کر چکے ہیں کہ ملک میں رشوت کا خاتمہ ہو جائے گا اور کرنا چاہیئے یقیناً رشوت سے بھی بہت سارے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ بار بار اعلان کرنے کی بجائے کوئی موثر طریقہ یا تدابیر اختیار کرنی چاہئیں تا کہ ان پر عمل کیا جاسکے۔ لہذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس میں شہریوں کو سکون نہیں ہوتا اس کے نتائج خدا نخواستہ اکثر برے ہوا کرتے ہیں اس لیے ہمیں اس وقت کے پہنچنے سے پہلے اس کا انتظا اور بندوبست کرنا چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اکثر جرائم پولیس کی وجہ سے ہوتے ہیں کیونکہ رشوت کی وجہ سے وہ غلط تفتیش کرتے ہیں۔ رشوت کو روکنے کے لیے افراد کی اصلاح کی بجائے اداروں کی طرف اگر توجہ دی جائے تو زیادہ مناسب ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ تفتیش کے سلسلے میں اگر گاؤں میں ایک ویلیج کمیٹی بنا دی جائے جس میں لوکل کونسلر یا امام مسجد یا کوئی اور معزز آدمی جس کی تصدیق یا تائید کو کسی تفتیش کے سلسلہ میں وزن دیا جائے تو یہ جرائم یا غلط قسم کے اندراج اور غلط قسم کے چالان روکنے میں کافی حد تک موثر ثابت ہوتی ہے۔ اس کے بعد میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کے علاوہ پولیس والے اکثر یہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس رشوت لینے کا جواز یہ ہے کہ ان کی تنخواہ ٹھیک نہیں۔ یہ بھی کسی حد تک درست ہے۔ تنخواہیں تو میرا خیال ہے ہمارے جج صاحبان کی بھی ٹھیک نہیں۔ اور اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ سٹیٹ اگر تنخواہیں زیادہ نہیں دے سکتی تو میں سمجھتا ہوں کچھ نہ کچھ سہولیات اور مراعات انہیں ضرور فراہم کرنی چاہئیں۔ مثلاً مجھے ایک سول جج صاحب فرما رہے تھے "میری بیوی بیمار ہو گئی اور میرے پاس کوئی گاڑی نہیں تھی کہ میں اپنی بیوی کو ہسپتال لے جا سکوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم الگ الگ اگر نہیں دے سکتے تو کم از کم ایک pool system پر ہی کم از کم سنٹرل سول جج کے پاس ایک ٹیلیفون اور ایک گاڑی ضرور فراہم کریں تا کہ وہ اتنے بڑے اختیارات کا حامل افسر کسی وقت چھوٹی سی بات پہ کمپلیکس میں مبتلا نہ ہو۔ اور Inferiority complex کا شکار نہ ہو جائے۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ عدل و انصاف جیسے کے میرے بھائی نے کہا ہے سستا ہی نہیں بلکہ مفت ہونا چاہیئے اور اس کے

ساتھ ساتھ فوری بھی ہونا چاہیئے ۔ اور اس کے لیے مارشل لاء کی عدالتیں اللہ کرے جلدی چلی جائیں اور ان کے نعم البدل میں اسلامی قوانین کا نفاذ موثر ثابت ہو سکتا ہے ۔ جیسا کہ سعودی عرب میں اسلامی قوانین پر عمل ہوتا ہے ۔ وہاں جرائم ہوتے ہی نہیں اگر ہوتے ہیں تو ان کی ratio بہت ہی قلیل ہے جو قابل غور نہیں ہے۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ سزائیں مجرموں کو اگر ضرور ملتی رہیں تو جرائم میں کمی ہوگی اور آئندہ جرائم پیدا نہیں ہوں گے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ ویلیج کمیٹی کے ساتھ ساتھ جیسا کہ گورنر صاحب پنجاب کونسل میں کہہ چکے ہیں ۔ چوکیدار نظام اور پہرہ سسٹم بھی جاری ہونا چاہیئے ۔ اس سے بھی جرائم کی کافی حد تک بیخ کنی ہو سکتی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ تفتیش کے سلسلے میں اگر موقع پر تفتیش ہونے کے بعد جوڈیشل افسر موقع پر جا کر اس کی تصدیق کرے تو یہ بھی ثابت موثر ہو گی کہ آئندہ کوئی غلط چالان نہ ہو اور کوئی اصل مجرم رشوت کی بناء پر اپنے الزام سے بچ نہ سکے تو اس کے علاوہ میں سمجھتا ہوں پولیس کی بھی تھوڑی سی اصلاح ہونی چاہیے۔ مثلاً ایک ہی پولیس سارا دن تفتیش کرتی ہے۔ اس کے فرائض میں ہے کہ رات کو وہ پٹرولنگ (Petroling) بھی کرے اور گشت بھی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انسانی فطرت کے مطابق کہ وہ سارا دن کام کرنے کے بعد رات کو پٹرولنگ بھی کریں اور اپنے فرائض کی بجا آوری بھی کریں یہ بہت مشکل ہے میں سمجھتا ہوں کہ پٹرولنگ (petroling) اور تفتیش پولیس کو علیحدہ علیحدہ ہونا چاہیے ۔ اور ٹریفک پولیس کو بھی الگ کرکے سارا دن اور ساری رات آئینی خلاف ورزی Accid nts کو روکنے گاڑیوں کی رفتار کو روکنے کے لئے پٹرولنگ بھی لازمی طور پر کرنی چاہیے اور اس کے لئے بھی الگ اور indipendent ٹریفک پولیس ہونی چاہیئے۔ اور اس میں کوئی ہرج نہیں جیسا کہ میری بہن نے یہ کہا ہے کہ جسٹس آف پیس کو اختیارات دئیے جائیں تو بعض اوقات اگر کوئی زیادہ دیکھتے ہیں کہ یہ قانون کی خلاف ورزی ہوئی ہے تو اس کی رپورٹ کو اطلاع کے مطابق عمل کیا جائے تو موثر ثابت ہو گی۔ اس لحاظ سے تشکیل کردہ ضلع میں کرائم کنٹرول کمیٹیاں اور اصلاح معاشرہ کی کمیٹیاں تقریباً بے اثر ہیں ان کے پاس کوئی لائحہ عمل نہیں اور انہوں نے ابھی تک کوئی مفید کام سر انجام نہیں دیا۔ شائد اس لئے کہ ان کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے اور وہ کسی قانون شکنی کا نہ جائزہ لے سکتے ہیں نہ پڑتال کر سکتے ہیں نہ کسی سے باز پرس کر سکتے ہیں اور نہ ہی ان کے سامنے قابل اصلاح ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ خیال اچھا ہے لیکن اس کو زیادہ بااختیار اور زیادہ موثر بنانے کی ضرورت ہے اور اس کے علاوہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ سروسز کے تحفظ کے لئے جو دیانتدار ایماندار اور فرض شناس افسر ہیں وہ اگر کوئی

نمایاں کام انجام دیتے ہیں تو ان کو فوری طور پر ترقی دی جائے جو یہ دوسروں کے لئے بھی باعث سبق ہو گا اور دوسروں کے لئے Incentive ہوگا۔ کہ محض کسی کو ترقی تعریفی سند دینا اور ان کو چند ہزار روپے دینا میں سمجھتا ہوں اس کے اچھے کاموں کی اور اس کو اس کی طرف راغب کرنے کیلئے یہ کوئی مناسب جواب نہیں ہے۔ اس لحاظ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک دو چیزوں پر ہمیں اور حکومت کو اس بات کا احساس کرنا چاہیئے کہ یہ مہنگائی اور لالچ ختم ہو اور رشوت کا سدباب ہر صورت ہونا چاہیئے۔ یہ ساری چیزیں ملکر عوام اور پرامن شہریوں کیلئے آج کل عدم تحفظ کا احساس لیے ہوئے ہے۔ اور غیر محفوظ کرنے میں بہت ساری چیزیں پیدا کرتی ہیں لہذا ہمیں خاص طور پر اس پر زور دیتے ہوئے اس کا سدباب کرنا چاہیئے اور شہریوں کو ضمانت فراہم کرنی چاہیئے کہ ان کے جان و مال اور عزت کی حفاظت کرنے میں نہ ملک نہ حکومت غافل ہے اور اپنے فرائض بجا آوری کیلئے پوری طرح کوشاں ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی میں اجازت چاہتا ہوں شکریہ۔

جناب سپیکر—چوہدری محمد اکرام الحق یہ ترمیمی مسودہ قانون پیش کریں گے یا جنرل ڈسکشن میں حصہ لیں گے۔

چوہدری اکرام الحق ۔ جی دونوں چیزیں کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر—آپ پہلے جنرل ڈسکشن پہ آ جائیے۔

چوہدری اکرام الحق ۔ جناب سپیکر۔ معزز اراکین اسمبلی ابھی ابھی چند منٹ پہلے میرے فاضل دوست جناب چوہدری پرویز الٰہی صاحب نے ۔

سید طاہر احمد شاہ—جناب سپیکر ۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ نے تقریر کے لئے میرا نام پکارا تھا تو میں اس وقت ایوان میں موجود نہیں تھا کیونکہ اراکین اسمبلی کی جناب وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ ہماری سوا گیارہ بجے میٹنگ تھی۔ تو اس سلسلے میں پرائیویٹ سیکرٹری کے پاس وقت کی تبدیلی کے سلسلے میں گیا تھا۔ تو آپ اب مجھے ٹائم دیں گے ؟

جناب سپیکر ۔ جی بیشک —

چوہدری اکرام الحق ۔ جناب چوہدری پرویز الٰہی صاحب نے پاکستان اور امریکہ کے درمیان جرائم کا تقابلی جائزہ پیش کیا ہے۔لیکن پاکستان اور امریکہ میں قانون نافذ کرنے والے اداروں میں جو بنیادی فرق ہے موصوف شائد یہ بھول گئے ہیں یا موصوف نے یہ نہیں بتایا کہ امریکہ میں کتنے فیصد ملزمان کو صرف اس لئے عدالت کے کٹہرے میں کھڑا ہونا پڑتا ہے کہ ان کے پاس رشوت دینے کیلئے پیسے نہیں ہوتے۔ فاضل وزیر نے یہ نہیں بتایا کہ کتنے مجرمان پاکستان میں صرف اس لئے پھانسی کے پھندے سے بچ جاتے ہیں کہ ان کے پاس دینے کیلئے دولت ہوتی ہے میں امید کرتا ہوں کہ یہاں پر وسائل کا ذکر کیا گیا ہے تو وہاں پر پولیس کی ذہنی تربیت پر بھی زور دیا جائیگا۔ کہ

ان کو دیانت داری کی طرف ایمانداری کی طرف لایا جائے تاکہ یہاں پر انصاف اور قانونی ادارے نہ بکیں۔ جناب سپیکر منشیات کے بارے میں اجتماعی قسم کی قتل کی وارداتوں کے بارے میں میرے بہت سے دوست بہت کچھ کہہ چکے ہیں۔ میں اپنے آپ کو صرف چند تجاویز تک محدود رکھوں گا۔ جناب والا آج سے تقریباً 20 سال پہلے اس ملک میں یہ Procedure قائم تھا کہ علاقہ مجسٹریٹ ایس ایچ او کی اے سی آر یا خفیہ رپورٹ لکھا کرتا تھا اور ایس ایچ او کے علاوہ علاقہ مجسٹریٹ کے کندھوں پر بھی یہ ذمہ داری تھی۔ کہ وہ امن عامہ کی صورت حال کے متعلق ہر وقت خبردار رہے میں آپ کی وساطت سے متعلقہ محکمے کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ یہ اختیار دوبارہ علاقہ مجسٹریٹ کو دے دیا جائے کہ ایس پی کے علاوہ ایس ۔ ایچ ۔ او پر ایک اور سپروائزری ادارہ بھی ہوگا جناب والا ایک بہت بڑی دقت جو ہر روز تھانہ میں لوگوں کو پیش آتی ہے وہ کیس کی رجسٹریشن کے متعلق ہے۔ اس سلسلے میں بھی میں گزارش کروں گا کہ جہاں پر بھی پولیس کیس کی رجسٹریشن میں تساہل سے کام لے وہاں پر علاقہ مجسٹریٹ کو بھی یہ اختیار دیا جائے کہ وہ کیس کی رجسٹریشن کر سکے اور تھانہ کو بھیج سکے۔ دوسری بات جناب کہ پولیس کے پاس اتنی multifarious duties ہیں بعض دفعہ جرائم پیشہ افراد اس کا فائدہ بھی اٹھاتے ہیں۔ پولیس کو مختلف شعبے میں تقسیم کر دیا جائے۔ ایک شعبہ میں ذمہ داری صرف جلسہ جلوس کو کنٹرول کرنا اور کسی وی آئی پی کی آمد پر ڈیوٹی دینا اور اس قسم کی ڈیوٹی ہو۔ دوسرا شعبہ صرف کیسوں کی رجسٹریشن کے متعلق ہو اور تفتیش شعبہ مکمل طور پر علیحدہ ہو۔ میں جناب والا انہیں تجاویز پر اکتفا کرتا ہوں شکریہ

مجالس قائمہ کی رپورٹیں

جناب سپیکر ۔ اکرام اللہ صاحب آپ ترمیمی مسودہ قانون کی رپورٹ پیش کریں

جناب اکرام اللہ ۔ جناب سپیکر میں مسودہ قانون ترمیم صوبائی عدالت ہائے خفیہ بابت 1985 بل نمبر 26 بابت 1985 پر مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ پیش کرتا ہوں

جناب سپیکر ۔ رپورٹ پیش ہوئی۔

وزائج صاحب آپ کی رپورٹ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ فرمائیے

جناب ظفر اقبال وزائج ۔ جناب عالی میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون ترمیم کورٹ فیس بابت 1985 بل نمبر 25 بابت 1985 کے بارے میں مجالس قائمہ برائے مال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 6 نومبر تک توسیع کی جائے۔

رانا پھول محمد خان۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب والا میں نے ابھی دریافت کیا تھا جنہوں نے اس بل کی کاپی ہمیں دی ہے اسکے ساتھ اردو کاپی دی جائے انہوں نے جواب دیا کہ آدھ گھنٹہ بعد مہیا کی جائے گی جس وقت تک ہمیں اسکی کاپی مہیا نہ کی جائے اس وقت تک آپ کو اس ہاوس میں کمیٹی کی رپورٹ پیش ہونے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے۔ جبکہ ارکان اسمبلی کے سامنے وہ چیز نہ ہو جو پیش ہو رہی ہے قاعدہ کے مطابق نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ Urdu Version آدھ گھنٹے کے اندر پیش کر دیا جائیگا۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا آدھ گھنٹے کے بعد اس کو دوبارہ پیش کریں۔ کوئی اس کو oppose کرنا چاہتا تو وہ اسکو oppose کر سکے۔

امن عامہ کی صورت حال پر بحث (جاری)

جناب سپیکر ٹھیک ہے میں آپکے ساتھ اتفاق کرتا ہوں۔ وزائیج صاحب اسکو بعد میں take up کرتے ہیں سید طاہر احمد شاہ صاحب۔

سید طاہر احمد شاہ جناب سپیکر آج تیسرا دن ہے لا اینڈ آرڈر کی صورت حال پر ارکان اسمبلی اپنی اپنی طرف سے اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں لا اینڈ آرڈر صوبہ کا اہم مسئلہ ہے وقت کی قلت کے باعث پہلے تو میں آپکی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پولیس کے الفاظ میں abbreviations alphabets میں وہ کچھ اس طریقہ سے بنتے ہیں۔

پی سے پولیس۔ Police

او سے Obedient

ایل سے Loyal

آئی سے Intelligent

سی سے Courteous

آئی سے Efficient

جناب محمد رفیق جناب والا انکی اطلاع کے لئے عرض ہے پی سے پولیس نہیں Polite ہے جناب طاہر احمد شاہ۔ پی سے Polite

میں رفیق صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ٹھیک کہا ہے۔ مگر جو پولیس کے بارے میں آج کی صورت حال ہے میں اس طریقہ سے اسکو سمجھتا ہوں۔

پی سے Peaceless

او سے Orderless

ایل سے Lawless

ائی سے Illiterate

سی سے Cruel

ای سے Evil

نعـــــرہ ہائے تحسین

جناب والا میں نے Alphabets کا اپنے طور پر مفہوم بتایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ آج ہمارا صوبہ کی پولیس میں ہمارے صوبہ کے سربراہ جز کو میں ذاتی طور پر جب سے وہ ہمارے ضلع میں کے ایس ایس پی رہے ہیں ان کو جاننے کی بنا پر یا چند پولیس کے اعلیٰ افسران یا چند اہلکاران وہ تو ان الفاظ کے صحیح مفہوم کے طور پر صادق آتے ہیں مگر اجتماعی طور پر جس طریقہ سے میں نے ترجمہ کیا ہے میں سمجھتا ہوں پولیس کی صورت حال یہ ہے جو کہ ہماری حکومت کیلئے ایک بہت بڑا لمحہ فکریہ ہے۔

اب جناب والا پولیس کا محکمہ برصغیر میں کب بنایا گیا تھا پولیس کا محکمہ انگریز کی حکمرانی میں بہت پہلے بنایا گیا تھا اور انگریزوں کی حکومت نے ہم ہی لوگوں کے ذریعہ اپنی حکمرانی کے تسلط کو قائم کرنے کیلئے اس محکمہ کو ایجاد کیا تھا۔ اسی محکمہ کو بنایا تھا اور پاکستان کے معرض وجود میں آجانے کے بعد بھی پولیس ایکٹ میں پولیس کی انتظامیہ میں کوئی radical change اس میں نہیں کی گئی جس کیلئے میں سمجھتا ہوں ہمیں بہت زیادہ ضرورت ہے کہ پولیس ایکٹ میں ترامیم کی جائیں اور یہاں پر قانون شکنی کے واقعات تو فاضل ارکان نے بیشمار بیان کئے ہیں۔ اگر میں پولیس کی مجرمانہ نااہلیوں اور قانون شکنی کے واقعات کا ذکر کرنا شروع کردوں تو جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ آج کی کارروائی کا وقت ختم ہو جائے گا مگر واقعات کی تفصیل ختم نہیں ہو سکے گی میں وقت کی قلت کے باعث میں ان تفاصیل میں نہیں جانا چاہتا اس لئے آپ خود بھی حکومت کے اوکان بھی اور فاضل ارکان اسمبلی کے بھی ان تمام واقعات سے بخوبی آگاہ ہیں۔ بہر کیف میں آج کی اس تقریر میں اپنی طرف سے کچھ تجاویز اسکی کاوگردگی بہتر بنانے کیلئے اور صوبہ میں امن عامہ کی صورت حال کو نسبتا یا بہت بہتر بنانے کیلئے میں پیش کرنا چاہوں گا اور مجھے یہ یقین ہے کہ ہماری حکومت جو عوام کے مفاد کا خیال رکھتی ہے عوام کے حقوق کی محافظ ہے عوام کے حقوق کی ضامن ہے اگر وہ میری ان گزارشات سے اتفاق کرے گی تو ان کو پزیر آئی بخشتے ہوئے وہ ان پر عمل درآمد کرے گی۔

جناب والا پولیس ڈیپارٹمنٹ میں ایک ہی محکمے میں ماضی کی حکومتوں نے اپنے سیاسی مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے دو طبقات پیدا کر دیئے۔ ایک طبقہ ایس پی افسران پر مشتمل ہوتا ہے۔ دوسرا طبقہ پولیس رینکر کے افسران پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ میرا مشاہدہ بھی ہے اور یہ حقیقت ہے۔ کوئی ذی شعور شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ ماضی کی

حکومتوں کے دور میں صرف پی ایس پی کے افسران کے طبقہ کو بے جا ناروا اور Rapid promotions سے نوازا گیا ہے جبکہ رینکر پولیس افیسر کو جن کے پچھلے برس ہا برس عوامی خدمات کا قانون پر عمل درآمد کرنے کا تجربہ ہے۔ جناب والا اس سے بھی کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ تجربہ کا کوئی نعم البدل نہیں ہوتا ہے۔

جناب والا پنجاب میں ایک ضرب المثال ہے کہ سیانیاں دا کھیا سیانے کس کو کہتے ہیں۔ سیانے اسکو کہتے ہیں جو عمر کے لحاظ سے تجربات حاصل کرتے ہیں اور یہ تجربہ کار لوگوں کے ساتھ ناانصافی ہے میں سمجھتا ہوں اگر زیادہ نہیں تو کم از کم یہ پی ایس پی طبقہ اور یہ جو رینکر کا طبقہ ہے ان کو برابر اور مساوی حقوق کی بنیاد پر ترقیوں کے مواقع فراہم کئے جانے چاہئیں۔

اسکے علاوہ جناب والا پولیس میں ایک اے ایس آئی بھرتی ہوتا ہے اور دوسری طرف افواج پاکستان کا ایک کمیشن افسر بھی بھرتی کیا جاتا ہے۔

(اس موحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

دونوں کی بنیادی تعلیم صرف ایف اے ہے اور افواج پاکستان کا کمشنڈ افسر کاکول اکیڈیمی میں تربیت حاصل کرتا ہے اور پولیس کا اے ایس آئی پولیس ٹریننگ کے ادارے میں تربیت حاصل کرتا ہے جب دونوں افسران تربیت حاصل کرنے کے بعد فیلڈ میں آتے ہیں۔ اپنے فرائض منصبی کو سنبھالتے ہیں تو ان کے طور اطوار میں ان کے اداب میں ان کی dealing میں آپ یہ مشاہدہ کریں کہ زمین آسمان کا فرق ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے صوبہ میں امن عامہ کو زیادہ بہتر بنانے کے سلسلہ میں ضرورت اس امر کی ہے کہ پولیس کے افسران کو بھی کاکول اکیڈمی کی طرز پر افواج پاکستان کے کمشنڈ افسروں طرز پر بہتر طریقے کے ساتھ تربیت دی جائے تاکہ ہمارے صوبہ کے پولیس افیسر بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر سکیں۔

جناب والا میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ آپ نے گھڑی کی طرف بھی دیکھا ہے اور آپ نے گھنٹی پر بھی ہاتھ رکھنا چاہا ہے میں آپ سے یہ استدعا کروں گا کہ اگر آپ مناسب سمجھیں۔ اگر ارکان اسمبلی مجھے اس بات کی اجازت دیں اگر میں چند منٹ اپنی تقریر کے وقت سے زیادہ لے لوں تو آپ تھوڑی سی فراخ دلی کا ثبوت دیں اگر نہیں ہے تو میں بالکل کٹ شارٹ اور مختصر طریقے سے اپنی تجاویز ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر : شاہ صاحب۔ ایک دو منٹ میں ذرا مختصر فرمائیں۔ کیونکہ ابھی بہت سے حضرات بقایا ہیں۔

سید طاہر احمد شاہ : جناب والا میں پھر یہ کہوں گا ضابطہ فوجداری کی دفعہ 54 میں سمجھتا ہوں کہ اس میں عوام اور حکومت کے مفاد میں ترمیم کرنے کی اشد ضرورت ہے

پولیس کا ایک عام اہل کار۔ جسے ہم کنسٹیبل کہتے ہیں ۔ اس کو یہ اختیار نہیں ہونا چاہیے کہ کسی بھی شہری کو ۔ کسی پسندیدگی یا ناپسندیدگی کی بنا پر اس کو تذلیل کرنے کے لیے دفعہ 54 کے تحت اس کو گرفتار کر لے ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔ اس ضمن میں میری یہ تجویز ہے کہ اس میں کم سے کم ایسی ترمیم کی جائے کہ دفعہ 54 کے تحت صرف پولیس کے گزیٹڈ افسر کو ہی ۔ صرف ناگزیر حالات کے پیش نظر کسی شخص کو گرفتار کرنے کا اختیار ہونا چاہیے ۔

جناب والا ! میں دوسری تجویز ضابطہ فوجداری کی دفعہ 55/109 میں ترمیم کی پیش کرتا ہوں کہ آج اس معاشرے میں نہ کوئی آوارہ گرد ہے اور نہ کوئی بدمعاش اس ضابطہ فوجداری کی دفعہ کو بالکل منسوخ کر دیا جائے ۔ ۔ کیونکہ اس سے عوام کا کوئی فائدہ نہیں ہے ۔ بلکہ ان جیسی دفعات کے تحت ہم رشوت کے دروازے کھول دیتے ہیں ۔ جناب والا ۔ ہمارے معاشرے میں روز مرہ کے واقعات میں خواہ مخواہ پولیس اپنی ہٹ دھرمی کرتے ہوئے ۔ ناقص امن کا بہانہ کر کے 107 اور 151 کی ضابطہ فوجداری کی دفعہ کے تحت شریف اور معصوم شہریوں کو پابند سلاسل کر دیتی ہیں ۔ اس کرنے لیے ضروری ہے کہ جب حکومت نے ارکان اسمبلی کو جسٹس آف پیس کے اختیارات دیے ہیں تو ان کو جرائم خفیفہ کی ضمانت کا اختیار بھی ، جسٹس آف پیس کو ، ان ارکان اسمبلی کو ہونا چاہیے ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔ ٹائم ختم ہونے کی گھنٹی جناب والا ۔ میں critical تو نہیں ہوں ۔ میں تو suggestive ہوں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر : ذرا وقت کا بھی خیال رکھیں ۔ ابھی کئی ممبران باقی ہیں ۔

سید طاہر احمد شاہ : میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر کوئی ممبر مجھے تھوڑا سا اپنی تقریر کا وقت دے دیں تو ممکن ہے ۔ میں کچھ مفید باتیں حکومت کے علم میں لے آؤں بہرکیف ۔ جتنا بھی وقت میرا ہے ۔ اس میں ، میں بات کروں گا ۔

جناب ڈپٹی سپیکر : شاہ صاحب ۔ آپ کا وقت تو ختم ہوچکا ہے ۔

سید طاہر احمد شاہ : جناب والا ۔ اگر وقت ختم ہوچکا ہے ، تو مجھے صرف ایک گزارش کرنے کی اجازت دے دیں ۔ ضلع بھر کرائمز کمیٹیوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے ۔ میں آپ کی وساطت سے ایوان کے سامنے تجویز پیش کرتا ہوں کہ کرائمز کمیٹیاں ضلع بھر کے ارکان اسمبلی پر مشتمل بنائی جائیں ۔

بیگم شاہدہ یاسمین ملک: جناب والا ۔ میرے محترم بھائی بہت relevant باتیں کر رہے ہیں ۔ اس لیے میں اپنا ٹائم انہیں دیتی ہوں ۔

Syed Ahmad Shah Tahir Thank you very much Madam

جناب ڈپٹی سپیکر : سپیکر صاحب نے آپ کا نام تو فہرست میں درج نہیں فرمایا

شاہ صاحب ، آپ ایک منٹ میں اپنی بات ختم کر دیں ۔

Syed Tahir Ahmad Shah

Sir, now I would like to request you please to grant me more time as one of the honourable members of this House has given her own time.

I would like to request you.

You may agree or may not agree.

جناب ڈپٹی سپیکر : آپ ایک منٹ میں اپنی تقریر ختم فرمائیں ۔

سید طاہر احمد شاہ —جناب والا! میں یہ کہہ رہا تھا کہ ارکان اسمبلی پر مشتمل کرائمز کنٹرول کمیٹیاں ہر ضلع میں تشکیل دی جائیں اورجس طریقے سے ایوان کی سٹینڈنگ کمیٹی میں ہم اپنا چیئرمین منتخب کرتے ہیں ان ارکان میں سے بذریعہ انتخاب ایک چیئرمین کا انتخاب کیا جائے اور عوام کی بالا دستی قائم کرنے کے لئے قانون پر عمل درآمد کرانے اور امن عامہ کی صورت حال بہتر بنانے کے لئے ایس ایس پی کو اس کمیٹی کا سیکرٹری ہونا چاہیے! ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اس کا صدر نہیں ہونا چاہیے۔

(نعـــــــــرہ ہـــــــائے تحسین)

جناب والا! اس کے علاوہ میری یہ تجویز ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو تھانوں کا معائنہ کرنے اور ان کی بہتری کے لئے اختیارات ارکان اسمبلی کو بلحاظ عہدہ جسٹس آف پیس تفویض کیے جائیں تاکہ ارکان اسمبلی اپنے اپنے علاقوں میں تھانوں میں جا کر یہ دیکھیں کہ کن معصوم اور بے گناہ شہریوں کے ساتھ پولیس کس کس طریقے سے ظلم کرتی ہے اور حبس بے جا میں رکھتی ہے جناب والا! میں یہ بھی کہوں گا کہ ہر تھانے کے ساتھ تھانیدار نے اپنی مرضی سے ایک پرائیویٹ تشدد خانہ ! ایک عقوبت خانہ بنایا ہوا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت کے وزراء حکومت کے افسران! پولیس کے اعلیٰ افسران! اس بات کی تحقیقات کریں کہ کیا یہ اس ملک میں بردہ فروشی نہیں چل رہی ہے؟ یہ عقوبت خانے! یہ تشدد خانے وغیرہ بند ہونے چاہئیں۔ چونکہ آپ مجھے زیادہ وقت دینے پر مصر نہیں ہیں ! تو میں اپنی آخری تجویز کے بعد اپنی تقریر ختم کرکے آپ کا شکریہ ادا کر دوں گا۔ میں یہ بھی کہوں گا کہ پولیس کو چھوڑ دیجیے۔ ہماری اسمبلی میں جتنے بھی محکموں کی سٹینڈنگ کمیٹیاں تشکیل ہیں۔ ان کو ایک عام سی سٹینڈنگ کمیٹیاں نہ بنایا جائے۔ بلکہ ہر ایک کو بااختیار سٹینڈنگ کمیٹی بنایا جائے۔ اور ان کو پورا سیکرٹریٹ

اور پورا عملہ مہیا کیا جانا چاہیے۔ تاکہ اس کے پاس کسی بھی اعلیٰ سے اعلیٰ متعلقہ محکمے سے افسر کی بدعنوانی کی! نااہلی کی! مجرمانہ غفلت کی کسی بھی شکایت کی کمیٹی تحقیقات کرے۔ اگر کمیٹی اس نتیجے پر پہنچے۔ خواہ وہ افسر کتنے بھی اعلیٰ سے اعلیٰ عہدے پر فائز ہوا اگر وہ اس کے خلاف رپورٹ کرتی ہے تو میں یہ نہیں کہتا کہ اس کو نوکری سے نکال دو! میں یہ کہوں گا کہ اس کو اس وقت تک لائن حاضر کر دیا جائے۔ اور اس وقت تک اسے کسی انتظامی اور بااختیار عہدے پر نہ لگایا جائے! جب تک کہ اس کی ایک اپیلٹ کمیٹی بنائی جائے جس میں ارکان اسمبلی اور جوڈیشری کے ججوں کو شامل کر سکتے ہیں۔ جب تک وہ سفارش نہ کر دے اس وقت تک اس افسر کو کسی انتظامی عہدے پر نہ لگایا جائے۔ جناب والا میں آپ سے گذارش کروں گا کہ اگر حکومت عوام میں مقبول ہونا چاہتی ہے۔ اگر عوام کے مسائل حل کرنا چاہتی ہے تو حکومت کو بیوروکریسی پر عوامی نمائندوں کی بالادستی قائم کرنی پڑے گی۔ اگر حکومت اس طرح نہیں کرتی۔ اگر بیوروکریسی کا سہارا لے کر حکومت چلانا چاہتی ہے - تو پھر میں افسوس کے ساتھ یہ کہوں گا کہ ماضی کی حکومتوں کے حشر اور نتائج برآمد ہوئے خدانخواستہ۔ ہماری حکومت کا بھی وہی حشر ہو سکتا ہے۔ اس لیے جناب والا! میری ان معروضات پر غور کیا جائے۔ میں کہنا تو بہت کچھ چاہتا تھا۔ میں ایسی کوئی بات نہ کرنا چاہتا تھا جس کے ساتھ حقیقت کا کوئی تعلق نہ ہو۔ مگر وقت کی قلت کے باعث اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ اور آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپنی ان خاتون محترم بہن کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھے اپنی تقریر کا بھی وقت تفویض کر دیا -

جناب ڈپٹی سپیکر—ڈاکٹر خاور علی شاہ(تشریف نہ رکھتے تھے) چوہدری محمد اعظم چیمہ صاحب

چوہدری محمد اعظم چیمہ —جناب والا میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ جناب وائس صاحب نے بطور وزیر قانون بات کی کچھ حد و قیود مقرر کی تھیں اور تجاویز کے لیے بھی کہا تھا۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر -آپ براہ کرم مقرر کو تقریر کرنے دیں۔ وقت مخصوص ہے -جی چیمہ صاحب۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ : وقت ان سے مانگ لیں گے۔ وہ اپنا اپنا لے چکے ہیں۔ میں عرض کر رہا تھا کہ جہاں تک امن و امان کے مسئلے کا تعلق ہے امن کا مطلب ہے کہ امن سے رہیے اور رہنے دیجیے اور امان کا مطلب ہے کہ دوسروں کے لیے امان پیدا کیجیے اور دوسروں سے امان لیجیے۔

جناب آج اگر حکومت کی طرف سے یہ مطلب لیا جائے کہ جلوس نہیں ہیں یا کسی قسم کی گڑبڑ نہیں ہے تو وقتی طور پر یہ کہنے میں اکتفا کیا جا سکتا ہے۔ امن و امان

کا مسئلہ کسی حد تک ٹھیک ہے لیکن جہاںتک دیگر مسائل کا تعلق جو عوام کو درپیش ہیں۔ آیا کہ بے چینی نہیں ' آیا کہ ایک دوسرے پر شک و شبہات نہیں' آیا کہ ہم لوگ ایک دوسرے پر الزام تراشی نہیں کر رہے آیا کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ زیادتی نہیں کر رہے' آیا کہ کوئی آدمی امن و امان سے ہے' آیا کہ وہ آرام سے سوتا ہے آیا کہ اس کی جائداد محفوظ ہے تو عالیجاہ میں بڑے ادب سے عرض کرونگا کہ بعض نجی معاملے ہوتے ہیں ۔ بعض اوقات ان نجی معاملات کا یہاں ذکر کرنا ضروری نہیں سمجھتا ہوں بطور ممبر ہونے کی حیثیت سے اور بطور پارلیمنٹرین ہونے کی حیثیت سے ہمیں یہاں اجتماعی اور رفاعی مسئلے زیر غور لانے پڑیں گے اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے دو باتوں کی عالیجاہ نشان دہی کرنا ضروری سمجھوں گا دنیا میں دو طریقے رائج ہیں نمبر 1 خوف خدا ہو نمبر 2 قانون کا خوف ہو میری عرض یہ ہو گی کہ اگر دنیا کے دوسرے قانون میں کسی قسم کی لغزش آ جائے گی تو لوگ شک و شبہات میں مبتلا ہو جائیں گے اصولی طور پر جیسا کہ اللہ کی حکمرانی ہے ہر مسلمان اسکو تسلیم کرتا ہے اللہ کے قوانین اٹل ہیں تو دنیا میں انسان کی حکمرانی کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ راستہ اختیار کیا کہ وہ لوگ اپنی سوسائٹی کے مطابق قوانین بنائیں اور وضع کردہ قوانین کے مطابق زندگی گزاریں ہمیں ممبر ہونے کی حیثیت سے یا پارلیمنٹرین کی حیثیت سے میں اپنے ساتھیوں سے عرض کرونگا کہ ہمیں قوانین کو اصولی طور پر ایسی شکل دینی ہو گی جو ہمارے معاشرے کے لئے بہترین عکاسی کر سکے بجائے اس کے کہ ہم نجی معاملات میں الجھے رہیں۔ بجائے اس کے کہ ہم ایک ایک کی بات کرتے ہیں ۔ تو اس میں یہ ضروری نہ ہوگا۔ اور میں خاص طور پر وزراء کے لئے عرض کرونگا کہ وزراء حضرات جو اپنے اپنے منصب پر قائم ہیں ان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے جہاں جہاں وہ خامی دیکھیں وہ اصولی طور ہمارے پاس بل پیش کریں اور یہ ہم پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے جو جو کمی سامنے آتی ہے اسے قوانین کی قوت سے دور کیا جائے۔ جو قوانین پرانے پڑے ہوئے ہیں انکا بھی بغور مطالعہ کیا جائے۔ اگر وہ ترمیم کے قابل ہیں تو انکو حرکت میں لایا جائے۔ بجائے اس کے کہ کسی محکمے کی تذلیل کی جائے۔ کہ فلاں محکمہ کی کارکردگی اچھی نہیں۔ تو میں یہ عرض کرونگا۔ اپنے دوستوں سے ، اور اپنے وزراء سے بھی کہ آپ کے پاس efficiency rules ہیں انکو حرکت میں لیا جائے ایسے لوگ جو ناپسندیدہ ہیں ان کو نکال باہر کیجئے تاکہ یہ امن و امان میں بہتری پیدا ہو جائے۔ کیونکہ یہاں ایک ایک بات بطور پارلیمنٹرین کی حیثیت سے کرنا مناسب نہ ہو گی جب کہ دنیاوی قانون چلانے کے لئے چار قوانین ہوا کرتے ہیں 1—مقننہ 2—انتظامیہ 3—عدلیہ 4—ذرائع ابلاغ جو کہ پریس والے ہوتے ہیں۔ ہمیں اس کو اس طرح دیکھنا ہوگا کہ ہمارا کیا کیا طریقہ رائج ہے کیا ہمارے چاروں قسم کے لوگ ایمانداری سے کام کر رہے ہیں مقننہ کی صورت میں ہمیں قوانین کو شکل دینا ہوگی جو ہمیں انتظامیہ پیش کرتی ہے یا انتظامیہ کے ان قوانین پر تنقید کرنا ہوگی ۔

اگر وہ ذاتی باتوں اور ذاتی تحفظ پر اکتفا کرتے ہیں اور اگر وہ عوام کی فلاح و بہبود پر نہیں جاتے ہیں - تو اس پر بھی غور کرنا ہو گا۔ انتظامیہ کے بارے میں وقت کی قلت کے پیش نظر میں یہ عرض کرونگا کہ جو جو ان کو ذمہ داری سونپی گئی ہے وہ اس کو غور سے دیکھیں اور جو جو تکالیف انہیں روز مرہ میں درپیش آ رہی ہیں ان کو بھی انہیں دیکھنا ہوگا - یہاں تک ہمارے تعاون کا تعلق ہے ہم ایسے قوانین مہیا کرنے کے لئے تیار ہیں جو عوام کی فلاح و بہبود اور دیانتداری اور وہ ہمیں امن و امان پیش کریں۔ اور ہم ایسے قوانین کی سخت مخالفت کریں گے جو صرف ذاتی یا ایک انسان کے تحفظ کے پیش نظر ہو گا - جہاں تک عدلیہ کا تعلق ہے عدلیہ کا نظام دن بدن بدتر ہوتا جا رہا ہے ہمیں بطور ممبران اور بطور مقننہ یہ سوچنا ہو گا کہ عدلیہ کے لئے کیا کیا جائے تاکہ وہ انصاف مہیا کرے - جب تک عدلیہ بہتر نہ ہو گی تو ایسے طریقے پیش آئیں گے روزانہ گلے گذاریاں ہوتی رہینگی اور دنیا میں ایک انصاف ہے جب انسان کو انصاف نہ ملے کچہریوں کے حالات آپ کے علم میں ہیں اور دوسرے اداروں کے حالات آپ کے علم میں ہیں لہذا میری عرض یہ ہو گی کہ آپ سارے دوست اس بات کا تہیہ کر لیں کہ ہم نے عدلیہ کا نظام درست کرنا ہے باقی ایسی کوئی بات نہیں ہے جو ہم نہ کر سکیں۔ اگر ہم نہ کر سکے تو یقیناً ہم گذشتہ ادوار کی طرح ہم بھی گناہ گار ہونگے اور ہمیں اسکا جواب دہ ہونا ہو گا جیسے ہمارے پیشرو جا رہے ہیں۔ آخر میں ہمیں اللہ تعالی کے دربار میں بھی جواب دہ ہونا ہو گا یہ بات بھی غور طلب ہے۔ اور جیسے اکثر رانا صاحب فرماتے اور فرماتے رہتے ہیں کہ وقت بڑی تیزی سے جا رہا ہے۔ ہمیں اس پر ضرور سوچنا چاہئے - کل ہی چوہدری گل نواز نے ایک بات پیش کی تھی وہ بات بڑے اصول کی تھی جو ہماری پارلیمنٹ پر تنقید کی گئی تھی میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جمہوریت میں اللہ کی حکمرانی کے بعد اگر اس دنیا میں کسی کو قانون نافذ کرنے کا اختیار ہوتا تو وہ صرف پارلیمنٹ ہوا کرتی ہے۔ میں افسوس کے ساتھ کہونگا کہ میرے ساتھی ممبران ایسے ایسے مسئلے پیش کرتے ہیں جو ہمارے شایان شان نہیں ہمیں ذیلدار تحصیلدار یا تھانے دار تھے یا ایس پی سے باز رہنا چاہئے above ہونا چاہئیے اگر وہ انتظام نہیں کرتا تو جناب والا ہمیں خود کرنا چاہئیے اس صوبے کے آئی جی کو علیحدہ ہو جانا چاہئیے۔ اگر وہ کسی محکمے پر قابو نہیں پاتا تو ہمیں وزیر سے استدعا کرنی چاہئیے۔ کہ وہ اپنا کام ٹھیک کرے اور اصولی طور پر وہ ٹھیک چلے۔ اس کی یہ ذمہ داری ہے اس طرح ہر محکمے کے سربراہ کو میں جناب وائس صاحب کی وساطت سے اور جناب سپیکر صاحب کی وساطت سے یہ عرض کرونگا کہ ہم بجائے وقت گذارتے جائیں بلکہ ہم وزیر اعلے کے پاس ایسی آراء لے کر جائیں اور ہم پچھلے ادوار سے سبق سیکھیں ہمیں اس بات کا

آغاز کرنا ہوگا کہ ہم کسطرح سے معاشرہ کی اصلاح کر سکتے ہیں ۔ رشوت کی روز باتیں ہوتی ہیں۔ میں اس سے اتفاق نہیں کرتا کیونکہ اگر ہم اللہ کے فضل و کرم سے 260 آدمی متحد ہو جائیں تو میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اس صوبے سے رشوت اسی وقت ختم ہو جائے گی اور ہم یہ بھی ایمانداری اور دیانتداری سے وعدہ کر لیں اور حلف اٹھا لیں کہ ہم نہ رشوت لیں گے نہ دلوائیں گے اور نہ کسی کے ساتھ تعاون کریں گے۔ میں یہ نہیں سمجھتا کہ یہ معاملہ ختم نہ ہو۔ اس لئے ہمیں ان قوانین کا جائزہ لینا ہوگا نئے قوانین کو لانا ہوگا ۔ اور اپنی طرف سے یا گورنمنٹ کی طرف سے معاشرہ کو بہترین بنانے کے لئے بل پیش کرنا ہونگے ۔ ہمارا بطور مسلمان اور بطور انسان یہ وعدہ ہے۔

باقی تجاویز جو شخصی یا نجی طور پر پیش کی جا چکی ہیں۔ میں ان دوستوں کی تجاویز پر اکتفا کرتا ہوں اور اسی بات پر یہ معاملہ ختم کرتا ہوں۔ اگر ہم بطور ممبر ہونے کی حیثیت سے اور بطور پارلیمنٹرین ہونے کی حیثیت سے کچھ نہ کر پائے تو ہم اپنے فرائض سے کوتاہی کریں گے ۔ جسطرح ہمارا یہ نظام بطور انسان اور بطور اصولی انسان بطور ایک مسلمان ہونا چاہئیے ۔ وہ نظم و نسق معیاری نہیں ہے جبتک عوام کے شک و شبہات دور نہ ہو جائیں اور جبتک عوام کا اعتماد بحال نہ ہو جائے جبتک بد دیانتداری کو ختم کرنے کا عمل شروع نہ ہو جائے۔ پہلے زمانے میں زر۔زن۔ زمین کا معاملہ ہوا کرتا تھا اور جو بے انصافیاں تھیں وہ اسی بنا پر تھیں ۔ لیکن ماڈرن دنیا میں تخریب کاری اور دیگر مسائل بھی ہیں۔ ہمیں اس لحاظ سے سوچنا پڑے گا اور ہمیں ان نظریات سے غور کرنا پڑیگا اور ہم اس بات پر مجبور ہو جائیں کیونکہ ذاتی معاملے سے above ہیں اور یہ بات ہمیں بطور پارلیمنٹرین اور بطور ممبر سوچنا ہوگا۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اجازت چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ چوہدری غلام رسول صاحب۔

چوہدری غلام رسول ۔ جناب سپیکر ۔ میں بہت مشکور ہوں اگر رانا صاحب نے اجازت دے دی تو ٹھیک ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میری باری کب آئے گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ رانا صاحب ! آپ کی باری انشاء اللہ ضرور آئے گی (قطع کلامیاں) گزارش یہ ہے کہ آپ اپنی تقریر کر کے ہاؤس سے چلے جاتے ہیں اس لئے ہم چاہتے ہیں آپ اور ہم اکٹھے بیٹھیں (قطع کلامیاں) رانا صاحب تشریف رکھیں آپ کی باری ضرور آئے گی ۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا۔ رانا صاحب اپنی تقریر فرما چکے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ وائس صاحب نے فرمایا ہے کہ میں تقریر کر چکا ہوں ۔ حضور والا وہ میری تقریر تو نہیں تھی ۔ میرا وقت تو نہیں تھا ۔ وہ تو جناب سپیکر کی کرم فرمائی سے ابتدا تھی۔ اس لئے میں نے اس وقت عرض کر دیا تھا کہ میری تیاری نہیں ہے ۔ تیاری میری اب بھی نہیں ہے لیکن آپ سے کچھ گزارشات کرنے کے لئے عرض کرتا ہوں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ رانا صاحب۔تشریف رکھیں سپیکر صاحب نے پہلے آپ پر کرم فرمائی کی تھی ۔ انشاءاللہ بعد میں بھی فرمائیں گے ۔

جناب شفقت عباس ۔ جناب والا ۔ صبح میرا نام پکارا گیا تھا اور میں یہاں حاضر نہیں تھا ۔ دوسرے مقررین جن کے اب نام آرہے ہیں وہ بھی حاضر نہیں تھے مجھے بھی اس بارے میں امید رکھنی چاہیے کہ مجھے بھی موقع ملے گا ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ بالکل جناب۔ ضرور موقع ملے گا ۔

جناب شفقت عباس ۔ جناب والا ۔ میرا نام چیک کر لیں کہ میرا نام لسٹ میں ہے یا نہیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ آپ کا کیا اسم گرامی ہے ؟

جناب شفقت عباس ۔ جناب میرا نام شفقت عباس ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ آپ کا نام بھی ہے ۔ (قطع کلامیاں)

ملک نثار احمد ۔ جناب والا میرا نام بھی ملاحظہ فرما لیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ آپ تمام حضرات کے اسم گرامی یہاں موجود ہیں آپ تشریف رکھیں اپنی اپنی باری پر سب کا نام پکارا جائے گا ۔ جی چودھری صاحب

چوھدری غلام رسول ۔ جناب والا۔ میں آپکا مشکور ہوں کہ آپنے مجھے وقت عطا فرمایا امن عامہ کی بھڑی vide term ہے اور بڑا Vast subject ہے اور اس میں سب چیزیں آتی ہیں۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ ہم نے آپنے ملک میں جتنے قوانین یا رولز بنائے ہیں ان کو جبتک اسلام کے تابع کرکے اور ملک میں مکمل اسلامی قوانین کا نفاذ نہیں ہوگا اس وقت تک امن عامہ کی صورت کبھی سدھر نہیں سکتی ۔ تو میں یہ گزارش کرونگا ملک میں مکمل طور پر اسلامی قوانین کا نفاذ فی الفور قائم کیا جائے ۔(نعرہ ہائے تحسین) ۔ میں اس کی مثال بتا سکتا ہوں۔ مجھے اس دفعہ سعودی عرب جانے کا موقع اللہ تعالی نے نصیب فرمایا ۔ وہاں میں نے دیکھا ہے کہ وہاں کوئی جرائم نہیں ہیں۔میں اپنا کمرہ بغیر تالا لگائے دروازہ کھلا چھوڑ کر

باہر چلا جاتا تھا وہاں تالا لگانے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ وہاں چوری کا کوئی خدشہ نہیں ہے۔ تو میں یہ گزارش کرونگا کہ گورنمنٹ سے یہ مطالبہ کیا جائے کہ فی الفور اسلامی قوانین کو نافذ کرے۔

اس کے علاوہ جناب والا۔یہ جو جسٹس آف پیس مقرر کئے گئے ہیں۔ اس کے سلسلے میں گورنمنٹ کو چاہیے کہ وہ پولیس کو ہدایات روانہ کرے کہ صرف امن عامہ ہی نہیں کہ چوری کو روکیں۔ لڑائی کو روکیں بلکہ اس میں یہ بھی ہے کہ بے گناہ آدمیوں کو پندرہ بیس دن تھانے میں بند کردیا اور ان کی کوئی شنوائی نہ ہو۔ تو اس میں ہمیں پاورز دی گئی ہیں۔ تو جسطرح carpus writ behaus میں غریب آدمی پانچ دس ہزار روپے خرچ نہیں کر سکتا۔ نہ وہ ہائی کورٹ میں جا سکتا ہے۔ نہ اس کا چھٹکارا ہوتا ہے۔ تو ہمارے دیکھنے میں آیا ہے اور جیسے آپ سب کو پتہ ہے کہ مہینہ مہینہ دو دو مہینے بے گناہ لوگ کمروں میں بھرے رہتے ہیں اور ان کی کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔ تو اس میں جسٹس آف پیس کا فرض صرف یہی نہیں کہ لوگوں سے انصاف کرتا پھرے بلکہ جو بے گناہ لوگ اندر پھنسے ہوئے ہیں جن کے خلاف نہ پرچہ ہوتا ہے اور نہ رپورٹ ہوتی ہے پولیس کے مقاصد پورے ہونے تک ان کو چھٹکارا نہیں ملتا تو اس لئے ہر ممبر کو جسٹس آف پیس کے اختیار کے تحت گورنمنٹ پولیس کو ڈائریکشن دے کہ وہ جا کر چیک کر سکتا ہے کہ اس کمرے میں یہ آٹھ آدمی کس لئے بیٹھے ہیں۔ کونسا پرچہ ان کے خلاف درج کیا گیا ہے۔ کونسے جرم میں یہ گرفتار ہوئے ہیں۔ بلا گرفتاری ان کو کیوں رکھا گیا ہے تو میں یہ گزارش کرونگا کہ یہ بہت ضروری ہے۔ امن عامہ کی صورت اس وقت تک کبھی نہیں سدھر سکتی جب تک کہ غریب عوام کی شنوائی نہ ہو۔ میرے فاضل دوست اعجاز احمد چیمہ صاحب فرما رہے تھے کہ تھانے داروں اور حوالداروں کی ہمیں international affairs پر بھی بات کرنی چاہیے۔ میں کہتا ہوں کہ ہماری عوام جو کہ اسی فیصد ہیں ان کے مسائل پولیس تحصیل ہیڈ کانسٹیبل تک ہوتے ہیں تو ان کے مسائل اگر ہم حل کرنے میں ناکام رہے تو امن عامہ کبھی بحال نہیں ہوسکے گا۔ تو اس بارے میں اب میں اپنی تجاویز بتاؤنگا۔ تو جیسے میرے فاضل دوست نے پہلے بھی submit کیا ہے کہ تھوڑی سے پروسیجر میں تبدیلی ہونی چاہیے۔ رجسٹریشن آف کیس کا مسئلہ صرف "ایف۔آئی۔آر" ہے جو کہ ایک صفحہ ہی لکھنا ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں میرے نوٹس میں آیا ہے کہ پندرہ پندرہ بیس بیس ہزار روپیہ ایف۔آئی۔آر مرتب کرنے کا لیا جاتا ہے ایف۔آئی۔آر

مرتب کرنے والے کا تفتیش کے ساتھ کوئی کام نہیں ہوتا ۔ صرف وہ کہتے ہیں کہ آپ کا پرچہ لے لیتے ہیں اتنے ہزار دے دو۔ اس کا حل صرف یہ ہونا چاہیے کہ علاقہ مجسٹریٹ کو complainant آئے اور اپنی جو وہ complaint دے دے اسے فوراً ریکارڈ کر کے ایف۔آئی۔آر کا رجسٹر مجسٹریٹ کے پاس ہونا چاہیے ۔ اس طرح delay بھی نہیں ہو گی ۔ پیسے بھی نہیں دینے پڑیں گے ۔ وہ ایف۔آئی۔آر انکوہکر فوراً قریب ترین پولیس سٹیشن کو بھیج دے اور investigation agency جو ہے that should be separate اس طرح اس میں کنٹرول ہو سکے گا اور غریب عوام کی شنوائی ہو سکے گی ۔ کہتے کے میرے نوٹس میں ہے اور جسطرح میرے سب فاضل دوست جانتے ہیں مثلاً ہی ہیں پولیس کے پاس لوگ جاتے ہیں تو وہ چوری کا پرچہ درج نہیں کرتے وہ کہتے ہیں آپ بھی چوری تلاش کریں ہم بھی کرتے ہیں۔ جب کوئی سراغ مل جائے گا تو سب کچھ ٹھیک کر دینگے ایک دفعہ مجھے ایک تھانے میں جانے کا اتفاق ہوا وہاں ایک آدمی جس کی بھینس چوری ہو گئی تھی وہ پکڑلی اور تھانے میں کہا جناب میں نے بھینس کا پتا کر لیا ہے لہذا وہ مجھے واپس دلوا دو ۔ انہوں نے کہا کہ تم نے چوری کا پرچہ پہلے درج کروایا تھا اس نے کہا کہ جی میں پرچہ درج کرانے آیا تھا لیکن میرا پرچہ درج نہیں ہوا تو انہوں نے کہا کہ جب پرچہ درج نہیں ہے تو ہم بھینس کو کیسے پکڑیں۔ پرچہ پہلے درج کرتے نہیں ہیں اور جب کوئی مال پکڑلے تو وہ کہتے ہیں کہ آپ کے پاس کوئی ثبوت ہی نہیں ہے کیونکہ آپ کا پرچہ درج نہیں ہے۔ اس لئے جناب والا ان چیزوں کا خیال رکھا جائے جناب والا یہ جو investigation کی تصدیق SDPO کرتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ لوکل ایم۔پی۔اے یعنی علاقے کا جو ایم۔پی اے ہے وہ hotted cases ہو یا جو بھی کیس trial court میں جاتے ہیں ان کی verification بھی SDPO کی طرح کرے کہ یہ کیس حقیقت پر مبنی ہے اور یہ تفتیش ٹھیک ہوئی ہے چالان بلاوجہ عدالتوں میں بڑی دیر سے پیش کئے جاتے ہیں چھ چھ مہینے بلکہ میرے نوٹس میں ہے کہ سال سال کیس لٹکے رہتے ہیں۔ میرے دوست جانتے ہیں ۔ ہماری اسمبلی میں بڑے بڑے correctional jail بھی ہیں جو جانتے ہیں کہ زیادہ پیریڈ کیس التواء میں رہتے ہیں تفتیش جاری رہتی ہے اور گواہ بھاگ جاتے ہیں bail matter میں کرپشن کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے ایک معمولی کیس کی ضمانتیں دس دس پندرہ پندرہ ہزار روپے لوگوں کو دینے پڑتے ہیں تب جا کر ضمانتیں ہوتی ہیں تو اس میں میری تجویز یہ ہے کہ اس کا پیریڈ مقرر کر دیا جائے دفعہ 325 کا تین مہینے میں اگر چالان نہ ہوں اس کی trial اگر continue نہ ہو تو ملزم bail out ہونا چاہیے جس طرح statutory period under cr. میں جو غالباً دو سال کا ہے ۔ دفعہ 307 ایک سال کا کیس ہے اسی طرح ہر offence کا statutory

period fix کرنا چاہیے اس پیریڈ میں چالان submit کرنا چاہیے۔ کیس کو conclude کرنا چاہیے۔ اگر وہ conclude نہیں ہو سکتا تو bail out ہو جانا چاہیے اسی طرح رشوت کے دروازے بند ہو سکتے ہیں۔اس کے علاوہ جوڈیشل کیسز میں مجسٹریٹ کے بنچز جیسے منڈی بہاؤالدین جو میرا شہر ہے وہاں پانچ چھ مجسٹریٹ ہیں تو اگر تین مجسٹریٹ کا ایک بنچ بنا دیا جائے تو important case یعنی heard case جیسے 307-326-325 میں تین مجسٹریٹ بیٹھ کر سماعت کریں۔ اس طرح جناب تھوڑا بہت کنٹرول ہو سکتا ہے بجائے ایک آدمی کو اپروچ کرنے کے کیس کا جلدی فیصلہ ہو سکتا ہے میرا کسی پر الزام لگانا مقصد نہیں ہے میں صرف ایک suggestion دے رہا ہوں کہ اس طرح کیسز کا فیصلہ اور انصاف سے ہو سکتا ہے اور کرپشن کے دروازوں پر بھی کچھ نہ کچھ کنٹرول ہو سکتا ہے باقی جناب hearing day to day ہونی چاہیے کیسز بلاوجہ prolong ہوتے ہیں ملزمان بیرون ملک بھاگ جاتے ہیں گواہ کچھ مر جاتے ہیں ڈاکٹر کا کہیں تبادلہ ہو جاتا ہے۔ تھانیدار صاحب ریٹائر ہو جاتے ہیں اور کیس یا فائل چلتی رہتی ہے linger on ہوتی رہتی ہے۔ تو انہیں strictly فوری طور پر بند کرنے کا حکم دیا جائے۔ سارا دن مجسٹریٹ صاحبان retiring room میں بیٹھے رہتے ہیں اور جب کوئی آتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ ہماری میٹنگ ہو رہی ہے۔اس لئے میں جناب میں یہ گزارش کرونگا کہ وہ جو monthly statement دیتے ہیں وہ weekly ہونی چاہیے۔ اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ ہمارے سارا مہینہ کوئی کام نہیں ہوتا۔ 27-28-29 تاریخ کو فیصلے کرنے شروع کر دیتے ہیں اسلئے ہر مجسٹریٹ کو weekly statement دینی چاہیے۔

سردار شاہد اقبال۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا اس وقت یہاں لاء اینڈ آرڈر کی بات ہو رہی ہے۔ تو میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اس وقت جو بھی ڈسکشن ہو رہی وہ ہم in vaccum کر رہے ہیں۔ یہاں ایک فاضل ممبر کی تحریک ہے اور باہر لا اینڈ آرڈر Law and order situation پیدا ہوئی ہے ہم لوگ اسمبلی میں بیٹھے ہیں کسی کو یہ احساس نہیں ہے کہ ڈپٹی کمشنر صاحب اور ڈی ایس پی صاحب باہر ان لوگوں کو ہینڈل کر رہے ہیں۔ ڈاکٹرز ہیں۔ فساد ہو جائے گا اور کچھ ہو جائے گا اس بارے میں کوئی ڈسکشن نہیں کر رہے۔ جب ہم law and order کی بات کرتے ہیں تو کیا ہم یہ خود ہی پیدا کر رہے ہیں ایک vaccum میں بات ہو رہی ہے۔ اس تحریک کو لیا جائے۔ اس تحریک پر بحث کی جائے یا منسٹر انچارج باہر جا کر ان لوگوں سے بات کریں کہ کیا معاملہ کیا ہے This is the Assembly Chamber کل کو کوئی اور آجائیں گے فوڈ کی بات ہوگی تو فوڈ والے آجائیں گے آج تو یہ لاء اینڈ آرڈر کی بحث ہے اگر یہ ملتوی کر دیں اور باہر چلے جائیں تو اچھا نہیں ہے۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی۔ جناب والا وزیر قانون اس سلسلے میں باہر تشریف لے گئے ہیں اور وہ سی۔ ایم کے ساتھ in touch ہیں جہاں تک ہاؤس کی اس کارروائی کا تعلق ہے اس بات پر پہلے بھی بحث ہو چکی ہے اور سپیکر صاحب اس کو رول آؤٹ کر چکے ہیں۔ لہذا لاء اینڈ آرڈر پر آپ اپنی گفتگو کو جاری رکھیں۔

رانا پھول محمد خان۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ جیسا کہ فاضل رکن نے فرمایا ہے کہ اگر باہر واقعی ایسی صورت حال ہے تو پھر وائس صاحب چونکہ اس ہاؤس میں نمائندگی فرما رہے ہیں۔ وزیر قانون صاحب تو ماشاء اللہ ابھی صحت یاب ہو کر آئے ہیں۔ انہیں پتا نہیں ہے کہ یہ تحریک التوائے کار آئی تھی۔ آپ کم از کم یہ وزیر اعلےٰ کے نوٹس میں تو یہ بات لائیں کہ باہر کیا ہو رہا ہے اس کو ذرا دیکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ رانا صاحب آپ سے التماس ہے کہ اگر باہر جو صورت حال ہے۔ وہ اگر امن عامہ کا مسئلہ ہے تو وہ یہاں پر زیر بحث آ رہا ہے۔ آپ اپنی تقاریر جاری رکھیں۔ وہ گورنمنٹ کا کام ہے وہ اسے کر رہی ہے۔ جی چوہدری صاحب۔

چوہدری عبدالغفور۔ جناب والا اس سلسلے میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ چیف منسٹر صاحب سے باقاعدہ ڈسکس ہوا ہے۔ یہ ان کے نوٹس میں ہے اور ڈاکٹر صاحبان سے بھی بات ہو رہی ہے۔ اس لئے یہ ساری بات جو رانا صاحب فرما رہے ہیں وہ جناب چیف منسٹر صاحب کے نوٹس میں ہیں اور سیکرٹری ہیلتھ اور ہیلتھ منسٹر صاحب دونوں ان سے بات چیت کر رہے ہیں اور انشاء اللہ اس پر غور ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جی چوہدری صاحب۔

چوہدری غلام رسول۔ جناب والا۔ فوجداری عدالتوں کا وقت بچانے کے لئے میں گزارش کروں گا کہ جو سمری پاورز کے لئے نہ تو کسی ٹیکنیکل ایجوکیشن کی ضرورت ہے سب ممبر یہ ڈیوٹی دے سکتے ہیں یہ سمری پاورز ایم پی اے حضرات کو اپنے اپنے علاقے میں دے دی جائیں تا کہ کافی وقت بچ سکے اور یہ مجسٹریٹ صاحبان اپنے جوڈیشل کام میں مصروف ہوسکیں اور لوگوں کو صحیح انصاف مہیا ہو سکے تو میں اس سلسلہ میں یہ گزارش کروں گا کہ ان گزارشات پر عمل کیا جائے۔

افضل حسین راہی — جناب سپیکر— مجھے تقریر کی اجازت نہیں ملی

جناب ڈپٹی سپیکر — جی آپ کی باری بھی آ جائے گی راہی صاحب ضرور آئے گی جاوید اقبال چیمہ صاحب

جناب ڈپٹی سپیکر—جاوید اقبال چیمہ صاحب۔

جناب محمد جاوید اقبال چیمہ — بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر۔ امن عامہ کی آئیڈیئل situation تو یہ ہو سکتی ہے کہ اگر کوئی ایک نوجوان عورت

زیور سے لدی ہوئی پشاور سے کراچی تک سفر کرتی ہے تو وہ بخیریت اپنی منزل تک پہنچ جائے لیکن ہمارے یہاں کیا ہو رہا ہے۔ ایک عورت اپنے خاوند کے ہمراہ اپنے ہی شہر میں اپنے ہی محلہ میں اپنی ہی گلی میں محفوظ نہیں رہتی ہے۔ کوئی موٹر سائیکل سوار آتا ہے اور اس کا پرس چھین کر لے جاتا ہے۔ اور یہ جو امن عامہ کی صورت حال ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کی خرابی کی سب سے بڑی جڑ رشوت ہے۔ رشوت جو کہ ہمارے معاشرہ میں سرطان کی طرح سرایت کر چکی ہے جو کہ ہمارے حوصلہ کو کھوکھلا کر چکی ہے۔ رشوت جس کو ختم کرنے کے لئے ہمیں کسی بڑے اپریشن کی ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسلامی اپریشن کی ضرورت ہے۔ اسلامی نظام کو جاری کرنے کی ضرورت ہے۔ جس کے ساتھ ہمارے سارے مسائل حل ہو سکتے ہیں ہمارا کوئی چھوٹے سے چھوٹا کام کسی غریب آدمی کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا کام رشوت کے بغیر نہیں ہو سکتا ہے۔ پچھلے دنوں ایک لطیفہ پیش آیا۔ کہ ایک آدمی تھانہ میں گیا اور کہا کہ اس کی بکری چوری ہو گئی ہے۔ اور ساتھ ہی اس نے بتایا کہ بکری کے بچے بھی چوری ہو گئے ہیں۔ جب تھانیدار صاحب موقع پر تشریف لے گئے انہوں نے دیکھا کہ بچے تو موجود ہیں تو ان کے استفسار پر اس نے یہ بتایا کہ جناب والا بکری تو چور لے گئے ہیں لیکن اس کے بچے آپ کی نذر ہو جائیں گے جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ ایک آدمی کو تب ہی قانون کے نافذ کرنے والے اداروں پر اس حد تک یقین اور اعتماد ہو گا تو اس وقت لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہو گا۔ اور پولیس کے لئے ایک چیلنج ہے کہ چند کیسز ڈھوک کھبہ۔ مظفر آباد اور حویلیاں کے پاس ایک گاؤں میں پیش آئے ہیں اور ان کی وجہ سے ملزمان کو تلاش نہ کر سکنے کی وجہ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے پولیس کے طریقہ کار کا فرسودہ ہونا ہے۔ اور اس کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنا اور پرانے طریقہ تفتیش کو تبدیل کرنا ہو گا۔ عام روایتی جرائم یعنی اقدام قتل جو دشمنی کی بنا پر پولیس فوراً پکڑ لیتی ہے۔ ان میں پولیس فوراً کہتی ہے کہ فلاں شخص کی فلاں شخص سے دشمنی ہے لہذا اصل ملزم پکڑے جاتے ہیں لیکن ڈھوک کھبہ جیسے کیس کے ملزمان نہیں پکڑ سکتی لہذا میں سمجھتا ہوں کہ پولیس کے پاس گاڑیوں اور دوسری ضرورت کا پورا ہونا نہایت ضروری ہے تا کہ ان کی کارکردگی کو بہتر بنایا جا سکے۔

ہتوڑا گروپ کی وارداتوں سے عوام الناس میں ایک عدم تحفظ کی فضا پیدا ہو گئی ہے۔ اور اس کے فوری تدارک کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ عوام کو زیادہ سے زیادہ اسلحہ کے لائسنس کا اجراء کیا جائے۔ تاکہ ان میں عدم تحفظ کا احساس اور فضا کو دور کیا جا سکے۔

میری ایک تجویز ہے کہ اسمبلی کے ممبران کو پہلے ہی دس دس لائسنسوں کا کوٹہ دیا

جا رہا ہے ان کو فوری طور پر ایک سو لائسنس جاری کرنیکی اجازت فرمائی جائے اور بعد میں ان کا کوٹہ فی رکن بڑھا کر 20 لائسنس ماہوار کر دیا جائے تا کہ عوام کو زیادہ سے زیادہ اسلحہ کے لائسنس جاری کر کے عدم تحفظ کی فضا کے احساس کو ختم کیا جا سکے (نعرہ ہائے تحسین) اور اس کے ساتھ ہی میں یہ تجویز بھی پیش کرتا ہوں کہ اسلحہ لائسنس کے حصول کے لئے جو فیس بڑھا دی گئی ہے۔ اس کو کم کر دیا جائے۔ جتنی کہ یہ پہلے مقرر تھی۔ تا کہ عوام کے لئے آسانی پیدا ہو۔ یا تو اسلحہ فیس کو ختم کر دیا جانا چاہیے یا جس قدر پہلے فیس مقرر تھی وہی مقرر کریں اور اس کے علاوہ تھانیدار کی اے۔سی۔آر میں علاقہ مجسٹریٹ کے ریمارکس لکھنے کی تجویز کر رہے تھے تو میری تجویز ہے کہ ہر علاقے کا ایم۔ پی۔اے۔تھانیدار کی اے۔ سی آر ایم۔پی۔اے کے مشورہ سے لکھی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ پولیس اور تھانیدار کے اوپر ایک اور check بن جائے گا جس سے ہمارے مسائل کے حل کرنے میں بڑے آسانی ہوگی۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر — ملک نثار احمد

ملک نثار احمد — جناب سپیکر۔ میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع فراہم کیا اس ایوان میں امن عامہ پر گزشتہ دو روز سے بحث ہو رہی ہے اور بڑی مفید باتیں بڑی اچھی تجاویز سامنے آئی ہیں جس میں خصوصاً پولیس ڈاکہ چوری اور منشیات کا بڑا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں کہ ایک اور زہر ہماری نوجوان نسل کی رگوں میں سرایت کر رہا ہے اور وہ زہر وی۔سی۔آر۔ وی۔سی۔آر ہمارے اس علاقہ میں خصوصی طور پر لاہور کے پسماندہ علاقوں میں اس حد تک چلا گیا ہے۔ کہ ہوٹلوں میں انکی باقاعدہ exhibition ہوتی ہے۔ جس میں انڈین فلمیں اور بلیو پرنٹ چلتے ہیں میں نے اپنے علاقہ کے تھانیدار کو ایک دن اس بات پر مامور کیا کہ آپ ایسے وی۔سی۔آر پکڑیں کہ جس میں انڈین فلمز اور بلیو پرنٹ چلتے ہیں۔ تو انہوں نے وہ وی۔سی۔آر پکڑے اور وہ میرے پاس لائے۔ اور ساتھ ہی ایک لیٹر لائے جس میں ان کو یہ اجازت دی گئی تھی کہ وہ مبلغ 26 روپے فیس دے کر exhibition کریں۔ یہ لیٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈائریکٹر کی طرف سے جاری شدہ تھا۔ میں اس ایوان سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ Cinematograph Act ہے؟ کیا یہ ہمیں بدخوئی کی جگہ پر جیجا جی کہنے پر مجبور کر رہے ہیں؟ یا سلام کی جگہ نمسکار کہنے پر مجبور کر رہے ہیں؟ یہ 26 روپے کے ساتھ ہمارے بچے دو دو روپے لے کر سکول کے لئے نکلتے ہیں اور دو روپے کی ٹکٹ لے کر اس ہوٹل میں بیٹھ جاتے ہیں اور وہاں پر وی۔سی۔آر کے بلیو پرنٹ دیکھتے ہیں اور انڈین فلمز دیکھتے

ماں باپ اس صورت حال سے بڑے سخت تنگ ہیں میں جناب وزیر آبکاری معصولات سے نہایت مودبانہ عرض کروں گا کہ وہ فوری طور پر اس کو بند کریں اور 26 روپے کی جو انہوں نے اس پر لائسنس فیس اور 500 روپے سیکورٹی کو بند کریں تا کہ یہ جو Cultural attack سے ہمارا ملک محفوظ رہے - اس کے ساتھ ہی میں سڑکوں پر حادثات کی طرف آتا ہوں، سڑکوں پر حادثات اس حد تک بڑھ چکے ہیں کہ بے شمار بچے اسی وجہ سے یتیم ہو جاتے ہیں- بے شمار ماؤں کی گود صرف اسلئے اجڑ جاتی ہے کہ سڑکوں پر جو بس بس ویگنیں چلتی ہیں وہ صرف سواری کو اٹھانے کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چالان نہایت معمولی نوعیت کا ہوتا ہے اور اس چالان کے بعد وہ ڈرائیور یا گاڑی کا مالک یا کمپنی کا مالک یا انچارج تھوڑا سا جرمانہ ادا کر کے اتنی قیمتی جانیں ضائع کر دیتے ہیں- میں آپ کی وساطت سے اس ایوان سے یہ التماس کروں گا کہ ایسے قانون نافذ کئے جائیں جس سے نہ صرف یہ کہ اس کو سزا ہو بلکہ اس کمپنی کو بلیک لسٹ کر دیا جائے جو اس مسئلہ کا مناسب حل نہیں ڈھونڈتے

میں گواہوں کے قانون کی طرف آتا ہوں چونکہ میں ایک معمولی سا قانون کا طالب علم بھی ہوں اور وکالت کی پریکٹس کے دوران میں نے محسوس کیا ہے کہ ہمارے جتنے مسائل جتنے فیصلے قانونی پیچیدگیاں ہیں وہ گواہوں میں الجھ کر رہ جاتی ہیں- اور ان کو کسی نہ کسی طریقہ پر مجبور کر دیتے ہیں کہ وہ مجرم اور ملزم جو قتل چوری اور ڈاکہ کے پرچے میں ملوث ہوتے ہیں وہ گواہوں کو کسی نہ کسی صورت میں پٹھا دیتے ہیں- لہذا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ گواہ عدالتوں میں پیش نہیں ہوتے اگر پیش ہوتے ہیں تو ان کا بیانہ کر بدلا ہوا ہوتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ مجرم بری ہو جاتے ہیں- لہذا میں اس معزز ایوان سے استدعا کروں گا کہ اس بات پر بڑے غور و فکر کے ساتھ سوچنا چاہیے اور اگر آپ نے ہمیں جسٹس آف پیس بنا ہی دیا ہے تو ان کو یہ پاورز بھی دینی چاہیں کہ یہ فوراً موقع پر سمری ٹرائل کریں - اول تو یہ خود سزا دے سکتے ہیں- اگر یہ سزا نہ دیں تو کم از کم ان کی سفارشات کو اولیت دی جائے اور انہیں موقع کا اہم ترین گواہ سمجھا جائے

جیسے رانا پھول محمد خان صاحب نے ابھی بڑی خوبصورت بات کی ہے کہ ہمیں آپ نے فی الحال پولیس کا مخبر بنا کر رکھ دیا ہے ہمیں وہ پاورز دیجئے - تاکہ یہ امن عامہ کے مسئلہ پر پورے طریقہ سے حصہ لے سکیں - اور وہ جرائم جو ہمارے سامنے موجود ہیں ان کو روکنے کیلئے انسداد کر سکیں - اس کے ساتھ ساتھ جناب والا جب عدالتوں کا ذکر ہوتا ہے تو یہ درست ہے کہ مالدار لوگوں کیلئے قانون علیحدہ ہے اور غریبوں کیلئے

قانون علحیدہ ہے اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ جو آدمی مال خرچ کرتا ہے وہ فیصلے اپنے مطابق کروا لیتا ہے ۔ لہذا ایسے قانون وضع کیے جائیں جن میں سول ججز اور مجسٹریٹ اگر دو یا تین یا چار فیصلے ایسے کریں جو اپیل سے رد ہو جائیں ان کے خلاف بھی ایکشن لینا چاہیے کہ کیوں ایسے فیصلے کرتے ہیں ۔ کیونکہ دو ضرب دو تو ہمیشہ چار ہوتا ہے ۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ لوئر کورٹ میں ایک کو سزا اور اوپر جاکر وہ بری ہو جائیں یا نیچے وہ بری ہو جائے اور اوپر ان کو سزا ہو جائے ۔ اگر قانون نیچے مجسٹریٹ کے پاس ہے تو بھی وہی ہے ، سول جج کے پاس ہے تب بھی وہی ہے ، سیشن جج اور ڈسٹرکٹ جج کے پاس بھی وہی قانون ہے ، وہی قانون ہائی کورٹ میں بھی ہوتا ہے لیکن تینوں میں مختلف فیصلے اس قانون کے لکھے جاتے ہیں آخر اس کی کیا وجوہات ہیں ۔ اس کی وجوہات کو اگر آپ بغور جائزہ لیں تو اس میں یہ بات بالکل واضح طور پر ثابت ہوگی کہ اس میں پیسے کا بہت بڑا ہاتھ ہے ۔ شکریہ ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔محترمہ ساجدہ بیگم صاحبہ ۔

محترمہ ساجدہ بیگم ۔ جناب سپیکر میں آپ کی ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے امن و عامہ جیسے اہم موضوع پر اظہار خیال کی دعوت دی ۔ امن عامہ زندگی کا ایک ایسا لازمی جز ہے کہ جس کے بغیر معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا ۔ جناب والا جب معاشرے میں معاشی بدحالی ہوگی تو جرائم پروان چڑھیں گے ۔ اور جب جرائم زیادہ ہونگے تو بزور امن عامہ کی صورت حال بھی پیدا ہوگی ۔ جناب سپیکر اب مملکت پاکستان مارشل لا حکومت کی بجائے سول حکومت کی طرف جا رہی ہے اور مارشل لا حکومت ہمارے پاس مہمان ہے ۔

جناب سپیکر ! میں موجودہ صوبائی حکومت کے وزیر اعلی میاں نواز شریف صاحب جو صوبہ پنجاب کے ارکان اسمبلی کی قیادت کر رہے ہیں ۔ حال ہی میں انہوں نے جو احکامات جاری کیے ہیں ، اس سلسلہ میں ، ان کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے منہ زور انتظامیہ اور پولیس افسران کے خلاف کارروائی کی ۔ * * * *

* * * * * * *

وزیر مال (جناب محمد اقبال) ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر ۔

جناب سپیکر میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ محترمہ نے ۔ سی ننکانہ کا نام غلط لے رہی ہیں ، لہذا اسے کارروائی سے کاٹ دیا جائے ۔

* * * * * *

* * * * (بحکم جناب ڈپٹی سپیکر کارروائی حذف کی گئی)

محترمہ ساجدہ بیگم - میں معذرت چاہتی ہوں - بورےوالہ کے اے - سی نہیں بلکہ اے - ایس - پی صاحب تھے اور ننکانہ کے پولیس آفیسر تھے -

جناب والا وزیر اعلیٰ کے ان احکامات کو عوام نے بہت سراہا ہے ، کیونکہ افسران اپنے آپ کو اپنے علاقوں میں حاکم تصور کرتے تھے - اگر وزیر اعلیٰ صاحب ایسے احکامات جاری کرتے رہے تو میں توقع کرتی ہوں کہ ہماری پنجاب کی عوام ان کے ایسے کاموں کو سراہے گی - یہاں پر کافی ارکان اسمبلی نے اصلاح معاشرہ کمیٹیاں اور کرائمز کنٹرول کمیٹیوں کے بارے میں تجاویز پیش کی ہیں - لیکن میں اس مسئلہ پہ یہ تجویز پیش کروں گی کہ سب ڈویژن یا ضلع کی سطح پر جو کرائمز کنٹرول کمیٹیاں ہوتی ہیں وہاں پر اسسٹنٹ کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کی منظور نظر ہوتی ہیں اور کاغذی کارروائی ہوتی رہتی ہے - میری یہ رائے ہے کہ سماجی بہبود کے رجسٹرڈ ادارے میں شامل کیا جائے تاکہ بہتر اور موثر انتظام ہو سکے - میں آخر میں حال ہی میں پیش آنے والے واقعہ کا ذکر کروں گی کہ ہمارے ایک جسٹس آف پیس نے تین ڈرائیوروں کو پکڑا اور پولیس کے حوالے کیا لیکن پولیس نے وہاں اپنی من مانی کی اور ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی ، میں سمجھتی ہوں کہ اگر ارکان اسمبلی کو جسٹس آف پیس کے ایسے اختیارات دیے گئے ہیں تو وہ یہ اختیارات واپس لے لیں اور پولیس کا تشدد بھی بڑی عام بات ہے ، تھانوں میں بغیر لکھنے پڑھنے کے آٹھ آٹھ روز ملزموں کو بٹھائے رکھتے ہیں اور حال ہی میں آپ نے اخبارات میں پڑھا ہوگا کہ ایک شفقت باری انسپکٹر پولیس جو قصور میں رہے اور اپنی تعیناتی کے دوران قصور میں دو آدمیوں کو مارا اور ان کے ورثاء کی یہ حالت دیکھی نہیں جاتی تھی ، لیکن میں یہ نہیں سمجھتی کہ ہائی لیول کی انتقامیہ اس کا ساتھ کیوں دیتی ہے - جب کوئی وفد ڈی - آئی - جی یا آئی - جی کے پاس جاتا ہے تو وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ سنٹیل کیس ہے - میں کہتی ہوں کہ اگر شفقت باری صاحب سینٹل کیس ہیں تو ان کو گھر کیوں نہیں بھجوایا جاتا اور اب اس نے تیسرا قتل لاہور میں کیا ہے - جناب سپیکر میں آپ کی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا -

جناب ڈپٹی سپیکر - چوہدری شفقت عباس صاحب -

جناب شفقت عباس - جناب سپیکر میں آپ کا دلی طور پر مشکور و ممنون ہوں کہ آپ نے اس معزز ایوان میں مجھے بولنے کا موقع فراہم کیا - حالانکہ میں صبح

اس ایوان میں موجود نہیں تھا جب آپ نے میرا نام پکارا اور اب آپ نے مجھے دوبارہ بولنے کا مواقع فراہم کیا ہے۔ جناب سپیکر صوبہ میں امن عامہ کی صورت حال قابل تعریف نہیں ہے، حادثات کی خبریں، اجتماعی قتل کی وارداتیں اور پولیس تشدد کی شکائیتیں بڑھتی جارہی ہیں۔ انسانی زندگی کا تحفظ کم ہوتا جا رہا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ تشدد کے واقعات ساری دنیا میں بڑھ گئے ہیں لیکن پاکستان جہاں پولیس کا نظام بڑا مستحکم تھا اب وہاں بھی امن عامہ کی صورت حال کا بگاڑ سنجیدہ غور و فکر کا تقاضا کرتا ہے۔

جناب والا ایک حکومت کا سب سے بڑا فرض اور اس کی ذمہ داری اس کے شہریوں کی جان کی حفاظت ہوتی ہے اور اگر کوئی حکومت۔

مسز خورشید بیگم - پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب والا وزراء کا کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر - وزراء کا کورم نہیں ہوتا آپ تشریف رکھیں۔

مسز خورشید بیگم - نہیں جناب والا پارلیمانی امور کے وزیر۔

جناب ڈپٹی سپیکر - ہاؤس کا کورم ہوتا ہے ایوان کا کورم نہیں ہوتا۔ آپ تشریف رکھیں۔

مسز خورشید بیگم جناب والا پارلیمانی امور کے وزیر صاحب نے فرمایا تھا کہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر - آپ بیگم صاحبہ تشریف رکھیں - چوہدری صاحب آپ فرمائیں۔

جناب شفقت عباس - جناب والا اس دور حکومت میں پچھلے دنوں راولپنڈی میں جو قیامت صغریٰ برپا ہوئی اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ایک شہری کے جذبات اس سلسلہ میں کیا ہوتے ہیں اور وہ ان چیزوں کا کتنی سختی سے نوٹس لیتا ہے۔

جناب والا راولپنڈی کا واقعہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے وہ ہمارے تمام محکمہ پولیس کے لئے ایک چیلنج بنا ہوا ہے اور پولیس اس مسئلہ پر ایک قدم بھی پیش رفت نہیں کر سکی اور حالات جوں کے توں ہیں - جناب والا امن عامہ قائم کرنا کسی ادارہ کا تنہا مسئلہ نہیں اس میں کئی عوامل کار فرما ہیں، صحت مند اقتصادی، معاشرتی اور سیاسی زندگی ہی میں امن عامہ آسودگی اور فروغ پاتی ہے جناب والا اسلام نے ہمیں ایک صحتمند ضابطہ حیات عطا کیا ہے ہم اپنی سوسائٹی میں خیر کو نسبتاً آسانی سے بروئے کار لا سکتے

ہیں ۔ اس لئے جتنی جلد ممکن ہو سکے ہمیں اسلامی قانون نافذ کر دینا چاہیئے۔ جناب والا محکمہ پولیس کو قانون نافذ کرنے اور امن عامہ قائم کرنے والے اداروں میں بنیادی اہمیت حاصل ہے لیکن محکمہ پولیس کی حالت یہ ہے کہ جرائم کو روکنے کی بجائے ان میں اضافہ کا سبب بن رہی ہے اس کی کئی وجوہات ہیں ۔

پہلے نمبر پر پولیس کو وہ بنیادی سہولتیں میسر نہیں کی گئی کہ جن کی وجہ سے وہ آگے آسانی سے کام کر سکے اور اپنے فرائض بااحسن و خوبی سر انجام دے سکیں ۔ پہلا مسئلہ ان کی تنخواہ کا ہے کہ ان کو وہ صحیح تنخواہ نہیں مل رہی کہ جس کی وجہ سے وہ اپنے بیوی اور بچوں کا آسانی سے پیٹ پال سکیں اور وہ ذریعہ معاش سے آزاد ہو جائیں ۔ دوسرا مسئلہ تھانوں کا ہے ان کی صورت حال جو ہے وہ بہت زیادہ خراب ہے وہاں جو ماحول انہیں مہیا کیا جاتا ہے ان میں تو وہ تخریب کاری کے متعلق ہی سوچ سکتے ہیں اصلاح کے متعلق نہیں سوچ سکتے جناب والا ہمارا تعلق دیہات سے ہے اس لئے دیہات میں جو عوام کی Problems ہیں وہ ہمارے نوٹس میں ہیں دیہات میں چوری قتل اور ڈکیتی اور رشوت کا بازار گرم ہو چکا ہے۔ لوگ مزدور جو دن بھر کھیتوں میں کام کرتے ہیں رات کو وہ اپنی بھینسوں کے زنجیر پکڑ کر جاگتے ہوئے ہوتے ہیں ۔ اگر ان بیچاروں کی صبح مشقت کی وجہ سے تھوڑی سی آنکھ لگ جائے تو انہیں اس وقت پتہ چلتا ہے کہ جب زنجیر چور کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور جانور کی دم ان کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ لیکن وہ اپنے جانور کی اس وقت حفاظت نہیں کر سکتے ۔

رانا پھول محمد خاں ۔ وہاں پر پارلیمنٹری سیکرٹریوں کو بھیج دیں۔

قہقہہ

چوہدری محمد صدیق سالار۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔ میں آپ کی وساطت سے معزز ایوان کے ممبران سے درخواست کروں گا کہ آپ کا تنقید کا حق ضرور ہے اور آپ کریں مگر اس طرح panic کیوں پنجاب میں بنا ہے کہ لوگ آپ کی تقریر سن کر اخبارات کی سرخیاں پڑھ کر کہیں یہی نہ سمجھ لیں کہ واقعی یہاں اتنا کچھ ہو رہا ہے جیسا کہ ہتھوڑا گروپ کی بات ہوئی ہے۔ ہتھوڑا گروپ کا وجود ہی نہیں ہے۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر آپ تشریف رکھیں۔

رانا پھول محمد خاں ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر ۔ جناب والا کمیرہ والے حضرات سے یہ درخواست کروں گا کہ ویوھیکل پارلیمنٹری سیکرٹری کی فوٹو نہ چھاپیں۔

جناب شفقت عباس ۔ ہم تو دیوھیکل سے نہیں ڈرتے جی ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ جی فرمائیے شفقت عباس صاحب ۔

جناب شفقت عباس صاحب - مجھے اب تک یہ پتہ نہیں چلا کہ یہ جو سرکاری ارکان اسمبلی ہیں یہ ہماری ہر بات کا غلط مطلب کیوں لیتے ہیں جب ہم ہاؤس میں کوئی بات بھی کرتے ہیں یہ بلا وجہ اس پر تنقید شروع کر دیتے ہیں کہیں اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ یہ ہمارا ٹائم ضائع کرنا چاہتے ہیں کہ ہم آواز کو ہاؤس میں بلند نہ کر سکیں -

جناب ڈپٹی سپیکر - جی آپ فرمائیں۔

جناب شفقت عباس۔ جناب والا چوروں نے دیہات کے لوگوں کا ناک میں دم کر رکھا ہے اس کی سب سے بڑی کمزوری کی وجہ پولیس ہے کیونکہ وہ رات صحیح گشت نہیں کرتی اور چوروں کے ساتھ اس نے ساز بازی ہوتی ہے۔ اس وقت میں ایک بڑے واقعہ کا ذکر کرتا ہوں چھوٹے واقعات تو روزانہ کا معمول ہیں۔ کہ جب چیف منسٹر صاحب دیپالپور میں دورہ پر تشریف لے گئے تو وہ بھی دیہات میں چوروں کی دسترس سے محفوظ نہ رہ سکے اور پولیس کا کردار اب تک ان کی گھڑی برآمد نہیں کر سکی

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا چوری کے بعد مسئلہ رشوت کا ہے اس وقت ان تمام برائیوں کی جڑ ہے لوگوں کو انصاف مہیا نہیں کیا جاتا - جناب میں اختصار سے کام لوں گا میرا جو وقت ضائع ہوا ہے اس کو بھی مد نظر رکھیں -

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جناب ذرا مختصر فرمائیں۔

جناب شفقت عباس - جناب والا رشوت کے ضمن میں یہ جو میں نے پہلے تمام چوری ڈکیتی اور قتل کا ذکر کیا ہے یہ تمام جرائم اسی وجہ سے ہو رہے ہیں کیوں کہ جب لوگ جرم کرتے ہیں تو ان کے ذہن میں یہ بات ہوتی ہے کہ ہم رشوت دے کر بچ جائیں گے اگر انہیں اس بات کا یقین ہو جائے کہ ہم جو جرم کریں گے اس کی سزا سے نہیں بچ سکیں گے تو یہاں کبھی نہیں پیدا ہوتا کہ کوئی جرم ہو اگر ہو گا بھی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ کوئی جرم ہو اگر ہو گا بھی تو 99 فی صد جرائم میں کمی آجائے گی اب لوگوں کو انصاف حاصل کرنا نہیں بلکہ خریدنا ہے آج ہمارے صوبہ کی پوزیشن یہ ہو چکی ہے کہ آپ رشوت کے بغیر کوئی کام نہیں کروا سکتے۔ آپ جائز کام کے لئے بھی بڑی سے بڑی سفارش کروا لیں لیکن رشوت کے سہارے کے بغیر آپ کا کوئی مقصد حل نہیں ہوگا - میری اس بارے میں گزارش ہے کہ رشوت کے خاتمہ کے لئے ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔ جب کسی آدمی سے رشوت حاصل کی جائے تو وہ صوبائی ممبران کی کمیٹی سے رابطہ قائم کرے اور اس کے بعد کمیٹی متعلقہ افسر کا محاسبہ

کرے۔ اور اس بارے میں وہ کمیٹی جو بھی رپورٹ دے اس پر سختی سے عمل کروایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر — تشریف رکھیے جناب جلال الدین لاہکو صاحب۔

آوازیں۔ وہ نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر— سجاد احمد چیمہ صاحب۔

جناب سجاد احمد چیمہ —جناب سپیکر میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا ہے ورنہ میرا تو یہ خیال تھا کہ ممکن ہے جس طرح پہلے ہوتا رہا ہے کہ شاید پچھلے پندرہ بیس پر آپ کی نظر نہ پڑے اور آج مجھے موقع نہ مل سکے۔ جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت انسان کے بنیادی حقوق میں شامل ہے کہ ان کی حفاظت کی جائے اور اسلامک ویلفیئر سٹیٹ کا جو Concept ہے اس میں بھی یہی شامل ہے کہ ہر شخص کی جان اس کی عزت اس کے مال کی حفاظت کی جائے۔ فقہائے اسلام کا یہ قول بہت اہم ہے جس کا ذکر انہوں نے دافع مفاسد میں کیا ہے یہی مفاسد کی بیخ کنی کی جانی چاہیئے۔ اور یہ اتنی اہم ہے کہ حصول منافع سے بھی زیادہ بہتر ہے جناب سپیکر اس ملک میں اس صوبہ میں امن عامہ کی صورتحال سب کے سامنے ہے آج بیشتر ارکان ایوان میں اس وجہ سے لیٹ پہنچے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ نیابت میں مصروف تھے کہ وہ اپنے علاقہ میں امن عامہ کی صورت حال کو ٹھیک کر سکیں وہ دو دن کے لئے وہاں گئے تھے لیکن انہیں تین دن اور چار دن وہاں گزارنے پڑ گئے۔ کچہری میں تھانہ میں ہر جگہ پر رشوت اور بد عنوانی کی انتہا ہو چکی ہے۔ رشوت جہاں دو سال پہلے نہیں تھی آج وہاں زوروں پر ہے اور ہمیں خدشہ ہے کہ جو کام آج رشوت کے بغیر ہو سکتے ہیں ممکن ہے کل ان کے لئے بھی رشوت لازمی ہو جائے اور رشوت کے بغیر وہ بھی حل نہ ہو سکیں۔ نفاذ شریعت اور قیام نظام مصطفیٰ کے بارے میں صدر مملکت بھی اپنی بے بسی کا اظہار کر چکے ہیں کہ ہمیں اس میں وہ کامیابی حاصل نہیں ہوئی جو کہ ہونی چاہیئے تھی وہ اپنی تمام کوششوں اور مساعی جمیلہ کے باوجود جرائم کی روک تھام پر قابو نہیں پا سکے امن عامہ کی صورت حال روز بروز خراب سے خراب تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ قتل ڈاکے۔ اغوا اور اس قسم کے دیگر سنگین جرائم میں پچھلے پانچ سالوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ مارشل لاء کے باوجود جرائم میں کمی واقعہ نہیں ہو سکتی اور بد قسمتی سے پاکستان کے ہر محکمہ میں اس کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے ہر نوعیت

کے جرائم ہر قسم کے جرائم میں روز بروز اضافہ ہمارے لئے تشویش کا باعث ہے۔

(اس موقعہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

اس نام نہاد تہذیب و ترقی کے دور میں اس روشنی کے دور میں خصوصیت سے اس سکڑتی ہوئی اور سمٹی ہوئی دنیا میں جہاں وقت اور فاصلے سمٹ رہے ہیں۔ جرائم میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ پیشہ ور قاتل اور ڈاکو منظم گروہوں کی صورت میں ایک ملک سے دوسرے ملک پر اور بین الاقوامی سطح پر اپنے گروہ منظم کر رکھے ہیں۔ اور وہ ایک ملک میں بیٹھ کر دوسرے ملک کی امن عامہ کی صورت حال میں دخل اندازی کرتے ہیں۔ ان سے نپٹنے کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکے۔ ہماری وہی دقیانوسی خیالات پر مبنی پولیس ان پڑھ لوگوں کے لئے کافی ہے لیکن منظم اور بین الاقوامی گروہوں کے مقابلہ کے لئے ناکافی ہے۔ نہ ان کے پاس وسائل ہیں اور نہ ان کے پاس ٹرانسپورٹ، نہ وہ جدید آلات سے لیس ہیں کہ جن کو بروئے کار لاتے ہوئے ان جدید تقاضوں پر پورا اتر سکیں۔

جناب سپیکر ہم سب اسی معاشرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک بھائی اگر اسمبلی کا رکن منتخب ہو گیا ہے تو دوسرا بھائی پولیس میں ہے یا فوج میں یا عدلیہ کا رکن ہے جناب سپیکر اس ضمن میں عرض کروں گا کہ اس معاشرہ کی بہتری کے لئے، اس کی اصلاح کے لئے اگر ہم خود یہ فیصلہ کر لیں، یہ عہد کر لیں کہ آج کے بعد ہم اپنے اپنے حلقہ نیابت میں کسی ظالم کا ساتھ نہیں دیں گے ہر مظلوم کا ہم ساتھ دیں گے حق کی بات پر ہم ڈٹے رہیں گے اور بے شک اس نے ہمیں ووٹ ہی کیوں نہ دیئے ہوں ہم حق بات کو حق کہیں گے اور مظلوم کا ہم ساتھ دیں گے۔ میرا خیال ہے اگر اس عہد کے بعد ہم اس عہد کو لے کر چل پڑیں اور مظلوم لوگوں کا ساتھ دیں تو ممکن ہے ہم کچھ مدد کر سکیں۔ اور مظلوم لوگوں کی داد رسی میں اپنے تعاون سے ان کی مدد کر سکیں اور ظالموں کو بے شک وہ ہمارے ووٹر ہی کیوں نہ ہوں ہم ان کو اس سے باز رکھ سکیں۔

جناب سپیکر۔ نفاذ شریعت کی ناکامی کی وجہ بھی ہماری کوششوں میں کوتاہی تھی۔ تو اگر ہم عہد کر لیں تمام ارکان اسمبلی نظام اسلام کو رکھتے ہوئے اپنے اپنے حلقہ میں کوشش کریں گے کہ ہم اسلام کے تقاضوں کے مطابق کام کریں۔ وہ اس بات کو رد کردیں کہ اس شخص نے ہمیں ووٹ دیا تھا یا یہ ہمارا سپورٹر تھا۔ حق کو حق جانتے ہوئے ظالم کو سزا دلوانے میں معاشرے کی مدد کریں۔ اپنے تعاون کو مظلوموں کے ساتھ شامل کریں۔

جناب سپیکر ایک غریب شخص اس بات سے بالکل دلچسپی نہیں رکھتا کہ

ملک کے معاشی حالات کیا ہیں ملک کا سیاسی نظام کیا ہے ۔ اس کو اپنی جان ومال اور عزت کی ہر وقت فکر رہتی ہے اگر جان و مال اور عزت محفوظ نہ ہو تو یہ سارے سیاسی نظام یہ سارے معاشی نظام کسی کام کے نہیں ہیں ۔ دیہاتوں کے اندر بیلوں اور دوسرے مال مویشی اور جانوروں کی چوریوں میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے ۔ اس کے بہت برے نتائج برآمد ہو رہے ہیں ۔ لوگوں کا اعتماد اٹھ گیا ہے۔ وہ پولیس کی ہر بات کو حکمرانوں کی ایڈمنسٹریشن کی ہر بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ۔ انہیں تو صرف ایک کام چاہئے وہ اپنی حفاظت چاہتے ہیں ۔ اپنے جان و مال اور اپنی عزت کی حفاظت چاہتے ہیں ۔

جناب سپیکر ! منشیات کا استعمال تعلیمی اداروں میں بڑھتا چلا جا رہا ہے اس کے نتائج ہمارے سامنے پہنچ رہے ہیں ۔ ہوسٹلوں کے اندر منظم گروہ موجود ہیں ۔ جو طالبعلموں کو بہت سستی قیمت پر منشیات فراہم کر رہے ہیں۔ جو اس ملک کے لئے اس قوم کے لئے تعلیمی اداروں کے لئے بہت تباہ کن ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اگر اس کو بروقت نہ روکا گیا تو ممکن ہے یہ بہت زیادہ پھیل جائے اور آئندہ چند سالوں میں کوئی گھرانہ بھی محفوظ نہ رہ سکے ۔ جناب سپیکر میری رائے ہے کہ حکومت منشیات کے کنٹرول کے سلسلہ میں ان لوگوں کو عبرت ناک سزائیں دے جو لوگوں کو ایک طرح سے مارنے پر تلے ہوئے ہیں وہ اپنے معاشی فائدے کی خاطر لوگوں کی جانوں کی پرواہ نہیں کرتے

جناب سپیکر اگر منشیات کے استعمال کو بروقت نہ روکا گیا تو ممکن ہے آئندہ تین چار سال میں یہ ہر جگہ ہر تحصیل میں جہاں لوگ ناواقف ہیں وہاں پر یہ وبا پہنچ جائے ۔ جناب سپیکر اسی کے ساتھ ہی میں اجازت چاہتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ جناب مہدی خان صاحب ۔

جناب مہدی خان صاحب ۔ جناب سپیکر میں آپ کا بڑا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا ہے ۔ میں بڑے غور سے تمام دوستوں کی تقاریر سنتا رہا۔ بہت اچھی تجاویز ہیں لیکن اس سلسلہ میں میں یہ عرض کروں گا کہ جب کوئی چیز صلاح یا بہتری کے لئے مفید ہو وہ اسی وقت ممکن ہوتی ہے جب وہ اپنی متوازی حالت میں موجود ہو ۔ اس کے لئے تجاویز اور مشورے کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں ۔ مگر جب کوئی چیز غیر متوازی سمت میں چلی جائے تو جناب والا میں اپنے بھائیوں سے بھی اور آپ سے بھی عرض کروں گا کہ اس وقت تجاویز اور مشورے کارگر ثابت نہیں ہوتے ۔ اس کی مثال میں یہ کہ اگر کوئی بیماری جب شروع ہوتی ہے تو شروع میں وہ معمولی سے علاج سے ختم

ہو جاتی ہے لیکن جب بیماری حد سے بڑھ جائے یا کینسر ہو جائے تو جناب والا اے۔ پی۔سی۔ کی گولیوں سے ٹھیک نہیں ہوتی جس جگہ پر کینسر ہوگا اس کو کاٹنا ہی پڑے گا۔ تو میں اپنے بھائیوں سے یہ گذارش کرتا ہوں کہ یہاں ہم سب کا مقصد ایک ہی ہے کہ ملک میں امن عامہ کی صورت حال دن بدن بد تر ہوتی جا رہی ہے۔ ہم سبھی اس کا کوئی بہتر حل تلاش کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ اور اس کے لئے اپنی تجاویز دے رہے ہیں اس کے لئے ہمیں ایک بہت بڑے آپریشن کی ضرورت ہے۔ جب تک وہ ہم نہیں کریں گے اسی طرح اسمبلیوں میں تقریریں ہوتی رہیں گی۔ کل بھی ہوئیں اور ہوتی رہیں گی۔ لیکن یقین کریں کہ ان سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ تین دن سے تقاریر ہو رہی ہیں۔ جو موضوع زیر بحث ہے وہ امن عامہ ہے۔ جناب کون نہیں جانتا۔ کس کو ہم سنا رہے ہیں۔ حکومت کو سنا رہے ہیں، سپیکر صاحب کو سنا رہے ہیں، یا اپنے بیوروکریٹس کو سنا رہے ہیں۔ یہ تو سبھی جانتے ہیں ملک میں امن عامہ کی صورت حال خراب ہے اور جس سے میں نے کبھی بات کی ہے انتظامیہ کے بڑے افسروں سے جب کبھی بات ہوئی ہے تو انہوں نے بھی یہی کہا ہے۔ کہ ملک کا نظام صحیح نہیں ہے۔ ایک سے نہیں سینکڑوں سے باتیں کی ہیں تو سبھی نے یہی کہا کہ ملک کا نظام صحیح نہیں ہے۔ اس کے نظام کو درست کرو۔ جناب والا بات آج بھی ہوئی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ اچھی اچھی تقاریر بھی ہوئیں۔ تجاویز بھی پیش ہوئی لیکن افسوس اس بات پر ہے کہ میرے کسی دوست نے اس نظام کی نشاندہی نہیں کی جس کے ذریعے یہ چیزیں ختم ہو سکتی ہیں۔ تو میری جناب والا یہ اپنی سے میں یہ نہیں کہتا۔ جیسے کے اقبال نے کہا ہے۔

اقبال بڑا اپدیشک ہے من باتوں میں موہ لیتا ہے
گفتار کا غازی بن تو گیا کردار کا غازی بن نہ سکا

تو میں کہتا ہوں یہاں پہ عملی طور پر کام ہونا چاہیے۔ آج ہمارا معاشرہ سخت تباہی اور بربادی ہے۔ چاروں طرف تباہی مچی ہوئی ہے۔ میری سمجھ میں یہ تجاویز اس کا حل نہیں ہیں تاوقتیکہ کوئی بہت بڑا انقلابی کام نہ کیا جائے۔ تو اس لئے میں عرض کروں گا کہ اس ملک کو حاصل کرنے کے لیے ہمارے لاکھوں کروڑوں آدمیوں نے اپنی جانیں قربان کیں۔ یہ قربانیاں اس خطے کو حاصل کرنے کے لیے تھیں مگر افسوس کہ اتنی قربانیاں دینے کے باوجود ہم اپنے اس اسلامی مقاصد کو حاصل نہیں کر سکے۔ آٹھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ یہ دور مارشل لاء کا تھا۔ اور آٹھ سال سے ہم یہ سنتے آئے ہیں کہ ہم اسلامی نظام نافذ کریں گے۔ میری سمجھ میں یہ مسئلہ نہیں آتا کہ جب اسلامی نظام ہمارے پاس موجود ہے تمام شاملہ حیات موجود ہے تو پھر لانا

کہاں سے ہے ۔ کہاں سے لانا ہے ۔ اس کے لانے میں دقت کیا ہے ۔ اور سب سے زیادہ افسوس مجھے اس بات کا ہوا ہے کہ اسلامی نظام کے لانے کا چرچا تو پریس، ریڈیو، ٹیلیویژن اور اسمبلی میں بھی بہت ہوتا ہے لیکن عملی طور پر کچھ کام نہیں کیا گیا ۔ جہاں وہ لاگو تھا بنکوں کا اسلامی نظام ۔ بنکوں میں اسلامی نظام رائج کرنے کی کیا ضرورت تھی ۔ آپ اخبارات دیکھیں ہر روز سینکڑوں ہزاروں قتل ہوتے ہیں ، ڈکیتی کی وارداتیں ہوتی ہیں ۔ پہلا مسئلہ تو تھا کہ اگر اسلامی قوانین لانے تھے تو وہ ڈکیتی اور قتل پہ لاتے ۔

مجھے افسوس تو اس بات پر ہوا ہے کہ اسلامی نظام کے لانے کا بہت چرچا ریڈیو میں ، ٹیلیویژن میں اور پریس اور اسمبلی میں بھی کیا گیا ہے ۔ لیکن عملی طور پر کچھ کام نہیں کیا گیا لیکن جن پر اسلامی نظام کا اطلاق ہوا وہ بینک ہیں ۔ کیا ضرورت تھی بینکوں پر اسلامی نظام لاگو کرنے کی روز مرہ کے اخبارات میں دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ ہر روز سینکڑوں افراد قتل ہوتے ہیں ، ڈکیتیاں ہوتی ہیں ۔ سب سے یہ مسائل کہ اگر اسلامی قوانین لانے ہی تھے تو سب سے پہلے ڈکیتیوں اور قتل و غارت پر لاتے ۔ قتل اگر پھالیہ میں ہوتا ہے تو اس کی سماعت ہائیکورٹ میں ہوتی ہے ۔ اس سلسلہ میں یہ عرض کروں گا کہ میں بھی خود ایک قتل کے کیس میں تین سال کے لیئے پھنسا تھا اور تین سال میں بھی جیل میں رہا ہوں ۔ میں بے گناہ تھا یقین کریں اس دوران میں ہر قیدی کے پاس فرداً فرداً گیا جو اس قسم کے قتل کے مقدمات میں ملوث ہوئے تھے میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ 75 فیصد لوگ جو پھانسی کے پھندے پر چڑھے بے گناہ تھے ۔ کیونکہ آخری وقت میں ہر آدمی بات سیدھی کر دیتا ہے تو آخری ملاقات پر میں جاتا تو وہ لوگ صاف بات بتا دیتے ۔ آپ ایسے لوگوں کے تعلق کیا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جنہوں نے انہیں جھوٹے مقدمات میں ملوث کیا ہے کہ وہ اس ملک اور قوم کے خیر خواہ اور محب وطن ہوں گے ؟ اس ملک نے انہیں کیا دیا ہے وہ بے گناہ لوگ پھانسی پر چڑھ گئے 95 فیصد اور بے گناہ تھے وہ عمر قید ہوئے تو یہ نظام انتہائی پیچیدہ ہے ایسے تیار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تو کل کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر کوئی قتل ہوتا ہے تو یہ کیس ہمارے پاس برائے تفتیش نہیں ہے کہ قتل کیوں ہوا کیسے ہوا کس لئے ہوا۔ مگر جناب صرف پانچ منٹ میں ہم یہ تفتیش کر سکتے ہیں کہ فلاں جگہ پر قتل ہوا کس مقصد کے لئے ہوا تو اس کا حل ہمارے پاس ہے اس وقت اس قتل کا فیصلہ کر دیں۔ کوئی ضرورت نہیں ہمیں قانون کی ہائی کورٹ میں جانے کی سپریم کورٹ میں جانے

کی ۔ تو یہ جناب فرسودہ نظام ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ اب بھی ہم انگریزوں کے اس نظام سے آزاد نہیں ہوئے اور ہم اب بھی اپنے آپ کو غلام سمجھتے ہیں۔ عوام آپکے کالے قوانین کے غلام ہیں جس کی وجہ سے کسی آدمی کو کوئی فرصت نہیں ہے چین نہیں ہے سکون نہیں ہے ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم ایسے ہی تقریریں کرتے چلے جائیں گے تو اس سے لوگوں کی تکالیف میں کمی نہیں ہوگی جیسا کہ ایک مفکر نے کہا ہے کہ لوگ سڑکوں پہ کیوں آتے ہیں مجھے افسوس ہے کہ یہ آج سے سو (۱۰۰) سال پہلے کیوں نہ آئے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ لوگوں کو تکالیف برداشت کرتے ہوئے ایک سو سال گزر گئے تکلیفیں برداشت کرتے ہوئے ایک صدی گزر گئی سو سال تک وہ تکلیفیں ہی برداشت کرتے رہے اور ان کا معاشرہ غیر متوازی ہو گیا۔ ناگہاں وہ حکومت کے خلاف سڑکوں پر آ گئے۔ اس نے کہا مجھے افسوس ہے کہ اتنی دیر تک ان لوگوں نے تکلیفیں کیوں برداشت کیں اور اب یہ کس چیز کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جناب والا میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ یہ جو نئی اسمبلیاں بنی ہیں ان پر لوگوں کو بہت زیادہ توقعات ہیں کہ ہمارے ممبر صاحب اسمبلی میں جا کر ہمارے لئے ہماری قوم کے لئے کوئی بہتر کام کریں گے تو ان کے لئے جو سب سے اچھا اور بہتر کام ہے کہ وہ امن عامہ کی راہ کو ملک میں ہموار کریں یہی ان کا پہلا فرض ہے ۔ لیکن جو ملک امن عامہ قائم نہیں رکھ سکتی اسے حکومت کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہونا چاہئے۔ آپ خود اس بات کا اندازہ لگا لیں کہ آپ کے ملک میں کتنے جرائم روزانہ ہوتے رہتے ہیں ۔ اور ان پر آپ نے قابو کیسے پانا ہے۔

آپ والا آٹھ کروڑ آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے جس سے پوچھو گے وہ یہ کہے گا کہ ہمیں اسلامی قوانین چاہئیں ہمیں اسلام چاہئے ۔ اگر اسلام قوم چاہتی ہے آپ چاہتے ہیں اور صدر مملکت بھی چاہتے ہیں تو پھر کون ہے جو اسلامی نظام کو نہیں چاہتا ۔ ہمیں بتایا جائے کہ اس میں رکاوٹ ڈالنے والا کون ہے۔ ہمیں ایسے ہی بیوقوف نہ بنایا جائے کہ جناب ہم اسلامی قوانین نافذ کر رہے ہیں ۔ جناب میری ہاؤس سے پر زور اپیل ہے کہ عملی طور پر کوئی کام کیا جائے اور زبانی زبانی محض تجاویز سے ہی کوئی کام یا کوئی مسئلہ حل نہیں ہوگا ۔ ہم اب مل کر بیٹھے ہیں اور مسائل کو حل کرنے کیلئے بیٹھے ہیں۔ یا تو پھر آپ ہمیں یہ کہہ دیجئے کہ یہ اسمبلی کچھ نہیں کر سکتی تو پھر یہاں پر تقاریر کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور اگر یہ اسمبلی کر سکتی ہے تو یہ جناب والا اس بات کا اعلان کریں کہ یہ اسمبلی بااختیار ہے ہم اس بات کے منتظر ہیں کہ یہ اسمبلی یہ حکومت کب انقلابی اصلاحات نافذ کرنے کا اعلان کرتی ہے اگر نہیں کرتی تو پھر پرانا طریقہ ہے آپ اسمبلیوں میں

آئیں گیں ماریں اور ٹی اے ڈی اے لیا اور گھر کو چلے گئے۔ ملک کو معاشرے کو قوم کو اس سے قطعاً کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ مہربانی جناب بہت شکریہ۔

جناب سپیکر۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب بیان فرمائیں گے۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود۔جہاں تک امن عامہ کا تعلق ہے یہ سبھی تسلیم کر چکے ہیں کہ حالات ابتر سے ابتر ہو رہے ہیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ جب تک رشوت کا سفارش کا اور طرف داری کا قلع قمع نہیں کیا جائیگا آپ اس کا ازالہ نہیں کر سکتے۔ مجھے یقین ہے بلکہ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر حکومت اور اس ایوان کے ممبران ان جرائم پیشہ لوگوں کا خاتمہ کرنا چاہیں اور آپس میں ہمارا تعاون ہو اور چند مقتدر ہستیاں جو شہروں میں اور دیہات میں بستی ہیں ان کا تعاون حاصل ہو تو ہم نوے (۹۰) فیصدی جرائم پر قابو پاسکتے ہیں۔ لیکن اکثر و بیشتر یہ دیکھا گیا ہے کہ ۹۰ فیصد جرائم میں پولیس خود ملوث ہوتی ہے پولیس کے ملوث ہوئے بغیر جرائم علاقے میں ناممکن ہیں اور وہ محض اس لئے ہوتی ہے کہ ان کے لئے رشوت کا سامان تیار ہوتا ہے * * * * * * چالان ٹھیک نہیں ہوتے اس لئے میں گزارش کروں گا گو کہ یہ بحث اتنی effective نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس اسمبلی کو پورے اختیارات حاصل نہیں ہیں۔ جو انشاءاللہ صدر مملکت کی فراخدلی کی وجہ سے یکجہتی اور اتفاق کی وجہ سے جو ترامیم نیشنل اسمبلی میں آپ کے دستور میں ہوئی ہیں ان پر عملدرآمد انشاءاللہ دسمبر میں ہوگا۔ تب آپکی حکومت بھی با اختیار ہوگی آپ بھی با اختیار ہوں گے۔ اس وقت آپ موثر اقدام اٹھا سکیں گے۔ جیسا کہ میرے پیش رو مقرر نے کہا ہے کہ اس وقت تو محض تقریروں والا مسئلہ ہے اس وقت ہمارے اختیارات میں کچھ نہیں ہیں ہم زیادہ بحث میں نہیں پڑنا چاہتے کیونکہ نہ ہمارے وزیروں کو اختیارات ہیں نہ ہی ہمارے ممبران کو اختیارات ہیں انشاءاللہ دسمبر کے بعد جب مارشل لاء اٹھے گا یہ اسمبلی بااختیار ہوگی حکومت با اختیار ہوگی جو ہمیں جواب دہ ہوگی اس وقت ہم اقدام کرسکیں گے اور یہ جو کرپشن کا معاملہ ہے اس کیلئے لازمی جزو ایک ہے کہ آدمی خود کرپٹ نہ ہو تو وہی کرپشن روک سکتا ہے آدمی خود غرض مند نہ ہو وہ کرپشن روک سکتا ہے جو امیر کی حیثیت رکھتا ہو وہ کرپشن روک سکتا ہے جو صاحب غرض ہے اس سے کرپشن نہیں رک سکتی اسی طرح ناجائز Protection سے کچھ لوگ چالان میں مرتکب ہوتے ہیں مگر وہ سفارشیں لے آتے ہیں وہ بڑے لیڈروں کی protection لے لیتے ہیں اس سے وہ اپنے جرائم سے بچ نکلتے ہیں۔ اگر ہم تہیہ کرلیں کہ ہم نے اپنے معاشرے کو پاک کرنا ہے تو آپ لاہور کی مثال لے لیں راولپنڈی کی مثال لے لیں اب سنا ہے کہ ہتھوڑا گروپ تیار ہو گیا ہے وہ لوگوں کے سر کچلتا پھرتا ہے لاہور میں

** * (بحکم جناب سپیکر الفاظ حذف کئے گئے)

قتل وغارت ہوتا ہے محلے میں اکثریت شرفا کی ہوتی ہے اگر آپ اکثریت کو اعتماد میں لیں اور ایک محلہ کمیٹی بنادیں ایم پی ایز کو شامل کر لیں اور انہیں کہیں کہ وہ اپنے بچوں کی نگہداشت کریں اور ان کو جرائم سے باز رکھیں تو پھر دیکھیں کہ جرائم کیسے ہوتے ہیں اور پولیس اگر ساتھ دے پولیس اگر بروئے ایمان لوگوں کا تحفظ کرنا چاہے تو جرائم کا ارتکاب ہو ہی نہیں سکتا۔

میں اپنی تعریف نہیں کرتا ہمارے ہاں بھی ایک مثال تھی—سوات میں بھی مرج me go ہونے سے پہلے بھی ایک رواج تھا — کہ اگر کسی کی گائے بھینس — گھوڑا چوری ہو تو وہ والی سوات کے ڈیری فارم سے یا اصطبل سے اپنا جانور لے جا سکتا تھا — والی سوات یعنی چور تھا — ہمارے ہاں اب تک یہی اصول ہے—ہمارے علاقے میں اگر کسی کا بیل چوری ہو—کسی کی گائے چوری ہو—کسی کا گھوڑا چوری ہو وہ ہمارے اصطبل سے ہماری ڈیری فارم سے لے جائے—ہم جانیں چور جانے۔ اگر سب یہی چیز اپنا لیں میں دیکھوں گا کہ یہاں کیسے جرائم ہو سکتے ہیں—کیونکہ شرفا کی اکثریت ہے اور جو عاشق ہو گئے ہیں ان کی اقلیت ہے۔

جناب والا جہاں تک ایگزیکٹو کا تعلق ہے مارشل لاء کے باوجود جو بددیانتی جڑیں پکڑ چکی ہے اسکو اکھاڑنے کیلئے بہت بڑے اقدام کی ضرورت ہے۔ انشاءاللہ وہ وقت آجائیگا جب ایماندار لوگ یہ تہیہ کر لیں گے کہ ہم نے ان کا قلع قمع کرنا ہے—ہم نے سکریننگ کرنی ہے — آپ پولیس آفیسر کی سکریننگ کریں — ایک کمیٹی بنائیں — میرا خیال ہے امن و امان کی ہاؤس کی کمیٹی بن گئی ہو گی—ان کا فرض ہے کہ وہ سکریننگ کرے اور جو بدنام پولیس افسر ہیں وہ ہمیں معلوم ہیں—جو دیانتدار ہیں وہ بھی ہمیں معلوم ہیں اگر آپ سکریننگ کے ذریعہ ایگزیکٹو اور پولیس کو پاک کر دیں تو پھر آپ دیکھیں کہ کیسے اس سے نتیجے صحیح برآمد نہیں ہوتے—

جناب والا دوسری پرابلم educated unemployed کی ہے—تعلیم تو آپ دیتے ہیں مگر روزگار مہیا نہیں ہوتے ہیں۔ وہ بچارے کیا کریں—وہ ان جرائم میں ملوث ہو جاتے ہیں — میں آپکو ایک مثال دیتا ہوں جیسے ایک وقوعہ ہوا —سب انسپکٹر کیا—اسسٹنٹ انسپکٹر کیا—ایک انسپیکشن ٹیم تھی—اس میں کچھ سیاستدان بھی تھے جب یہ ٹیم تھانے پہنچی تو اس کو بتایا گیا کہ تھانیدار اور اسسٹنٹ سب انسپکٹر دورے پر گئے ہوئے ہیں۔ کچھ دیر انہوں نے انتظار کی — دو آدمی پکڑ کر لائے گئے ان کے بھیس بدلے ہوئے تھے۔ جب ان کا بھیس اٹھایا گیا وہ سب انسپکٹر اور اسسٹنٹ سب انسپکٹر تھے جب ایسے واقعات ملک میں ہو رہے ہیں اس میں آپکو فعال حکومت چاہئے — اس

میں بے داغ حکومت چاہئے—اس میں روزمرہ تحقیقات کی ضرورت ہے—اس میں سکریننگ کی ضرورت ہے — اس میں افسران کے کریکٹر کو جج کرنا چاہئے اور ان کی جواب طلبی کرنی چاہئے جہاں تک educated unemployed میں ان کیلئے روزگار مہیا کرنے کی سکیمیں بنائی جائیں—ابھی میں نے سنا کہ ڈاکٹروں کی ہڑتال ہے—

چوہدری غلام رسول —جناب سپیکر میں مخدوم زادہ صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ کیا ہماری بھی کوئی ڈیوٹی ہے کہ ہم نشاندہی کریں یا ویسے ہی واقعات ہوٹس میں آتے ہیں —آپ نے حکومت کو یا وزیر اعلیٰ صاحب کو تحریری انفارمیشن دی ہے -

Mr. SPEAKER :—This is not a point of order.

چوہدری غلام رسول - وہ فوراً ایکشن لیتے ہیں—اس قسم کی چیزیں point of order کرنے کی ہماری بھی ڈیوٹی ہے—

جناب سپیکر - Please take your seat.

مخدوم زادہ حسن محمود— میں بیرون ملک سے پرسوں واپس آیا ہوں —جب مجھے ضرورت پڑی تو میں آپکے چیف منسٹر کو تحریری طور پر دینے کیلئے تیار ہوں —

(قطع کلامیاں)

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ—(ملک محمد عباس خان کھوکھر) - جناب والا کسی ضابطہ کے تحت بات ہونی چاہئے—

(قطع کلامیاں)

ایک معزز ممبر - جناب والا - جو * * * کا لفظ ہے اسے حذف کیا جائے

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - ایوان کی کیا رائے ہے expunge کئے جانے کے بارے میں ایوان کی کیا رائے ہے-

آوازیں - الفاظ حذف کئے جائیں -

جناب سپیکر - expunge کئے جاتے ہیں -

چوہدری ارشد علی - جناب والا ہمارا اپنا اور ان کا اپنا نظریہ ہے نظریہ حق میں ہو یا خلاف دونوں صورتوں میں پیش کرنے کا حق ہے- اس میں اگر ہمیں یہ کہا جائے کہ ہم * * * کرتے ہیں تو یہ ہماری حق تلفی ہے - یہ ہم پر تہمت ہے- ہم اگر سچی بات کہنا چاہتے ہیں تو ہمیں وہ بات کہنی پڑے گی- ہم کہیں گے ہمیں سچی بات سے کوئی نہیں روک سکتا ہے -

جناب سپیکر - شکریہ مخدوم زادہ صاحب -

---

* * * بحکم جناب سپیکر کارروائی حذف کی گئی)

مخدوم زادہ سید حسن محمود:۔ جناب سپیکر میں یہ تجویز پیش کروں گا کہ علاقے کے ایم۔پی۔اے ڈپٹی کمشنر اور ایس پی پر مشتمل امن کمیٹی قائم کی جائے اور وہ اپنے علاقے میں چھوٹی چھوٹی کمیٹیاں مقرر کریں جو یہ تحقیقات کریں کہ یہاں جرائم پیشہ لوگ کون ہیں اگر ان کی لسٹیں بن جائیں تو مجھے یقین کامل ہے رولز موجود ہیں لا موجود ہے آپ تین مہینے کے لئے ان کو detain کرکے دیکھ لیں اگر اس کے بعد چوری یا قتل کی واردات ہو جائے تو میں ذمہ دار ہوں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ہم نے عملی طور پر یہ کیا ہے۔ جب میں وزیر اعلیٰ تھا اور دورے پر نکلتا تھا تو لوگوں کی حق رسیاں میرے اس مقام پہ پہنچنے سے پہلے ہو جاتی تھیں۔ یہ ناممکن چیز نہیں ہے لیکن میں نے 23 گزیٹیڈ افیسر برخواست کئے ۔

میں نے ان زمینداروں کو بھی وارننگ دی تھی کہ ان کی نمبرداری ذیلداری اسلحہ ضبط ہوگا اگر انہوں نے امن مانی یا چوروں کو تحفظ دیا اگر یہ پالیسی یہ دیہاتی پالیسی۔ جاٹوں والی پالیسی اپنا لیں تو آپکے قتل و غارت چوری اور ان تمام جرائم کا قلع قمع ہو سکتا ہے لیکن آپ پڑھے لکھے وکیلوں کی طرح سوچنے لگیں کیس چلانے لگیں نئے قوانین بنائے جائیں۔ قوانین اتنے بنائے جاچکے ہیں کہ آپکو ان قوانین کو حذف کرنے کی ضرورت ہے پہلے بھی تو انگریز حکومت کرتا تھا اس وقت کیا تھا اتنے قوانین نہ تھے اتنے افسر بھی نہیں تھے 40، جج ہائی کوٹ کے بھی نہیں تھے متحدہ پنجاب میں تین جج تھے وہ کام چلاتے تھے اب آپکے ججوں کی تعداد چالیس ہے ڈپٹی کمشنر اب گھوڑے کے نام سے ڈرتے ہیں جیپوں پر سوار ہوتے ہیں۔ مجال ہے علاقے کا دورہ گھوڑے پر سواری کرکے کریں اٹر کنڈیشن بنگلوں میں بیٹھے ہیں۔ انگریز ڈپٹی کمشنر گھوڑے پر سوار ہوتا تھا ایک مثال مشہور ہے ایک تحصیدار نے کہا کہ مجھے گھوڑا چاہئے انہوں نے کہا دورے کیلئے سب سے غریب گھوڑا ہے صرف تین دفعہ چڑھتے وقت کودتا ہے ۔ اس نے کہا کہ میں تو پہلی کھدائی میں گر جاؤں گا آج آپ کسی ڈپٹی کمشنر کو کہیں کہ اشتمال اراضی کیلئے یا دورے میں لوگوں سے ان کے احوال پوچھنے کیلئے کبھی گھوڑ سواری کر کے دورہ کیا ۔ یہ ان افسروں کو مجبور کرنا چاہئے یعنی ضلع کے افسروں کو۔ یہ جیپوں کی سواری چھوڑ دیں۔ گردو نواح میں یہ ڈی سی اور ایس پی گھوڑوں پر موقع پر دورہ کریں۔ دیہاتوں میں اتنے حالات ابتر ہیں کہ اسکے بغیر ان کی اصلاح نہیں ہو سکتی ۔ یہ بڑے بڑے افسر اپنے فرائض کی سرانجام دہی نہیں کر رہے جو انہیں کرنی چاہئے جرائم میں اضافہ بے اعتدالیاں۔ رشوت یہ ساری چیزیں اسی لئے پیدا ہوئی ہیں میں حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اسکے لئے احکام جاری کرے ۔

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر زراعت (سردار عارف رشید) ۔ جناب سپیکر مخدوم زادہ صاحب نے کہا ہے کہ افسروں

کو گھوڑے پہ دورے کرنے چاہئیں جدید ٹیکنیک لیکن جو چور ہیں ان کے پاس جدید اسلحہ اور جدید گاڑیاں ہیں کیا میں ان سے پوچھ سکتا ہوں کہ افسران کو گھوڑے پہ کس طرح قابو کریں گے -

جناب سپیکر - This is not a point of order

(نعرہ ہائے تحسین)

مخدوم زادہ سید حسن محمود - میں نے جناب والا افسروں کو چوروں کے تعاقب کرنے کیلئے نہیں کہا میں نے احوال معلوم کرنے کیلئے دورے کیلئے کہا ہے اس سے آپ جدید اسلحہ لیں - ہمارے عہد حکومت زمانے میں ایک جیپ تھی ایک موٹرسائیکل تھی آج سے بیس سال پہلے یہ چیزیں تھیں -

وزیر زراعت - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا ان کے زمانے میں اور ہمارے زمانے میں بہت فرق ہے - وہ بیسک جنریشن گپ ہے دنیا چاند پر پہنچ گئی ہے اور یہ گھوڑ سواری کر رہے ہیں -

سردار عاشق حسین گورمانی - پوائنٹ آف آرڈر - وزیر موصوف صاحب کو جواب الجواب دینے کی اجازت ہے ؟ -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب سپیکر - معاملہ میری سمجھ میں کچھ آیا ہے کہ وزیر صاحب نے کیا فرمایا اور ان کے پیچھے سے کیا فرمایا گیا -

جناب سپیکر - مخدوم زادہ صاحب، اپنی تقریر جاری رکھیئے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - اچھا جی - میری عرض یہ ہے کہ فلاح و بہبود کے ہے امن عامہ کے لئے ان کو یہ محسوس نہیں کرنا چاہیے کہ جیپوں میں اور ایر کنڈیشنڈ کاروں میں دورے ضروری ہیں - ہمارے لوگ دیہاتوں میں بستے ہیں - گرمی برداشت کرتے ہیں - ان سے احوال لینے کے لئے ان کا حال پوچھنے کے لئے، ان کی دقتیں معلوم کرنے کے لئے آپ کے ضلع کے افسر کے لئے اگر دس دن مہینہ میں ایس - پی اور ڈی - سی - کے لئے گھوڑے پر دورہ ضروری قرار دیا جائے آپ کے حالات سدھر جائیں گے آپکی سڑکوں پر جانے کا کیا فائدہ دیہات میں عموماً کچی سڑکیں ہیں -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - پوائنٹ آف آرڈر - میرے فاضل بزرگ مقرر اس کی بجائے اس بات پر زور دیں کہ ضلع کے افسران دیہی مسئلوں کو اچھی طرح سے سمجھنے کی کوشش کریں - گھوڑے تو اس زمانے کی پیداوار یا ضرورت تھے - اب بھی ہیں، جب سڑکیں نہ تھیں - تب حالات مختلف تھے - میں یہ عرض کرتا ہوں کہ گھوڑے پر زور نہ دیں -

Mr. Speaker: Is this a point of order ?

چوہدری غلام رسول— جناب سپیکر—جناب کی اجازت سے۔ میں نے سعودی عرب میں ایک گھوڑا نہیں دیکھا۔ کوئی گھوڑے پر دورہ کرتے نہیں دیکھا۔ اور وہاں کوئی جرم نہیں دیکھا ۔

رانا پھول محمد خان—جناب سپیکر۔ دنیا میں عربی گھوڑا مشہور ہے۔ عرب اور انگلش گھوڑےاور گھوڑی سے mixed breed ہو ہے، وہ thorough breed بنی ہے۔ اس لئے انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ عرب گھوڑا تو دنیا کا مشہور ترین گھوڑا ہے۔جفا کش اور طاقتور گھوڑا ہے۔ میرے خیال میں آپ کا گھوڑوں سے واسطہ نہیں پڑا۔ آپ نے کوئی گدھا دیکھا ہو گا ۔

چوہدری خادم حسین— جناب سپیکر۔ مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑا ہے کہ لفظ گھوڑے کو ہر آدمی نے پوائنٹ آف آرڈر بنا رکھا ہے۔ جب کہ پوائنٹ آف آرڈر کے تحت کوئی قانون کی خلاف ورزی نہیں ہو رہی ، قواعد کی خلاف ورزی نہیں ہو رہی ۔ سوال پیدا ہوتا ہے گھوڑے کا۔ جو گاڑیاں ہیں، وہ بھی ہارس پاور پر بنتی ہیں۔بارہ ہارس پاور، چودہ ہارس پاور، وہ بھی گھوڑے کی پاور پر بنتی ہیں ۔ اگر گھوڑے کو رکھنا ہے تو اس طرح مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر — شکریہ۔ مخدوم زادہ صاحب—

مخدوم زادہ سید حسن محمود —جناب سپیکر ۔ سواری میں ایک اور اضافہ بھی کر دیتا ہوں۔ ریگستان کے علاقے میں گھوڑے پر سفر ٹھیک نہیں ۔ وہاں اونٹ پر سوار ہو کر افسروں کو جانا چاہیے ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔ کیونکہ ریگستان میں گھوڑے کو لے جانا ناممکن ہے ۔ لہذا میں یہ اپیل کرتا ہوں کہ یہ ایک پرانا وضع کردہ اصول ہے کہ بجائے اس کے کہ ڈسٹرکٹ آفیسر وزراء کی آمد پر اور تشریف لے جانے پر حاضر ہوتے رہیں، وہ اپنے علاقے پر پوری توجہ دیں اور گھوڑے اور اونٹ پر سوار ہو کر لوگوں کے حالات معلوم کریں ۔ اس سے بہتری کی صورت پیدا ہو گی، نتائج اچھے ہوں گے ، چوری میں کمی ہو گی اور قتل و غارت بھی کم ہوگی۔ میں نے ایک اور خبر سنی ہے۔میرا خیال ہے وہ خبر غلط ہو گی۔ میرے بھائی دریشک صاحب نے پرسوں تقریر کرتے ہوئے ذکر کیا تھا۔ گو اس سے میرے چھوٹے بھائی کا تعلق ہے لیکن میں اپنے بھائی کی وجہ سے نہیں کہہ رہا ہوں ۔ آپ کے بھائی میرے بھائی ہیں قاتلوں کو جیل سے رہا کرانے والے جرم کے مرتکب ہوئے ہیں میں نے سنا ہے ، بحال کر دیئے گئے ہیں یہ زیادتی ہے۔ بے حد زیادتی ہے۔ وہ میرے بھائی کا نہیں ۔ آپ کے بھائی کا کسی رشتہ دار کا تعلق ہے اس کو میں سپورٹ کرنے کے لئے تیار ہوں ۔ لیکن وہ افسر جو اس میں ملوث تھے، ان کو بحال کردینا اس جرم کی حمایت کے

کے مترادف ہے ۔ لہذا میں درخواست کروں گا کہ اس پر نظر ثانی کی جائے اور ایسے افسروں کو نوکری پر بحال نہ کیا جائے، ورنہ آئندہ حوصلہ افزائی ہو گی ۔

(نعرہ ہائے تحسین) ۔

جناب سپیکر—حاجی محمد بوٹا صاحب ۔

حاجی محمد بوٹا—جناب سپیکر۔ میں پنجابی وچ عرض کراں گا۔ جتنے وی جرائم نیں اونہاں دی جڑ جھوٹ اے۔ جھوٹ تمام برائیاں دی جڑ اے

جناب سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ آپ کو میں پنجابی میں تقریر کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔ لیکن آپ کو شروع کرنے سے پہلے اجازت لینی چاہیے ۔

حاجی محمد بوٹا— میں پچھیا سی جناب۔ میرے خیال وچ جھوٹ نوں ترقی دین والا اک ادارہ اے۔ میں اک مصرع نال اوھدا ذکر کرناں واں۔

محمد بوٹیا جے توں جھوٹ نوں سچ اے تے سچ نوں جھوٹ کہناں
ہور کچھ نہ بن تے وکیل بن جا

(نعرہ ہائے تحسین)

چوھدری خادم حسین—اک پنجابی شعر محمد بوٹاصاحب دے اتے مینوں وی کہن دی اجازت دتی جائے۔

محمد بوٹیا بوٹے دا پٹ بوٹا
بوٹا رہے گا نہ کوئی جہاں اتے

(سپورٹس)

محمد ارشد خان پارلیمانی سیکرٹری - پرائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر میرے فاضل قابل احترام رکن نے جو قانون کے پیشے کے بارے میں بات کی ہے ، اس کو واپس ہونا چاہیے ، کیونکہ اس ملک کے خالق ، قائد اعظم ،، بھی ایک وکیل تھے اور یہ ایک قابل احترام پیشہ ہے۔ اس طرح انہیں نہیں کہنا چاہیے کہ جھوٹ بولنا ہے ، تو وکیل بن جائیے ۔ وکیل جھوٹ نہیں بولتے ۔ وکیل ہمیشہ client کا موقف خوبصورت انداز میں عدالت میں پیش کرتے ہیں ۔ ۔ اگر جھوٹ بولتے ہیں تو وہ client بولتے ہیں ۔ اگر کچھ کیا ہوتا ہے تو انہوں نے کیا ہوتا ہے ۔ انہوں نے تو کورٹ کو assist کرنا ہوتا ہے تاکہ وہ صحیح فیصلے پر پہنچ جائے ۔ میں بڑے ادب سے یہ عرض کروں گا کہ بوٹا صاحب اپنے الفاظ واپس لیں ۔

رانا پھول محمد خان : نکتہ تشریح ۔ جناب سپیکر ، وکیل مفت جھوٹ نہیں بولتے فیس لے کر بولتے ہیں ۔ ہم نے بھی ان پر الزام نہیں لگایا کہ مفت جھوٹ بولتے ہیں ۔ وہ کرایے پر بولتے ہیں ۔

پارلیمانی سیکرٹری انفرمیشن جناب سپیکر ۔ رانا صاحب کو اس بات کا علم ہوگا کہ وہ کیسے جھوٹ بلواتے ہیں ۔ میرے خیال میں وکیل جھوٹ نہیں بولتا ۔ وہ صرف کورٹ کو Assist کرتا ہے ۔ اس کا پرائمری فنکشن یہ ہوتا ہے کہ وہ کورٹ کو Assist کرے ۔ رانا صاحب اپنی کم علمی کی وجہ سے ایسی بات کر رہے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ وہ تو مزاحیہ بات تھی ، عملی نہ تھی ۔ وہ تو ایک شعر تھا ۔

جناب سپیکر : یہ الفاظ غیر پارلیمانی ہیں ۔ حاجی صاحب سے میں درخواست کروں گا کہ وکلاء کے بارے میں اپنے الفاظ واپس لیں ۔

حاجی محمد بوٹا : میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں ۔

پارلیمانی سیکرٹری لیبر و پاپیر ۔ پوائنٹ آف انفرمیشن ۔ جناب والا ، کیا میں رانا صاحب سے دریافت کر سکتا ہوں کہ ان کا بیٹا بھی وکیل ہے ، تو وہ کیا کرتا ہے ؟

سردار شاہد اقبال ۔ جناب سپیکر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ کتنے افسوس کی بات ہے ہم یہاں مذاق کر رہے ہیں اور باہر طلبا کو لاٹھیاں ماری جا رہی ہیں ۔ اس کے بارے میں کوئی نہیں سوچ رہا اور نہ ہی وزیر اعلیٰ صاحب نے اس کے بارے میں کوئی وضاحت کی ہے ۔ اسمبلی کے دروازے بند ہوئے ہیں آپ اسکو تحقیق کریں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر میری ایک تحریک التوائے کار ہے اور میں نے صبح بھی درخواست کی تھی کہ اس معاملے کو خوبصورتی سے نبٹا لیا جائے اور یہاں تک نوبت نہ آنے دی جاتی تو یہ زیادہ بہتر ہوتا ۔ ان کو کوئی یقین دہانی کرادی جاتی ۔

جناب لیاقت علی ۔ جناب سپیکر جونیئر ڈاکٹرز پر بے پناہ تشدد کیا جا رہا ہے ۔ اور وہ لوگ بالکل بیگناہ ہیں ان پر پولیس نے بے پناہ تشدد کیا ہے ۔ اس کے لیے ہمیں ہاؤس سے 5 منٹ کے لئے واک آؤٹ کر جانا چاہئے ۔ یہ بالکل زیادتی ہے جناب ہم منتخب نمائندے ہیں اور وہ ہمیں ملنے آئے ہیں باہر پولیس نے بہت تشدد کیا ہے اس کا ذمہ دار کون ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا میری تحریک ہے اگر آپ اجازت نہیں دیں گے تو میں واک آؤٹ کرتا ہوں ۔

جناب فضل حسین راہی ۔ جناب سپیکر میں اپنے دوستوں کی حمایت میں واک آؤٹ کرتا ہوں باہر پولیس نے ڈاکٹروں پر بے پناہ تشدد کیا ہے اور میں تمام ایوان کے معزز اراکین سے یہ التماس کرتا ہوں کہ وہ ہمارے بھائیوں اور ہماری بہنوں پر تشدد کے خلاف ہمارا ساتھ دیتے ہوئے واک آؤٹ کریں ۔ (اس موقع جناب فضل حسین راہی ایوان سے واک آؤٹ کر گئے) ۔

جناب سپیکر - یہ آپ کیسے کر رہے ہیں آپ کس طریقے سے بول رہے ہیں ۔ آپ وزیر قانون حکومت کی طرف سے حکومت کا نقطہ نظر پیش کریں گے ۔

وزیر قانون - جناب والا کی جس تحریک کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اس بارے میں اس سے قبل بھی عرض کیا گیا تھا جہاں تک رانا صاحب کی تحریک التوا کا تعلق ہے جسوقت اس کے متعلق فیصلہ ہوا اس وقت رانا صاحب ہاؤس میں موجود نہیں تھے اور آپ نے فیصلہ کیا امن عامہ کے بارہ میں آج وقفہ سوالات اور جو دیگر تحاریک التوا ملتوی کیا جاتا ہے ۔ اور آج تمام دن امن عامہ کی صورت حال پر بحث ہو گی اس لئے اس موقف کی تائید میں کہ ان کی تحریک التوا کو التوا میں کیوں رکھی گئی ہے اس کی حمایت میں واک آؤٹ کا کوئی جواز نہیں ہے ۔ جہاں تک ڈاکٹر صاحبان کے موقف کا تعلق ہے ۔

BEGUM SHAHEEN MANAWAR AHMAD-Point of order

Sir, I would like your permission to address you in English. I would also like to say this if the situation outside Assembly is not a law and order situation while we are discussing the law and order situation in the province. I think it is a shame, if the people sitting here discuss some thing hypothetical when some thing practically is being done outside. There are lady doctors out side, who are here to serve this country and the nation and it is a shame that we are being given assurances. I would request the other lady members also to walk out.

MR. SPEAKER -This is not a point order madam.

BEGUM SHAHEEN MANAWAR AHMAD- Law and order situation is a point of order. You are discussing it.

MR. SPEAKER- But this is not a point of order.

چوہدری محمد صدیق سالار - محترمہ سکول سے بچوں کو لینے گئی ہیں ۔

جناب سپیکر- تشریف رکھیں ۔ مخدوم زادہ صاحب ذرا ان کا موقف سن لیں کیا آپ پوائنٹ آف آڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں ۔

مخدوم زادہ سید محمد احسن شاہ - جناب والا - ہمارا پوائنٹ آف ویو ہے کہ آپ باہر کسی وزیر کو بھیجیں ان کے ساتھ جا کر بات چیت کریں کیونکہ یہ اس وقت منتخب اسمبلی ہے ۔

جناب سپیکر - آپ پہلے وزیر قانون کا موقف سن لیں اس کے بعد آپ کو حق ہے کہ آپ اپنی بات کریں ۔

وزیر قانون : اگر آپ بات سن لیں تو میرا خیال ہے اگر اس کے بعد کوئی بات ہو تو میں تیار ہوں - بات یہ ہوئی ہے کہ ڈاکٹر صاحبان کا موقف ہے کہ پبلک سروس کمیشن میں امتحان ہونے اور نہ ہونے کے لئے حکومت نے پہلے ہی نوٹس لے رکھا ہے - اس پر میٹنگز ہو چکی ہیں - اور وہ زیر غور ہے اور اس کے لئے Isolation میں فیصلہ نہیں ہو سکتا اس کے عوامل محرکات اور یا اس کے اثرات دوسرے امتحانات پر بھی مرتب ہونگے یہ بہت بڑی بات ہوگی جسکے لئے فیصلہ سوچ سمجھ کر کرنا ہوگا - یہ پہلے حکومت کے زیر غور ہے اور اس کا فیصلہ کیا جا رہا ہے اور ان کے موقف کو سن کر اور ابھی میں نے اس سے پہلے عرض کیا تھا کہ وزیر صحت صاحب اور سیکرٹری صحت صاحبان ڈاکٹر صاحبان کے نمائندوں سے بات چیت کی ہے اور ان کو بتایا ہے کہ آپ کی تمام تر معروضات اور تمام تر موقف جو لیکر حکومت کے سامنے رکھا جائیگا اور اس کو زیر غور لایا جا رہا ہے۔ پبلک سروس کمیشن کے قانون میں جب تک ترمیم نہیں ہوگی اس وقت تک کچھ نہیں ہوگا اور ان کی اس ایجیٹیشن سے اور یہاں سے ان کے موقف کی حمایت میں واک آؤٹ کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا - بلکہ اس پر بہت سوچ سمجھ کر غور کیا جا رہا ہے - اور اس پر انشا اللہ فیصلہ ہوگا ہاؤس کی عین منشاء کے مطابق فیصلہ ہوگا - اور آپ کو اس سے مطلع کیا جائیگا اور ہی بات کی جائیگی جو اس ملک کے مفاد میں ہوگا اور ڈاکٹروں کے مفاد میں بہتر ہوگا - اور میں سمجھتا ہوں کہ سیکرٹری ہیلتھ اور وزیر صحت پہلے ہی ان سے مل چکے ہیں لیکن اس بات کی تائید میں کسی کو تشدد کی اجازت دی جائے - غیر قانونی ہتھکنڈے استعمال کئے جائیں تو اس کی کسی کو اجازت نہیں دی جا سکتی - اس لئے یہ بات کہ وزیر صحت اور سیکرٹری ہیلتھ ان سے جا کر بات کریں - وہ پہلے ہی بات کر چکے ہیں اور اس پر ان سے وعدہ بھی کیا گیا ہے - کہ ان کے موقف پر ہمدردانہ غور کیا جائیگا اور جو بھی ملک کی بہتری میں ہوگا وہی عمل کیا جائیگا -

یہاں عطاء محمد قریشی- جناب سپیکر میں کچھ دیر پہلے ایوان سے باہر گیا تھا یہاں پر امن و امان پر بات ہو رہی تھی- مسئلہ یہ ہے کہ اگر امن و امان کی بات ہے تو باہر امن و امان کو تباہ کیا جا رہا ہے- بجائے اس کے کہ امن و امان کو برقرار رکھا جائے- جس چادر اور چار دیواری کے تقدس کی بات ہوتی ہے وہ میں نے اسکو اپنی آنکھوں سے مجروح ہوتی دیکھی ہے- ہماری بیٹیوں اور ہماری ماؤں اور بہنوں کو سپاہیوں اور پولیس کے آدمیوں نے ڈنڈے مارے ہیں یہاں پر بات ضرور ہوگی اور اس پر بحث ہوگی لیکن کیا یہ امن و امان کے سلسلے میں اچھی روایت ہے میں آپ ہی سے یا آپکی وساطت سے یہ پوچھونگا کہ کیا یہ اچھی روایت ہے- کہ ہمارے سامنے ہماری عوام کے تقدس کو مجروح کیا جائے- ہماری بہنوں کو ہماری بیٹیوں کو اور ہمارے ملک کے ایک مہذب طبقہ پر ڈنڈے برسائے جائیں-

جناب سپیکر ۔ لیڈر آف ہاؤس بات کرنا چاہیں گے۔

وزیر اعلیٰ۔ جناب سپیکر یہ بڑا Sensitive Issue ہے اس سلسلے میں میں چاہ رہا تھا کہ صورت حال کا جائزہ لے کر پھر میں ہاؤس میں بات کروں ۔ ڈاکٹرز کے مسئلے پر بعض ارکان نے بحث کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹروں کی 850 آسامیاں ہیں۔ اور جس کے لئے 3500 امیدوار ہیں اسکے لئے کوئی نہ کوئی ایسا طریقہ اختیار کرنا پڑیگا کہ نہ تو کسی سے ناانصافی ہو اور حکومت کا مقصد بھی پورا ہو سکے اور ہمیں 850 ڈاکٹر درکار ہیں اور ہمارے پاس اتنی ہی آسامیاں موجود ہیں اسلئے ہم 850 ڈاکٹروں کا تقرر کر سکیں گے کیونکہ ہم ان سے زیادہ نہیں رکھ سکتے اور نہ ہی کم کر سکتے ہیں۔ اور ہمارے لئے چونکہ سب ہی ایک جیسے ہیں اور اسکے لئے ہمیں کوئی نہ کوئی طریقہ کار واضع کرنا پڑیگا۔ اور اس سلسلے میں ابھی وزیر قانون نے اپنا نقطہ نظر بیان کیا ہے ہم یہ چاہتے ہیں کہ انکے ساتھ نہ کوئی نا انصافی کریں اور نہ ہی کسی کے ساتھ زیادتی کریں اور نہ ہی ہم کسی کے ساتھ امتیازی سلوک کریں ہم سب کے ساتھ یکساں سلوک کرنا چاہتے ہیں اسکے لئے لائحہ عمل اختیار کیا جا رہا ہے ۔ ایوان میں جو تجاویز آئیں انکو بھی سامنے رکھا جائیگا لیکن اسطرح سے بھڑکانا اور بات ابھارنا کسی طرح سے مناسب نہیں ڈاکٹر صبح سے اسمبلی کے باہر نعرہ بازی کر رہے تھے یہ کوئی 60-70 ڈاکٹر تھے جو باہر آئے ہوئے تھے انہوں نے نعرہ بازی کی میں نے خاص طور پر وزیر قانون کو اور وزیر صحت کو کہا کہ خود جائیں اور ان ڈاکٹروں کو سمجھائیں آپ اس قوم کا سرمایہ ہیں بلکہ آپ کے ہاتھ میں قوم کا مستقبل ہے ہم آپ کے لئے کوئی بہتر فیصلہ کریں گے ہم آپ سے افہام و تفہیم کے ساتھ فیصلہ کریں گے اور ہم جلد بازی میں کوئی غلط فیصلہ نہیں کریں گے۔ اور میں نے اپنے دو وزراء صاحبان کی یہ ڈیوٹی لگائی کہ خود جا کر ان کو سمجھائیں اور انہیں کہیں کہ آپ اسطرح سے واویلا نہ کریں اسطرح ہنگامہ برپا نہ کریں اور آپ مہربانی کر کے تشریف لے جائیں چنانچہ وہ نیچے گئے اور انکے نمائندوں کو اوپر لے کر آئے ان سے یہاں بیٹھ کر بات چیت کی اور غالباً ابھی بات چیت جاری ہے ۔ وزیر صحت صاحب مجھے ابھی بتانے آئے تھے اور بعض اراکین کی طرف سے یہ کہا گیا ہے ۔ کہ زیادتی ہوئی ہے میں نے ابھی سپیشل آدمی بھجوایا ہے کہا زیادتی ہوئی ہے اسکی مجھے رپورٹ دیجائے مجھے جو اطلاع ملی ہے ۔ وہ یہ ہے ۔ ڈاکٹرز کی طرف سے ایک مجسٹریٹ کا تھا پھاڑا گیا ۔ اور ہاتھ پھاڑا گیا ۔ اور انہوں نے انکو گالیاں دیں (شیم شیم شیم) تو اب جب ایسی حرکت کی جائے تو پھر قانون کے محافظ لوگوں کو کچھ نہ کچھ تو ایکشن لینا پڑتا ہے۔ ہم اس بات کو قطع اچھی نظر سے نہیں دیکھتے کہ ہم اپنے عوام پر خدا نخواستہ کچھ تشدد کریں۔ ہمارا تشدد عوام کے اوپر کبھی نہیں ہو سکتا اور ہم اس بات کو condemn کرتے ہیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اور جیسے ہی رپورٹ آتی ہے اور یہ فیصلہ ہو جاتا ہے کہ اگر انتظامیہ کی طرف سے کوئی زیادتی ہوئی ہے تو پھر ہم انتظامیہ کا ایسا نوٹس لیں گے کہ جس سے میں سمجھتا ہوں کہ سارا ہاؤس بھی اس سے مطمئن ہوگا کہ صحیح نوٹس لیا گیا ہے (نعرہ ہائے تحسین) اگر ڈاکٹروں کی طرف سے زیادتی ہوئی ہے تو پھر ہم سب کو سوچنے کی ضرورت ہے کہ اس سلسلے میں کیا ایکشن یا لائحہ عمل اختیار کیا جائے اس معاملے میں میں پھر ہاؤس کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم نہ ڈاکٹرز سے زیادتی کریں گے اور نہ ہی کسی سے امتیازی سلوک کریں گے۔ ہم سب کو انصاف فراہم کرنا چاہتے ہیں ساڑھے آٹھ سو پوسٹوں کے against ساڑھے تین ہزار امیدواران کو لینے کا کوئی تو طریقہ کار ہوگا اس سلسلے میں ہاؤس کو دوسرے issue پر بھی یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اگر انتظامیہ کی طرف سے زیادتی ہوئی ہے تو اس کا پورا نوٹس لیا جائے گا۔ اگر دوسری طرف سے زیادتی ہوئی تو اس کا بھی پورا نوٹس لیا جائے گا (نعرہ ہائے تحسین)

رانا پھول محمد خان - جناب والا۔ اس سلسلے میں ایک تحریک التوا بھی دی گئی تھی جس کے سلسلہ میں یہ معاملہ شروع ہوا۔

جناب سپیکر - ہم اس تحریک التوا کو discuss نہیں کر رہے ہیں -

(قطع کلامیاں)

please take your seat. - حاجی محمد بوٹا صاحب -

حاجی محمد بوٹا جناب سپیکر۔ میں سب تو پہلاں منشیات دے متعلق عرض کرانگا تے اھدے جیہڑے اثرات دیہات وچ ہین اوھدے متعلق سارے دوستاں نین ذکر کیتا - انہاں واسطے میں اک دو تجویزاں جناب دی خدمت وچ عرض کرانگا۔ ہیروئن دا جدوں اخبارات وچ ذکر اوندا اے اوھدے وچ لکھیا ہوندا اے کہ ایک کلو ہیروئن اسی لاکھ روپے کی پکڑی گئی۔ ہر آدمی جیہڑا غنڈا قسم دا ہوندا اے اوھدے دل وچ خیال پیدا ہوندا اے کہ کسے طریقے نال ایک کلو ہیروئن لے آؤ تے اسی لاکھ روپیہ وٹیے تے ساری عمر موجاں کرانگے - اخبارات یا متعلقہ حکام نیں اونہاں نوں چاہی دا اے کہ اوہ ایہ ناں لکھ دین کہ اک کلوہیروئن پکڑی گئی لیکن اوھدی جیہڑی قیمت اے اوہ نہ لکھی جاوے۔ ایہ ناں مینوں پتا نئیں کہ کی قیمت اے پر اوہ لکھاں وچ دسدے نیں - ایہدے نال برا اثر پیندا اے دوسرے جناب ہیروئن دے متعلق گزارش اے کہ ملزم دا چالان پولیس کردیندی اے تے دوسرے چوتھے دن اوھدی ضمانت ہو جاندی اے ایہدے متعلق گزارش اے کہ پندرہ دن دے اندر پولیس چالان پیش کرے تے اوھدے بعد جیہڑے متعلقہ مجسٹریٹ نین اونہاں تے پابندی ہووے کہ اوھدا فیصلہ پندرہ دن دے اندر کر دتا جاوے -

تے اک مہینہ اوس ملزم دی ضمانت نئیں ہونی چاہی دی اے جدوں اوہ غلط ضمانت تے باہر آندے نیں تے اوہ اپنے گواہ نوں گواہی نئیں دین دیندے تے کہندے نے کہ توں دے گواہی میں ہنیں تیرا ڈھڈ پاڑ دیناں ۔ لوگ مجبور ہوندے نیں تے ڈردیاں ہویاں گواہی نئیں دیندے تے جرائم ودھ جاندے نیں ۔ اک مہینے وچ اوہ ساری کارروائی پوری ہووے انہوں توں سزا ہووے یا اوہ بری ہوجاوے لیکن اک مہینہ اوہدی ضمانت نئیں ہونی چاہی دی ہر شہر وچ کالج دے جیہڑے طلباء یا طالبات ہیروئن دے شکار ہوندے نیں اونہاں دے واسطے میں گذارش کرونگا کہ پرنسپل صاحبان نوں ہدایت کیتیں جاوے کہ جدوں کسی طالبعلم یا طالبہ نوں ہیروئن پیندیاں ویکھے تاں اونہوں کالج وچوں باہر کڈھ دین تے اوہدا کسی وی کالج وچ داخلہ نہ ہووے ایس دے علاوہ ایہدا ہور کوئی حل نئیں ۔ وی سی آر دے متعلق میں عرض کرانگا کہ وی سی آر تاں اک علیحدا چیز اے ساڈے ملتان دے وچ اے فلم چار چار آنے دی چلدی اے تے سارے بچے جدوں توں لگ پیندے نیں تے اوہ اوتھے چلے جاندے نیں ۔ انہاں دیاں عمراں اٹھ دس سال توں تھلے ہوندیاں نیں تے انہاں تے کوئی پابندی نئیں ۔ جے پولیس والے نوں کہی دا اے تے اوہ کہندے نیں کہ ایہ جیہڑی چار آنے دی فلم اے ایہدے واسطے سانوں چھاپہ مارن دا کوئی آرڈر نئیں ۔ تے جدوں اور دس سال دے بچے فلم ویکھ کے باہر نکل دے نیں تے اوہ بڑھکاں ماردے نیں ۔ اوہدی وجہ ایہ وے کہ اوہ جیہڑے سین ہوندے نیں ایہو جیے دکھائے جاندے نیں کہ کسی نوں چھرا مار دیو کسے توں کچھ کر دیو ۔ اہدے واسطے وی مکمل انتظام ہونا چاہی دا اے قانون وچ ترمیم کیتی جانی چاہی دی اے کہ پولیس جیہڑی اے چھاپے وغیرہ تے اس سلسلے وچ عملدرآمد کرے وی سی آر تے جیہڑے بلیوپرنٹ چلن انہاں دے وی سی آر تے ٹیلیویژن ضبط کیتے جان تے اس توں علاوہ انہاں نوں ہور وی زیادہ سخت سزا دتی جاوے ویسے وی ملتان دے وچ وی سی آر تے کافی کنٹرول ہو گیا اے ساڈے مقامی حضرات یعنی جیہڑے پولیس افسر نیں ڈی۔آئی۔جی ۔ ایس۔پی یا ڈی۔ایس۔پی (سٹی) انہاں نیں چھاپے مار کے کافی کنٹرول کر لیا اے ۔ منشیات دے سلسلے وچ اوہ آئے دن چھاپے مار دے رہندے نیں ۔ منشیات تے کنٹرول دیاں کمیٹیاں بنیاں نیں میں انہاں دا ممبر ہاں پولیس تو جیہڑی سب توں وڈی پریشانی اے اوہ ایہ وے کہ اونہاں نوں گواہ نئیں ملدے اوہدے وچ مجسٹریٹ وی شامل نیں ۔ جس ویلے گواہاں دی بات ہوندی اے تے اسیں کہندے ہاں کہ تساں جھوٹے گواہ کیوں رکھ لیے نیں ۔ اوہ کہندے نیں کہ حاجی صاحب آج چھاپہ مار کے اساں ہیروئن لے آندی اے تسیں سچے گواہ دے دیو اونہاں نوں سچا گواہ ملدا نہیں تے پھر انہاں نوں اپنے ذاتی تے خاص گواہ رکھنے پیندے نیں ۔ تے ایہ وی پولیس والیاں نوں بڑی پریشانی اے جرائم نو کم کرن واسطے سب توں وڈی گل ایہ وے کہ سپاہی زیادہ ہونے چاہے دے نیں ۔

کسی وی چوک وچ سپاہی نئیں جدوں انہاں نو کہیں دا اے کہ ایہدر وی چوک اے تے سپاہی کھڑے کرو لیکن اوتھے بچارے ماڑے ماڑے رضا کار کھلوتے ہوندے نیں جنہاں کولوں نہ کوئی آدمی ڈر دا اے نہ کوئی گل ہوندی اے ایس واسطے پولیس دی نفری اپنے حساب دے نال پوری کیتی جاوے۔

جناب والا۔ جرائم وچ ڈاکٹراں دا وی دخل اے۔ جدوں کوئی زخمی ہوندا اے تے او ہسپتال جاندے نیں تے اوتھے بہت زیادہ بھاریاں رقماں بھرنیاں پیندیاں نیں تے غلط پرچے کٹ دیندے نیں۔ پچھلے پنج چھ مہینے توں تسیں یقین کرو کہ اک 377 دا پرچہ کئی ہزار روپے دے کے کٹوا دتا۔ پنج چھ مہینے بچے جیل وچ رہے تے ہن جدوں رزلٹ زیرو آیا تے بڑی مشکل نال پولیس نوں درخواست دتی تے انکوائری ہوئی تے اوہ بچارے بری ہوئے۔ ڈاکٹراں دا بڑا زبردست ہتھ اے۔ تے وزیر صحت نوں ایس گل دا خیال چاہی دا اے کہ جیڑے لوگ سرٹیفیکیٹ دیندے نیں اونہاں نوں چیک کرن جیہڑا پیسے دیندا اے اونہوں سر ٹیفیکیٹ ملدا اے۔ غریب آدمی چاہے سر پاٹیا ہووے بھاویں آندراں باہر نکلیاں ہوون اونھوں نہ کوئی سرٹیفیکیٹ دیندا اے تے نہ اوھندا پرچہ درج ہوندا اے۔ شکریہ۔

مجالس قائمہ کی رپورٹ میں توسیع

جناب سپیکر—چوہدری ظفر اقبال وڑائچ صاحب ایک تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔

چوہدری ظفر اقبال وڑائچ—جناب والا۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں۔ :—

کہ مسودہ قانون (ترمیم) کورٹ فیس بابت 1985ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 6 نومبر تک توسیع کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر—یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :—

کہ مسودہ قانون (ترمیم) کورٹ فیس بابت 1985ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 6 نومبر تک توسیع کی اجازت دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

امن عامہ کی صورت حال پر بحث (جاری)

جناب سپیکر—میاں ممتاز متیانہ صاحب۔

میاں ممتاز احمد متیانہ ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر۔ امن عامہ کے متعلق جہانتک میں سمجھتا ہوں کہ اسے بحال رکھنے کے لئے تین ایجنسیاں یا تین محکمہ جات براہ راست اس

کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ ان میں پولیس عدالتیں جن میں سول اور Criminal دونوں عدالتوں کا ذکر کرونگا اور تیسرا ذمہ دار طبقہ یا براہ راست ہمارے امن و عامہ بحال کرنے میں ہمارا مدد گار ثابت ہو سکتا ہے۔ وہ میڈیکل آفیسرز ہیں جن کو قانونی طور پر اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کس بھی مقدمے پر اپنی رائے دیکر اس کو ایک قانونی نتیجہ تک پہنچنے میں مدد دیں۔ اور چوتھا طبقہ جسے ہمارے فاضل منسٹر بلدیات نے شامل کیا وہ علماء عوام الناس اور ممبران صوبائی اسمبلی ہیں۔ جناب والا۔ جہانتک چوتھے طبقے کی بات ہے میں اس سے اتفاق نہیں کرتا جو کہ ہم پر نہ عوام پر نہ علماء پر نہ ادیبوں پر کسی صورت میں یہ ذمہ داریاں عائد نہیں ہوتیں کہ ہم امن و عامہ کو بحال رکھیں۔ ہماری کوششیں شروع سے امن و امان قائم رکھنے کے لئے جاری ہیں۔ ہر طبقے نے اپنے اپنے مقام پر انتہائی کوشش کی ہے کہ وہ افسران اور صاحب اقتدار کو صحیح راہ دکھائیں۔ اس میں نہ کبھی ممبران اسمبلی نے کوتاہی کی ہے۔ نہ علماء نے اور نہ ادیبوں نے۔ لہذا اگر ہم غور سے دیکھیں تو سب سے بڑی ذمہ داری جس محکمہ پر بنتی ہے پولیس کے بعد عدالتوں پر آتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ میڈیکل پریکٹیشنر ایم۔ او۔ صاحبان جو ہمارے ہسپتالوں میں ڈیوٹی پر ہوتے ہیں کہ کوئی بھی میڈیکل سرٹیفکیٹ دے کر ایک مقدمے کو آگے چلائیں۔ جہانتک پولیس کی بات آتی ہے اس میں اگر ہم صرف ان فگرز کو لیں ان اعداد و شمار پر انحصار کریں جو آئی جی تک پہنچتے ہیں۔ یہ ایک تھانے سے لیکر پورے پنجاب کے اعداد و شمار اکٹھے کر کے امن و امان کی صورت حال کو زائل کرتے ہیں تو وہ قطعاً اس سلسلے میں سمجھنے میں کسی قسم کی مدد نہیں دے سکیں گے۔

کیوں کہ یہ حقیقت میں وہ اعداد و شمار قطعی طور پر غلط ہوتے ہیں۔ اور جرائم اس سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں، مقدمات کا اخفا کیا جاتا ہے، کسی قسم کا مقدمہ درج کرنے کے لئے جن جن مراحل سے ہمارے عوام کو گزرنا پڑتا ہے اس کا تفصیلی ذکر یہاں پر ہوچکا ہے۔ لہذا میں یہ گذارش کروں گا کہ رجسٹریشن آف کیسز، مقدمات کے اندراجات کے لئے ایک علیحدہ ونگ بنایا جانا چاہیے جو کہ ڈائریکٹ علاقہ مجسٹریٹ یا سول جج کے تحت آئے۔ وہ مقدمہ درج کر کے پولیس کے حوالے کریں اور پولیس صرف investigation Agency کی صورت اختیار کرے۔ اگر آپ اس کو اس طرح سے کر دیں تو آپ کو علم ہو جائے گا کہ کتنے مقدمات کا اخفا ہوتا ہے۔ اور کس قدر زیادہ ہمارے علاقہ میں جرم ہو رہے ہیں۔ جناب والا میں یہ کسی صورت میں تسلیم نہیں کر سکتا کہ پولیس چاہے اور جرائم ختم نہ ہوں، اگر مکمل طور پر خاتمہ نہیں ہوگا تو کم از کم 50 فیصد تک اس میں کمی ضرور واقع ہوگی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

لہذا میں یہ گذارش کروں گا کہ یہاں پر جو صورت حال بتائی جا رہی ہے۔ یہاں

منشیات کا کاروبار، شراب نوشی کے کاروبار اور قحاشی کے جتنے بھی اڈے چل رہے ہیں، ان تمام میں براہ راست پولیس کا ہاتھ ہے۔ جناب والا جب وہ دیکھتے ہیں کہ وہ عوام کا خون نچوڑنے کی طاقت نہیں رکھتے جب وہ دیکھتے ہیں کہ عوامی نمائندے عوام کے حقوق کا تحفظ کرنے لگ گئے ہیں تو وہ ان خفیہ راستوں کو استعمال میں لاتے ہیں، وہ ان سے کمشن لیتے ہیں کسی بھی اڈے کا جب ایک عام آدمی کو علم ہوسکتا ہے کہ وہاں پر قحاشی کا اڈہ ہے، وہاں پر منشیات کا اڈہ ہے تو کس طرح ممکن ہے کہ پولیس والوں کے علم میں یہ بات نہ ہو، وہ ان سے ماہانہ وصول کرتے ہیں اور اس تمام کاروبار کے چلانے میں ان کا پورا پورا ہاتھ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جناب والا میں یہ بات آج تک نہیں سمجھ سکا ہوں کہ جب بھی کسی افسر کو ترقی دی جاتی ہے تو یہ کہا جاتا ہے کہ اس علاقہ سے برآمدگی ہوئی ہے، اس نے اپنے علاقہ میں لاکھوں روپے کا مال برآمد کرلیا ہے، اور اس کو سرٹیفکیٹس سے نوازا جاتا ہے۔ اصول یہ ہونا چاہیے کہ کسی بھی پولیس افسر کے حلقہ میں اگر کوئی ڈکیتی ہو، چوری ہو، کوئی بھی واردات ہو تو اس کو انعام اکرام کی بجائے، اس سے پوچھا جانا چاہیے کہ واردات کیوں ہوئی ہے۔ اس سے اس بات کا جواب لینا چاہیے کہ ان وارداتوں کو اس نے کس طرح نپٹایا، یہ جعلی قسم کی برآمدات جو تھانوں کے انچارج کرلیتے ہیں۔ اور سرٹیفکیٹ لیتے ہیں، اس سے حقیقت کا کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پولیس کوئی بھی پرچہ اس وقت تک درج نہیں کرتی ہے، جب تک انکو اس کا سراغ نہ بتا دیا جائے، ان کو چوروں کے نام معلوم نہ ہو جائیں، یا کسی بڑے آفیسر کا ان پر پریشر نہ ڈالا جائے، اس وقت تک وہ کسی قسم کے مقدمات کو درج ہی نہیں کرتے ہیں، جناب والا میں آخر میں یہ کہوں گا کہ ہمارے مجسٹریٹ صاحبان اور عدالتوں کا جو نظام ہے [امن عامہ میں خلل ڈالنے کا ایک بہت بڑا سبب ہے۔ عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ پولیس سے اگر کسی آدمی کا چالان بھی ہو جائے تو یہ یقین جانیے کہ پولیس سے کم دام میں مجسٹریٹ ان کو رہا کر دیتے ہیں، یہاں پر تو ایک مقابلہ کی صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ مجرم سوچتے ہیں کہ پولیس کو پیسے دیں یا مجسٹریٹ کو پیسے دیں یا میڈیکل آفیسر کو رشوت دے کر اپنا میڈیکل سرٹیفکیٹ ختم کرادیں، جناب والا ضرورت اس امر کی ہے کہ جب تک یہ تینوں ایجنسیز، میڈیکل آفیسرز، مجسٹریٹ اور پولیس سب ملکر ایک اچھے طریقے سے کام نہیں چلائیں گے تو اس وقت تک امن عامہ کی صورت حال صحیح نہیں ہو سکتی ہے۔ میرے فاضل وزیر بلدیات نے امریکہ کے ساتھ ہمارے جرائم کا تقابلی جائزہ بھی پیش کیا ہے، تو میں حیران ہوں کہ اس قانون کو جس سے ہم نے آج تک مغربیت کی طرز پر چلایا، اس کا تقابل جائزہ بھی مغرب کے ملک کے ساتھ کیا گیا، چاہیے تو یہ تھا کہ قانون کا اور اس ہمارے ملک کا تقابلی جائزہ سعودی عرب کے ساتھ کیا جاتا، جہاں پر ہمارا اپنا مسلمانوں کا قانون رائج ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

لہذا میں یہ گذارش کروں گا کہ اگر جرائم کو ختم کرنا ہے، رشوت کا قلع قمع کرنا ہے

اگر انصاف مہیا کرنا ہے تو اس کے لئے ہم کو ہر حال میں اسلامی قانون کا نفاذ کرنا چاہیے اور اس کے بغیر اور کوئی چارہ نہیں ہے جس کے ذریعہ سے ہم اپنے ملک کو چلا سکیں ، اگر اسلامی قوانین کے تحت کسی ایک چور کا آپ ہاتھ کاٹ دیں ، کسی ایک زانی کو سنگسار کر دیں اور کسی ایک شرابی کو کوڑے لگا کر سزا دیں جس طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو کوڑے لگوائے ، اگر آپ ایسی ہی مثال قائم کردیں تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہمارے معاشرے سے جرائم کا خاتمہ نہ ہوسکے ۔ ہمیں دوسروں کی کفار کے مختلف آئینوں کی پیروی کرنے کی بجائے اپنے مذہب نے ہمیں جو کچھ حکم دیا ہے ، جو ہمارے لئے عبادت کا درجہ رکھتی ہے ۔ اور اس میں ہمارے تمام مسائل کا حل بدرجہ اتم موجود ہے ۔ اس کو فوری طور پر نافذ کرنا چاہیے اور اس کے لئے میں یہ مطالبہ کروں گا کہ جناب والا آپ ہماری یہ آواز اوپر اوپر تک پہنچائیں تاکہ ہمارے تمام مسائل کا حل نکالا جا سکے ۔ جہاں تک یہ بات کہ جو فگرز انہوں نے پڑھے ہیں ۔ ان فگرز کو اگر آپ ہر جگہ quote کرتے رہے ، تو اس طرح سے کوئی بھی مسئلہ حل نہیں ہو سکے گا ۔ لہذا ان کی تنخواہوں میں جو کہا گیا ہے ، ان کے کنوینس الاؤنس کے بارے میں جو کہا گیا ہے ۔ اور پولیس کو مراعات دینے کے بارے میں جو کچھ بات کی گئی ہے تو میں اس سے بھی اتفاق نہیں کرتا ہوں ، یہ میں مانتا ہوں، کہ ان کے وسائل کم ہیں ان کے پاس گاڑیاں نہیں ہیں ۔ ان کی تنخواہیں کم ہیں لیکن وہ ایجنسی جن کو نہ گاڑیوں کی ضرورت ہے اور نہ ہی وائرلس کی ضرورت ہے وہ مجسٹریٹ اور وہ عدالتیں جنہوں نے دن دھاڑے لوٹ مار مچا رکھی ہے ۔ خدا جانتا ہے ۔ کہ ضمانت سے لیکر ایک مقدمہ کے ختم ہونے تک اور ملزم کی رہائی تک کھلم کھلا رشوت وصول کرتے ہیں اور میں بہت بڑے لیول تک یہ بات پہنچ گئی ہے ۔ مجھے قانون اجازت نہیں دیتا ہے کہ میں ان ہستیوں کے نام اس ایوان میں پیش کروں جن کو ہمارے معاشرے، اور قانون نے اتنا تحفظ دیا ہوا ہے کہ ہم ان کے خلاف یہاں پر اب کشائی نہیں کر سکتے ہیں ۔ وہ بکتے ہیں ، ان کے حالات میں ہمارے لیے اس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں رہا کہ ہم فوری طور پر اسلامی قانون کے تحت قاضی کورٹس کا قیام عمل میں لائیں تاکہ موقع پر فیصلہ ہو اور ان تمام برائیوں سے ہماری جان چھوٹے ۔ جہاں تک مجموعی طور پر امن عامہ کا سوال آتا ہے تو اس میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہتھوڑا گروپ ، یہ کلہاڑا گروپ، یہ پولیس کے من گھڑت قصے ہیں، ان کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ جو کیس ان کی سمجھ میں نہ آئے اور جس کیس کی یہ تحقیقات نہ کرسکیں، اس کو یہ اس قسم کے ناموں سے موسوم کرتے ہیں ، اور اپنی جان چھڑاتے ہیں جب کہ اوپر سے کوئی ڈنڈا ہو ۔ تو یہ ایسے کرتے ہیں ، اکا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے آخر میں جناب والا یہی گذارش کرونگا کہ ہمارے معاشرے کو صحیح راستہ پر لانے کے لئے ہم سب کو ملکر کوشش کرنی چاہیے اور اس کوشش میں ہمیں ایک دوسرے کا ساتھ دینا چاہیے ایک میرے ممبر ساتھی

یہ کہا کہ اگر ہم (ڈپٹی ممبران) اکٹھے ہو جائیں ۔ تو یہ رشوت اور اس تمام برائیوں کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ تو جناب والا میں ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کروں کہ اگر ہم 260 اکٹھے ہو گئے تو دوسری سائیڈ پر دو ہزار اور چھ سو آدمی اکٹھے ہو کر ہمارا مقابلہ کریں گے جو کہ افسر شاہی کے پروردہ ہوں گے خداحافظ ۔

جناب سپیکر ۔ چوہدری خادم حسین۔

سید حسنات احمد ۔ جناب والا ۔ میں نے صبح تحریک پیش کی تھی ۔

مولوی منظور احمد چنیوٹی ۔ جناب میں نے بھی اپنا نام دیا ہوا تھا ۔

جناب سپیکر۔ ہم نے صبح یہ طے کیا تھا کہ بعد دوپہر تمام صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے امن و عامہ پر بحث کے لیے ایک دن کی توسیع کرنے کے بارے میں فیصلہ کریں گے۔ تو ابھی صورت یہ ہے کہ صرف ایک فاضل مقرر ہی دو بجے سے قبل بات کر سکتے ہیں لیکن میرے پاس جو لسٹ ہے ان دوستوں کی جو کہ امن عامہ پر ابھی بات کرنا چاہتے ہیں وہ بہت طویل ہے۔ چنانچہ یہ فیصلہ کیا گیا ہے اور لاء منسٹر صاحب نے بھی اس میں تعاون فرمایا ہے۔ کہ کل کا دن جو کہ قانون سازی کا دن تھا ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ دن امن عامہ پر بحث کے لئے رکھا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

تو اب چوہدری خادم حسین صاحب اظہار خیال فرمائیں گے

جناب ممتاز احمد متیانہ ۔ جناب سپیکر ایک ضروری بات جو میں بھول گیا۔ وہ بہاولنگر سے متعلق ایک انتہائی نازک صورت حال پیدا ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر۔ اب آپ تشریف رکھیے۔ آپ کی بات ہو چکی ہے چوہدری خادم حسین صاحب اظہار خیال کریں گے۔

چوہدری خادم حسین۔ جناب سپیکر میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آج چونکہ امن و عامہ کی صورت حال پر بحث کرنی ہے اور خیالات کا اظہار کرنا ہے اس سلسلہ میں وی۔سی۔آر کو بھی موضوع بنایا گیا ہے رشوت کا بھی ذکر کیا گیا ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وی۔سی۔آر پر فحش فلمیں دکھائی جاتی ہیں لیکن اس میں وی۔سی۔آر کا کوئی قصور نہیں ہے قصور ان لوگوں کا ہے جو اس قسم کی فلمیں دکھاتے ہیں۔ اسکی مثال میں دوں گا کہ ایک نشتر کسی قصائی کے ہاتھ میں ہو تو وہ قتل کر دیتا ہے لیکن اگر وہی نشتر یا وہی چاقو جب کسی ڈاکٹر کے پاس ہو تو وہ اس سے اپریشن کرتا ہے اور ایک انسان کو زندگی اور موت کی کشمکش میں ہوتا ہے اسی نشتر کی وجہ سے اسے دوبارہ زندگی ملتی ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی چیز بری نہیں ہے بلکہ وہ ہاتھ برے ہیں جو اس چیز کو استعمال کرتے ہیں۔

اس کے بعد میرا دوسرا پوائنٹ رشوت کے متعلق ہے ۔ رشوت کے موضوع پر خاص طور پر پولیس کو نشانہ بنایا جاتا ہے ۔ اس میں کوئی شک نہیں میں اس کی تائید کرتا ہوں لیکن میرے خیال میں رشوت دو طرح کی ہے ایک انفرادی رشوت اور دوسری رشوت قومی خزانے کو لوٹ کر حاصل کی جا رہی ہے اور ہمیں اس رشوت کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیے مثال کے طور پر ٹھیکے ہوتے ہیں۔ ڈویلپمنٹ ہوتی ہے ان پر کمشن حاصل کر کے قوم کے خزانے سے لوٹا جارہا ہے پاکستان بننے سے پہلے بھی رشوت ہوتی تھی لیکن پاکستان بننے سے پہلے یہ رشوت چار آنے آٹھ آنے کی حد تک تھی لیکن اب یہ رشوت 30 فیصد تک پہنچ گئی ہے۔ یہ عالیشان بلڈنگ جس میں ہم موجود ہیں اس میں بھی کمشن دیا گیا ہوگا پتہ نہیں یہ آٹھ آنے تھا یا ایک روپیہ تھا لیکن اس وقت یہ کمشن ٹھیکیدار اپنے منافع میں سے ادا کرتا تھا مگر آج کے دور میں وہ کام نوعیت گھٹا کر بھی Material سے پورا کیا جاتا ہے ۔

اگر ہر پانچ سال کا آپ تجزیہ کریں analysis کریں کہ جتنے کام بھی ہوئے ہیں ہر پانچ سال کا معیار آپکو گرتا ہوا نظر آئے گا اسلیے بجائے اس کے صرف پولیس کا ذکر کیا جائے یہاں دیگر محکموں کا بھی ذکر ہونا چاہئے ۔ میں آپ سے گذارش کروں گا کہ سب سے پہلے قومی خزانے سے جو رشوت لوٹی جا رہی ہے اس کا محاسبہ کیا جائے اس کا انسداد کیا جائے اور اس کا بندوبست کیا جائے مجھے ایک واقعہ یاد آگیا ہے کہ کوئی وزیر یا کوئی ممبر اسمبلی کسی وقت ٹھیکیدار تھے اس دور میں انہوں نے جتنی جتنی کمشن دے رکھی تھی جب وہ وزیر بن گئے یا ممبر اسمبلی بن گئے تو تمام ٹھیکیداروں کو بلا کر کہا کہ میرا کمشن واپس کرو یعنی طاقت سے رشوت واپس کروائی اسلئے میں یہ گذارش کروں گا کہ monitoring محاسبہ کیا جائے analysis منصوبہ بندی کی جائے تب جا کر یہ رشوت ختم ہوگی باقی ایک بات جو پچھلے دنوں سے اس ایوان میں زیر بحث ہے کہ رشوت پولیس آفیسر لیتے ہیں لیکن ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ لیتا ہے محکمہ صحت رشوت لیتا ہے واپڈا والے رشوت لیتے ہیں کبھی ہم نے یہ بھی سوچا ہے کہ رشوت کیوں دی جاتی ہے ۔

لی جاتی ہے یا دی جاتی ہے ۔ مگر ایسا کیوں ہوتا ہے۔ رشوت ہمیشہ اس جرم کو چھپانے کیلئے اس جرم پر پردہ ڈالنے کیلئے جو ہم خود کرتے ہیں یا ہمارے عزیز و اقارب کرتے ہیں اور اسی جرم کے تحت رشوت دی جاتی ہے۔ کوئی آدمی جرم کرتا ہے قتل کرتا ہے چوری کرتا ہے ڈاکہ ڈالتا ہے اور وہ رشوت ہم اسی لحاظ سے دیتے ہیں ۔ میں اس معزز ایوان سے یہ گذارش کروں گا کہ پہلے ہم اپنا محاسبہ کریں اپنا تجزیہ کریں کہ کیا ہم خدا کو حاضر ناظر کر آج یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم کسی بدمعاش کی سرپرستی نہیں کریں گے کسی غلط وفد کے ساتھ نہیں چلیں گے حق کی بات کریں گے غلط بات کی مخالفت کریں گے اگر یہ ایوان اس بات کا عہد کرلے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ 50 فیصد رشوت محکموں میں ختم ہوجائے گی

جناب والا امن عامہ کے متعلق شور شرابا واقعی برا ہے اور یہ بات بھی اچھی نہیں ہے کہ ڈاکٹروں کو مارا پیٹا جائے۔ لیکن پولیس جب ڈاکوؤں جب مجرموں کو قاتلوں کو جب پکڑتی ہے اور raid کرتی ہے تو اسوقت مخالف سمت سے فائرنگ ہوتی ہے اور جب پولیس والے جواباً فائرنگ کرتے ہیں اگر کوئی آدمی مر جاتا ہے تو پھر ہم کیوں احتجاج کرتے ہیں کہ پولیس والوں کی زیادتی ہے۔ ڈاکوؤں کو قاتلوں کو مجرموں کو پکڑنے کیلئے اگر پولیس فائرنگ بھی کرتی ہے تو میں کہتا ہوں کہ یہ جائز ہے اور آپ لوگوں کے سامنے اس کی مثالیں موجود ہیں کہ پولیس والوں کو dismiss کیا جا چکا ہے برطرف کیا جا چکا ہے معطل کیا جا چکا ہے لیکن دیکھنا یہ چاہیے کہ ان کا aim of thought کیا تھا کیا انہوں نے کسی شریف شہری پر حملہ کیا یا مجرموں کو پکڑنے کیلئے حملہ کیا میں وزیر اعلیٰ پنجاب سے حکومت پنجاب سے گزارش کروں گا کہ ایسے افراد جنہوں نے امن مفقود کیلئے فائرنگ کی ہے اگر کوئی بدمعاش آدمی مر بھی گیا ہے تو پھر پولیس والوں کے خلاف کوئی ایکشن نہیں ہونا چاہیے -اور ان کو بری کرنا چاہیے۔

دوسری بات یہاں پر سکریننگ اور محاسبے کیلئے کی گئی کہ محکموں کے افسران یا ملازمین کا محاسبہ کیا جائے۔ محاسبے جو آج تک ہوتے رہے ہیں وہ صرف سیاسی محاسبے ہوتے ہیں جو حکومت بھی آئی اس نے محاسبہ کیا لیکن اس حکومت کے برسر اقتدار آنے سے پہلے جن لوگوں نے مخالفت کی ان لوگوں کا محاسبہ کیا گیا اور جو اصل لٹیرے یا مجرم تھے یا گناہ گار تھے ان کا محاسبہ نہیں ہوا تو محاسبہ بھی اگر کرنا ہے تو میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ صحیح لوگوں کے خلاف محاسبہ ہو یہ نہ ہو کہ کسی تھانیدار نے کسی ایس پی نے میرے حلقے میں میری مخالفت کی تھی تو میں اس کو اس لئے نشانہ بنا دوں کہ اس نے میری مخالفت کی تھی لہذا اس کو sacrifice کیا جائے اور جب دوسری حکومت آئی تو وہی لوگ پھر بحال کر دئیے گئے اور اپنے روزگار پر واپس آ گئے۔

چوہدری ارشاد علی۔ Point of Information Sir, جناب والا معزز فاضل دوست نے کمیشن کی واپسی کی بات کی تھی ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ وہ کمیشن واپس بھی ہوا یا ویسے ہی ویسے بات ہے۔

چوہدری خادم حسین۔ جناب والا میں اس وقت موجود نہیں تھا۔ یہ تو وہ صاحب بہتر جانتے ہوں گے جنہوں نے کمیشن واپس لیا۔ میں نے تو جو کچھ کہنا ہے وہی آپ کی خدمت میں عرض کر دیا ہے مجھے نہیں پتہ کہ واپس ہوا یا نہیں ہوا۔ بہر حال بات ہوئی ہے۔

اس کے بعد جناب والا میں یہ عرض کروں گا کہ ٹریفک کی خلاف ورزی کی بھی یہاں پر بات ہوئی ہے۔ آپ اگر تھوڑی دیر کے لئے سڑک پر چلیے تو آپ دیکھیں گے کہ ہر ڈرائیور ہر گاڑی والا ٹریفک کے قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کر رہا ہے اور جتنی ایجنسیاں بھی آپ بتاتے

جائیں گے بجائے اس کے کہ وہ ٹریفک کی خلاف ورزیوں کا انسداد کریں انہوں نے اپنی monthly مقرر کر رکھی ہے اور ٹرانسپورٹر پر اتنا بڑا بوجھ بن چکا ہے ۔ میں یہ بھی گذارش کروں گا کہ ایسی ایجنسیوں کو یا تو سرے سے ختم کر دیا جائے ۔ کیونکہ وہ ٹریفک رولز کی خلاف ورزیوں کے انسداد کیلئے کچھ نہیں کر رہی ہیں وہ تو اپنے لئے پیسے اکٹھے کر رہے ہیں جہاں جہاں چیک پوسٹ بنے ہوئے ہیں وہاں پر بھی یہی طریقہ کار ہے کہ پانچ روپے یا دس روپے فی ٹرک رات کو وصول کرتے ہیں اور جو ڈرائیور یہ رقم دیتا جاتا ہے گزرتا جاتا ہے جو یہ رقم نہیں دیتا اس کو وہ مارتے بھی ہیں تلاشی بھی لیتے ہیں لیکن اگر دس روپے چیک پوسٹ پر دیتے جاؤ تو پھر چلتے جاؤ ۔ اس کا بھی کوئی انسداد کریں۔

ایک بات انگریز کی حکومت کے بارے میں ہوئی تھی ۔ اکثر ہم سیاست دان کہتے ہیں کہ انگریز کے وقت کا یہ نظام رائج ہے پولیس پر دوسرے محکموں پر نوکر شاہی کے بارے میں تنقید کرتے رہتے ہیں کہ انگریزوں نے یہ نظام رائج کیا ہے ۔ میں اس ایوان سے آپ کی وساطت سے ایک سوال کرتا ہوں کہ کیا پاکستان بننے سے پہلے اتنی دھاندلی تھی۔ کیا پاکستان بننے سے پہلے کوئی ایس ۔ ایچ ۔ او ۔ یا ایس ۔ پی ۔ برسر عام رشوت لیتا تھا۔ لیکن آج تو عام رشوت لی جا رہی ہے انگریز کے دور کی اگر آج بات بھی کریں تو لوگ کہتے ہیں کہ انگریز کا دور اچھا تھا آخر اس کی وجہ کیا ہے ؟ جب کہ اس نے ہماری اخلاقی پستگی ہماری معیشت کو لوٹا ہمیں تباہ کیا ہمیں سو سال تک غلام رکھا۔ لیکن میں جو کچھ سمجھتا ہوں میرے ناقص علم کے مطابق اس کی صرف ایک ہی بات تھی کہ اس کی ایڈمنسٹریشن اچھی تھی اور جس حکومت کی ایڈمنسٹریشن اچھی ہو گی اس حکومت کو آئندہ وقت میں بھی لوگ یاد کریں گے کہ وہ انتظامیہ اچھی تھی۔ اگر آج بھی انگریز والی انتظامیہ آجائے تو میرے خیال میں رشوت ختم ہو جائے گی۔

گھوڑے کا بھی ذکر ہوا کہ گھوڑے پر سوار ہو کر جائیں گھوڑوں کا اب زمانہ ختم ہو چکا ہے گھوڑوں کی ضرورت نہیں ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ ہمیں احساس ذمہ داری ہو ہم آزاد ہوئے ہیں اور ہم ممبر اسمبلی ہیں یا عوام ہیں خواہ ڈاکٹر ہیں خواہ مزدور ہیں خواہ انتظامیہ ہے خواہ بیوروکریٹس ہیں کوئی بھی ہمیں جو لفظ آزادی کا ہے میرے نزدیک اس کا مطلب ایک ہی ہے وہ یہ کہ احساس ذمہ داری یعنی آزادی کا لفظی معنی احساس ذمہ داری بنتا ہے اور جب احساس ذمہ داری آجاتی ہے تو پھر انسان اپنے اپنے لیول پر آکر اپنی اپنی assessment کرے اپنا محاسبہ کرے۔ ہر شام کو میں دیکھوں کہ میں نے جو آج جو کام کیا ہے ٹھیک کیا ہے یا نہیں میں نے جو روزی آج کمائی ہے وہ حلال کی کمائی ہے یا نہیں۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں کیونکہ وقت بھی ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر ۔ چوہدری صاحب شکریہ اجلاس کا وقت اب ختم ہو تا ہے۔

وزیر صنعت - جناب والا اس بات کی بھی وضاحت ہو جائے کہ کل بھی وقفہ سوالات نہ ہو تا کہ زیادہ سے زیادہ ممبران اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں۔

جناب سپیکر - یہ ایوان اس بات سے اتفاق کرتا ہے کہ کل بھی وقفہ سوالات نہ ہو۔

آوازیں - ٹھیک ہے ہم اتفاق کرتے ہیں -

جناب سپیکر - تو ٹھیک ہے۔ تو پھر کل ۹ بجے انشاءاللہ دوبارہ اکٹھے ہونگے -

(اجلاس کی کارروائی صبح 9 بجے تک کیلئے ملتوی کر دی گئی۔)

صوبائی اسمبلی پنجاب
مباحثات

پیر ، 21 اکتوبر 1985ء

(دو شنبہ ، 6 صفر ، 1406ھ)

جلد 4 ——— شمارہ 8

سرکاری رپورٹ

مندرجات

پیر ، 21 اکتوبر 1985ء

صفحہ نمبر

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ - - - - - 553

مسئلہ استحقاق —

ڈاکٹروں کا ایم ای اے کے ساتھ ناروا سلوک - - - - - 554

امن عامہ کی صورت حال پر بحث - - - - - - - 596

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا چوتھا اجلاس

پیر 21 اکتوبر 1985ء

(دو شنبہ 6 صفر 1406ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں صبح 9 بجے منعقد ہوا۔ جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری علی حسین صدیقی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ فَنَذَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَنْ لَمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَسَّهُ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ۝

ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۝

اور اگر اللہ لوگوں کو برائی کا بدلہ دینے میں عجلت سے کام لیتا جس طرح وہ فائدے کے لئے جلدی مچاتے ہیں تو ان لوگوں کو جن کو ہمارے پاس آنے کی توقع نہیں ہے ان کے حال پر چھوڑے رکھتے ہیں کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں۔ اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہم کو کروٹوں کے بل بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر پکارتا ہے اور جب ہم اس سے اس کی تکلیف کو دور کر دیتے ہیں تو ایسا بے لحاظ ہو کر گذرتا ہے کہ جیسے اس نے تکلیف کے پہنچنے پر ہمیں پکارا ہی نہ تھا۔ اسی طرح حد سے تجاوز کرنے والوں کو ان کے اعمال آراستہ کر کے دکھائے گئے ہیں۔ اور ہم نے تم سے پہلے کے گروہوں کو ہلاک کر دیا جبکہ انہوں نے ظلم اختیار کیا ہوا تھا۔ حالانکہ ان کے پاس ان کے پیغمبر بھی دلائل لے کر آئے۔ اور وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لاتے۔ ہم مجرموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔ پھر ہم نے تم کو ان کی جگہ دنیا میں ان کا جانشین بنایا تاکہ اب ہم یہ دیکھیں کہ تم کیسے کام کرتے ہو۔

وما علینا الا البلاغ

مسئلہ استحقاق

ڈاکٹروں کا ایم پی اے کے ساتھ ناروا سلوک

جناب سپیکر ۔تحریک استحقاق نمبر 13 ملک غلام شبیر جوئیہ اور ملک ممتاز احمد خان کی طرف سے ۔

ملک غلام شبیرجوئیہ جناب والا ۔ میں جناب کی توجہ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک نہایت اہم اور افسوسناک مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو اپنی اہمیت اور نزاکت کے پیش نظر اس امر کا متقاضی ہے کہ ایوان کی کارروائی روک کر فوری طور پر زیر بحث لایا جائے ۔

مسئلہ یہ ہے کہ کل مورخہ 20 اکتوبر 1985ء شام تقریباً 4 بجے میں اپنے دوست اور اس ایوان کے رکن جناب ملک ممتاز احمد بھچر کا طبی معائنہ کروانے سروسز ہسپتال گیا ۔ ہماری گڑی جس کے آگے ایم۔پی۔اے جلی حروف میں لکھا ہوا تھا کے رکتے ہوئے چند لوگ اس کے اردگرد اکٹھے ہو گئے اور ہم پر آوازے کسنے لگے کچھ لوگ ایم۔پی۔اے ہائے ہائے چلانے لگے نیز انہوں نے ہمیں ہسپتال میں داخل ہونے سے زبردستی روکا جس پر میں نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی کہ میرے ساتھی کو شدید بخار ہے اور انہیں فوری طور پر طبی امداد کی ضرورت ہے تو انہوں نے کہا ہم کسی ایم۔پی۔اے کا علاج نہ کریں گے اور نہ ہی ہونے دیں گے ۔

اس دوران بعض لوگ فساد پر اتر آئے اور ہاتھا پائی کرنے لگے جس پر ہم بڑی مشکل سے جان بچا کر وہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو سکے ۔

جناب والا ۔ اس واقعہ سے نہ صرف ہم دو کا بلکہ اس مقدس ایوان کے تمام معزز اراکین کا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ میری استدعا ہے کہ اس معاملہ پر فوری بحث کی جائے اور آئندہ کے لئے ایسے شرمناک واقعات کے سدباب کے لئے مناسب بندوبست کیا جائے ۔

سید فخرالدین شاہ ۔ جناب والا اس سلسلہ میں میری گزارش ہے کہ ہم سروسز ہسپتال تو نہیں گئے ۔ دیوان عاشق حسین اور میں سول سیکرٹریٹ گئے جب ہم وہاں سے واپس آرہے تھے تو کئی ڈاکٹروں نے کہا کہ اس کار والوں کو پکڑو ۔ ہم بڑی مشکل سے نکل کر بھاگے ہیں دل چاہتا ہے کہ ہم گھر واپس چلے جائیں کہیں ایسا حادثہ نہ ہو کہ

ہمیں مار ہی دیں یا ہماری گاڑیاں ختم کردیں تو اس کا انسداد اشد ضروری ہے اور اگر ہمیں تحفظ نہ دیا گیا تو ہم گھر واپس جانے پر مجبور ہو جائیں گے

جناب سپیکر ۔ ملک غلام شبیر صاحب ۔

ملک غلام شبیر جوئیہ ۔ جی - میں کچھ تھوڑا سا عرض کروں گا ۔

جناب سپیکر ۔ فرمائیے ۔

ملک غلام شبیر جوئیہ ۔ جناب والا پچھلے دو تین روز سے ہم امن و عامہ پر بحث کر رہے ہیں ہمارے ملک کے پڑھے لکھے حضرات جو ہماری قوم کے معمار بھی ہیں انہوں نے کل جلوس بھی نکالا ہوا تھا اور وہ اسمبلی کی عمارت کے اندر آنے کی کوشش کررہے تھے - اور اس دوران ہم اگر کسی اعلان کیلئے باہر جائیں یا کوئی ایم پی اے ان کے پاس جائے تو وہ ایم پی اے کی گاڑی دیکھ کر وہ اتنے مشتعل ہو جاتے ہیں کہ وہ ہمیں مارنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں - میں اس ایوان سے یہ گزارش کروں گا کہ اگر ہمارے پڑھے لکھے لوگوں کا یہ حال ہے تو ہم جیسے دیہاتی لوگوں کا حال کیا ہوگا پڑھے لکھے لوگوں کو بہر حال اس طریقہ سے کوئی کارروائی زیب نہیں دیتی انہیں چاہیئے کہ ہمارے ساتھ مل جل کر اپنے مطالبات حکومت کو بتائیں ہم ان کے اور قوم کے تابعدار ہیں - ہم ان کے مطالبات اسمبلی میں پیش کریں گے اور جو کچھ ممکن ہوسکا ہم ان کے مطالبات منوانے کی پوری پوری کوشش کریں گے لیکن ایسی کارروائی کرنے سے ان کو روکنا چاہیے اگر پڑھے لکھے لوگ اس قسم کی حرکات کے مرتکب ہوں گے تو دوسرے ان پڑھ لوگ کیا کہیں گے ۔

جناب سپیکر ۔ سید حسنات احمد صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں ۔

سید حسنات احمد ۔ جناب والا اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ پچھلے دو تین روز سے ہم اسی مسئلے پر بحث کررہے ہیں میں نے کل جو کچھ سنا یا دیکھا اس پر مجھے بے انتہا ندامت ہوئی ہے۔ کیونکہ اگر ایک عام آدمی یا شہر کے کچھ آدمی اس قسم کی حرکت کریں تو وہ آدمی یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے یا ان آدمیوں کو یہ معلوم نہیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں ۔ لیکن اگر ایک پڑھا لکھا طبقہ جسکے مطالبات چیف منسٹر صاحب کے پاس ہوں اور باقی وزراء

صاحبان اس پر دیکھ بھال کر رہے ہوں ان کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اس طریقہ سے قانون کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ میں نے جو مشاہدہ کیا یا میں نے جو دیکھا ہے وہ یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحبان یہاں اسمبلی کے باہر تشریف لائے ہیں انکے مطالبات اور چیز ہے۔ مطالبات ہر شخص پیش کر سکتا ہے اور جائز مطالبات سننے بھی چاہیں پچھلے دو تین دنوں میں مجھے جو صاحبان بھی ملے ہیں میں ان سے یہ کہتا رہا ہوں کہ ڈاکٹروں کے جائز مطالبات کو ضرور سننا چاہیے اور جائز مطالبات پیش کرنے چاہیے۔ لیکن یہ مطالبات پیش کرنے کا بالکل غیر شائستہ اور غیر اخلاقی طریقہ ہے کہ آپ اسمبلی کے باہر آکر لاء اینڈ آرڈر کو کنٹرول کرنے والی ایجنسیوں کے ڈیوٹی پر موجود سپاہی حوالدار کھڑے سب انسپکٹر پر حملہ کیا جائے کیونکہ اگر کوئی شخص پولیس فورس یا کسی مجسٹریٹ پر کوئی حملہ کرتا ہے تو یہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کے مترادف ہے۔ اس سلسلہ میں میری گذارش ہے کہ اس چیز کا سختی سے نوٹس لینا چاہیے کیونکہ اگر ہمارے پڑھے لکھے نوجوان اس قسم کی حرکات کرنی شروع کردیں۔ جنہوں مستقبل میں ڈاکٹر بننا ہے۔ انہوں کل اہم عہدوں پر فائز ہونا ہے۔ اگر یہ پڑھے لکھے صاحبان اس قسم کی حرکات جاری رکھیں گے تو ہمارے لئے یہ کام بڑا مشکل ہو جائے گا۔ تو اس کے ساتھ ہی میں آپکے توسط سے جناب وزیر اعلیٰ کی خدمت میں گذارش کرونگا کہ اس مسئلے کو سلجھانے کی کوشش کی جائے۔ لیکن مطالبات منوانے کے لئے یہ کوئی مناسب طریقہ نہیں ہے کہ طاقت کے ذریعہ یا طاقت کا مظاہرہ کرکے مطالبات منوائے جائیں بلکہ افہام و تفہیم کے ذریعے مطالبات پر باقاعدہ بحث ہونی چاہیے۔ اگر آپ چاہیں۔ تو یہاں پر بحث ہو اگر نہیں تو وزیر اعلیٰ صاحب انکو بلا کر انکے جائز مطالبات تسلیم کر لیں۔ لیکن اسکے ساتھ ساتھ انہیں یہ بھی بتا دیا جائے کہ اس قسم کی سختی کرنا یا لاء اینڈ آرڈر کو اپنے ہاتھ میں لینا مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ جناب سعید اکبر خان صاحب۔

جناب سعید اکبر خان۔ جناب سپیکر میں یہ گذارش کروں گا۔

پیر احمد شاہ کھگہ۔ جناب والا اس مسئلے پر بولنے کیلئے ہر ایک رکن کو دو دو منٹ ضرور دیئے جائیں۔

جناب سعید اکبر خان۔ جناب والا کل جب یہ واقعہ پیش آیا اسوقت میں باہر گیا اور کافی آدمیوں سے پوچھا کہ یہ واقعہ کیا ہوا ہے وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی اپنے وزراء کو یہ حکم دیا کہ آپ ان کے سرکردہ

آدمیوں کو بلوائیں اور ان سے بات چیت کریں - ہم انکی ہر بات سننے اور ان کی ہر جائز بات ماننے کیلئے تیار ہیں وزراء صاحبان باہر گئے اور انہوں نے کہا آپکے چھ سات آدمی اندر آجائیں اور ہمارے ساتھ گفت وشنید کریں ہم انکی ہر جائز بات ماننے کیلئے تیار ہیں اور ہر جائز بات سننے کیلئے تیار ہیں۔ انہوں نے چھ سات آدمی اندر بھیجے اور گفت و شنید کیلئے اندر آئے اور بتایا کہ ہمارے یہ مطالبات ہیں - لیکن باہر جو آدمی تھے انہوں یہ کہا کہ پولیس کے جو سپاہی تھے ..... ان کی انہوں نے.....

سردار شاہد اقبال — پوائنٹ آف آرڈر سر

جناب والا اس وقت ایک تحریک استحقاق پیش ہوئی ہے - پہلے اس کے بارے میں بات کر لی جائے تو بہتر ہے کیونکہ تحریک استحقاق ہسپتال کے بارے میں ہے کہ ایم-پی-اے کی پلیٹ گاڑی پر لگی ہوئی تھی اور ایم-پی-اے کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اس کے بارے میں پہلے بحث کر لی جائے بعد میں یہ دیکھ لیں گے کہ اسمبلی کے باہر کیا ہوا -

جناب سپیکر — آپ تشریف رکھیں

جناب سعید اکبر خان—جناب سپیکر میں اسی تحریک کی طرف آ رہا ہوں میں اس کا پس منظر بتا رہا ہوں -

جناب والا جب اس اسمبلی میں ہم ان کے حقوق کیلئے لڑنے کیلئے تیار ہیں - اگر ان کی جائز بات نہیں مانی جاتی تو ہم ان کے ساتھ ہیں اور ہم ان کی ہر جائز بات کا ساتھ دیں گے اور جب ڈاکٹروں کے مسئلے پر اسمبلی میں بات چیت ہوئی تو تقریباً پانچ یا دس ایم-پی-اے حضرات نے ڈاکٹروں کے حق میں واک آوٹ بھی کیا لیکن یہ تو نہیں ہونا چاہیے کہ اگر ایک ایم-پی-اے ان کے پاس علاج کروانے کیلئے جاتا ہے تو اس کو بغیر دیکھے ان کے خلاف ہائے ہائے کے نعرے اور اس قسم کے دوسرے نعرے لگائے جائیں یہ کہاں کا اصول ہے یہ اسمبلی ان کے جائز حقوق کیلئے لڑنے کیلئے تیار ہے - ان کے حقوق کے تحفظ کیلئے تیار ہے اور جب اس اسمبلی کے ایم-پی-اے ان کے پاس جائیں تو ان کا یہ سلوک ہو گا کہ انہیں ہسپتال سے نکال دیا جائے ان کے خلاف نعرے لگائے جائیں - مجھے تو اس میں کوئی سازش نظر آتی ہے - سازش یہ ہے کہ ابھی مارشل لاء جانے والا ہے - باہر وہ طاقتیں جنہوں نے ابھی تک اس اسمبلی کو قبول نہیں کیا ایسے حالات پیدا کرنا چاہتی ہیں کہ مارشل لاء نہ اٹھ سکے بلکہ مارشل لاء prolong ہو جائے اور جب یہ اسمبلی مارشل لاء ہٹانے میں کامیاب نہیں ہوگی تو فیل ہو جائے گی اسی بنا پر یہ احتجاجات شروع ہوئے ہیں ، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ایک سوشے یا دو

مہینے کے بعد مارشل لاء چلا جائے گا لہذا ابھی سے ایسے حالات اور ایسے واقعات پیدا کیے جائیں تاکہ یہ credit اس منتخب اسمبلی کو نہ چلا جائے ان منتخب اراکین نے مارشل لاء بڑے اچھے اور احسن طریقے سے ہٹوایا ہے تو میں ڈاکٹروں کے اس رویہ پر احتجاج کرتا ہوں کہ یہ ان کا ایک منتخب نمائندے کے ساتھ ایسا رویہ ہے ہم انہی کے نمائندگان ہیں , انہوں نے ہمیں منتخب کیا ہے , انہیں لوگوں نے ہمیں ووٹ دیے ہیں - کیا ہم یہ سوچ سکتے ہیں کہ ان کے حقوق کا ہم یہاں پر تحفظ نہیں کریں گے - کیا وہ سوچ سکتے ہیں کہ ہم ان کے جائز حقوق کے لیے یہاں پر بات نہیں کریں گے , پہلے زیادتی انہوں نے ہی شروع کی ہے جو پولیس اہلکاران وہاں پر تعینات تھے ان کے Shoulder کھینچے ہیں ان کو مارا پیٹا , ایک مجسٹریٹ کو انہوں نے زخمی کیا ہے اس کے بعد پولیس نے کارروائی کی ہے ؛ اس کے علاوہ اس دوران لوگ جو وہاں سے گزر رہے تھے ان کی کاروں کے شیشے توڑ دیے گئے آخر ان کا کیا قصور تھا , جب وزیر اعلیٰ نے یہ کہا کہ ہم ہر جائز بات سننے کے لیے تیار ہوں - یہ ہنگامہ آرائی تو اس وقت کی جاتی ہے جب گورنمنٹ اپنے دروازے بند کر دے , جب حکومت ان کی بات سننے سے انکار کر دے - کہ ہم آپ سے بات نہیں کرتے , ہم جو فیصلہ کر چکے ہیں وہ فائینل ہے - لیکن جب گورنمنٹ نے یہ کہا ہے کہ ہمارا فیصلہ فائنل نہیں ہے , ہم ہر جائز بات پر آپ سے بات کرنے کے لئے تیار ہیں تو اس کے بعد یہ احتجاج اور یہ طریقے پڑھے لکھے ڈاکٹر صاحبان کو زیب نہیں دیتے -

جناب سپیکر — چوہدری لیاقت علی صاحب —

چوہدری لیاقت علی خان — جناب والا میں بھی اس مسئلے پر کچھ روشنی ڈالوں گا کیونکہ میں نے تو کل اپنی آنکھوں سے سارا حال دیکھا ہے - تقریباً دو گھنٹے میں اسمبلی کے باہر کھڑا رہا اور جب یہ جلوس آیا ہے تو اس وقت میں وہاں پر موجود تھا - سب سے پہلے جب جلوس یہاں پہنچا تو پولیس نے انہیں بڑے آرام سے سمجھایا - ایس پی - صاحب بھی وہاں موجود تھے - لیڈی کانسٹیبلان بھی وہاں پر موجود تھیں میرے دیکھتے ہوئے ڈاکٹروں نے ایک لیڈی کانسٹیبل کے سر سے دوپٹہ کھینچا -

آوازیں — Shame Shame

اس کے بعد انھوں نے پولیس والوں کی ٹوپیاں سر سے اتاریں اور ان کو ادھر ادھر پھینکنا شروع کر دیا ۔ ان کی حتی الوسع کوشش تھی کہ وہ ہم اسمبلی ہال کے اندر داخل ہو جائیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ صریحاً قانون کی خلاف ورزی ہے اگر یہی پڑھے لکھے لوگ جنھوں نے بیمار قوم کا علاج کرنا ہے ۔ ان کا مطالبات منوانے کا یہ طریقہ ہے تو پھر جمہوریت کس کو کہتے ہیں یہ تو انھوں نے صریحاً زیادتی کی ہے اگر پولیس کے اہلکاران انھیں نہ روکتے تو وہ اسمبلی ہال کے اندر ضرور گھس آتے اور انھوں نے اندر آ کر ہمارے ساتھ بھی زیادتی کرنی تھی ہماری کرسیوں کو بھی ادھر ادھر پھینکنا تھا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ انھوں نے جو ایک ایم ۔ پی ۔ اے کے ساتھ زیادتی کی یہ صریحاً غیر اخلاقی اور گری ہوئی حرکت ہے ۔ اس کی کار کی پلیٹ کو اتارا گیا اور ایم ۔ پی ۔ اے ہائے ہائے کے نعرے لگائے گئے ۔ کیا یہ مجلس شوریٰ کے ممبر ہیں ؟ کیا یہ منتخب ممبر نہیں ہیں ؟ کیا ہم لوگوں کے ووٹ لے کر ہم یہاں نہیں آئے ؟ انھیں اس طرح نہیں کرنا چاہیے تھا ہم ان کے مطالبات سننے کے لیے تیار ہیں ہم چیف منسٹر صاحب سے یہ درخواست کرنے کے لیے تیار ہیں کہ ان کے مطالبات پر ہمدردانہ غور کیا جائے ۔ مگر جو انھوں نے قانون کو ہاتھ میں لے کر زیادتی کی ہے اس کا ضرور نوٹس لیا جائے۔ ہمیں یہ بات بالکل گوارا نہیں ہمیں اور نہ ہی ہم یہ بات قطعی پسند کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ زیادتی کی جائے ۔

جناب سپیکر ۔ چوہدری ارشاد علی صاحب ۔

چوہدری ارشاد علی ۔ یہ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ ہمارا پڑھا لکھا طبقہ آج بے راہ روی اختیار کیے ہوئے ہے جو کہ ایک ان پڑھ اور ناسمجھ آدمی بھی نہیں کرتا ۔ گذشتہ دن انھوں نے ہمارے ایک منسٹر صاحب کو گھیرا اور ان کے ساتھ زیادتی کی یہاں تک کہ آپ نے اخبار میں فوٹو دیکھا ہوگا جس میں ایک ڈاکٹر صاحب ان کا فلیگ اتار کر ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھے ۔ یہ تو ان کی فہم و فراست کا نتیجہ ہے کہ انھوں نے اپنی وہاں سے جان بچا لی اور کسی طرح وہاں سے نکل آئے ورنہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ وہاں کوئی ایسی بات کر گزرتے یا وہاں حکومت کا موقف پیش کر بیٹھتے تو شاید ان کو وہاں زخمی یا ہلاک بھی کر دیا جاتا تو یہ طریقہ نہایت نازیبا ہے ہم اس کی مذمت کرتے ہیں ہم یہ نہیں چاہتے کہ نوجوان ڈاکٹر صاحبان اپنے مطالبات پیش نہ کریں بلکہ ہم تو اس حق میں ہیں کہ ہر آدمی اپنا مطالبہ پیش کرے لیکن اس کا کوئی بہتر طریقہ کار ہونا

چاہے جیسا کہ پڑھے لکھے آدمیوں کا طریقہ ہے جیسا کہ جمہوریت کا طریقہ ہے اس طریقہ سے اپنا مطالبہ پیش کریں ۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ کسی کی گاڑی روک دی آپ یہ دیکھیں کہ انہوں نے کئی بسوں کے شیشے توڑے ہیں اور جن لوگوں کی کاروں کو انہوں نے نقصان پہنچایا ہے کیا وہ ہمارے پاکستانی شہری نہیں ہیں ان کا کیا گناہ ہے کیا ان کا صرف یہ گناہ ہے کہ وہ ان کے لیے دعائیں کرتے رہتے ہیں کہ یہ بچے اچھی طرح تعلیم حاصل کریں اور ہمارے ملک کا قیمتی سرمایہ بنیں ۔ میں اس کی پرزور مذمت کرتا ہوں اور اس قرار داد کی تائید کرتا ہوں کہ اس قرار داد کو منظور کیا جائے اور ان کے خلاف سخت سے سخت ایکشن لیا جائے جنہوں نے یہ شرارت کی ہے یا جو اس کے ذمہ دار ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ سعید ظفر صاحب ۔

پارلیمانی سیکرٹری اطلاعات و ثقافت ۔ جناب سپیکر یہ انتہائی افسوس کا مقام ہے جو کچھ کل دیکھنے میں آیا اور جو کچھ فاضل ممبر نے اس ہاؤس میں تحریک استحقاق کے ذریعے سے پیش کیا جمہوریت میں پڑھی لکھی قومیں زندہ رہتی ہیں اور ہمیشہ سے یہی دستور چلا آرہا ہے کہ جہاں پڑھی لکھی اور تہذیب یافتہ قومیں ہوں گی وہاں جمہوریت زیادہ بہتر طریقے سے پنپے گی ۔ مگر کل کا واقعہ دیکھکر مجھے تو خود شرم آ رہی تھی کہ اتنے پڑھے لکھے پوسٹ گریجوایٹ لیول کے لوگ یہ کیا کر رہے ہیں ۔ بسوں کی توڑ پھوڑ پولیس کے ساتھ زیادتی لیڈی کانسٹیبلوں کی چوٹوں کو نوچنا پتھر مارنا یہ سب ایسے واقعات تھے جس سے محسوس ہو رہا تھا کہ اس قوم کی سوچ بجائے مثبت ہونے کے منفی راستے پر چل پڑی ہے اور جس قوم کے پڑھے لکھے نوجوانوں کا یہ حال ہو تو اس سے ہم کیا توقع کرسکتے ہیں جناب سپیکر مطالبات کی حد تک وہ ایک نقطہ نظر لے کر آئے ہیں کہ ہم پبلک سروس کمشن کے سامنے پیش نہیں ہونا چاہتے ہم پبلک سروس کمشن کے سامنے امتحان نہیں دینا چاہتے لیکن جناب والا میں ان سے پوچھتا ہوں کہ اگر پبلک سروس کمشن کا یہی function ہے کہ مکھی پہ مکھی ڈال کر ان کو appoint کر لیا جائے یا ان کو نوکری دے دی جائے تو پھر یہ کیسے ممکن ہوگا کہ پبلک سروس کمشن کی افادیت کو برقرار رکھا جائے ۔ اب میں اپنے بھائی اور فاضل رکن ملک غلام رسول جوئیہ صاحب کی تحریک استحقاق کی طرف آتا ہوں اور میں آپکی وساطت سے پورے ایوان سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اسکی جتنی بھی پرزور مذمت کی جائے وہ کم ہے اور

میں ساتھ ہی یہ بھی گذارش کرتا ہوں کہ اس ایوان کو متفقہ طور پر یہ فیصلہ کرنا چاہیے کہ کل جن فاضل ممبران کے ساتھ جن جن صاحبان نے زیادتی کی ہے انکے خلاف سختی سے ایکشن لیا جائے -

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر - پیر احمد شاہ کھگہ صاحب -

پارلیمانی سیکرٹری - جناب سعید احمد ظفر جناب سپیکر یہ point of order ہے یا I am asked to sit

جناب سپیکر - جی میں نے سمجھا کہ آپ نے اپنی بات مکمل کر لی ہے -

پارلیمانی سیکرٹری - ٹھیک ہے جی -

پیر احمد شاہ کھگہ - جناب سپیکر صاحب کل جو حالات رونما ہوئے ہیں یہ عجیب سا لگتا ہے - اس ہاوس میں یہاں امن عامہ کے متعلق تین دن سے پولیس والوں پر اور دوسرے محکموں پر بحث ہو رہی ہے - بہت سارا مواد اٹھایا جا رہا ہے کہ یہ ہو رہا ہے اور وہ ہو رہا ہے تو اس دوران میں ڈاکٹر صاحبان نے اپنے ہاتھ میں سوٹا لے لیا ہے یہ عجیب سی بات لگتی ہے شاید پولیس والوں کو سارے ملک کو نظر لگ گئی ہے کہ اسمبلی ہماری شکایات پر ہی مجلس کرتی رہتی ہے تو ان کا مسئلہ کیا ہے اور ڈاکٹر صاحبان جنہیں دانشوری سیکھ کر انسانوں کی صحت کے متعلق سوچنا ہے وہ انسانوں کی خرابی کے متعلق سوچنا شروع ہو گئے ہیں اور انہوں نے ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں میرا خیال ہے کہ اب کوئی طبقہ بھی آرام سے بیٹھنے کے متعلق سوچتا بھی نہیں ہے تو آپ سے ہماری یہ پرزور اپیل ہے کہ ایسے واقعات رو نما نہیں ہونے چاہئیں اگر ملک میں ایسی طرز شروع ہو گئی تو پھر میرا خیال ہے کہ اللہ ہی حافظ ہو گا کیونکہ ڈاکٹر صاحبان نے ان لیڈی کانسٹیبلوں کی اس طرح بے عزتی کی ہے جو کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور جو میں اپنے منہ سے بیان نہیں کر سکتا - میں ایک واقعہ بیان کرتا ہوں کہ ایک دفعہ دہلی میں گولچاہ سینما کے متعلق احتجاج ہو رہا تھا اور لوگ یہ کہہ رہے تھے کہ گولچاہ کی نہیں چلے گی - گولچاہ کی نہیں چلے گی یہ مظاہرہ ہو رہا تو ہمارے ساتھ ایک آدمی کھڑا تھا اس نے کہا کہ جمہوریت کا تقاضا یہی ہے - کہ اس طرح مظاہرہ کیا جائے جو کہ اخبارات میں اور حکومت کے آدمیوں کے ذہن میں

آجائے اور ان کا مسئلہ حل ہو یہ تو مسئلہ ایک ہے لیکن یہ جو مسئلہ ہے کہ مار پیٹ اور ایم-پی-اے کی موٹروں کی پلیٹیں اتار دینا اور ان کو زود و کوب کی سوچنا - اور ان کو مار پیٹ کرنا اور ادھر اسمبلی میں آ کر شیشے توڑنا اسمبلی کی عمارت کو نقصان ہو گا یا ایم پی اے صاحبان آئیں گے تو ان کے گلوگیر ہوں گے یہ طریقہ بالکل غلط ہے اور اس کے متعلق وزیر اعلیٰ صاحب کوئی طریقہ سوچیں کہ یہ مسئلہ افہام و تفہیم سے حل ہو جائے اور ڈاکٹر صاحبان کے معاملے میں یہ شکایات اخبار میں نہیں آنی چاہئیں - ڈاکٹر طبقہ جو عقل مند طبقہ ہے اگر یہی لوگ لڑائی پر اتر آئے تو میرا خیال ہے کہ ہمارا یہ لمبا چوڑا احتجاج ہے کہ ہم اس کا صحیح بندوبست کر کے ایسی چیزوں کو روکیں ورنہ مارشل لاء والے تو پھر سچائی پر ہو جائیں گے کہ جب یہ طبقہ نہیں رکتا تو پھر جو جاہل طبقہ ہے وہ کیسے رک جائے گا اور توڑ پھوڑ میں کوئی کسر نہیں چھوڑے گا تو پھر اس کو وہ طول دیں گے میرا خیال ہے کہ کوئی سازش ہے پتہ نہیں کس ملک کی سازش ہے یا اندرون کس جماعت کی سازش ہے کہ وہ اس صحیح اسمبلی جس کے ساتھ کسی جماعت کا نام نہیں - اپنے اثر و رسوخ اور شریفانہ رویہ اور اچھی طرز کے تحت منتخب ہو کر آئے ہیں ان کو خراب کرنا چاہتے ہیں یا اس اسمبلی کو تڑوانا چاہتے ہیں تو میرا خیال ہے کہ اس کے متعلق آپ خاص غور و خوض کریں اور کوئی حل سوچیں لیکن اگر افہام و تفہیم ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے -

جناب سپیکر - شکریہ پیر صاحب - چوہدری غلام رسول صاحب -

چوہدری غلام رسول جناب سپیکر میں بڑے ادب سے گذارش کروں گا کہ مجھے یہ دیکھ کر بہت دکھ ہوا ہے کہ اس ملک کے وکلاء اور ڈاکٹر جو سوسائٹی اور اس معاشرے کی کریم تصور کئے جاتے ہیں - ان کا یہ مظاہرہ بڑا شرمناک ہے -

اللہ تعالیٰ نے ہر مسئلہ کا حل قرآن مجید میں بتا دیا ہے - ملک میں فساد برپا کرنے والوں کا بڑا سختی سے نوٹس لیا ہے - ملک میں جو لوگ بلاوجہ فساد برپا کرنے اور افراتفری پھیلانے والوں کے ساتھ نفرت کا اظہار کیا گیا ہے - میں اس کی پر زور مذمت کرتا ہوں ڈاکٹروں کا اسمبلی کے سامنے مظاہرہ بڑا شرمناک ہے -

جب Law & Order Situation پر بحث ہو رہی تھی یہ ہمارے ساتھ ایک کھلا مذاق ہے کہ اسمبلی میں لاء اینڈ آرڈر اور امن عامہ کی

صورت حال بات ہو رہی ہے اور باہر practically اس کی violation ہو رہی ہے - ڈاکٹر صاحبان کا یہ رویہ highly objectionable ہے - انٹرویوز تمام محکمہ جات میں لئے جاتے ہیں - امتحانات بھی ہوتے ہیں ایسا کونسا ذریعہ کہ جیسے ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے فرمایا تھا کہ آٹھ ہزار candidates میں سے آٹھ سو کے قریب رکھے جاتے ہیں - تو کونسا ایسا پیمانہ رکھیں اور کیسے ان کی سلیکشن ہو کوئی نہ کوئی لائحہ عمل ضرور اختیار کرنا پڑے گا ڈاکٹر صاحبان کا یہ طریقہ بڑا قابل اعتراض ہے تو میں جناب گذارش کروں گا کہ بات وہ ہوتی ہے جو عوام میں ہو - ایک بزرگ آدمی کہہ رہے تھے کہ میں آپ کو بتاؤں کہ ہمارے وزیر اعلیٰ ایک یادگار اور مثالی وزیر اعلیٰ ثابت ہوں گے - کبھی کوئی بات ان سے کہی جائے - کسی محکمے کے متعلق کی جائے وہ فوراً سنتے ہیں اور اس پر عمل کراتے ہیں - تو جناب والا ڈاکٹر صاحبان بھی ان سے بات کر سکتے تھے لیکن امن امان کو تباہ کرنے کا طریقہ اختیار کرنا سراسر غلط ہے - اور اس کی جناب والا ہم پر زور مذمت کرتے ہیں - تو ایسے حالات میں جناب والا اس کا کوئی لائحہ عمل بھی سوچنا چاہیئے - اس کا حل بھی سوچنا چاہیئے - صرف یہی نہیں کہ ہم بھی ایک طرف سے تقریریں کرتے رہیں ادھر سے کوئی چار ممبران اٹھ کھڑے ہوں - رانا صاحب جیسے لوگ سستی شہرت کے بڑے خواہش مند ہوتے ہیں - تو اس کا ٹھنڈے دل سے - - - - - - - - - - - - - -

رانا پھول محمد خاں - مجھے ان کی بات کی سمجھ نہیں آئی ذرا وضاحت کریں اگر وہ چھیڑنا چاہتے ہیں تو اب چھیڑیں میں ان کا چیلنج قبول کرتا ہوں - مجھے بتا دیا جائے - مجھے اپنے بھائی کی بات کی سمجھ نہیں آئی کہ یہ کیا فرما رہے تھے - شائد ان کے جذبات نہیں ہیں اس لئے بات کوئی پھیکی پھیکی سی ہے -

جناب سپیکر - آپ تسلی سے ان کی بات سن لیں اور اس کو سمجھ لیں پھر اس کے بعد آپ بولیں -

چوھدری غلام رسول - رانا صاحب میں یہ گذارش کر رہا ہوں -

جناب سپیکر - No cross-talk, please. -

چوھدری غلام رسول - کہ ایک دوسرے پر آوازے کسنا یا ایک دوسرے پر جرح کرنا اچھی بات نہیں -

جناب سپیکر - چوھدری صاحب You will address the chairs

چوہدری غلام رسول - تو سر میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ ایک بڑی serious situation arise ہو چکی ہے تو ایسے وقت پر ایک دوسرے پر آوازے کسنا اچھی بات نہیں ہے - تو میں عرض کر رہا تھا کہ اس کا مقصد کیا ہے ؟

جناب سپیکر - رائے جعفر خاں صاحب -

رائے جعفر خاں - جناب سپیکر کل جب یہ مظاہرہ ہو رہا تھا - ان کا حق تھا وہ اپنے مطالبات منوانے کے لئے مظاہرہ کر سکتے تھے - جب یہ بات ہاوس میں آئی تو .....

جناب سپیکر - ملک صاحب پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتے ہیں -

ملک اللہ یار خاں - جناب والا سب سے پہلے تو میں دریافت کرنا چاہونگا کہ کیا آپ نے اس تحریک استحقاق کو منظور کر لیا ہے - اور اس کو بحث کے لئے ایوان کے سامنے پیش کر دیا گیا ہے - اور اگر ایسا نہیں ہے - تو میں سمجھتا ہوں کہ جس وقت تک اس تحریک کو ایوان سے منظور نہ کرایا جائے اس وقت تک یہ بحث کے لئے پیش نہیں کی جا سکتی -

جناب سپیکر - اس پر لاء منسٹر صاحب کیا فرمائیں گے ؟

وزیر قانون - جناب والا میں عرض کروں گا کہ جیسے جناب والا نے اس تحریک استحقاق کو ہاوس کے سامنے پیش کرنے کی اجازت دی ہے اور جس کا valid notice لیا جا چکا ہے اور اس کے علاوہ میں عرض کروں گا کہ mover نے اپنی طرف سے اس کو move کر دیا ہے - البتہ یہ صحیح ہے کہ اس تحریک استحقاق پر دیگر ارکان اسمبلی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے جب اس کے لئے سیکشن 56 -

Rule 56. The Speaker shall, after the disposal of question and before the list of Business is entered upon, called upon the member who gave notice and thereupon the member shall raise the question of privilege and may make a short statement relevant thereto :

Provided that where a member is allowed to raise a question of privilege during the course of sitting under the proviso to rule 54 he shall raise the question immediately after his being allowed to do so, or at such other time as the Speaker directs.

یہ بات تو ہو چکی ہے -

Rule 57. A question of privilege shall have precedence over adjournment motions.

Rule 58. If the Speaker holds the motion to be in order, the Assembly may consider and decide a question of privilege or may, on a motion either by the member who raised the question or by any other member, refer it to the Committee on Privileges for report.

اس کو جناب والا اگر آپ in order hold کرتے ہیں تو ہاوس کو عام اجازت ہو گی کہ اس پر بحث کرنے کے بعد اس پر فیصلہ فرمائیں یا پرووِیج کمیٹی کو رپورٹ کے لئے سپرد کر دیا جائے۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی ۔ جناب سپیکر اس وقت جو تحریک استحقاق زیر بحث ہے اس پر معزز اراکین نے کافی حد تک اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اور ابھی بہت سے معزز اراکین اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں ۔ لیکن قواعد کے مطابق اس آدھے گھنٹے کی بحث کے دوران کسی نے اس تحریک کی مخالفت نہیں کی گویا کہ ضابطے کے مطابق یہ تحریک استحقاق درست قرار دی جا چکی ہے لہذا اب اسے باقاعدہ زیر بحث آنا چاہیے ۔ اور جہاں تک اس معاملے کا تعلق ہے جس بارے میں میرے بھائی نے یہ تحریک استحقاق پیش کی ہے اس میں یہ ہے کہ جب ہمارے ایک ایم پی اے صاحب ایک ہسپتال میں زیر علاج تھے وہاں پر ہمارے ان نوجوان ڈاکٹروں نے جو ابھی ملازمت میں آنا چاہتے ہیں نہ صرف یہ کہ ایک فاضل رکن اسمبلی کے علاج سے انکار کیا بلکہ ان کی بے عزتی بھی کی ۔ اور اس کے بعد جیسے کہ رپورٹ اخبارات میں بھی آ چکی ہے ان لوگوں نے اس ہسپتال کے شیشے توڑے عمارت کو نقصان پہنچایا ۔ اور اس کے بعد انہوں نے وہاں پہ نہ صرف مریضوں کے علاج تھے انکار کر دیا بلکہ وہ لوگ جو وی آئی پی treatment کے تحت زیر علاج تھے ان کے ساتھ ان کا رویہ زیادہ جارحانہ تھا ۔ اس لحاظ سے میری گزارش یہ ہے کہ یہ تحریک استحقاق .....

جناب سپیکر ۔ ملک صاحب پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتے ہیں ۔

ملک اللہ یار خان ۔ جناب والا میرا سوال ابھی تک وہی ہے میں نے یہ گزارش کی تھی کہ کم از کم اس بارے میں پہلے فیصلہ کر لیا جائے کہ اس تحریک منظور ہونے سے پہلے اس پر بحث کے لئے اجازت دی جا سکتی ہے یا نہیں ۔ جناب وزیر موصوف اور جناب لاء منسٹر صاحب نے بھی اس بارے میں واضح طور پر میرے سوال کا جواب نہیں دیا سوال صرف اتنا تھا کہ کیا تحریک منظور ہونے سے پہلے اراکین اسمبلی اس پر اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں یا نہیں ۔ نہ ہی

لاء منسٹر صاحب نے اور نہ ہی وزیر صنعت صاحب نے اس بارے میں اپنے خیال کا اظہار کیا ہے اور انہوں نے اس موضوع پر تقریر کرنا شروع کر دی ہے - جو کہ خلاف قاعدہ ہے -

جناب سپیکر - آپ اپنے پوائنٹ آف آرڈر جو دریافت فرمانا چاہتے ہیں اس کا جواب میں نے آپ کو دینا ہے - لاء منسٹر صاحب نے اس پہ اپنا پوائنٹ آف ویو پیش کیا ہے -

(جناب وزیر قانون کھڑے ہوئے) -

جناب سپیکر - آپ کچھ اور کہنا چاہتے ہیں ؟

جناب وزیر قانون - جناب سپیکر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ....

رانا پھول محمد خاں - جناب سپیکر آج یہ پول کھولنا ہی پڑ گیا کہ ہمیں اس میں نقصان ہے کہ کسی رکن کا استحقاق مجروح ہونے سے تحریک استحقاق پیش ہو سکتی ہے - آپ اس پہ اپنی رولنگ دے دیں - میں آپ کی رولنگ چاہتا ہوں - روز کی یہ بک بک ختم ہو - کسی رکن کا استحقاق بنتا ہی نہیں ہے اگر استحقاق ہے تو اس ہاؤس کا ہے یہ میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے - میں بحث نہیں کر رہا - آپ کو اب یہ فیصلہ دینا ہو گا - چونکہ میں تو ان پڑھ ہوں - مجھے قانون کا پتہ نہیں - اس پہ آپ اپنی رولنگ فرما دیں - استحقاق ہاؤس کا مجروح ہوتا ہے یا رکن کا -

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - رانا صاحب ذرا توجہ فرمائیں اپنے پوائنٹ آف آرڈر پہ جس پر ابھی فیصلہ ہونا باقی ہے کہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid ہے یا نہیں اس میں آپ نے زور خطابت میں جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ غیر پارلیمانی ہیں -

رانا پھول محمد خان - میں نے جو غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے ہیں وہ میں واپس لیتا ہوں - اور اپنے دوستوں سے معافی مانگتا ہوں - میں کوئی آکڑ خاں نہیں ہوں - میں نے یہ عرض کیا ہے جناب والا کسی تحریک کو زیر بحث لانے سے پہلے جناب کو یہ فیصلہ دینا چاہئیے کہ یہ تحریک بنتی ہے یا نہیں اس سے رکن کا یا ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوتا ہے ؟

جناب سپیکر - تشریف رکھیے -

وزیر قانون - جناب والا کی اجازت سے میں گزارش کروں گا کہ جہاں تک اس Privilege Motion کا تعلق ہے جیسا کہ میرے فاضل

دوست نے پوائنٹ آوٹ کیا ہے اور میں نے دفعہ 58 کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جب ہاؤس کے سامنے جناب نے اجازت دے دی اور پڑھ کر سنایا گیا اس کے لئے short statement بھی دے دی اور ممبران نے اس کو support بھی کیا ۔ چونکہ کسی ممبر نے اس کو tentatively oppose نہیں کیا ۔ اور اس کو یہ سمجھا جائے گا کہ ہاؤس نے بھی اس کی اجازت دی اور جناب والا نے اس کو in order بھی declare کیا تا ہم میں عرض کروں گا کہ اس کا باقاعدہ Rule 58 ہے اس کے تحت اگر جناب والا مناسب سمجھتے ہیں تو یہ بات بڑی واضح ہے کہ دفعہ 53 کے تحت کوئی privilege اگر کسی ممبر کا یا ہاؤس کا ہو تو اس کو take up کیا جا سکتا ہے ۔

"A member may, with the consent of the Speaker raise a question involving a breach of privilege either of a member or of the Assembly or of a Committee".

کسی ایک ممبر کا استحقاق اگر مجروح ہوا تو اسے move کیا جا سکتا ہے ممبر نے اپنے نہیں بلکہ پورے ہاؤس کے استحقاق مجروح ہونے کے بارے میں تحریک پیش کی ہے ۔ اس بارے میں جو ہاوس کی طرف سے speeches ہوئی ہیں ۔ کسی نے اس کو oppose نہیں کیا اس کو conclusively یہی سمجھا جائے گا کہ اس کی باقاعدہ اجازت ہوگئی ہے ۔ اگر کسی فاضل رکن کو اعتراض ہو تو دفعہ 58 کے تحت اس کو باقاعدہ in order declare کرکے ہاوس کے سامنے بحث کے لئے رکھا جاسکتا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ شکریہ اس میں ملک صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر بڑا بروقت ہے لیکن میں ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس Privilege Motion پر میں نے ابھی اپنی consent دینی ہے اور ابھی قاعدہ 53 کی stage ہے جس پہ اگر سپیکر چاہے تو کسی چیز کی clarification کے لئے کسی Motion کو out of order یا in order قرار دینے کیلئے ہاوس کے معززاراکین کی آراء طلب کرسکتا ہے ۔ چنانچہ قاعدہ 53 کی stage میں Motion کے سلسلے میں معززاراکین کی آراء لے رہا ہوں ۔ لیکن ملک صاحب نے اس پر جو پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے اس کے لئے میں ان کا مشکور ہوں ۔ ابھی میں General Discussion کی اجازت نہیں دوں گا جب تک کہ میں اپنی consent نہ دے لوں ۔

ملک اللہ یار خان ۔ معافی چاہتا ہوں مجھے آپ کے نکتہ نظر سے اختلاف ہے جو اس دفعہ کا آپ نے حوالہ دیا ہے وہ اس طرح ہے کہ

"A member may, with the consent of the Speaker raise a question involving a breach of privilege either of a member or of the Assembly or of a Committee".

دفعہ 53 میں سپیکر کے بارے میں قطعی طور پر کوئی ایسی بات تحریر نہیں کی گئی کہ جناب سپیکر اراکین اسمبلی سے کسی موضوع کے بارے میں ان سے ان کا خیال معلوم کریں گے یا ان کی رائے معلوم کریں گے - یہ صرف اسمبلی کے رکن کے بارے میں تحریر کیا گیا ہے کہ دفعہ 53 کے مطابق جناب سپیکر کی اجازت سے کوئی نقطہ اٹھا سکتے ہیں - اور تحریک کیلئے اجازت طلب کرسکتے ہیں -

جناب سپیکر - ملک صاحب اس میں سپیکر کسی چیز پر decision لینے کے لئے اراکین کی رائے طلب کرسکتا ہے ؟ اس کی مخالفت میں آپ کوئی rule quote کر سکتے ہیں -

ملک اللہ یار خان - میری عرض یہ ہے کہ آپ نے جس دفعہ کا حوالہ دیا ہے اس کے تحت آپ ان سے رائے طلب نہیں کرسکتے آپ نے خود قاعدہ 53 کا حوالہ دیا ہے - اس دفعہ کا حوالہ دے کر میں نے گذارش کی ہے کہ اس دفعہ کے تحت آپ اسمبلی سے ان کی رائے معلوم نہیں کرسکتے -

جناب سپیکر - کیا اس میں رائے طلب کرنے میں کوئی چیز یا کوئی امر مانع ہے ؟

راجہ خلیق اللہ خان - جناب آپ ذرا قاعدہ 56 پڑھیں -

"The Speaker shall, after the disposal of the question and before the List of Business is entered upon, call upon the member who gave notice and thereupon the member shall raise the question of privilege and may make a short statement relevant there to:

جناب سپیکر - رانا صاحب تشریف رکھیں راجہ صاحب بات کررہے ہیں -

راجہ خلیق اللہ خان - میں یہ عرض کرتا ہوں کہ قاعدہ 56 بڑا واضح ہے یہ صرف ممبر اٹھائے گا - وہی اپنی Privilege Motion کے متعلق بات کرے گا - وہ اس کی horewate ment ہوگی - اس کے بعد جناب آپ اسے in order کریں گے - اس کے بعد جنرل بحث کی آپ اجازت دے سکتے ہیں -

وزیر قانون - میں جناب والا کی اجازت سے عرض کرتا ہوں کہ کسی جگہ پر بھی پوری کتاب میں جناب والا کی کسی ایسی discretion

پر چیلنج نہیں کیا جا سکتا کہ رولنگ یا کس motion کو in order declare کرنے سے پہلے ہاوس کی آراء معلوم کریں یا ممبران کا نکتہ نظر معلوم کریں - اس کے لیے کوئی ایسا prohibitory rule موجود نہیں ہے - جناب کی discretion موجود ہے جو inherit discretion ہے اس کے تحت جناب کی بھی بات کا فیصلہ کرنے سے پہلے ہاؤس کی آراء طلب کر سکتے ہیں اور ممبران کے خیالات کو بھی سن سکتے ہیں .

جناب سپیکر – شکریہ ، اور جہاں کوئی rule موجود نہیں ہے اس کی contradiction میں 203 rule اپلائی کرے گا - ملاحظہ فرمائیں -

ملک اللہ یار خان - صرف ایک نہیں بہت سے قواعد موجود ہیں -

جناب سپیکر –ملک صاحب مجھے آپ یہ بتائیں کہ فیصلہ دینے سے پہلے سپیکر اراکین کی رائے طلب کر سکتے ہیں , یا آیا قواعد کے تحت اس پہ کوئی قدغن ہے -

ملک اللہ یار خان – جناب والا قواعد جن کا حوالہ میں نے دیا ہے ان کے تحت صرف تحریک کے محرک نے ہی اپنا بیان دینا ہے - اس کے بعد آپ نے اس کے بارے میں فیصلہ دینا ہے . قواعد کے بارے میں اتنا کچھ تحریر ہے کہ اگر آپ چاہتے ہوں تو کسی رکن سے کسی خاص موضوع کے بارے میں صرف اس قواعد کے تحت اس نکتے کے بارے میں وضاحت طلب کر سکتے ہیں - لیکن جناب والا یہاں تو اس موضوع پر بحث ہی شروع کر دی گئی - جہاں تک privilege motion کا تعلق privilege motion کے in order یا out of order ہونے کے بارے میں اراکین سے رائے طلب کر سکتے ہیں - لیکن جناب والا آپ ان کو بحث کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے -

رانا پھول محمد خان–جناب سپیکر آپ نے قاعدہ 203 کے تحت اجازت دی ہے -

جناب سپیکر – میں نے قاعدہ 58 کے تحت اجازت دی ہے - جو تحریک التوا کے بارے میں بات تھی - پرووِلیج موشن کو رول 58 کے تحت میں نے in order قرار دیا ہے -

رائے جعفر خان – جناب سپیکر میں عرض کر رہا ہوں جب باہر مظاہرہ ہو رہا تھا کچھ ایم - پی - اے حضرات ان سے ملے اور کہا ہم

آپ کے ساتھ ہیں ۔ ہم آپ کے جائز مطالبات کے متعلق اسمبلی میں بھی بات کریں گے ۔ متعلقہ منسٹر صاحب اور چیف منسٹر صاحب سے بھی بات کریں گے ۔ اور ہوا بھی یہی وزیر صحت سے بھی بات کی کہ اس کا کوئی نہ کوئی حل نکلنا چاہیے ۔ ڈاکٹر صاحبان کی 850 آسامیوں کے بدلے ساڑھے تین ہزار درخواستیں تھیں ان کا بھی کوئی نہ کوئی حل نکلنا تھا ۔ یہ ایک بات بن رہی تھی انہوں نے ان کے نمائندگان کو اسمبلی کے اندر بلایا اور ان سے بات چیت ہو رہی تھی کہ اس اثنا میں شاہد اقبال صاحب نے تحریک پیش کی اس وقت یہی کہا گیا کہ ہماری بہنوں اور بیٹیوں کو اسمبلی کے باہر پیٹا جا رہا ہے ۔ لیکن لیڈی کانسٹیبل بھی تو ہماری مائیں بہنیں اور بیٹیاں تھیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا جو کچھ خواتین کی پولیس سے اس مہذب اور پڑھے لکھے طبقے نے سلوک کیا ۔ منسٹر کے ساتھ سلوک کیا ۔ یہ ہمارے لیے باعث شرم ہے ۔ یہ اس مہذب معاشرے اور اس مہذب طبقے کے لئے بھی باعث شرم ہے ۔ اسی دن یعنی کل یہ بات امن عامہ پر ہو رہی تھی تو ہر طرف سے پولیس کو مطعون کیا جا رہا تھا ۔ ٹھیک ہے ان کا واسطہ ہر طبقے سے پڑتا ہے لیکن جب مہذب پڑھا لکھا پوسٹ گریجوایٹ طبقہ ایسی حرکتوں پر اتر آئے تو پھر پولیس بھی کیا کرے ۔ سنا ہے اسی وقت انہوں نے اپنی جان بچانے اور اسمبلی ہال کو بچانے کیلئے جو کارروائی کی اس پر بھی آپ نے ان کو مطعون کیا ۔ ہم سب کو مطعون کیا ۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا ہمارے ایک معزز ممبر کے ساتھ وہ یہ ہے کہ جب جب وہ علاج کروانے کیلئے گئے ۔ ان کو انتہائی سخت بخار تھا ۔ وہ نیم بیہوش تھے ۔ ایک ڈاکٹر کی صفت میں نہیں آتا کہ وہ اتنا شقی القلب ہو جائے کہ مریض کا علاج کرنے سے بھی انکار کر دے ۔ ہم تو ان کے ساتھ تھے ۔ ہم ان کی بات کر رہے تھے ۔ جب چند لوگوں نے walk out کیا اس وقت تمام ہاوس چیف منسٹر صاحب سے کہہ رہا تھا اور چیف منسٹر صاحب نے تسلی دلا دی تھی کہ ان کے ساتھ بالکل زیادتی نہیں ہو گی ۔ ان کے ساتھ بات چیت ہو رہی ہے ۔ بات چیت کے بعد جو بھی فیصلہ ہو گا ۔ مذاکرات کے بعد بھی فیصلہ ہو گا وہ ان کی رائے کے مطابق ہو گا ۔ یہ جو کچھ بھی ہنگامہ وغیرہ ہوا ہے قابل مذمت ہے اور جن لوگوں نے کیا ہے ان کے خلاف کارروائی کرنی چاہئے تاکہ دوسروں کو اور کم از کم اس مہذب طبقے کو احساس ہو کہ قانون شکنی نامناسب چیز ہے ۔ شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک—جناب سپیکر یہ افسوس ناک واقعہ ہے میری نظریں یہ دیکھ رہی ہیں کہ 31 دسمبر آنے سے پہلے اگر یہ باتیں ہوتی رہیں اور ہمارے معزز ممبر صاحبان یا حکومت نے اس کا کوئی نوٹس نہ لیا تو اس کے نتائج کیا ہوں گے ؟ یہ بات درست ہے کہ ہمارے اس صوبہ کے اندر بالکل ملک کے اندر ایسی جماعتیں موجود ہیں جو اس تاک میں بیٹھی ہیں کہ کوئی بات ایسی گورنمنٹ کے خلاف مل جائے جسے تحریک کی شکل دے دی جائے ۔ لہذا بسوں کو توڑنا ۔ شیشوں کا توڑنا ۔ قمقموں کا توڑنا بہت پرانی عادات ہیں جو دوسری سیاسی جماعتوں کے لوگ دوبارہ شروع کرنا چاہتے ہیں آپ اندازہ کریں کہ وہ گورنمنٹ جو ایک ایک ڈاکٹر کی تعلیم پر تین سے چار لاکھ روپیہ تک خرچ کرتی ہے وہ کیسے نہ چاہے گی کہ ان کے مستقبل کیلئے کوئی بہتر سے بہتر حل نکال لیا جائے ۔ جیسا کہ جناب چیف منسٹر صاحب نے ہم سب کی موجودگی میں کہا اور یہاں پر بیان بھی دیا تھا کہ میں ان کے مستقبل کیلئے بہت بہتر راستہ تلاش کر رہا ہوں ۔ مگر انتظار انہیں کرنا چاہئے تھا ۔ جن لوگوں نے اس قوم کی راہنمائی کرنی ہے ۔ جنہیں آپ عرف عام میں ڈاکٹر یا وکلا کہتے ہیں اگر وہی لوگ اسی طرح ان جلسوں کی نظر ہو گئے تو کل وہ لوگ جو مزدور ہیں ۔ جو بہتر مزدور اس وقت ہیں ۔ ہمارے ملک کا مزدور اس وقت بہتر کام کر رہا ہے ہمارے ملک کی لیبر اس وقت بہترین کام کر رہی ہے مگر یہ لوگ جو الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس

یہ وسوسے ڈال رہے ہیں ۔ ایسے شیطان ان کے ساتھی ہیں جو ان کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے کہ آپ ایسا برا کام کر گزریں ان سے بچانے کیلئے یہ ضروری ہے کہ ہماری حکومت کے سامنے کل ایسے لوگ بھی آئیں گے اگر آپ نے طاقت اور مظاہرے کے آگے سر جھکا دیا تو کل ایسے بےشمار ٹڈی دل کی شکل میں لوگ آئیں گے جو مظاہرہ کریں گے ۔ آپ تو کل ہڑتال کو رو رہے تھے جرس کی بات ہو رہی تھی ڈاکٹروں کی بات ہو رہی تھی ۔ وہ بھی پانچ پانچ چھ چھ سو آدمیوں کی شکل میں جمع ہوکر صوبائی اسمبلی کے سامنے مظاہرہ کریں گے ۔ کیا آپ ان کے سامنے جھک جائیں گے ۔ نہیں ۔ اگر بات غلط ہے تو اس پر حکومت کو سٹینڈ کرنا ہو گا اگر بات درست ہے تو حکومت کو وہ بات مان لینی چاہئے ۔ اس لئے میں اس تحریک کی حمایت کرتا ہوں ۔ جن پولیس ملازمین کے ساتھ کل زیادتی کی گئی جن نوجوان لڑکیوں کے سروں سے ڈوپٹے چھینے گئے نوجوان سپاہی جن کی ٹوپیاں

چھین لی گئیں جن کے شولڈر چھین لئے گئے وہ مجسٹریٹ جو ڈیوٹی پر ہماری حفاظت اور اسمبلی کی حفاظت کیلئے تھا اس کا سر پھوڑ دیا گیا ہاتھ پھوڑ دیا گیا جو ہسپتالوں میں پڑے ہوئے ہیں ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں ۔ اور توقع رکھتا ہوں کہ حکومت اور ہمارے وزرا ان کی خبر لیں اور جن لوگوں نے ایسا مظاہرہ کیا ہے انہیں سخت سے سخت سزا دی جائے ۔

مولانا محمد غیاث الدین—جناب سپیکر یہ معاملہ جو ہمیں اب درپیش ہے اس پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لے ۔ گزارش یہ ہے کل کے معاملہ کے متعلق آج ہمارے ایک فاضل رکن نے تحریک پیش کی ہے ان سے جو سلوک ہوا ہے مجھے نہایت افسوس ہے ۔ جن حضرات نے ایسا کیا ہے میں ان کی پر زور مذمت کرتا ہوں ۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کسی عوامل کے رد عمل میں تو ایسا نہیں ہوا ۔ کوئی ایسا عمل تو اس کے پس پست تو نہیں ۔ جس کے رد عمل میں یہ کام کیا گیا ہے ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ پہلا عمل جو اس تحریک کا سبب بنا ہے وہ پبلک سروس کمشن کے امتحان کا ہے یہ حقیقت ہے کہ پبلک سروس کمیشن جن طریقوں سے امتحان لیتی ہے ۔ یا جو طریقہ اختیار کیا جاتا ہے وہ پڑھے لکھے حضرات کے لئے تذلیل کا سبب ہے ۔ ایسا کیوں نہیں کر لیا جاتا کہ بجائے امتحان لینے کے امیدوار کے نمبروں کو دیکھ لیا جائے ، جن کے نمبر زائد ہوں ان کا انتخاب کر لیا جائے ۔

جناب دوسری بات یہ ہے ۔ ۔ ۔

وزیر صنعت—پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر اس وقت پروولیج موشن پر بحث ہو رہی ہے ۔ میرے فاضل رکن کا جو انداز گفتگو ہے وہ پروولیج موشن کے متعلق نہیں ۔ وہ اس تحریک کے دائرہ کار سے باہر ہے اس لئے میری گزارش ہے کہ ان سے کہا جائے کہ وہ پروولیج موشن کے سلسلے میں بات کریں ۔ یہ مسئلہ جب تحریک التوا کی صورت میں آئے گا تو اس وقت اس موضوع پر بات کر لیں ہم اس کا جواب دیں گے ۔

جناب سپیکر— مولانا صاحب کی پروولیج موشن پر آپ نے نظر ڈالی ہے ۔ آپ کے پاس اس کی کوئی کاپی ہے ۔

(قطع کلامیاں)

جناب محمد صدیق انصاری—پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر آپ نے پروولیج موشن جب منظور کی ہے اس کو پڑھا نہیں ۔ اس لئے کچھ

ممبران کو پروولیج موشن کا علم نہیں ہے ۔ منظور کرنے کے بعد اس کو پڑھا جائے ۔

وزیر صنعت — جناب والا چونکہ اس کی مخالفت نہیں ہوئی اس لئے یہ باضابطہ تصور ہو چکی ہے ۔

(قطع کلامیاں)

مولانا محمد غیاث الدین - ہسپتال میں میں نے ملاحظہ کیا ہے وہ میں عرض کرنے لگا ہوں کہ کیوں رد عمل ہوا ہے - کل مغرب کی بات ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ سارا رد عمل کی ذمہ دار پولیس ہے پولیس نے یہ حرکت کی ہے اور ڈاکٹر مجبور ہو گئے ہیں ۔

جناب سپیکر مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

جناب محمد افضل چن — پوائنٹ آف آرڈر جناب والا میں اپنے بھائیوں سے عرض کروں گا کہ اگر کوئی مجسٹریٹ اپنی ڈیوٹی دے رہا ہو اور وہ اپنی ڈیوٹی میں کوتاہی نہ کرے تو ہمارا استحقاق مجروح ہو جاتا ہے ۔ پولیس کا ادارہ ہمارا محافظ ہے اگر وہ اپنی صحیح ڈیوٹی دیں تو پھر بھی یہ لوگ کہتے ہیں کہ انہیں سزا ملنی چاہئے ۔

جناب سپیکر کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے ؟

چوہدری محمد افضل چن - میں بالکل پوائنٹ آف آرڈر پر آؤں گا ۔ بات اتنی ہے کہ ہمارے مولوی صاحبان کہتے ہیں کہ اسلام کی پامالی ہو رہی ہے ۔ تو میں دریافت کرتا ہوں کہ کل کتنی لڑکیاں ننگے سر آئی تھیں اس وقت ان مولویوں کی آنکھیں کہاں گئیں ؟ (نعرہ ہائے تحسین) اس وقت سورہ نور بارھواں رکوع پارہ اٹھارہ کا حوالہ کہاں گیا یہ اسلام کے منافی نہ تھا جناب والا میری گذارش صرف اتنی ہے کہ انہوں نے کل ہمارے معزز ممبر کی نمبر پلیٹیں اتاریں ہمیشہ انصاف سے کام لو سب کہتے ہیں مارشل لا جائے ہمارے کریکٹر دیکھیں مارشل لاء کیسے جائے آپ نمونہ پیش کریں انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس کا خود سامنا کر سکتے ایم آر ڈی کی جماعتیں اپنے ذہن سے یہ بات بالکل نکال دیں کہ ہم اسمبلی کو نہیں چلنے دیں گے (نعرہ ہائے تحسین) خدا کی قسم ہم انہیں اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے (نعرہ ہائے تحسین) ہم انہیں بتائیں بتائیں گے کہ فوج کے سہارے ہماری اسمبلی نہیں چلے گی انشاءاللہ تعالیٰ ہم اسے کردار کے سہارے چلائیں گے (نعرہ ہائے تحسین) بات صرف اتنی ہے کہ ہمارے ممبر بھائی کی نمبر پلیٹیں کل اتاری گئیں ان کی تحریک استحقاق

بالکل صحیح ہے میری دوسری بات یہ ہے کہ جو کچھ میرے بھائی نے کہا اس کا پس منظر کچھ اور ہے وہ اصل حقیقت پر مبنی بات نہیں کر رہے میں ایمانداری سے بات کہہ رہا ہوں یہاں کبھی کچھ کہا جاتا ہے اور کبھی کچھ میں بھائیوں سے گذارش کروں گا کہ کل جو واقعہ ہوا ہے وہ نہایت قابل مذمت ہے ایسا بالکل نہیں ہونا چاہئے ڈاکٹروں نے اگر اپنا حق لینا ہے اپنے حقوق کی بات کرنی ہے تو اس کا یہ طریقہ نہیں ہے پاکستان کس طرح بنا میں ان سے پوچھتا ہوں کہ جب پاکستان حاصل کیا گیا یہی لوگ کہتے تھے کہ قائد اعظم کیسے پاکستان لو گے خدا کی قسم بنانے کے لئے ایک گولی بھی نہیں چلی - انہوں نے میز پر لیا تھا - اس نے یہ ایجی ٹیشن نہ کی تھی - بات یہ ہے کہ اگر اپنے حقوق لینا چاہتے ہو تو اصل راستے سے آؤ - دیواریں پھلانگ کے نہ آؤ (نعرہ ہائے تحسین) کیونکہ قرآن یہ کہتا ہے کہ جو اصل راستہ ہے اس سے آؤ دیواریں پھلانگ کر تو تم اپنے گھر بھی نہیں جا سکتے تو غیر قانونی راستہ اپنانے والوں کو سخت سے سخت سزا دینی چاہئے اس معاملے میں پولیس کا کوئی قصور نہیں -

جناب سپیکر - آرڈر پلیز آرڈر پلیز آپ بیٹھئے میاں عطا محمد صاحب تشریف رکھیں - چوہدری صاحب آپ کی تقریر بلا شبہ بڑی خوبصورت ہے - لیکن پوائنٹ آف آرڈر پر آپ نے جتنی بات کی ہے یہ ساری غیر متعلقہ ہے - یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ہے اس کے لئے میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پوائنٹ آف آرڈر پر آپ یہ بات نہ کر سکتے تھے - لیکن اس تحریک استحقاق کے حق میں اگر آپ چاہتے تو اس سے بھی بڑی تقریر فرما سکتے تھے -

چوہدری محمد افضل چن - جناب میں نے تحریک کا حوالہ دے دیا ہے -

جناب سپیکر - تشریف رکھیں - اور پھر آپ کی اطلاع کے لئے میں عرض کئے دیتا ہوں کہ پوائنٹ آف آرڈر کہہ کے کھڑے ہو جانا اور پھر سپیکر کی بات نہ سننا اور اپنی بات ختم کرکے بھی اپنی نشست پر بیٹھنا یہ کسی بھی صورت نہ قرین مصلحت ہے اور نہ یہ پسندیدہ طریقہ ہے اس لئے آپ مہربانی فرما کر اپنی بات شروع کرنے سے پہلے سپیکر کی اجازت طلب کیا کریں - اگر پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہے تو وہ آپ کو اجازت دے گا تب آپ اپنی بات جاری رکھیں - اور جب آپ کو درمیان میں تشریف رکھنے کے لئے کہا جائے یا بات روکنے کے لئے کہا جائے تو

برائے مہربانی قواعد و ضوابط کا لحاظ فرمائیے اور اپنی بات کو اسی وقت بند کردیجئے - سردار زادہ ظفر عباس صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں -

جناب محمد صدیق انصاری جناب والا میں نے پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا تھا اس کا جواب ابھی تک نہیں ملا - میں نے عرض کیا تھا کہ جو تحریک آپ نے ایوان میں پیش کی تھی اس کو پڑھا نہیں ہے -

جناب سپیکر - آپ نے آپجا فرمایا ہے - میں اس تحریک استحقاق کو پڑھتا ہوں -

وزیرقانون - جناب والا ایسی کوئی حق موجود نہیں جب کہ محرک نے اسے پڑھا ہے اس پر مختصر تقریر کی ہے اور اس کے بعد جب آپ نے اس کو با ضابطہ قرار دیا ہے اس کے بعد کسی بھی تحریک کو پڑھنے کی صورت نہیں - اگر معزز رکن ایوان میں موجود نہ تھے تو یہ ان کا اپنا قصور ہے - تحریک دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے -

جناب سپیکر - کیا آپ اس سلسلے قاعدے کا حوالہ دیں گے ؟

جناب محمد صدیق انصاری — جناب سپیکر آپ نے ایک بار فیصلہ دیدیا ہے کہ میرا پوائنٹ آف آرڈر درست ہے - اس کے بعد وزیر قانون صاحب نے جو فرمایا ہے وہ کسی قاعدے کا حوالہ دیئے بغیر ہی فرمایا ہے - اور جناب نے اپنی رولنگ تبدیل کرنے کے متعلق بات کی ہے - میں نے یہ درخواست کی ہے کہ ایوان میں یہ تحریک پڑھی جائے تاکہ کچھ ممبران جنہیں یہ نہیں پتا کہ تحریک کیا ہے ان سب کو پتا چل جائے -

جناب سپیکر - میں نے رولنگ تبدیل نہیں کی اور میں یہ تحریک استحقاق ضرور پڑھوں گا - لیکن میں آپ سے اپنی سہولت اور معلومات کے لئے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ اس سلسلے میں قواعد کا حوالہ دے سکتے ہیں کہ تحریک استحقاق کو باضابطہ قرار دینے کے بعد اسکو پڑھنا بھی ضروری ہے —

جناب محمد صدیق انصاری - جناب سپیکر یہ بات تو آپ میرے پوائنٹ آف آرڈر کو منظور کرنے سے قبل بھی پوچھ سکتے تھے ؟

جناب سپیکر - میں آپ کا پوائنٹ آف آرڈر مان چکا ہوں - میں تحریک استحقاق پڑھوں گا لیکن آپ اس سلسلے میں مجھے بعد میں بتا دیجئے گا -

جناب محمد صدیق انصاری - آئندہ جب کبھی میں یہ کہوں گا تو پھر آپ قاعدہ پوچھ لیجیے گا -

وزیر صنعت - جناب سپیکر قاعدہ 58 کے تحت جب ایک تحریک کو باضابطہ قرار دے چکے ہیں - اس کے بعد اس کو پڑھنے کی گنجائش قواعد میں نہیں ہے -

جناب سپیکر - لیکن اس پڑھنے سے قواعد کوئی ممانعت نہیں کرتے - اس لیے میں اس کو پڑھتا ہوں - یہ ملک غلام شبیر جوئیہ صاحب اور ملک ممتاز احمد خان صاحب کی طرف سے تحریک استحقاق ہے کہ میں جناب کی توجہ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک نہایت اہم اور افسوس ناک مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں - جو اپنی اہمیت اور نزاکت کے پیش نظر اس امر کا متقاضی ہے کہ ایوان کی کارروائی روک کر فوری طور پر زیر بحث لایا جائے -

مسئلہ یہ ہے کہ کل مورخہ 20 اکتوبر 985ء شام تقریباً چار بجے میں اپنے دوست اور اس ایوان کے رکن جناب ملک ممتاز احمد بھچر کا طبی معائنہ کروانے سروسز ہسپتال گیا ہماری گاڑی جس کے آگے ایم پی اے جلی حروف میں لکھا ہوا تھا - پہنچتے ہی چند لوگ اس کے اردگرد اکٹھے ہو گئے اور ہم پر آوازے کسنے لگے - کچھ لوگ ایم پی اے ہائے ہائے چلانے لگے - نیز انھوں نے ہمیں ہسپتال میں داخل ہونے سے زبردستی روکا - جس پر میں نے انھیں سمجھانے کی کوشش کی کہ میرے ساتھی کو شدید بخار ہے اور انھیں فوری طور پر طبی امداد کی ضرورت ہے - تو انھوں نے کہا کہ ہم کسی ایم پی اے کا علاج نہ کریں گے اور نہ ہی ہونے دیں گے -

اسی دوران بعض لوگ فساد پر اتر آئے اور ہاتھا پائی کرنے لگے - جس پر ہم بڑی مشکل سے جان بچا کر وہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو سکے - جناب والا اس واقعہ سے نہ صرف ہم دو ارکان کا - بلکہ اس مقدس ایوان کے تمام معزز اراکین کا استحقاق مجروح ہوا ہے میری استدعا ہے کہ اس معاملے پر فوری بحث کی جائے اور آئندہ کے لئے ایسے شرمناک واقعات کے سدباب کے لیے مناسب بندوبست کیا جائے -

میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف بھی مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ آج امن عامہ کی صورت حال پر بحث کا آخری روز ہے اور میرے پاس ستر کے

خریدہ معزز اراکین کے اسمائے گرامی ہیں اور اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں - تو اس کا آپ نے خود خیال فرمانا ہے کہ بحث کے لئے آپ کتنا وقت چھوڑنا چاہتے ہیں -

جناب سپیکر - اسلئے میں ہاؤس کا concensus سے مجھے عام تاثر ملتا ہے تو اس کو استحقاق کمیٹی کے پاس بھیجنے پر کوئی اعتراض ہے -

وزیر قانون - جناب والا - ہمارا موقف یہ ہے کہ جن حالات میں یہ واقعہ رونما ہوا ہے اور جس طریقے سے ہمارے فاضل ممبران کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے اس سے سارے ہاؤس کا اور جملہ ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے - اور میں یہ بھی عرض کرنا چاہونگا کہ یہ اس ادارہ سے بڑا اور اونچا صوبہ میں کوئی ادارہ نہیں ہے - اور تمام اسمبلیوں اور House of Common کی یہ روایات ہیں کہ یہ شخصیتیں عوام کے منتخب نمائندے ہیں ان کی کار کردگی میں انکے طریقہ کار میں اور ان کے اسلوب کار میں کوئی ادارہ کوئی فرد مداخلت نہیں کر سکتا رولز کے تحت ان کے استحقاق کو تحفظ دیا گیا ہے اور اگر ان کے کام میں یا ان کے استحقاق میں کوئی رکاوٹ ڈالی گئی تو پھر ملک کا کوئی ادارہ کوئی قانون ان کا تحفظ نہیں کر سکے گا اسلئے میں عرض کروں گا کہ اگر ہم نے اس روایت کو چلنے دیا یا ان کو طول دیا گیا اس پر کوئی دو آرا نہیں ہوسکتیں کہ فاضل ممبران اسمبلی کا استحقاق چاہے وہ کوئی بھی ہو ہم اس کی تائید میں بھرپور حمایت کریں گے اسلئے میں عرض کروں گا اس کو کسی کمیٹی کے سپرد کئے جانے کی ضرورت نہیں ہے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ یہ ہاؤس فوری طور پر ایکشن لے اور حکومت کو اجازت ہے کہ ان تمام افراد کے خلاف جنہوں نے زیادتی کی اور استحقاق مجروح کیا فوراً ایکشن لیں اور اس میں کسی مزید تحقیق کی ضرورت نہیں جب تمام ہاؤس اس بات کا گواہ ہے کہ انکے ساتھ کس طرح تذلیل ہوئی ہے کس طرح ان کو اپنے کام میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے کہا گیا ہے اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی کمیٹی کے سپرد کرنے کی ضرورت نہیں ہے - اور اس کی Concensus جس طرح جناب والا نے فرمایا ہے ان کے لئے فوری ایکشن ہونا چاہئے اور حکومت کو اس بات کی اجازت دی جائے کہ جو بھی آدمی اس بات کے ذمہ دار تھے ان کے خلاف فوری طور پر کارروائی کی جائے -

جناب سپیکر - سردار زادہ سید ظفر عباس صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں -

سردار زادہ سید ظفر عباس ۔ جناب سپیکر یہ تحریک استحقاق ہمارے ممبران کے ساتھ زیادتی کے بارے میں پیش ہوئی ہے اور اسی ایوان میں تحاریک التوائے کار بھی موجود ہیں جو کافی تعداد میں پیش کی گئی ہیں اور جیسے آپ نے فیصلہ فرمایا کہ یہ معاملہ استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائیگا ۔

جناب سپیکر ۔ اس کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا ہے ۔

سردار زادہ سید ظفر عباس ۔ اگر نہیں ہوا تو پھر جناب والا میں اس کے متعلق یہ عرض کروں گا ۔ کہ ان دونوں چیزوں کو اکٹھا کر دیا جائے اور تحریک استحقاق کے بارے میں ابھی فاضل وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ اس پر فوری ایکشن لیا جائے ۔ اور تحاریک التوائے کار کے متعلق بھی ممبران کی خواہش ہے ان پر بھی فوری طور پر ایکشن لیا جائے جناب والا آج اخبار میں آیا ہے کہ اے ڈی سی جی لاہور اس کی انکوائری کریں گے ۔ جو بھی ایکشن لینے کا ارادہ ہو تحاریک کو جناب والا یکجا کر دیا جائے اور ایک سپیشل جج رینک کا ....

جناب سپیکر ۔ سردار زادہ صاحب یہ آپ کی بات پروسیجرل میٹرز پر ہے ؟

سردار زادہ سید ظفر عباس ۔ جناب میری بات تو نہیں ۔ وہ یہ کہ ان تمام تحاریک کو یکجا کر کے کیوں نہ اسمبلی کا ایک ٹریبونل قائم کر دیا جائے گا تاکہ وہ ان تمام چیزوں پر غور کر کے اس کے متعلق اسمبلی میں رپورٹ پیش کرے تاکہ ان کا درست علاج کیا جا سکے ۔

جناب سعید احمد ظفر ۔ جناب سپیکر میں سردار زادہ صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کا پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے ؟ پوائنٹ آف آرڈر کے نام اسمبلی کا وقت ضائع کرنا درست نہیں ہے ۔

جناب سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ تشریف رکھیں ۔ رانا صاحب تشریف رکھیں ۔ Please take your seat. سردار زادہ صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر اس حد تک valid ہے کہ انہوں نے یہ تجویز کیا ہے کہ تحاریک استحقاق اور تحاریک التوائے کار کو یکجا کر دیا جائے اور یہ ضروری نہیں کہ ان کے اس پوائنٹ آف آرڈر کو مان لیا جائے اور اسکے مطابق کارروائی کی جائے ۔ اس حد تک ان کا پوائنٹ آف آرڈر جو پروسیجرل میٹرز پر ہے وہ درست ہے اب آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں کچھ عرض کروں گا جہاں تک ان کے پوائنٹ آف آرڈر پیش کرنے کا تعلق ہے وہ تو جناب والا نے فرما دیا ہے کہ پیش کر سکتے ہیں اور آپ نے ابھی تک اس پر فیصلہ نہیں فرمایا ہے کہ وہ in order ہے یا in order نہیں ہے میں یہ عرض کروں گا کہ ہاوس کے سامنے ایک تحریک استحقاق پیش ہو چکی ہے اور اس وقت ہاوس کے سامنے کوئی تحریک التوائے کار موجود نہیں ہے جب تک تحریک استحقاق کو dispose of نہیں کر دیتے One way or the other آپ رول 58 کو ملاحظہ فرمائیں "If the Speaker holds the motion in order,, جو کہ جناب والا فرما چکے "..... the Assembly may consider,, جس کو اسمبلی نے consider کیا ہے ,, "and decide a question of privilege ,, یہ اسمبلی کی اپنی پاورز ہیں ۔ جب آپ نے کسی تحریک استحقاق کو in order declare کیا ہے اسمبلی نے اس پر غور کیا ہے اسمبلی خود ہی اس پر فیصلہ کرے کہ وہ کیا ایکشن لینا چاہتی ہے :

> "....On a motion either by the member who raised the question or by any other member, refer it to the Committee on Privileges for report.,,

نہ تو موشن موور نے نہ کسی ممبر نے جناب والا کے سامنے move کیا جب جناب والا نے دریافت فرمایا کہ کیوں نہ اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے ابھی تک کوئی آرڈر یا رولنگ جناب والا نے نہیں دی اس لئے نہ تو موور نے اور نہ ہی کسی اور ممبر نے move کیا ہے کہ اس کو تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے ۔ بلکہ میں نے یہ گزارش کی ہے کہ ایوان نے اس کو تفصیل کے ساتھ ڈسکس کیا ہے اور ہاؤس ہی جناب والا سے درخواست کرتا ہے جس کا concensus ہے کہ اس پر فوری ایکشن لیا جائے اس لیے پہلے تحریک استحقاق کا فیصلہ کر لیا جائے اور ظفر عباسی صاحب کے پوائنٹ آف آرڈر پر اس وقت غور کیا جائے گا جب ہاوس کے سامنے Put up ہوگا اور in order declare ہوگا اور ہاوس اس پر غور کرے گا اس پر آپ اس وقت فیصلہ فرما سکیں گے کہ آیا in order ہے یا in order نہیں ہے اس وقت تو صرف اور صرف اس موقف کا فیصلہ کرنا ہے چاہے ہاؤس اس کے خلاف فیصلہ کر دے کمیٹی کے سپرد کر دے ۔

جناب سپیکر ۔ کیا اس پر یہ فرمائیں گے کہ پرولیج کمیٹی کے علاوہ ہاؤس اس پر فیصلہ کر دے اس سلسلے میں رولز کیا کہتے ہیں ؟

وزیر قانون - میں نے قاعدہ 58 پیش کیا ہے -

رانا پھول محمد خان - جناب سپیکر میں یہ بات وزیر قانون کے علم میں لانا چاہتا ہوں -

جناب سپیکر - رانا صاحب آپ تشریف رکھیں میں اس مسئلہ پر آپ کو موقع دوں گا آپ اپنا نکتہ نظر پیش کریں -

رانا پھول محمد خان - جناب والا میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں - جناب والا کسی بھی تحریک استحقاق کا فیصلہ ایوان اس وقت تک نہیں کر سکتا جب تک تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد نہ کر دی جائے - کیونکہ استحقاق کمیٹی کو اس کا سماعت کا اختیار ہے ہاوس کو نہیں ہے ہاؤس کمیٹی کی رپورٹ پر فیصلہ دے گا - ہاؤس کو سزائے موت دینے کا اختیار نہیں ہے ہاؤس کو کسی کے خلاف ایکشن لینے کا اختیار نہیں ہے - ہاوس کسی کو طلب کرنے کا اختیار نہیں رکھتا یہ کمیٹی کو بھیجیں -

جناب سپیکر - آپ چیئر کو مخاطب ہوں آپ جو ارشاد فرما رہے ہیں اس کی تائید میں رولز کا حوالہ دے سکتے ہیں -

رانا پھول محمد خان - مجھ سے بڑا رول اور کیا ہو سکتا ہے - اس کو کمیٹی کو بھیجیں -

جناب سپیکر - آپ تشریف رکھیں - چوہدری صاحب آپ فرمائیے-

چوہدری نسیم احمد - اس کے متعلق رولز بڑے واضح ہیں میں یہ رانا صاحب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں -

اگر سپیکر تحریک کو باضابطہ قرار دے دے جب یہ تحریک باضابطہ قرار دی جا چکی ہے - تو اسمبلی مسئلہ استحقاق پر غور و خوض کرنے اور اس کا فیصلہ کرنے کی مجاز ہوگی - ہم اس کا ابھی فیصلہ کر سکتے ہیں ابھی فیصلہ ہو سکتا ہے ہاوس کو یہ اختیار حاصل ہے -

جناب سپیکر - اس بارے میں میں آپ کی وساطت سے تھوڑی سی گزارش کروں گا کہ -

کانٹا وہ ہے جس نے چمن کو لہو دیا
خون بہار جس نے پیا وہ پھول ہے

جناب سپیکر - سردار شاہد اقبال صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر ہے -

سردار شاہد اقبال ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ لاء منسٹر صاحب نے یہ کہا کہ یہ ہاؤس اس تحریک استحقاق کا فیصلہ کرے ۔ میں آپ کی توجہ رول 58 کی طرف دلواؤں گا اور یہ پڑھ کر بتا دوں کہ یہ بڑا واضح ہے اور interpretation of law یہ ہے کہ As the statute says it should be held.....

Sir it says "If the Speaker holds the motion to be in order.....

First you have held the motion in order. پھر یہ ہے کہ

....."the Assembly may consider and decide a question of privilege or may, on a motion either by the member who raised the question or by any other member.....

یہ کیا ہے ۔ یہ اسمبلی نے پرووِلیج کے اوپر بحث کرنی ہے اور فیصلہ کرنا ہے کہ کیا یہ پرووِلیج بنتا ہے یا نہیں اس کے بعد پھر قومہ ہے اور وہ کہتے ہیں Refer it to a Committee of Privilege for Report. اس لئے جناب آپ نے اسے reference کرنا ہے to the Committee of Privileges for Report, and thereafter.....

اور جب رپورٹ آئے گی پھر ہاؤس decide کر سکتا ہے ۔

MR. SPEAKER : Please take your seat.

سردار زادہ صاحب اس کو پھر پڑھیے گا ۔ چوہدری صاحب آپ تشریف رکھیں یہ انگریزی میں بھی پڑھا جائے گا ۔ بات بالکل واضح ہے ۔

"If the Speaker holds the motion to be in order.....
I have held the motion in order.

سردار شاہد اقبال ۔ بالکل ٹھیک ہے ۔

Then it is the Assembly..... The Assembly may consider and decide the question of Privilege.

جناب سپیکر ۔ یہاں ختم کر دیجئے ۔

The Assembly may consider and decide the question of Privilege.

"or" جو ہے اس سے اسمبلی کے اختیارات میں کمی نہیں ہوگی ۔

The Assembly may consider and decide the question of privilege or.....

یعنی اسمبلی پرو ولیج کے question پر کوئی decision لینے کی مجاز ہے

..... or

Only with regard to whether it is a privilege or not. Nothing more.

سردار شاہد اقبال ۔

It is not there, Sir.

کہ کیا سزا دے سکتے ہیں یا نہیں -

The question is to decide whether a privilege is made out or not..... no more.

جناب سپیکر - decision پر کوئی قدغن ہے کہ یہ اسمبلی decision کر سکتی ہے یا نہیں -

Is there any one.

سردار شاہد اقبال -

The position is that it can "decide the question of privilege,, ...but it has no power to decide the quantum of punishment.

(قطع کلامیاں)

جناب والا - کیا پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آرڈر ہو سکتا ہے ؟

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - بات واضح ہے - سردار صاحب بہت اچھے وکیل ہیں -

SARDAR SHAHID IQBAL : I will take you to Rule 59.

وزیر خزانہ - جناب والا - میں جناب کے ریمارکس سے اختلاف کرنے کی جسارت کروں گا اور بڑے ادب کے ساتھ کہوں گا کہ جو آپ نے فرمایا ہے ''کہ سردار صاحب بڑے اچھے وکیل ہیں'' - میں اس سے اتفاق نہیں کرتا - میں سمجھتا ہوں کہ آج کے امتحان میں وہ ناکام ہو چکے ہیں -

سردار شاہد اقبال - جناب والا - میں صرف ایک وضاحت چاہوں گا -

Sir, I would like a ruling from you as to whether there can be a point of order over a point of order.

MR. SPEAKER :—There cannot be any point of order over a point of order.

SARDAR SHAHID IQBAL.—Then Mr. Speaker Sir you should have stopped the Hon, ble Member of this Assembly and Minister not to indulge over a point of order. He should come after reading the rules.

جناب سپیکر - لیکن اس میں فنانس منسٹر صاحب فے پوائنٹ آف آرڈر پر بات نہیں کی -

سردار شاہد اقبال - میں وکیل ہوں یا نہیں ہوں - میں صرف قانون کی interpretation کر رہا ہوں

As I look at it. It is for you to decide. You are in the Chair to decide. I am not to decide. It is only the interpreta-

tion of law as the Law Minister has stated and now I am just stating my interpretation of Rule 58 and the powers of this Assembly.

جناب سپیکر—جی چیمہ صاحب فرمائیے -

چوہدری محمد اعظم چیمہ—جناب والا اس قاعدے کے بارے میں عرض کرنے سے قبل میں یہ عرض کرونگا کہ وزیر خزانہ نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ واپس لیں -

جناب غلام حیدر خان کھچی—جناب سپیکر — اس میں کوئی غیر پارلیمانی لفظ معلوم نہیں ہوتا جسے وہ واپس لیں -

چوہدری محمد اعظم چیمہ—جناب والا - جہاں تک 58 کی interpretation کا تعلق ہے - جناب والا - آپ نے میری پہلی گزارش کے متعلق حکم صادر فرمادیا ہے -

ایک معزز ممبر— وہ پہلی بات تو ختم ہوگئی ہے -
(قطع کلامیاں) -

جناب سپیکر— یہ ایک تجویز ہو سکتی ہے -

چوہدری محمد اعظم چیمہ— جناب والا جہاں تک رول 58 کا تعلق ہے اس میں ایک لفظ "or" ہے جو پہلے or آتا ہے اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اگر پہلا معاملہ ہاؤس سے decide نہ ہوتو پھر دوسرا شروع ہوگا -

آوازیں—بالکل صحیح ہے -

چوہدری محمد اعظم چیمہ—اگر پہلا معاملہ ہاؤس سے decide نہیں ہوتا تو پھر وہ "or" سے دوسرا ہوگا - یعنی اگر ہاؤس اس question کو privilege decide کر دیتا ہے تو پھر وہ دوسرا "or" والا معاملہ شروع نہیں ہوگا -

جناب سپیکر—صحیح ہے -

چوہدری محمد اعظم چیمہ—اگر پہلا decide نہیں ہوتا تو پھر دوسرا ممبر کی request کے مطابق رپورٹ کے لئے جائے گا اگر ہاؤس نے پہلا decide کر دیا ہے تو پھر دوسرا نہیں ہوگا- اب میں پھر عرض کروں گا کہ استحقاق اور ممبروں کی عزت بحال رکھنے کے لئے بعض اوقات ہم باتیں اپنے ذہن اور حالات کے مطابق کرتے ہیں - Law کو بار بار پڑھنے سے اس میں کچھ پیچیدگیاں رہ جاتی ہیں _ وزیر خزانہ صاحب نے جو الفاظ بولتے ہیں وہ ممبر ہونے کی حیثیت سے اور ایک وزیر ہونے کی حیثیت سے انہیں واپس لینے چاہیں -

وزیر صنعت و معدنی و ترقی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر۔ جس بات کے بارے میں میرے فاضل رکن نے ارشاد فرمایا ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر پر سردار صاحب بول رہے تھے اور اس میں وہ ایک ایسی interpretation کر رہے تھے جس سے وہ مفہوم نہیں نکلتا تھا اور فاضل وزیر نے اٹھ کر یہ کہا ہے کہ میرے فاضل رکن اس کا ترجمہ کرنے یا اس کی interpretation کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اس میں کونسی بات ایسی آتی ہے جس کو واپس لیا جائے۔

جناب سپیکر۔ دستی صاحب کچھ کہنا چاہتے تھے۔

سردار امجد حمید خان دستی۔ جناب والا میری عرض ہے کہ رول 58 - It is very clear۔ اسے انگریزی میں پڑھیے یا اردو میں یہ دونوں ہمارے اس کی بات ہے ہمارے اختیار کی بات ہے۔ اس ہاؤس کے اختیار کی بات ہے کہ اگر اسمبلی اس پر decide کرنا چاہے تو اسمبلی decide کر سکتی ہے۔ اگر وہ اس کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کرنا چاہے اور اسے elucidate کرانا چاہے تو وہ بھی کر سکتی ہے۔ اس "or" کا مطلب یہ ہے کہ اس میں سے جونسی بھی بات پسند ہو وہ اس ہاؤس کو اختیار ہے۔ یہ ہاؤس سپریم باڈی ہے۔ اپنی استحقاق کمیٹی ماتحت نہیں ہے۔ It is a Supreme Body اس کو اگر ضرورت ہوتو پیش کریں اگر خود decide کرنا چاہے تو اسے اختیار ہے۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب سپیکر۔ میں یہ گزارش کروں کہ ہمیں اتنے بڑے جھگڑے میں پڑنے کی قطعی ضرورت نہیں ہے اور Rule 58 کا مطلب میری سمجھ کے مطابق غلط لیا جارہا ہے۔ ممکن ہے میں غلطی پر ہوں۔ لیکن میں جناب والا سے یہ گزارش کروں گا کہ اس کا فیصلہ کہ آیا یہ تحریک استحقاق بنتی ہے یا نہیں یہ فیصلہ اس ہاؤس نے کرنا ہے اور تحریک استحقاق کا فیصلہ ہاؤس نے نہیں کرنا ہے اس میں یہ لکھا ہے۔ کہ اگر سپیکر تحریک کو باضابطہ قرار دے تو اسمبلی مسئلہ استحقاق پر غور و خوض کرنے اور اس کا فیصلہ کرنے کی مجاز ہوگی یا اس رکن کی جس نے مسئلہ اٹھایا ہو کسی دیگر رکن کی تحریک پر اسے مجلس برائے استحقاقات کو بغرض رپورٹ سپرد کرنے کی مجاز ہوگی

جناب والا۔ اس میں اسمبلی کا فیصلہ نہیں آتا۔ اسمبلی کا صرف یہ فیصلہ ہوگا کہ یہ تحریک استحقاق بنتی ہے یا نہیں۔ اگر بنتی ہے تو پھر اس پر ہاؤس کو فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں ہے آپ اس کے لئے ایک سپیشل کمیٹی بنا

سکتے ہیں اور قاعدہ 59 اس کو بالکل واضح کر دیتا ہے کہ مجلس سپرد کئے جانے والے ہر استحقاق کا جائزہ لے لی اور واقعات کی روشنی میں یہ فیصلہ کرے گی کہ آیا استحقاق کی پامالی ہوئی ہے یا کہ نہیں ,, یہ کمیٹی کو اختیار ہے'' اور اگر ہوئی ہے تو اس کی نوعیت اور اس کے اسباب معلوم کرے گی اور ایسی سفارشات پیش کرے گی جو وہ مناسب خیال کرے گی -

MR. SPEAKER — Rana Sahib ; this is not relevant Please take your seat.

چوہدری محمد صدیق سالار—جناب والا - آپ کی وساطت سے ایک چھوٹی سی بات پوچھوں گا کہ یہ ہاؤس بڑا ہے یا کمیٹی بڑی ہے - جب ہاؤس بڑا ہے اور کمیٹی کی رپورٹ بھی اس ہاؤس کے سامنے ہی پیش ہوگی . جوابات بھی ہاؤس کرے گا— وہ درست ہوگی The House is supreme لہذا ہاؤس کا فیصلہ ہی آخری فیصلہ ہوگا This is not a point of order -

جناب سپیکر— تشریف رکھیئے- Please take your seat. اس بحث کو اب ہم نے wind up کرنا ہے -

چوہدری محمد رفیق—پوائنٹ آف آرڈر سر- ابھی ابھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ فرما رہے تھے کہ یہ ہاؤس سپریم ہے — میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہاؤس اگر سپریم ہوتا تو اس معزز ایوان کے سائے میں ڈاکٹر حضرات پر تشدد نہ ہوتا -

MR. SPEAKER :—This is not point of order.

میاں ممتاز حسین مٹیانہ—جناب سپیکر میں اس معاملہ میں ایک اہم بات کرنا چاہتا ہوں ابھی ہاؤس کے ممبران کہہ رہے تھے کہ اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ اس لا اینڈ آرڈر کی situation میں ہم سے اگر کوئی فاضل ممبر خدا نخواستہ دوبارہ کس ایمرجینسی میں ہسپتال جاتا ہے تو اس کی کون ذمہ داری دیتا ہے کہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے گا اور اس کا علاج کیا جائے گا -

چوہدری محمد رفیق—جناب والا یہ ہمارے ساتھ بڑی ناانصافی ہوگی اور یہ بہت بڑا عدم تحفظ ہوگا - اگر اس کو linger on کیا جائے گا اس مسئلہ کو کس بھی کمیٹی کے سپرد نہ کیا جائے یہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ اور اس سے فوری طور پر نمٹا جائے —

جناب سپیکر— شکریہ - تشریف رکھیں -

رانا پھول محمد خان — جناب سپیکر — اس ہاؤس کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ دنیا کا کوئی فیصلہ کس فریق کو نوٹس دئے بغیر نہیں کیا جاسکتا ہے - اور اس ہاؤس میں کس پبلک کے آدمی کو اور کسی ملازم کو ہم طلب نہیں کر سکتے -

کمیٹی اس کو نوٹس کے ذریعہ طلب کر سکتی ہے وہ اس کو سماعت کرے گی - کہ آیا اس کی زیادتی ہے - اس پر وہ رپورٹ کرے گی اور یہ ہاؤس کیسے گورنمنٹ کو لکھے گا - ہاؤس میں کوئی تحقیقات نہیں ہو سکتی ہے ، ہاؤس کسی کو نوٹس نہیں دے سکتا ہے - ہاؤس کو سماعت کا اختیار نہیں ہے - ہاؤس کو یہ اختیار ہے کہ وہ دیکھے کہ اس مسئلہ پر ایکشن لینا چاہیئے -

جناب سپیکر - It is no point of order. Please take your seat.

چیمہ صاحب آپ تشریف رکھیں ، آپ اپنی بات کر چکے ہوں ، چوہدری صاحب Let me decide this issue. آپ اس میں کچھ اور کہنا چاہتے ہیں ؟

وزیر قانون - جناب والا - آپ نے خود ہی کچھ چیزیں مجھ سے دریافت فرمائیں تھیں - اور وہ درمیان میں پوائنٹ آف آرڈر کی وجہ سے رہ گئیں - جناب والا کی انکوائری میرے ذمہ پینڈنگ ہے - اور میں اجازت چاہتا ہوں کہ ان کا جواب مکمل کروں -

جناب والا - میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ رانا صاحب نے اس بات پر پوائنٹ آف آرڈر کہا تھا کہ اس ہاؤس کو اس استحقاق کا فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں ہے - بلکہ صرف اور صرف کمیٹی کو یہ اختیار حاصل ہے - اس بارے میں میں یہ عرض کروں گا کہ جناب والا خود اس بات پر clear ہیں - اور ایک بات جو میں جناب والا کے توسط سے اس معزز ایوان میں پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ تمام اختیارات اس معزز ایوان میں vest کرتے ہیں اور اس ایوان کی ہی طاقت اور دائرہ اختیار میں ہیں - تمام اختیارات اس معزز ایوان ہی کے ہیں اور جو کمیٹیز تشکیل دی جاتی ہیں - چاہے وہ سٹینڈنگ کمیٹیز ہوں - چاہے وہ استحقاق کمیٹیز ہوں - کوئی کمیٹی بھی ہو وہ اپنے اختیارات استعمال کرتی ہیں on be half of the entire House یہ اصل میں Inherit اختیارات پیدائشی طور پر اختیارات مالک ہیں تمام اختیارات کا مالک یہ ہاؤس ہے - اس لئے یہ کہنا کہ یہ ہاؤس کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا ہے البتہ وہ کمیٹی کر سکتی ہے یہ ایک عجیب سی بات ہو گی - اس لئے میں یہ عرض کروں کہ میں اپنے فاضل دوست جو کہ بار کے رکن بھی ہیں - ان کی خدمت میں انتہائی مودبانہ گزارش کروں گا کہ جو interpretation ان کی سمجھ میں غالباً آ رہی ہے - لیکن پتہ نہیں کیوں وہ "of" کا مطلب سمجھنے سے قاصر ہیں - میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جس طرح سے میرے فاضل دوست چوہدری اعظم صاحب نے

اپنی رائے کا اظہار کیا ہے کہ سوال اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ جناب والا اس تحریک کو in order قرار دیں ۔ ہاؤس اس کو consider کرے ۔ اور اس تحریک استحقاق کا فیصلہ کرے ۔ پروویلج کا فیصلہ کرنے کا یہ ہاؤس مکمل طور پر مجاز ہے ۔ اور اگر یہ ہاؤس چاہے کہ اس کے لئے مزید کسی انکوائری کی گنجائش ہے تو وہ اپنے فاضل ممبران کی کسی statement پر کوئی شک کرتا ہو اور ابھی یہ بات بلا تحقیق ہو اور اس کی مزید تحقیق ہونے کی ضرورت ہو ۔ کہ کیا جو کچھ ممبران کہہ رہے ہیں وہ درست بھی ہے یا نہیں تو پھر اس کے لئے مزید انکوائری کی ضرورت ہے اور یہ ہاؤس اس کمیٹی کے سپرد کر سکتا ہے ۔ لیکن اگر یہ ہاؤس یہ سمجھتا ہے کہ یہ وقوعہ ہوا ہے اور فاضل ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ اور تمام ممبران کو سننے کے بعد یہ ہاؤس فیصلہ کرتا ہے ۔ کہ اس پر فوری طور پر ایکشن لیا جائے جس طرح سے ممتاز متیانہ صاحب نے بہت خوبصورت بات کہی ہے کہ اگر آج اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر کے ایک مہینہ یا کوئی اور مدت مقرر کی جاتی ہے تو کون اس بات کا ذمہ دار ہے کہ یہی بات ابھی باہر نکلنے کے بعد کسی اور فاضل ممبر کے ساتھ ایسا واقعہ پیش نہ آئے ۔ اس لئے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہاؤس کو مکمل اختیار ہے کہ اس تحریک استحقاق کا فوری طور پر فیصلہ کرے ۔ ۔ ۔ ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا میں اپنا پوائنٹ آف آرڈر واپس لیتا ہوں ۔ اس پر ہاؤس فیصلہ کرے ۔ اور سپیکر صاحب طریقہ کار پر رولنگ دیں ۔ جو ہاؤس فیصلہ کرنا چاہتا ہے ۔ ٹھیک ہے ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون ۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ دوسری سٹیج کا موقع نہیں آیا ہے ۔ ہاؤس کی consensus یہ ہے کہ فوری طور پر ان افراد کے خلاف ایکشن لیا جائے اور اس بات کا تحفظ دیا جائے اس ہاؤس کی طرف سے وارننگ دے کر کہ آئندہ یہ repeat نہ ہو ۔ تاکہ اس ہاؤس کی سپریم باڈی کے استحقاق اور اختیارات میں کوئی آدمی مداخلت نہ کر سکے ۔ اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ "or" کی ابھی تک دوسری سٹیج ہی نہیں آئی "or" کا تو بعد میں فیصلہ ہو گا ۔ جب یہ ہاؤس چاہے تو اس کے سپرد کرے گا ۔ اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ یہ ہاؤس مکمل اختیار رکھتا ہے کہ ابھی اور اسی وقت اس تحریک کو consider کر کے اس پر فیصلہ کرے اور ہاؤس ہنگامہ آرائی میں ملوث افراد کے خلاف ایکشن لے ۔

جناب سپیکر ۔ شکریہ ۔

رانا پھول محمد خان—جناب - سپیکر کافی بحث ہو چکی ہے اب یہ ایوان فیصلہ کرے -

جناب سپیکر - رانا صاحب آپ تشریف رکھیں - مخدوم زادہ صاحب

مخدوم زادہ سید محمد احسن شاہ—جناب والا میں نے وزیر قانون صاحب کی بات سنی ہے لیکن میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ بہت sensitive مسئلہ ہے -

جناب سپیکر—
Strictly on procedural matter you can raise a point of order.

مخدوم زادہ سید محمد احسن شاہ — جناب والا - اس پر فوری طور پر فیصلہ کرنا ناانصافی ہوگی جو استحقاق مجروح ہوا ہے اس کی background میں کوئی وجہ ہوگی - کل جو واقعہ یہاں رونما ہوا ہے پولیس کا لاٹھی چارج ہوا ہے اور اگر ہم فوری طور پر فیصلہ دیں گے تو عوام اخبار دیکھ رہے ہیں - ڈاکٹر اخبار دیکھ رہے ہیں اس لئے آپ اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کریں پھر اس کے بعد فیصلہ کریں ایوان کو اس بات کا فیصلہ نہیں کرنا چاہیے -

جناب سپیکر—
This is not a point under discussion.
زیر بحث مسئلہ یہ ہے کہ آیا یہ معزز ایوان اس تحریک استحقاق پر فیصلہ کرنے کا مجاز ہے یا یہ معزز ایوان مجبور ہے کہ رولز کے مطابق اس تحریک استحقاق کو سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کرے - زیر بحث نکتہ پر میں نے کافی معزز اراکین کی آراء لی ہیں اور معزز اراکین نے اس پر سیر حاصل بحث کی ہے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود— جناب والا - اس سلسلے میری رائے بھی لے لیں -

جناب سپیکر — مخدوم زادہ صاحب فرمائیں -

مخدوم زادہ سید حسن محمود—جناب والا - یہ بڑا اہم نکتہ ہے اور رولز کے ساتھ ہمیشہ روایات بھی ہوتی ہیں - پچھلی روایات بھی دیکھی جاتی ہیں اگر کوئی تحریک استحقاق کبھی directly discuss ہوئی ہو اور ایوان نے فیصلہ کیا ہو تو آپ بااختیار ہیں اور آپ فیصلہ دے دیں لیکن روایات کو مد نظر رکھیں کہ آیا پہلے کبھی ایسا فیصلہ ہوا ہے یا نہیں یا آج اس کی ابتداء ہو رہی ہے -

جناب سپیکر۔مخدوم زادہ صاحب رول 58 کے بارے میں آپ کیا فرمائیں گے ؟

مخدوم زادہ سید حسن محمود۔جناب والا اس بارے میں رائے جیسے رانا پھول محمد خان صاحب کہہ رہے ہیں ۔ میں ان سے اتفاق کرتا ہوں کہ بغیر دوسرے آدمی کو سنے ایوان میں فیصلہ نہیں ہو سکتا ۔

جناب سپیکر۔میں آپ سے رول 58 کی بابت پوچھ رہا ہوں ؟

مخدوم زادہ سید حسن محمود۔جناب والا ۔ رول 58 کے تحت ایوان کو یہ اختیار حاصل ہے لیکن اس ایوان کو اختیارات حدود کے اندر رہ کر استعمال کرنے چاہئیں ۔ تاکہ انصاف کے تقاضوں کو پورا کیا جاسکے ۔ اور وزیر قانون صاحب جو اس بات پر زیادہ اصرار کر رہے ہیں کہ تحریک استحقاق پر وقت کا ضیاع ہو جائے تاکہ تحریک التوائے کار پر کچھ کم وقت صرف ہو جو کہ اصلی معاملہ ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔جناب والا ۔ میں اس پر احتجاج کرتا ہوں میرا مطالبہ قطعاً یہ نہیں ہے بلکہ یہ سارا ایوان اتنی اہم بات پر بحث کررہا ہے اور یہ بہت زیادتی ہے کہ یہ کہنا کہ میں اسلئے اس مسئلہ پر بات کررہا ہوں کہ اس ایوان کا وقت ضائع ہو ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود۔مجھے پہلے اپنی بات تو ختم کرنے دیں ۔ میری عرض یہ ہے کہ یہ کبھی نہیں ہوا کہ تحریک استحقاق اس طرح زیر بحث آئی ہو اگر آپ بحث کرنا چاہتے ہیں تو ضرور کریں ۔ لیکن میں پچھلی روایات کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں ۔ آپ کی proceedings میں اگر کوئی ایسی مثال موجود ہو تو آپ ضرور یہ مثال follow کریں ۔

جناب سپیکر — پیرزادہ صاحب ۔

جناب ریاض حسین پیرزادہ۔جناب سپیکر ۔ میں اس سلسلہ میں گزارش کروں گا کہ ایوان جب اس پر فیصلہ دے گا تو یہ ایوان قائد ایوان سے request کرے گا کہ وہ اپنی administrative power استعمال کرے اور اس کا مناسب action لے ۔ ڈاکٹرز جو ایک پڑھا لکھا طبقہ ہے ۔ اور اس پڑھے لکھے طبقے کا اتنا احترام ہے کہ اس ملک کی مدد بھی ان کے لکھے کا احترام کرتی ہے ۔ سول سروسز یا کسی بھی پارلیمنٹری سسٹم میں یا صدارتی نظام حکومت میں سول civil servants کی رائے expert view کہلاتی ہے ۔ اس پر review صرف عوامی نمائندے کرسکتے ہیں اور اگر عوامی نمائندوں کا

یہ حشر کیا جائے تو یہ نہایت قابل افسوس بات ہے - لہذا میں یہ گزارش کروں گا کہ اس ایوان کی رائے سے وزیر اعلیٰ اپنی administrative power استعمال کریں اور اس سلسلہ میں مناسب اقدامات کرے (نعرہ ہائے تحسین) -

جناب ملک اللہ یار خان — جناب سپیکر میں بھی اس مسئلے پر گزارش کرنا چاہتا ہوں -

جناب سپیکر — جی ملک اللہ یار خان صاحب -

ملک اللہ یار خان — جناب سپیکر - میں معافی چاہتا ہوں اس نکتے پر میں تھوڑی سی وضاحت کر دینا چاہتا تھا -

جناب سپیکر — جی - ارشاد فرمائیں -

ملک اللہ یار خان— جناب والا - جہاں تک اس قاعدے کا تعلق ہے مجھے اراکین اسمبلی کی آراء اور جناب وزیر قانون صاحب کے نکتہ نظر سے اتفاق ہے یہ ایوان ایک supreme ایوان ہے اس کو یہ اختیار ہے اور اس مسئلے پر فیصلہ دے سکتا ہے ، لیکن جناب والا - سوچنا یہ ہے کہ یہ فیصلہ کیسے دے گا - جس بات کی طرف جناب مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب نے اشارہ کیا ہے وہ اس procedure کے متعلق ہے جو ایک روایت ہے traditions کہ جب بھی ایوان کسی تحریک استحقاق کے بارے میں اپنا فیصلہ دیتا ہے ، یا فیصلہ صادر کرتا ہے تو یہ کس طرح کیا جاتا ہے - سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایوان تمام اراکین پر مشتمل صورت میں اس مسئلہ کی چھان بین کے لئے کیا ذرائع اور کیا اقدامات کرے گا - اس لئے اس قاعدے میں یہ رکھا گیا ہے اور ایک تحریک استحقاق کمیٹی بھی بنائی گئی ہے کہ جب ایسے مسئلے پر غور و خوض کرنا ہو - اس پر کوئی فیصلہ کرنا ہو اور فیصلہ تو اس ایوان نے یہی کرنا ہے کہ اس امر کے بارے میں انہوں نے اپنی رائے دینی ہے یا میرے ایک معزز بھائی نے یہاں پر ایک تجویز پیش کی ہے کہ یہ ایوان یہ فیصلہ کرے کہ وہ وزیر اعلیٰ صاحب کو یہ اختیار دے یا سفارش کرے کہ وہ اس مسئلے کے بارے میں حتمی طور پر کوئی فیصلہ کریں -

چوہدری غلام رسول — پوائنٹ آف آرڈر سر -

ملک اللہ یار خان—میں بھی پوائنٹ آف آرڈر پر بات کررہا ہوں -

جناب سپیکر — چوہدری صاحب تشریف رکھیے -

ملک اللہ یار خان — جناب والا - اگر ایوان نے یہی فیصلہ کرنا ہے اور جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے سفارش ہی کرنی ہے تو وزیر اعلیٰ

صاحب بھی اپنے طور پر یہ فیصلہ نہیں کریں گے انہوں نے بھی یہ مسئلہ کسی بڑے افسر کے سپرد کرنا ہے ۔ کسی اتھارٹی کے سپرد کرنا ہے جو اس معاملے کی چھان بین کریگا اور چھان بین کرنے کے بعد وہ فیصلہ کرے گا اور اپنی رپورٹ وزیر اعلیٰ صاحب کو پیش کرے گا پھر وہ یہ فیصلہ کریں گے کہ اس بارے میں کیا action لینا چاہیے ۔ یہ ایک طریقہ کار ہے ۔

دوسرا طریقہ کار ایوان کے اندر ہے اور وہ طریقہ کار یہ ہے کہ کسی امر پر جس کے بارے میں یہ ایوان متفق ہو اس پر یہ ایوان فیصلہ کرے ۔ جو بھی فیصلہ کرے تو وہ امر تحریک استحقاق کمیٹی کے سامنے پیش کیا جاتا ہے پھر استحقاق کمیٹی کو اختیارات حاصل ہیں کہ وہ تمام متعلقہ لوگوں اور فریقین کو طلب کرسکتے ہیں ۔ جو لوگ اس واقعہ میں ملوث ہیں ان کے بیانات لے سکتے ہیں اور پھر اپنی رائے اس ایوان کے سامنے پیش کر سکتے ہیں اور اس کے بعد یہ ایوان اگر اس کمیٹی کی رائے سے اتفاق کرتا ہے اپنا حتمی فیصلہ دے گا اور وہ بھی رائے یا شفارش کی صورت میں ہوگا جو کہ حکومت کو بھیجا جائے گا ۔ یہ جناب والا دو طریقہ کار ہیں ۔ مجھے افسوس ہے کہ از خود اس ایوان کے اختیارات میں یہ بات قطعی طور پر نہیں ہے کہ کسی آدمی کو مجرم یا ملزم گردان کر اس کو سزا دے دی جائے ۔ زیادہ سے زیادہ اس ایوان کا اختیار یہی ہے کہ وہ یہ فیصلہ کرے کہ اگر کسی رکن کا استحقاق مجروح ہوا ہے اس کے بارے میں action لیا جائے ۔ اس کے خلاف اقدامات کئے جائیں اور اس کو قرار واقعی سزا دی جائے اور یہ فیصلہ ایک شفارش کی صورت میں ہو سکتا ہے ۔ اب دو طریقہ کار ہیں ایک تو وہ جو ہمارے بھائی نے تجویز پیش کی ہے کہ یہ ایوان وزیراعلیٰ صاحب کو یہ شفارش کرے کہ اس بارے میں کوئی فیصلہ کریں لیکن فیصلہ وہ ازخود نہیں کر سکیں گے وہ بھی کسی کمیٹی کے سپرد کریں گے یا کسی اتھارٹی کے سپرد کریں گے جو کہ اس معاملے کی چھان بین کرنے کے بعد اس پر جو فیصلہ یا action لینا ہو گا وہ لیں گے یا پھر دوسرا طریقہ کار یہ ہے کہ یہ ایوان اس مسئلے کو اس امر کو تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کرے اور پھر تحریک استحقاق کمیٹی اپنے طور پر متعلقہ فریقین کو بلالے اور فیصلہ کرے

سردار امجد حمید خان دستی جناب سپیکر اس سلسلہ میں عرض کرنا چاہوں گا

جناب سپیکر - You p'ease take your seat

ملک اللہ یار خان— یہ فیصلہ اس ایوان نے کرنا ہے

سردار امجد حمید خان دستی - جناب سپیکر میں بھی اسی سلسلہ میں گزارش کرنا چاہتا تھا ۔ (قطع کلامیاں)

The Hon' ble Member is speak ng on —

Mr. Speaker : Point of Order, you please take your seat.

دستی صاحب ملک صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہے ہیں تشریف رکھیں

آوازیں — تقریر کر رہے ہیں

ملک اللہ یار خان - جناب والا اس سلسلہ میں دو طریق کار ہیں جناب والا میں تقریر نہیں کر رہا ہوں میں وضاحت کر رہا ہوں کہ جناب حسن محمود صاحب نے جس نکتے کی طرف اشارہ کیا ہے وہ صرف اس حد تک درست ہے کہ آپ بطور ایوان مجموعی طور پر کسی بارے میں کسی سزا کے بارے میں فیصلہ نہیں کر سکتے اس صورت میں بھی آپ نے محض سفارش کرنا ہوگی ۔

جناب سپیکر شکریہ please take your seat مجھے اس issue پر فیصلہ کرنا ہے کہ یہ تحریک استحقاق ۔ دستی صاحب میں آپ کی رائے لے چکا ہوں آپ اس پر کہہ چکے ہیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی - جو نکتہ انہوں نے اٹھایا ہے اس پر میں کچھ کہنا چاہتا ہوں ۔

جناب سپیکر نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے یہ جو under discussion ہے وہ ۔ ۔ ۔

ملک طیب خان اعوان - جناب سپیکر جنہاں دی رائے تسی لے چکے او لیکن اے نے جنہاں دی رائے اساں لئی نئی او کدھر جاون ہاؤس نوں بار۔

جناب سپیکر ملک صاحب آپ فرمائیے آپ اس issue پر جو r v legs کا معاملہ ہے اس پر ایوان فیصلہ دے سکتا ہے یا یہ Privilege Committee کے سپرد ہو آپ اس پر بات کریں ۔

ملک طیب خان اعوان اس پر عرض کروں گا میں سمجھا ہوا ہوں ۔

جناب سپیکر جی فرمائیں

ملک طیب خان اعوان ۔ میں ان دوستوں سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے معزز رکن نے کس کا نام لیا ہے کہ یہ کمیٹی کے پاس بھیجنا چاہتے ہیں کمیٹی کیا کرے گی ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اسے کنٹرول کرنے کا وزیراعلیٰ کو اختیار دیں کہ یہ کنٹرول ہونا چاہئے نعرہ ہائے تحسین اور یہ تحقیق کرنی چاہئے کہ وہ کون لوگ تھے جنہوں نے ہمارے معزز رکن کی بے عزتی کی ہے یا اسے روکا ہے انہوں نے کسی کا نام نہیں لیا اگر وہ نام لیتے تو پھر کمیٹی تحقیق کرتی کیا واقعی مجرم ہیں یا نہیں ہیں یا ان کی حق تلفی ہو رہی ہے یا نہیں ہو رہی ۔ یہ تو ایک شخص اس

اپنی انا کی بات کر رہے ہیں - ہمیں فیصلہ کرنا چاہیے - اگر ایسے ہی - معزز اراکین کی بے عزتی ہوتی رہی تو پھر ایک اور دوست کے ساتھ ایسا واقعہ ہو جائے گا -

جناب سپیکر—شکریہ - تو پھر اس پر فیصلہ یہ ہے کہ یہ معزز ایوان با اختیار ہے کہ اس تحریک استحقاق پر کوئی فیصلہ صادر کرے -

(نعرہ ہائے تحسین)

اور جہاں تک کسی کو طلب کرنے کا تعلق ہے یا ہدایات جاری کرنے کا تعلق ہے جیسا کہ رانا پھول محمد خان صاحب نے فرمایا تھا تو میں ان کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں کہ -

Acts relating to privileges of the Members :

میں یہ واضح ہے کہ

"The Assembly or any Committee thereof may direct any person to appear before the Assembly".

(نعرہ ہائے تحسین)

اس لئے یہ معزز ایوان بھی کسی کو حکم جاری کر سکتا ہے کہ وہ اس معزز ایوان کے روبرو پیش ہو یا کسی کمیٹی کے روبرو پیش ہو اس میں کوئی اشتباہ نہیں ہے اب میں اس کے لیے محرک سے یہ دریافت کرنا چاہوں گا کہ ہاؤس کے فیصلے کے لئے وہ کیا تحریک کرتے ہیں ؟

وزیر قانون—جناب والا کی اجازت سے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ تھوڑی سی - - - -

جناب سپیکر—اس پر تحریک ہوگی کہ یہ معزز ایوان اس پر کیا فیصلہ لے

وزیر قانون - میں یہی عرض کرنا چاہوں گا کہ اس بارے میں بہت سی بحث ہو چکی ہے مزید محرک سے پوچھنا ضروری نہیں کیوں کہ اس میں مزید ابہام باقی نہیں ہے یہاں یہ بات طے ہو چکی ہے کہ ان کا privilege violate ہوتا ہے جس کے لئے معاملہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے کمیٹی بھی یہی رپورٹ کرتی ہے کہ آیا breach of privilege ہوا ہے یا نہیں ہوا جو کہ اس معزز ایوان کی رائے میں ہوا ہے -

جناب سپیکر - اس پر بحث کی ضرورت نہیں ہے -

وزیر قانون - اب رہ گئی یہ بات کہ ان افراد کے خلاف فوری ایکشن لیا جائے جس طرح میرے فاضل دوست نے کہا ہے کہ اس ہاؤس کی

طرف سے فوری طور پر چیف منسٹر صاحب سے درخواست کی جائے کہ ان افراد کے خلاف فوری ایکشن لیا جائے اور اس بات کو ensure کیا جائے کہ آئندہ hospital میں یا کسی جگہ معزز ایوان کا اس بارے میں استحقاق مجروح نہ ہو اس بات پر ensure کیا جائے اور اس کے ساتھ ہی فوری ایکشن لیا جائے -

جناب سپیکر - ایوان کے سامنے اس تحریک استحقاق کے سلسلے میں یہ تحریک ہے کہ معزز اراکین کے breach of privilege پر سخت ایکشن لیا جائے اور اس بات کو ensure کیا جائے کہ آئندہ کسی معزز رکن کا breach of privilege نہ ہو - تو یہ تحریک منظور ہے -

معزز ایوان - منظور ہے -

(تحریک منظور کی گئی)

راجہ خلیق اللہ خان - وزیر اعلیٰ کو اختیار دیا جائے کہ وہ اس بارے جس طرح چاہیں ایکشن لیں -

جناب سپیکر - راجہ صاحب یہ بات understood ہے اس پر implementation کون کریں گے ظاہر ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب کریں گے -

راجہ خلیق اللہ خان - میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے درخواست کروں گا کہ فیصلہ کے متعلق ہاؤس کو بھی مطلع کیا جائے -

جناب سپیکر - ٹھیک ہے ہم وقفہ سوالات کے متعلق تو کل فیصلہ کر چکے ہیں کہ Law & order situation پر بحث کی وجہ سے وقفہ سوالات آج نہیں ہو گا - اب ہمارے پاس کچھ تحریک التوا کار ہیں تو اس بارے میں اس معزز ایوان کی کیا رائے ہے کہ Law & order situation پر بحث کے لئے ان تحاریک کو موخر کر دیا جائے یا ان کو take-up کیا جائے -

معزز ایوان - موخر کر دیا جائے -

وزیر قانون - میں گورنمنٹ کی طرف سے جناب والا کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے کہ ڈاکٹروں کے بارے میں تحاریک التوائے کار ہاؤس میں پیش کر دی جائیں ان پر بحث کر لی جائے کہ آیا وہ باضابطہ ہیں یا نہیں اس بارے میں حکومت کو کوئی اعتراض نہیں ہے - ان کا نقطہ نظر بھی سامنے آنا چاہیئے اور ہماری طرف سے بھی آنا چاہیئے تا کہ یہ بات ہاؤس کے سامنے آ جائے کہ زیادتی کس کی ہے کہ یہ بات کس طرح ہوئی ہے ڈاکٹروں کے بارے میں ہمارے جن

دوستوں نے تحاریک دی ہیں اگر ان کو زیر بحث نہ لایا گیا تو وہ رنجیدہ خاطر ہوں گے - لیکن گورنمنٹ اس بات کے لئے تیار ہے کہ ان کی ان تحاریک کو ہاؤس میں غور کرے - کہ آیا وہ درست ہے یا نہیں ہمیں اس بارے میں کوئی اعتراض نہیں ہے -

جناب سپیکر - لیکن اس کی صورت حالات یوں ہے کہ جو تحاریک آج ہمارے پاس آئی ہیں وہ سب سے آخر میں ہوں گی اور ڈاکٹروں کے متعلق adjournment motions کو آج take-up کروں بھی تو ان کی باری نہیں آ سکتی اس کے لئے اگر mover حضرات یہ اصرار کریں کہ ڈاکٹروں کی strike کے بارے میں adjournment motions کو آج take-up کیا جائے اور یہ معزز ایوان اس رائے کا اظہار کرے کہ ان کو out of turn take-up کیا جائے تو پھر ہم اس کو take up کر سکتے ہیں -

محترمہ شاہین منور احمد - جناب سپیکر یہ ڈاکٹروں کی strike کے متعلق نہیں ہیں یہ Law and order situation کے متعلق ہیں میں صرف یہی آپ کے نوٹس میں لانا چاہتی تھی -

It is about Law & Order situation and not about doctors strike.

جناب سپیکر - بیگم صاحبہ آپ کی adjournment motion - Law & order situation کے بارے میں ہو گی لیکن میرے پاس جو تحاریک آئی ہیں مثلاً مخدوم زادہ حسن محمود صاحب کی وہ ڈاکٹروں کی ہڑتال کے بارے میں ہے اور بھی کئی تحاریک التوا اس سلسلے میں ہیں -

محترمہ شاہین منور احمد - میرا مطلب تھا کہ تمام تحاریک التوائے کار ایک ہی موضوع پر نہیں ہیں -

جناب سپیکر - تو آپ کیا چاہتی ہیں کہ اس مسئلے کو بھی Law and order situation میں discuss کر لیا جائے -

Adjournment Motions کو ہم موخر کرتے ہیں - اور Law & Order Situation پر بحث کا آغاز کرتے ہیں -

جناب محمد رفیق - اس پر بحث ہونی چاہیئے کیونکہ وہ تحاریک التوائے کار ڈاکٹر صاحبان کے بارے میں ہیں - اس ہاؤس کا فیصلہ اور صرف ایک ہی نقطہ نظر اخبارات میں جائے گا میرا خیال ہے کہ یہ مستحسن اقدام نہیں ہو گا -

محترمہ شاہین منور احمد ۔ جناب سپیکر میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف دلاؤں گی کہ میں نے کہا ہے کہ یہ Adjournment Motion Law & Order Situation کے متعلق ہے ۔

جناب سپیکر ۔ محترمہ آپ کس تحریک التواء کی بات کر رہی ہیں ۔

محترمہ شاہین منور احمد ۔ میں تحریک التواء نمبر 71 کے متعلق کہہ رہی ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ اس پر تو فیصلہ ہو چکا ہے ۔

محترمہ شاہین منور احمد ۔ فیصلہ تو آپ نے کیا ہے آپ میری بات کو شاید سمجھے نہیں ہیں میں یہ وضاحت کرنا چاہتی تھی کہ یہ تحریک التواء ڈاکٹروں کی ہڑتال کے متعلق ہے ۔ یہ Law and Order Situation کے متعلق ہے ۔

جناب سپیکر ۔ یہ کن اراکین کی طرف سے ہے ۔

محترمہ شاہین منور احمد ۔ سردار زادہ ظفر عباس صاحب ۔ مسز رخسانہ بیگم ۔ چوہدری فرخ جاوید ۔ سردار شاہد اقبال ۔ جناب عثمان ابراہیم میاں محمود احمد ۔ مسٹر صفدر ڈیال ۔ ملک سعید منظور ۔ مسٹر ریاض محمود خان لغاری ۔ بیگم شاہین منور احمد اور مسٹر فضل حسین راہی کی طرف سے ہے ۔

جناب سپیکر ۔ تو بیگم صاحبہ میں آپ کو سمجھا نہیں سکا ۔ میں نے اس تحریک التواء کی بات نہیں کی ہے میں ان تحاریک کی بات کر رہا تھا جو ڈاکٹروں کی ہڑتال کے بارے میں میرے پاس آئی ہوئی ہیں ۔

امن عامہ کی صورت حال پر بحث

جناب سپیکر ۔ چوہدری ممتاز حسین صاحب سے میں کہوں گا کہ وہ بحث کا آغاز کریں ۔

چوہدری ممتاز حسین ۔ جناب سپیکر میں آپ کا مشکور ہوں میں تو سمجھا تھا کہ آپ میرا نام بھول چکے ہیں ۔ میں آپ کا بڑا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا ہے ۔ امن عامہ پر گذشتہ تین دن سے بحث جاری ہے اور آج پھر بحث کا آغاز ہو چکا ہے میں اس سلسلہ میں گذارشیں کروں گا کہ امن عامہ کی صورت حال کوئی واحد موضوع نہیں ہے اس کے ساتھ امدادی عنصر بھی ہیں ۔ جب تک ان پر بحث نہ کی جائے

تو اس موضوع پر بھی اچھی طرح گفتگو نہیں کی جا سکتی - جیسا کہ آپ جانتے ہیں ہم پچھلے آٹھ سال سے مارشل لاء کے دور سے گذر رہے ہیں - مارشل لاء کوئی سیاسی ضابطہ نہیں ہے مارشل لاء صرف پولیس اور افسرشاہی کی بیساکھیوں پر چل سکتی ہے - ان حالات میں جب کہ اختیارات لا محدود ہیں اور احتساب نہ ہونے کے برابر ہے تو لازمی طور پر رشوت بدعنوانی اقرباپروری زور پکڑ جاتی ہے اور اس کے نتیجہ میں امن عامہ کی صورت حال بھی ابتر ہو جاتی ہے -

جناب والا ہمیں عوام نے اس گھٹن کو ، اس ابتر حالت کو ختم کرنے کے لئے ہی منتخب کر کے اس اسمبلی میں بھیجا ہے - باوجود اس کے کہ کچھ قوتیں الیکشن کا بائیکاٹ کر کے بیٹھی تھیں - عوام نے اس بات کی پرواہ بھی نہیں کی اور ہم سے بہت سی توقعات وابستہ کر کے ہمیں یہاں بھیجا ہے کہ ہم اسمبلی میں جا کر عوام کے معاشی ، معاشرتی استحصال یا سماجی انصاف کو دور کریں اور اس معاشرے سے بد عنوانی رشوت اور دیگر برائیوں کا خاتمہ کریں تا کہ امن عامہ کی صورت کو بہتر ہو -

جناب والا - میں یہ جانتا ہوں کہ پولیس یا افسر شاہی کے اختیارات میں مداخلت کرنا ، ان کو چیلنج کرنا یا ان کو غلط کام سے روکنا اچھا نہیں لگتا - لیکن ہم اس بات کا عہد کر کے آئے ہیں کہ ہم اس معاشرہ کو معاشی و معاشرتی انصاف دلوائیں گے نوکر شاہی اور پولیس کی دھاندلیوں کو ختم کروائیں گے تا کہ غریب لوگ سکھ کی زندگی بسر کر سکیں -

جناب والا - مجھے معلوم ہے کہ ہمیں ناکام بنانے کے لئے ہماری راہ میں روڑے اٹکائے جائیں گے ہم سے عدم تعاون کیا جائے گا - لیکن ہم بھی اس بات کا پختہ عہد کر کے آئے ہیں کہ ہم متحد ہو کر ان کی باتوں اور سازشوں کا مقابلہ کریں گے اور ان کی ان کوششوں کو ناکام بنائیں گے تا کہ کل ہم عوام کے سامنے اور اپنے ملک کے سامنے سرخرو ہو سکیں -

جناب والا میں نے قائد ایوان کی بہت سی تقاریر سنی ہیں اور ان تقریروں میں بار بار انہوں نے ایک کالے چور کا ذکر کیا ہے میں ان سے گذارش کروں گا کہ اب اس کالے چور کو سزا دینے کا عمل شروع کر دیں میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس معاملہ میں ہم مکمل ان کے ساتھ ہیں ہم کسی راشی اور کسی بدعنوان افسر کی سفارش نہیں کریں گے انہیں

کوئی تحفظ نہیں دیں گے ۔ تا کہ وہ اس معاملے میں آزاد ہو کر پوری دلجوئی سے کام کریں اور معاشرے کو امن عامہ کی بد تر صورت حال ، رشوت اور بد عنوانی سے پاک کریں ۔

جناب والا ۔ کچھ ذکر منشیات کے متعلق بھی ہوا تھا اس بارے میں یہ عرض کروں کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو چند چھوٹی چھوٹی ٹڈیاں پکڑنے سے ختم نہیں ہو سکتا آپ کو بھی علم ہے اس ایوان کو بھی علم ہے کہ ٹڈی دل کہاں پیدا ہوتے ہیں ۔ اگر آپ منشیات کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو پہلے وہ جگہ جہاں ٹڈی دل پیدا ہو رہے ہیں وہاں اسے ختم کریں ورنہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس - - - - - -

ڈاکٹر شیلا چارلس ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب سپیکر ۔ فرمائیے ۔

ڈاکٹر شیلا چارلس ۔ یہ امن عامہ پر بحث ہورہی اور ہم یہاں بڑے آرام سے بیٹھے ہیں ۔ آپ گنگا رام ہسپتال کے باہر جا کر جائزہ لیں کہ پولیس لیڈی ڈاکٹرز اور اسٹوڈنٹس کے ساتھ کیا سلوک کر رہی ہے ۔ میں سمجھتی ہوں بہتر ہے کہ ہم اس مسئلہ کو زیر بحث لائیں ۔ کیونکہ وہاں ان پر لاٹھی چارج ہو رہا ہے ۔ آنسو گیس پھینکی جارہی ہے ۔ کئی لیڈی ڈاکٹرز زخمی ہوگئی ہیں اور ہم یہاں بیٹھے بڑے آرام سے تقریر سن رہے ہیں جو کچھ باہر ہورہا ہے کیا اس کا کوئی حل نہیں ؟

جناب وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس مسئلہ پر کچھ کہنا چاہتا ہوں ۔ لاء اینڈ آرڈر پر بحث اس وقت جاری ہے ۔ میں اس بحث میں مداخلت نہیں کرنا چاہتا ۔ آج جیسا کہ پھر ہاؤس نے مجھے یہ اعزاز بخشا ہے کہ میں اس سلسلہ میں مناسب کارروائی کروں میں سب سے پہلے ہاؤس کا اس اعزاز بخشنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس اعتماد کے اظہار کے ساتھ ہی ساتھ میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا تھا کہ جہاں گزشتہ دن کی کارروائی پر ایکشن لینے کی ضرورت ہے وہاں آج ابھی 10 منٹ پہلے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گنگا رام ہسپتال کے قریب تین چار سو کے لگ بھگ ڈاکٹرز پولیس پر پتھراؤ کر رہے ہیں جس کے نتیجے میں پولیس کے دو کنسٹبل شدید زخمی ہوچکے ہیں ۔ اسکے ساتھ ساتھ میوہسپتال میں سو کے قریب ڈاکٹرز ہنگامہ آرائی کے لئے باہر نکلے ہوئے ہیں ۔ انہوں نے ٹریفک بھی روک رکھی ہے اور پولیس پر پتھراؤ بھی کررہے ہیں ۔ وہاں بھی پولیس کے کچھ ملازم زخمی ہوچکے ہیں ۔ انجینئرنگ یونیورسٹی کے کچھ انجینئر حضرات بھی اس ہنگامے

میں شامل ہورہے ہیں اور سب مل کر جلوس کی شکل میں اسمبلی بلڈنگ کے باہر آنا چاہتے ہیں - اب پھر کل کی طرح یہاں تماشہ کھڑا ہوگا - جسکا نوٹس ہمیں لینا پڑے گا - اس سلسلہ میں میں یہ عرض کرونگا کہ ہم نے کل بھی اپنی ایڈمنسٹریشن کو ہدایت دی تھیں کہ آپ نے کوئی پہل نہیں کرنی - کوئی کارروائی نہیں کرنی - جب تک کہ آپ کوئی کارروائی کرنے کے لئے مجبور نہ ہوجائیں - کوئی ہم آج بھی اس قسم کی ہدایت دے رہے ہیں - میں چاہتا تھا کہ ہاوس کے علم میں یہ بات لے آوں کہ آج پھر ان کا ہنگامہ آرائی کرنے کا ارادہ ہے - ہم اپنا فرض پورے خلوص کے ساتھ اور صحیح طور پر نبھائیں گے -

(نعرہ ہائے تحسین)

سردار شاہد اقبال - جناب والا - چیف منسٹر صاحب نے یہ فرمایا کہ کل انہوں نے اسمبلی کے باہر - - - - - - - -

جناب سپیکر - محترمہ شیلا چارلس پوائنٹ آف آرڈر پہ بولنا چاہتی ہیں -

ڈاکٹر شیلا چارلس - جی ہاں میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اگر اتنے پولیس والے زخمی ہوئے ہیں تو کیا مجھے معلوم ہوسکتا ہے کہ کتنی لیڈی ڈاکٹرز اور اسٹوڈنٹس زخمی ہوئی ہیں - اگر لسٹ پولیس والوں کی ہے تو لیڈی ڈاکٹرز اور اسٹوڈنٹس کی بھی ہوگی -

جناب سپیکر - پوائنٹ آف آرڈر constituional matters and procedural matters پر ہوسکتا ہے -

I am sorry to say that this is not a point of order.

سردار صاحب فرمائیے -

سردار شاہد اقبال - چیف منسٹر صاحب نے ابھی یہ فرمایا کہ کل انہوں نے پولیس کو ہدایت جاری کی تھیں کہ کوئی تشدد نہ کیا جائے - جب تک کہ دوسری طرف سے تشدد کی کارروائی نہ ہو - میں یہ چیف منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ یہ میرے پاس یہ تصویریں ہیں یہاں تین لیڈی ڈاکٹرز کے ارد گرد سات پولیس والے ہیں اور ٹریفک چل رہی ہے وہاں کونسا پتھراؤ ہو رہا تھا اور کیا ہو رہا تھا اور اس کے بارے میں وزیراعلیٰ کیا کہنا چاہیں گے کہ گری ہوئی لیڈی ڈاکٹرز پر لاٹھی چارج کیا جا رہا ہے اس وقت نہ یہاں کوئی پتھر ہے نہ کچھ اور ہے یہاں بس چل رہی ہے یہاں ٹیکسی چل رہی ہے سائیکل والے جا رہے

ہیں اور جب لیڈیز کے بارے میں ہم چادر اور چار دیواری کی بات کرتے ہیں تو وہ اس وقت کہاں چلی جاتی ہے ؟

I would like your clarification.

جناب سپیکر ۔ What do you suggest ?

سردار زادہ صاحب اس پہ بڑی لمبی بحث ہو چکی ہے اور اس سلسلے میں کچھ Adjournment Motions تھیں اور ہاؤس سے دریافت کیا گیا تھا کہ آیا ڈاکٹرز کے مسئلے پہ Adjournment Motion کو آپ زیر بحث لانا چاہتے ہیں - تو معزز ایوان نے اس رائے کا اظہار کیا کہ ہم اس Adjournment Motion کو take up نہیں کرنا چاہتے بلکہ Law & Order Situation پر گذشتہ تین روز سے بحث ہو رہی ہے ہم ڈاکٹرز کی پوزیشن کو ان کی ہڑتال یا پولیس کا لاٹھی چارج اور دوسری باتوں کو Law & Order situation میں ہی زیر بحث لائیں گے - چنانچہ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ Law and Order situation پر بحث جاری رہے گی - چوہدری ممتاز حسین اپنی بات جاری رکھیں گے۔

سردار شاہد اقبال ۔ سر میں نے پوائنٹ آف آرڈر صرف اس بات کا دیا تھا کہ چیف منسٹر صاحب نے جب یہ کہا کہ ہم نے کل پولیس کو ہدایات دی تھیں۔

جناب سپیکر ۔ This is not a point of order.

سردار شاہد اقبال۔ Thank you.

چوہدری ممتاز حسین ۔ جناب والا میں منشیات کے متعلق عرض کر رہا تھا کہ جہاں جہاں یہ پیدا ہوتی ہے جہاں یہ بنتی ہے اس ہیروئن کو جب تک آپ وہاں سے ختم نہیں کریں گے اس وقت تک خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہوں گے - یہاں آپ گلی کوچوں میں کب تک اس لعنت کو ختم کرتے جائیں گے - اور کیسے اس سلسلے کو آپ نمٹائیں گے۔جناب والا میں دوبارہ عرض کروں گا کہ مارشل لاء کے آٹھ سالہ دور کی اصلاح بھی جسے آپ بد عنوانی کہیں رشوت کہیں ، کرپشن کہیں ، جو بھی ہوا ہے اس کی گیند اب ہمارے کورٹ میں پھینک دی گئی ہے - ہمارے لئے ایک چیلنج پیدا کر دیا گیا

ہے کہ ہم اس دور کی جتنی بھی برائیاں ہیں ان کو ختم کریں اور اس معاشرے کو ایک صحیح معاشرہ بنا کر چلائیں ۔ تو میں پولیس اور افسر شاہی کو اس ایوان میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہم اس چیلنج کو قبول کرتے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس معاملے میں ڈٹے رہیں گے ۔ ہم عوام کی خدمت کرنے آئے ہیں ۔ ہم اس ملک پر حکومت کرنے نہیں آئے عوام کی خدمت کرنے آئے ہیں اور انشاءاللہ ان کو بتا دیں گے کہ اگر نیت صاف ہو اور جذبہ پر خلوص ہو تو کام صحیح سمت میں ضرور ہو سکتا ہے ۔

جناب والا میں اس معاملے میں کچھ تجاویز پیش کروں گا ۔ سب سے پہلے تو میں آپ کے توسط سے جناب وزیر اعلیٰ جو قائد ایوان بھی ہیں ان کی خدمت میں گزارش کروں گا جو ضلعی سطح پر نام نہاد اصلاح معاشرہ کی اور کرائمز کنٹرول قسم کی کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں انہیں فوری طور پر توڑ دیا جائے ۔ کیونکہ پیشہ ور قسم کے لوگوں نے ان پر قبضہ کیا ہوا ہے جن کا کام صرف لوکل قسم کی افسر شاہی کی خوشنودی حاصل کرنا ہے یا اپنے کام نکلوانا ہے اور پولیس افسر شاہی کی ہاں میں ہاں ملانا ہے ۔ معزز اراکین ان سے کسی اچھائی اور بہتری کی توقع نہیں کر سکتے لہذا وہ کمیٹیاں توڑی جائیں اور ازسر نو ڈسٹرکٹ کی سطح پر ایک ڈسٹرکٹ افیئر کمیٹی بنائی جائے جو ہمارے ممبر حضرات پر مشتمل ہو اور اس کے علاوہ ان لوگوں کو ان معزز حضرات کو اس کمیٹی میں رکھا جائے جو صرف اور صرف خدمت کے جذبہ سے لوگوں کی خدمت کریں ۔

جناب والا دوسری بات تھانہ یا پولیس اسٹیشن کے متعلق ہے اس کا تصور اب ایک آسیب زدہ عمارت کی مانند ہو چکا ہے اس تصور کو ختم کیا جائے کیونکہ جب بھی کوئی شریف آدمی تھانے میں جانے لگتا ہے تو وہ تھانے کے گیٹ پر پہلے وتعز من تشاء وتذل من تشاء پڑھتا ہے اور اس کے بعد تھانے کے اندر داخل ہوتا ہے ۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک ایم پی اے ہی تھانے کے اندر جائے تو اس کی عزت اور خاطر تواضع کی جائے ۔ یہ ہر شریف آدمی کا حق ہے کہ جب وہ کسی شکایت کے متعلق تھانے میں جائے تو اس کے ساتھ بہتر سلوک کیا جائے اور ان کے ساتھ کوئی نا انصافی نہ ہونے پائے ۔

جناب والا سب سے ضروری بات امن عامہ کو برقرار رکھنے اور اس کی صورت حال کو بہتر کرنے کے لئے نیز بد عنوانی اور رشوت کو ختم کرنے کے لئے جناب قائد ایوان سے عرض کروں گا کہ فیلڈ میں جتنے بدنام

اور راشی قسم کے افسر موجود ہیں ان کو فوری طور پر وہاں سے نکالیں اور ان کو ایسے کونوں اور کباڑ خانے میں ڈالیں کہ انہیں احساس ہو کہ انہیں غلط کام کی ، رشوت کی اور بد عنوانی کی سزا دی جا رہی ہے اور وہ دوسروں کو بھی بتائیں کہ اگر ایسا کام کیا تو ایسی ہی سزا ملے گی اور ان کے بدلے اچھے اور نیک نام افسران آگے آنے چاہئیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے معاشرے میں نیک اور اچھے افسران بھی ہیں ان کو فیلڈ میں لایا جائے تاکہ وہ جانفشانی سے کام کریں اور ایمانداری سے کام کریں۔ ہم یقین دلاتے ہیں کہ ایسے افسروں کا ہم احترام کریں گے ، ان کا تشخص بڑھائیں گے ، ان کے ناجائز کام نہیں کریں گے اور ان کی حوصلہ افزائی کریں گے۔ میرے خیال میں اگر ایسی کوئی تبدیلی لائی جائے تو ضرور فرق پڑ سکتا ہے۔ معاشرے میں سے بد عنوانی اور رشوت اور امن عامہ کی بدتر صورت حال کیسے ختم نہیں ہو سکتی۔

جناب والا۔ آخر میں میں گذارش کروں گا کہ یہ ہمارے لئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے ہم ایک بہت بڑے امتحان سے گذر رہے ہیں اللہ تعالیٰ نہ کرے کہ ہم اس امتحان میں فیل ہوں اللہ نہ کرے کہ کسی چوتھے مارشل لاء کا جواز پیدا ہو۔ آئیے اور متحد ہو کر صحیح سمت میں کام کریں تاکہ معاشرہ امن و امان سے رہ سکے۔ اور معاشرے سے corruption اور بدعنوانی ختم ہو سکے شکریہ۔

جناب احمد خان بلوچ ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر ۔ جی فرمائیے۔

جناب احمد خان بلوچ ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ 70 ممبر صاحبان کو بولنا ہے اور صرف دو گھنٹے بتایا ہوں اس کے لئے جناب نے کیا سوچا ہے یا تو ٹائم میں کمی کر دیں تاکہ ہر ممبر اپنا اپنا خیال ظاہر کر سکے یا کل کا دن مزید مقرر کریں۔

جناب سپیکر ۔ اگر پانچ منٹ بھی مقرر کر دیے جائیں تو پھر بھی تمام فاضل اراکین اپنا اپنا اظہار خیال نہیں فرما سکتے اور وہ اراکین جو امن عامہ پر اپنی بات نہیں کر سکیں گے انہیں دوسرے موضوعات پر بات کرنے میں اولیت دی جائے گی۔

جناب احمد خان بلوچ ۔ ٹھیک ہے سر۔ کیونکہ اچھی اچھی تجویزیں آرہی ہیں اس بحث کے لئے ایک دن مزید بڑھا دیا جائے تو اچھا ہے۔

جناب سپیکر ۔ ہمارے پاس بحث کے لئے اور بھی موضوع ہیں ۔

سید حسنات احمد ۔ جناب والا آپ کے فیصلے کی سمجھ نہیں آئی ۔

وزیر صنعت ۔ (جناب غلام حیدر وائیں) جناب سپیکر جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے ۔ کہ ابھی بہت سے ناظم اراکین نے امن عامہ کے مسئلے پر اظہار خیال کرنا ہے ۔ آج اگرچہ اس موضوع پر ایک دن کی توسیع کرنے کے بعد چوتھا روز ہے پھر بھی بہت سے رفقاء اظہار خیال سے رہ جائیں گے ۔ حکومت کو اس بات پر بحث کے لئے اگر ایک دن کا اور اضافہ کر دیا جائے تو حکومت کو اس میں کوئی اعتراض نہیں ہوگا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ سوالات اور سارے جو دوسرے معاملات کو بھی چھوڑ دیا جائے اور یہ ایوان محض اس اہم مسئلہ پر بات کرے اور اپنے وقت کو بچائیں ۔ ٹھیک ہے ایک دن کا ہم اور اضافہ کرتے ہیں ۔

سید حسنات احمد ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب سپیکر محترمہ فاطمہ جناح نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ کرپشن اوپر سے نیچے آتی ہے ۔

Corruption is like snow, it comes down.....

میں دو تین دن سے معزز ممبران کے خیالات سن رہا ہوں ۔ بہت سے میرے بھائی اس طریقے سے شروع کرتے ہیں کہ فلاں تھانیدار رشوت لے رہا ہے یا فلاں تحصیلدار رشوت لے رہا ہے ۔ میرا کہنے کا مقصد ہے کہ کرپشن سے ساری بدعتیں پیدا ہوتی ہیں اور یہ ہمیشہ اوپر سے شروع ہوتی ہے ۔ میرے پاس اس کے متعلق کافی مواد ہے لیکن میں کوشش یہ کروں گا کہ اصلاح اور بہتری کے لئے میں پہلے تجاویز دوں کیونکہ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے ۔

جناب والا میری گزارش یہ ہے کہ پہلا لیول گورنمنٹ کا ہے ۔ گورنمنٹ لیول پر اگر چیف سیکرٹری صاحب ۔ ہوم سیکرٹری صاحب اور آئی ۔ جی صاحب ایسے افراد ، یہ نہیں کہہ رہا کہ جو کام کر رہے ہیں ان میں خدا نخواستہ کوئی خرابی ہے ۔ میں ویسے اصولاً ایک بات کر رہا ہوں وہ ایسے آدمی تعینات کئے جائیں جن کا ماضی بالکل بے داغ ہو ۔ ایسے افسران ہوں جو اہل ہوں صرف اہل ہی نہ ہوں بلکہ دیانتدار بھی ہوں ۔ اور بہت قابل ہوں ۔

اسکے بعد میں یہ گزارش کروں گا ۔ دوسرا لیول ڈویژن کا ہے ۔

ڈویژن میں صرف ایک کمشنر یا آپکے ڈی - آئی - جی صاحب ہوتے ہیں ان پر بھی یہ بات حاوی ہوتی ہے -

اسکے بعد تیسرا ڈسٹرکٹ لیول ہوتا ہے - ڈسٹرکٹ لیول پر آپکے ڈپٹی کمشنر صاحب اور آپکے ایس - پی - صاحبان ہوتے ہیں - میری ناقص رائے میں یا میرا جو تھوڑا بہت تجربہ ہے - میں یہ سمجھتا ہوں - یہ سب سے زیادہ اہم لیول ہے - کیونکہ ان افسران کا براہ راست تعلق عام آدمی کے ساتھ ہوتا ہے - میری گزارش یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ میں ڈپٹی کمشنر ایس پی ایسے حضرات لگائے جائیں جن کا ماضی بے داغ ہو - جو اہل اور قابل اور بالکل دیانتدار ہوں - کوئی اتنی مشکل بات نہیں ہے - مجھے یاد ہے یہاں ایک بہت ہی قابل چیف سیکرٹری حافظ عبدالمجید صاحب ہوا کرتے تھے - انہوں نے باقاعدہ ایک لسٹ بنائی ہوئی تھی جس میں انہوں نے یہ لکھا ہوا تھا فلاں آدمی ڈسٹرکٹ میں جانے کے قابل ہیں اور وہ ہمیشہ انہیں آدمیوں کو ڈسٹرکٹ میں بھیجا کرتے تھے - یہ نہیں تھا کہ ہر آدمی کو وہاں بھیج دیا جائے - میں آپکو ایک مثال دیتا ہوں - ایک ضلع میں میں گیا میں نے وہاں کسی آدمی سے بات کی - میں نے کہا کہ آپکے ڈپٹی کمشنر صاحب کیسے آدمی ہیں - انہوں نے کہا ڈپٹی کمشنر صاحب تو بہت شریف آدمی ہیں لیکن انہوں نے شیو یہاں آکر کی ہے - اس کا مطلب یہ تھا وہ اتنے کم عمر ہیں انہوں نے اس ضلع میں آکر شیو بنانی شروع کی کہنے کا مقصد یہ ہے ضلعوں میں وہ افسران بھیجے جائیں جن کا ماضی بے داغ ہو - ایسے آدمی بھیجے جائیں جن کا ایڈمنسٹریشن میں تجربہ ہو - اس کے بعد ان کو یہ ہدایات دی جائیں کہ اگر آپ کے ضلع میں کسی قسم کی کوئی خرابی ہوئی تو آپ اس کے ذمہ دار ہونگے - میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اگر آپ کی ایڈمنسٹریشن کو اگر ذرا tight کر دیا جائے - اگر چیف منسٹر صاحب مہربانی کرکے سارا کام خود کرے - یہ ٹھیک ہے - کہ وہ چیف سیکرٹری صاحب کے کہنے یا آئی - جی صاحب کے کہنے پر کریں گے لیکن اگر وہ خود بھی لسٹ تیار کریں کہ ڈسٹرکٹ میں کون کون سے افسران کو لگایا جائے اور صحیح طریقے سے ان کا چناؤ کیا جائے تو میں آپکو یقین دلاتا ہوں بہت سی بدعتیں ختم ہوسکتی ہیں -

جناب والا اسکے علاوہ ایک معزز ممبر نے فرمایا تھا کہ افسران آج کل باہر نہیں جاتے - دوروں پر نہیں جاتے - حالانکہ حکومت کی واضح ہدایات موجود ہیں کہ ہر ایک ڈپٹی کمشنر کم از کم دس راتیں باہر گزارے - ہر ایک ایس پی غالباً بارہ یا چودہ راتیں باہر گزارے - اس کا مقصد یہ ہے

کہ یہ افسران باہر جائیں تاکہ عوام کو یہ موقع مل سکے کہ وہ اپنی تکلیفیں ان کے سامنے پیش کرسکیں ۔ چاہے وہ گھوڑے پر جائیں ۔ چاہے وہ جیپ پر جائیں لیکن یہ بات ضرور دیکھی جائے کہ افسران ہیڈ کوارٹر پر ہی نہیں رہیں بلکہ باقاعدہ دورہ پر جا کر ہر ایک آدمی کی بات سنیں ۔

(اس مرحلہ پر میاں ریاض حسین پیرزادہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب والا اس سلسلے میں ایک اور گزارش بھی کرونگا ۔ آپ چونکہ عوامی نمائندے منتخب ہو کر آگئے ہیں ۔ لہذا افسران کو چاہئے کہ جب بھی وہ باہر جا کر کوئی کچہری کریں تو متعلقہ ایم ۔ پی ۔ اے یا ایم ۔ این ۔ اے صاحبان کو بلا لیا کریں ان کے سامنے عوام کی شکایات سنا کریں تاکہ شکایات کا بطریق احسن ازالہ وہاں پر ہی ہو جائے ۔

جناب والا اس کے بعد میری گزارش ہے کہ جہاں تک امن و امان کا تعلق ہے اس کی بہت خراب حالت ہے ۔ لا اینڈ آرڈر کوئی نہیں ہے ہر طرف چوریاں ہو رہی ہیں۔ ڈاکے پڑ رہے ہیں۔ یہ کسی حد تک ممکن ہے ۔ درست ہوگا لیکن میں آپ سے یہ گزارش کروں گا ۔ میرا ایڈمنسٹریشن کے ساتھ تقریباً 35۔37 سال تعلق رہا ہے یہ باتیں اس سے پہلے بھی ہوتی رہی ہیں۔ مجھے یاد ہے جب میں ڈسٹرکٹ کورٹ میں تھا وہاں میری اپنی کچہری کے سامنے چار دفعہ قتل ہوئے ہیں۔ اس کے بعد روزانہ چاقو مارنے کی وارداتیں ہوا کرتی تھیں۔ گوجرانوالہ کے قریب 7 آدمی ایک ہی گھر کے قتل ہو گئے تھے ۔ کہنے کا یہ مقصد نہیں کہ یہاں ساری باتیں صحیح ہو رہی ہیں ۔ مطلب یہ ہے کہ امن عامہ کی صورت حال خدا نخواستہ اتنی خراب نہیں ہے جتنی سارے صاحبان سمجھ رہے ہیں ۔ اب تو یہ بات بن گئی ہے چونکہ روزانہ اخبارات میں آتا ہے یہ ہوگیا وہ ہوگیا ۔ ہماری سب سے بڑی بدقسمتی یہ ہے کہ ایسی ایسی خبریں آتی ہیں کہ فلاں ایک عورت کے سات بچے تھے وہ اپنے کسی دوست کے ساتھ بھاگ گئی ۔ یا فلاں جگہ ایک حقیقی بہن بھائی کے ناجائز تعلقات تھے ایسی باتوں کا بجائے اچھا اثر پڑنے کے برا اثر پڑتا ہے اس لئے میں آپ کی وساطت سے گزارش کروں گا کہ معاشرے کی بری باتوں کو ضرور آگے لائیں لیکن اس طریقے سے نہ لائیں کہ یہاں امن عامہ کی صورت حال پیدا ہو جائے ۔ ہر ایک آدمی اپنے آپکو غیر محفوظ سمجھے ہر ایک آدمی کے دل میں ڈر پیدا ہو جائے ایک یا دو واقعات ہوئے ہیں تھوڑا گروپ کیا ہے یا وہ کونسا ایسا عنصر ہے جو یہ کام کر رہا ہے ۔ اس کے متعلق میں بھی گزارش کروں گا کہ اس

قسم کی وارداتیں انگریز حکومت کے وقت میں بھی ہوتی رہی ہیں - میں سہاؤ میں تھا کہ وہاں لڑکیوں پر حملے شروع ہو گئے تھے - میں اپنی ٹریننگ کے دوران کی بات کر رہا ہوں - یہ سن 1942 کی بات کر رہا ہوں یہ سی پی کی تحصیل سہاؤ ہے وہاں تقریباً 25 یا 26 لڑکیوں کے ساتھ زنا کیا گیا ان کو قتل کیا گیا - وہاں سارے ہندوستان کی پولیس بلائی گئی لیکن ملزمان نہ پکڑے گئے - ایک رات کسی لڑکی نے یہ کہدیا میں نے آگے سے مزاحمت کی تھی میں نے تھوڑ مارے تھے اس آدمی کو جو اس آدمی کے منہ پر لگے ہوں گے - لہذا سارے کمانڈنٹ آفیسران کو رات کو جگایا گیا ان کی تعداد اس وقت تقریباً ہزار ڈیڑھ ہزار تھی — وہاں اتنی پولیس ہونے کے باوجود اتنی تفتیش ہونے کے بعد بھی وہ آدمی گرفتار نہ ہو سکے — نیٹنگین کمپنی واپس چلی گئی — انکے بعد وارداتیں بند ہو گئی — محض اس لئے کہ ایک واردات کے ملزمان گرفتار نہیں ہو سکے یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے کہ اسکو ہر کوئی سر پر اٹھائے رکھے — میرا اپنا خیال یہ ہے اگر ہماری ایڈمنسٹریشن دیانتدار ہو جائے اہل ہو جائے یہ بھی آپ سے گزارش کروں کہ میں بیورو کریسی کا آدمی نہیں ہوں لیکن پھر بھی میں آپ سے گزارش کروں گا اس وقت آپکے جو بیورو کریسی میں کافی تعداد سینئر افسران کی ہے ان میں کافی نہایت دیانتدار ہیں جو کہ انتہائی لائق ہیں — بات صرف یہ ہے کہ آپ نے ان سے صحیح طریقے سے کام لینا ہے —

اس کے متعلق میں چند تجاویز جناب کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں - سب سے پہلی تجویز یہ ہے کہ یہاں مقدمات کی بھرمار ہے - ہر عدالت میں ہزاروں مقدمے زیر التواء پڑے ہیں - اگر مقدمہ ایک یا دو سال پرانا ہو جائے تو گواہ بھاگ جاتے ہیں یا نظر نہیں آتے - اکثر اوقات ملزمان مر جاتے ہیں یا بیمار ہو جاتے ہیں - اور مقدمات کا فیصلہ نہ ہونے کی وجہ سے ان عامہ کی صورت حال بہت بگڑ جاتی ہے - میں نے امریکہ میں دیکھا کہ ان عامہ کو بچانے کے لئے امریکی حکومت نے وہاں پیپلز کورٹس قائم کی ہوئی تھیں - اس کا پیپلز پارٹی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے - ان پیپلز کورٹس میں ہر جگہ پر دو دو تین تین عوامی نمائندے وہ بیٹھتے ہیں اور جلو معمولی نوعیت کے مقدمات نمٹاتے ہیں مثلاً ایک کیس جس میں سزا دو سال کی ہو سکتی ہے ، اس قسم کے تمام مقدمات ان کورٹس میں پیش کیے جاتے ہیں - مجسٹریٹ ان کا سیکرٹری ہوتا ہے . میں نے خود ٹی وی پر دیکھا تھا ، وہ بس بس تیس تیس مقدمات کا فیصلہ ایک دن میں کر دیا کرتے تھے -

تو میری گزارش ہے کہ یہاں بھی اس قسم کی پیپلز کورٹس بنائی جائیں - جوڈیشری یا ایگزیکٹو کا اس میں کوئی تعلق نہیں ہے-

دوسری گزارش یہ ہے کہ میرے پاس اس وقت معلومات ہیں اور میں بتلا سکتا ہوں - کہ یہاں وارداتیں زیادہ ہو رہی ہیں ، میں نے اس کا موازنہ کیا ہے - پچھلے سال کی نسبت اس سال وارداتوں میں مثلاً رہزنی ، ڈکیتی ، قتل یا زنا وغیرہ میں کافی کمی ہوئی ہے - اس لئے جہاں اچھی بات ہو وہاں کم از کم یہ تو چاہئے کہ آپ نے محنت کر کے وارداتیں کم کر دی ہیں - ہر وقت یہی کہنا کہ آپ یہ خرابی کر رہے ہیں ، اور یہ کر رہے ہیں ، اس کی پھر کچھ وجوہات بھی ہوتی ہیں - اس سے آپ کی انتظامیہ بد دل ہو جاتی ہے - اور آپ آج کل حالات دیکھ رہے ہیں ، مجھے یہ معلوم نہیں ہے ، کہ پولیس ان کا کس طریقے سے سامنا یا محاسبہ کر رہی ہے ، ہر وقت انہیں یہی کہا جاتا ہے تو کہیں یہ نہ ہو کہ مقدمات الٹے ہمارے اوپر چلے جائیں - جیسا کہ میں نے پہلے گزارش کی کہ معمولی قسم کے مقامات کو پیپلز کورٹس میں بھیجا جائے - میری اگلی تجویز ہے - جس کے متعلق میں نے باقاعدہ ایک ریزولیوشن بھی دیا ہوا ہے - حالانکہ وہ ریزولیوشن میں نے شروع شروع میں دیا تھا - میری بدقسمتی ہے - کہ وہ Ballot میں ابھی تک نہیں آیا - اس میں میں نے یہ کہا تھا کہ ہمارے ممبران اسمبلی جو پبلک کے صحیح نمائندگان ہیں انہیں کم از کم مزید اختیارات دیئے جائیں - مجھے خوشی ہے کہ ہماری حکومت نے اس معاملے میں کچھ نہ کچھ پیش رفت کی ہے - لیکن بہت سے ایسے مسائل ہیں جن کے حل کے لئے ممبران کو مزید اختیارات دیئے جانے چاہئیں میں سمجھتا ہوں کہ انہیں جوڈیشل پاور نہیں دی جاسکتی - مثلاً جو اختیارات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس ہیں وہ انہیں نہیں مل سکتے - لیکن باقی ایگزیکٹو پاورز ہر سطح پر تحصیل کی سطح پر - ضلع کی سطح پر ڈویژنوں کی سطح پر اور حکومت کی سطح تک - تمام سطحوں پر ہمارے عوامی نمائندوں کو ساتھ رکھا جائے اور ان سے مشورہ لیا جائے - اس طرح آپ کی حکومت صحیح طریقے سے چلے گی - اور آج کل بیوروکریسی پر جو تنقید ہو رہی ہے وہ بھی کم ہو جائے گی - کیونکہ بیوروکریسی کے ساتھ ساتھ اگر منتخب نمائندگان کا تعاون حاصل ہوا - تو حکومت پہلے کی نسبت مستحکم و مستعد ہو جائے گی - اور ہمارے ممبر صاحبان کا احساس محرومی بھی کسی حد تک کم ہو جائے گا آپ کی بڑی بڑی مہربانی کہ آپ نے مجھے اتنا وقت دیا ہے -

جناب چیئرمین۔ جناب ظفر اقبال وڑائچ صاحب۔

جناب ظفر اقبال ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم جناب سپیکر امن عامہ پر بحث کو آج چوتھا روز ہے ۔ اس موضوع پر بہت سی تقاریر ہو چکی ہیں لیکن یہ مسئلہ اتنا اہم ہے کہ اس پر جتنی باتیں بھی سامنے آئیں بہتر ہے کیونکہ حکومت کا بنیادی فرض شہریوں کے جان و مال اور عزت و آبرو کا تحفظ کرنا ہے اور اگر کوئی حکومت اپنے شہریوں کو احساس تحفظ نہ دے سکے اس کے برعکس وہ اپنے شہروں کو خواہ کتنا ہی خوبصورت بنالے شہری اطمینان اور سکون کی زندگی نہیں گزار سکتے ۔ جناب سپیکر ہم یہ جانتے ہیں کہ جرائم پوری دنیا میں سرزد ہورہے ہیں ۔ لیکن کسی بھی حکومت وقت کے متعلق ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ وہ جرائم ہونے کے بعد مجرموں کو پکڑنے اور انہیں سزائیں دلوانے میں کس حد تک کامیاب ہوتی ہے اگر ملزمان پکڑے نہ جائیں تو جہاں ایک طرف جرائم اور ملزمان کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے دوسری طرف شہریوں میں بے چینی اور بے اطمینانی پھیلا کرتی ہے ۔ جس طرح کہ ڈھوک کھبہ کیس کے بعد ہتھوڑا گروپ کا مقدمہ ایک ہوا بن کر پورے پنجاب میں پھیل گیا ہے ۔ جناب آئی جی پنجاب نے یہ کہا ہے کہ پورے ملک میں ہتھوڑا گروپ نامی کوئی چیز نہیں ہے ہم بھی ذہنی طور پر قائل ہیں کہ ہتھوڑا گروپ کا وجود نہیں ہے لیکن کوئی ایسا عنصر تو ہے کہ جنہوں نے یہ سنگین جرم کیا ہے آپ انہیں پکڑ لیجئے ۔ اگر آپ مجرموں کو پکڑ کر سامنے لے آتے ہیں تو ہم یہ تسلیم کرلیں گے کہ یہ ہتھوڑا گروپ نہیں کوئی کاغذی گروپ ہے لیکن اگر مجرمان پکڑے نہ گئے تو یقین کیجئے کہ چند دنوں کے بعد یہ ہتھوڑا گروپ توپ خانہ گروپ بن کر پورے ملک کے شہریوں کے اعصاب پر سوار ہو جائے گا اور پھر آپ افواہوں کو نہیں روک سکیں گے افواہیں رکیں بھی تو کیسے آج کسی ایک آدمی کا ہتھوڑا گروپ کے نام پر کسی شریف آدمی کے گھر ایک ہی ٹیلی فون نیندیں حرام کر دیتا ہے ۔ آپ چیلنج سمجھ کر ان مجرموں کو پکڑئے افواہیں خود بخود دم توڑ جائیں گی ۔

جناب چیئرمین۔ اس کے بعد دوسری بات جو ایک رسم بن چکی ہے ۔ اور وہ رشوت کے علاوہ ہے کہ ایک لٹا پٹا آدمی جب تھانے میں مقدمہ درج کرانے پہنچتا ہے ۔ تو سب سے پہلے پولیس اسے گاڑی رلانے کے لیے کہا کرتی ہے ۔ گاڑی لانے کے بعد راستے میں سپاہیوں کے سگریٹ پانی کے اخراجات ہیں جو ایک غریب آدمی ادا نہیں کر سکتا ۔ اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہے کہ ہر تھانے کی سطح پر ایک گاڑی ہونی چاہیے ۔ لیکن

اللہ کرے کہ یہ گاڑی ایم ایم پی آئی کی گاڑی نہ بن جائے - جناب سپیکر ، ایم ایم پی آئی پولیس میں ایک ایسا عہدہ تصور کیا جانے لگا ہے کہ جس کے متعلق اب لوگوں نے کہنا شروع کر دیا ہے کہ یہ ایک ایسا عہدہ ہے کہ ایک آدمی کو حکومت وقت وردی اور گاڑی مہیا کرتی ہے تا کہ وہ سڑک پر کھڑا ہو کر اپنے لیے رقم جمع کرے - جناب چیئرمین ، اس کے علاوہ پولیس مختلف اوقات میں مختلف مہمات کرایا کرتی ہے - ناجائز اسلحے کی مہم ، 109 کی مہم ، اس میں ہوتا یہ ہے کہ چاقو کہیں سے لیا ، چھری کہیں سے منگوائی ، ریوالور برآمد کہیں سے ہوا ، اور جو غریب آدمی ہتھے چڑھ گیا جرم اس کے نام پر ڈال کر یہ کارروائی پوری کر لی گئی - اسی طرح اگر کوئی دیہاتی رات کو دیر سے گھر لوٹ رہا ہو ، تو اسے دفعہ 109 کے تحت بند کر دیا جاتا ہے - تو میری یہ درخواست ہے کہ ان مہمات کو بند کر دیا جائے - اور ایمان داری اور خلوص نیت سے صرف ایک مہم چلائی جائے کہ ہمیں اس ملک کے شہریوں کی عزت و ناموس کا تحفظ کرنا ہے - جناب سپیکر ، ماضی میں جو کچھ ہوا ، اسے چھوڑ دیا جائے - لیکن آئندہ ہمیں خلوص نیت کے ساتھ منصوبہ بندی کرنی ہو گی - ہمیں سوچنا ہو گا کہ آئندہ ہمیں کیا کرنا ہے - اس سلسلے میں میری چند تجاویز ہیں - جناب سپیکر ، سب سے پہلے محاسبے کا مسئلہ ہے - احتسابی عمل ہر محکمے کے خلاف ہونا چاہیے - اور احتساب کا اختیار صرف اور صرف عوامی نمائندگان کے ہاتھ میں ہونا چاہیے - ہم پولیس یا مجسٹریٹ کے اختیارات نہیں مانگتے - لیکن یہ ہمارا حق ہے کہ جس محکمے میں جہاں بھی کوئی برائی یا ناانصافی ہو تو ہم اس کا احتساب کر سکیں - دوسرے نمبر پر میری یہ گزارش ہے کہ عام ملازمین کو بہتر ضروریات زندگی فراہم کر دی جائیں اور انہیں یہ بتا دیا جائے کہ یہ سب کچھ تمہیں اس ملک نے اور اس ملک کے عوام نے دیا ہے اگر اس کے باوجود تم نے ملک اور اس کے عوام کے ساتھ نا انصافی - بد دیانتی یا زیادتی کی تو تمہیں عبرتناک سزا دی جائے گی -

جناب والا - آخر میں میری سب سے اہم درخواست یہ ہے کہ ہر صوبائی محکمے کے سربراہ کو اچانک معائنے کرنا چاہئیں - وزیر اعلیٰ ، وزراء سیکرٹری صاحبان کو علاقوں اور شہروں میں جانا چاہئے اور لوگوں کو یہ احساس دلانا چاہئے کہ وہ ان کے مسائل کے حل کے لئے موجود ہیں - انہیں اپنائیت کا احساس دیجیے - انہیں تحفظ کا احساس دیجیے - میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ اپنے شہریوں کو احساس تحفظ دینے میں کامیاب ہوتے

ہیں تو کوئی طاقت امن عامہ کا مسئلہ پیدا نہیں کر سکے گی لیکن اگر ایسا نہ کیا گیا تو یہ شمار واقعات ہمارے سامنے ہیں کہ نہ کوئی لاء رہے گا اور نہ کوئی آرڈر ۔ شکریہ جناب ۔

جناب چیئرمین ۔ محمد یوسف صاحب موجود نہیں ہیں۔سید محمد اقبال صاحب

سید محمد اقبال ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔جناب سپیکر میں آپکا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا میں پہلے بد عنوان افسروں کی بات کرونگا سب سے پہلے میں اجازت طلب کرونگا کہ میں ایک چھوٹی سی مثال پنجابی میں دوں

جناب چیئرمین اجازت ہے

سید محمداقبال ۔ اک طوطا اور اک گالڑ دا پیار آپس دے وچ ہویا طوطے نے گالڑ نوں کیا کہ توں میرے کول آ میں تینوں دعوت دنیا ہاں طوطے نے بہت پھل کیلا۔انگور اکٹھے کیتے گالڑ نے خوب ٹھاڈے جدوں واری مک گئی تے گالڑ نے کیا اجازت ہے طوطے نے کیا اجازت ہے گالڑ نے کیا من توں آئیں فلاں درخت تے سکھا ٹان لے طوطا اوتھے پہنچ گیا گالڑ یکدم اتو

ملک طیب خان اعوان جناب سپیکر کورم نہیں ہے ۔
(آوازیں کورم پورا ہے)

ملک طیب خان اعوان ۔ کورم پورا نہیں ہے جناب ۔

جناب چیئرمین کورم پورا ہے۔ آپ بات کریں۔

سید محمد اقبال ۔ گالڑ کدی اتے جائے کدی تھلے آئے طوطا پچھن لگا کہ توں تے دعوت واسطے آندا سی اے کی کردان ایں۔گالڑ کہن لگا توں میری پھرتی نہیں دیکھ دا سو حساب افسران دا اے کہ انہاں دے وچ پھرتیاں ہیں کوئی عمل نہیں میرے کول ایک دوست لے اودے پیوی بال بچے سی انوں دورہ پیا او گھروں بار چلا گیا جس ویلے ایک قصبے دے وچ پہنچا اتھے جا کر سائیکل پڑی اور سائیکل سواری کرنی شروع کر دیتی اور پولیس دے ہتھے چڑھ گیا پولیس نے اودے تے چار مقدمے بنائے ۔

ملک طیب خان اعوان ۔ کورم پورا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین کورم پورا ہے ملک صاحب۔ اقبال صاحب جاری رکھیں یہاں سب تقریر کرنے والے موجود ہیں۔ اور کورم پورا ہے اقبال صاحب جاری رکھیں۔

سید محمد اقبال ۔ او پولیس دے ہتھے چڑھ گیا ۔ پولیس نے تین چار مقدمے بنا دیتے ایک مقدمہ ریوالور دا ۔ ایک سائیکل چوری ۔ اک کپڑے چوری میں 6.5 دن دے بعد میں شہر دے وچ گیا دیکھیا انوں ہتھکڑی لگی ہوئی اے

جناب چیئرمین ۔ آپ امن عامہ پر بات کریں ۔

سید محمد اقبال ۔ میں امن عامہ پر بات کر رہا ہوں اس پر 6.5 مقدمے جھوٹے بنائے گئے اس کا دماغ خراب تھا اس کو دورہ پڑا تھا پھر اس کو گرفتار کیا گیا ان پر ناجائز مقدمے بنائے گئے اس پر ریوالور ڈالا۔ سائیکل ڈال دیا کپڑے چوری ڈالے میں 6.5 دن کے بعد شہر میں گیا میں نے اس کو دیکھا کہ اس کو ہتکڑی لگی ہوئی تھی میں نے پوچھا کہ یہ تو پاگل آدمی ہے اس کو کیوں ہتکڑی لگائی ہوئی ہے پولیس والے کہنے لگے کہ ہم نے ہفتہ منایا ہے جب پولیس ہفتہ مناتی ہے تو اس وقت وہ بے گناہ آدمیوں کو گرفتار کرتی ہے میں نے پھر ڈی سی صاحب سے استدعا کی اور اس آدمی کو ان مقدموں سے بری کرایا میں نے ابھی گالڑ کی مثال دی ہے یہ پولیس کی کارکردگی ہے ۔ یہ صرف اپنے کاغذوں میں بتاتے ہیں کہ ہم کارروائی کر رہے ہیں حقیقت میں کوئی کارروائی نہیں ہوتی یہ صرف یہ بتاتے ہیں کہ اتنے مقدمے درج کئے اتنا سونا برآمد کیا اتنی چوریاں برآمد کی ہیں اتنے ڈاکو پکڑے اور مال برآمد کئے ہیں اتنے پرچے رجسٹر کئے ہیں ۔ لیکن حقیقت میں کوئی بات نہیں ہوتی یہ صرف کاغذوں میں ہوتی ہے نہ تو آج تک ان سے کوئی چور پکڑا گیا ہے نہ ان سے کوئی ڈاکو پکڑا گیا ہے ان کی کارکردگی یہ ہے ۔

اس کے بعد میں رشوت کے بارہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں یہ کہتے ہیں کہ رشوت دی جاتی ہے میں کہتا ہوں کہ رشوت لی جاتی ہے دی نہیں جاتی میں اس کی مثال اس طرح دینا چاہتا ہوں کہ ایک گاؤں میں اشتمال اراضی ہو رہی تھی گاؤں والوں نے وعدہ کیا کہ ہم نے رشوت نہیں دینی ایک پٹواری گیا وہ ناکام ہو کر واپس لوٹ آیا دوسرا پٹواری بھی ناکام ہو کر آ گیا تیسرا پٹواری گیا اور وہ بھی ناکام ہو کر آ گیا ۔ انہوں نے میٹنگ کی کہ کون سا گرداور ایسا ہے جو یہاں سے رشوت وصول کرے تب ہم اس گاؤں کا اشتمال کریں گے ۔ ایک پٹواری نے کہا کہ میں وہاں جانا چاہتا ہوں میں آپ کو رشوت لے کر بتاؤنگا وہ پٹواری وہاں پہنچ گیا اس نے گاؤں کے لوگ اکٹھے کئے اور اس نے کہا کہ

زمین کے معاملے کو مجھ پر چھوڑ دیں انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے ہم تیری بات مانتے ہیں اس نے گرداور سے کہا کہ آپ ایسا کریں کہ آپ 5،6 دن کے بعد ان کے کمیٹی کے آدمیوں کو باہر لے جائیں پھر میں اپنا کام دکھاؤں گا 5 ، 6 دن کے بعد گرداور کمیٹی کے ممبر کو باہر لے گیا پٹواری نے گاؤں کے لوگ اکٹھے کئے -

ایک معزز رکن — کورم پورا نہیں ہے میری استدعا ہے کہ آپ گنتی کریں -

جناب چیئرمین — کورم پورا ہے - اعظم صاحب دیکھیں سید اقبال صاحب کتنی خوبصورت امن عامہ پر تقریر کر رہے ہیں آپ ان کو سنیں -

سید محمد اقبال — گرد اور پانچ چھ آدمیوں کو باہر لے گیا گرد اور نے پوچھا کہ یہ زمین کس کی ہے - ایک ممبر نے ہاتھ اٹھا کر کہا کہ یہ میری زمین ہے - دوسرا ہاتھ اٹھاتا ہے کہ یہ میری زمین ہے پٹواری نے ادھر لوگوں سے کہا کہ آپ کے ان ممبران نے گرداور سے سودا کر لیا ہے خیر وہ واپس آئے لوگوں نے ممبروں سے پوچھا کہ آپ نے گرداور سے سودا کیا ہے ممبروں نے کہا کہ ہم نے سودا نہیں کیا ہم نے آنکھوں سے دیکھا ہے کہ فلاں کھیت پر تم نے انگلی اٹھائی تھی تم نے سودا کر لیا اور گاؤں کا اتحاد ٹوٹ گیا اور وہاں رشوت شروع ہو گئی یہ ایک زندہ مثال ہے کہ رشوت لینے کے لیے حالات ایسے پیدا کئے جاتے ہیں بظاہر کوئی آدمی ایسا نہیں ہے اور کسی کا دل نہیں کرتا کہ وہ اپنے خون پسینہ کی کمائی کو رشوت میں دے دے حالات ایسے پیدا کئے جاتے ہیں کیونکہ عوام کے پاس اختیارات نہیں ہوتے اس لئے وہ حالات سے مجبور ہو کر رشوت دیتے ہیں -

جیسا کہ حسنات احمد شاہ صاحب نے فرمایا ہے - ہمارے پاس نیک حکام کی کمی نہیں ہے - ہمارے پاس نیک افسر بہت زیادہ ہیں - ان کو ضلعوں میں ڈویژنوں میں اور صوبائی لیول پر تعینات کیا جائے تاکہ وہ ان افسران سے باز پرس کر سکیں جو رشوت لیتے ہیں -

جناب چیئرمین — چوہدری نذیر احمد صاحب موجود نہیں ہیں ملک طیب خاں موجود نہیں احمد یار -

ملک احمد یار وارن - جناب والا 4 دن ہو گئے امن عامہ پر بحث ہو رہی ہے - ابھی ایک فاضل ممبر نے رشوت کے معاملے میں نشان دہی کی ہے - انہوں نے رشوت کے بارے میں یہ بھی کہا ہے - کہ چھوٹے ملازمین

رشوت اس لئے لیتے ہیں کہ ان کی تنخواہیں کم ہیں ۔ اور وہ رشوت لینے پر مجبور ہوتے ہیں میں اس پر بات نہیں کرتا کہ چھوٹے ملازمین صرف تنخواہ کم ہونے کی وجہ سے رشوت لیتے ہیں بلکہ یہ ان کی عادت بن چکی ہے ۔ یہ عادت تنخواہ بڑھانے سے ختم نہیں ہو گی بلکہ جب تک انہیں سخت سے سخت سزائیں نہیں دی جائیں گی یہ رشوت کی لعنت ختم نہیں ہو سکتی اگر یہ معاملہ صرف تنخواہ کا ہوتا تو چھوٹے ملازمین ہی صرف تنخواہ کی کمی کی وجہ سے لیتے لیکن ایسے افسر جن کا گریڈ 17 او 18 ہے جو اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں جن کے پاس کوٹھیاں بنگلے اور کاریں ہیں ۔ وہ بھی رشوت لیتے ہیں اگر صرف تنخواہ ہی وجہ ہوتی تو 18، 17 گریڈ کے افسر جو بڑے عہدوں پر فائز ہیں جن کی معقول تنخواہیں ہیں وہ رشوت نہ لیتے ۔

اصل میں بات یہ ہے رشوت لینے اور دینے کے معاملے میں کمیٹیاں بنا دی گئی ہیں انٹی کرپشن کا بھی ایک محکمہ بنا دیا گیا ہے ۔ لیکن یہ محکمہ ان لوگوں کا ہے جو زیادہ رشوت لیتے ہیں اس افسر کو تبدیل کرکے اس محکمہ میں تبدیل کر دیا جاتا ہے کہ آپ رشوت کا کنٹرول کریں۔

ملک احمد یار وارن — وہ افسران جو خود رشوت دے کر اس محکمے میں پہنچتے ہیں وہ رشوت پر کیا کنٹرول کریں گے ۔ سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ جب رشوت لینے والوں کو رنگے ہاتوں پکڑا جاتا ہے ۔ اور اس پر چھاپہ ایک مجسٹریٹ مارتا ہے اور اسے پکڑتا ہے تو اس سے بڑا گواہ اور کون ہوسکتا ہے ۔ اس کے باوجود دو تین سال تک اس مقدمے کی سماعت ہوتی رہتی ہے ۔ اس مسئلہ میں اس لئے دیر کی جاتی ہے کہ گواہ منحرف ہوجائیں اور اس کو سرزد جرم کی سزا نہ مل سکے ۔ حالانکہ ایک مجسٹریٹ کے چھاپہ مارنے کے بعد کسی گواہی کی ضرورت نہیں رہتی ۔ اسے سخت سزا ملنی چاہیے اسے شارع عام پر کوڑے مارنے چاہئیں تاکہ دوسروں کے لئے عبرت ہو اور آئندہ کے لئے کوئی آدمی ایسی جرات نہ کرے ۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ دو تین سال کے بعد اخبار میں آجاتا ہے کہ اسے اس مقدمہ سے بری کیا جاتا ہے مجسٹریٹ کی گواہی کے باوجود اسے بری کردیا جاتا ہے ۔ تو ایسے حالات میں یہ رشوت کیسے روکی جا سکتی ہے ۔

جناب والا میرا دوسرا پوائنٹ ٹریفک کے متعلق ہے ۔ ٹریفک میں بھی لاقانونیت کی حد ہو چکی ہے ۔ ہر بس پر یہ لکھا ہوتا ہے کہ آپ 65 کلو میٹر کی رفتار سے چل سکتے ہیں ۔ اس میں پچاس یا ساٹھ آدمی بیٹھ سکتے ہیں ۔ لیکن اس میں سو یا ڈیڑھ سو کے قریب

آدمی بٹھاتے ہیں - یہاں تک کہ چھتوں پر بھی آدمی بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں اور رفتار سو میل فی گھنٹہ سے بھی زیادہ ہوتی ہے - ہر موڑ پر پولیس والے بھی موجود ہوتے ہیں ٹریفک کا عملہ بھی موجود ہوتا ہے - لیکن اسے روک کر یہ نہیں کہا جاتا کہ آپ نے یہ کیا کیا ہوا ہے - اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ بس مالکان انہیں منتھلیاں دیتے ہیں ٹریفک پولیس ماہانہ پیشگیاں وصول کرتی ہے - اس وجہ سے انہیں نہیں روکا جاتا - میری گزارش ہے کہ کنٹرول کرنے والے اہلکار یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد اس دھاندلی پر کنٹرول کیوں نہیں کرتے کہ اگر ایک بس پر سو یا ڈیڑھ سو آدمی سوار ہیں - جب کہ وہ صرف پچاس سواریاں بٹھا سکتا ہے یا اس کی رفتار 65 کلو میٹر ہے اور وہ سو کلو میٹر پر چل رہا ہے تو اس کا چالان کیوں نہیں کرتے - اسے سزا کیوں نہیں ملتی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ اس جرم میں خود شریک ہوتے ہیں دوسری بات یہ ہے کہ اکثر حادثات رات کو پیش آتے ہیں - کیونکہ رات کو ریڑھی بان شہر سے باہر یا شہر کے اندر سامان لیکر آتے ہیں ان کے پاس کوئی بتی یا کوئی لالٹین نہیں ہوتی - اور جب آمنے سامنے سے دو کاریں یا دو بسیں آ جاتی ہیں - تو وہ درمیان میں ریڑھی یا کوئی اور چیز ہو تو وہ نظر نہیں آتی بشرطیکہ اس کی اپنی لائٹ نہ ہو اور وہ حادثے کا شکار ہو جاتی ہیں لہذا یہ پابندی عائد کی جائے کہ رات کو ریڑھی بان سفر کرتے ہیں ان کے پاس روشنی کا انتظام ضرور ہونا چاہئے - تیسری بات یہ ہے کہ چوریوں کے پرچے درج نہیں ہوتے - اور وہ اس لئے درج نہیں ہوتے کہ ایس - ایچ - او کی ایک مہینے کے بعد جب منتھلی میٹنگ کے لئے اپنے ایس - پی کے پاس جاتا ہے تو وہاں اسے یہ بھی بتانا ہوتا ہے کہ میرے علاقے میں امن امان ہے اور وہاں کوئی چوری ڈاکہ یا کوئی واردات نہیں ہوئی - تو جب غریب لوگ پرچے کے لئے جاتے ہیں - تو ان کے پرچے اس لئے درج نہیں کئے جاتے کہ انہیں یہ لسٹ ایس - پی یا - ڈی - آئی - جی صاحب کو پیش کرنی پڑے گی جب لوگ پرچے درج کرانے کی غرض سے تھانہ جاتے ہیں - پولیس اہلکار انکو کہہ دیتے ہیں - کہ جناب ہمارے علاقے میں امن امان ہے اور ہمارے علاقے میں کوئی چوری نہیں ہوئی حالانکہ چوریاں ضرور ہوتی ہیں - لیکن پولیس اہلکار درج نہیں کرتے - اور افسران ان سے یہ پوچھتے ہیں کہ آپ کے علاقے میں چوری ہوئی ہے یا نہیں تو چوری کا کوئی اندراج نہیں ہوتا اس کے ساتھ ساتھ انہیں ایس - پی صاحبان یہ بھی ہدایت کریں - کہ اگر کوئی غریب آدمی ان تک پہنچ گیا اور اس نے یہ کہا کہ میں تھانے میں گیا تھا - لیکن میرا پرچہ درج نہیں ہوا

تو اس کی آپ کو سخت سزا ملے گی اور جو اس مہینے میں آپ نے رپورٹ دی ہے کہ میرے علاقے میں چوری نہیں ہوئی اور اس کے آگے بتایا کہ میری چوری ہوئی ہے - میں تھانہ گیا اور میرا پرچہ درج نہیں ہوا تو آپ کو وہاں سے تبدیل کر دیا جائے گا یا معطل کیا جائے گا اور آپ کو سخت سزا دی جائے گی - تاکہ جو ایس - ایچ او صاحبان جو غریبوں کے پرچے درج نہیں کرتے وہ کم سے کم پرچے ضرور درج کریں -

جناب والا - اس کے علاوہ میں یہ عرض کروں گا کہ میں لودھراں کا رہنے والا ہوں اور بہاولپور میری ڈویژن ہے - میں نے سنا ہے کہ وہاں جب کوئی آدمی مضروب ہوتا ہے تو اسے تھانے سے مضروبی سرٹیفکیٹ لینا پڑتا ہے - جو وہ ساتھ لے جاتا ہے تاکہ اس میں کوئی اضافہ نہ کر دیا جائے - یا فرضی نہ بنا دیا جائے - وہ اس مضروبی - سرٹیفکیٹ تھانے سے لے کر ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے اور وہاں سے سرٹیفکیٹ لیکر آتا ہے ہمارے ملتان ڈویژن میں تو مجھے معلوم نہیں کہ وہاں کیا ہوتا ہے لیکن ملتان ڈسٹرکٹ میں ایسا ضرور ہے کہ کوئی آدمی تھانے سے مضروبی سرٹیفکیٹ نہیں لیتا سیدھا ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے - اسے کوئی ضرب نہیں ہوتی ٹھیک ٹھاک جاتا ہے - لیکن جانے کے تھوڑی دیر بعد پتا چلتا ہے کہ اس بیچارے کی تو حالت نازک ہے اور مرنے والا ہے اور دفعہ 307 کا سرٹیفکیٹ لیکر تھانے میں آجاتا ہے - وہاں پر آجکل ڈاکٹر صاحبان یہ کر رہے ہیں کہ وہ پوچھ لیتے ہیں کہ آپ کو کونسا سرٹیفکیٹ چاہیے دفعہ 325 کا بنوانا چاہتے ہیں یا دفعہ 326 کا بنوانا چاہتے ہیں یا دفعہ 307 کا بنوانا چاہتے ہیں ان کی فیس مقرر ہیں - جو آدمی جتنی فیس دیتا ہے اسی حساب سے سرٹیفکیٹ لیکر آجاتا ہے اور وہ آگے بے گناہ آدمیوں کے خلاف پرچہ درج کروا دیتا ہے - اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ جب کوئی آدمی ہسپتال جائے تو مضروبی سرٹیفکیٹ بھی ساتھ لیکر جائے - جناب والا میں نے باتیں تو بہت کرنی تھیں لیکن مجھے وقت بہت تھوڑا دیا گیا ہے - میرے خیال میں میرے لئے دس منٹ مقرر تھے وہ بھی نہیں دئیے گئے -

جناب چیئرمین - کالی اراکین نے تقاریر کرنی ہیں تو وقت کی قلت کی وجہ سے میں آپ کو زحمت دیتا ہوں کہ آپ یہ تکلیف برداشت کریں -

ملک احمد یار وارن - جناب والا - صرف ایک بات مزید عرض کرونگا وہ یہ کہ وی سی آر کی جو ہمارے ہاں لعنت ہے یہ اب شہروں سے

دیہاتوں میں بھی پہنچ رہی ہے دیہات والے بیچارے سیدھے سادھے لوگ ہیں۔ خدا کے لیے اسے بند کیا جائے۔ وی سی آر پر انڈیا کی فلمیں اور کئی غلط قسم کی فلمیں دکھائی جاتی ہیں اس پر پابندی عائد کی جائے۔ ایک طرف تو ہم نعرہ لگا رہے ہیں اسلامی نظام رائج ہونا چاہیے اور دوسری طرف ہم نے وی سی آر کی اتنی کھلی اجازت دے دی ہے کہ کوئی جب چاہے اس کا کاروبار کر سکتا ہے اور اب کاروبار کی صورت میں ہر شہر میں اس کی بہت سی دکانیں کھل گئی ہیں اور بہت سے اڈے قائم ہو گئے ہیں۔ تو میری تجویز یہ ہے کہ اس وی سی آر کو بھی بند کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین - رانا شمیم احمد خان۔

سردار شاہد اقبال - جناب والا - میں ایوان کی توجہ اس جانب دلوانا چاہتا ہوں کہ یہاں اس عامہ پر بحث ہو رہی ہے اور ہماری تحاریک التوا پڑی ہوئی ہیں ابھی ابھی گنگا رام ہسپتال کے اندر 12 ارکان کیس کے شیل پھینکے گئے ہیں۔ ہسپتال تو جنگ کے زمانے میں بھی دیرا دیکھے جاتے ہیں۔ تو یہ کیا ہو رہا ہے اور حکومت کی طرف سے اس کے بارے میں کس نے جواب دینا ہے؟ (قطع کلامیاں)

رانا شمیم احمد خان - جناب والا۔ صوبہ پنجاب پاکستان کے چند اہم مسائل میں جگہ حاصل کر چکا ہے۔ اس مسئلہ کا پریشان کن پہلو یہ ہے کہ ہر آنے والا دن گزرے ہوئے دن سے بدتر ہوتا ہے۔ جناب والا۔ تمام طبقات کے لوگ فکر مند ہیں اور دل کی گہرائیوں سے اصلاح بھی چاہتے ہیں۔ پنجاب روائتی طور پر ایک پرامن صوبہ ہے اور زیادہ پڑھے لکھے افراد کا مسکن بھی ہے یہاں نظم و نسق کی صورت حال کو سدھارنے کی تمام کوششیں ناکام ہو رہی ہیں۔ ماہرین نظم و نسق جو کچھ بھی کہیں یا ناقابل تسخیر عوامل کی نشاندہی بھی کریں، میں یہ سوچ کر کانپ جاتا ہوں کہ نظم و نسق کی بگڑتی ہوئی صورتحال روزبروز ہمارے ملک کی جڑوں کو کھوکھلی کر رہی ہے اور ہم سب انتشار اور بدامنی کے سمندر میں بہتے ہوئے ایسے جہاز کی مانند ہیں جس کا سمت بتانے والا آلہ بیکار ہو چکا ہو۔ جناب والا۔ رشوت، اقربا پروری اور سفارش کے باعث ملک کے تمام اداروں پر سے لوگوں کا اعتماد اٹھ گیا ہے۔

جناب والا۔ میری سمجھ میں جو بات آتی ہے۔ اس مسئلہ کے بہت سے پہلو ہیں۔ چند ایک جن پر فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے عرض کرتا ہوں۔ قانون نافذ کرنے والے ادارے موثر نہیں رہے ہیں۔ ان اداروں پر لوگوں کا اعتماد بحال کرنا ہوگا۔ عوام میں نظم و ضبط کا فقدان ہے۔

منشیات کی روک تھام ایک اہم پہلو ہے۔ عام شہری یا عام آدمی تک انصاف پہنچانا ہوگا۔ ایسا انصاف نہیں جوکہ گلیوں اور بازاروں میں مولی اور گاجر کی طرح سر عام بکتا ہو۔ جناب والا۔ ان تمام پہلوؤں سے تھوڑا آگے جانے کی کوشش کرونگا۔ ان سب برائیوں کی وجہ بے روزگاری ہے۔ میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ ہر پاکستانی اہم شہری ہونے کی حیثیت رکھتا ہے اس کی عزت نفس مجروح نہ ہونے دیجیئے۔ جناب والا۔ انگریز کے پیدا کردہ فرق اور فاصلے کو ختم کیا جائے جوکہ حاکم یا افسر اور عوام کے درمیان ہے ان تمام چیزوں کا حل یہ ہے کہ عوامی نمائندوں کا اداروں پر عمل دخل ہو اور افسران عوامی نمائندوں کے سامنے جوابدہ ہوں۔

آخر میں میں یہ گذارش کروں گا کہ گذشتہ دنوں میں نے اخبار میں پڑھا ہے کہ چند روز پہلے سپیکر صاحب نے ایک جملہ کہا تھا جو 11 اکتوبر 1985ء کے روزنامہ نوائے وقت میں چھپا بھی ہے کہ ہم لوگ افسر شاہی پر تنقید کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ ہمیں لوگوں کے کام کروانے چاہئیں۔ اس جملہ کو پڑھکر مجھے بہت دکھ پہنچا ہے۔ اس لئے کہ ایک تو اس فقرہ میں تضاد موجود ہے اور دوسرے اس جملہ میں افسر شاہی کی ترجمانی کے علاوہ منفی تاثر بھی ملتا ہے۔ جناب والا۔ وٹو صاحب یہ بھول گئے ہیں کہ عوام کی خوشی اور غم میں ہی عوامی نمائندے شرکت ہیں اور کرسکتے ہیں اور اس کے علاوہ تمام کام نوکر شاہی یا افسر شاہی کے متعلقہ ہوتے ہیں خواہ اس کا لیول پٹواری سے لیکر ایک چیف سیکریٹری تک یا کانسٹیبل سے لیکر آئی۔ جی پولیس تک ہو۔ میں یہ گذارش کرونگا بلکہ وٹو صاحب سے یہ پوچھنے کی جرأت کرونگا کہ کیا وہ مجھے کسی ایسے مسائل کی نشاندھی فرما سکیں گے جو کسی افسر کے متعلق نہ ہو۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ اگر کسی نمائندے کو یہ موقع ملا کہ وہ افسر شاہی کے مزاج میں نرمی پیدا کرسکے تو اس نے بھی افسر شاہی کے دربار میں سرتسلیم خم کیا اور یہی ایک لمحہ فکریہ ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ سردار زادہ ظفر عباس۔ نہیں ہیں رائے احمد سعید خان نہیں ہیں۔ فضل حسین راہی صاحب۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر۔ ہم گذشتہ تین چار روز سے اس اسمبلی میں امن عامہ کے مسئلہ پر گفتگو کررہے ہیں۔ یہ بات ممبران کی تقاریر سے واضح ہوچکی ہے اور حکومت بھی یہ محسوس کرچکی ہے کہ صوبے میں امن و امان کی صورت حال بہتر نہیں ہے۔ جناب سپیکر۔ ایک معاشرہ

ہوتا ہے ۔ اسکو منظم رکھنے کے لئے اس نئے عوام کے جان و مال کے تحفظ کے لئے ریاستی ادارے وجود میں آتے ہیں اور وہ ریاست کے تابع اپنے اختیارات کی حدود میں رہتے ہوئے ملک میں اپنا کاروبار مملکت چلاتے ہیں ۔ لیکن جناب سپیکر دیکھنے والی بنیادی چیز یہ ہے کہ پاکستان میں وہ ادارے جنکو یہ اختیارات تفویض کئے گئے ہیں ۔ کیا وہ اپنے اختیارات کی حد میں رہتے ہیں اور بہتر طور پر انہیں استعمال کرتے ہیں یا ان سے تجاوز کرتے ہیں ۔ اسکے لئے میں کہوں گا کہ فوج ، پولیس ، انتظامیہ ، عدالتی ، میونسپل کارپوریشن اور جتنے بھی دیگر ریاستی ادارے ہیں آپ ان کے رویے ان کے کردار اور ان کے عمل پر نظر دوڑائیں تو آپ کو پتا چلے گا ۔ فوج جس کو یہ فرض سونپا گیا ہے کہ وہ ملک کی سرحدوں کی حفاظت کرے وہ سرحدوں سے نکل کر ملک کی گلیوں اور سڑکوں تک پھیل چکی ہے ۔ اس نے ملک کے اندر کا نظم و نسق اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور ملک کی سرحدوں پر وہ فرائض انجام نہیں دے رہے ہیں جو انہیں دینے چاہیے تھے ۔ اس طرح آپ کسی بھی محکمے کو لے لیں وہ محکمہ پورے طور پر اپنا کردار اپنے اختیارات کے اندر رہ کر ادا نہیں کرتا ہے ۔ بلکہ اختیارات سے تجاوز کرتا ہے ۔ اور یہ بنیادی چیز ہے کہ کسی بھی ملک میں نظم و نسق جن اداروں نے چلانا ہوتا ہے ۔ اگر وہی ادارے اپنے اختیارات کے اندر نہیں رہتے تو وہ امن عامہ کا مسئلہ خود پیدا کرتے ہیں اور پھر یوں ہوتا ہے کہ جن اداروں کا فرض عوام کو تحفظ فراہم کرنا ہے وہ ہی ادارے عدم تحفظ کی فضا پیدا کر چکے ہیں عام شہری کو اپنی فوج سے جو توقعات وابستہ تھیں وہ اب نہیں رہی ہیں ملک کے کسی شہری کو جو امیدیں پولیس سے وابستہ ہو سکتی ہیں وہ نہیں رہی انتظامیہ سے جو امیدیں وابستہ ہو سکتی ہیں وہ نہیں رہی ہیں ۔ اور اس حوالے سے ملک کے اندر نظم و نسق کا قائم نہ رہنا میں یہ سمجھتا ہوں ایک فطری بات ہے کہ وہ قائم نہیں رہ سکتا ہے ۔ جناب سپیکر کسی بھی سماج میں افراتفری کی وجہ میں سمجھتا ہوں معاشی نا ہمواری یا دولت کی غیر منصفانہ تقسیم ہے جو ایک بنیادی عنصر ہے ۔ ہمارے ملک افسر شاہی میں خاص طور پر جو لوگ بھی رشوت لیتے ہیں وہ صرف اس لئے لیتے ہیں کہ وہ اپنے لئے بہتر سے بہتر ماحول حاصل کر سکیں بس اس جدوجہد میں وہ لوگ مصروف ہیں اور وہ نہیں دیکھتے کہ وہ اپنے ہم وطنوں کو کس طرح سے لوٹ رہے ہیں ۔ اور جس شخص سے وہ رشوت لیتے ہیں یا جس کا کام سفارش پر کرتے ہیں ۔ تو اس کا اثر مجموعی طور پر معاشرے پر کیا ہو سکتا ہے وہ یہ بالکل نہیں سوچتے ہیں

جناب سپیکر ۔ دوسری بڑی وجہ بے روزگاری ہے میں یہاں پر اس حوالے سے بات کروں گا کہ فیصل آباد پاکستان کا مانچسٹر ہے ۔ پاکستان کا ایک بہت بڑا صنعتی شہر ہے ۔ اور وہاں پر بڑی بڑی ملیں چلا کرتی تھیں وہاں پر کھڈیوں کا کاروبار بہت تھا ۔ اور دوسرے ہوزری کے کاروبار تھے اور چھوٹی صنعتیں فیصل آباد میں بہت زیادہ تھیں ۔ لیکن موجودہ حکومت کے گزشتہ 8 سال کے دور میں دھڑا دھڑ فیصل آباد کی ملیں بند ہوئی ہیں اور اس کی وجہ سے بہت زیادہ بے روزگاری فیصل آباد میں پیدا ہوئی ہے ۔ اس طرح بے روزگاری کے روزافزوں اضافہ نے ملک کی مجموعی کارکردگی کو متاثر کیا ہے اور امن عامہ کی صورت حال میں خلل پیدا کیا ہے ۔

جناب سپیکر یہاں پر اس بات پر زور دیا گیا ہے ۔ کہ آپ تھانوں کو گاڑیاں مہیا کریں ۔ آپ ان کی تنخواہوں میں اضافہ کریں ۔ آپ نظم و نسق برقرار رکھنے والے اداروں کو فلاں فلاں رعائتیں دے دیں ۔ اور اپنے قوانین کو سخت کریں ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ آپ اگر کانسٹیبل کی حد تک بھی انہیں ہنڈا کار لے دیں یا جو مراعات بھی وہ حاصل کرنی چاہتے ہیں وہ مراعات آپ انہیں مہیا کر دیں اور چھوٹے سے چھوٹے جرم کی سزا بھی موت مقرر کر دیں تب بھی یہ مسئلے اس وقت تک حل نہیں ہو سکتے جب تک آپ غربت کا مکمل خاتمہ نہیں کرتے ۔ جب تک آپ عوام کو طبی سہولتیں فراہم نہیں کرتے جب تک آپ عوام کو تعلیم کی بنیادی سہولتیں فراہم نہیں کرتے جب تک آپ عوام کو وہ تحفظ فراہم نہیں کرتے جس کے وہ ایک اسلامی ملک میں رہتے ہوئے حقدار ہیں میرا یہ کہنا نہیں ہے ۔ یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ غربت ایمان کو کمزور کر دیتی ہے ۔ اور اس لئے شرعی سزاؤں کے پس منظر میں ان حالات اور واقعات کا جائزہ لینے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے جن حالات میں کوئی شخص جرم کرتا ہے اور اگر آپ دھڑا دھڑ ملیں بند کر دیں گے مزدوروں کو بے روز گار کریں گے تو غربت میں مزید اضافہ ہو گا اگر ایسے سماج کی تشکیل ہو گی کہ اس میں چند با اختیار لوگوں کو فائدہ پہنچے گا یہاں میں ایک مثال دینا چاہوں گا کبھی اس لاہور شہر میں ایک اتفاق فونڈری ہوا کرتی تھی آج اتفاق ٹیکسٹائل ملز بھی بن چکی ہے آج اتفاق شوگر مل بھی بن چکی ہے اور وہ یہ وہ رعائتیں ہیں جو با اختیار لوگوں کو فراہم کرتے ہیں اور اس وجہ سے معاشرے کے ضرورت مند طبقے ان مراعات سے محروم ہو جاتے ہیں آپ کی ان گرانٹس سے آپ کی اس تقسیم سے غریب طبقے محروم

ہو جاتے ہیں لہذا گرانٹس کو آپ ان کی فلاح بہبود پر خرچ کریں ایک آدمی کو طاقتور بنانے کی بجائے اگر آپ کی حکومت غریب لوگوں کو کچی آبادیوں کو یا گلیوں میں بسنے والے غریبوں کو رقم مہیا کرے تو وہ ان کو طاقت ور کرتی ہے پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسائل حل ہو سکتے ہیں -

جناب والا پولیس کے رویہ کے بارے میں میں نے عمومی طور پر یہ محسوس کیا ہے کہ کوئی آدمی جب کسی کے خلاف کوئی درخواست دے دیتا ہے اور اس درخواست کی بنیاد پر پولیس افسر اسے طلب کرتا ہے اور انکوائری کے بعد یہ محسوس کرلیتا ہے کہ یہ آدمی بے گناہ ہے اس کے پیچھے جانے والے لوگ بھی ثابت کرتے ہیں کہ یہ آدمی بے گناہ ہے اور وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کے خلاف یہ در خواست بلا وجہ دی گئی ہے لیکن اس کے باوجود وہ اسے رہا نہیں کرتا اور انتظار کرتا ہے کہ کوئی ثالث آئے کوئی نمائندہ یا اس کو خوش کرنے والا کوئی آدمی آئے اور وہ اس کے کہنے پر اسے چھوڑے ایسے وہ اس کو نہیں چھوڑتا چاہے تو یہ کہ وہ پولیس آفیسر اس سے معذرت کرے کہ میں نے تفتیش کی ہے اور آپ بے گناہ ہیں میں جناب آپ سے معذرت چاہتا ہوں آپ کو تکلیف ہوئی ہے ہم اس کا ازالہ کرتے ہیں اس کی بجائے پولیس والے یہ کرتے ہیں کہ اس کا رشتہ دار یا کوئی آدمی اس کی روٹی دینے کے لئے اسکے پاس آتا ہے تو اسکو پکڑ کر الٹا لٹکا دیتے ہیں اور عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ اگر کوئی آدمی جرم کرتا ہے تو اس کے رشتہ داروں کو پکڑ لیا جاتا ہے اس طرح بھی امن عامہ کی صورت حال خراب ہوتی ہے

جناب سپیکر آج کے اخبار میں میں نے پڑھا ہے کہ گلستان ایف بلاک فیصل آباد میں ایک عورت کو دن کے 9 بجے قتل کر دیا گیا ہے اور اس کے لاکھوں روپے

اس کی نوکرانی کو زخمی کرنے کے بعد چار مسلح نوجوان کار میں سب کچھ لیکر چلے گئے اور پولیس انہیں نہیں پکڑ سکی اس سے پیشتر مدینہ ٹاؤن

محترمہ شاہین منور احمد

Sir, the ouse is not in quorum

counting کروا لیجئے -

جناب چیئرمین - گھنٹیاں بجائی جائیں:

(اجلاس کی کارروائی کورم ہو جانے کے بعد دوبارہ شروع ہوئی)

جناب فضل حسین راہی — جناب سپیکر میں یہ عرض کر رہا تھا کہ - - - - - - - -

چوہدری غلام رسول — جناب سپیکر میں ایک تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر —راہی صاحب پہلے چوہدری صاحب کی تجویز سن لیں۔

چوہدری غلام رسول — جناب والا میری تجویز ہے کہ جمعہ اور ہفتہ کی چھٹی کی وجہ سے ہمارے تقریباً تین دن ضائع ہو جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین — چوہدری صاحب آپ کی تجویز پر غور کیا جائے گا۔ راہی صاحب آپ اختصار سے کام لیں دوسرے ممبران نے بھی تقاریر کرنی ہے

جناب فضل حسین راہی — جناب والا میں مختصراً عرض کروں کہ پولیس کو چاہیئے کہ اگر کوئی بے گناہ آدمی اس کی دسترس میں آ جاتا ہے خواہ وہ کسی بھی حوالے سے آتا ہے اور جب پولیس محسوس کرلیتی ہے کہ یہ آدمی بے گناہ ہے تو اس سے معذرت کرنے میں حرج کیا ہے اس سے معذرت کی جائے اور اس سے کہا جائے کہ جناب آپ کو کسی شخص کی وجہ سے تکلیف پہنچی ہے ہم آپ کے مخالف نہیں ہیں ہم نے آپ کو صرف اس لئے بلایا ہے کہ فلاں آدمی نے آپ کے خلاف درخواست دی۔ اب یہ جھوٹی ثابت ہو چکی ہے آپ با عزت طور پر جا سکتے ہیں بلکہ ایسے اس کے گھر تک پہنچایا جائے۔ اگر ایسا کیا جائے تو تب کہیں جا کر پولیس کا اعتماد بحال ہو سکتا ہے لیکن فی الحال عوام پولیس پر کسی طور اعتماد کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں جناب سپیکر ہمارا انصاف اتنا کمزور ہے کہ چوراہوں میں اور چوکوں میں لٹکتا رہتا ہے۔

جناب سپیکر میں بڑی ایمانداری سے عرض کروں گا کہ بعض اوقات میں نے دیکھا ہے کہ عدلیہ میں اچھے لوگ بھی ہیں اور برے آدمی بھی ہیں لیکن جب یہ ثابت ہو جاتا ہے یا اس کی نشاندہی کی جاتی ہے کہ فلاں آدمی برا ہے اگر اس کے خلاف بر وقت کارروائی کی جائے تو میرا خیال ہے کہ اس سے بھی عدم تحفظ ختم ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر عام طور پر اور پنجاب میں خاص طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ رات کو تلاشیاں ہوتی ہیں پولیس ناکہ بندیاں کرتی ہے اور لوگوں کی پوری تلاشی لے کر تضحیک آمیز رویے کے ساتھ چھوڑتی ہے بعض اوقات تھانے میں لے جاتے ہیں اور پھر انتظار ہوتا ہے کہ اس کے پیچھے کوئی آئے جناب سپیکر میں فیصل آباد کے قتل کے حوالے سے بات کر رہا تھا کہ شاہدہ بی بی جو اس گھر کی مالکہ تھی اس کو ان لوگوں نے قتل کیا ۔ اس کی نوکرانی کو زخمی کیا اس سے کچھ دن پہلے مدینہ ٹاؤن فیصل آباد میں زینب بی بی کو قتل کیا گیا ۔ اس کے 85 ہزار روپے ، تین نوجوان مسلح آدمی لے کر چلے گئے اور آج تک پولیس اس قتل کے ملزموں کا سراغ نہیں لگا سکی اور اس سے قبل فیصل آباد میں آزاد بیگ کو قتل کیا گیا تھا اس سے اڑھائی لاکھ روپے کی کرنسی چھین کر ڈاکو چلے گئے تھے ۔ میں نے یہاں تحریک التوا پیش کی جس کو آج کی تحریک التواؤں کی طرح فیل کر دیا گیا جس کو زیر غور نہیں لایا گیا ۔ اور اس تحریک التوا کے جواب میں مجھے یہ یقین ہے کہ حکومت کے افسروں نے فیصل آباد کے افسروں سے کہا ہوگا کہ وہ کوئی کارکردگی دکھائیں لہذا وہاں کی پولیس نے راتوں رات بالکل غلط ملزموں کو پکڑ کر ان کے چالان کرنے شروع کر دیئے تھے جس پر لوگوں نے احتجاج کیا اور بے گناہ ملزمان وہاں سے نکالے ۔ صحیح ملزمان کا پتہ ہی نہیں آیا زیر حراست ملزمان صحیح ہیں یا نہیں لیکن پولیس کا کردار اس حوالے سے مشکوک ہے ۔

جناب سپیکر میں یہاں یہ عرض کروں گا کہ باقی معاملات سارے ایک طرف کر دیں لیکن ایک معاملے کو ہم کسی صورت بھی نظرانداز نہیں کر سکتے کہ یہ اسمبلی ملک کی سب سے بڑی صوبائی اسمبلی ہے اور یہاں پر بیٹھنے والے معزز اراکین پنجاب کی حکومت کی پالیسیوں کا فیصلہ اور قانون سازی کرتے ہیں ۔ کل اس اسمبلی کے باہر ہمارے ملک کے معزز ڈاکٹروں اور لیڈی ڈاکٹر کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا جس میں خفیہ پولیس اور عام پولیس نے بھی تشدد کیا یہ بڑی قابل شرم بات ہے کہ ہماری لیڈی ڈاکٹرز کو مردانہ پولیس نے تشدد کا نشانہ بنایا ہے یہ بات کس طرح بھی قابل نظر انداز نہیں ہے ۔

چوہدری محمد صدیق سالار - پوائنٹ آف آرڈر سر ۔

جناب چیئرمین -

جی بات کریں ۔

چوہدری محمد صدیق سالار - کیا لیڈی ڈاکٹرز ہی لیڈیز ہیں لیڈی کانسٹیبلز لیڈیز نہیں ہیں -

جناب چیئرمین سالار صاحب آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا -

جناب فضل حسین راہی - جناب سپیکر - عمل کی بات کریں - ان لوگوں کا کیا عمل ہے اور اس کے مقابلے میں دوسروں کا کیا عمل ہے - ہم نے یہاں تصاویر پیش کی ہیں کہ آپ کے پولیس والے لیڈی ڈاکٹرز کو مارتے ہوئے تصویر میں واضح طور پر نظر آ رہے ہیں - یہاں ہاؤس میں وہ تصاویر دکھائی گئی ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس اسمبلی کے اندر پنجاب کا سب سے بڑا افسر اعلیٰ - - - - -

جناب چیئرمین - راہی صاحب آپ اختصار سے کام لیں - دس منٹ سے زیادہ آپ نے وقت لے لیا ہے دیگر اراکین اسمبلی نے بھی بولنا ہے -

جناب فضل حسین راہی - جناب میں صرف دو منٹ مزید عرض کر دوں گا - آپ گھڑی دیکھ لیں دو منٹ میں ختم کر دوں گا -

جناب چیئرمین - آپ بات ختم کر دیں - صرف ایک منٹ اب دیا جاتا ہے -

جناب فضل حسین راہی - جناب سپیکر - یہاں ہاؤس کے اندر معزز اراکین کو وزیر اعلیٰ کی طرف سے یہ یقین دلایا جا رہا ہے کہ ہم امن و امان کے سلسلے کو بہتر انداز میں ترتیب دیں گے اور آئندہ آپ کو شکایات کا موقع نہیں ملے گا عین اس وقت جب وزیر اعلیٰ ایوان کے اندر یقین دہانی دلا رہے ہیں کہ ہم نظم و نسق قائم رکھیں گے باہر تشدد ہو رہا ہے اور آج کا یہ واقعہ ہے کہ گنگا رام ہاسپٹل میں لیڈی ڈاکٹرز کو اور ڈاکٹرز کو ہسپتال کی حدود کے اندر جا کر مارا پیٹا گیا ہے - میرے ایک فاضل ممبر نے یہاں اس بارے میں تحریک استحقاق بھی پیش کی تھی میں سمجھتا ہوں کہ وہ تحریک استحقاق صرف سبقت لے جانے کے لئے تھی -

جناب چیئرمین - راہی صاحب اس پر فیصلہ ہو چکا ہے سپیکر صاحب نے اس کے متعلق طے کر دیا ہے نیز آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے آپ تشریف رکھیں - راہی صاحب آپ تشریف رکھیں -

جناب فضل حسین راہی - میں صرف آخری بات کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہدایات موصول ہوئی ہیں کہ ہر انسان سے پیار کرو اس پالیسی پر آپ کاربند نہیں ہیں -

محترمہ شاہین منور احمد - پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب چیئرمین - بیگم صاحبہ آپ کوئی پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں گی ۔

محترمہ شاہین منور احمد - جی آپ سے گذارش تھی کہ پورا وقت بھی راہی صاحب کو دے دیں وہ بہت اچھی باتیں کر رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین - یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ہے ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

جناب فضل حسین راہی - یہ ایک سنہری اسلامی اصول ہے جناب سپیکر کہ انسان کا احترام کیا جائے ۔ میں نے دیکھا ہے کہ اسلامی تاریخ میں ایسے شواہد ملتے ہیں کہ حضرت علی رض کے پاس ایک آدمی آیا کہ یا حضرت فلاں شخص آپ کو قتل کرنا چاہتا ہے آپ اس پر مقدمہ چلائیں آپ اس کو گرفتار کریں تو حضرت علی رض نے جواب دیا کہ ابھی اس نے وہ جرم کیا ہی نہیں تو میں اس کو کیوں کر پکڑ لوں جب اس نے وہ جرم ہی نہیں کیا تو میں اس پر کیسے مقدمہ چلاؤں لیکن اس ملک کے اندر میں آپ کو دکھا سکتا ہوں اس صوبے کے اندر اس ملک کے پورے طول و عرض میں

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے)

بہت لوگوں کو بغیر مقدمات چلائے بغیر یہ بتائے بغیر کہ انہیں کس جرم میں گرفتار کیا گیا ہے انہیں جیلوں میں سالہا سال تک رکھا گیا انہیں شاہی قلعے میں رکھا گیا ، انہیں اذیت پہنچائی گئی ، انہیں اٹک کے قلعے میں رکھا گیا ، فوج کے سورد لال قلعے میں رکھا گیا ۔ نذیر عباس کو شہید کر دیا گیا ، حمید بلوچ کو شہید کر دیا گیا ۔ اس ملک کے اندر بغیر مقدمات چلائے لوگوں کو جیلوں میں رکھا جاتا ہے ۔

چوہدری محمد ریاض - پوائنٹ آف آرڈر سر ۔ جناب سپیکر میں پوچھتا ہوں کہ انہیں کس حساب میں اتنا ٹائم دیا جا رہا ہے ۔ جناب یہ 25 منٹ سے بول رہے ہیں انہیں کوئی روکنے والا نہیں ہے کیا یہ ہاؤس انہیں کا ہے ۔

جناب سپیکر - راہی صاحب کیا یہ درست ہے کہ آپ کی تقریر کا وقت ختم ہو چکا ہے ؟

چوہدری محمد ریاض - جناب سپیکر سے یہ پوچھ سکتے ہیں پہلے جو تشریف فرما تھے ۔

جناب فضل حسین راہی — سر میں ختم تو کر لوں صرف ایک منٹ دے دیں ۔ صرف ایک منٹ ۔

وزیر صنعت - جناب دس منٹ ہو گئے ہیں جب انہوں نے ایک منٹ مانگا تھا ۔

Mr. Fazal Hussain Rahi: Not more than one minute Please, Sir.

جناب سپیکر - ایک منٹ کا مطلب پھر ایک منٹ ہی ہوگا ۔

جناب فضل حسین راہی - ایک منٹ ، بالکل ایک منٹ ، ابھی آپ دیکھ لیں نوٹ کر لیں ۔

جناب سپیکر - چلیں ٹھیک ہے ۔

جناب فضل حسین راہی - تو بہت سے لوگوں کو بغیر مقدمات چلائے ۔

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ - جناب یہ ایک منٹ کر کے چار دفعہ وقت لے چکے ہیں اور ہر ایک منٹ کے بعد یہ دس منٹ بول چکے ہیں اور یہ ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں ۔

جناب سپیکر — ان کا یہ آخری منٹ ہے ۔

جناب فضل حسین راہی - بالکل آخری منٹ ۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حکمرانی کے اصول کے مطابق انسان کو تحفظ فراہم کیا جائے انسان کو اس کے بنیادی حقوق دیئے جائیں ۔ اسے زندہ رہنے کا حق دیا جائے اسے بتایا جائے کہ وہ کس جرم میں گرفتار ہے اسے بتایا جائے کہ اس پر کیوں تشدد ہو رہا ہے یہ چیزیں انسان کے علم میں آنی چاہیئں ۔ بغیر علم کے یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے اور اس ملک کے اندر امتیازی سطح پر سلوک ہوتے رہے ہیں انسان کو انسان کی حیثیت سے نہیں دیکھا گیا ۔ امتیازات برتے گئے ہیں حضرت علیؓ کا فرمان ہے کہ ۔

"زندگی بادلوں کی طرح بسر کرو جو پھولوں اور کانٹوں پر یکساں برستے ہیں لیکن یہاں یکساں برسنے والی مجھے کوئی بات نظر نہیں آتی میں یہ کہتا ہوں کہ ۔

اک نظر اپنی وردی پر ڈال
اک نظر اپنے اردلی پر ڈال
دونوں میں کچھ فرق کر محسوس
یوں نہ اسلام کا نکال جلوس

(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر صنعت ۔ جناب سپیکر ۔ نکتہ اطلاع پر گذارش کروں گا کہ راہی صاحب نے اردو میں کتنی خوبصورت تقریر کی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ چوہدری محمد ریاض صاحب ۔

میاں ممتاز احمد متیانہ ۔ جناب ۔ سپیکر میں مجلس قائمہ کی رپورٹ ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ جی پیش کریں ۔

میاں ممتاز احمد متیانہ ۔ میں مسودہ قانون صوبائی آسامیوں پر تقرر سابق ملازمین سابق حکومت مشرقی پاکستان بل نمبر 23 بابت 1985ء پر مجلس قائمہ برائے خدمات انتظام عمومی و اطلاعات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ رپورٹ پیش ہوئی ۔ چوہدری محمد ریاض صاحب ۔

چوہدری محمد ریاض ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

جناب سپیکر ۔ امن عامہ کا مسئلہ جس طرح پچھلے دنوں سے اس ایوان میں دھواں دھار تقریروں سے پیش ہوا ہے اس سے تاثر ملتا ہے کہ یہ سب کچھ اچانک ہوگیا ہے اور ٹھہرے ہوئے سمندر میں تلاطم آگیا ہے ۔ پہلے خطہ پنجاب میں امن اور سکون تھا اب یہ خون کا سمندر بن چکا ہے ۔ آدمی آدمی کے خون کا پیاسا ہے عزتیں اور ناموس غیر محفوظ ہیں میں نے تمام تقریریں بڑی غور سے سنیں اور ایک شہری ہونے کی حیثیت سے میرا فرض بنتا ہے کہ میں اس مغرز ایوان کی توجہ جناب سپیکر کی وساطت سے چند دیگر امور کی طرف مبذول کراؤں شر اور نیکی کا کھیل ہابیل اور قابیل کی لڑائی سے شروع ہوا تھا ۔ آبادی کا بے ڈھنگ طریقے سے بڑھنا غربت اور افلاس تعلیم کا فقدان وغیرہ ایسے امور ہیں جن کا ذکر یہاں ضروری ہے وقت کی کمی کی وجہ سے میں یہاں پر صرف چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ باتیں قومی پریس اخبارات پولیس اور انتظامیہ کے بارے میں ہیں ۔ جناب والا بڑے دکھ سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے یہاں اخبارات مقدمات کا فیصلہ عدالت کے فیصلے سے پہلے ہی کر دیتے ہیں ۔

جناب محمد صدیق انصاری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر فاضل ممبر کاپی سے دیکھ کر پڑھ رہے ہیں زبانی تقریر نہیں کر رہے ہے ۔

چوہدری محمد ریاض ۔ جناب میں نوٹ لے رہا ہوں پڑھ نہیں رہا ہوں آکر دیکھ لیں ۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - جی چوہدری صاحب

جناب محمد ریاض - جناب سپیکر میں عرض کر رہا تھا کہ ہمارے ہاں اخبار نویس مقدمات کا فیصلہ عدالت کے فیصلے سے پہلے ہی کر دیتے ہیں بلکہ اخبارات مقدمات اور تفتیش کا رخ پھیر دیتے ہیں اور اسے پیچیدہ سے پیچیدہ تر بنا دیتے ہیں - میں ان سے عرض کرتا ہوں کہ بے جا تنقید نہ کیا کریں - بلکہ مثبت رپورٹنگ کریں - جناب والا کل کی بات ہے - کل اسمبلی میں کتنے اراکین نے واک آؤٹ کیا - مگر آج اخبار میں ٹھ سرخیاں تھیں کہ پنجاب اسمبلی واک آؤٹ کر گئی - جناب والا کل صرف پانچ یا چھ ارکان اسمبلی نے واک آوٹ کیا مگر یہ تاثر پورے پنجاب میں - - - - - -

جناب فضل حسین راہی - جناب سپیکر - میں عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمارے پارلیمانی سیکرٹری صاحب غلط فرما رہے ہیں - ہمارے بیس سے زائد ارکان نے واک آؤٹ کیا تھا - سب ممبران نے ذاتی طور پر واک آؤٹ کیا تھا -

جناب محمد صدیق سالار - واک آؤٹ صرف راہی صاحب نے کیا - باقی لوگ باہر تھے -

جناب سپیکر - چوہدری ریاض صاحب - بات جاری رکھیں -

چوہدری محمد ریاض - جناب سپیکر - جس طرح اخبارات میں لکھا گیا اس کا تاثر پورے پنجاب میں کس طرح پھیلا - آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ہمارے گاؤں میں بجلی نہیں ہے وہاں پہ ٹیلیویژن نہیں ہے تاکہ وہاں دکھایا جائے کہ صرف ایک یا دو ممبران نے واک آؤٹ کیا - مگر وہ اخبارات جنہوں نے یہ لکھ دیا کہ پوری پنجاب اسمبلی نے واک آؤٹ کیا - اس کا ازالہ کس طرح کیا جائے جناب والا - اس کے بعد میں پولیس کی طرف آتا ہوں اور اپنی طرف آتا ہوں - جناب والا - ہم پولیس پر بے پناہ تنقید کرتے ہیں - انہیں کہتے ہیں کہ وہ ناجائز کام کرتے ہیں - میں ارباب حکومت سے پوچھتا ہوں اور ایک چوتھائی صدی پیچھے کی طرف جاتا ہوں - جناب والا - پولیس سے کیا کچھ نہیں کراتے رہے ہیں یہ ارباب حکومت سیاسی مقدمات ہم لوگوں پر بناتی رہی - ایم این ایز اور ایم پی ایز پر دن میں تیس تیس اور چالیس چالیس مقدمات بنائے جاتے تھے - الیکشن ہرانے اور جتانے کا معاملہ بھی اس پولیس کے سپرد ہوتا تھا -

(قطع کلامی)

جناب میں یہ کہہ چکا ہوں کہ یہ گذشتہ حکومتوں کے دور کی بات ہو رہی ہے - کبھی ممدوٹ کو ہرانے کے لئے اور دولتانہ کو جتانے کے لئے پولیس استعمال کی جاتی تھی - جناب والا ہمارے ایم - این ایز اور ایم پی ایز جو اپوزیشن میں بیٹھتے تھے ان پر بھینسوں کی چوری کے مقدمات درج کرائے جاتے تھے - تو ہم یہ کس طرح توقع کر سکتے ہیں کہ اگر ہم پولیس والوں سے ناجائز کام کروائیں اور وہ ہماری عوام کے لئے بہتر کام کریں - جب ہم اپنی سیاسی شان و شوکت کے لئے اپنے علاقے کے مخالفین پر ناجائز مقدمات درج کروائیں تو پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ غریب عوام کے کام کریں - جناب والا - میرے پاس یہ بھی ثبوت موجود ہے کہ آج سے بہت عرصہ پہلے پولیس افسران کو گورنر ہاؤس سے ہدایات جاری ہوتی تھیں - جب ایک پولیس افسر کو گورنر ہاؤس سے ہدایات ملیں تو کس طرح ممکن ہے کہ وہ ایم این ایز اور ایم پی ایز کے کام کرے گا -

جناب والا - اب میں دوسری بات کی طرف آتا ہوں کہ ان پولیس والوں سے بے پناہ پروٹوکول ڈیوٹی لی جاتی ہے - جناب والا - جب افسران تیس یا چالیس میل لمبے روٹ پر جاتے ہیں تو پولیس والے سڑک کے دونوں طرف ڈیوٹی دیتے ہیں - وہ اپنی دس سیر کی بندوق اٹھائے سارا دن کھڑے رہتے ہیں - ہمارے افسران کی کوٹھیوں پر گارڈیں متعین ہوتی ہیں - جناب والا - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے موت کا وقت متعین ہے ہمیں موت کا پتہ نہیں ہے کہ کس وقت آنی ہے - اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جتنا عرصہ تم نے دنیا میں رہنا ہے اتنا عرصہ ہی رہو گے - تمہیں کوئی خوف و خطر نہیں ہونا چاہیئے تو پھر ہمیں ان گارڈوں کی کیا ضرورت ہے ؟ ہر شخص کو موت کا مزا چکھنا ہے - اس لئے ہمیں ان پولیس والوں کی ضرورت نہیں ہے - ہماری پنجاب گورنمنٹ کا بجٹ اس چیز پر لگ رہا ہے - میں حکومت سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ یہ گارڈیں جو فضول لگی ہوئی ہیں واپس لی جائیں - یہ باتیں پچھلی گورنمنٹ نے جو آرڈر دئے تھے اس کے مطابق چل رہی ہیں - اب ہماری گورنمنٹ کو ان چیزوں کی ضرورت نہیں ہے - ہمارے وزراء کو ان گارڈوں کی ضرورت نہیں ہے - یہ گارڈیں جو ہمارے وزراء کے گھروں پہ لگی ہوئی ہیں ہم اس کی بات کر رہے ہیں -

ملک عبدالقیوم اعوان - ہمارے پارلیمانی سیکریٹری صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ انہیں گورنمنٹ کی طرف سے بولنا تھا - ان کے خلاف بول گئے ہیں - آپ یک طرفہ اور متضاد تقریر نہ کریں یا گورنمنٹ کی حمایت کریں یا اس کی مخالفت کریں -

چوہدری محمد ریاض ۔ ہمیں اگر پتہ ہے کہ ہم نے مرنا ہے ہمیں موت کا ڈر نہیں ہے تو ہمیں گاردوں کی ضرورت نہیں ہے ۔

جناب والا ۔ ہمارا دوسرا پہلو یہ ہے کہ آج ہمیں فخر ہے کہ ہماری پولیس کی تنظیم و تشکیل جدید خطوط پر ہو رہی ہے ۔ تعلیم یافتہ حضرات پولیس فورس میں آرہے ہیں ۔ پولیس کا تفتیشی نظام بھی بہتر ہورہا ہے ۔

ایک معزز ممبر ۔ جناب سپیکر ، اس سے قبل بھی یاد کرایا تھا کہ پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب لکھی ہوئی تقریر پڑھ رہے ہیں ۔ زبانی نہیں بول رہے ۔

چوہدری محمد ریاض ۔ جناب والا ۔ آکے دیکھ لیں یہ پوائنٹس ہیں ۔ جناب والا ۔ اس ایوان سے میری استدعا ہے بلکہ اپیل کرتا ہوں کہ پولیس کے پاس ہیلی کوپٹر ہونے چاہئیں بہترین گاڑیاں ہونی چاہئیں ۔

جناب والا ۔ جرائم پیشہ لوگوں کے پاس بہترین قسم کی رائفلیں ہوتی ہیں ۔ ہماری پولیس کے پاس تھرڈ کلاس رائفلیں ہیں ۔ انکو اعلیٰ رائفلیں دی جائیں ، انکو بہترین گاڑیاں دی جائیں ۔ بہترین ہیلی کوپٹر دئیے جائیں تاکہ وہ ان جرائم پر قابو پاسکیں ۔

جناب سپیکر ۔ شکریہ ۔ چوہدری صاحب ۔ آپ کی تقریر کا وقت ختم ہوگیا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ ملک غلام حیدر تھنڈ صاحب ۔

(ملک غلام حیدر تھنڈ صاحب ایوان میں موجود نہیں ہے)

سردار شاہد اقبال صاحب ۔

سردار شاہد اقبال ۔ آج بھی معزز رکن نے یہ بات کہی ہے کہ پولیس کو گاڑیاں دی جائیں ۔ پولیس کو زیادہ اسلحہ دیا جائے ۔ صبح میں نے یہ کہا تھا اور اس اسمبلی کے نوٹس میں لایا تھا کہ گنگا رام ہسپتال میں تشدد ہورہا ہے ۔ ہر کچھ ہسپتال کے اندر ہورہا ہے ۔ اسمبلی میں کسی نے یہ بات نہیں کی ۔ نہ حکومت کے بنچز سے کوئی بات کہی گئی ۔ اب اس وقت صورت حال یہ ہے کہ سروسز ہسپتال کے اندر آنسو گیس پھینکی جارہی ہے اور یہاں ہم بیٹھکر امن و امان کی بات کرنا چاہتے ہیں ۔ یہ بات کچھ سمجھ نہیں آرہی ۔ ہماری تحریک التواء پہ کوئی بات نہیں کی جارہی ۔

Mr. Speaker : What do you suggest ?

سردار صاحب ۔ آپ یہ فرمارہے ہیں کہ ہم یہاں بیٹھے ہیں ۔ آپ کیا تجویز کرنا چاہتے ہیں ؟

سردار شاہد اقبال ۔ جناب والا ۔ ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ باہر کیا ہورہا ہے ۔ امن و امان کے لئے کیا کیا جارہا ہے ۔ لاٹھی چارج کیوں کی جارہی ہے ۔ ہسپتال کے اندر تو ۔۔۔۔

جناب سپیکر ۔ سردار صاحب آپ پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کر رہے تھے ۔

سردار شاہد اقبال ۔ سر میں پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کر رہا تھا ۔

جناب جلال دین ڈھکو ۔ جناب سپیکر ۔ ہاؤس دیکھ رہا ہے سردار صاحب پانچ منٹ کے لئے چلے جاتے ہیں اور باہر جا کر پلان بنا کر ہاؤس میں آ جاتے ہیں اور یہاں آ کر انکشاف کرتے ہیں کہ یہ ہو رہا ہے وہ ہو رہا ہے ۔ گولیاں چل رہی ہیں آنسو گیس پھینکی جا رہی ہے ۔ گنگا رام کا ہسپتال جل رہا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ ملک غلام حیدر ٹھنڈ صاحب ۔

(معزز رکن موجود نہیں تھے)

میاں عطا محمد قریشی صاحب ۔

سردار محمد عارف ۔ (پارلیمانی سیکریٹری) پوائنٹ آف آرڈر ۔ سر میرے فاضل دوست نے یہ جو لفظ کہے تھے کہ یہاں پولیس کے پاس ہلی کوپٹر اور اچھی گاڑیاں ہونی چاہیں تو ان کا مذاق اڑایا گیا تھا میں گذارش کروں گا کہ جتنے بھی ترقی یافتہ ممالک ہیں وہاں پولیس کے پاس ہیلی کوپٹر بھی ہیں اور بہترین گاڑیاں بھی ۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر ۔ This is not a point of order.

سردار محمد عارف ۔ نکتہ وضاحت تو ہے نا جناب والا ۔ آپ تقریر کا موقع ہی نہیں دے رہے ۔ اس طرح ہی بول لینے دیں ۔

جناب سپیکر ۔ تقریر کا موقع بھی ملے گا ۔

میاں عطا محمد قریشی صاحب ۔

محترمہ شاہین منور احمد ۔ میں آپ سے گذارش کرنا چاہتی ہوں کہ ابھی ہمارے فاضل ممبر نے کہا ہے کہ 40 میل دور دراز کے علاقہ میں پولیس ڈیوٹی پر ہوتی ہے تو یہی بات ہمارے سربراہ مملکت کے متعلق بھی آتی ہے اور ہمارے ایوان کے لیڈر کے متعلق بھی یہی کہا جا سکتا ہے ۔ کیونکہ انہی لوگوں کے لئے ایسا ہوتا ہے میری گذارش ہے کہ آپ ان کی یہ التماس کارروائی سے خارج کر دیجئے ۔

(قطع کلامیاں)

جناب اس پہ آپ نے رولنگ نہیں دی کہ آپ اس کو حذف کریں گے یا نہیں کیونکہ آپ کے نوٹس میں جو بات میں لائی ہوں میرے بھائیوں کی سمجھ میں نہیں آئی - جیسا کہ ابھی ہمارے پارلیمانی سیکرٹری صاحب تقریر کر رہے تھے انہوں نے کہا تھا کہ یہ بڑی غلط بات ہے کہ چالیس چالیس میل کے دور دراز کے علاقے میں پولیس کو ڈیوٹی دینی پڑتی ہے - یعنی وہ اس کے متعلق شکایت کر رہے تھے تو چونکہ 40 میل کا دور دراز کا علاقہ یا اس سے زیادہ دور کا علاقہ ایک سربراہ مملکت کے لئے یا ایک صوبے کے سربراہ کے لئے بھی ہو سکتا ہے - تو میری آپ سے درخواست یہ تھی کہ آپ ان ریمارکس کو حذف کرائیں اگر ہاؤس سمجھتا ہے کہ یہ بہت ضروری ہے تو بہت اچھا ہے -

Mr. Speaker - This was not in the bad taste.

میاں عطا محمد قریشی - جناب سپیکر - میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس معزز ایوان میں لب کشائی کی اجازت بخشی - جناب والا کون نہیں جانتا کہ ہمارے ملک میں امن و امان کا مسئلہ کس قدر سنگین ہوتا جا رہا ہے اور امن و امان کو قائم کرنے والے ادارے کس قدر بے بس نظر آ رہے ہیں مارشل لاء جیسے سخت قوانین بھی ہمارے معاشرے میں بد امنی کے گھن کو ختم نہیں کر پائے اور ہم بھی مارشل لاء کی بے بسی کا مظاہرہ کرتے کرتے بے بس ہو چلے ہیں - میرے محترم اراکین اسمبلی پچھلے کئی دنوں سے ملک کے امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورت حال پر بحث کر رہے ہیں اور تقاریر فرما رہے ہیں تشویش کا اظہار بھی کر رہے ہیں - لیکن یہ سب کچھ ایسے لگ رہا ہے جیسے کہ نشستند و گفتند و برخواستند والی بات ہو - جناب عالی بیشک ہمارے ہاں بے شمار مسائل ہیں جنہیں ہماری موجودہ حکومت اپنی پوری توجہ اور تندہی کے ساتھ حل کرنے کی حتی‌الوسع کوشش کر رہی ہے - لیکن پچھلے آٹھ نو سال سے نتائج مثبت اور حوصلہ افزا نظر نہیں آ رہے - میں یہ نہیں کہتا کہ حکومت خدا نخواستہ اس مسائل کو حل کرنے میں پہلو تہی کر رہی ہے البتہ یوں لگتا ہے کہ جیسے ہم اس مسئلہ پر ابھی تک پوری توجہ نہیں دے پائے - گذشتہ آٹھ سالہ دور میں انتظامیہ ایک ہی ڈگر پر چلتی رہی ہے - جس کو کوئی روکنے والا نہیں تھا - آج کل کے عوامی نمائندوں کی طرح ان میں کوئی بھی حائل نہیں تھا - آپ جانتے ہیں کہ آٹھ سال میں ایک پودا بھی درخت بن جاتا ہے لیکن ہم تہیہ کرتے ہیں کہ انشاءاللہ اس ناکارہ درخت کو جڑ سے ہی اکھاڑ دیں گے - جناب سپیکر میں نے اخبارات کے

کچھ تراشے اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں جن سے موجودہ تشویش ناک صورت حال کی طرف نشاندہی ہوتی ہے - میرے پاس جمعرات مورخہ 30 اگست کا تراشہ ہے جس میں سیالکوٹ کے دو بھائیوں کے قتل کا نیز دیگر چار افراد کے قتل کا ذکر ہے اس طرح اگر قتل ہونے والے افراد کی گنتی کی جائے تو اوسطاً سولہ (16) افراد ہر روز قتل ہوتے ہیں - جس کو ایک نظر دیکھ کر آدمی پریشان ہو جاتا ہے - اور محسوس ہونے لگتا ہے کہ جیسے ہم کسی ایسی بستی میں رہتے ہیں جہاں کوئی نظام نہ ہو ، جہاں کوئی قانون نہ ہو - سب سے پہلے اس سلسلے میں میری گزارش ہو گی -

میں نے ایک تجویز بھی پیش کی ہے امید ہے کہ اس پر کوئی توجہ دی جائے گی کہ پولیس کو دو حصوں میں تقسیم کر دینا مناسب ہوگا جس طرح مجسٹریٹوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے - اس طرح پولیس کا ایک حصہ صرف انتظامی معاملات کو نمٹائے اور دوسرا حصہ جرائم کی تفتیش یا یوں کہیئے کہ ایک حصہ شعبہ مقدمات کا اندراج کرے اور دوسرا شعبہ تفتیش کرکے چالان مرتب کرے -

پولیس کے اہلکار بھی ہم لوگوں میں سے ہیں ان کی بھی ہماری طرح جائز خواہشات اور ضروریات ہیں - جب تک ان لوگوں کو مناسب سہولتیں یعنی بچوں کو تعلیم کی سہولتیں رہائش کی سہولتیں اور دیگر مراعات نہیں دی جائیں گی تب تک ان کا رشوت جیسی لعنت اور دوسری غیر اخلاقی باتوں سے چھٹکارا ممکن نہیں - میں گذارش کروں گا کہ کانسٹیبل سے لے کر اے ایس آئی تک کے لوگوں کو تھانوں میں رہائش ، صحت اور تعلیم کی سہولتیں فراہم کی جائیں - تاکہ ان میں سے احساس کمتری دور ہو -

میں یہ بھی عرض کروں گا کہ امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورت حال کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ ہم ذہنی تبدیلی لائیں اور ذہنی انقلاب برپا کریں جب تک ہم نئی پود کے سامنے کسی خوبصورت معاشرے کا اہتمام نہیں کریں گے یا کوئی متبادل پروگرام پیش نہیں کریں گے اس وقت تک ہماری موجودہ اور آنے والی نسل بد امنی کا شکار رہے گی یہ بد امنی کے سائے بدستور موجود رہیں گے لہذا اپنے سکولوں اور درسگاہوں میں تعلیمی نصاب میں تبدیلی پیدا کرنی ہوگی - اساتذہ کرام اور بچوں کے مابین فاصلے کی گرتی ہوئی دیوار کو پشتہ لگانا ہوگا تاکہ بے راہ روی کے موجودہ دور کو روکا جا سکے - اگر میری ان گذارشات کو میرے سے پذیرائی بخشی جائے تو امید کی جا سکتی ہے شائد آپ اپنے ماحول کو پاکیزہ بنا سکیں -

ہر قسم کے مقدمات کے اندراج کے بعد ایک مقررہ معیاد کے اندر مقدمات کا فیصلہ کیا جائے تاکہ عوام کی دیرینہ خواہش اور مطالبے کی تکمیل کی جا سکے جس میں کہا جاتا ہے کہ انصاف جلد از جلد اور سستا مہیا کیا جائے ۔ میں اس کے ساتھ ہی اپنی تقریر ختم کرتا ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

ایک معزز رکن — سر آپ نے ابھی میرا نام پکارا تھا اگر تو میں کچھ عرض کروں ۔

جناب سپیکر — آپ انتظار فرمائیے ۔ جی باجواہ صاحب آپ کا نام شامل ہے ۔

جناب حاکم علی — جناب سپیکر میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں

جناب سپیکر — جناب آپ کی تو چٹ ہی میرے پاس نہیں آئی ۔

جناب حاکم علی — ایسا تو ہو نہیں سکتا کہ چٹ نہ آئی ہو میری آنکھوں کے سامنے آپ کو چٹ ملی ہے ۔ وہیں میں بیٹھا تھا اور آپ کے پاس چٹ گئی ہے خدا جانے وہ کہاں چلی گئی ۔

جناب سپیکر ۔ تو میں اس کو چیک کر لیتا ہوں ۔

جناب حاکم علی ۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ ایک صاحب کہتے ہیں چٹ نہیں آئی اور دوسرے صاحب کہتے ہیں کہ آپ کو بلایا گیا ہے ۔ آپ اس کا پہلے آپس میں فیصلہ کر لیں ۔

جناب سپیکر ۔ آپ اپنی سیٹ پر موجود نہیں جناب ۔

جناب حاکم علی ۔ میں سر اپنی سیٹ پہ کھڑا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ یہ آپ کی اپنی سیٹ ہے ۔

جناب حاکم علی ۔ جی یہ میری ہی سیٹ ہے ۔

جناب سپیکر ۔ اچھا ۔

جناب حاکم علی ۔ ہاں یہ آپ کے لئے نہ ہو مگر میرے لئے تو یہ میری ہی سیٹ ہے ۔ اور میں اپنی ہی سیٹ پہ کھڑا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ تشریف رکھئیے میں آپ کی چٹ تلاش کرتا ہوں ۔

جناب حاکم علی ۔ بڑی مہربانی ۔

جناب سپیکر ۔ چوہدری محمد رفیق صاحب ۔

چوہدری محمد رفیق - شکریہ جناب سپیکر میں نوکر شاہی جس میں پولیس، فوج اور سول انتظامیہ آتی ہے ان میں سے اچھے مخلص دیانت دار اور محب وطن افسران سے معذرت کے ساتھ نیز عوام کے منتخب نمائندے عام شہری جس میں دیہاتی اور شہری دونوں شامل ہیں ان میں سے مخلص دیانت دار محب وطن افراد سے معذرت کے ساتھ گذارش کروں گا - کہ باقی ماندہ جو بچتا ہے اس میں آپ دیکھ رہے ہیں نوکر شاہی جس کے بارے میں ہر روز باتیں ہوتی ہیں - نوکر شاہی نے عوام میں سے ایک حصہ ایسا اپنے ساتھ شامل کیا ہوا ہے جس کو عرف عام میں دلال یا ٹاؤٹ کہتے ہیں اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے اور رشوت اور کرپشن کے واسطے عوام میں سے یہ ایک ٹولہ جو اپنے ساتھ ملایا ہوا ہے - اس ٹولے کے استعمال کی وجہ سے عوام کا استحصال ہوتا ہے اس کی عام مثال ہے جو آپ روز مرہ اخبارات میں پڑھتے ہیں - رشوت کا جرائم کا اور امن و امان کے بارے میں بھی - ایک طبقہ عوام میں سے ہم میں سے ہے ہمارے بھائی ہیں جو ان کے ہاتھ مضبوط کئے ہوئے ہیں کیونکہ ان کے مفادات آپس میں وابستہ ہیں ان کی اپنی ضروریات ہیں اور ان ضروریات کو اپنے مفادات کو پورا کرنے کے لئے یہ ایک ٹولا جس میں میں نے پہلے گذارش کی ہے کہ نوکر شاہی کا ہے - اس میں پولیس بھی شامل ہے - فوج کے بھی ہیں سول کے بھی اور عوام میں سے بھی شامل ہیں - یہی لوگ باقی ماندہ عوام کا استحصال مختلف شکلوں میں کرتے ہیں -

ایک چھوٹی موٹی شکایت بنتی ہے فرض کر لیں کسی معاشرے میں - کسی گاؤں میں - کسی محلے میں یا کسی حصے میں ایک طبقہ ہے جیسا کہ میں نے گزارش کی ہے کہ وہ استعمال ہوتا ہے جو ہاتھ مضبوط کرتا ہے بڑے لوگوں کا کرپٹ افسران کا - وہ تھانے کے لئے چل پڑتا ہے یا اس نے کسی کیس کو مضبوط کرنا ہے تو وہ ہسپتال پہنچ جاتا ہے تاکہ جہاں مختلف قسم کے ریٹ مقرر ہیں کہ پرچہ کون سا کٹوانا ہے یا کیا نتیجہ لینا ہے - وہاں پر سودا ہوتا ہے اس کے مطابق ہسپتال سے رپورٹ ملتی ہے یہی طبقہ تھانے پہنچ جاتا ہے - تھانے میں بھی ہر پرچے کے ریٹ مقرر ہیں کہ کونسا پرچہ کروانا ہے - ریٹ کے مطابق پرچہ درج ہوتا ہے -

جناب والا اگر آپ کچہریوں میں تشریف لے جائیں وہاں پر بھی ٹاؤٹوں اور دلالوں کا سلسلہ ہے وہ عدالتوں میں سودے کرواتے ہیں - سب

حضرات جانتے ہیں کہ قانون بھی بکتا ہے - انصاف بھی بکتا ہے - اسی طرح سے باقی محکمے ہیں چاہے وہ زراعت کا ہے - چاہے تعلیم کا ہے - چاہے وہ ریونیو کا ہے وہاں پٹواری سے لے کر اوپر تک یہ سلسلہ چل رہا ہے -

جناب والا ! اسی طرح سے بے روزگاری کی آپ مثال لے لیں - بیشتر نوکریاں بکتی ہیں - ان کے ریٹ مقرر ہیں - جیسی نوکری ہے ویسا اس کا بھاؤ مقرر ہے حتیٰ کہ غریب لوگ جن کی پہنچ سے قیمت باہر ہوتی ہے یا ان کی کوئی سفارش نہیں ہوتی وہ ملازمت سے محروم رہ جاتے ہیں -

جناب والا یہ تمام باتیں امن عامہ میں آتی ہیں - اسی پر اب میں آتا ہوں - یہ تھوڑا سا پس منظر میں گزارش کرنا چاہتا تھا - بنیادی طور پر بات جو امن عامہ میں خلل ڈالنے والی ہے وہ ایک تو معاشی ناہمواری ہے جس میں بے روزگاری بھی آ جاتی ہے - بے روزگار لوگ غلط راستے پر چل پڑتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ان کے استحصال کا سلسلہ چلتا رہتا ہے واضح اور نمایاں طور پر اخبارات کی سرخیاں اس میں شامل ہیں - جن میں اغواء کی باتیں - قتل کی باتیں اور دوسری ناانصافی کی باتیں اور استحصال کی باتیں شامل ہیں -

اس کے علاوہ جناب والا میں یہ گزارش کروں گا کہ ان تمام باتوں کو ختم کرنے کے لئے میرے بہت سے بھائیوں نے - معزز ایوان کے معزز ارکان نے مختلف ترامیم پیش کی ہیں ان کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ میری نظر میں ان کا واحد حل Sovereignity of Parliament ہے جب تک پارلیمنٹ یا اسمبلی کو sovereign نہیں بنایا جائے گا اس وقت تک یہ مسائل حل نہیں ہوں گے - انفرادی طور پر یا اجتماعی طور پر جو بھی تجاویز سامنے آئی ہیں وہ موثر ثابت نہیں ہو سکتی ہیں - ہمیں یہ عمل جاری کرنا ہی پڑے گا کسی نہ کسی وقت سے کسی نہ کسی دن سے اس کو شروع کرنا ہی ہو گا - یہاں پر فیصلے ہونے چاہئیں - غلط ہوں یا صحیح ہوں - اکثریت کے فیصلے کا جب سلسلہ چل نکلے ظاہر ہے اس میں چھنتے جائیں گے - یہ ممبران حضرات - باہر کے لوگ اور افسران یہ ایسا جمہوری اور سیاسی عمل ہے جس میں چھانے جائیں گے برائیاں ختم ہوتی جائیں گی اور ایک وقت آئے گا کہ ایک اچھا معاشرہ تشکیل پا جائے گا -

جناب والا اس ضمن میں میں ایک حالیہ واقعہ بیان کرتا ہوں - میں نے جان بوجھ کر امن عامہ پر مختصر باتیں کی ہیں تاکہ جو بات میں

کہنے والا ہوں اور جس پر اس معزز ایوان نے چشم پوشی کی ہے مجھے اس بات پر افسوس ہے کہ بہت دنوں سے آپ سب دیکھ رہے ہیں ۔ اخبارات میں یہ بات آ رہی تھی کہ یہ ڈاکٹر صاحبان کا مسئلہ سنگین بنتا جا رہا ہے ۔ ان کے ہڑتال کے نوٹس بھی آ چکے تھے اور ایک تحریک التوا بھی اس معزز ایوان میں پیش ہو چکی تھی ۔ اگر وقت پر اس پر بحث کی اجازت دے دی جاتی اور یہ معزز ایوان اس پر کوئی فیصلہ صادر کر دیتا تو بہتر تھا ۔ یہ میں مانتا ہوں کہ ہزاروں ڈاکٹروں کے لئے نوکریوں کے مواقع نہیں ہیں پھر بھی آج سے کچھ دن بعد یا کچھ عرصے بعد اس کا کوئی تو حل نکالنا ہی پڑے گا ۔ اتنی توڑ پھوڑ کے بعد ۔ اتنے نقصان کے بعد اس کا فیصلہ کرنا پڑے گا ۔ اور وہ فیصلہ وقت پر ہو جاتا تو میں یہ سمجھتا ہوں یہ ساری توڑ پھوڑ یہ سارا نقصان نہ پہنچتا ۔ اگر وہ تحریک معزز ایوان میں بحث کے لئے پیش کر دی جاتی تو یہ معزز ایوان اس پر کوئی فیصلہ تو کر دیتا اور گورنمنٹ کو کہتا کہ اس معزز ایوان کا یہ فیصلہ ہے اس پر عمل درآمد کروایا جائے ۔ اس میں میں اپنا نقطہ نظر اور اپنی تجویز پیش کرتا ہوں ۔ یہ تو درست بات ہے کہ ہزاروں ڈاکٹروں کو روزگار فراہم نہیں کیا جا سکتا ۔ اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ پانچ سات سال تک وہ امتحان دیتے رہے پھر دوبارہ امتحان کا جو حربہ استعمال کیا گیا ہے وہ محض اس واسطے ہے کہ کن لوگوں کو پاس کرنا ہے کن لوگوں کو فیل کرنا ہے ۔ جو بااثر لوگ ہیں یا نوکر شاہی کے کارندے ہیں ان کے بچے نوکری پائیں گے باقی وہ لوگ جن کا کوئی آسرا نہیں ہوگا ۔ جن کی کوئی سفارش نہیں ہوئی یا جن کے پاس اتنے پیسے نہیں ہوں گے وہ محروم رہ جائیں گے ۔ اس کے لئے بہتر حل یہی سوچا جا سکتا تھا اس معزز ایوان میں اگر یہ بات پیش ہوتی کہ میرٹ کے لحاظ سے جس طرح سے وہ پاس ہو کر آئے ہیں اسی طرح سے ان کو نوکریاں دے دی جائیں تاکہ آج جو امن عامہ میں خلل پڑا ہوا ہے یا جس کے اندیشہ اور بھی بڑھ سکتے ہیں اس کی روک تھام کی جا سکتی تھی ۔

جناب والا ، امن عامہ کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ انصاف مہیا کیا جائے ۔ جس معاشرے میں انصاف مہیا نہیں ہوتا ۔ یا جہاں پر انصاف نہیں ملتا ۔ یا جہاں پر انصاف بکتا ہے ۔ قانون بکتا ہے ۔ یا جہاں پر قانون کی حکمرانی نہیں ہے ۔ انصاف کی حکمرانی نہیں ہے ۔ یا جمہوریت کی حکمرانی نہیں ہے ۔ تو ایسے معاشرے میں ایسی بد عملی یا امن عامہ میں خلل کوئی غیر متوقع بات نہیں ہے ۔ جب تک اس خرابی

گئے بنیادی جڑ پر قابو نہیں پایا جاتا - اس کو جڑ سے نہیں اکھاڑا جاتا - اس معاشرے سے یہ ساری خرابیاں ختم نہیں ہو سکتیں - کیونکہ یہ دوڑ - یہ پیسے کی دوڑ - بے روزگاری میں روزگار حاصل کرنے کی دوڑ ، یہ تمام باتیں امن عامہ کی خرابی میں ، کرپشن میں معاون ثابت ہوتی ہیں - اور سب سے بڑی بات جو میں عرض کرنے والا ہوں - کہ تیرہ ارب روپے کا جو کالا دھن کا اعلان کیا گیا ، جس کو گورا کیا گیا ، یا سفید کیا گیا ، یا legalise کیا گیا ، وہ تیرہ ارب روپیہ کون سا روپیہ تھا ، میں یہ دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ سارا رشوت کا پیسہ تھا - کاروباری لوگ سارے اپنا روپیہ کاروبار میں لگائے رکھتے ہیں - انکم ٹیکس کے محکمے کے ساتھ انہیں نے جو منتھلیاں لگائی ہوئی ہیں ، اس سے regularise کروا لیتے ہیں - یہ ان کا پیسہ ہرگز نہ تھا - اس ملک پاکستان میں یہ تیرہ کا تیرہ ارب روپیہ کرپشن کا پیسہ تھا - رشوت کا پیسہ تھا - جس کو legalise کر کے سفید کیا گیا - اور یہ ہمارے معاشرے میں بہت بڑا ثبوت ہے کہ جہاں رشوت اس قدر زیادہ ہو کہ رشوت کے بغیر کام ہو ہی نہ سکتے ہوں اور روٹین والے کام جو خود بخود ہونے والے ہوں ، وہ بھی خود بخود نہیں ہوتے - یا تو ان کے لئے لوگ رشوت دیتے ہیں یا کوئی نہ کوئی آسرا تلاش کرتے ہیں کہ ان کا کوئی کام جس دفتر میں بھی ہے ، جس میز پر بھی ہے ، وہاں سے نکل کے دوسری میز پر پہنچ جائے - جناب والا ، ان تمام برائیوں کو جو کہ امن عامہ کو خراب اور برباد کرنے کا موجب ہیں ، ختم کرنا اور جڑ سے اکھاڑ پھینکنا بنیادی طور پر لازمی ہے - یہ سطحی باتیں جو ہم یہاں کر کے چلے جاتے ہیں یہ ایسا ہی ہے کہ نشستن ، گفتن ، برخاستن - شکریہ جناب عالی -

جناب سپیکر - نواب زادہ مظفر علی خان صاحب -

نواب زادہ مظفر علی خان - جناب والا ، ہم اپنے بارے میں زیادہ تعلیم یافتہ ، زیادہ تہذیب یافتہ اور زیادہ ترقی یافتہ ہونے کا دعوے کرتے ہیں - اس سلسلے میں تعلیم و تربیت کے شعبے میں معاشرے کو سدھارنے کے لئے کوششیں جاری ہیں - اور کروڑوں اور اربوں روپے کا سرمایہ اس کے لئے صرف کیا جا رہا ہے - لیکن جناب والا ، مقام افسوس ہے کہ بجائے اس کے کہ ہم ایک پر امن اور جرائم سے پاک معاشرہ قائم کرنے کے قابل ہو جاتے ، جرائم دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں - اور صورت حال یہ ہے اور ایسے ایسے واقعات رونما ہو رہے ہیں کہ ہمیں زمانہ جاہلیت کی یاد تازہ ہو جاتی ہے -

خاص طور پر اس وقت جب کہ ہمارا رجحان اسلامائزیشن کی طرف ہے - اور ہم اس کے لیے کوشش کر رہے ہیں ، اس قسم کے رجحانات کا ہونا زیادہ خطرناک ہے - جناب والا جرائم ایک فیشن کی صورت اختیار کرتے چلے جا رہے ہیں - جس کو دیکھیں ، دیہات میں ناجائز اسلحہ لیکر ، بغیر کسی وجہ جرائم کا پیشہ اختیار کرنے میں فخر سمجھتا ہے . جناب والا ، یہاں پر متعدد فاضل اراکین نے جرائم کی وجہ بے روزگاری کو قرار دیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ کسی حد تک چھوٹے چھوٹے جرائم میں شاید بے روزگاری بھی ایک وجہ ہو - لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے جرائم مثلاً منشیات اور سمگلنگ کے مرتکب افراد کے لئے روزگار کا کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوا - بلکہ وہ لوگ کروڑوں پتی ہوتے ہیں جو اس قسم کے جرائم میں ملوث ہوتے ہیں - جناب والا ، انکم ٹیکس کی چوری ، جو میں سمجھتا ہوں کہ ایک بہت بڑا جرم ہے اور جس پر ہمارے ملک کی معیشت کا انحصار ہے ، شاید اس جرم میں ایک بھی بے روزگار آدمی ملوث نہیں ہوتا - اس کی کیا وجہ ہے میں اس بات کو تھوڑا سا مختلف زاویے سے دیکھتا ہوں - میرے خیال کے مطابق ایسے جرائم کی زیادہ وجوہات یہ ہیں کہ ہم اپنی روایات کو بھولتے جا رہے ہیں - اقدار تبدیل ہو رہی ہیں - ہمارے معیار بدلتے جا رہے ہیں - ہمارے یہاں دولت کی دوڑ لگی ہوئی ہے - بدقسمتی سے حالات ایسے ہیں کہ پیمانہ یہ رکھا گیا ہے کہ جس قدر کوئی دولت مند ہے ، اسی قدر وہ معاشرے میں باعزت ہے اور جو لوگوں کا جس قدر استحصال کر لے ، وہ اسی قدر معتبر ہے - پھر یہ ضروری نہیں کہ اپنی جھوٹی شان کو قائم رکھنے کے لئے جو دولت کمائی جائے وہ جائز طریقے سے ہی حاصل کی جائے - جناب والا ، ہم روایات سے بھٹکتے جا رہے ہیں - یہاں پر صلاحیت ، قابلیت اور اہلیت معیار ہونے کی بجائے دولت اور صرف دولت ہی شرافت اور عزت کا معیار سمجھی جا رہی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ جرائم کے ارتکاب کا سب سے بڑا سبب یہی دولت ہے - جناب والا ، یہاں رشوت کا ذکر ہوتا رہا ہے - پولیس اور دوسرے محکموں کی رشوت کا ذکر ہوتا رہتا ہے اور ان کے لئے یہ بات بتائی گئی ہے کہ تنخواہیں کم ہیں - ان کا گزارہ نہیں ہوتا - مہنگائی ہے - جناب والا ، میں معذرت سے عرض کروں گا کہ رشوت لینے کا یہ کوئی جواز نہیں - جب کوئی آدمی اپنے آپ کو کسی کام کے لئے ، کسی نوکری کے لیے ، کسی ملازمت کے لئے پیش کرتا ہے ، یا اس کی خواہش کرتا ہے تو اسے علم ہوتا ہے کہ میرا یہ فرض ہے ، میری یہ ڈیوٹی ہے ، مجھے یہ کام کرنا اور اس کے لیے مجھے یہ معاوضہ

ملے گا ان شرائط اور سب چیزوں کو دیکھنے کے بعد وہ نوکری اختیار کرتا ہے - اس لئے یہ قطعاً مناسب نہیں کہ چونکہ تنخواہیں کم اور مہنگائی زیادہ ہے ، اس لیے رشوت جواز بن گیا ہے - ایسا بالکل نہیں ہے - بلکہ یہ ہم لوگ جانتے ہیں جن کا لوگوں کے ساتھ واسطہ ہے اور افسران بالا بھی جانتے ہیں کہ پولیس میں بھرتی کرانے کے لیے ہم پر لوگوں کا کتنا دباؤ ہوتا ہے اور لوگ اس کم تنخواہ میں بھی کام کرنے کے لیے کتنے خواہش مند ہیں - جناب والا ، تنقید تو ہم کرتے ہیں اور اکثر حالات میں یہی ہے کہ ملازمین رشوت خور ہیں اور فرض شناس نہیں ہیں - لیکن اس کے ساتھ ساتھ جو لوگ ٹھیک طریقہ سے کام کررہے ہیں - فرض شناس ہیں - انہیں بھی کریڈٹ نہیں ملتا - نہ حکومت کی طرف سے اور نہ ہی ہماری طرف سے - جب ہم سب لوگوں کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکتے ہیں - تو جو ٹھیک کام کرنے والے ہوتے ہیں ، وہ بھی بددل ہو جاتے ہیں -

جناب والا ، یہاں کرائمز کنٹرول کمیٹیوں کا ذکر ہوا ہے - تو میں یہ کہوں گا کہ شاید کسی جگہ یا کسی ضلع میں کوئی کرائمز کنٹرول کمیٹی کوئی کام کر رہی ہو - ورنہ قطعی طور پر یہ کمیٹیاں جرائم کو کنٹرول کرنے کے لیے کام سر انجام نہیں دے رہیں - اگر کہیں پر کرائمز کنٹرول کمیٹی کی کوئی میٹنگ ہوتی بھی ہے تو اس میں صرف یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس سال میں کتنے جرائم ہوئے ، اس شش ماہی میں کتنے ہوئے ، اس سہ ماہی میں کتنے ہوئے ، صرف اس موازنے سے جرائم کم نہیں ہوتے - ان کو تو جرائم کو کنٹرول کرنا ہے ، ان کی تعداد کو یا اعداد و شمار کو نہیں دیکھنا - کرائمز کنٹرول کمیٹیوں کو قائم کرنے کا مقصد یہ تھا کہ جرائم ہونے نہ پائیں - جناب والا ، عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ پولیس یا کسی اور ذمہ دار ادارے کو جب نشان دہی کی جائے کہ کوئی جرم ہونے والا ہے تو اس کا وہ بہت کم نوٹس لیتے ہیں - وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری ذمہ داری اس وقت شروع ہوتی ہے جب کسی جرم کا ارتکاب ہو جاتا ہے - جناب والا ، میں ایک گزارش یہ بھی کروں گا کہ اور باتوں کے علاوہ ووٹر بھی جرائم پیشہ لوگ ہوتے ہیں - ہمیں اس حقیقت کو بھی تسلیم کرنا چاہیے کہ جو لوگ ہمارے ووٹر ہوتے ہیں ، یا ہمارے تعلق والے ہوتے ہیں ، جب وہ ہمارے پاس آتے ہیں تو ہم میں اتنی جرات نہیں ہوتی کہ ہم انہیں یہ کہہ سکیں کہ آپ یہ غلط کام کرکے آئے ہیں ، یا ہمیں آپ غلط کام کے لیے اپنی مدد کے لئے مجبور کر رہے ہیں - تو ایک عنصر یہ بھی ہے کہ ہم جو لوگوں کے نمائندے ہیں ، یا لوگوں کے ساتھ ہمارے

تعلقات ہیں ، یا وہ ہمارے حلقہ اثر میں ہیں ، ہم بھی یہ کوشش کم کرتے ہیں کہ ان لوگوں کو اس راستے سے ہٹائیں - بلکہ مجھے یہ کہنے میں باک نہیں ہے کہ اکثر حالات ان لوگوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے - جناب والا ، میں پہلے بھی یہی کہا کرتا ہوں اور آج بھی میں دیانت داری سے یہی سمجھتا ہوں کہ اگر کسی حلقے کا پولیس افسر ، یا تھانے کا تھانیدار یا حلقہ افسر اگر چاہے تو اس کے علاقے میں جرم نہیں ہو سکتا - کوئی ایسے گئے گزرے حالات نہیں ہیں ، یہاں پر کوئی ایسی بات نہیں ہے یہ جو گروپ وغیرہ آج کل چل رہے ہیں ، کوئی ایسی بات نہیں ہے اگر وہ چاہیں تو بالکل جرائم پر کنٹرول ہو سکتا ہے - یہاں محترم مخدوم زادہ صاحب نے فرمایا تھا کہ ایسی کمیٹیاں بنادی جائیں جو کہ یہ دیکھیں ، اور ایسی فہرستیں تیار کریں کہ کون لوگ جرائم پیشہ ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ سب سے زیادہ پولیس جانتی ہے اور اس معاملے میں باخبر ہے کہ کس علاقے میں کون آدمی جرائم پیشہ ہے کون چور ہے کون ڈکیت ہے کس کے پاس ناجائز اسلحہ ہے - صرف انہیں جرائم کے انسداد کے لئے کوشش کرنے کی ضرورت ہے - جرائم میں جو سب سے بنیادی چیز ہے وہ ناجائز اسلحہ ہے - ہماری حکومت کو ہماری انتظامیہ کو اور ہماری پولیس کو ناجائز اسلحے کی برآمدگی پر زور دینا چاہیے - یہ اس طرح نہ ہو جس طرح اب ہوتا ہے - جب کسی جگہ پر لڑائی ہو جاتی ہے اور پتا چلتا ہے کہ وہاں فائرنگ ہوئی ہے اور وہاں اسلحہ استعمال ہوا ہے تو وہ یہ نہیں دیکھتے فریقین کے پاس کتنے ناجائز ہتھیار ہیں تاکہ وہ برآمد کئے جائیں بلکہ دونوں پارٹیوں کو بلا کر یہ کہہ دیا جاتا ہے آپ تین تین اسلحہ دے دیں یا آپ چار چار اسلحہ جمع کرا دیں - آٹھ والا بھی چار دیتا ہے اور جس کے پاس کچھ نہیں ہوتا وہ خرید کر دے دیتا ہے - اگرچہ پولیس کو علم ہوتا ہے کہ وہ خرید کر دے رہا ہے - ایسے کیا جاتا ہے کہ کوئی کاربین ہی لے آؤ کوئی ریوالور ہی لے آؤ فلاں جگہ سے مل جاتا ہے اتنے میں خرید لاو - بعض اوقات یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اگر کوئی شریف آدمی جاکے کہتا ہے کہ اس کے پاس تو اسلحہ نہیں - جس کے پاس تھا اس نے دے دیا - تو وہ کہتے ہیں کہ ایسے میں دو دو سو روپے دے دیتا ہوں وہ جا کے خرید لے - جناب والا میں اس آخری جملے پر اپنی بات ختم کرتا ہوں کہ بحث تو ہم کرتے رہیں کئی دن کرتے رہے کئی سال کرتے رہے - یہ اس کا کوئی حل نہیں ہے -

سب خرابیوں کی جڑ یہ ہے کہ ہم اپنے راستے سے بھٹک گئے ہیں - اسکا حل صرف اس میں ہے کہ ہم لوگ اپنے دین کی طرف لوٹ آئیں - اور اس کے

بتائے ہوئے اصولوں پر چلیں اسطرح جرائم بھی ختم ہو جائیں گے اور ہمارا معاشرہ پر امن ہو جائیگا ۔

جناب سپیکر — سردار محمد عارف صاحب ۔

سردار محمد عارف — بسم اللہ الرحمن الرحیم۔جناب سپیکر میں آپکا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے لااینڈ آرڈر پر بولنے کا وقت دیا جناب والا اس معزز ارکان اسمبلی نے لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال پر بڑی بحث کی ہے ۔ اور میں اس سے متفق ہوں کہ اس معاشرہ میں جو خرابیاں ہیں انکو ہمیں دور کرنا چاہئے ۔ جناب والا جو باتیں ارکان اسمبلی پہلے کہہ چکے ہیں ۔ میں انکو دہرا کر ایوان کا وقت ضائع نہیں کرونگا ہمیں یہ سوچنا ہوگا اس لعنت کو اس بیماری کو کیسے ختم کر سکتے ہیں کچھہ دوستوں نے اسکے متعلق تجاویز بھی دی ہیں میں انکا مشکور ہوں اور اس سلسلہ میں کچھہ مزید تجاویز پیش کرونگا ۔ جناب والا سب سے پہلے تمام ایم پی اے اور ایم این اے صاحبان کو یہ عہد کرنا ہوگا کہ ہم چوروں بدمعاشوں رسہ گیروں ناجائز فروشوں کی سفارش نہیں کریں گے جب ہم لوگ یہ عہد کرلیں گے ۔ تو کسی ایس ایچ او کی اپنے تھانے میں یہ جرات نہیں ہوگی کہ وہ بدمعاشوں اور رسہ گیروں کی امداد کرے اسکے لئے ہمارے پاس ذرائع اور اختیارات ہیں جناب والا اگر ایک ایس ایچ او اپنے علاقے میں بدمعاشوں کی اور رسہ گیروں کی امداد کرتا ہے ۔ تو ہمارے پاس ذرائع ہیں ہم آئی جی صاحب کے پاس جاسکتے ہم ڈی آئی جی صاحب کے پاس جاسکتے ہیں ہم ایس پی صاحب کے پاس جاسکتے ہیں تاکہ انکے خلاف ایکشن لیا جائے ۔ جناب والا میں اپنے ضلع کی مثال عرض کرونگا ہمارے ضلع میں جتنے بھی ایس پی صاحبان آئے انہوں نے یہ وطیرہ بنا رکھا تھا میں اس سلسلے میں حاجی صاحب سے گذارش کرونگا کہ وہ میری بات غور سے سنیں اور تمام ایس پی صاحبان کو ہدایات جاری کریں وہ بھی اس طریقے سے کام کریں اسطرح جرائم میں کافی کمی واقع ہوسکتی ہے ۔ ہمارے ایس پی ہر ماہ ہر تھانہ میں کھلی کچہری کرتے ہیں اور اس کا وقت مقرر ہے اور لوگ کھلے دل سے وہاں آتے ہیں اگر کسی کی چوری ہوئی ہو اور اسکی کوئی شنوائی نہ ہوئی ہو تو وہ موقع پر بیان کرتا ہے اور وہ اسکو موقع پر حل کرتے ہیں اور اسطرح افسروں کو بھی تنبیہ ہوتی ہے اور بدمعاشوں کو بھی موقع پر سزا ملتی ہے ۔ جس سے ہمارے ضلع میں کافی جرائم پر کنٹرول ہے ۔ جناب والا ہمیں یہ سوچنا ہوگا کہ ہم اس لعنت کو کسطرح ختم کریں زبانی کلامی باتیں کرنے سے یہ لعنت کبھی بھی ختم نہیں ہوگی ۔

کل میرے ایک دوست نے بھی کہا تھا کہ انگریز کے دور میں جب ملازم بھرتی کئے جاتے تھے - اسوقت انکی تنخواہ سونے کی قیمت کے تناسب سے دی جاتی تھی ، جناب والا مجھے علم ہے برصغیر کی تقسیم سے پہلے جب سپاہی بھرتی ہوتا تھا اسکی تنخواہ دس روپے ہوتی تھی - اور سونے کی قیمت 20 روپے تولہ ہوا کرتی تھی - جسکا مطلب یہ ہے کہ آدھا تولہ سونا سپاہی کو ملتا تھا - اسیطرح اے ایس آئی تھے انکو ایک تولہ سونے قیمت کے برابر تنخواہ ملتی تھی سب انسپکٹر تھے انکو 2 تولے سونے کے برابر تنخواہ ملتی تھی - کیا ہم اسوقت اپنے ملازمین کو تنخواہیں اسکے برابر دے رہے ہیں - اس وقت میرے علم کے مطابق ایک سب انسپکٹر کی تنخواہ سات آٹھ سو روپے ہے - اور اسکو یہ حکم ہوتا ہے کہ اسکی وردی بالکل ٹھیک ٹھاک ہو یعنی مایہ لگی ہو - استری کی ہوئی ہو - آج کل روزانہ وردی کو استری کرانے پر دس روپے خرچہ آجاتا ہے - اسطرح اسکے ماہانہ تین سو روپے خرچ ہو جاتے ہیں - اب اسکے پاس تین چار سو روپے بچ جاتے ہیں - جس میں اس نے اپنے بیوی بچوں کا پیٹ پالنا ہے تو وہ اپنے بچوں کو کیا کھلائے گا - اور اپنے بچوں کی تعلیم کا کیا کریگا ؟ جناب والا ہمیں ان چیزوں پر غور کرنا ہوگا - جب تک ہم ان مسائل پر غور نہیں کریں گے اور ان کا حل تلاش نہیں کریں گے یہ رشوت ختم نہیں ہو سکتی - آپ ان کی تنخواہ سونے کے مطابق دیں - جو پہلے مقرر کی گئی تھی - اس کے بعد جو راشی افسر ہوں - ان کو سزائے موت دی جائے - میرا خیال ہے کہ اس طرح کرنے سے 80% رشوت سے نجات مل سکے گی -

جناب والا کل کا واقعہ میں یہاں کافی سن رہا ہوں کئی دوستوں نے یہ بات کی ہے - یہ واقعہ نہایت افسوس ناک تھا - ہمیں بچوں کو بچے سمجھنا چاہئے پنجابی میں محاورہ ہے - ''پتر کپتر ہو جاندے نیں ماں پیو - نہ ماں پیو نہیں ہوندے'' - اگر کوئی زیادتی بھی تھی اس کے لئے انہیں سمجھانا چاہئے تھا اور جہاں تک میرا علم ہے وزیر تعلیم صاحب نے اور وزیر قانون صاحب نے اپنی پوری کوشش کی - ان کو سمجھانے کے لئے بھی گئے اور انہوں نے جو ان کی بے عزتی کی ہے وہ ان کو نہیں کرنی چاہئے تھی اس کے علاوہ ایک ایم پی اے صاحب بھی وہاں تشریف لے گئے ان پر آوازے کسے گئے اس کے علاوہ جہاں تک مجھے علم ہوا ہے - ایک مجسٹریٹ کو بھی زخمی کیا گیا اور لیڈی کانسٹیبل کو بھی مارا گیا یہ سب واقعات بڑے افسوس ناک ہیں ہمیں ان کی اصلاح کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور کرنا چاہئے - شکریہ -

جناب سپیکر—ملک غلام حیدر صاحب -

ملک غلام حیدر تھینڈ—جناب سپیکر میں آپ کا مشکور کہ آپ نے مجھے اس بحث میں حصہ لینے کا موقع دیا - جناب والا آج کے موضوع پر میں تین حصوں میں اپنا نقطہ نظر پیش کروں گا -

پہلا امن عامہ کی اہمیت اور اس کی ضرورت دوئم امن عامہ میں خرابی کے عوامل عناصر اور اس کی وجوہات سوئم امن عامہ میں قیام کے لئے حکومت کے اقدامات جہاں تک امن عامہ کی اہمیت اور اس کی ضرورت کا سوال ہے اس بات میں کسی کو اختلاف نہیں کہ ملک کی بقا کے لئے امن عامہ کا قیام نہایت ضروری ہے ایک سٹیٹ صرف اس لئے معرض وجود میں آئی تھی کہ ایک صحت مند معاشرہ کا قیام ہو اور امن عامہ کے بارے میں آج تک جتنے قوانین بنائے گئے ہیں یا جتنے مکتب فکر سامنے آئے ہیں ہمیں ان سب کا مقصد ان سب کا مطمع نظر صرف اور صرف یہی ہے کہ ملک میں امن وامان رہے یہاں سب مکتب فکر کے لوگ موجود ہیں یہاں تک امن عامہ کی خرابی کی وجوہات کا تعلق اس کے عوامل اور عناصر کا تعلق ہے اس بارہ میں میں یہ گذارش کروں گا جب کوئی حکومت عوام کے مسائل اور عوام کی خواہشات سے رو گردانی کرتی ہے تو عوام میں بے چینی پیدا ہوتی ہے - عوام کو مسائل در پیش ہوتے ہیں - اور یہ باتیں امن عامہ کی خرابی کا باعث بنتی ہیں -

کافی عرصہ سے رشوت کی لعنت ہمارے ملک میں عام ہے - منشیات کا بڑھتا ہوا زہر ہمارے معاشرے کو تباہ کر رہا ہے - اس بارے میں میں حکومت وقت سے گذارش کروں گا کہ جتنی زیادہ سے زیادہ اقدامات کر سکتے ہیں وہ کریں تا کہ معاشرے میں بڑھتا ہوا زہر ختم ہو - جہاں تک رشوت کی لعنت کا تعلق ہے میں اس معزز ایوان سے گذارش کروں گا کہ اس سلسلہ میں ہمیں جرات سے کام لینا ہو گا - حکومت کے پاس کوئی الہ دین کا چراغ نہیں کہ صرف وہ ہی اس کو ختم کر سکتی ہے - حکومت ایک بٹن دبا کر اس کو ختم نہیں کر سکتی بلکہ اس میں تمام ملک کو اور منتخب نمائندگان کو عملی جہاد کرنا ہو گا - صرف باتیں نہیں بنانی ہوں گی - اگر ہم سب ملکر یہ کوشش کریں تو یہ رشوت کی لعنت ختم ہو سکتی ہے - اگر ہم رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے لوگوں کی نشاندھی نہیں کریں گے اور اسکے لئے کمیٹیاں نہیں بنائیں گے اور ہم عملی طور پر رشوت کے خاتمے کیلئے شریک نہیں ہوں گے تو یہ لعنت کبھی ختم نہیں

ہو سکتی - ہمیں ہر بات کے لئے جرات سے کام لینا ہو گا - ہم کسی حکومت کے ٹکٹ پر - کسی شخص یا کسی پارٹی کے ٹکٹ پر نہیں آئے جو یہ کہے کہ آپ میری مہر پر میری ٹکٹ پر یہاں آ گئے ہیں - میں کہتا ہوں کہ سب سے بااختیار اور سب سے جرات والی اسمبلی یہی ہونی چاہیے جو اپنے بل بوتے پر منتخب ہو کر آئی ہے - میں ایک بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں - کل والے واقعہ پر میرے کافی دوستوں نے روشنی ڈالی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ایوان کے اکثر لوگ صرف حکومت کی مخالفت کرنے کو لیڈر شپ سمجھتے ہیں - میں کہتا ہوں کہ حق بات کرنی چاہیے حق بات چاہے وزیر اعلیٰ کے خلاف ہو تو بھی کرنی چاہیئے - حق بات کسی کے بھی خلاف ہو تو بھی کرنی چاہیئے - اس ضمن میں یہ گذارش کروں گا کہ کل کا جو واقعہ ہوا ہے میں اپنے گاؤں سے کل لیٹ آیا اور میں نے یہ سارا واقعہ دیکھا - جہاں ہم یہ فکر کرتے ہیں کہ پولیس والے بچوں پر لاٹھیاں برسا رہے تھے - جہاں ہم یہ کہتے ہیں کہ لڑکیوں کے اوپر ڈنڈے برسائے جا رہے تھے وہاں ہم دوسرا پہلو کیوں بھول جاتے ہیں - میں گذارش یہ کرتا ہوں کہ ایک ڈاکٹر کے اوپر ہم ' ہمارا ملک ' ہمارے ٹیکسز سے چار لاکھ روپیہ خرچ کرتا ہے - ہم نے اپنے بچوں کو کالجوں میں اس لئے بھیجا کہ وہ جا کر تعلیم حاصل کریں اگر وہ کسی مسئلہ پر احتجاج کرنا چاہتے ہیں تو اس کا بھی ایک طریقہ ہے - مناسب طریقے سے جا کر بات کریں - ایک دم ایک مسئلے کو انتہا پر نہیں لے جانا چاہیے بات چیت سے وہ مسئلہ حل کرنا چاہیے میں ان کے بارے میں یہ گذارش کروں گا کہ ڈاکٹرز جن پر ہم چار لاکھ روپیہ خرچ کرتے ہیں- جو ہمارا تعلیم یافتہ طبقہ ہے جو ہمارے ملک کی کریم ہیں - ان کو چاہیے کہ وہ ڈگریاں حاصل کریں - وہ اچھے شہری بنیں اور دکھی انسانیت کی خدمت کریں - اگر ان کو کوئی مسئلہ درپیش ہے تو وہ اس کو قانون کے مطابق اور قانون کے اندر رہتے ہوئے حکومت وقت کے سامنے پیش کریں - اور اگر انہیں کسی مسئلے پر احتجاج کرنا ہے تو مناسب طریقے سے کریں - جب میں یہ دیکھتا ہوں تو دکھ ہوتا ہے کہ ہمارے ڈاکٹر صاحبان کے ہاتھوں میں اینٹیں ہیں - ان کے ہاتھوں میں پتھر ہیں - وہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اوپر اینٹیں پھینک رہے ہیں - پتھر پھینک رہے ہیں - وہ ان کی ٹوپیاں اچھال رہے ہیں - کل میں نے دیکھا کہ ہمارے بچے ہمارے بھائی وہ معزز طبقہ - وہ تعلیم یافتہ طبقہ کیا کر رہا ہے جبکہ پولیس والے چپ کر کھڑے تھے کیونکہ ان کو

ایک آرڈر کی ضرورت ہوتی ہے - جب تک آرڈر نہ دیا جائے وہ کچھ نہیں کرتے ان کی ٹوپیاں وہ ہوا میں اچھال رہے تھے - اس کے بعد جب ہم یہ کہتے ہیں کہ لیڈی ڈاکٹروں کے اوپر انہوں نے تشدد کیا - میں یہ پوچھتا ہوں کہ لیڈی کانسٹیبل جو ہیں کیا وہ عورتیں نہیں ہیں - وہ ہماری بہنیں نہیں ہیں - وہ ہماری بیٹیاں نہیں ہیں ؟ فرق صرف یہ ہے کہ انہوں نے وردی پہنی ہوئی ہے - اس لئے ہم نے انہیں بھلا دیا ہے - ہماری لیڈر شپ نہیں چمکتی - جب تک ہم حکومت کے خلاف بات نہیں کریں گے تب تک ہماری لیڈر شپ نہیں چمکتی - میں یہ گذارش کروں گا کہ ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ وہ ہمارے بچے ان لیڈی کانسٹیبلان پر بھی روڑے اور اینٹیں پھینک رہے تھے -

جناب سپیکر - کرنل (ریٹائرڈ) محمد یامین صاحب -

مولانا محمد غیاث الدین - جناب والا میں نے پہلے بھی عرض کی تھی کہ مجھے وقت دیا جائے -

ملک غلام حیدر تھینڈ - جناب والا - میں چار دن سے انتظار کر رہا تھا لہذا مجھے پورا وقت دیا جائے - جب دوسرے لوگوں کو آپ نے دس دس منٹ دئے ہیں تو مجھے بھی دس منٹ دیں -

جناب سپیکر - آپ کی تقریر کا وقت ختم ہو گیا ہے -

ملک غلام حیدر تھینڈ - جناب والا - مجھے آپ نے پانچ منٹ دیئے ہیں -

جناب سپیکر - نہیں - دس منٹ ہو گئے ہیں -

ملک غلام حیدر تھینڈ - نہیں جناب - مجھے پانچ منٹ دئے گئے ہیں - میں گھڑی دیکھ رہا ہوں -

جناب سپیکر - ملک صاحب - گھڑی میرے سامنے ہے اور میں یہ محسوس کر رہا تھا کہ یہ کچھ repetition ہے -

ملک غلام حیدر تھینڈ - تو جناب امن عامہ پر سب باتیں ہو چکی ہیں اس لئے اس پر وقت بڑھانے کی بھی ضرورت نہیں ہے - میرے خیال میں جو لوگ یہاں ہاؤس میں زیادہ شور مچاتے ہیں آپ ان لوگوں کو وقت زیادہ دیتے ہیں - اور مجھے یہ شکایت ہے کہ آپ ہمیں وقت زیادہ نہیں دیتے - (قطع کلامیاں)

میاں ریاض حسین پیرزادہ - جناب والا - معزز رکن نے اپنی تقریر فرما لی ہے اور repetition والی بات بالکل صحیح ہے - باقی وہ لکھ

کر بھجوا دیں ہم پڑھ لیں گے تا کہ باقی دوستوں کو بھی تقریر کرنے کا موقع مل جائے ۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر ۔ ملک صاحب اگر کوئی ضروری بات ہے تو فرمائیں ۔

ملک غلام حیدر تھینڈ ۔ جناب والا سبھی باتیں ضروری ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ تو بالکل مختصر فرما دیں ۔

ملک غلام حیدر تھینڈ ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں میری کچھ تجاویز ہیں ۔

مولانا محمد غیاث الدین ۔ جناب سپیکر میرا ایک نکتہ فریاد ہے وہ اگر سن لیں تو مہربانی ہوگی ۔ گزارش یہ ہے کہ تقریباً دو مہینے اٹھارہ دن ہوئے ہوں میں نے اپنے والد صاحب کو سروسز ہسپتال میں داخل کروایا تھا کل کے واقعہ میں میں بھی ڈاکٹروں کے نرغے میں آگیا تھا۔ پولیس نے اندھا دھند آنسو گیس سروسز ہسپتال میں چھوڑی اور ڈاکٹر مشتعل ہوگئے ۔ اشتعال میں آکر وہ میرے کمرے تک بھی پہنچے کہ یہاں بھی ایم ای اے رہتا ہے ۔ چنانچہ وہ چارپائیاں اٹھا کر پھینکنے لگے میری خوش قسمتی تھی کہ ایک صاحب نے کہا کہ نہیں یار ان کو رہنے دو یہ مولوی آدمی ہے ۔ اب میں آپ سے تحفظ چاہتا ہوں کیوں کہ میرے والد صاحب وہاں داخل ہیں ۔ میں نے ان کی تیمارداری کے لئے وہاں جانا ہے ۔ مجھے کسی طرح سے وہاں پہنچایا جائے ۔ اکثر مریضوں کو تو ان کے رشتہ دار وہاں سے اٹھا کر گھروں میں لے گئے ہیں ۔ اب میرے لئے یہ مصیبت بن گئی ہے کہ میں ہسپتال تک کیسے جاؤں اور اپنے والد صاحب کو کیسے لاؤں ۔ تین روز ہو گئے ہیں ۔ نہ ان کی پٹی ہوئی ہے اور نہ انہیں دوائی دی گئی ہے ۔ اس لئے یہ میری فریاد ہے کہ میرا بھی کوئی تحفظ کیا جائے ۔ ایسا نہ ہو کہ میں بھی ان کے نرغے میں آ جاؤں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ بہت زیادہ اشتعال میں اس لئے آئے تھے کہ آنسو گیس ہسپتال کے اندر چھوڑی گئی تھی ۔

جناب سپیکر ۔ یہ بے حد اہم بات ہے ۔ اس پر لاء منسٹر صاحب کچھ کہنا چاہیں گے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں ، ہم ان کے والد صاحب کی مناسب دیکھ بھال اور ان کے تحفظ کے لئے بھی انتظام کریں گے ۔ آپ ہمارے پاس آئیں تاکہ ہم بیٹھ کر مناسب طور پر اسی ہسپتال میں یا جہاں بھی مناسب دیکھ بھال ہو سکی ، ہم ان کو یہ سہولت انشاءاللہ تعالیٰ مہیا کریں گے ۔

مولانا محمد غیاث الدین - جناب والا میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جناب والا - اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ ان کے والد صاحب سب کے لئے قابل احترام ہیں - میں وزیر موصوف سے عرض کروں گا کہ وہ ایسی کوشش کریں کہ یہ ڈرامہ شام تک یا کل تک ختم ہو جائے ، کیوں ڈپٹی کمشنر لاہور ،، یا ایس پی لاہور ،، یا آئی جی اس کو طول دے رہے ہیں - یہ معاملہ ہر صورت میں جلد ہی طے ہونا چاہئے - یہ معاملہ اتنا سنگین نہیں ہے جتنا کہ انہوں نے بنا رکھا ہے -

وزیر قانون - میں یہ گزارش کروں گا آپ کی تجاویز سر آنکھوں پر میرے خیال میں گورنمنٹ اس سے بھی زیادہ فکرمند ہے کہ یہ معاملہ جلد از جلد اور خوش اسلوبی سے طے ہو جائے اور اس سلسلہ میں پوری کوشش ہو رہی ہے بلکہ ہم تو یہ چاہتے ہیں ، یہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے ، اس کو ڈرامہ کہیں یا جو کچھ بھی کہیں - جو لوگ بھی اس کو انگیخت کر رہے ہیں یا جو بھی اس کے بہانے اپنے آپ کو نمایاں کرنے کی کوشش کر رہے ہیں - ان کو بھی ہم یہ گزارش کریں گے کہ یہ پوری قوم کا مسئلہ ہے - اور مریض جو ہسپتال میں جاتا ہے اس کی خدمت کرنا دیکھ بھال کرنا تو ایک سب سے زیادہ کار خیر ہے اور جہاد کا درجہ رکھتا ہے - جہاں تک اس معاملہ کو سلجھانے کا تعلق ہے ' تمام تر کوششیں ہو رہی ہیں اور انشاء اللہ کوئی ایسی کوشش نہیں ہو گی ' جو اس کو جلد از جلد نپٹانے کی دسترس میں ہو اور رہ جائے ' ہماری پوری کوشش ہو رہی ہے کہ اس معاملہ کو جلد سے جلد نپٹایا جائے -

جناب فضل حسین راہی - جناب والا - جو بات مولوی غیاث صاحب نے کہی تھی یہ اس بات کی طرف لا منسٹر صاحب ابھی تک نہیں آئے ہیں ' ان کا کہنا یہ ہے کہ یہ اشتعال صرف اس لئے پیدا ہوا کہ پولیس نے ہسپتال کے اندر آنسو گیس پھینکی ہے - اس وجہ سے اشتعال پیدا ہوا -

وزیر صنعت - میرے فاضل بھائی کس نکتے پر بول رہے ہیں یہ پہلے آدھا گھنٹہ تو بول چکے ہیں -

جناب سپیکر - راہی صاحب یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے - جناب غلام حیدر تھینڈ صاحب ، آپ اپنی بات ختم کریں گے - اختصار کے ساتھ آپ اپنی

ملک غلام حیدر تھینڈ–گزارش ہے کہ اس بارے کچھ تجاویز ہیں وہ یہ ہیں کہ بے روزگاری سے بھی امن عامہ کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے - بے روزگاری بھی ختم کیجائے اس کے ساتھ ساتھ اصلاح معاشرہ کمیٹیاں اور کرائم کنٹرول کمیٹیاں اگرچہ ہر ضلع میں تشکیل دی گئی ہیں ، لیکن وہ موثر نہیں ہیں ، میری یہ گزارش ہے کہ ان کو بھی موثر بنایا جائے تاکہ اگر اصلاح معاشرہ کمیٹیاں اور کرائم کنٹرول کمیٹیاں موثر طور پر کام کریں تو اس سے بھی جرائم میں کمی ہوگی اور معاشرے کی اصلاح ہوگی - اس کے بعد پولیس کے بارے میں اس ہاوس میں بہت کچھ کہا گیا ہے - گزارش یہ ہے کہ اگر پولیس کو کنویئنس دی جائے تو یہ بہت اہم ہے کیوں کہ جب کوئی رپورٹ کرنے کے لئے جاتا ہے تو سب سے پہلے اس غریب کو یہ کہا جاتا ہے کہ آپ کوئی گاڑی لائیں ، آج تین چار سو روپے پر ایک ویگن کرائے پر ملتی ہے تو یہ عوام کے لئے بہت بڑا بوجھ ہے .. جس سے لوگوں کو انصاف مہیا نہیں ہوتا - اگر حکومت وقت اس پر کوئی توجہ دے اور ہر تھانہ میں ایک ایک موٹر سائیکل یا ایک گاڑی ان کو دے دی جائے تو یہ مناسب ہوگا ، جہاں انہوں نے فرمایا ہے کہ ان کی تنخواہیں بڑھا دی جائیں تو میری اس ضمن میں یہ گزارش ہے کہ تنخواہیں انکی دوسرے محکموں کے برابر ہیں اگر تنخواہیں اس سے زیادہ بھی کر دی جائیں گی تو رشوت کا خاتمہ نہیں ہو گا کیوں یہ کہ معاشرے میں ایک لعنت ہے - اس کا صحیح سد باب اگر نہ کیا جائے تو یہ ختم نہیں ہو سکتی ہے -

جناب سپیکر– شکریہ کرنل محمد یاسین صاحب ،

جناب محمد یاسین–جناب سپیکر ، اس سے پہلے کہ میں اپنی گزارشات آپ کے توسط سے اس ایوان کو پہنچاؤں ' میں گھڑی کی طرف بھی دیکھ رہا تھا اور آپ کی اس عنایت کی طرف بھی دیکھ رہا تھا - میرے خیال میں اب وقت ختم ہونے میں دو تین منٹ رہ گئے ہیں ، میری ایک منفرد سوچ ہے ، اور ایک منفرد خیال ہے امن عامہ کے موضوع پر اس لئے مجھے اس کے لئے وقت درکار ہوگا - اس وقت نہ تو سننے والے سننے کے موڈ میں ہیں اور نہ سنانے والے اس کیفیت میں ہیں کہ وہ اپنی بات بطریق احسن سنا سکیں -

جناب سپیکر–آپ بسم اللہ کیجئے ' آپ کی بات سنی جائے گی

وزیر قانون – جناب والا ' اس سے قبل کہ فاضل ممبر کو تقریر کی اجازت دیں ' کل کے لئے یہ طے کر لیا جائے کہ کل پرائیویٹ

ممبرز کے ہے اور اس بحث کو جاری رکھنے کے لئے ایک دن کی توسیع بھی ہو چکی ہے تو کیا طے پایا کہ کل پرائیویٹ ممبرز کے رہے گا۔

جناب سپیکر۔کل پرائیویٹ ممبر کے ہی رہے گا۔ پرسوں لا اینڈ آرڈر کی بحث جاری رہے گی۔ تو کرنل صاحب آپ بسم اللہ کیجئے پرسوں بھی پھر آپ گفتگو سے انشاءاللہ آغاز کریں گے۔

جناب محمد یاسین نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم رب شرح لی صدری ویسرلی امری وحلل عقدتہ من لسانی یفقہوقولی۔

جناب سپیکر آج امن عامہ پر بحث کا غالباً چوتھا اور آخری دن ہے فاضل اراکین نے ملک میں امن عامہ کی صورت پر سیر حاصل بحث کی ہے اور انہوں نے معاشرہ کی برائیوں کی نشاندھی کرتے ہوئے بڑے مفید نسخوں اور تجاویز سے اس ایوان کو آگاہ کیا ہے جناب سپیکر مجھے اس سلسلہ میں اپنی گزارشات ممتلی پڑیں گی۔ اور جن معاشرتی برائیوں کی نشاندھی کی گئی ہے اور معاشرے کی جن برائیوں کا ذکر کیا گیا ہے اس کے متعلق سب کو اعتراف ہے کہ اور اس کا ایک نمونہ کل سے ہماری اس اسمبلی کے باہر ہو رہا ہے لیکن ان برائیوں کے ازالے کے لئے جو نسخے تجویز کئے گئے ہیں یا جو تجاویز اس ایوان میں دی گئی ہیں میں اس معاملے میں ایک منفرد سوچ رکھتا ہوں کہ جب کسی معاشرے میں امن عامہ کی صورت بگڑ جاتی ہے تو اس کی کئی وجوہات ہیں ایک اہم بات اس میں یہ ہے کہ جب اس معاشرے کو تشکیل دینے والے افراد کے اعمال میں خرابی پیدا ہو جائے اور برے اعمال والے افراد معاشرے میں زیادہ ہوں اور صالح اعمال والے کم رہ جائیں تو معاشرہ بگڑ جاتا ہے اور ایک امن عامہ کی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے جہاں تک اعمال کے بگڑنے اور سنورنے کا تعلق ہے وہ انسان کی ایک اندرونی کیفیت سے ہے خود اللہ تعالے کے فرمان کے مطابق اللہ تعالے نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا اور اللہ تعالے نے اسے احسن تقویم کے نام سے موسوم کیا اور پھر اس بہترین ساخت پر پیدا کرنے کے بعد اسے ایک نیچے سے نیچے کی شکل دے دی اور اسفل السافلین کا نام دے دیا اور پھر دونوں صورتوں میں تمام انسان جو ہیں وہ احسن تقویم کی صورت میں پیدا ہوئے اور جب تک ان بدن سے صالح اعمال نکلتے رہتے ہیں اور جو اپنی ساخت پر قائم رہتے ہیں وہ انصاف کرنے والے وہ جوڑ پیدا کرنے والے وہ اپنی اور دوسروں کی اصلاح کرانے والے وہ خود ارکان اسلام پر پابندی کرنے والے

اور دوسروں کے لئے تبلیغ کرنے والے کی صورت میں نظر آتے ہیں لیکن یہی صورت جب ان کی بدلنا شروع ہو جاتی ہے تو وہ سانحہ ڈھوک کھبہ کی صورت میں نظر آتے ہیں اور دوسروں کے حقوق کو غصب کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہیں چوری کا ارتکاب کرتے ہیں کہیں راہزنی کا ارتکاب کرتے ہیں کہیں قاتل اور کہیں غاصب کی صورت میں نظر آتے ہیں اب ایسا کیوں ہوتا ہے اس کے متعلق فاضل اراکین نے بہت سی تجاویز دی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ کسی نظریاتی مملکت میں مسلمان ہونے کی حیثیت سے اعمال کا تعلق انسان کی اندرونی کیفیت ایمان اور یقین سے ہوتا ہے تو جتنا اس کا ایمان مضبوط ہو گا اتنے صحیح اعمال اس کے بدن سے ہوں گے اور یہ صورت حال جتنی کمزور ہوتی جائے گی اس تناسب سے انسان کے بدن سے نکلنے والے اعمال خراب ہوں گے مختصراً میں یہ عرض کروں گا کہ ایمان اور یقین کی کیفیت انسان کے لئے ایک بنیاد فراہم کرتے ہیں جس پر صالح اعمال کی عمارت اوپر بنتی چلی جاتی ہے اور مضبوطی اور خوبصورتی کے ساتھ یہ عمارت اوپر بنتی چلی جاتی ہے۔ لیکن جوں جوں یہ کیفیت انسان میں کمزور ہوتی چلی جاتی ہے اسی تناسب سے انسان کے بدن سے نکلنے والے اعمال خراب ہوتے جاتے ہیں اور وہ بد اعمالی کی صورت اختیار کرتے جاتے ہیں اور وہی آخر منطقی طور پر کسی ملک کسی معاشرے کے لئے امن عامہ کی صورت پیدا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر۔ شکریہ۔ کرنل صاحب۔ اجلاس کا وقت ختم ہوا چاہتا ہے ہم انشاءاللہ کل 9 بجے پھر غیر سرکاری ممبران کی کارروائی کیلئے یہاں پر اکٹھے ہونگے اور پرسوں کرنل صاحب امن عامہ پر بحث کا آغاز کرینگے۔

وزیر صنعت۔ جناب والا۔ اجلاس کا وقت ساڑھے نو بجے کردیجئے۔

آوازیں۔ ساڑھے نو بجے۔

جناب سپیکر۔ کل پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے اراکین محسوس کرینگے کہ ہمارا آدھ گھنٹہ کم کردیا گیا ہے۔

وزیر صنعت۔ نہیں جناب نہیں محسوس کرتے۔

جناب سپیکر۔ کیوں صاحبان آپکی کیا رائے ہے ؟ 9 بجے یا ساڑھے نو بجے۔

آوازیں۔ ساڑھے نو (9.30)

جناب سپیکر۔ ٹھیک ہے۔ ساڑھے نو بجے۔

(اس کے بعد اجلاس کی کارروائی اگلی صبح تک کے لئے ملتوی کردی گئی)۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

منگل ، 22 اکتوبر 1985ء

(سہ شنبہ ، 7 صفر 1406ھ)

جلد 4 — شمارہ 9

سرکاری رپورٹ

مندرجات

منگل ، 22 اکتوبر 1985ء

صفحہ نمبر

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ - - - - - - 651

اراکین اسمبلی کا حلف وفاداری - - - - - - - 652

تحاریک التوائے کار —

ڈاکٹروں کی جانب سے حصول ملازمت کیلئے تحریری امتحان کے

خلاف ہڑتال کی دھمکی - - - - - - - - 658

مسودہ قانون (جو پیش کیا گیا) - - - - - - -
مسودہ قانون ، ہنگامی قانون (ترمیم) تمباکو نوشی نو عمر اشخاص
پنجاب بابت 1985ء - - - - - - - - - - 71
قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)۔
تعلیمی اداروں میں دیہاتی طلبہ کیلئے 50 فیصد نشستوں کا
مخصوص کوٹا مقرر کیا جانا - - - - - - - 680
وزیر اعظم پاکستان اور وزیر اعلیٰ پنجاب کی جمہوریت نواز
کوششوں پر اظہار اعتماد - - - - - - - - 704
کاشتکاروں سے ٹیوب ویل پر ہاؤس پاور کے مطابق فلیٹ ریٹ کی
وصولی نیز بل کی ماہوار ادائیگی کی بجائے ششماہی ادائیگی 708
مستحق دانشوروں - ادیبوں اور اہل قلم حضرات کی مالی اعانت
کے لئے فنڈ کا قیام - - - - - - - - - 713
گندم ، چاول اور کپاس کی قیمت میں اضافہ یا ٹریکٹر - کھاد
اور دیگر آلات کی قیمت میں کمی - - - - - 719
بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان میں مختلف مضامین کی نشستوں
میں 50 فیصد اضافہ - - - - - - - - - 723

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا چوتھا اجلاس

منگل 22 اکتوبر 1985ء

(سہ شنبہ ، 7صفر 1406ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں صبح ساڑھے نو بجے منعقد ہوا جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو ، کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری علی حسین صدیقی نے پیش کیا ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

س یونس نمبر ۱۰ ۔ آیات ۶۱ تا ۶۴ س انفال نمبر ۸ آیت ۲۹

(ایمان والو) اور تم جس حال میں ہوتے ہو یا قرآن میں سے کچھ بھی پڑھتے ہو یا تم کوئی اور کام کر رہے ہوتے ہو اور جب تم اس کام میں مصروف ہوتے ہو تو ہم تمہارے سامنے ہوتے ہیں ۔ اور تمہارے پروردگار سے ذرہ برابر بھی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے ۔ نہ زمین میں نہ آسمان میں اور نہ کوئی چیز چھوٹی ہے نہ بڑی مگر وہ روشن کتاب میں درج ہے ۔ (جان لو) کہ جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمزدہ ہوں گے ۔ وہ لوگ ایسے ہیں جو ایمان لائے اور برائیوں سے بچتے رہے ۔ ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی ۔ اللہ کی باتوں میں ہرگز تبدیلی نہیں ہوتی یہی وہ زبردست کامیابی ہے ۔

اے ایمان والو ! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو وہ تمہارے لیے حق و باطل میں تمیز کرنے والی طاقت پیدا کر دے گا اور تم سے تمہاری برائیاں دور کر دے گا اور اللہ تو بڑے فضل و کرم کا مالک ہے ۔

وما علینا الا البلاغ

اراکین اسمبلی کا حلف وفا داری

جناب سپیکر - اب بہاولپور سے نو منتخب رکن صوبائی اسمبلی میاں عبدالمجید صاحب کا اوتھ ہو گا ۔

(اس مرحلہ پر میاں عبدالمجید نے بطور ممبر صوبائی اسمبلی حلف وفا داری اٹھایا) ۔

میاں ریاض حسین پیرزادہ - جناب والا ۔ میں آپ کے توسط سے میاں عبدالمجید صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں اور توقع رکھتا ہوں کہ وہ بہاولپور کی ترقی کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے ۔

جناب سپیکر - اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے - چوہدری اکرام اللہ رانجھا صاحب ۔

رانا پھول محمد خان - جناب والا ۔ وقفہ سوالات آج بھی ملتوی کیا جائے کیونکہ آج پرائیویٹ ڈے ہے ۔ اور یہ وقفہ سوالات کسی سرکاری دن پر آ سکتا ہے ۔ آج چونکہ ارکان اسمبلی کا دن ہے اور سوالات میں ایک گھنٹہ ہمارا ویسے ہی جائے گا ۔ ہم یہ وقت گورنمنٹ سے کیوں نہ لیں ۔ ممبروں کا وقت ضائع کیوں کریں ۔

سید طاہر احمد شاہ - جناب سپیکر میں رانا پھول محمد خان صاحب کی تائید کرتا ہوں اور آپ سے یہ التجا کرتا ہوں کہ چونکہ آج پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے اس لئے وقفہ سوالات جو آج کی کارروائی میں شامل ہے اسے ملتوی کر دیا جائے ۔

چودھری محمد رفیق - جناب والا ۔ میں تائید کرتا ہوں کہ آج کا وقفہ سوالات ملتوی کیا جائے ۔

جناب سپیکر - ایوان کی کیا رائے ہے - سبھی دوست اس کی تائید کرتے ہیں ؟

آنریبل - جی ہاں ۔

جناب سپیکر - وقفہ سوالات ملتوی کیا جاتا ہے ۔

سید طاہر احمد شاہ - جناب سپیکر ۔ ذرا اس کا وقت متعین کر دیں کہ کونسی تاریخ تک یہ ملتوی کیا جاتا ہے ۔ یا اگر مناسب سمجھیں تو بجائے سوال جواب کے اس کو ایوان کی میز پر رکھوا دیں تا کہ یہ ایوان کی کارروائی میں شامل ہو جائیں پھر اس میں یہ ہو گا کہ ضمنی سوالات نہیں ہوں گے ۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - اس کے متعلق طریقہ کار بنانا ہو گا اور اس میں انشاءاللہ ہم اس کو take up کریں گے - درخواست ہائے رخصت بھی آج غیر سرکاری اراکین کی کارروائی پر نہ پڑھی جائیں -

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر - اب تحریک التوا کے بارے میں ایوان کی کیا رائے ہے -

(قطع کلامیاں)

ملک اللہ یار خان - جناب والا - تحاریک التوائے کار بہت سے اراکین اسمبلی کی طرف سے پیش کی گئی تھیں - جو کہ آج پیش ہونی تھیں - جو کہ آج پیش ہوئی تھیں لیکن میری یہ گذارش ہے کہ ان میں سے وہ تحاریک جو گذشتہ دو دن کے واقعات سے متعلق ہیں ان کو پیش کرنے کی اجازت دی جائے - کیونکہ یہ تحاریک ایک انتہائی اہم اور افسوسناک واقعات پر روشنی ڈالنے کے مترادف ہیں - اس لئے میری گذارش ہے کہ ان تحاریک کو اور بالخصوص وہ تحاریک جو کہ گذشتہ دو دنوں سے لاہور میں ڈاکٹروں کی ہڑتال - ڈاکٹروں پر لاٹھی چارج اور ہسپتالوں میں آنسو گیس پھینکنے کے متعلق ہیں ان تحاریک کو پیش کرنے کی اجازت دی جائے -

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - چونکہ ڈاکٹروں کے سلسلہ میں میری ایک تحریک التوا pending رکھی ہوئی ہے اور وہ ایسے ہی تصور ہو گی جیسے نمبر ایک پر آج زیر بحث آئے - اگر آپ تحریک التوائے کار کی اجازت بخشتے ہیں تو میرا حق فائق ہے -

میں یہ گزارش کروں گا کہ پہلے میری تحریک التوائے کار کو زیر بحث لایا جائے اور اس کے بعد آنے والی تحاریک کو نمبر کے حساب سے زیر بحث لایا جائے -

وزیر قانون - جناب والا - میں عرض کروں گا کہ کل بھی یہاں یہ بات گورنمنٹ کی طرف سے کہی گئی تھی کہ ہمیں اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے - اگر گزشتہ دو روز کے واقعات کے متعلق جو تحاریک التوا میں ان کو اکٹھے لے لیا جائے - اور آج بھی ہمارا موقف یہی ہے کہ ہمیں اس بارے میں کوئی اعتراض نہیں ہے کہ وہ تحاریک جو کہ گزشتہ دو روز کے

واقعات اور ڈاکٹر صاحبان کی کارروائی کے بارے میں ہیں ' چونکہ ان کا نفس مضمون اور نکتہ نظر ایک ہی ہے اس لئے ان سب کو ایک ہی وقت میں take up کر لیا جائے -

جناب سپیکر - تو اس میں آپ یہ move کرتے ہیں کہ رول 67 کے مطابق ان تحاریک التوائے کار کو صرف اسی ترتیب کے ساتھ ہی take up کر سکتے ہیں ، جس آرڈر سے یہ ہمارے پاس موصول ہوئی ہیں -

رانا پھول محمد خان - صاحب کی تحریک التوائے کار جو ہے وہ پینڈنگ ہے اور اس کو ہم سب سے پہلے take up کریں گے - لیکن اس کے ساتھ تحاریک التوائے کار نمبر 71، 73، 75 اور 78 - Identical ہیں ، رانا صاحب کی تحریک کے ساتھ ساتھ یہ تمام ایک ہی مسئلہ سے متعلق ہیں ، تو اس سلسلہ میں آپ کیا یہ move کرتے ہیں کہ رول کو معطل کر دیا جائے ؟

وزیر قانون - جناب والا - اس رول کو اگر معطل کر دیا جائے اور ان تحاریک التوائے کار کو یکجا لے لیا جائے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے -

جناب سپیکر - تو آپ سب کی رائے یہ ہے کہ اس رول کو معطل کر دیا جائے اور ان تمام تحاریک کو اکٹھا take up کیا جائے -

آوازیں - جی ہاں -

جناب سپیکر - تو میں اس رول کو معطل کرتا ہوں ، اور یہ ساری تحاریک التوائے کار 27 ، 71 ، 73 ، 75 اور 78 ان کو ہم اکٹھے take up کرتے ہیں -

ملک اللہ یار خان - ان تحاریک کے محرک صاحبان کا نام بھی بتا دیئے جائیں -

جناب سپیکر - ان محرکین کے اسمائے گرامی یہ ہیں :

تحریک التوائے کار نمبر 27 رانا پھول محمد خان صاحب کی طرف سے ہے - نمبر 71 سردار زادہ سید ظفر عباس ، مسز رخسانہ بیگم ، چوہدری فرخ جاوید ، سردار شاہد اقبال ، مسٹر عثمان ابراہیم ، میاں محمود احمد ، مسٹر شفقت ریاض ، ملک سعید منظر ، مسٹر ریاض محمود خان مزاری ، بیگم شاہین منور احمد ، مسٹر فضل حسین راہی کی طرف سے ہے تحریک التوائے کار نمبر 73 مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کی طرف سے ہے - نمبر 75

ملک اللہ یار خان صاحب کی اور نمبر 78 محترمہ نجمہ تابش الوری صاحبہ کی طرف ہے ۔ تو رانا پھول محمد خان صاحب آپ تحریک اپنی تحریک التوائے کار move کریں ۔

چوھدری محمد رفیق ۔ جناب والا ۔ متعدد بار یہ گزارش کی جا چکی ہے کہ جو بھی تحریک التوائے کار یا دوسری تحاریک اس معزز ایوان میں پیش کی جاتی ہیں چونکہ وہ ممبر وار پیش کی جاتی ہیں ، اور جس دن اس کا نوٹس دیا جاتا ہے اس کے کئی دن بعد ان کی باری آتی ہے ۔ اس دوران میں سمجھتا ہوں کہ ان کے مسودات مہیا کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے ۔ اور یوں بھی ہے کہ اسی دن جس دن ان کو بحث کے لیے پیش کیا جانا ہوتا ہے ، اس دن بھی یہ مسودات مہیا نہیں کئے جاتے ہیں تو میری گزارش یہ ہے کہ جو کارروائی بھی ہونا مقصود ہوتی ہے ۔ ان کے مسودات مہیا کرنا لازم ہے تاکہ ہم بروقت ان کا مطالعہ کر سکیں اور اس بارے میں اپنا ذہن بنا سکیں ۔

جناب سپیکر چوھدری صاحب ۔ یہ قابل عمل تجویز نہیں ہے ۔ جو تحریک التوائے کار یا جو تحاریک استحقاق آتی ہیں ۔ وہ ایک گھنٹے کے نوٹس پر آتی ہیں ۔ اور ہم نے ان کی کاپیاں کرنی ہوتی ہیں مجھے بھی انہوں نے کاپی پہنچانی ہوتی ہے ۔ محرک کو پہنچانی ہوتی ہیں اور گورنمنٹ کے متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو دینی ہوتی ہیں تو اس ایک گھنٹہ کے وقفہ میں ہم یہ کاپیاں جملہ فاضل اراکین کو پہنچا نہیں سکتے ہیں میں اس سلسلہ میں دریافت کرنا چاہوں گا سید طاہر احمد شاہ صاحب رانا پھول محمد خان اور ملک اللہ یار خان صاحب موجود ہیں کچھ یہ ہمیں اس سلسلہ میں بتا سکیں گے کہ پہلے اس کا طریقہ کار کیا رہا ہے کیا تحریک التوائے کار اور تحریک استحقاق کی کاپیاں بھی سارے ممبران کو مہیا کی جاتی رہی ہیں ۔

ملک اللہ یار خان ۔ جناب والا مجھے آپ کے خیال سے اتفاق ہے کہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا کیونکہ ایک گھنٹے کے وقفے میں یہ بہت مشکل ہے کہ اسمبلی سیکرٹریٹ ان تمام تحریکوں کی نقول تمام اراکین کو پیش کرے ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جہاں تک اس سیکرٹریٹ کا تعلق ہے کم از کم تمام محرکین کو تحاریک کی نقول مہیا کی جاتی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ایک بہت اچھا اقدام ہے جو اسمبلی سیکرٹریٹ نے شروع کیا ہے کیونکہ اس سے قبل ایسا بھی نہیں ہوتا تھا ۔ البتہ یہ بہت مشکل ہے کہ تمام اراکین کو اس تحریک کی نقول مہیا کی جائیں ۔

جناب سپیکر ۔ شکریہ ۔

چوہدری محمد رفیق ۔ جناب سپیکر آپ کا اور ملک صاحب کا یہ فرمانا کہ ایک گھنٹے میں مشکل ضرور ہے ۔ لیکن وہ تحاریک جو بہت دن پہلے موصول ہو چکی ہوتی ہیں ۔ جیسا کہ رانا پھول خان صاحب کی تحریک ہے جو بہت دنوں سے pending پڑی ہے یا دوسری تحاریک جن کے آپ نے نمبر پڑھے ہیں ممکن ہے وہ بھی کئی روز پیشتر اسمبلی سیکرٹریٹ میں موصول ہوئی ہوں ۔ ان کی کاپیاں مہیا کرنا تو کوئی مشکل کام نہیں ہے ۔

جناب سپیکر ۔ چوہدری صاحب ان سب کیلئے ایک ہی طریقہ کار وضع کرنا پڑے گا تحریک استحقاق اور تحریک التوائے کار کیلئے ایک ہی طریقہ وضع کرنا پڑے گا ۔ اگر ہم کچھ تحاریک التواء کار کی کاپیاں مہیا کرتے ہیں اور کچھ کی نہیں کرتے تو اس کیلئے آپ کیا criterion مقرر کریں گے ۔

چوہدری محمد رفیق ۔ جناب والا ۔ کوشش یہ ہونی چاہیے کہ ایک گھنٹہ میں ۔ ۔ ۔

جناب سپیکر ۔ چوہدری صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ رانا صاحب آپ کچھ فرمائیں گے ؟

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر اس سلسلہ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں اور اپنی بات فاضل دوستوں تک پہنچانا چاہتا ہوں کہ اس ایوان کا طریقہ کار ہمیشہ یہ ہے کہ تحریک استحقاق اجلاس کے شروع ہونے سے ایک دو گھنٹے پہلے اسمبلی سیکرٹریٹ میں پہنچتی ہیں ۔ اس کی کاپیاں تقسیم کرنا ممکن نہیں ہوتا اور نہ ہی پیش کرنے والے رکن کی بات میں وہ وزن رہتا ہے ۔ بلکہ جب ایوان کے سامنے وہ اپنی تحریک التوائے کار تحریک استحقاق پڑھتا ہے تو ایوان میں ایک جذبہ پیدا ہوتا ہے ۔ اس تحریک کو پہلے ہی پڑھ دینے سے بہت ساری چیزوں کے متعلق حکومت کی طرف سے اقدامات کر لئے جاتے ہیں اور اس کا جواب دینے کیلئے جواز پیدا کر لیا جاتا ہے ۔ اسلئے یہ ممکن نہیں ۔ ہاں قرار داد اور پرائیویٹ بل یہ پہلے ملنے چاہیں ۔ سب ارکان کو اس کی کاپیاں ملتی ہیں اور ملنی چاہیں ۔ لیکن تحریک التوا اور تحریک استحقاق کی کاپی لازمی نہیں ہے ۔ صرف محرک کے پاس اگر کاپی نہیں ہے تو لازمی طور پر وہ لے سکتا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ شکریہ ۔ سید طاہر احمد شاہ ۔

سید طاہر احمد شاہ - جناب سپیکر چونکہ تحریک التوا کار یا تحریک استحقاق میں کوئی ممبر بھی کوئی تحریک پیش نہیں کر سکتا ہے اسلئے تحریک استحقاق یا تحریک التواء کی کاپیاں دیکر فاضل اراکین اسمبلی کو پہلے کی روایات کے مطابق مہیا نہیں کی جاتی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اجلاس شروع ہونے کے ایک گھنٹہ قبل ممبران ایک گھنٹہ کے نوٹس پر تحریک التواء کار یا تحریک استحقاق پیش کر سکتے ہیں لہذا اسمبلی سیکرٹریٹ کیلئے یہ ممکن نہیں ہو سکتا کہ وہ تمام فاضل اراکین کی خدمت میں ان کی نقول فراہم کرے - بہر کیف اس کے باوجود آپ اگر مناسب سمجھتے ہیں اور یہ بھی سمجھتے ہیں کہ یہ Feasible ہے تو آپ قاعدہ کو معطل کر کے اس کی اجازت دے سکتے ہیں - مگر میری رائے یہ ہے کہ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے - جب کوئی تحریک استحقاق یا تحریک التواء کار اس ایوان کے سامنے معرکہ پیش کرتا ہے تو تمام ممبران جو اس وقت حاضر ہوتے ہیں ان کو اس پر اپنی رائے دیتے ہیں کہ یہ admissible ہے اور admissibility کی sphere میں آتا ہے یا نہیں آتا - جناب والا میری تو اس سلسلے میں یہ رائے ہے -

جناب سپیکر—شکریہ- سردار زادہ ظفر عباس صاحب آپ بھی اس سلسلہ میں کچھ کہنا چاہتے ہیں ؟

سردار زادہ سید ظفر عباس — جی ہاں -

جناب سپیکر—میں تو سمجھتا ہوں کہ اس کی اب ضرورت نہیں ہے

سردار زادہ سید ظفر عباس —جناب والا صرف میں دو لفظ عرض کرنا چاہوں گا -

پارلیمانی سیکرٹری—(جناب سعید احمد ظفر) پوائنٹ آف آرڈر سر -

جناب سپیکر—آپ تشریف رکھیں -

رانا پھول محمد خان - جناب سپیکر سردار زادہ صاحب بات کر رہے ہیں ان کو کہیں کہ بیٹھ جائیں -

پارلیمانی سیکرٹری—جناب والا میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا تھا جس کی مجھے اجازت نہیں ملی -

سردار زادہ سید ظفر عباس —جناب سپیکر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت تحریک ہائے التواء کار 75 تک پہنچ چکی ہیں - جن

میں سے بہت سی تحریکیں ایسی ہیں جو ابھی پیش ہی نہیں ہوئی ہیں - اور آج ان میں سے آخر والی پیش ہو رہی ہے - پہلے والی ابھی تک پیش نہیں ہو سکی ہیں - جناب والا تحاریک کا مطلب تو یہ ہوتا ہے کہ یہ فوری نوعیت کی چیزیں ہوتی ہیں اس لئے ان کو فوری طور پر ایوان میں پیش کیا جانا چاہئے - اب چونکہ یہ بہت بڑی تعداد میں پڑی ہیں تو کم از کم اتنا ہو جائے کہ ان میں سے روزانہ دو چار یا آپ جتنی ضروری سمجھیں اور جو ایوان میں پیش کرنا ضروری ہوں تو ان کے متعلق کم از کم ایک دن کارروائی شروع ہونے سے پہلے یا کارروائی شروع ہونے کے بعد یا کسی اور ذریعہ سے کم از کم یہ اطلاع کر دی جائے کہ فلاں تحریک التواء کار کل take up ہو گی -

جناب سپیکر-شکریہ شاہ صاحب اس سلسلہ میں آپ کی بات ہو گئی ہے اب رانا پھول محمد خان اپنی تحریک التواء کار پر بات کریں گے -

رانا پھول محمد خان - جناب والا میں جناب کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے اصول کے مطابق اور قاعدے کے مطابق یہ وقت عطا فرمایا - میری تحریک التوائے کار پہلے پیش ہو چکی ہے ممکن ہے کہ اس معزز ایوان میں جو ارکان اس وقت تشریف نہ رکھتے ہوں - ان کے نوٹس میں لانے کیلئے میرے لئے یہ لازم ہے کہ میں اس کو دوبارہ پڑھوں اور مجھے اس کی اجازت دی جائے -

جناب سپیکر - جی ہاں -

ڈاکٹروں کی جانب سے حصول ملازمت کے لئے تحریری امتحان کے خلاف ہڑتال کی دھمکی

رانا پھول محمد خان - جناب والا میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ ''امروز'' مورخہ 10 اکتوبر 1985ء کی یہ خبر کہ ملازمت کیلئے تحریری امتحان کی پابندی ، ڈاکٹروں نے ہڑتال کی دھمکی دے دی'' اور روز نامہ جنگ مورخہ 11 اکتوبر 1985ء میں شائع شدہ یہ خبر کہ حصول ملازمت کیلئے ڈاکٹروں کے تحریری امتحان کا فیصلہ واپس نہ لیا گیا تو ڈاکٹر راست اقدام کریں گے - کی اشاعت کے بعد اس مسئلہ سے پیدا ہونے والی صورت حال سے صوبہ کے عوام میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہوا ہے - لہذا مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے یہ تحریک التواء پیش کرتا ہوں -

جناب سپیکر گزارش یہ ہے کہ یہ تحریک التواء میں نے اسوقت پیش کی تھی جو اخباروں کے ذریعہ ہمیں یہ محسوس ہو رہا تھا کہ یہ مسئلہ کہیں ایسی صورت اختیار نہ کر جائے کہ جس کو کنٹرول کرنا ہمارے لئے مشکل ہو جائے ۔ جناب والا یہ ایوان کسی حکومت کا نامزد کردہ ایوان نہیں ہے ۔ یہ ارکان اسمبلی ان غریبوں کے ان اسیروں کے ۔ ان افسروں کے ان مزدروں کے ووٹ لیکر یہاں پر پہنچے ہیں جو اس صوبہ میں رہائش پذیر ہیں ۔ ہم ہر طبقے کی نمائندگی کرتے ہیں لیکن ستم ظریفی یہ کہ میری اس تحریک التوا کار پر کان نہ دھرا گیا اگر اسی روز ان حالات پر کنٹرول کرنے کی کوشش کی جاتی تو ہمیں آج اپنی بیٹیوں کو ڈنڈے پڑتے نہ دیکھنا پڑتا ۔ اپنے بیٹوں کو ڈنڈے پڑتے نہ دیکھنا پڑتا اور صوبے میں ہیں جگہ جگہ ان مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑتا ۔ چونکہ مسائل آتے رہتے ہمیں اس سے گھبرانے والی کوئی بات نہیں ہے ۔ دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں جہاں مسائل نہ ہوں ۔ مسائل ہر جگہ ہیں لیکن ہمارے لئے کچھ مشکلات ہیں کہ ہمارے ملک کے مسائل زیادہ ہیں اور وسائل کم ہیں ۔ ہیں اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے ان معاملات کو طے کرنا ہے جیسے وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی میری اس تحریک التوائیکار کے جواب میں فرمایا تھا کہ ملازمت کیلئے آسامیاں کم ہیں اور امیدوار زیادہ ہیں اگر اس پر پہلے غور کر لیا جاتا تو نہ ہڑتال ہوتی نہ لاٹھی چارج ہوتا ۔ نہ آنسو گیس پھینکی جاتی نہ پولیس کو نشانہ بنایا جاتا ان کو آج گالیاں دی جا رہی ہیں اور اگر پولیس کنٹرول کرنے کی کوشش نہ کرے تو حکومت کی طرف سے برخاستگی کا خطرہ بھی ہے ۔

جناب والا میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ جب ہم ارکان اسمبلی بن کر آئے تو ایک گزٹ نوٹیفیکیشن کے ذریعہ آپ نے ہم سے حلف لیا ۔ جسطرح منتخب نمائندے ہو کر آئے اس طرح سے یونیورسٹیوں سے ڈگری حاصل کرنے والے ڈاکٹر انجینئرز بھی ایک ڈگری یافتہ طالب علم ہوتے ہیں ان کا دوبارہ امتحان لینا کسی صورت ناجائز نہیں ۔

آوازیں - جائز نہیں ۔

رانا پھول محمد خان - میں جائز نہیں ہی کہہ رہا ہوں جناب ۔

آوازیں - نہیں آپ 'ناجائز' کہہ رہے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان - وہ نا جو ہے پہلے لفظ میں آتا ہے ۔ جناب والا اگر میں نے غلطی کی ہے تو میری اصلاح ہوئی ۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

جناب والا ۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ ہمارے ایم ۔ پی ۔ اے بن کر آنے کے بعد ہمیں اس گزٹ نوٹیفیکیشن نے منتخب رکن قرار دے دیا ۔ کیا کسی وزیر کا تحریری امتحان لیا گیا ہے ۔ جب ہمیں عوام کی طرف سے ایک ڈگری مل گئی تو اس میں کوئی شرط نہیں کہ کس کو وزیر رکھا جائے اور کس کو نہ رکھا جائے ۔ خیر میری بحث اس سے نہیں ہے ۔ میری گذارش صرف اتنی ہے کہ اگر ٹھنڈے دل سے ہم غور کریں تو معلوم ہو گا کہ تمام دنیا میں عوامی حکومتیں , سیاستدان افہام و تفہیم اور گفت و شنید کے ذریعے اپنے معاملات کو طے کرتے ہیں ۔ اگر انہوں نے ڈنڈے سے معاملات کو طے کرنا چاہا جس نے بھی چاہا اس کا نتیجہ ان کے سامنے آ گیا میرے کچھ بھائی بھی اس سے اتفاق کرتے ہوں گے کہ وہ بچے جن پر تشدد ہو رہا ہے اور وہ پولیس کے ملازم بھی جن پر کچھ تشدد ہوا ہے ہمارے ہی عزیز ہیں ۔ دونوں طرف ہی ہم ہیں ۔ اس لئے ہمیں ٹھنڈے دل سے اس پر سوچنا چاہئے اس کے لئے ایک کمیٹی بنا دینی چاہئے ان کے جائز مطالبات تسلیم کرنے چاہئیں ناجائز مطالبات اور تشدد سے انہیں بھی پرہیز کرنا چاہئے ۔ ہم ڈاکٹروں کو اجازت نہیں دے سکتے وہ ہمارے بچے ہیں ، ہمارے بھائی ہیں عزیز ہیں ۔ کہ وہ تشدد پر آ جائیں لیکن پولیس کو بھی یہ اجازت نہیں دے سکتے کہ وہ تھوڑا سا بہانہ مل جانے کے بعد تشدد کی انتہا کر دیں جیسا کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے آج بھی فرمایا ہے کہ مجھے اپنے ان عزیز ڈاکٹروں سے اپنی اولاد جیسی محبت ہے ۔ وہ اس مسئلہ کو سیاسی طور پر حل کریں اور اس مسئلہ کو طول نہ پکڑنے دیں اس لئے میری تحریک التوائے کار یہ تھی لیکن معاملہ دوسری صورت اختیار کر گیا دیگر ارکان اسمبلی کی تحریک التوائے کار بھی اس سلسلہ میں ہیں اور قواعد کے مطابق جب ایک مسئلہ پر ایک تحریک التوائے کار پیش ہو جائے اس کے بعد دوسری تحریک التوائے کار اسی مضمون کی یا اس مضمون سے متعلقہ ہوں وہ پیش نہیں ہو سکتیں گو میرے دوستوں نے اپنے ان عزیزوں سے اپنے ان ہونہار طالبعلموں سے محبت کا اظہار کیا ہے لیکن میں ان سے گذارش کروں گا کہ ہر کوئی تحریک التوائے کار پیش کرنے پر زور نہ دے ۔ بلکہ اس کے حل پر زور دیں ۔ ہمارا سب کا یہ مشترکہ کام ہے اس صوبے کی بد امنی ہمیں لے ڈوبے گی ہم نے سیاسی عمل کو جاری کرنا ہے ہم نے سیاسی اور اخلاقی اقدار کو فروغ دینا ہے نہ کہ ان کو پامال کرنا ہے ۔ ہم عوام سے یہ وعدہ کر کے آئے ہیں کہ ہم آمریت کو ختم کریں گے ۔ جمہوریت کو آگے بڑھائیں گے ۔ جمہوری قدروں کو اگر ہم نے فروغ نہ دیا

تو ہم بھی اس سیلاب کی نذر ہو جائیں گے جس سیلاب کی نذر ہم سے آگے والے پہلے سیاستدان ہوئے رہے ہیں -

جناب والا - یہ معزز ایوان ایک اہم اور مشکل امتحان گاہ ہے اس میں بہت سارے وزراء اعلیٰ آئے - وزرا آئے اور یہاں سے فیل ہو کر گئے یہ ایک ایسی امتحان گاہ ہے جس سے کوئی خوش قسمت ہی اپنی میعاد پوری کر کے گیا ہو گا - میں آپ کے سامنے موجود ہوں - مجھے یہ حق نہیں پہنچتا کہ میں اپنے آپ کو سابق ایم پی اے لکھوں - جس اسمبلی کا میں رکن تھا وہ اسمبلی تو ٹوٹی تھی اور ٹوٹی ہوئی اسمبلی کے ارکان اپنے آپ کو سابق رکن اسمبلی نہیں کہہ سکتے بلکہ برخاست شدہ ایم-پی-اے وہ اپنے آپ کو کہیں تو زیادہ بہتر ہو گا - سابق اس کو کہتے ہیں جو پنشن پر آ جائے - سابق اس کو کہتے ہیں جو اپنی مدت ملازمت یا ذمے داری کی مدت پوری کر آئے -

دیوان عاشق حسین بخاری - پوائنٹ آف آرڈر جناب - میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے لئے کوئی ٹائم مقرر ہے یا گھنٹہ دو گھنٹہ تک بول سکتے ہیں تاکہ ہم بھی اس کے مطابق تیاری کریں -

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - اس میں محرک کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنی Adjournment Motion کی سپورٹ میں brief statement دے - تو میں رانا صاحب کو وقت کا بھی یاد دلانا چاہتا ہوں -

رانا پھول محمد خان میں جناب سپیکر کی اجازت سے زیادہ وقت لے سکتا ہوں چونکہ جب میں نے اس مسئلے کو پیش کیا اس وقت اس صوبے کے حالات یہ نہیں تھے جو آج ہمیں درپیش ہیں اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ اس معزز ایوان کو چاہیئے کہ اس مسئلے کو جلد از جلد حل کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی درخواست کریں ان کی مدد بھی کریں اور اگر وہ کوئی کمیٹی بنا دیں یا افسران کے ذریعہ ان سے گفت و شنید کر کے ان کے مسئلے کو حل کرنا چاہیں حل کریں چونکہ اس طرح سندھ پبلک سروس کمشن نے اپنا یہ طریقہ کار حکومت کے کہنے پر واپس لے لیا ہے یا حکومت نے اس میں ترمیم کر دی ہے - اس لئے ہم بھی سندھ سے کوئی پسماندہ علاقہ نہیں ہیں - جہاں تک یہ بات ہے جیسا کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے فرمایا کہ نشستیں کم ہیں طلبہ زیادہ اس کا حل بھی ہمارے پاس موجود ہے - اگر جناب قبول فرمائیں تو جناب

والا یہ ہو سکتا ہے کہ آپ ان ڈاکٹروں کو میرٹ پر سلیکٹ کریں جتنی سیٹیں ہیں ان کو پر کریں بجٹ سے باہر تو ہم نہیں جا سکتے - ہمیں پتہ ہے کہ ہمارے وسائل کم ہیں لیکن اس کا ایک طریقہ ہے کہ ہم مرکزی حکومت سے قرض بھی لے سکتے ہیں ورلڈ بنک سے لے سکتے ہیں - اور ہم نے 1982ء میں معاہدہ کیا ہوا ہے جس میں حکومت پاکستان کے دستخط موجود ہیں - کہ دنیا کے تمام ممالک میں بمہ پاکستان ہر 1500 کی آبادی پر ایک ڈاکٹر ہو گا - آج ہمارے ملک میں 4000 سے 5000 ہزار آبادی پر ایک ڈاکٹر ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان کو قرض دیں اور یہ کہیں کہ جن کو ملازمت نہیں ملتی وہ ہاؤس جاب کرنے کے بعد ہر گاؤں میں جا کر اپنا کلینک بنائیے - ان کو رقم نہ دیں ان کو سامان مہیا کریں - محکمے میں کروڑوں روپے کی دوائیاں غائب ہو جاتی ہیں -

چوہدری گل نواز خان وڑائچ - پوائنٹ آف آرڈر - میں جناب عرض کروں گا کہ یہ ان کی تحریک التواء ہے یا مشورہ ہے -

رانا پھول محمد خان - کل تہاڈی میں غیر حاضری محسوس کر رہیا ساں میں کنیدا ساں کہ میر بھڑا ہوری کتھے نے - آ جا میرے ویرا آ جا آ جا -

چوہدری گل نواز خان وڑائچ - میں جناب عرض کروں - یہ ان کی کوئی تحریک التواء ہے یا Suggestion ہے یا یہ کیا ہے - یہ تو کہتے ہیں کہ سب کچھ میں کروں گا یہ کروں گا وہ کروں گا - یہ جو انہوں نے کہا ہے کمیٹی بنائیں تو اس میں سب کچھ آ جاتا ہے وہ یہ دیکھ لے کہ جو ہمارے بچوں کو تکلیف ہوئی ہے وہ کیسے رفع ہو سکتی ہے ان کی باتیں سچی ہیں لیکن کئی باتیں ایسی کر جاتے ہیں جیسے وزیر امتحان دیں - اگر میرے بھائی رانا صاحب کا امتحان ہوتا تو کبھی ممبر ہی نہ ہوتے - بلکہ تھانے میں ہوتے -

(قہقہہ)

رانا پھول محمد خان - جناب میں بھی محسوس کرتا ہوں کہ میری یہ بد قسمتی ہے کہ اس کوالٹی کے ساتھ میں ممبر منتخب ہو کر آ گیا جو اس کے اہل ہی نہیں تھے کہ اس ایوان میں آ کر بیٹھتے یہ اللہ کی شان ہے وہ چاہے تو گدھے کو بادشاہ بنا دے یہ اس کا اختیار ہے -

(قہقہہ)

چوہدری گل نواز خان وڑائچ - میں جناب گذارش کروں گا کہ رانا صاحب اپنے آپ کو گدھا کہہ رہے ہیں - وارث شاہ نے بھی قیدیوں کے متعلق جو کچھ کہا ہے یہ جانتے ہوں گے -

رانا پھول محمد خان - میں اپنے آپ کو نہیں میں تو اللہ تعالی کی شان عرض کر رہا ہوں - آپ سننے کی اور سمجھنے کی گنجائش رکھیں -

Mr. Speaker : Please take your seat.

(قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان - جناب والا میں صرف ایک منٹ اور لوں گا چونکہ اس تحریک التوائے کار پر اور تحریک التوائے کار پیش نہیں ہو سکتی ہے - یہ حق میرا ہے میں اپنا حق کسی کو دینے کے لئے تیار نہیں -

چوہدری گل نواز خان وڑائچ - پوائنٹ آف آرڈر کہن دا میرا وی حق اے -

رانا پھول محمد خان - چوہدری صاحب جتھے کہن دی گنجائش رکھو او سن دی وی گنجائش رکھو - او پکیاں سمجھاں والے بادشاہوں -

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : No crots talk please.

رانا پھول محمد خان - میری گذارش یہ ہے کہ ہر دیہات میں ہر گاؤں اور ہر قصبے میں وہ کلینک کھولیں -

جناب سپیکر - میجر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں-

میجر (ریٹائرڈ) وکٹر سموئل - جناب سپیکر میں شکر گذار ہوں کہ آپ نے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بولنے کی اجازت دی کہ میں اپنے خیالات کا اظہار کر سکوں - امن عامہ کا مسئلہ دو تین روز سے کچھ زیادہ شدت اختیار کر گیا ہے - جہاں تک امن وامان کی صورت حال کا تعلق ہے وہ بھی سنگین حالات سے گذر رہی ہے - میں گذارش یہ کروں گا کہ ہمارے معزز رکن جناب رانا پھول محمد خان صاحب نے فرمایا ہے کہ ہمارے وسائل کم ہیں اور مسائل زیادہ ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان وسائل اور مسائل کو ہی مدنظر رکھتے ہوئے اس معاملے کا حل ہمیں سوچنا چاہیئے - جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم حلقوں سے منتخب ہو کر آئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں -

MR. SPEAKER: Major Sahib I am sorry this is not a point of order. Please take your seat.

رانا پھول محمد خان - آج اس مسئلہ پر تمارک التوائے کار اور بھی ہیں -

جناب سپیکر - خان صاحب تشریف رکھیئے خان صاحب آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ہے -

جناب مہدی خان - جناب والا میری ایک گذارش ہے - میں نے ایک تحریک استحقاق پیش کی ہے - مہربانی فرما کر اس کو ہاؤس میں زیر بحث لایا جائے -

جناب سپیکر - تحریک استحقاق جو اس وقت آپ نے بھجوائی ہے اس کو قواعد کے مطابق کو آج take up نہیں کیا جا سکتا -

جناب مہدی خان - جناب والا یہ بڑا اہم مسئلہ ہے -

جناب سپیکر - چاہے جتنا بھی اہم مسئلہ ہو قواعد کے مطابق ہم اسے زیر بحث لانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی -

جناب مہدی خان - میرے ساتھ سخت زیادتی ہوئی ہے

MR. SPEAKER: Khan Sahib I can't permit you to speak on your Privilege motion. Please take your seat.

جناب مہدی خان - ہمارے اپنے وزیر نے میرے ساتھ زیادتی کی ہے - معززین کی موجودگی میں میرے ساتھ یہ بات ہوئی ہے - صرف میری بات سن لیں -

جناب سپیکر - یہ بات آپ کل بھی کر سکتے ہیں -

رانا پھول محمد خان - جناب والا اگر ہم نے ان مظلوم ڈاکٹروں کی جائز حمایت نہ کی جن کے سامنے مظلوم بن کر ہم نے کل کو ہسپتالوں میں داخل ہونا ہے تو ہمیں ان سے بھی ہمدردی کی امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ جناب والا اگر حکومت قرضے دے ہر گاؤں میں وہ کلینک کھولیں کلینک کا سامان حکومت ان کو دے وہ دوائیاں خریدیں اور پرائیویٹ پریکٹس کریں تو مجھے یقین ہے کہ جس ڈاکٹر کو آپ دو ہزار یا پچیس سو روپے دیں گے وہ دیہات میں جا کر پانچ ہزار روپیہ ماہانہ کما سکتا ہے - ہم اپنی قوم کو ان پڑھ نہیں رکھنا چاہتے - ہم اپنی قوم کو بے ہنر نہیں رکھنا چاہتے آبادی بڑھ رہی ہے اور پاکستان میں پیدائش کی شرح میں جتنا اضافہ ہوں

سال میں ہوتا تھا اب ایک سال میں اتنا ہوتا ہے اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم ان کے لئے قرضے جاری کریں - ان سے لکھوالیا جائے کہ اگر وہ سلیکٹ ہو جاتے ہیں تو تمہاری ملازمت کی شرط یہ ہوگی کہ تمہیں دیہات میں جاکر کلینک قائم کرنے ہوں گے تو وہ جائیں گے - دیہات میں ڈاکٹر جاتے ہی نہیں - جتنی ڈاکٹروں کی تعداد بتائی جاتی ہے وہ میونسپلٹیوں کارپوریشنوں اور ٹاؤن کمیٹیوں کی حدود تک ہے دیہات میں ڈاکٹر نہیں ہیں- ہر حکومت کا فرض ہے کہ وہ اپنے صوبے میں بسنے والے لوگوں کے لئے سستی طبی امداد مہیا کرے- وہ قرض اس سے وصول ہوگا

آبادی کے لحاظ سے وسائل کے لحاظ سے آپ کے ہسپتالوں کی تعداد بڑھتی جائے گی - ان کی ایک لسٹ بنالیجئے - اس سنیارٹی لسٹ کے حساب سے ان کو تعینات کر دیجئے - انہیں بے روزگار نہ پھرنے دیجئے - ورنہ 17 سال جس بچے نے کالج یا یونیورسٹی تک وقت گذارا ہے وہ ڈاکٹر نہیں بنے گا تو پھر کیا بنے گا وہ اپنے معیار کے مطابق اتنی زندگی گذارنے کا طریقہ استعمال نہ کرے گا وسائل تلاش نہ کریگا تو کیا کریگا جب ہم یہ چیکیں پہن سکتے ہیں کیا وہ ڈاکٹر وہ انجنیئر جنہوں نے 17.17 سال تک تعلیم حاصل کی ہے وہ بازاروں میں پھریں گے - وہ ڈکیتیاں کریں گے اور خدا نہ کرے اگر ایسا وقت آگیا کہ بیرون ملک جو ہمارے لوگ ہیں وہ یہاں واپس آگئے ان کا معیار زندگی اتنا بلند ہوگا کہ اس کا نتیجہ خانہ جنگی پر منتج نہ ہو -

چوہدری گل نواز خان وڑائچ - جناب سپیکر ہاؤس میں اور بھی ممبر ہیں - یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے تحریک التواء ہے یا کوئی تجویز ہے - یہ تو کسی اور طرف چلے گئے ہیں - بچوں کے ساتھ ہمیں ان سے زیادہ ہمدردی ہے -

رانا پھول محمد خان - چوہدری جی جناب میں سپیکر دی وساطت نال تہانوں پچھناواں کہ جنہاں تہانوں چنیاں سی او ووٹر زنہ نیں -

چوہدری گل نواز خان وڑائچ - جو کچھ ہوا ہے ہمیں اسکی زیادہ تکلیف ہے لیکن خدا کے لئے انہیں یہ کہیں کہ یہ قانون کی پابندی کریں -

رانا پھول محمد خان - تہانوں کی مرچاں لگ گیاں نیں میں اپنے لفظ واپس لینا واں گل کی لے -

جناب سپیکر - سید طاہر احمد شاہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہیں گے ؟

سید طاہر احمد شاہ - جناب سپیکر میں آپ کی وساطت سے فاضل رکن چودھری گلنواز سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ وہ وقتاً فوقتاً خواہ مخواہ کسی مقرر کی تقریر میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے پوائنٹ آف آرڈر پہ کھڑے ہو جاتے ہیں - مگر میں نے اکثر محسوس کیا ہے کہ ان کا پوائنٹ آف آرڈر متعلقہ نہیں ہوتا -

چوہدری گل نواز خاں وڑائچ - یہ تو سپیکر صاحب کی ڈیوٹی ہے - یہ کون ہیں اعتراض کرنے والے -

جناب سپیکر - آپ تشریف رکھیں پوائنٹ آف آرڈر پر آرڈر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا -

سید طاہر احمد شاہ - جناب والا اس سے ایوان کا وقت ضائع ہوتا ہے - میں آپ کی وساطت سے فاضل ممبران سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ سوچ سمجھ کر پوائنٹ آف آرڈر اٹھائیں - پوائنٹ آف آرڈر اٹھانا ان کا حق ہے - مگر یہ متعلقہ ہونا چاہئے - اگر اجازت ہو تو میں آپ سے گذارش کروں گا کہ آپ ہاوس کا decorum maintain کریں تاکہ ہماری اسمبلی کو نیلام گھر یا مچھلی مارکیٹ نہ کہا جائے جیسا کہ پہلے بھی اسمبلی میں ایک کارٹون کی وجہ سے تحریک استحقاق آچکی ہے - پریس والے موجود ہیں ووٹرز موجود ہیں - ہمیں شائستگی کا مظاہرہ کرنا چاہئے ہمیں قواعدو ضوابط کے مطابق ایوان میں بات کرنی چاہئے -

جناب سپیکر - لودھی صاحب پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتے ہیں - رانا صاحب آپ تشریف رکھیں

پارلیمانی سیکرٹری (جناب محمد ارشد خاں لودھی) - جناب سپیکر تحریک التواء کے بارے میں معزز کو مختصر سٹیٹمنٹ کی اجازت ہوتی ہے تاکہ فاضل ممبر اپنے موقف کی صاف طور وضاحت کر سکے اور اعتماد میں آسکیں - لیکن میں بڑی معذرت سے فاضل رکن سے گزارش کروں گا کہ جتنی بھی انہوں نے اپنے موقف کی وضاحت کی ہے وہ self contradictory ہے - مثال کے طور پر کہتے ہیں ڈاکٹر صاحبان سے زیادتی ہو رہی ہے - - - -

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : This is not a point of order.

پارلیمانی سیکرٹری (جناب محمد ارشد خاں لودھی) - متعلقہ ہوگا اگر میں یہ کہوں کہ وہ قاعدہ سے اختلاف کرتے ہوئے اس سے وہ غیر متعلقہ ہو رہے ہیں - ان کو مختصر بیان دینے کی اجازت ہے لیکن self contradictory کرنے کی اجازت نہیں ہے -

جناب سپیکر - آپ کی اس بات سے میں اتفاق کرتا ہوں لیکن یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں -

رانا پھول محمد خان - اگر ایڈیشنل ڈپٹی سپیکر کی آسامی خالی ہو تو اس پر میرے بھائی خان صاحب کو تعینات فرما دیں تاکہ وہ کرسی صدارت پر آئیں اور پھر ہمارا سامنا کریں تو ان کی قابلیت کا اندازہ ہوگا کارروائی ڈالنے سے قابلیت کا اندازہ نہیں ہوگا - آپ کا نام لکھا گیا ہے -

جناب سپیکر - آپ تشریف رکھیں -

وزیر قانون - رانا صاحب ہر وقت اپنا نام لکھوانے کی کوشش میں رہتے ہیں - اگر میرے بھائی ارشد لودھی کبھی بات کر دیں تو کوئی بات نہیں -

جناب سپیکر - چیمہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں -

جناب سعید احمد ظفر - جناب سپیکر - میں آپ کی وساطت سے رانا صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ وہ ایسی مثالیں نہ دیں بلکہ صرف اپنے نمبر ٹانک لیں - جتنی وہ اپنی علمیت کی وجہ سے ہاؤس کو متاثر کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان میں قطعی طور پر وہ علمیت نہیں ہے -

رانا پھول محمد خان - میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں - جو سزا دیتے ہیں وہ بھی قبول کرنے کے لئے تیار ہوں -

جناب سعید احمد ظفر - رانا صاحب بات بھی کر جاتے ہیں اور جلدی سے واپس بھی مڑ جاتے ہیں -

جناب سپیکر - سعید صاحب آپ تشریف رکھیں - میں رانا پھول محمد خان صاحب اور چوہدری گل نواز صاحب دونوں کو ہی یہ کہوں گا کہ وہ پندرہ پندرہ منٹ کیلئے باہر تشریف لے جائیں -

(نعرہ ہائے تحسین)

رانا پھول محمد خان - ان کے حکم میں تعمیل کرتا ہوں اور یہ سمجھتا ہوں کہ بغیر ثبوت کے پھانسی دینے والے جج نے فیصلہ دے دیا -

جناب سپیکر اس پر کمنٹری نہیں ہو سکتی -

رانا پھول محمد خان - آپ کا حکم سر آنکھوں پر

رانا پھول محمد خان - جناب والا میں نے کوئی خلاف ورزی نہیں کی - میں پندرہ منٹ کے لئے آپکے حکم پر باہر جاتا ہوں - میرا ایک مسودہ قانون اور قرار داد بھی ہے اچھا جناب میں جاتا ہوں - بہت بہت شکریہ جناب نے میرا شہدوں میں نام لکھوا دیا -

(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر رانا پھول محمد خان صاحب اور چودھری گل نواز صاحب ایوان سے باہر تشریف لے گئے) :

جناب سپیکر - چیمہ صاحب فرمائیے -

(قطع کلامیاں)

سید طاہر احمد شاہ - جناب سپیکر ایک بات یاد آگئی ہے کہ -

بڑے بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے -

جناب سپیکر - چیمہ صاحب فرمائیں -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جناب والا رول 72 کے مطابق محرک کیلئے 20 منٹ کا وقت ہوتا ہے لیکن رانا صاحب نے زیادہ وقت لیا ہے باقی جو تحاریک التوائے کار ہیں وہ سب ایک ہی نوعیت کی ہیں - میری استدعا ہے کہ پہلے گورنمنٹ کا نکتہ نظر آ جائے - اگر ان کی تسلی ہو جائے پھر بقایا بھی آج ہو جائیں -

جناب سپیکر - نہیں چیمہ صاحب میں آپکی اس بات سے اتفاق نہیں کرتا محرک کو 20 منٹ تک تقریر کی اجازت ہے جب موشن بن جاتی ہے تو اس کے لئے وقت مقرر ہو جاتا ہے جس وقت موشن پیش کی جاتی ہے اس کے بعد محرک short statement اپنی contention کی support میں دے گا - اس کے بعد گورنمنٹ اپنا نقطہ نظر پیش کرے گی اور اس کے بعد ad missibility کیلئے ہاؤس میں question put کیا جائے گا -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - اس لئے تو میں جناب کے نوٹس میں یہ بات لا رہا ہوں کہ انہوں نے حد سے زیادہ قاعدے سے زیادہ وقت لیا ہے -

جناب سپیکر - دراصل وہ نہیں چاہتے تھے کہ اس پہ کوئی اور صاحب بولیں -

چوہدری محمد رفیق - چونکہ آپ کے حکم کی تعمیل ہو چکی اور رانا پھول محمد خان صاحب آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے باہر چلے گئے میں آپ سے درخواست کروں گا کہ وہ اس تحریک کے محرک

ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان کا یہاں موجود رہنا ضروری ہے - اور اس تحریک کے پیش نظر انہیں واپس بلایا جائے -

جناب سپیکر - تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہو گیا ہے آپ تشریف رکھیں -

وزیر قانون ہم اس موشن کو oppose کریں گے -

I want to bring it on record before the motion is put to the House for admission.

چونکہ آدھ گھنٹہ کا وقت ختم ہو چکا ہے - ہمیں بھی اس پر بات کرنے کی اجازت ہونی چاہئے -

جناب سپیکر - ٹھیک ہے آپ اگلے دن اس پر اپنی بات کو جاری رکھ سکتے ہیں -

وزیر قانون - جی ہاں کل اس پر بات کریں گے - شکریہ -

حاجی سردار خان - جناب سپیکر یا میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ گو یہ فوری اہمیت کا معاملہ ہے موشن پہلے سے چلی آرہی ہے اور پھر اس پر وقت کا بہانا کیا جاتا ہے -

رانا پھول محمد خان - جناب والا پندرہ منٹ ہو چکے ہیں اندر آنے کی اجازت دی جائے -

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر ٹھیک ہے آپ تشریف لے آئیے -

سردار زادہ ظفر عباس - جناب سپیکر ، اس مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل نکالنا چاہئے - ابھی ابھی جناب نے جو فیصلہ فرمایا ہے اس میں آپ نے کل وزیر قانون کو تو اس کا جواب دینے کیلئے اجازت دی ہے اس کیلئے میں گذارش کروں گا کہ دوسرے جن صاحبان نے اس موضوع پر تحاریک پیش کی ہیں اور جناب نے ان کو یکجا بھی کیا ہے تو کل ان کو وقت دینے کے بعد وزیر قانون کو وقت دیا جائے کہ وہ اس کو oppose کر سکیں -

جناب سپیکر - اس پہ میں اپنا فیصلہ کل دوں گا -

جناب مہدی خان - میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قاعدہ 54 کے تحت آپ کو اختیارات ہیں کہ آپ جب چاہیں کسی

معزز ممبر کو اپنی تحریک استحقاق پر بولنے کی اجازت دے سکتے ہیں - جناب یہ میری ذاتی درخواست ہے کہ آپ مجھے تھوڑا سا ٹائم دے دیں میں جناب کا مشکور ہوں گا -

سید طاہر احمد شاہ - جناب سپیکر ، چونکہ ہمارے معزز ممبر جناب رانا پھول محمد خان صاحب نے اپنی تحریک التوائے کار پیش کی ہے تو میں یہ تحریک پیش کروں گا کہ آپ ایوان کے سامنے یہ سوال آج ہی put up کر دیں کہ اس کی adonissibility کے بارے میں ایوان کی کیا رائے ہے -

رانا پھول محمد خان - میں جناب کی اجازت سے میں یہ گذارش کروں گا کہ میں آپ کی سزا پر یعنی آپ نے جو سزا سنائی اس سزا پر جناب کا شکریہ ادا کرتا ہوں ہم دونوں بھائی جن کو لوگ یہ سمجھتے تھے کہ یہ شاہد ایک دوسرے کے مخالف ہوں شیر و شکر ہو گئے ہیں -

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب مہدی خان - جناب والا ، میں آج اپنے چند دوستوں کے ہمراہ کسی ایک - - - -

جناب سپیکر - خان صاحب ابھی سے آپ نے عرض کرنا شروع کر دیا ابھی اس پہ فیصلہ نہیں ہوا - ایک تحریک التوا ایک چھوٹے سے کاغذ پر تھی وہ میرے پاس آئی ہے میں اس کو تلاش کر رہا ہوں میں اسے دیکھ کر آپ کی بات پہ فیصلہ کرتا ہوں -

چوہدری محمد رفیق - آپ کی اجازت ہو تو میں یہ عرض کروں گا کہ جو تحریک التوا ابھی آپ نے ختم کر کے کل پر مؤخر کی ہے اتنی سنگین نوعیت کی ہے کہ آپ وقت بڑھا کر ایک گھنٹے کی بجائے دو گھنٹے کر سکتے ہیں اور مزید میں آپ کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ وقت بڑھا کر دو گھنٹے کر دیا جائے اور اس کو آج ہی take up کر لیا جائے - کیونکہ مسئلہ بڑا سنگین نوعیت اختیار کرتا جا رہا ہے اگر آج ہی اس پر فیصلہ ہو جائے تو کچھ بہتری کے امکانات پیدا ہو سکتے ہیں -

جناب سپیکر - تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہو گیا ہے اب اس پر بات نہیں ہو سکتی -

چوہدری محمد رفیق - آپ وقت کو ایک گھنٹے سے دو گھنٹے تک بڑھا سکتے ہیں -

جناب سپیکر - جی نہیں آپ اپنی سیٹ پر تشریف رکھئیے اور رولز کا مطالعہ فرمائیے - چیمہ صاحب آپ بھی اسی سلسلے میں عرض کرنا چاہتے ہیں -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - انہیں جناب میں عرض کر رہا ہوں کہ آج پرائیویٹ ممبر ڈے ہے رولز کے مطابق آپ نے رول معطل کر کے پہلے اجازت دی تھی وہ معاملہ ٹھیک ہو گیا اور وہ معاملہ طے ہو گیا جناب والا رول 24 کے تحت میں جناب کے نوٹس میں لاتا ہوں کہ اس رول کے مطابق وہ پرائیویٹ ممبر ڈے ہے وہ ریزلیوشن اور پرائیویٹ بلز جو ہیں - ان کا اندراج کیا جائے جیسا کہ رول 24 کے مطابق ترتیب ہے -

جناب سپیکر - اس کے مطابق چلنا ہے -

چودھری محمد اعظم چیمہ - بہتر جناب -

جناب سپیکر - اب ہم پرائیویٹ ممبر کی کارروائی شروع کرتے ہیں -

مولانا محمد غیاث الدین - جناب سپیکر میں ایک مقولہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو آپ نے ابھی فیصلہ فرمایا ہے کہ اس تحریک کے متعلق کل فیصلہ کیا جائیگا میں عرض کروں گا -

تا تریاق از عراق اور دہ شود
مار گزیدہ مردہ شود

جناب سپیکر شکریہ -

مولانا محمد غیاث الدین - ایوان میں گفتگو ہو رہی ہے اور امتحان شروع ہو چکا ہے اور فیصلہ بعد میں کیا جائیگا -

MR. SPEAKER: I can't permit you to speak now on this Adjournment Motion.

مسودہ قانون

مسودہ قانون ہنگامی قانون (ترمیم) تمباکو نوشی نو عمر اشخاص پنجاب بابت 1985ء

جناب سپیکر - اب رانا پھول محمد خان صاحب اپنا مسودہ قانون پیش کریں گے -

رانا پھول محمد خان - جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :-

کہ دی پنجاب جووینائیل سموکنگ آرڈیننس (امنڈمنٹ) بل 1985ء (مسودہ قانون ہنگامی قانون (ترمیم) تمباکو نوشی نو عمر اشخاص پنجاب بابت 1985ء) پیش کرنے کی اجازت دی جائے -

جناب سپیکر - یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے : کہ مسودہ قانون ہنگامی قانون (ترمیم) تمباکو نوشی نو عمر اشخاص پنجاب بابت 1985ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے - لا منسٹر صاحب کچھ فرمائیں گے ؟

وزیر قانون - جناب والا اس کے پیش کئے جانے پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے -

(قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان - دی پنجاب جووینائیل سموکنگ آرڈیننس (امنڈمنٹ) بل 1985ء ——

جناب سپیکر - رانا صاحب آپ تشریف رکھیں -

رانا پھول محمد خان - جناب والا میں اس کو پیش کر رہا ہوں - پیش تو اب ہو گا -

جناب سپیکر - آپ کی تحریک پر ابھی ہاوس کی اجازت ہوئی ہے -

رانا پھول محمد خان - جناب والا ہاوس نے اجازت دے دی ہے اور حکومت کے نمائندے نے یہ کہدیا ہے کہ مجھے اعتراض نہیں ہے - آپ نے بھی مجھے اجازت بخش دی ہے -

جناب سپیکر - حکومت کے نمائندے کا اعتراض نہ کرنا اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایوان کی اجازت ہو گئی -

رانا پھول محمد خان - کسی نے اس کی مخالفت نہیں کی ہے -

چوہدری خادم حسین - جناب سپیکر ایک عرض ہے کہ جو مہدی صاحب نے تحریک استحقاق پیش کی ہے اس پر وہ کوئی ایکشن نہیں لینا چاہتے ہیں -

جناب سپیکر - آپ اس کو واپس لیتے ہیں -

جناب مہدی خان - میں واپس لیتا ہوں —

جناب سپیکر - اچھا شکریہ -

کیا معزز ایوان اس بل کو پیش کرنے کی اجازت دیتا ہے ؟

چوہدری گل نواز خان وڑائچ - پوائنٹ آف آرڈر - ایک اسٹیٹمنٹ کے ساتھ - مجھے بڑی خوشی ہے - بڑا اچھا بل ہے لیکن حدیث کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے آکر پوچھا کہ میں گڑ کھاؤں یا نہ کھاؤں - وہ کہنے لگے کل آنا - اسی طرح دو تین دن وہ کہتے رہے آخر میں کہا بھائی گڑ تو اچھی چیز نہیں ہے - وہ کہنے لگے یا رسول اللہ یہ مجھے پہلے ہی دن کہہ دینا تھا انہوں نے فرمایا کہ میں پہلے خود گڑ کھایا کرتا تھا اس لئے میں نے منع نہیں کیا - تو میں استدعا کرتا ہوں خدا کیلئے رانا صاحب بھی سگریٹ چھوڑ دیں تو زیادہ اس میں تقویت ہو -

(قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان - جناب سپیکر میں خداوند تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتے ہوئے اپنے بھائی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے ایک نیکی کی طرف دعوت دی - اور میں اس معزز ایوان کے سامنے اور اس ہاؤس کے جج کے سامنے یہ وعدہ کرتا ہوں کہ میں نے آج سے سگریٹ چھوڑ دی -

(نعرہ ہائے تحسین)

میرے لئے یہ حرام ہے آج کے بعد -

پارلیمانی سیکرٹری محنت - (سردار محمد عارف) پوائنٹ آف آرڈر —

جناب سپیکر - سردار صاحب تشریف رکھیں - No cross talk please.

(قطع کلامیاں)

پارلیمانی سیکرٹری خوراک - (چوہدری محمد صدیق سالار) جناب سپیکر جناب محترم گل نواز صاحب نے اپنی کچھ لا علمی کی بنا پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا اس روایت کے ساتھ - وہ حدیث نہیں ہے بلکہ یہ غوث الاعظم جیلانی رح کا فرمان ہے - اسے کاٹ دیا جائے حضور نبی اکرم کا نام اس میں نہ آئے - اسے درست کیا جائے - کیونکہ درست حدیث کو آنا چاہئے -

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - رانا پھول محمد صاحب اب اپنا مسودہ قانون پیش کریں-

رانا پھول محمد خان - جناب والا میں دی پنجاب جووینائیل سموکنگ آرڈیننس (امنڈمنٹ) 1985ء (مسودہ قانون ہنگامی قانون (ترمیم) تمباکو نوشی نو عمر اشخاص پنجاب بابت 1985ء پیش کرتا ہوں -

جناب والا جناب کی اجازت کے بعد میں یہ گذارش کروں گا کہ میرا اس بل کو پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ یونیورسٹیوں اور کالجوں میں نوجوان نو عمر بچے جن کو ہم اپنے گھروں سے تعلیم کے لئے بھیجتے ہیں آج کل وہ چرس اور ہیروئین کی لعنت میں پھنس گئے ہیں - اس لئے اس میں کچھ تھوڑی سی سزا بڑھائی گئی ہے یہ بل تو پہلے ہی موجود ہے یہ اس لئے ہے تاکہ اسکی روک تھام ہو سکے - اور مجھے قوی امید ہے کہ کمیٹی ان خامیوں کو دور کر دے گی جو مجھ ان پڑھ سے اس بل کی عبارت میں رہ گئی ہیں - شکریہ

جناب سپیکر - مسودہ قانون پیش کر دیا گیا ہے - اور اسے متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے - جس کی رپورٹ 60 دن کے اندر پیش ہونی چاہیے -

قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر - اب ہم ریزولیوشن کو take up کرتے ہیں - اور اس میں سب سے پہلے بیگم بشریٰ رحمن صاحبہ کی طرف سے ایک قرار داد ہے -

رانا پھول محمد خان - جناب والا آپ نے میری قرارداد اگلے منگل پر ملتوی کی تھی - اور اس منگل کی بجائے آج کارروائی شروع ہے - میری قرارداد پیش ہو چکی تھی -

جناب سپیکر - رانا صاحب مشکل یہ ہے کہ آپ ذرا بھی حوصلہ نہیں کرتے - آپ کی قرار داد آ رہی ہے ذرا حوصلہ کیجئے -

(قطع کلامیاں)

اس پہ یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ڈرافٹ کمیٹی متفقہ طور پر اس کو ری ڈرافٹ کرے گی - ہمارے پاس اس کا متن پہنچ گیا ہے -

سردار زادہ سید ظفر عباس - پوائنٹ آف آرڈر جناب والا ، اس کمیٹی میں مجھے بھی نامزد کیا گیا تھا - بلکہ یہ ہدایت جاری کی گئی تھی کہ اس ریزولیوشن کے بارے میں مجھ سے بھی استفسار کیا جائے - یہ ریزولیوشن آج پیش کیا جا رہا ہے - لیکن مجھ سے آج تک کوئی استفسار نہیں کیا گیا یا اس پر مجھ سے کوئی رائے نہیں لی گئی -

بیگم بشریٰ رحمان جناب سپیکر ، میں یہ کہنے کی جسارت کرتی ہوں کہ میں ان محترم کے پاس خود گئی تھی اور ان سے عرض کیا تھا کہ ذرا کسی کمرے میں بیٹھ کر متفقہ طور پر اس قرار داد میں ترمیم پیش کر دیں ، یا اس کا مسودہ خود بنا لیں۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ میں ابھی آپ کے ساتھ اور سب کے ساتھ شامل ہو کر اس کا مسودہ دیکھ لوں گا ۔ اس کے بعد دو تین دن تک میں خود ان تمام اراکین کے پاس جاتی رہی جنہوں نے ترامیم پیش کی تھیں ۔ لیکن جناب والا ، کسی نے کوئی پرواہ نہ کی ۔ اس کے بعد میں نے اس کا متن بنا کر جناب غلام حیدر وائیں صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا اور ان کے سپرد کر دیا کہ وہ سب کو دکھا کر سب کے دستخط اس پر لے کر اس کو آپ کی خدمت میں پیش کر دیں ۔

چوہدری محمد رفیق ۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب والا ۔ میں آپ کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ جس روز یہ قرار داد پیش ہوئی ۔ اس میں ایک ترمیم میری بھی تھی اور آج جو قرارداد پیش ہوئی اس میں میری اس ترمیم کا کوئی ذکر نہیں ہے اور نہ ہی مجھ سے اس بارے میں استفسار کیا گیا ۔ گو بیگم صاحبہ نے ذاتی طور پر مجھ سے بھی یہ کہا تھا کہ مل بیٹھ کر کوئی ڈرافٹ تیار کر لیں ۔ میں نے اپنی رائے اور اپنی مرضی بھی اس میں شامل کی تھی کہ آپ جب چاہیں میں آپ کے ساتھ شامل ہوں ۔ لیکن پتا نہیں وہ قرارداد کب تیار کی گئی ۔ میری اس ترمیم کا جو نہایت اہم ترمیم ہے آج بھی ذکر نہیں ہے ۔ اس کو شامل کرنا اور اس بارے میں مجھ سے استفسار کرنا لازمی تھا ۔

چوہدری سپیکر ۔ وائیں صاحب آپ اس سلسلے میں کچھ فرمائیں گے آپ اس وقت موجود تھے ۔ میرے خیال میں چوہدری صاحب کا نام اس میں شامل نہ تھا ۔ بلکہ میرا خیال ہے بیگم بشریٰ رحمن صاحبہ کی قرارداد کے سلسلے میں چوہدری رفیق صاحب کی ترمیم کو قبول نہیں کیا گیا تھا ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ ۔ اس میں صرف چار نام تھے ۔

وزیر صنعت ۔ جناب سپیکر رفیق صاحب کی ترمیم کو اس وقت ایوان نے رد کر دیا تھا ۔ لہذا ہم نے جو متن بنانا تھا اس میں وہ حصہ شامل نہ تھا ۔ کیونکہ وہ بنیادی قرارداد سے متصادم تھا اور قواعد کے مطابق ایسی چیز کو جو کہ بنیادی قرارداد کی روح کے منافی ہو اس میں شامل نہیں کیا جاتا ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جناب والا ، اس میں محترمہ بشری رحمن صاحبہ , میں , وائس صاحب اور سردار زادہ صاحب تھے اور متفقہ طور پر تحریر کر کے اس پر وائس صاحب نے بھی دستخط کر دیے تھے محترمہ بشری رحمن صاحبہ نے بھی دستخط کر دیے تھے اور سردار زادہ صاحب نے بھی دستخط کر دئیے تھے میں نے بھی دستخط کر دیے تھے اور سردار زادہ صاحب کو بھی شامل کیا گیا تھا ، انہیں دکھایا گیا تھا اگر جناب اجازت دیں تو محترمہ بشری رحمن صاحبہ اس کو پڑھتی ہیں - جو ترمیم پیش کی گئی تھی ، اس کو حرف بحرف اس میں شامل کرنے کی کوشش کی گئی تھی -

جناب ریاض حشمت جنجوعہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا ، اس دن جو قرار داد اس ایوان میں پیش ہوئی تھی ، اس میں میں نے بھی ایک ترمیم تجویز کی تھی - اور اس ایوان میں جو کمیٹی تشکیل دی گئی تھی ، اس میں میرا نام بھی شامل تھا - محترمہ بشری رحمن صاحبہ نے فرمایا ہے کہ انہوں نے اس کمیٹی کے ہر رکن سے رابطہ قائم کیا - لیکن کم از کم میرے ساتھ انہوں نے کسی قسم کا کوئی رابطہ قائم کیا اور نہ ہی مجھ سے یہ کہا کہ اس قرار داد کا مسودہ تیار کرانے کے لیے ان کے ساتھ شامل ہوں - انہوں نے فرمایا ہے کہ انہوں نے قرار داد پر دستخط کر کے وائس صاحب کے سپرد کر دی تھی اور انہوں نے سب کو دکھا دی ہوگی - لیکن وائس صاحب نے قرار داد کا مسودہ مجھے نہیں دکھایا ہے -

سردار زادہ سید ظفر عباس - جناب والا , میں اس میں تھوڑی سی تصحیح کر دوں کہ محترمہ ہمشیرہ صاحبہ نے یہ تو کہا تھا کہ قرارداد کو دیکھ لیں لیکن نہ انہوں نے جگہ کے متعلق کچھ فرمایا , نہ انہوں نے وقت کے بارے میں کچھ فرمایا اور نہ کوئی اور چیز تھی - ویسے ہی گیلری میں جاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مسودہ تیار کرنا ہے تو چلیں ، وہاں جاکر تیار کر لیں -

جناب سپیکر - میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں - اور ریاض حشمت جنجوعہ صاحب کی بات سے بھی میں اتفاق کرتا ہوں - ان کی ترمیم کو منظور کیا گیا تھا - اور اس قرارداد کو ڈرافٹ کرنے کے لیے جو کمیٹی تشکیل دی گئی تھی - ، اس میں ریاض حشمت جنجوعہ صاحب کا نام شامل تھا - اس سلسلے میں اب میں کہوں گا کہ اس میں ریاض حشمت جنجوعہ صاحب اور سردار زادہ ظفر عباس صاحب کو شامل کر کے اس پر دوبارہ غور فرما لیں - اگر وہ اس کی منظوری دیتے ہیں , تو ٹھیک ہے ؟

ورنہ ان کو شامل کر کے جو ضروری ترامیم ہیں - , وہ تجویز کر کے اس کا مسودہ نئے سرے سے تیار کیا جا سکتا ہے -

بیگم بشری رحمان - جناب سپیکر , میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ کیا یہ صرف میرا ہی فرض بنتا ہے کہ میں ایک ایک کے پاس جا کر اس کے ہاتھ جوڑتی رہوں اور کہتی رہوں کہ آکر ترمیم فرما لیں اور یہ دیکھ لیں - کیا ان محترم بھائیوں کا فرض نہیں ہے کہ اگر انہوں نے میری پیش کی ہوئی قرار داد میں ترامیم کی ہیں تو اپنے استحقاق کے لیے خود میرے پاس آئیں , جگہ کا انتخاب کریں ، وقت کا تعین کریں , تاریخ مقرر کریں اور وہاں آ کر بیٹھیں - یہ کیوں سمجھ لیا جاتا ہے کہ میں ہی جاؤں اور بار بار ایک ایک کی منت کروں اور ان سے کہوں - جناب والا , میں نے پچھلی دفعہ جو قرار داد پیش کی تھی , یہ متفقہ طور پر خراج تحسین پیش کرنے کے لیے ایک بہت ہی مثبت انداز کی قرار داد ہے - آپ دیکھ لیجیے - اگر اس میں یہ ترامیم پیش نہ بھی کی جاتیں اور اس طرح اس کو پیش کر دیا جاتا تو پورے صوبائی اسمبلی پنجاب کے جذبات وہاں تک پہنچا دیتی - جناب والا , یہ اپنے خوبصورت جذبات کسی اور انداز میں اگر پیش کرنا چاہیں تو انہیں بھی پورا پورا حق پہنچتا ہے کہ ہر روز ایک قرارداد پیش کریں , اس متن کی پیش کریں اور جس طرح چاہیں پیش کریں - یہ کہاں کا انصاف ہے کہ پندرہ دن سے میں ایک قرار داد آپ کے حضور پیش کر چکی ہوں اور اس کو میں آگے پہنچانا چاہتی ہوں اور منظور کروانا چاہتی ہوں اور ذرا ذرا سی ترامیم پر آپ میری قرار داد کو یا رد فرما رہے ہیں , یا التواء میں فرما رہے ہیں - جناب والا , کوئی طریقہ کار ہونا چاہیے -

حد چاہیے سزا میں عقوبت کے واسطے

آخر گناہ گار ہیں کافر نہیں ہیں ہم

جناب والا - اجازت عنایت فرمائیے کہ میں چھوٹی سی قرارداد پیش کرلوں اور اس کے بعد ان کا جو جی چاہے , موتیوں میں رو کر اپنی کوئی قرار داد آپ کے حضور کے پیش کریں اور ایوان میں پڑھوا لیں -

ملک اللہ یار خان - جناب والا , مجھے محترمہ بشری رحمان صاحبہ کے خیالات سے کلی اتفاق ہے - میں سمجھتا ہوں کہ میں کسی بھی قرار داد کے محرک کو اگر کسی ترمیم پر اعتراض ہو , تو وہ ترمیم پر اس

قرار داد میں شامل نہیں کی جا سکتی ۔ چونکہ اس دن یہ فیصلہ کر دیا گیا تھا کہ اس قرار داد میں اگر دوسرے اراکین ترامیم کرنا چاہتے ہیں تو اس اس کے لیے ایک کمیٹی مرتب کی گئی تھی جن میں دوسرے حضرات شامل تھے ۔ لیکن بدقسمتی سے وہ اراکین آپس میں مل بیٹھ کر اس کو طے نہیں کر سکے ۔ تو اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ محترمہ بشریٰ رحمان صاحبہ کو اپنی قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔ اگر اس میں دوسرے اراکین کے خیالات اور مرضی کے مطابق ان کی ترامیم شامل نہیں ہیں یا ان پر اعتراض ہے تو پھر یہ حق صرف محترمہ بشریٰ رحمان کو حاصل ہے کہ وہ اپنی اس قرارداد میں جو کہ وہ پیش کر رہی ہیں , کسی اور ترمیم کو پیش کرنے کی اجازت دیتی ہے یا نہیں دیتیں ۔

دوسرے جناب والا جو دقت ہمارے سامنے پیش کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ محترمہ بشریٰ رحمان صاحبہ پر بھی یہ پابندی عائد کی گئی کہ وہ دوسرے اراکین سے رابطہ قائم کریں وہ اس موضوع پر تبادلہ خیال کر کے متفقہ طور پر قرارداد پیش کریں تو اس ضمن میں میری یہ گزارش ہے جو قراردادیں پرائیویٹ طور پر اراکین کی طرف سے پیش کی جاتی ہیں ۔ اس ضمن میں بھی اسمبلی سیکرٹریٹ پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اس قسم کی تحاریک یا قراردادوں کے بارے میں جو فیصلہ کیا جاتا ہے یا اگر کوئی کمیٹی بنائی جاتی ہے تو پھر اسمبلی سیکرٹریٹ کا یہ فرض ہے کہ وہ اس ضمن میں اقدام کرے اور تمام اراکین جو اس کمیٹی سے متعلق ہیں ان کے ساتھ باقاعدہ مشورہ کر کے محرک کے ساتھ مشورہ کر کے ان کو وقت کے بارے میں بتائیں تاکہ وہ اکٹھے مل بیٹھ کر اس موضوع کے بارے میں فیصلہ کر سکیں میری یہ گزارش ہے کہ آئندہ کے لیے جب بھی اس قسم کی پرائیویٹ ارکان کی طرف سے قرار دادیں ہوں یا بلز ہوں اس ضمن میں جو بھی کمیٹیز مقرر ہوں یہ سیکرٹریٹ کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس ضمن میں ضروری اقدام کرے ۔ اور آپ ان کو ہدایت فرمائیں وہ اس بارے میں وقت کا تعین کریں اور دوسرے اراکین سے رابطہ قائم کریں تاکہ کسی ایک وقت میں مل بیٹھکر اس پر تبادلہ خیال کر سکیں ۔

چوہدری محمد رفیق ۔ جناب سپیکر ابھی وزیر موصوف نے فرمایا تھا کہ میں نے جو ترمیم اس معزز ایوان میں پیش کی تھی وہ اس قرار داد کے منافی تھی ۔ میں اس پر احتجاج کرتا ہوں چونکہ جس سیاق و سباق میں میں نے وہ ترمیم پیش کی تھی اس کی بنیادی بات یہ تھی کہ دستور میں بنیادی حقوق کا ذکر نہیں ہے ۔

جناب سپیکر - چوہدری صاحب یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ جو بات آپ کر رہے ہیں اس روز اس پر فیصلہ ہو چکا ہے۔ اب اس پر آپ کیسے بات کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں میں یہ تجویز پیش کروں گا کہ ہم اس کو زیادہ موثر نہیں کرتے ہم آج ہی اس وقت آپ کو سیکرٹریٹ کی طرف سے اسسٹنس مہیا کرنے کو تیار ہیں آپ ابھی بیٹھ جائیں اور مسودہ کو اگر حضرات کو دیکھا لیں اور میں بیگم بشریٰ رحمان صاحبہ کی اس بات سے اتفاق کرونگا کہ خاص طور پر ان حالات میں جبکہ قرارداد بشریٰ رحمان صاحبہ کی طرف سے پیش کی گئی ہے اور وہ ایک خاتون ہونے کے ناطے سے اس بات کی مستحق ہیں کہ ترامیم پیش کرنے والے حضرات ان سے رابطہ قائم کریں نہ کہ وہ ان سے رابطہ قائم کریں۔ اس سلسلے میں ابھی آپ اس کو پڑھ کر دیکھ لیں اگر اس قرارداد کا مسودہ متفقہ بن جاتا ہے تو اس کو ابھی آج ہی پیش کیا جا سکتا ہے۔

بیگم بشریٰ رحمان - جناب والا پچھلی مرتبہ یہ طے ہوا تھا کہ اسی وقت ہو اور شاید آپ کو یاد نہ ہو میں اس وقت ہاؤس سے اٹھ کر باہر گئی تھی اور ان صاحبان کو کہہ کر گئی تھی کہ تھوڑی دیر کے لئے آپ باہر تشریف لائیں اسکو ابھی ٹھیک کر لیتے ہیں اس وقت بھی انہوں نے اس بات کو بالکل مذاق میں ٹال دیا تھا اور سنجیدگی سے نہیں لیا تھا آج بھی اسی طرح سے ہوگا جناب والا آج بھی میری عرضداشت یہ ہے کہ ان ترامیم کے بغیر بھی میری قرار داد کو پیش کرنے اور پاس کرنے کی اجازت دیجئے۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جناب والا محترمہ نے کچھ زیادہ بات کی ہے مجھے اور وائس صاحب کو کوئی اعتراض نہیں ہے جو تحریر ہم نے متفقہ طور پر کی تھی دستخط کر کے محترمہ کے حوالہ کی ہے جو انکے پاس ہے آپ اس پر اکتفا کرتے ہیں اگر اعتراض ہے تو سردار زادہ صاحب کو ہے ان کو ذرا دیکھا دیں باقی ہم تو تعمیل کرتے ہیں ہو وقت حاضر ہیں ہم نے تو اسی وقت ڈرافٹ کر کے پیش کر دیا تھا۔

جناب سپیکر - میں سردار زادہ صاحب اور ریاض حشمت جنجوعہ کی خدمت میں گذارش کرونگا کہ وہ ابھی بیگم صاحبہ کے ساتھ تشریف لے جائیں اور اس قرار داد کو دیکھ کر اس کا ایک ہی مسودہ اس ایوان میں لایا جائے اگر اس پر اتفاق نہ ہو سکا تو ہمارے پاس اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہوگا کہ ہم آپ کی ترامیم کو ایوان میں پیش کریں۔ اس کے بعد قرار داد کو پیش کریں۔

بیگم بشریٰ رحمٰن - جناب سپیکر میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ اس کے بعد بھی ایک قرارداد ہے جناب اتنی دیر نہ لگائی جائے کہ اس کے بھی پیش کرنے کا وقت نکل جائے - حضور والا میرے ساتھ تھوڑا سا انصاف کیا جائے -

پارلیمانی سیکرٹری خوراک - پورا انصاف کیا جائے -

تعلیمی اداروں میں دیہاتی طلبہ کیلئے 50 فیصد نشستوں کا مخصوص کوٹا مقرر کیا جانا

جناب سپیکر - رانا پھول محمد خان صاحب کی طرف سے ایک ریزولیشن تھا جس پر یہ فیصلہ ہوا تھا کہ آپ قائد ایوان سے مل کر اس مسئلے کا حل نکالیں گے -

رانا پھول محمد خان - جناب والا نہیں - میں یہ گذارش کرونگا کہ وزیر اعلیٰ یا وزیر تعلیم اس کا جواب دیں میں نے آج صبح بات کی ہے وہ بات چیت کرنے کے بعد کچھ مرحلہ طے ہوا ہے لیکن پورا نہیں ہوا اسلئے میری اس قرارداد کا مقصد فوت ہو جاتا ہے اگر میں اس کو واپس لوں - تو میری لاش یہاں سے جائے جناب والا میں جناب کی اجازت سے یہ یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبہ پنجاب کے دیہاتی سکولوں میں ابتدائی تعلیم کا نظام نہایت ناقص اور پست ہے اسلئے میں تجویز پیش کرتا ہوں -

وزیر قانون - جو کارروائی ہمیں دی گئی ہے اس میں یہ تحریک آچکی ہے - اس پر بحث جاری رہیگی اور اب اس کو دوبارہ پیش کرنے کی ایوان ضرورت نہیں ہے -

جناب سپیکر - یہ درست ہے آپ کی قرارداد تو ایوان میں پیش ہوچکی ہے -

رانا پھول محمد خان - قرارداد پیش ہوچکی تھی لیکن میں اس کو پڑھ کر اس غلطی کی نشاندھی کرنا چاہتا ہوں جس پر میرے قابل فخر وزیر قانون نے غور نہیں کیا چونکہ وہ ارکان اسمبلی کی کارروائی کو اپنی کارروائی نہیں سمجھتے اس میں ترامیم بھی دی گئیں تھیں جو اس کے ساتھ شامل نہیں کی گئی اس میں حاجی سردار خان کی ترمیم تھی کہ لاہور کی بجائے پنجاب پڑھا جائے لیکن وہ ترمیم اس

شامل نہیں کی گئی آج کے ایجنڈے میں دوسری بھی موجود تھی اور وہ ہاؤس نے منظور کرلی تھی جب کسی ترمیم کے ساتھ قرارداد منظور ہو جائے تو وہ ترمیم اس قرارداد کا حصہ بن جاتی ہے اگر اس کو آپ پڑھنے کی اجازت نہیں دیتے تو میں زبانی عرض کئے دیتا ہوں جناب والا اجازت ہے -

جناب سپیکر - میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس قرارداد کے سلسلے میں یہاں ایک فیصلہ ہوا تھا آپ نے اس قرارداد پر کافی لمبی تقریر فرمائی تھی اس کے بعد یہ فیصلہ ہوا تھا -

چوہدری محمد رفیق - پوائنٹ آف آرڈر - جتنی دیر میں رانا صاحب اس کو تلاش کرتے ہوں میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں بلکہ یہ میرا احتجاج ہے کہ رانا پھول خان صاحب کی اس قرارداد میں میری بھی ایک ترمیم میں شامل تھی کیونکہ اس معزز ایوان نے منظور فرمائی تھی آج کے اس ایجنڈے پر میری وہ ترمیم بھی شامل نہیں ہے - میں سمجھتا ہوں کہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے - اور جناب کی اس بارہ میں کیا رائے ہے -

وزیر قانون - جناب والا یہ ایجنڈا کافی دیر سے سرکولیٹ کیا جا چکا ہے - اگر وہ ترمیم شامل نہیں ہو سکی تو اس کو پوائنٹ آوٹ ہونا چاہئے تھا اس دن میں تو موجود نہ تھا جسکے لئے مجھے یاد ہو کہ کیا اس ترمیم میں شامل ہے لیکن یہ ایجنڈا فاضل ممبران میں تقسیم ہوچکا ہے کافی دنوں سے یہ ایجنڈا انکے پاس ہے اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ترمیم شامل نہیں تو یہ سیکرٹریٹ سے یا سپیکر صاحب سے رابطہ قائم کرسکتے تھے -

جناب سپیکر - چوہدری صاحب آپ مجھے تھوڑا سا وقت دیں تاکہ میں اپنا فیصلہ دے سکوں کہ آپ کی ترمیم اس روز منظور ہوئی تھی یا نامنظور ہوئی تھی - آپ کو اس فیصلہ سے اور اپنی رائے سے آگاہ کرتا ہوں -

رانا پھول محمد خان - جناب والا میں چند منٹ لوں گا اور خصوصی طور پر یہ 85 فیصدی آبادی کا مسئلہ ہے -

جناب سپیکر - رانا صاحب لا منسٹر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں -

وزیر قانون - جناب والا - میری اطلاع کے مطابق رانا صاحب اپنی تقریر اس قرارداد کے حق میں مکمل کر چکے تھے -

رانا پھول محمد خان - جی نہیں - وقت ختم ہوگیا تھا -

وزیر قانون - اس کے بارے میں ان کو زیادہ سے زیادہ بیس منٹ دیئے جا سکتے تھے - میں تو اس روز موجود نہیں تھا لیکن میری اطلاع کے مطابق جس طرح مجھے بتایا گیا کہ وہ اس دن تقریر فرما چکے تھے -

رانا پھول محمد خان - آپ تشریف فرما نہیں تھے - آپ کے ساتھ کسی نے غلط بیانی کی ہے -

وزیر قانون - جناب والا - آج دوسرے ارکان نے بحث جاری رکھنی ہے لیکن ان کو دوبارہ تقریر کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے -

جناب سپیکر - میں لاء منسٹر صاحب کی بات سے اتفاق اس لیے کرتا ہوں کہ محترم رانا صاحب اس روز اپنی قرار داد کے حق میں تقریر کر چکے تھے اور اس کے بعد رانا صاحب کی رضا مندی سے طے یہ ہوا تھا کہ ان کی اس سلسلے میں قائد ایوان سے ملاقات ہوگی اور وہ اس کا کوئی حل تلاش کریں گے - اور آج کے روز وہ اس کو پیش کریں گے - تو اس سلسلے میں میں رانا صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ ان کی ملاقات سے جو نتیجہ نکلا ہے اس سے ہمیں آگاہ کریں -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - گزارش یہ ہے کہ اب میں جناب لاء منسٹر صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے میرے بیس منٹ پکے کر دیئے - اور آپ کی اس ذرا نوازی پر میں آپ کا ممنون ہوں - اور پھر بیس منٹ بولنے کی مجھے بھی اجازت ہوگی -

جناب والا - ایک تو میری گزارش یہ ہے کہ اس میں حاجی سردار خان صاحب کی وہ ترمیم شامل فرما لی جائے جو اس دن ہاؤس نے منظور کی تھی -

وزیر صنعت و معدنی ترقی - (جناب غلام حیدر وائیں) جناب سپیکر - رانا صاحب آپ کی اجازت کے بغیر بولنا شروع ہوگئے ہیں - جناب نے تو یہ ارشاد فرمایا تھا کہ رانا صاحب اس موضوع پر تقریر کر چکے ہیں لیکن انہوں نے یہ سننے کے بعد پھر تقریر کرنی شروع کر دی ہے -

جناب سپیکر - میں نے ان کو یہ عرض کیا ہے وہ بتائیں کہ آپ کے مذاکرات کا نتیجہ کیا نکلا ہے - حاجی سردار خان صاحب کی جو ترمیم ہے وہ اس میں شامل ہے - میرے پاس جو ریکارڈ ہے اس میں یہ ترمیم شامل ہے -

(قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میرے پاس نہیں ہے ۔ ٹھیک ہے آپ کے پاس ہوگی ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب والا ۔ اگر آپ اپنے خصوصی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اجازت دیں تو ایک چھوٹی سی قرارداد رانا صاحب کی قرارداد میں پیش کرنا چاہوں گا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ مجھے کچھ عرض تو کر لینے دیں ۔

جناب سپیکر ۔ فرمائیے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ اصل بات یہ ہے کہ اسی معزز ایوان میں میں نے یہ تجویز پیش کی اور 1966ء میں 30 فیصد سیٹیں دیہی طلباء کے لیے میڈیکل انجینئرنگ گورنمنٹ کالج لاہور اور پولی ٹیکنیکل وغیرہ اداروں میں رکھی گئیں ۔

جناب ارشاد علی ۔ جناب والا ۔ آپ نے تو انہیں کہا ہے کہ وہ بات بتائیں جو ان کے اور قائد ایوان کے درمیان ہوئی ہے لیکن انہوں نے تو 1966ء سے لیکر اب تک کے متعلق کہنا شروع کردیا ہے ۔ ہم تو ان سے 1960ء کا بھی سن چکے ہیں ۔ تو یہ بار بار ان چیزوں کو کیوں دہرا رہے ہیں ؟

جناب سپیکر ۔ چوہدری صاحب یہ درست بات ہے رانا صاحب repetition ہوگی ۔ آپ اس پر سیر حاصل بحث کر چکے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا آپ نے فرمایا ہے کہ وزیر اعلیٰ سے گفتگو کے متعلق عرض کروں ۔ تو اب مجھے آپ کو اس بات چیت سے آگاہ بھی کرنا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ قاعدے کے مطابق آپ اس پر بیس منٹ سے زیادہ تقریر نہیں کر سکتے ۔ مجھے یہ ذاتی طور پر یاد ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا میں نے اس وقت پانچ منٹ تقریر کی تھی ۔

جناب سپیکر ۔ مجھے یاد ہے کہ آپ اس پر کافی کھل کر بول چکے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ نہیں جناب صرف پانچ منٹ بولا تھا ۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی - جناب سپیکر - اگر محترم رانا صاحب اس پر کچھ ارشاد نہیں فرما رہے تو آپ مجھے اجازت دیں تاکہ میں اس کے متعلق کچھ اظہار کروں -

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - میں آپ کو پانچ منٹ کی اجازت دیتا ہوں -

رانا پھول محمد خان - جناب والا آج صبح وزیر اعلیٰ صاحب سے میری ملاقات ہوئی ہے - انہوں نے مجھے بتایا اور مجھے قوی امید ہے کہ وہ موضع جنڈیالہ ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے اور یہ اللہ کی ان پر رحمت ہے کہ انہیں لاہور کا شہری ایک تاجر ہونے کی صورت میں بننا پڑا - جناب والا وہ سیٹیں ہماری ختم کرنے سے ان کو بھی اتنا ہی احساس ہے جتنا مجھے ہے - یہ پراسپیکٹس میں جناب کی وساطت سے جناب وزیر متعلقہ اور وزیر اعلیٰ صاحب تک پہنچانا چاہتا ہوں - کہ پچھلے سال تک بھی مارشل لاء والوں نے اس میں پندرہ فیصد سیٹیں مقرر کردی تھیں - اور اب اس دفعہ گورنمنٹ کالج کی پراسپیکٹس میں یہ موجود ہے کہ درخواست دہندہ کے فارم پر الفاظ رورل پرپا تحریر کریں - لیکن اب اس میں سے وہ پندرہ فیصد سیٹیں بھی ختم کر دی گئی ہیں - اور کیا کیا ؟ کہ پانچ فیصد نمبر دے دو - شہروں میں پڑھنے والے بچے آٹھ سو نمبر لیتے ہیں اور دیہات میں پڑھنے والا بچہ ساڑھے چارسو نمبر لیتا ہے - تو اس کو پانچ فیصد کے حساب سے ساڑھے باون نمبر ملیں گے - اس لئے وہ آٹھ سو نمبر حاصل کرنے والے کے مقابلے میں تو نہیں آسکتا - اس لئے ہمارا 85فیصد آبادی کا یہ حق ہے اور میں نے اپنے حق سے کم حق مانگا ہے - آج وزیر اعلیٰ نے یقین دلایا کہ مجھے بھی دیہاتیوں کے ساتھ اتنی ہی ہمدردی ہے جتنی کہ آپ کو ہے اور مجھے ان کی تکالیف کا احساس ہے - میں نے کہا جناب ہم بھیک نہیں مانگتے بلکہ ہم اپنا حق مانگتے ہیں اور اپنا حق لیکر رہیں گے - اور اگر اس معزز ایوان کے ارکان اس قرار داد کی حمایت نہیں کریں گے تو خدا کی قسم ہے ایک ایک بھائی کو ووٹوں کا جواب دینا ہوگا - میں ممبرمنتخب نہیں ہو سکوں گا میرے بھائی منتخب نہیں ہو سکیں گے - کیونکہ ہم اسی لئے آئے ہیں اور میں وزیر متعلقہ سے گذارش کردوں کہ ہماری اس حکومت کی میعاد دو سال اور دو مہینے ہے 1988ء میں وزیر اعلیٰ کا انتخاب ہوگا - خدا کرے کہ ہمارے میاں صاحب ہی اس وقت منتخب ہوں شائد اس وقت میں یہاں نہ ہوں - موت کا کیا پتا ہے -

لیکن میری یہ گذارش ہے کہ اگر وہ اس پر ایک کمیٹی بنا دیں اور اس کمیٹی میں ہر ڈویژن سے دو دو آدمی لے لیں ایک ایک آدمی لے لیں جیسا کہ صبح بات ہوئی تھی تو مجھے قبول ہے یہ میرا ذاتی مسئلہ نہیں ہے یہ مسئلہ سارے معزز ایوان کا ہے ۔ وہ اپنی قسمت کا اور اپنی اولاد کی قسمت کا فیصلہ جو بھی کرنا چاہیں وہ کریں مجھے قبول ہوگا اور میں خندہ پیشانی سے انکی پیشکش اور انکی تجویز قبول کرنے کے بعد قوی امید کرتا ہوں کہ وہ لاہور شہر کی کوٹھی کی بجائے اپنے گاؤں جنڈیالہ کی جہاں وہ پیدا ہوئے یاد گار کو نہیں بھلائیں گے اور ہمارے جذبات کو مجروح نہیں کریں گے ۔ ہمارے حقوق کو سلب نہیں کریں گے بلکہ مجھے قوی امید ہے کہ ان غریب دیہاتیوں کے بچوں کے اوپر رحم فرمائیں گے ۔ میں نے اس میں 50 فیصد سیٹیں مختص کرنے کا مطالبہ کیا ہے مجھے قوی امید ہے کہ وائس صاحب بھی اس میں شامل ہوں گے وہ بھی دیہاتی ہیں ٹاؤن کمیٹی میونسپل کمیٹی والے دیہاتی ہیں یہ صرف کارپوریشنوں کی بات ہے ۔ جناب والا شاید وائس صاحب ہمیں 85 فیصد سیٹیں دے دیں میں تو یہ امید کرتا ہوں کہ خدا کرے ایسا ہی ہو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں رحم ڈال دے اور ان بے کس بے بس اور بے اختیار دیہاتیوں کے بچوں کے لئے آپ 85 فیصد سیٹیں مخصوص کرالیں ۔ وہ اس میں ترمیمات دے سکتے ہیں اور مجھے وہ کمیٹی قبول ہے ۔ اب آپ جو کمیٹی بنائیں مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے مجھے آپ اس کا رکن بھی بے شک نہ بنائیں لیکن میں حق مانگتا ہوں اور مانگتا رہوں گا ۔ اور مانگوں گا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر ۔ جناب غلام حیدر وائیں صاحب

وزیر صنعت (جناب غلام حیدر وائیں) ۔ جناب سپیکر میں بے حد شکر گزار ہوں کہ مجھے آپ نے رانا صاحب کی اس قرار داد پر اظہار خیال کا موقع دیا ہے جناب سپیکر طلبا کو سوشل کوٹہ دینے کا مسئلہ ایک نہایت اہم معاملہ ہے اور جہاں تک اب داخلوں کو شہری اور دیہاتی حدود میں تقسیم کرنے کا مسئلہ ہے یہ بھی ایک ایسا معاملہ ہے جس پر پوری سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا ہوگا مجھے یقین ہے کہ یہ معزز ایوان اور اس کے فاضل اراکین جن کا تعلق خواہ شہری حلقوں سے ہو یا دیہاتی سے وہ ہر لحاظ سے محترم ہیں لیکن ہمیں اس امر کا احساس کرنا ہوگا کہ ہم پھر اپنی تاریخ کو پیچھے لے جاتے ہوئے سر فضل حسین کے دور کو واپس

نہیں لائیں گے اور ہم شہری اور دیہاتی کی تقسیم سے ایک نیا اختلاف پیدا کرنے کی کوشش نہیں کریں گے -

جناب سپیکر جہاں تک اس وقت ان بڑے تعلیمی درسگاہوں میں داخلہ کا تعلق ہے - یہاں اب بھی ہمارے دیہاتی علاقوں سے تعلق رکھنے والے طلبا اور طالبات کو دیہاتی ہونے کی اساس پر ان کے نمبروں میں 5 فیصد نمبر زائد کر کے ان کا استحقاق متعین کیا جاتا ہے - اور اس لحاظ سے اب بھی ہمارے دیہاتی حلقوں کو ان کے داخلوں کے لیے ایک معقول رعایت حاصل ہے - تاہم اگر اس مسئلہ کو از سر نو دیکھنے کی ضرورت ہے تو اس سے پیشتر میں ایک بات گزارش کروں گا کہ اس بات کا ہم اچھی طرح سے تجزیہ کر لیں اور خاص طور پر محترم رانا صاحب نے جو یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ ان کے خیال کے مطابق اس اسمبلی کی رکنیت اب دو سال ہے - تو ان کو قول ان کے اس دو سال کے قلیل سے عرصہ میں ایسی exploitation سے باز رہنا چاہیے جس سے ہماری قوم اور تعلیمی اداروں کی کارکردگی پر بے جا زد پڑے - یہاں پر یہ بات بہت اہم ہے کہ ہم دیہاتی علاقوں کے طلبا کے داخلے کے لیے تعلیمی شعبہ میں ان کا خیال رکھیں اس پہلو کا ہمیں بے حد احترام ہے - لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ ہمارے اس معزز ایوان کو یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ ہمیں تعلیم کے میدان میں استحقاق طلبا کی ذہانت اور ان کے ٹیلینٹ رجحانات کا بھی احساس کرنا ہوگا اور ہم اس بات کا سنجیدگی سے جائزہ لیں کہ جو بات ہم کرنا چاہتے ہیں وہ بصد شوق کریں لیکن اسی بات کا خاص طور پر خیال کریں کہ کیا اس سے ہمارے نظام تعلیم میں ہمارے ان جواں عزم بچوں کی ذہانت اور ان کے ٹیلنٹ پر یہ امر اثر انداز نہیں ہوتا -

جناب سپیکر - ریاض حسین صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں -

میاں ریاض حسین پیرزادہ - جناب والا میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جناب وائس صاحب نے اپنے زور خطابت میں کہہ دیا ہے کہ اس اسمبلی کی میعاد صرف دو سال ہے اس سے ابہام پیدا ہوا ہے - انہوں نے اسمبلی کا فرمایا ہے - اس کی تشریح فرما دیں -

محترمہ خورشید بیگم - جناب سپیکر - جو تجویز رانا صاحب نے دی ہے - میں اس کی تائید کرتی ہوں - اور پر زور مطالبہ کرتی ہوں کہ دیہاتی کوٹہ مقرر کیا جائے تاکہ وہ لوگ محرومی کا شکار نہ ہوں -

جناب سپیکر ۔ بیگم صاحبہ ، مجھے افسوس ہے ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

محترمہ خورشید بیگم ۔ جناب والا یہ میرا پوائنٹ آف آرڈر اس لئے بنتا ہے کہ شہری اور دیہاتی کی تخصیص تو اس لئے پیدا ہوگی کہ ان لوگوں کا استحقاق مجروح ہوگا ۔

جناب سپیکر ۔ محترمہ آپ رولز دیکھ لیں یہ آپ کا فرمان جو ہے وہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ہے ۔ شکریہ ۔ باجوہ صاحب آپ پوائنٹ آف آرڈر پر کچھ کہیں گے ۔

جناب محمد سلیم باجوہ ۔ جی ہاں جناب اس سے پہلے بھی انہوں نے ذکر کیا تھا کہ دیہاتیوں کا اگر کوٹہ مقرر کریں تو تعصب کی فضا پیدا ہوگی ۔ میں ان سے دریافت کروں گا کہ اگر پسماندہ علاقے کو کوئی کوٹہ ملتا ہے تو کوئی تعصب پیدا نہیں ہوتا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ یہ تجویز ہو سکتی ہے کسی بات کی تردید ہوسکتی ہے مگر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوسکتا ۔

وزیر صنعت ۔ شکریہ جناب جناب سپیکر میں اس بات کی وضاحت کرتا چلوں کہ مجھے اس بات میں کوئی شبہ نہ ہے ۔

ملک طیب خان اعوان ۔ ہم تو بات ہی نہیں کرسکتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ آپ بات کرسکتے ہیں ۔

ملک طیب خان اعوان ۔ کیسے کرسکتے ہیں آپ بولنے کی اجازت دیں تو ہم بات کرینگے ۔

جناب سپیکر ۔ میں آپ کو ضرور بات کرنے کی اجازت دوں گا لیکن دوسرں کی بات میں مداخلت کی اجازت نہیں دوں گا ۔

ملک طیب خان اعوان ۔ جناب والا کئی دن سے تو چیخ رہے ہیں اجازت نہیں مل رہی خدا جانے کہ اجازت کب ملے گی ۔ لیکن جو مداخلت کرتے ہیں انہیں تو اجازت بھی مل جاتی ہے ۔ اجازت انہیں نہیں ملتی جو مداخلت نہیں کرتے ہیں جو آپ کے حکم کی تعمیل کر رہے ہیں انہیں آپ وقت نہیں دے رہے ہیں یہ سراسر بے انصافی ہے ۔ کب اجازت ملے گی آپ نے کہا ہے کہ چٹ نہیں بھیجی پھر میں نے چٹ بھیجی پچھلے دنوں میں نے کپاس کے متعلق تحریک التوائے کار بھیجی تھی جس کے لئے سارا ملک لٹ رہا

تھا چھ دن ہوئے آپ نے اسے کھڈے لگا دی اور آج نمبر 75 کو پیش کر دیا غریب کا شنکار سے اور دیہاتی سے یہ بے انصافی نہیں ہے ہم اور کیا کہہ سکتے ہیں؟ اب یہ تعلیم کا مسئلہ ہے شہری اور دیہاتی سکولوں کے ٹیچرز کی تنخواہوں میں فرق ہے۔

جناب سپیکر۔ میں آپ کو اس وقت پھر بات کرنے کی اجازت نہیں دوں گا اس لئے کہ وائس صاحب اپنی بات جاری رکھے ہوئے ہیں اور جب وہ اپنی بات ختم کریں گے اس کے بعد میں آپ کو بات کرنے کی اجازت دوں گا۔ لیکن اس انداز میں نہیں جس انداز میں آپ فرما رہے ہیں

ملک محمد عباس خان کھوکھر۔ وزیر موصوف کی تقریر کرنے سے پہلے ممبران کو حق ہے کہ یہ جو قرارداد پیش کی گئی ہے اس میں وہ بھی اپنے خیالات کا اظہار کرسکیں اس کے متعلق شہری حلقوں کے ممبران کی کیا رائے ہے؟ اس کے بعد وائس صاحب کو چاہیے کہ وہ اس بارے میں wind up کریں۔

جناب سپیکر۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ آپ پہلے بھی بات کر سکتے ہیں اور بعد میں بھی بات کر سکتے ہیں۔

وزیر صنعت۔ جناب سپیکر۔ میں بے حد شکرگزار ہوں میں اس بات کی وضاحت کرنے کے بعد آگے چلوں گا جو کہ میری بہن نے ارشاد فرمائی ہے اور جس کے متعلق اسمبلی کی معیاد کے متعلق بات ہوئی۔ مجھے اس بات پر کوئی ابہام نہیں ہے کہ خدا کے فضل و کرم سے اس اسمبلی کی معیاد آئین کے مطابق پانچ سال ہے مجھے اس بات پر بھی کوئی ابہام نہیں ہے کہ خدا کے فضل و کرم سے ان صاحبان کا اگر اعتماد اس وزارت کو حاصل رہا تو انشاء اللہ اس کیبنٹ کی معیاد بھی پانچ سال ہوگی میں نے بات یہ کی تھی کہ رانا صاحب نے یہ ارشاد فرمایا۔

بہرحال جناب سپیکر میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جہاں تک شہری اور دیہاتی حلقوں میں کوٹے کی تقسیم اور تخصیص کا تعلق ہے۔ اس پر ہمیں نہایت ہی سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا ہوگا۔ اور ہمیں طلبا کی ذہانت لیاقت اور نوجوان نسل کی تعلیمی صلاحیتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی فیصلہ کرنا ہوگا جہاں تک بڑے شہر کی بات کی گئی ہے میں یہ بھی وضاحت کر دوں کہ اگر لاہور کو لیں تو لاہور کی بڑی بڑی بستیاں جن میں گلبرگ ماڈل ٹاؤن اور اقبال ٹاؤن شامل ہیں ان کے اعداد و شمار لیے جائیں تو وہاں پر ایک بہت بڑی تعداد ہمارے ان بھائیوں کی رہائش پذیر

ہے جو کہ دیہاتوں سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ اس وقت اپنے بچوں کی تعلیم کے سلسلہ میں شہروں میں تشریف لائے ہوئے ہیں ۔ شہر ان کو خوش آمدید کہتے ہیں اور انشاء اللہ ان کے بچوں کی تربیت کے سلسلے میں کسی رخنے کی تجویز حکومت کی طرف سے نہیں آئے گی ۔

جہاں تک اس تجویز کا تعلق ہے جو رانا صاحب نے یہاں پر کہی اس میں سابقہ قرارداد پر بحث کے دوران جو فیصلہ ہوا تھا آج صبح ہی قائد ایوان سے محترم رانا صاحب کی اور میری اس موضوع پر گفتگو ہوئی ہے اور وہاں پر یہ طے پایا تھا کہ یہ ایک نہایت ہی اہم مسئلہ ہے اور اس پر پوری سنجیدگی سے غور و فکر کی ضرورت ہے اس لیے اس سلسلے پر کسی فیصلے سے پہلے پورے اعداد و شمار حاصل کرنے کی ضرورت ہے محرک کے ساتھ قائد ایوان سے بات چیت کے بعد یہ تجویز طے ہوئی تھی کہ ہر ڈویژن سے دو دو اراکین کو ایک کمیٹی میں شامل کیا جائے اور قائد ایوان اس مسئلہ کو اس کمیٹی کے سامنے پیش کریں اور اس پر پوری سنجیدگی کے ساتھ غور و فکر کے بعد اپنی سفارشات اس ہاوس میں پیش کر دی جائیں ۔ یہ ایک تجویز تھی جو کہ جناب قائد ایوان نے محرک کے سامنے رکھی تھی اور اس پر اتفاق ہوا تھا ۔ مجھے امید ہے کہ اس قرارداد پر ہماری وہ سب کمیٹی جیسا کہ تجویز ہوئی ہے نہایت سنجیدگی سے غور کرے گی اور ان کی سفارشات کی روشنی میں ہم اس اہم موضوع پر پھر اظہار خیال کر سکیں گے ۔ میں اس پر آپ کا بے حد شکرگزار ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ گل حمید خان روکڑی صاحب ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب والا اس قرارداد پر اس ایوان میں فیصلہ کرنے کی بجائے پہلے اس پر پنجاب کے ہر ڈویژن سے دو دو رکن جن کو وزیر اعلیٰ صاحب منتخب کریں گے اور وہ یقینی طور پر اس بات کا لحاظ رکھیں گے کہ اس میں 85 فیصد دیہاتی اور 15 فیصد شہری نمائندے شامل کریں گے ۔ ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہے وہ ہمارے بھائی ہیں جناب والا اس کمیٹی کا فیصلہ جناب کی وساطت سے اس ایوان میں پیش ہوگا اور پھر اس پر فیصلہ ہوگا ۔ تاکہ کل کو یہ فیصلہ کوئی بدل نہ سکے لہذا جو کمیٹی فیصلہ کرے گی وہ ٹھیک ہے ۔

جناب سپیکر ۔ رانا صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ گل حمید خان روکڑی صاحب

چوہدری محمد رفیق ۔ جناب والا اس قرارداد میں ترمیم کے بعد میں اس قرارداد کا mover بن جاتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ چوہدری صاحب ابھی آپ کی ترمیم پر فیصلہ ہونا ہے کہ آپ کی ترمیم منظور ہوئی تھی یا نہیں ۔

چوہدری محمد رفیق ۔ جناب والا منظور ہوئی تھی ۔

جناب سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں میں آپ کو بتاتا ہوں ۔

جناب گل حمید خان روکڑی ۔ جناب والا میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع عنایت فرمایا ۔ میں رانا صاحب کی تحریک سے متعلق دیہاتیوں کے تھوڑے بہت حالات بتا دوں اور اس کی روشنی میں رانا صاحب نے جو کچھ مان لیا ہے میں اس کی بھی رانا صاحب سے جناب کے توسط سے التجا کروں گا کہ جب کوئی تحریک اس ایوان میں آ جاتی ہے اور پورا ایوان اس کے متعلق بات کرنا چاہتا ہے تو رانا صاحب فوری طور پر نہ مان جایا کریں ۔ تھوڑی دیر کیلئے جو لوگ جذباتی طور پر بات کرنا چاہتے ہیں ان کو بھی اپنی بات کرنے دیا کریں ۔

جناب والا دیہاتوں کی یہ حالت ہے جیسے ہمارے محترم وزیر صاحب نے فرمایا کہ گلبرگ اور دوسری اچھی آبادیوں میں کچھ لوگ ہیں جن کے بچے یہاں پڑھتے ہیں اور وہ بنیادی طور پر دیہاتی ہیں ۔ جناب والا دیہاتی کی تعریف میں وہ دیہاتی نہیں آتے جن کی گلبرگ میں دو دو کوٹھیاں ہیں اور اپنے بچوں کو یہاں پر پڑھاتے ہیں ۔ دیہاتی سے مراد ہم اس دیہاتی کو لیتے ہیں جو اس وقت بھی کئی اضلاع میں ٹوبے کا پانی ''ٹوبا'' ہم چھپڑ کو کہتے ہیں چھپڑ کا پانی پیتے ہیں جس میں ۔ کیمبل پور یعنی اٹک ، میانوالی خوشاب ، راولپنڈی ، جہلم ، ڈیرہ غازی خان ، راجن پور اور اس قسم کے جو علاقے ہیں وہاں پر لوگ چھپڑ کا پانی اس وقت بھی پیتے ہیں لیکن لاہور میں کوئی ایسی آبادی نہیں ہے ۔ جہاں لوگ چھپڑ کا پانی پیتے ہوں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا پڑھائی کی یہ حالت ہے کہ ہمارے پرائمری سکول درخت کے نیچے ہوتے ہیں ۔ ایک ماسٹر ہوتا ہے اور پانچ کلاسیں ہوتی اور وہ ماسٹر صاحب بھی جب ان کی مرضی ہوتی ہے وہ آتے ہیں انہیں بھی چیک کرنے والا کوئی نہیں ہوتا ۔ اب وہ لوگ جو 85 فیصد دیہاتوں میں رہتے ہیں ان کا کوٹہ 50 فیصد رانا صاحب نے مانگا اور وہ 50 فیصد جب ہم مانگتے ہیں ۔ تو یہ مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے کہ شہری اور دیہاتی کا فرق پیدا ہو گیا ہے ۔ جناب والا دیہاتی کسی شہری کا حق نہیں مانگتا وہ اپنی 85 فیصد آبادی کے لحاظ سے اپنا حق مانگتا ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا شہری بھی ہمارے بھائی ہیں اور دیہاتی بھی ہمارے بھائی ہیں - ہم دیہاتی بھی ہیں ہم شہری بھی ہیں ہم اس سے کوئی سیاسی فائدہ نہیں اٹھاتے -

سید ظاہر احمد شاہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا جہاں تک میری معلومات ہیں صوبہ پنجاب میں دیہاتی آبادی کی شرح 85 فیصد نہیں بلکہ 70 فیصد ہے اور شہروں میں بسنے والے لوگ 30 فیصد ہیں - رانا صاحب نے بھی 85 فیصد کا ذکر کیا ہے - گل حمید خان صاحب نے بھی یہی ذکر کیا ہے اسلئے ان الفاظ کی تصحیح کر لی جائے -

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: No interruption. Please Address the Chair.

جناب گل حمید خان روکڑی - جناب والا میں شاہ صاحب کی بات مان لیتا ہوں اور اپنا حصہ 50 فیصد کی بجائے 70 فیصد مانگتا ہوں 85 فیصد نہیں مانگتا اور بات ختم ہو گئی آپ ہمیں 70 فیصد ہی دے دیں -

ملک طیب خان اعوان - جناب والا 70 فیصد بھی نہیں ہے - شاہ صاحب بھی غلط کہتے ہیں - 77 فیصد ہے - شاہ صاحب کو کسی نے کہا ہے کہ 70 فیصد آبادی دیہاتوں میں ہے -

جناب سپیکر - ملک صاحب تشریف رکھیں - شاہ صاحب آپ بھی تشریف رکھیں - آپ Chair کو ایڈریس کریں -

جناب گل حمید خان روکڑی - جناب والا حصہ کا بعد میں فیصلہ ہو جائے گا - میں یہ بات کہہ رہا تھا کہ دیہاتوں میں کیا حالت ہے جناب والا پانی جو بنیادی سہولت ہے اس کے متعلق میں نے عرض کر دیا ہے کہ وہ کس طرح کا پانی پیتے ہیں - تعلیم کی یہ حالت ہے کہ ایک جگہ پر ایک ہائی سکول دو سال پہلے بنا اور یہ بچوں کا سکول تھا اور جب انہوں نے نویں جماعت پاس کی اور وہ دسویں جماعت میں گئیں تو ایک چٹھی آ گئی کہ ہم سٹاف نہیں دینا چاہتے لہذا اس سکول کو ختم کر دیا جائے - پرائمری مڈل اور ہائی سکولوں میں کوئی سٹاف نہیں ہے اور نہ ہی کوئی سٹینڈرڈ ہے - زیرو سٹینڈرڈ ہے کروڑوں روپے جو تعلیم پر خرچ ہو رہے ہیں وہ ضائع جا رہے ہیں - اب ہم دیہات سے نکل کر یہاں آ کر شہروں میں ان لوگوں سے کیسے مقابلہ کر سکتے ہیں - ہمیں جناب والا خالی داخلوں کیلئے نہیں ہمیں تو ملازمتوں کیلئے بھی کوٹہ ملنا چاہیے -

(نعرہ ہائے تحسین)

دیہاتیوں کیلئے ملازمتوں میں آبادی کے تناسب سے کوٹہ ہونا چاہیے - اور ہم دیہاتی دیہاتی سے مقابلہ کریں - شہری شہری سے مقابلہ کریں اور اس کے حساب سے ہمیں ملازمتیں دیں - ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ کون دیہاتی ہے اور کون شہری ہے جو دیہاتی وہ دیہاتی ہے اور جو شہری ہے وہ شہری ہے - ہم سیاسی مسئلہ پیدا کرنا نہیں چاہتے اور نہ ہی ہمیں شہریوں سے کوئی دشمنی ہے - اسی طریقہ سے آپ زراعت کو لے لیں تمام زرعی پیداوار دیہاتی پیدا کرتا ہے - تمام کانوں میں دیہاتی کام کرتے ہیں اور جو دیہاتی یہاں شہروں میں کچی آبادیوں کی صورت میں آ بھی گیا ہے تو وہ مزدوری کرنے کیلئے آیا ہے - چوکیدار ہے چپڑاسی ہے - اور اس کے اوپر کچھ بھی نہیں ہے - ہمارا بھی حق ہے ہمیں بھی اچھی پوسٹیں ملنی چاہیں - ہمارے بچوں کو بھی تعلیم کی اچھی سہولتیں ملنی چاہیں یا لاہور کے سٹینڈرڈ کے سکول اور کالج ہمارے علاقہ میں قائم کر دیں پھر ہم دیہاتوں کیلئے کوٹہ نہیں مانگتے پھر ہم شہری اور دیہاتی برابر ہو جائیں گے لہذا ہماری یہ استدعا ہے کہ ہم 85 فیصد ، 77 فیصد اور 70 فیصد کے جھگڑے میں نہیں پڑتے ہم نے اپنا صرف 50 فیصد کوٹہ مانگا ہے اور اس میں یہ اضافہ کروں گا کہ ملازمتوں میں بھی ہمیں 50 فیصد کوٹہ دیا جائے - اچھی و بری ، چھوٹی ، بڑی ملازمت میں بھی کوٹہ دیا جائے - اور دیہاتی کی جیسے رانا صاحب نے تعریف کی ہے وہ دیہاتی ہے جو دیہات یا ہوٹل کوارٹر میں رہتا ہے ، یہ نہیں کہ میں رہتا لاہور میں ہوں اور ڈومیسائل کسی دیہات سے لیکر آ جاؤں اور جب آفیسر وہاں پر ہوتے ہیں تو ان کے بچوں کو یہ سرٹیفکیٹ وہاں سے مل جاتے ہیں - مہربانی -

جناب سپیکر — شکریہ - جو صاحبان بولنا چاہتے ہیں میں کوشش کروں گا کہ ان کو بولنے کا موقع دیا جائے - چوہدری غلام رسول بات کریں گے -

چوہدری غلام رسول — جناب سپیکر میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع عطا فرمایا ہے (قطع کلامیاں)

سید طاہر احمد شاہ — پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر آپ نے قرار داد پر بحث کی اجازت دے دی ہے ، اگر اجازت دے دی ہے تو پھر میرا بھی اس میں نام لکھ دیجئے ، میں بھی اپنے خیالات کا اظہار کروں گا -

چوہدری محمد رفیق — جناب والا میں نے جو ترمیم دی تھی اس کے متعلق کیا فیصلہ ہے -

جناب سپیکر — چوھدری صاحب آپ تشریف رکھیں آپ کا کام کر رہا ہوں ۔

چوھدری غلام رسول — جناب والا روکڑی صاحب نے اس طرح کے انجینئرنگ کالج میڈیکل کالج دیہاتوں میں قائم کرنے کی جو تجویز پیش کی ہے وہ بہت اہم اور مفید ہے اور اس کی مثال میں جناب کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر موجودہ سکول , کالج اور انجینئرنگ کالج جو شہروں میں ہیں وہاں پر ہوسٹلوں میں جگہ نہیں ملتی اور بہت سے مسائل ہیں تو ان کو حل کرنے کے لیے اگر دیہاتی علاقوں میں ایسے ادارے کھولے جائیں اس سے بہت سی مشکلات حل ہو سکتی ہیں ۔ مثال کے طور پر پاکستان بننے سے پہلے رسول میں ایک انجینئرنگ کالج قائم کیا گیا تھا , جس میں سارے ہندوستان سے طلباء وہاں جا کر تعلیم حاصل کرتے تھے تو اس طرح دیہاتی لوگوں کو بھی ایسے کالجوں میں داخلہ مل سکتا تھا ۔ میں گزارش کروں گا کہ جس طرح ہمارے سامنے مثال بھی موجود ہے , انگریزوں کے زمانے میں بھی دیہاتی علاقوں میں ایسے ادارے قائم کئے جاتے تھے تاکہ دیہاتی لوگوں کو بھی موقع میسر ہو سکے ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ میڈیکل کالجوں ، انجینئرنگ کالجوں ، میں 85 یا 70 فیصد کہہ لیں اس دیہاتی آبادی کے مسائل کو حل کرنے کے لیے فوری طور پر داخلے دیے جائیں یا دیہاتوں میں ایسے کالج کھولنے کا اہتمام کیا جائے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس قسم کا جب کوئی مطالبہ کیا جاتا ہے ۔ تو اس بہانے سے یہ ٹال دیا جاتا ہے کہ شہروں دیہاتوں میں یہ نفرت پیدا کی جا رہی ہے تو میں کہتا ہوں کہ شہر کے لوگ بھی ہمارے بھائی ہیں ہم بھی شہر میں رہتے ہیں ۔ لیکن ہم ایک اصول کی بات کرتے ہیں کہ انصاف ہونا چاہیے آپ دیکھیں دیہاتی لوگ خواہ ڈیفنس میں دیکھیں , ایڈمنسٹریشن میں دیکھیں میرا یہ تجربہ ہے ان کی کارکردگی بہتر ہوتی ہے

پارلیمانی سیکرٹری ۔ (ملک محمد عباس کھوکھر) پوائنٹ آف آرڈر ۔ کھوکھر جناب عالی جب معزز اس بات کو تسلیم کر چکا ہے کہ یہ معاملہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے ۔ اور اسکے بعد اس پر اسمبلی میں بحث کی جائے تو یہ بہتر نہیں ہے کہ انکے تسلیم کرنے کے مطابق اسکو کمیٹی کے سپرد کیا جائے ۔

چوھدری غلام رسول ۔ تجاویز تو ہم بتائیں ۔ اگر معزز اتفاق کر جائیں تو تجاویز پر غور کر لیا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ ابھی اسمیں ایک ٹیکنکل مسئلہ شامل ہے اور وہ چوہدری محمد رفیق صاحب کی ترمیم کا مسئلہ ہے ۔ ان کو ترمیم اگر اسمیں منظور ہوگئی جسکا ریکارڈ میں چیک کروا رہا ہوں تو پھر انکی حیثیت بھی اس ریزولیوشن کے محرک کی سی ہو جاتی ہے ۔ اسکو ہم examine کر رہے ہیں اس ترمیم کو ہم دیکھ رہے ہیں کہ آیا ان کی ترمیم اس وقت منظور ہوئی تھی یا نہیں ۔

چوہدری غلام رسول ۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ آپ کے دیکھنے میں بھی آیا ہے یہ سب لوگ جانتے ہیں کہ دیہاتی لوگ جس جگہ بھی ہوں خواہ ڈیفنس میں ہوں ، ایڈمنسٹریشن میں ہوں ، پولیس میں ہوں انکی بہتر کارکردگی ہوتی ہے ۔

چوہدری محمد رفیق ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب سپیکر ۔ چوہدری صاحب ابھی ہم اسکو دیکھ رہے ہیں ۔ میرے پاس ابھی اسکی رپورٹ نہیں پہنچی کہ آپ کی ترمیم اس روز منظور ہو گئی تھی یا نہیں ۔ ابھی میرے پاس رپورٹ آ جائے گی لیکن اگر آپ رانا صاحب کی اس بات سے اتفاق کریں کہ یہ مسئلہ اس کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے ۔ جو ہر ڈویژن سے دو معزز اراکین اسمبلی پر مشتمل ہو اور وہ اس کا فیصلہ کرے کہ دیہات کو داخلے کے سلسلے میں یونیورسٹیوں میں کالجوں میں کوئی کوٹہ مخصوص کیا جانا ہے یا نہیں ۔ اگر آپ اس پر اتفاق کریں تو پھر اس پر مزید بحث کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ محرک اس سے اتفاق کر چکے ہیں ۔

چوہدری محمد رفیق ۔ جناب سپیکر میں معزرت کے ساتھ یہ گزارش کروں گا کہ میں اس تجویز سے اتفاق نہیں کرتا ہوں ۔ کیونکہ اس میں خدشہ یہ ہے کہ یہ قرار داد سبوتاژ ہو جائے گی ۔ اس معزز ایوان کے سامنے اس پر کھلی بحث ہونی چاہئے ۔ اور جو یہ معزز ایوان اس پر فیصلہ صادر فرمائیں ہمیں وہ قبول ہوگا ۔

وزیر صنعت (جناب غلام مہدی وائیں) ۔ میرے خیال میں ایسے سنجیدہ قومی مسائل کو مفروضے کی بنیاد پر انحصار نہیں کرنا چاہیے ۔ ایک تجویز اس قرار داد کے سلسلے میں واضح طور پر آئی ہے جو ایک مثبت تجویز ہے کہ اس معزز ایوان کے ہر ڈویژن سے دو دو اراکین کی ایک کمیٹی جو قائد ایوان تشکیل دیں وہ بنائی جائے اور آپس میں مل کر بیٹھ کر اسکا پوری سنجیدگی سے جائزہ لیا جائے اور اسکے بعد وہ اپنی سفارشات پیش کرے

سفارشات کی روشنی میں جب یہ قرار داد یا سفارشات یہاں پر آئیں گی تو ہر معزز رکن کو اس پر بات کرنے کی پوری آزادگی ہوگی اور پھر اس قرار داد کے بارے میں حتمی فیصلہ یہ معزز ایوان ہی کرے گا۔

سردار زادہ سید ظفر عباس - پوائنٹ آف آرڈر جناب والا میں اس نکتے کے متعلق یہ عرض کروں گا کہ اس میں کسی رکن کو اعتراض نہیں ہے کہ ایک کمیٹی مقرر کی جائے - لیکن - لیکن اس کے متعلق گذارش یہ ہے کہ کمیٹی میں صرف ایسے آدمی نہ رکھے جائیں جو صرف ہاں سے ہاں ملانا جانتے ہوں بلکہ وہ صاحب الرائے ہوں ان کا اپنا کوئی مقام ہو اپنا کوئی سٹنڈرڈ ہو تاکہ کمیٹی کے سامنے صحیح فیصلہ کیا جاسکے۔

(قطع کلامیاں)

وزیر صنعت - جناب سپیکر میرے فاضل رکن نے پھر مفروضے کی بنیاد پر بات کی ہے - قائمے ایوان جن اراکین کو اس میں شامل کریں گے وہ یقینی طور پر صرف ہاں ہی ہاں ملانے والوں میں نہیں بلکہ ایسے ارکان کو شامل کریں گے بالکل نہ ہی نہ کی بنیاد پر اپنی بات کو نہ چلاتے ہوں

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - چوہدری غلام رسول صاحب آپ تشریف رکھیں -

جناب پیٹرگل - جناب سپیکر میری ایک تجویز ہے کہ جہاں ان کی قرار داد پر ایک کمیٹی بن رہی ہے تو میں یہ چاہوں گا کہ اقلیتی ممبر کو بھی اس میں شامل کیا جائے - اقلیتوں کا بھی حق ہے کہ ان کا کوٹہ آبادی کے لحاظ سے ان کو دیا جائے -

جناب سپیکر - شکریہ آپ کی تجویز آگئی ہے آپ تشریف رکھیں -

سید طاہر احمد شاہ - پوائنٹ آف آرڈر جناب والا تجویز یہ ہے کہ جب یہ کمیٹی بنائی جائے تو اس میں شہری نمائندوں کو بھی شامل کیا جائے تاکہ وہ شہری طلباء کا موقف بھی کمیٹی کے سامنے پیش کر سکیں -

بیگم راج حمید گل - پوائنٹ آف آرڈر میں اقلیتوں کے کوٹہ کے لیے تائید کرتی ہوں کیونکہ ان کا بھی حق ہے انہیں بھی موقع ملنا چاہئے

جناب سپیکر - جی شکریہ آپ کی بات ہو چکی ہے -

میاں محمد اسحاق پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر - میاں محمد اسحاق صاحب کچھ فرمائیں گے -

(قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان - جناب سپیکر نکتہ وضاحت ہے کہ کمیٹی کے لئے تاریخ مقرر کر دی جائے کہ کب تک وہ اپنی رپورٹ پیش کرے -

جناب سپیکر - آپ ذرا تشریف رکھیں - چوہدری محمد رفیق صاحب کی ترمیم پر جو فیصلہ ہوا تھا مجھے یاد تھا چنانچہ میں نے اس کا ریکارڈ نکلوایا ہے تو اس سے یہ ثابت ہوگیا ہے جیسے میں نے پہلے عرض کیا تھا چوہدری محمد رفیق صاحب کی ترمیم یہاں منظور کرلی گئی تھی اور ان کو بھی رانا پھول محمد خان صاحب اور حاجی سردار محمد صاحب کے ساتھ اس ریزولیشن کو re-draft کرنے کے لئے شامل کر کیا گیا تھا - چوہدری رفیق صاحب آپ کی ترمیم وہ منظور ہوگئی تھی اور اب آپ اس کی re-drafting میں شامل تصور کئے جائیں گے لیکن اس وقت جو صورت حال ہے وہ یہ ہے کہ اس قرار داد کے محرک اس بات پر متفق ہیں کہ ہر ڈویژن سے دو دو معزز ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو اس کا فیصلہ کرے کہ دیہاتی طلباً کو کیا کوٹہ ملنا ہے آپ اس پر اگر اتفاق کرتے ہیں تو پھر معاملہ ختم ہو گیا -

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : No interruption, please.

چوہدری محمد رفیق میں نے جو ترمیم اس قرارداد میں منظور کرنے کے لیے پیش کی تھی آپ نے اس کے متعلق جو فیصلہ فرمایا ہے اس کا بہت بہت شکریہ - لیکن میں اپنا نقطہ نظر پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ چونکہ اس ترمیم کے منظور ہو جانے کے بعد اس قرار داد کا میں محرک بن جاتا ہوں اور مجھے یہ حق پہنچتا ہے اور میرا یہ استحقاق ہے کہ میں اپنا نقطہ نظر بیان کروں -

جناب سپیکر — اب پھر میرے لیے اس سلسلے میں یہی ممکن ہے کہ میں پہلے آپ کی ترمیم کو take-up کروں اور اس معزز ایوان

کے سامنے اس کو پیش کروں - اس پر رائے شماری کراؤں اور اس کے بعد ریزولیوشن پر فیصلہ کروں -

وزیر قانون — جناب والا اگر اجازت ہو تو گزارش کروں اس کا دوسرا طریقہ یہ بھی ہے کہ اسے موجودہ سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس بھجوا دیا جائے - پہلے جو بات ہے وہ بھی بہتر ہے اس میں مزید ایسی کونسی بات ہے جس پر غور کرنا ہے یہ ریزولیوشن پھر بھی ہاؤس میں آتا ہے ہاؤس میں جو بھی تجاویز آئیں گی ہاؤس کو پورا اختیار ہوگا کہ اس میں جو بھی ترمیم چاہے اس میں کوئی ایسی اعتراض والی بات نہیں ہے- میں فاضل ممبر سے درخواست کروں گا کہ ایک بات ہو چکی ہے - اتفاق رائے ہو چکا ہے تو وہ کسی بات سے اتفاق کرنا بھی سیکھ لیں - کوئی ایسی بات نہیں -

چوہدری محمد رفیق — ملک صاحب نے بھی درخواست کی تھی کہ ان کو بھی موقع ملنا چاہیے - آپ نے ان کو بھی موقع نہیں دیا -

رانا پھول محمد خان - جناب سپیکر تاریخ کا تعین فرما دیں کہ فلاں تاریخ کو رپورٹ ہاؤس میں پیش کی جائے گی یہ ابھی اس میں کمی ہے یہ جناب نے پوری کرنی ہے - اس معاملہ میں ہم جناب کے محتاج ہیں - تاریخ تو آپ ہی مقرر کر سکتے ہیں - ہمیں تو کوئی اختیار نہیں اس کے بعد ترمیم بھی آئے گی - ترمیم والے حضرات کو تقریر کا موقع ملے گا -

چوہدری سپیکر - چوہدری محمد رفیق صاحب آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں -

چوہدری محمد رفیق - اس پہ میں تھوڑا سا استفسار چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جو کمیٹی تشکیل دی جا رہی ہے اس میں محرک حضرات کی کیا پوزیشن ہوگی آیا وہ اس کمیٹی کے ممبر تصور کیے جائیں گے ؟

وزیر قانون - میں ان کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ ان کو اس کمیٹی میں اپنی رائے کے اظہار کا پورا موقع دیا جائے گا - یہ محرک ہیں - ان کا حق ہے -

جناب سپیکر - آپ اس پر تھوڑا سا غور کر لیں اور میں ملک طیب صاحب کی ناراضگی دور کر لوں - ملک صاحب آپ فرمائیں -

ملک طیب خان اعوان - جناب سپیکر - میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ پانچ چھ دن کے بعد آپ کی نظر میں آ گیا - میں دیہاتی کوٹے کے متعلق یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ شہری اساتذہ کو الاونس زیادہ دیئے جاتے ہیں اور دیہاتی اساتذہ کو کم دیئے جاتے ہیں - کیا اس سے شہری اور دیہاتی کا تفرقہ نہیں پڑتا - صرف دیہاتی کو کوٹہ دیتے وقت فرق پڑتا ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہوں گا کہ دیہاتی اور شہری اساتذہ کے الاونسوں میں جو فرق ہے اسے بھی دور کیا جائے تاکہ وہ دیہاتی بچے جو کھیتوں میں سوتے ہیں جو زمینوں پہ سوتے ہیں خدا کرے وہ بھی اعلیٰ ملازمتوں میں جا سکیں - ان کا حق ہے انہیں بھی کوٹہ دیا جائے - دیہاتی غریب دھوپ میں بیٹھ کے پڑھتا ہے - شہری مکانوں اور پنکھوں کے نیچے بیٹھ کے پڑھتا ہے - اس کے بعد ایک اور ظلم ہوتا ہے ان کی کاریں پیچھے دوڑ دوڑ کے نمبر حاصل کرتی ہیں - وہ لڑکے کے نمبر نہیں ہوتے وہ اس کے باپ کے نمبر ہوتے ہیں - اس لئے دیہاتی بچے ہمیشہ پیچھے رہ جاتے ہیں - کیونکہ ان کے باپ نمبروں کے پیچھے نہیں دوڑ سکتے - از راہ کرم دیہاتی کا حق دیہاتی کو دلوایا جائے - شہری اور دیہاتی کا اس میں کوئی تفرقہ نہیں ہے - دیہاتی اور شہری بھائی بھائی ہیں - اپنا حق مانگتے وقت آپ کہتے ہیں کہ یہ تفرقہ پڑتا ہے - محکمہ تعلیم والوں سے پوچھئے کہ انہوں نے شہری اساتذہ کے الاؤنس کیوں زیادہ کئے ہیں - یہ تفرقہ کیوں ڈالا ہوا ہے ؟ اس لئے اس تفرقے کو پہلے ختم کروائیے - تو میں دیہاتی کے حق میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ اس کا حق 70 فیصد کیا 77 فیصد ہے اس کا حق اسے دلوایا جائے - (خدا حافظ)

جناب سپیکر - شکریہ -

(اس مرحلہ پر جناب سید طاہر احمد شاہ کرمی صدارت پر متمکن ہوئے)

میاں محمد اسحاق - جناب سپیکر - میں آپ سے عرض کرنا چاہتا تھا کہ کچھ دنوں سے میرے مشاہدہ میں یہ بات آئی ہے کہ جو حضرات شائستگی سے ادب سے اور بڑے احترام سے کسی نقطہ پر اظہار خیال کے لئے اجازت چاہتے ہیں اور سپیکر صاحب ان کی طرف اشارہ کرتے ہیں تو وہ ان کے اشارہ پر بیٹھ جاتے ہیں اور ان کے اشارے کا احترام کرتے ہیں لیکن جو حضرات پوائنٹ آف آرڈر پہ پوری پوری تقریر کر جاتے ہیں ان پر سپیکر صاحب اپنی مسکراہٹ کو نچھاور کرتے ہیں - میں سمجھتا ہوں

یہ قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی ہو رہی ہے - اور جو حضرات آپ کا احترام کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہاوس کو صحیح قواعد و ضوابط کے تحت چلایا جائے ان کا کوئی خیال نہیں کیا جا رہا - اور جو یہ چاہتے ہیں کہ اپنے پوائنٹ آف آرڈر میں اپنا پورا موقف بیان کر جائیں ان کو ہمیشہ support کیا جا رہا ہے - سمجھتے ہوئے کہ استحقاق کی خلاف ورزی ہے - ان حضرات کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے جو ادب اور احترام سے بات کرتے ہیں - تو میں عرض کروں گا جناب سپیکر کہ ان باتوں کا خیال کیا جائے میں کل سات دفعہ کچھ عرض کرنے کے لیے کھڑا ہوا تو سپیکر صاحب نے ہر مرتبہ اشارہ کیا اور میں ان کے اشارے کا احترام کرتے ہوئے ان کا ادب کرتے ہوئے بیٹھ گیا - بعد میں ان سے معذرت کے ساتھ کافی دفعہ اجازت چاہی مگر انھوں نے مجھے نہ صرف کھڑا ہونے کی اجازت دی - بلکہ مجھے اظہار خیال کرنے سے بھی محروم کیا - میں سمجھتا تھا کہ لاہور کا نمائندہ لاہور کی نمائندگی کر رہا ہو اور لاہور جل رہا ہو - اور لاہور پر اسے اظہار خیال کرنے سے محروم کیا جائے یہ کتنی زیادتی ہے - جناب والا آج بھی میں نے دو تین مرتبہ کچھ عرض کرنے کے لیے اجازت چاہی مگر سپیکر صاحب نے مجھے اجازت نہیں دی تو میں بڑے ادب سے عرض کروں گا کہ وہ حضرات جو آپ کے اشارے پر بیٹھ جاتے ہیں اور آپ کے اشارے پر کھڑے ہو جاتے ہیں ان کا ضرور خیال کیا جائے -

جناب چیئرمین - میاں صاحب آپ پوائنٹ آف آرڈر پہ بول رہے ہیں یا تقریر میں حصہ لے رہے ہیں -

میاں محمد اسحاق - جناب والا پوائنٹ آف آرڈر پر اب میں اجازت چاہوں گا یہ گزارش کرنے کی وہ حضرات جو دیہات سے تعلق رکھتے ہیں ان کا کافی موقف سنا جا چکا ہے - اور جو شہر میں رہنے والے حضرات ہیں ان کو بھی اب تھوڑا سا موقع دے دیں وہ بھی اپنے موقف سے آپ کو آگاہ کر سکیں - تاکہ ہاوس اپنی رائے کا اظہار کرتے وقت شہریوں کو بھی پیش نظر رکھ سکے -

جناب چیئرمین - میاں صاحب ایک منٹ میں ہاوس سے یہ استفسار کرنا چاہوں گا کہ جب ہاوس نے میرے خیال میں یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ اس پر اب مزید تقاریر نہیں ہوں گی -

میاں محمد اسحاق - نہیں جناب سپیکر صاحب نے مجھے اجازت دی تھی انھوں نے کہا تھا کہ ملک صاحب کے بعد مجھے بولنے کی اجازت دیں گے -

جناب چیئرمین ۔ آپ رانا پھول محمد خاں صاحب کی قرارداد پہ بات کرنا چاہ رہے ہیں ۔

میاں محمد اسحاق ۔ میں اس پر تھوڑی سی عرض کرنا چاہوں گا کہ ہم نہیں چاہتے کہ شہری اور دیہاتی حضرات میں کسی قسم کا کوئی تفرقہ یا فرق ڈالا جائے ۔ ہم دیہات والے حضرات کا دلی طور پر احترام کرتے ہیں کہ وہ لوگ اتنی محنت سے اناج اگاتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جناب چیئرمین ۔ رانا پھول محمد خاں صاحب پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتے ہیں ۔

رانا پھول محمد خاں ۔ جناب والا قواعد کی رو سے اس میں شہری اور دیہاتی کی بحث نہیں ہو سکتی ۔ میں تو اس قرارداد کا مالک نہیں رہا ۔ وہ تو ہاوس کی پراپرٹی بن گئی ہے ۔ نہ میں اس کو واپس لے سکتا ہوں نہ اس میں میرا کوئی اختیار ہے ۔ یہ اختیار تو ہاوس کا ہے لیکن جیسے وہ فرما رہے ہیں انہوں میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ شہری اور دیہاتی کی تمیز ہم نہیں کرتے ۔ ہم انڈے لکڑی سے لے کر ٹوسٹ تک ان کے عیش و عشرت کا سامان مہیا کرتے ہیں ۔ یہ ہماری خدمت اس طرح کرتے ہیں ۔ اس طرح تھانے کے باہر لکھا ہوا ہوتا ہے پولیس عوام کی خادم ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین ۔ ایجنڈے پہ اور بھی قراردادیں ہیں ۔ ترمیمی بل پیش کرنے ہیں ۔ چوہدری صاحب آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ہے ۔

چودھری ارشاد علی ۔ جناب سپیکر ۔ جیسا کہ میاں صاحب نے شکایت پیش کی ہے اس میں بھی تھوڑی سی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ہاوس میں صرف دو صاحبان ایسے ہیں جو ہمیں تو وقت لینے ہی نہیں دیتے سارا وقت یہ لے جاتے ہیں ۔ ان دونوں صاحبان کو کہا جائے کہ دوسروں کو بھی بولنے کا حق لینے دیں ۔

جناب چیئرمین - یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا - جناب میاں رفیق صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں -

چوہدری محمد رفیق - جناب والا میں اس قرارداد کے حق میں بولنا چاہتا ہوں -

جناب چیئرمین - آپ تشریف رکھیں ، چوہدری صاحب -

جناب محمد اعظم چیمہ - میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس قرارداد پر بحث کس حد تک مکمل ہو چکی ہے - جو حضرات اس کمیٹی کے ممبران ہیں گے وہ اپنی رپورٹ پیش کر دیں گے - جناب حکم صادر فرمائیں کہ اب اگلی قرارداد شروع کی جائے -

جناب چیئرمین - میاں صاحب آپ تشریف رکھیں - جناب اعوان پوائنٹ آف آرڈر پر کچھ کہنا چاہتے ہیں -

جناب عبدالقیوم اعوان - جناب سپیکر آپ نے ابھی جو رانا صاحب کی قرارداد پیش کی تھی وہ دوبارہ واپس اس لئے چلی گئی کہ وہاں بیٹھ کر وزیر اعلیٰ صاحب سے بات ہوگئی - اب دوبارہ بحث کیلئے ہاؤس میں آگئی - دیہاتی علاقوں کے جتنے بھی ایم پی اے صاحبان ہیں انہوں نے اپنا اپنا موقف بیان کیا دیہاتی حلقوں کی بحث کے بعد ہم چاہتے ہیں کہ ان کے ساتھ ہم بھی کوئی ایک آدھی بات کر دیں - جس کی روشنی میں یہ بات کریں قطعی طور پر غلط ہو گا کہ خود ہی قرارداد پیش کی اور خود ہی آگے لے گئے اور پھر اسے واپس لے آئے اور خود ہی یہاں پاس کر دیا کہ ٹھیک ہے دو دو آدمی لئے جائیں گے اور یہ بھی واضح نہیں کیا گیا کہ وہ نمائندے کون سے ہوں گے - کیونکہ یہ قرارداد ہاؤس کی ملکیت ہے اور یہ ہاؤس میں آچکی ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ کو بتادوں اور اس ہاؤس کے معزز اراکین سے میں اپیل کروں گا کہ ایسی کچی آبادیاں جہاں لوگوں کو پینے کیلئے پانی بھی نصیب نہیں ہوتا تفریح کیلئے پارک نہیں ہیں گھروں میں پنکھے نہیں ہیں اور وہ کیلئے آسمان تلے بیٹھ کر پڑھتے ہیں ان کے متعلق بھی اس ذہن سے سوچا جائے - ہم صرف پبلک ڈویژن سکول یا انگلش میڈیم سکول کے بارے میں تو سوچ سکتے ہیں پتہ نہیں کہ وہ علیحدہ طبقہ ہے یا امیر گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں -

جناب چیئرمین - جناب اعوان صاحب آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ہے - آپ نے باقاعدہ تقریر شروع کر دی ہے اس لئے آپ براہ

کرم تشریف رکھیں - آپ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہوئے ہیں اور پوائنٹ آف آرڈر پر آپ کو تقریر کی اجازت نہیں دی جا سکتی -

جناب عبدالقیوم اعوان - پوائنٹ آف آرڈر پر ہی جناب بات کرنے دیں -

جناب چیئرمین - میں جو جناب اعوان صاحب interim سپیکر کے فرائض انجام دے رہا ہوں -

جناب عبدالقیوم اعوان - آپ سپیکر ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے -

جناب چیئرمین - میں سپیکر ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ قواعد و ضوابط کے مطابق آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا اس لئے میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ آپ اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں - جی ملک صاحب -

پارلیمانی سیکرٹری (ملک محمد عباس خان کھوکھر) - جناب والا یہ قرارداد محرک جو پیش کرنے والا ہے اس نے اس چیز کو تسلیم کر لیا ہے کہ اسے کمیٹی کے سپرد کیا جائے ان کو اگر شہری حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہوئی نظر آتی ہے تو یہ علیحدہ قرارداد پیش کریں اور اس کے حق میں جتنا مرضی بولیں - اور اب یہ قرارداد دوبارہ ہاؤس میں آتی ہے اس پر شہریوں نے - دیہاتیوں نے سب نے بولنا ہے - اتنا وقت اس پر کیوں ضائع کیا جائے -

جناب چیئرمین - میں اب ایوان کی رائے معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے فیصلہ ہو چکا ہے کہ ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جس میں ہر ڈویژن سے دو دو ارکان کو اس کے لئے نامزد کیا جائے تاکہ وہ اس پر پورے طریقے سے چھان بین کرکے اپنی رپورٹ پیش کریں - تو ایوان کو اس سے اتفاق ہے -

آوازیں - اتفاق ہے -

میاں محمد اسحاق — جناب والا شہر سے بھی نمائندے لئے جائیں جو شہر سے تعلق رکھنے والے ہوں -

جناب چیئرمین — میاں صاحب آپ از راہ کرم میری بات سن لیں - جب ایوان نے یہ فیصلہ دے دیا تو پھر میں کسی فاضل رکن کو اس پر بات کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا -

چوھدری محمد رفیق — جناب میں آپ کی اجازت سے بیٹھا تھا اور یہ جانتے ہوئے کہ میں اس قرارداد کا محرک ہوں اور استحقاق رکھتا ہوں کہ اس پر اپنا اظہار خیال کروں اور یہ جانتے ہوئے آپ نے ایوان کی رائے لی مجھے کچھ کہنے کا موقع نہیں دیا اور میرا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔

جناب چیئرمین — جناب رفیق صاحب آپ میری بھی بات سنیں آپ اس قرارداد کے محرک نہیں ہیں ، اس کے محرک رانا پھول محمد خان صاحب ہیں ۔

چوھدری محمد رفیق ۔ میں احتجاج کرتے ہوئے واک آوٹ کرتا ہوں کہ مجھے تقریر کرنے کا موقع نہیں دیا گیا ۔

جناب چیئرمین — ابھی رانا پھول محمد خان صاحب کی قرارداد پر فیصلہ یہ ہوا ہے کہ یہ قرارداد چیف منسٹر صاحب کے سپرد کی جاتی ہے تاکہ وہ ہر ڈویژن سے دو دو اراکین اسمبلی کو جس میں سے تناسب کے لحاظ سے شہری نمائندوں کو اور دیہاتی نمائندوں کی نامزدگی کریں تاکہ وہ کمیٹی اپنی رپورٹ ایوان کے سامنے پیش کرے ۔

رانا پھول محمد خان — پوائنٹ آف آرڈر ، جناب والا آپ نے جو فیصلہ دیا ہے وہ نہایت ہی مناسب ہے لیکن اس میں صرف ایک کمی ہے اس اس کو پورا کر دیجئے ۔ اس میں تاریخ مقرر کر دیجئے کہ کمیٹی کی رپورٹ کس تاریخ تک آئے گی - تاریخ کے بغیر کسی فریق کو پیش نہیں کی جا سکتی ۔

جناب چیئرمین — جناب رانا صاحب اب چونکہ ایک فیصلہ ہو چکا ہے ۔

رانا پھول محمد خان — نہیں جناب ۔

جناب چیئرمین — فیصلہ ہو چکا ہے ۔

رانا پھول محمد خان — نہیں جناب گول فیصلہ کبھی نہیں ہوتا تاریخ تو آپ کو اس میں مقرر کرنی پڑے گی کہ فلاں تاریخ تک کمیٹی رپورٹ دے ۔

جناب چیئرمین — کیا اس میں ایوان وقت مقرر کرنا چاہتا ہے ۔ اب کتنا ٹائم ہونا چاہئے رانا صاحب ۔

رانا پھول محمد خان — جتنا آپ چاہیں ۔ وقت مقرر کر دیں ۔

جناب چیئرمین — ایک ماہ کا عرصہ کافی ہے ، تیس (30) دن کافی ہیں -

رانا پھول محمد خان — جناب والا ایک ماہ میں تیس دن ہوتے ہیں اور آج کی تاریخ نوٹ فرما لی جائے آج کی تاریخ سے آئندہ تیس دنوں تک یہ رپورٹ آ جائے -

جناب چیئرمین — رانا صاحب یہ تو under stood ہے -

رانا پھول محمد خان — نہیں یہ اس طرح ہی لکھا جاتا ہے -

جناب چیئرمین — اب جناب محترمہ بیگم بشریٰ رحمان صاحبہ نے جو متفقہ طور پر قرارداد ڈرافٹ کی ہے وہ پیش کریں گی -

بیگم بشریٰ رحمان — جناب سپیکر یہ قرارداد پیش کرنے سے پیشتر میں جناب ریاض حشمت جنجوعہ اور جناب سردار زادہ ظفر عباس کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے اس مسودہ کو پسند فرمایا اور بالکل ایک چھوٹی سی ترمیم کے ساتھ مجھے اسے پیش کرنے کی اجازت عنایت فرمائی -

وزیر اعظم پاکستان اور وزیر اعلیٰ پنجاب کی جمہوریت نواز کوششوں پر اظہار اعتماد

بیگم بشریٰ رحمان — جناب والا پنجاب اسمبلی کا ایوان یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور کرتا ہے کہ 14 - اگست 1985ء کو مینار پاکستان پر جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان جناب محمد خان جونیجو نے جو تاریخی اعلان کیا ہے کہ مارشل لاء ملک سے یکم جنوری 1986ء تک اٹھا لیا جائیگا اس اعلان کا ملک بھر میں خیر مقدم کیا جا رہا ہے - یہ ایوان جناب محمد خان جونیجو کے اس جرأت مندانہ اعلان کا خیر مقدم کرتا ہے اور توقع کرتا ہے کہ ملک جلد از جلد مکمل جمہوریت کی راہ پر گامزن ہو کر جمہوری - اسلامی اور فلاحی مملکت کے راستے پر رواں دواں ہوگا - صوبائی اسمبلی کے اراکین جناب وزیر اعظم پاکستان اور وزیر اعلیٰ پنجاب و قائد ایوان جناب نواز شریف کی جمہوریت نواز کوششوں پر بھرپور اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے یہ یقین رکھتے ہیں کہ آئندہ جناب وزیر اعظم پاکستان اور وزیر اعلیٰ پنجاب

جملہ قوانین کو قرآن و سنت کی روشنی میں ڈھالنے اور نافذ کرنے کی پوری سعی عمل میں لائیں گے -

مزید برآں یہ ایوان ان لوگوں بھی خراج تحسین پیش کرتا ہے - جنہوں نے قومی اسمبلی کے اندر اور قومی اسمبلی کے باہر آٹھویں ترمیمی بل کو جمہوری انداز اور 1973ء کے آئین کی روح کے مطابق برقرار رکھنے کی جد و جہد کی -

جناب والا میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں اور اس قرارداد کے پیش کرنے کی وضاحت کرنی چاہتی ہوں کہ کچھ عرصہ سے ہمارے ہاں شک و شبہ کی ایک فضا سی بن گئی ہے - جناب والا شک کا یہ عالم ہے اب ہم جب خود اپنے منہ سے کوئی بات کہتے ہیں یا کوئی بیان دیتے ہیں تو ہمیں اس پر بھی شک گزرتا ہے آیا ہم اس پر قائم رہ سکیں گے یا نہ رہ سکیں گے - پچھلے آٹھ سالوں سے جس دن کی نوید کا ہم کو انتظار تھا - 14 اگست کو ہمیں وہ نوید سنائی گئی - اور ہمیں جمہوریت کی صحیح راہ پر گامزن کرنے کی اشارہ کیا گیا -

جناب والا انتخابات سے پہلے یہی مفروضے ہوئے کہ یہ غیر جماعتی انتخابات نہ ہوسکیں گے - پھر کچھ شک و شبہات کے بدل ہوئے کہ یہ غیر جماعتی اسمبلیاں ہیں یہ نہ چل سکیں گی - لیکن آپ نے دیکھا اور سب نے دیکھا کہ نہ صرف یہ کہ انتخابات کامیاب ہوئے بلکہ غیر جماعتی بنیادوں پر جو منتخب نمائندے آئے انہوں نے اپنے استحقاق کے لئے جد و جہد کی - اسمبلیوں میں بیٹھے اور انہوں نے ثابت کر دیا کہ وہ عوام کے صحیح نمائندے ہیں -

جناب والا آٹھویں ترمیمی بل کو نیشنل اسمبلی کے اندر پیش کرکے عوام کے منتخب نمائندوں نے نہ صرف اپنا استحقاق منوایا بلکہ انہوں نے یہ بھی ثابت کردیا کہ انکے پیچھے عوام کی بہت بڑی طاقت کام کر رہی ہے - جناب والا اسکے بعد صرف ایک مفروضہ رہ جاتا تھا - ایک شک رہ جاتا تھا ایک وسوسہ اور ایک وہم رہ جاتا تھا اسکا بھی اس دن جناب وزیر اعظم نے خاتمہ کر دیا جس دن انہوں نے فرمایا کہ جنوری 1986ء کا سورج مارشل لاء کو نہ دیکھ سکے گا یا مارشل لاء جنوری 1986ء کا سورج نہ دیکھ سکے گا - اسکے اوپر ہم خوشی کا اظہار کرتے ہیں - انکے اس وعدے پر یقین کرتے ہیں - انکے اس ارادے کی تائید کرتے ہیں - انکے اس ارادے کو بار بار دہراتے ہیں - انکی کوششوں کو سراہتے ہیں انکی خدمت میں خراج عقیدت

پیش کرتے اور اپنے تعاون کا یقین دلاتے ہیں انشاءاللہ جمہوریت کی کوششوں میں ہم قدم بقدم انکے ساتھ ساتھ ہوں گے - شکریہ -

جناب چیرمین - اب ایوان کے سامنے محترمہ بشریٰ رحمن صاحبہ کی قرار داد پیش ہے -

کہ پنجاب اسمبلی کا ایوان یہ قرار داد متفقہ طور پر منظور کرتا ہے کہ 14 اگست 1985ء کو مینار پاکستان پر جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان جناب محمد خان جونیجو نے جو تاریخی اعلان کیا ہے کہ مارشل لاء ملک سے یکم جنوری 1986ء تک اٹھا لیا جائے گا اس اعلان کا ملک بھر میں خیر مقدم کیا جا رہا ہے - یہ ایوان جناب محمد خان جونیجو کے اس جرات مندانہ اعلان کا خیر مقدم کرتا ہے اور توقع کرتا ہے کہ ملک جلد از جلد مکمل جمہوریت کی راہ پر گامزن ہوکر جمہوری - اسلامی اور فلاحی مملکت کے راستے پر رواں دواں ہوگا - صوبائی اسمبلی کے اراکین جناب وزیر اعظم پاکستان اور وزیر اعلیٰ پنجاب و قائد ایوان جناب نواز شریف کی جمہوریت نواز کوششوں پر بھرپور اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے یہ یقین رکھتے ہیں کہ آئندہ جناب وزیر اعظم پاکستان اور وزیر اعلیٰ پنجاب جملہ قوانین کو قرآن و سنت کی روشنی میں ڈھالنے اور نافذ کرنے کو پوری سعی عمل میں لائیں گے —
مزید براں یہ ایوان ان لوگوں کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہے جنہوں نے قومی اسمبلی کے اندر اور باہر آٹھویں ترمیمی بل کو جمہوری اقدار اور 1973ء کے آئین کی روح کے مطابق برقرار رکھنے کی جد و جہد کی -

(یہ قرار داد متفقہ طور پر منظور کی گئی)

(قطع کلامیاں)

چوہدری محمد رفیق - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر میں بھی اس معزز ایوان کا حصہ ہوں -

جناب چیرمین - آپ معزز ترین ہیں -

چوہدری محمد رفیق - جناب سپیکر میں گذارش یہ کروں گا کہ وزیر اعظم صاحب جن کیلئے ہم نے مبارک باد کے ڈھونگرے برسائے - آئین

میں بنیادی حقوق کے بارے میں یہی سوچیں - انہوں نے اس کا ذکر نہیں کیا - نہ اسمبلی کے اندر اور نہ اسمبلی کے باہر -

جناب چیرمین - رفیق صاحب آپ تشریف رکھیں - فتیانہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں -

میاں ممتاز احمد فتیانہ - جناب سپیکر قرارداد متفقہ طور پر اس معزز ایوان نے پاس کردی ہے اس میں اب کوئی بھی گنجائش نہیں کہ اس پر کوئی رکن اپنا اظہار خیال کرسکے - لہذا میں گذارش کروں گا اس سے جو اگلی قرارداد ہے وہ اس ایوان میں پیش کی جائے -

(قطع کلامیاں)

جناب چیئر مین - میاں صاحب آپ تشریف رکھیں -

چوھدری محمد رفیق - جناب والا میں نے قرارداد کے خلاف کوئی بات نہیں کہی - وہ تو پاس ہوگئی ہے -

(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین - میاں صاحب آپ اگر کوئی اور قرار داد ایوان میں لانا چاہتے ہیں تو یہ آپ کا آئینی اور قواعد کے مطابق حق ہے آپ ایک نئی قرار داد اسمبلی سیکرٹریٹ کو دے دیں اور وہ آئندہ جو غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کا دن ہے اس میں اس کو take up کیا جاسکتا ہے -

رانا پھول محمد خان- جناب والا فاضل رکن کا یہ مقصد نہیں تھا بلکہ ان کا مقصد تو تھا کہ آخر میں اگر دو لفظ شامل کردیئے جائیں تو زیادہ بہتر ہے - یکم جنوری کو مارشل لاء نہ اٹھا تو جونیجو صاحب باعزت طور پر اپنے گھر تشریف لے جائیں گے -

جناب چیئر مین - رانا صاحب گزارش یہ ہے کہ آپ ذرا غور فرمائیں کہ اس قرارداد میں ترمیمی ایزاد کرنے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی - یہ متفقہ طور پر ڈرافٹ کر کے ایوان کے سامنے پیش کی گئی جسے متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا - اب اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی -

اب سردار زادہ ظفر عباس صاحب اپنی قرارداد ایوان کے سامنے پیش کریں گے -

رانا پھول محمد خان - جناب والا ایوان کی بجائے معزز ایوان کا دفتر والے خود ہی اضافہ کردیا کریں -

MR. CHAIRMAN—I stand corrected and I thank you for your guidance.

کاشتکاروں سے ٹیوب ویل پر ہارس پاور کے مطابق فلیٹ ریٹ کی وصولی نیز بل کی ماہوار ادائیگی بجائے ششماہی ادائیگی

سردار زادہ سید ظفر عباس - جناب والا اس معزز ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ کاشتکاروں سے ٹیوب ویل پر ہارس پاور کے مطابق فلیٹ ریٹ وصول کئے جائیں نیز بل کی ماہوار ادائیگی کی بجائے ششماہی ادائیگی وصول کی جائے -

جناب والا یہ قرار داد ان ہزاروں لاکھوں افراد کی طرف سے پیش کی گئی ہے جو واپڈا کی چیرہ دستیوں اور بد عنوانیوں کا شکار ہو رہے ہیں کاشتکار طبقہ پہلے ہی سے کافی مظلوم ہے - اس کے ساتھ اس معاشرے میں بہت بڑی زیادتیاں کی جارہی ہیں اور ان زیادتیوں میں سے سب سے بڑی زیادتی واپڈا کا عملہ کر رہا ہے - ایک تو بجلی کا بہت زیادہ نقصان ہو رہا ہے - اس کے متعلق متعدد بار حکومت کی طرف سے اعلانات کئے جارہے ہیں -

جناب چیئرمین - سردار زادہ صاحب آپ کی قرارداد میں نہ تو کوئی ترمیم پیش کی گئی ہے اور نہ کسی نے اس کی مخالفت کی ہے - اس لیے میں آپ سے درخواست کروں گا آپ مختصر ترین الفاظ میں اپنی قرارداد کی حمایت میں تقریر فرمائیں تاکہ یہ ایوان کے سامنے پیش کر دی جائے -

رانا پھول محمد خان - جناب کی وساطت سے اور ایوان کی اجازت سے میں ایک زبانی ترمیم پیش کرتا ہوں - کہ جہاں فلیٹ ریٹ لکھا ہوا ہے اس کی دس روپے فی ہارس پاور کے مطابق فلیٹ ریٹ مقرر کیا جائے تحریر کیا جائے - ہندوستان میں دس روپے فی ہارس پاور فلیٹ ریٹ مقرر ہے -

محترمہ خورشید بیگم - میں رانا صاحب کی ترمیم کی پر زور تائید کرتی ہوں -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جناب والا رانا پھول محمد خان کا صاحب کی ترمیم کے بعد ایک مزید زبانی ترمیم پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا مرکز اسی سال 1985ء میں فلیٹ ریٹ لاگو کرے۔

جناب چیئرمین - چیمہ صاحب - آپ یہ فرمائیں کہ آپ کو اس قرارداد میں ترمیم پیش کرنے کے لیے سپیکر سے متعلقہ ضابطے کو معطل کرنے کے لیے اجازت کے بعد یہ ترمیم پیش نہیں کرنی چاہئے تھی

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جناب نے بجا فرمایا ہے - لیکن اس سے قبل رانا پھول خان صاحب نے جو ترمیم پیش کی تھی وہ آپ دیے لفظوں میں قبول فرما چکے ہیں -

جناب چیئرمین - دیے لفظوں میں نہیں -

وزیر قانون - میں عرض کرتا ہوں کہ ابھی تک وہ منظور نہیں ہوئی - یا تو اس کے لیے باقاعدہ نوٹس دیا جائے یا ضابطے کو معطل کیا جائے یا پھر اس کے باقاعدہ اجازت لی جائے -

جناب چیئرمین - چیمہ صاحب آپ تو ماشاء اللہ خاص پارلیمانی مہارت رکھتے ہیں قواعدانضباط کار کا سیکشن 98 ملاحظہ فرمائیں -

Rule 98 (1) If notice of amendment has not been given two clear days before the day on which it is moved, any member may object to the moving of the amendment and thereupon the objection shall prevail, unless the Spekaer, in the discretions, suspends this rule and allows the amendment to be moved.

رانا پھول محمد خان - جناب والا میں استدعا کرتا ہوں کہ ایوان کی یہ رائے ہے کہ اس ضابطے کو معطل کیا جائے -

جناب چیئرمین - اگر کسی رکن کو اعتراض نہیں تو میں اس ضابطے کو معطل کرتا ہوں اور ترمیم پیش کرنے کی اجازت دیتا ہوں رانا صاحب نے اپنی ترمیم پیش کر دی ہے - چیمہ صاحب آپ اپنی ترمیم پیش کریں -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - مہربانی جناب - جناب والا سردار زادہ ظفر عباس صاحب کی پیش کردہ قرارداد کے بعد اور رانا پھول خان صاحب کی ترمیم وصول کرنے کے بعد میں یہ جسارت کرتا ہوں کہ مرکزی حکومت فلیٹ ریٹ کا اعلان اسی سال 31 دسمبر 1985ء تک کر دے -

جناب چیئرمین - جناب رانا صاحب نے بھی ایک ترمیم پیش کی ہے اور چیمہ صاحب نے بھی - تو میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ جس طرح پہلے قرارداد میں کہا گیا تھا ، اس قرارداد کا بھی ایک متفقہ ڈرافٹ تیار کر لیا جائے -

سردار زادہ سید ظفر عباس - یہ متفقہ ہی ہے - اس پر کوئی اعتراض نہیں -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - میں ایک اور جسارت کروں گا تاکہ ایوان کا وقت بچ جائے - اگر اجازت ہو تو جو ترامیم پیش کی گئی ہیں میں ان کے مطابق اس قرارداد کو پڑھتا ہوں - یہ اس طرح ہوگی -

اس معزز ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ کاشتکاروں سے ٹیوب ویل پر 10 روپے فی ہاؤس پاور کے حساب سے فلیٹ ریٹ وصول کئے جائیں - نیز بل کی ماہوار ادائیگی کی بجائے ششماہی ادائیگی کی صورت میں وصول کی جائے - مزید برآں یہ ہاؤس مرکزی حکومت سے توقع کرتا ہے کہ فلیٹ ریٹ 31 دسمبر 1985ء تک لاگو کیے جائیں -

جناب چیئرمین - چیمہ صاحب آپ نے جو ترمیم شدہ مسودہ پڑھا ہے معزز نے اس کی اجازت ہے دی ہے - آپ اسے ضبط تحریر میں لے آئیں - کیونکہ میں نے یہ قرارداد ترمیم شدہ صورت میں پڑھ کر ایوان کے سامنے پیش کرنی ہے - اس لیے آپ یہ مجھے لکھ کر دے دیں اور اس کو ابھی ایوان کے سامنے پیش کرکے اس پر رائے لے لیتے ہیں اور فیصلہ ہو جاتا ہے - آپ براہ مہربانی یہ ترمیم شدہ مسودہ میرے پاس بھجوا دیں -

سردار زادہ سید ظفر عباس - جناب والا ، میں یہ عرض کر رہا تھا کہ موجودہ طریقے میں کاشتکاروں کے ساتھ جو کچھ رویہ اختیار کیا جا رہا ہے اس میں حکومت کو بھی نقصان ہے اور کاشتکاروں کو بھی -

وزیر زراعت - پوائنٹ آف آرڈر - اس تحریک کی مخالفت نہیں کی گئی ، لہذا اب تو بات ختم ہو چکی ہے - اب اس پر کسی لمبی بات کی ضرورت نہیں رہی -

جناب چیئرمین ۔ ابھی چیمہ صاحب دو منٹ تک اس کا ترمیم شدہ مسودہ تیار کر رہے ہیں ۔ اگر محرک اپنی قرارداد کے حق میں کچھ کہنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے ہمارے پاس وقت تو ہے ۔ ظاہر ہے ، وہ زمینداروں کی بہتری کے لیے بات کر رہے ہیں ۔

وزیر زراعت ۔ جناب والا ، اگر مخالفت ہوتی ، پھر تو یہ بات کر سکتے تھے ۔ آپ اتنی دیر میں اگلی تحریک لیں ۔

سردار زادہ سید ظفر عباس ۔ یہ دستور بھی ہے اور قواعد بھی ہیں کہ محرک اپنی تحریک کے حق میں مختصر الفاظ میں ضرور کچھ عرض کرتا ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ Sardarzada sahib Please take your seat
I uphold the objection
چونکہ کسی نے اعتراض نہیں کیا اور جو ترمیم شدہ شکل میں قرارداد ہے ، اس پر بھی اتفاق ہو گیا ہے ، قرارداد کا ترمیم شدہ مسودہ میرے پاس آتا ہے تو میں اس کو پڑھ کر ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں اور میرے خیال کے مطابق اسے منظور کر لیا جائے گا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ حضور والا قانون یہ کہتا ہے کہ محرک اپنی قرارداد پڑھ کر پیش کرنے کے بعد بیس منٹ تک اس پر روشنی ڈال کر اس معزز ایوان کو آگاہ کر سکتا ہے کہ میری قرارداد کا مقصد یہ ہے ۔ اس لئے سردار زادہ صاحب کو یہ رعایت دینی چاہیے ۔ لیکن ایوان میں پیش ہو جانے کے بعد ترمیم آ جانے کے بعد منظور ہو جانے کے بعد نہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ ٹھیک ہے سردار زادہ صاحب ۔ آپ کے پاس لائم ہے ۔ آپ اپنی تقریر جاری رکھیں ۔

سردار زادہ سید ظفر عباس ۔ مہربانی جناب والا ۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ واپڈا کے موجودہ طریق کار سے حکومت کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے اور کاشتکار کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے ۔ بجلی کی چوری اندھا دھند ہو رہی ہے اور وہ چوری محکمے کی طرف سے کرائی جا رہی ہے ۔ اس سے ایک تو وہ چوری رک جائے گی اور دوسرے اس کے ساتھ محکمہ میٹر کی جو قیمتیں ادا کرتا ہے ۔ وہ بھی بچ جائیں گی ۔

پارلیمانی سیکرٹری (ملک محمد عباس کھوکھر) ۔ جناب والا آپ بعد تقریر زراعت صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر uphold کر لیا ہے اس کے نے وزیر کرنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا ۔

جناب چیئرمین ۔ جناب والا میں نے ان کا جو اعتراض تھا اس کو uphold کیا مگر جب میں نے متعلقہ قاعدہ کو پڑھا اس میں محرک 20 منٹ تک بول سکتا ہے اس لئے میں نے اپنی رولنگ کو دوبارہ اسٹڈ کر لیا ہے اور رولنگ میں نے دے دی ہے ۔

سردار زادہ سید ظفر عباس ۔ جناب والا میں یہ عرض کر رہا تھا ایک تو اس سے بجلی کی چوری رک جائے گی اور محکمہ واپڈا جو میٹر کی قیمت ادا کرتا ہے وہ بچ جائے گی اور اس پر طرہ یہ ہے کہ میٹر ریڈرز جو مقرر کئے ہوئے ہیں ان کی تنخواہ بھی محکمہ کو بچ جائے گی ۔

اس کے ساتھ جناب والا کسی بھی ملک میں بجلی کے اتنے ریٹس نہیں ہیں جتنے پاکستان میں کاشتکاروں سے وصول کئے جا رہے ہیں وہاں بجلی کے نرخ 25 پیسے فی یونٹ وصول کئے جا رہے ہیں اس کے ساتھ اس کو ایندھن بنا دیا ہے جس کے 30 پیسے فی یونٹ وصول کئے جا رہے ہیں ۔ اس کے بعد 19 روپے فی ہارس پاور وصول کئے جا رہے ہیں ۔ اس کے ساتھ ساتھ میٹر کا کرایہ بھی وصول کیا جا رہا ہے ۔ دنیا کے کسی ملک میں بجلی کے اتنے نرخ نہیں ہیں جتنے نرخ پاکستان میں کاشتکاروں سے وصول کئے جا رہے ہیں حالانکہ چاہئے یہ تھا کہ مہنگائی کے دور میں جبکہ کاشتکاروں کی جنس کے بھاو خود حکومت مقرر کر رہی ہے اور حکومت یہ نہیں دیکھ رہی کہ ان کے پیداواری اخراجات کیا ہیں ان حالات میں زمینداروں سے بجلی کی اتنی زیادہ وصولی کیوں کی جا رہی ہے یہ قرین انصاف نہیں ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ ترمیم پیش کرنے والے کو بھی بولنے کا حق دیں گے ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ ۔ جب اس قرارداد کی کوئی مخالفت نہیں ہے تو فاضل محرک کو یہ ارشاد کیا جائے وہ قرارداد پڑھیں اور ہاؤس سے دریافت کر لیا جائے اس طرح ہاؤس کا وقت بچ جائے گا مخالفت کرنے والا کوئی نہیں ہے کیونکہ یہ قرارداد اس نوعیت کی ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ نے ری ڈرافٹ کو دی ہے ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ ۔ میں نے محرک کو بھیج دی ہے ۔

سردار زادہ سید ظفر عباس ۔ جی یہ پہنچ گئی ہے اور میں نے یہ آپکے پاس بھیجی ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ اب میں اسکو ایوان کے سامنے ترمیم شدہ قرارداد جو سردارزادہ سید ظفر عباس کی طرف سے ہے پیش کرتا ہوں ۔

کہ اس معزز ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ کاشتکاروں سے ٹیوب ویلوں پر دس روپے فی ہارس پاور فلیٹ ریٹ وصول کئے جائیں نیز اسکی ماہوار ادائیگی کی بجائے ششماہی ادائیگی وصول کی جائے مزید برآں معزز ایوان توقع رکھتا ہے کہ مرکزی حکومت فلیٹ ریٹ دسمبر 1985ء سے لاگو کرے ۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی)

مستحق دانشوروں ، ادیبوں اور اہل قلم حضرات کی مالی اعانت کیلئے فنڈ کا قیام

جناب چیئرمین ۔ اسکے بعد محترمہ بشریٰ رحمان صاحبہ کی ایک اور قرارداد ہے بیگم بشریٰ رحمان اپنی قرارداد پیش کریں ۔

بیگم بشریٰ رحمان ۔ جناب والا میں قرارداد پیش کرتی ہوں کہ حکومت مستحق ضرورت مند ۔ نادار و بیمار دانشوروں ۔ ادیبوں اور اہل قلم حضرات کی مالی اعانت کے لئے ایک خاطر خواہ رقم کا فنڈ قائم کرے نیز اراکین صوبائی اسمبلی پر مشتمل ایک ایسی سپیشل کمیٹی تشکیل دی جائے جو صوبہ بھر کے صحافیوں ۔ ادیبوں ۔ شاعروں اور دانشوروں کے سماجی رہائشی و طبی مسائل کی جائزہ رپورٹ پیش کرے اور مخصوص فنڈ میں سے بر وقت ان کی اعانت ہو سکے ۔

جناب چیئرمین ۔ اس میں ایک ترمیم بھی آئی ہے اور وہ بیگم شاہدہ ملک کی طرف سے ہے آپ اپنی ترمیم پیش کریں ۔

بیگم شاہدہ ملک ۔ جناب والا میں یہ ترمیم پیش کرتی ہوں، کہ مذکورہ قرار داد کی سطر نمبر 2 میں وارہ ہونے والے الفاظ ایک خاطر خواہ رقم کا فنڈ کی بجائے الفاظ ایک مستقل طور پر خاطر خواہ رقم کا فنڈ فوری طور پر ثبت کئے جائیں ۔

جناب چیئرمین ۔ ایوان کے سامنے جو ترمیم پیش کی گئی ہے ۔ محترمہ بشریٰ رحمن صاحبہ آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے ۔

بیگم بشریٰ رحمن - جناب والا مجھے اس ترمیم پر کوئی اعتراض نہیں ہے -

جناب فضل حسین راہی - جناب والا میں اس میں ترمیم پیش کروں گا کہ اس میں لفظ ''فنکاروں،، کو بھی شامل کر لیا جائے - جہاں دانشوروں اور شاعر بھی وہاں اس میں ''فنکاروں،، کا اضافہ کر لیا جائے -

جناب چیئرمین - فنکاروں سے آپ کی کیا مراد ہے -

جناب فضل حسین راہی - جناب والا یہ بھی فنکار لوگ ہوتے جو فن تخلیق کرتے ہیں ان کے حوالے سے بات ہو رہی ہے - شاعر کا بھی ایک فن ہے - ادب بھی ایک فن ہے اس حوالے سے اگر آپ ''فنکاروں،، کا لفظ اس میں اضافہ کر دیں تو یہ سب کے لئے بہتر ہو جائے گا -

جناب چیئرمین - بیگم صاحبہ آپ کو اس ترمیم پر کوئی اعتراض تو نہیں ہے -

بیگم بشریٰ رحمن - جناب والا میں نہایت ادب کے ساتھ یہ گذارش کرتی ہوں کہ میری قرارداد کا مسودہ اس طرح سے رہنے دیا جائے جس طرح میں نے پیش کیا ہے -

جناب چیئرمین - بیگم شاہدہ ملک صاحبہ کی ترمیم پر تو آپ نے کوئی اعتراض نہیں کیا -

بیگم بشریٰ رحمن - مجھے بیگم شاہدہ ملک کی ترمیم پر کوئی اعتراض نہیں ہے اس کو شامل کر لیا جائے -

جناب چیئرمین - چونکہ وقت کافی ہو رہا ہے اور ایجنڈے پر اور آئٹمز بھی ہیں میں آپ سے گذارش کروں گا کہ ایوان کے سامنے ترمیم شدہ قرار داد پیش کی جائے - چونکہ اس کی کسی نے مخالفت نہیں کی ہے -

وزیر قانون - جناب والا - میں عرض کروں گا اس میں بہت سی رکاوٹیں بھی ہیں اور اس کی feasibility کو دیکھنے کے لئے میں یہ تجویز پیش کروں گا کہ اس کو متعلقہ کمیٹی کے پاس بھیج دیا جائے -

جناب چیئرمین - پہلے اس کو ترمیم شدہ فارم میں فکس تو کر لیں -

وزیر قانون - آپ اس کو presume نہ کریں -

بیگم بشریٰ رحمٰن - جناب والا اس کے باوجود آپ نے یہ احساس دلایا ہے کہ وقت بھی بہت کم ہے لیکن یہ میرا حق بنتا ہے کہ چند لفظوں میں اس کا مقصد ضرور بیان کر دوں مجھے تقریر کرنے کا حق پہنچتا ہے - حضور والا میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں اہل قلم حضرات دانشور ادیب شاعر ان کے بارے میں علامہ اقبال نے ایک بار کہا تھا -

مبتلائے درد کوئی عضو ہو روتی ہے آنکھ
کس قدر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ

جناب والا انہوں نے دانشوروں کو معاشرے کی آنکھ کہا ہے اگر معاشرے کی آنکھ بیمار ہو یا وہ آشوب چشم میں مبتلا ہو تو اس کو معاشرہ آئینے کی طرح نظر نہیں آ سکتا جناب والا دانشور اور اہل قلم یہ ملک کا دماغ بھی ہوتے ہیں پچھلے دو چار دنوں میں امن عامہ پر بحث ہوتی رہی ہے اور بہت سے معزز اراکین نے یہ بھی کہا کہ یہ اہل قلم حضرات کا فرض ہے وہ معاشرے کی برائیاں دور کرنے کے لئے بہترین طور پر جہاد کریں ایک قلم کا جہاد ہوتا ہے ایک تلوار کا جہاد ہوتا ہے -

جناب والا - ہم نے تاریخوں میں یہی پڑھا ہے - دیکھا بھی یہی ہے اور سنا بھی یہی ہے کہ قلم کا جہاد ہمیشہ تلوار کے جہاد پر سبقت لے جاتا ہے - اس کی مثال میں پھر علامہ اقبال کی صورت میں دے سکتی ہوں جنہوں نے پورے ہندوستان میں ایک خیال پیدا کر کے تہلکہ مچا دیا - تخلیق کر دی اور نقشے پر ایک نیا ملک آ گیا - اسی طرح اگر ہم صحافیوں کی مثال دیں تو مولانا ظفر علی ، عبدالمجید سالک ، حمید نظامی اور ان کے تمام ہم عصر جو ہیں ہم ان کی خدمات کو نہیں بھول سکتے - انہوں نے ملک کو بنانے میں اور تقویت دینے میں جو کردار ادا کیا ہے اس کو بھی فراموش نہیں کرسکتے -

جناب والا - اس ایوان میں بہت بحثیں ہوئیں اور معزز اراکین نے انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے سڑکیں بنانے کا ذکر کیا - کنویں بنانے کا ذکر کیا ٹیوب ویل لگانے کا ذکر کیا سکول اور کالج کھولنے کا ذکر کیا اور ہسپتال کھولنے کی بھی باتیں ہوئیں - لیکن جناب والا میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ یہ جو اہل قلم ہوتے ہیں یہ اس معاشرے میں وہ سڑکیں تو تعمیر نہیں کرتے جو نظر آتی ہیں لیکن یہ اپنے قلم سے ایسی سڑکیں تعمیر

کرتے ہیں جو دلوں کو دلوں سے ملا دیتی ہیں - جو صوبوں کو صوبوں سے ملا دیتی ہیں جو حالات کو حالات سے ملا دیتی ہیں - جو جنگ کو امن سے ملا دیتی ہیں اس لئے یہ احساسات کے اندر ٹیوب ویل تو نہیں لگا سکتے لیکن احساسات کے اندر ایسے کنوؤں کھود سکتے ہیں جن کے ساتھ انسانیت کو اپنی ہی تصویر نظر آجاتی ہے - جناب والا یہ لکھنے والے لوگ ڈاکٹر تو نہیں ہوتے ہوں لیکن یہ ذہنی شفاخانے بنا دیتے ہیں جن سے روحوں کو سکون اور آسودگی میسر آجاتی ہے - اور یہ صرف اس وقت ہو سکتا ہے کہ جب ان کو کھانے پینے کو وافر ملے - جب ان کے حالات میں آسودگی ہو - جناب والا جب ہم اس ایوان میں بیٹھتے ہیں تو ہر شعبہ زندگی کے لوگوں پر بحث کرتے ہیں - لیکن میں نے دیکھا ہے کہ کبھی کسی نے ادیبوں اور دانشوروں کو کسی شعبہ زندگی میں شامل نہیں کیا - اور نہ کبھی ان کے مسائل پر بحث کرنے کی کوشش کی ہے - جناب والا یہ بھی ہمارے شعبہ زندگی میں سے ایک شعبہ سے تعلق رکھتے ہیں - ان کو بھی اچھے کھانے کی ضرورت ہے ان کے بچوں کو اچھی تعلیم کی ضرورت ہے - ان کو اچھے کپڑوں کی ضرورت ہے - ان کو اچھے مکان کی ضرورت ہے اور ان کو ایسے پر امن ماحول کی ضرورت ہے جس میں رہ کر ان کے لئے پیٹ کے دھندے اتنے نہ ہوں پھر یہ ذہنی طور پر کام کر سکتے ہوں اور لکھ سکتے ہوں اور معاشرے کی راہنمائی کر سکتے ہوں - جناب والا آپ نے اکثر اخباروں میں پڑھا ہوگا کہ کوئی بڑا شاعر ادیب ہسپتال میں پڑا ایڑیاں رگڑ رہا ہے اور لوگوں سے اپیلیں کی جا رہی ہیں کہ جناب چندہ دیجئے اور ان کے لئے دعا بھی کیجئے - جناب والا ؟ کیوں جب بڑے بڑے پلازہ بن سکتے ہیں - سینما ہال بن سکتے ہیں تھیٹر بن سکتے ہیں تو ایک عظیم شاعر اور ادیب ایڑیاں رگڑ رگڑ کر کیوں مر سکتا ہے اس کے کفن کے لئے اس کی بیوہ کا کنگن کیوں بک سکتا ہے - اس کے بچوں کے لئے اس کے گھر کا آخری اثاثہ کیوں بک سکتا ہے - میں آپ سے یہ پوچھتی ہوں کہ کیا یہ ہمارے معاشرے کے افراد نہیں ہیں اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ اپنی قلم کاری کریں اور اپنے قلم سے ایک نئے معاشرے کو جنم دیں اور قلمی محاذ پر لڑیں تو پھر جناب والا - ہمیں پنجاب میں پنجاب کی سطح پر ، صوبے کی سطح پر کوئی اقدام کرنا ہوگا کوئی کمیٹی تشکیل دینا ہوگی - اس میں بے شک جسے چاہیں شامل کرلیں - میں یہ نہیں کہتی ہوں کہ اس کو فی الفور کریں یا سوچ سمجھ کر نہ کریں

کیلئے فنڈ کا قیام

لیکن جناب والا ۔ اس اجلاس کے دوران اس پر غور و خوض ضرور فرمائیں اور ایسا ہو کہ جب کوئی عظیم شاعر یا دانشور کسی بلا میں مبتلا ہو ۔ بیمار ہو اور اس کو ضرورت ہو ۔ اس کی بیوہ کو ضرورت ہے ۔ اس کے بچوں کو ضرورت ہو تو اس کے لئے فنڈ قائم کئے جائیں ۔ اس کے علاج معالجے کے لئے اسے باہر بھیجا جائے اور اس کو ہر وہ ممکن سہولت دی جائے جو کہ کسی اسلامی معاشرے میں کسی انسان کو دی جا سکتی ہے ۔ کہتے ہیں کہ ۔

تو قادر و عادل ہے مگر تیرے جہاں میں
ہیں تلخ بہت بندہ مزدور کے اوقات

جناب والا ۔ اہل قلم بھی قلم کے مزدور ہوتے ہیں ۔ لیکن یہ وہ مزدور ہیں جن کے لئے کسی کتاب میں یہ درج نہیں کیا گیا کہ ان کی مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پہلے دی جائے ۔ حالانکہ ہر مزدور کے لئے ہے کہ اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دی جائے ۔ اہل قلم تو شائد انسانوں میں بھی شمار نہیں کیا جاتا اس لئے میں کہتی ہوں ۔

تو قادر و عادل ہے مگر تیرے جہاں میں
ہیں تلخ بہت بندہ مزدور کے اوقات
کب ڈوبے گا سرمایہ پرستی کا سفینہ
بندے ہیں اورے منتظر روز مکافات

جناب والا ۔ میں پورے ایوان سے درخواست کرتی ہوں اور تمام دانشوروں ، اہل قلم اور علماء سے جو اس ایوان میں موجود ہیں کہ میری اس عرضداشت پر غور کیا جائے ۔ اور ان لوگوں کو بہترین لوگوں میں شمار کیا جائے ۔ ان کو ان کا حق دیا جائے ۔ ان کا حصہ دیا جائے تاکہ ابلاغ عامہ کے ذریعے یہ اس نئے معاشرے کی تشکیل کر سکیں جس معاشرے کے لئے پچھلے چار دن سے بیٹھے ہوئے ہم رو رہے ہیں پیٹ رہے ہیں لیکن اس میں ہمیں ان کا حصہ دینا چاہیے ۔ شکریہ جناب والا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ محترمہ بشریٰ رحمن صاحبہ کی خوبصورت تقریر سے میں بہت متاثر ہوا ہوں ۔ اور یہ بات اپنی جگہ بجا ہے کہ یہ جو ادیب دانشور حضرات ہیں یہ ہمارے معاشرے کا اہم حصہ ہیں اور یہ ہمارا

فرض بنتا ہے کہ ان کی مناسب دیکھ بھال کریں - لیکن میں عرض کرونگا کہ اس میں financial matters درکار ہیں اور اس میں کئی ایک فنڈ قائم کرنے کے لئے مناسب لیجسلیشن کی بھی ضرورت پڑے گی - اس کے لئے کئی اور چیزیں بھی درکار ہونگی کہ کس طرح کس وقت اس کو feasible بنایا جائے - اس کی تفصیلات طے کرنے کے لئے میں عرض کروں گا کہ یہ معاملہ ایک سپیشل کمیٹی کے سپرد کر دیں محترمہ اور دیگر حضرات بھی اس میں شامل ہونگے اور ڈیپارٹمنٹ بھی اس میں ہوگا - اور متعلقہ محکموں کے دیگر حضرات بھی اس میں شامل ہونگے - وہ اس کو دیکھیں گے کہ آیا یہ ٹرسٹ ہوگا - آیا یہ ایک ایگزیکٹو آرڈر کے تحت ایک مستقل فنڈ ہوگا یا اس کیلئے لیجسلیشن کی ضرورت ہوگی - اس میں کئی باریکیاں ہونگی - اس لئے میں یہ عرض کرونگا کہ یہ ایک انتہائی اہم بات ہے میں اس کو تسلیم کرتا ہوں، لہذا اسے سٹینڈنگ کمیٹی جو لیجسلیشن کو deal کرتی ہے اس کے حوالے کر دیا جائے تاکہ یہ تفصیلاً زیر بحث آ سکے -

جناب چیئرمین - کتنے ارکان پر مشتمل یہ سپیشل کمیٹی ہو گی -

وزیر قانون - جناب والا - رول یہ ہے -

Rule 160. "The Assembly may, by motion, appoint a Special Committee which shall have such composition and functions as may be specified in the motion.
The Committee shall consist of not more than 12 members excluding the Speaker or a Minister, if any of them is named as a member of the Committee in the motion.

بارہ سے زائد نہیں ہونے چاہئیں - بارہ تک ہو سکتے ہیں -

جناب چیئرمین - آپ کی تجویز کیا ہے کہ کتنے ممبران کی کمیٹی تشکیل دی جائے -

وزیر قانون - Any number اس میں درج کر دیں اور متعلقہ منسٹر اس کے علاوہ ہو گا - اور لاء منسٹر Law Minister normally will be the important کیونکہ اس نے لیجسلیشن کو دیکھنا ہو گا یا چیف منسٹر صاحب کہہ دیں کہ وہ ایک سپیشل کمیٹی تشکیل کر دیں اور محترمہ اس کی ممبر ہو گی تا کہ اس کی باریکیاں اس کے نتائج اس کی ضروریات کو دیکھ لیا جائے -

جناب چیئرمین ۔ میں پھر محترمہ بشریٰ رحمان صاحبہ کی قرارداد ترمیم شدہ صورت میں ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔ اور اگر معزز ارکان اتفاق کریں تو جناب چیف منسٹر کو اختیارات دیں کہ اس سلسلے میں ایک سپیشل کمیٹی ایک ہفتے کے اندر اندر وہ تشکیل دیں اور وہ کمیٹی ایک ماہ کے اندر اندر اپنی رپورٹ پیش کریں ۔

آوازیں ۔ اتفاق ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ اب میں بیگم بشریٰ رحمن صاحبہ کی قرار داد ترمیم شدہ صورت میں جس میں بیگم شاہدہ ملک صاحبہ نے ترمیم دی ہے ، ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔

کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت مستحق ، ضرورت مند ، نادار و بیمار دانشوروں ، ادیبوں اور اہل قلم حضرات کی مالی اعانت کے لئے ایک مستقل طور پر خاطر خواہ رقم کا فنڈ فوری طور پر قائم کرے ، نیز اراکین صوبائی اسمبلی پر مشتمل ایسی سپیشل کمیٹی تشکیل دی جائے جو صوبہ بھر کے صحافیوں ادیبوں ، شاعروں اور دانشوروں کے سماجی ، رہائشی و طبی مسائل کی جائزہ رپورٹ پیش کرے اور مخصوص فنڈ میں سے بر وقت ان کی اعانت کرے ،، اور اس کے بعد اس چیز کا فیصلہ ایوان کے معزز ارکان اگر اس سے اتفاق کریں تو جناب وزیر اعلیٰ صاحب کو اختیار دیا جائے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر سپیشل کمیٹی تشکیل دیں جو کہ تشکیل ہونے کی تاریخ کے ایک ماہ کے اندر اندر اپنی رپورٹ اس ایوان کے سامنے پیش کرے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

گندم ، چاول اور کپاس کی قیمت میں اضافہ یا ٹریکٹر، کھاد اور دیگر آلات کی قیمت میں کمی

جناب چیئرمین ۔ اب اگلی قرار داد چوہدری محمد اعظم چیمہ صاحب کی ہے ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ ۔ جناب والا ۔ میں یہ قرار داد پیش کرتا ہوں ،

کہ اس معزز ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ گندم ، چاول اور کپاس کی قیمت

خرید بڑھائی جائے یا ٹریکٹر کھاد اور دیگر آلات کی قیمت میں کم ازکم 50 فیصد کمی کی جائے -

میاں ممتاز احمد متیانہ - جناب والا ، یہ بڑی اہم قرار داد ہے - اس میں میں ترمیم پیش کرنا چاہتا ہوں ، اس میں رولز کو معطل کرنا ہو گا -

جناب چیئرمین - چونکہ دو دن قبل ترمیم کا نوٹس نہیں دیا گیا ہے -

Therefore at this moment I cannot allow the Honourable member to move the amendment.

میاں ممتاز احمد متیانہ - جناب والا میری درخواست یہ ہے کہ قرار داد اہم ہے - اور اس میں بہت اہم اور ضروری ترمیم دینی ہے ، دو ضروری چیزیں اس میں شامل کرنی ہیں ، میں گذارش کروں گا کہ آپ رولز معطل کریں اور ہمیں ترمیم پیش کرنے کی اجازت دیں -

جناب چیئرمین - میں اس وقت اس قرار داد میں ترمیم کی اجازت نہیں دے سکتا ہوں ، اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنی نشست پر تشریف رکھیں -

سردار زادہ سید ظفر عباس - جناب والا میں نے اس میں کوئی ترمیم پیش نہیں کرنی ہے ، جناب کی اجازت سے صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ گندم ، چاول اور کپاس کے ساتھ "رگے" کا لفظ صرف ایزاد کرنے کی اجازت دیں تاکہ وہ بھی اجناس میں شامل ہو جائے جو کہ omission ہو گئی ہے - تین اجناس آئی ہیں اور چوتھی جنس نہیں آئی ہے ، اس کے متعلق گذارش کروں گا کہ اس کی اجازت دیں -

جناب چیئرمین - سردار زادہ ظفر عباس صاحب ، اس میں ایک بھی لفظ کی ایزادگی کی گئی It will be considered as an amendment of this resolution ہیں اور بھی کام ہیں ، ہاں اگر البتہ معزز یہ کہیں کہ اس میں ایک لفظ کی omission ہو گئی ہے اور اس میں ایک لفظ کی addition کر دیں تو ٹھیک ہے -

میاں ممتاز احمد متیانہ - اس میں زرعی ادویات کو بھی شامل کریں -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جناب والا اسمیں گنے کا لفظ ایزاد کیا جائے -

جناب چیئرمین ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی اہم بات ہے اگر آپ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ پیک کے مفاد کی بات ہے ۔ اور اگر آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ الفاظ آپ سے om's on ہوگئے ہیں تو آپکو میں اجازت دیتا ہوں کہ ان کو اسمیں شامل کردیا جائے ۔

میاں ممتاز احمد متیانہ ۔ جناب والا اس میں زرعی ادویات کا لفظ بھی شامل کیا جائے جہاں پر ٹریکٹر اور کھاد لکھا ہے وہاں زرعی ادویات کے الفاظ شامل کئے جائیں ۔

جناب چیئرمین ۔ آپ نے قرار داد پیش کر دی ہے آپ نے ایوان کے سامنے پڑھی ہے ۔ اب اسکے بعد کیا رہ گیا ہے ۔

چوھدری محمد اعظم چیمہ ۔ میری عرض سن لیں ۔ آپکا ہر لفظ اور ہر بات قانون ہوگا آپ ابھی کہہ چکے ہیں ۔ کہ اگر کوئی موزوں بات محرک شامل کرنا چاہتا ہے تو وہ کرلے لہذا میں جسارت کرتا ہوں کہ سہواً غلطی سے دو الفاظ رہ گئے ہیں وہ مجھے ایزاد کرنے کی اجازت دی جائے ۔ کپاس کے ساتھ گنا اور دیگر آلات کے ساتھ ادویات لکھا جائے ۔ اب میری اس قرار داد کا متن یہ ہوگا ۔

جناب چیئرمین ۔ چیمہ صاحب لودھی صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہیں ۔

جناب محمد ارشد خان لودھی ۔ جناب سپیکر ۔ اصل بات یہ ہے کہ جو محرک کہہ رہے ہیں وہ بھی ترمیم ہے ۔ اگر آپ رول کو معطل کریں گے تو پھر وہ ترمیم کر سکیں گے اگر وہ کریں گے تو پھر دوسرے بھی اس میں ترامیم دیں گے ۔ رولز اینڈ ریگولیشن سپیکر صاحب کے لئے بھی وہی ہیں اور ممبران کے لئے بھی وہی ہیں تو میرے خیال میں اب آپکو احساس ہوگیا ہوگا کہ آپ اب سپیکر کی کرسی پر بیٹھے ہیں آپ تقریر نہیں فرما رہے ہیں یہاں پر ہو یہ رہا ہے کہ آپ کچھ تجاویز دیتے ہیں اور پھر اسکا فیصلہ بھی خود ہی کرتے ہیں اور پھر آپ رولز اینڈ ریگولیشن کو توڑ کر اسکا فیصلہ کر رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ہے ۔ میں نے انکو ترمیم کی اجازت نہیں دی ہے I ru'e out your point of order at this stage.

جناب محمد ارشد خان لودھی ۔ اب جناب یہ بات ہوئی کہ اگر آپ انکو اجازت دیں گے تو وہ رولز کو معطل کر کے اجازت دیں گے ۔

جناب چیئرمین ۔ میں نے یہ کہا ہے ۔ کہ اگر محرک سے غلطی سے کسی لفظ یا الفاظ کی omission ہوگئی ہے تو اسمیں درج کرنے کی میں اجازت دیتا ہوں ۔

بیگم شاھدہ ملک ۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب والا میرے محترم بھائی نے جو ترمیم کا ذکر کیا ہے وہ ترمیم میں پہلے ادویات کے بارے میں پیش کرچکی ہوں وہ مجھے اس ہاؤس میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

وزیر قانون ۔ میں یہ عرض کردوں جناب والا چونکہ کارروائی قانون کے مطابق ہونی چاہیے اور اس کو ہمیں درست کرنا چاہیے کیونکہ یہ ایوان کی جو کارروائی ہے ان رپورٹس کا تبادلہ یونائیٹڈ سٹیٹس میں اور برطانیہ کی کارروائی سے بھی ہوتا ہے اور ہمیں اس کو درست رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ ہر کام رولز کے مطابق کیا جائے اور بے شک فاضل ممبران کی خواہشات کا خیال بھی رکھا جانا چاہیے ۔ میں عرض کروں گا کہ جب ایک ریزولیشن آ جاتی ہے ۔ اگر دو دن پہلے اس میں ترمیم پیش نہیں ہوتی خواہ وہ محرک ہیں یا کوئی دیگر فاضل ممبر ہیں وہ ترمیم نہیں آ سکتی ہے ۔ ہاں البتہ یہ درست ہے کہ محترمہ شاھدہ ملک صاحبہ کی طرف سے ایک ترمیم پہلے ہی پیش ہو چکی ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ ریکارڈ پر ہے ۔

وزیر قانون ۔ اگر پہلے ہی ریکارڈ پر ہے تو اس کو پھر بجائے اس کے غیر قانونی بات کر کے اس کو take up کر لیا جائے لیکن بار بار رولز کو معطل کرنا اس ایوان کی روایات کے منافی ہے اور بہت اہم مقامات پر اور بہت ایمرجنسی میں رولز کو معطل ہونا چاہیے ۔

رائے جعفر خان ۔ جناب والا مجھے اس پر اعتراض ہے وزیر قانون صاحب کے علاقہ میں گنا نہیں پیدا ہوتا ہوگا ۔

جناب چیئرمین ۔ رائے صاحب آپ از راہ کرم تشریف رکھیں اس وقت قانونی نکتے پر بات ہو رہی ہے ۔

وزیر قانون - میرے ہاں بھی گنا پیدا ہوتا ہے میں بھی زمیندار ہوں میں اس پر اعتراض نہیں کرتا لیکن اگر آپ ترمیم کرنا چاہتے ہیں تو پھر رولز معطل کر کے کرنا پڑے گا بغیر رولز معطل کئے ہوئے معرک کر یا کسی اور ممبر کو قانون کے مطابق اس میں ترمیم کی اجازت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین - اب آپ ذرا میری رہنمائی فرمائیں گے کہ میں نے تو متعلقہ قاعدے کو معطل نہیں کیا - میں نے ممتاز مٹیانہ صاحب کو اور دیگر فاضل اراکین کو اجازت نہیں دی ہے میں نے صرف اس حد تک اجازت دی ہے کہ اگر غلطی سے کوئی لفظ رہ گیا ہے وہ درست کرلیں (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب فضل حسین راہی - پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر - راہی صاحب فرمائیں۔

جناب فضل حسین راہی - جناب سپیکر میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اسمبلی کی لابی میں غیر متعلقہ افراد کا داخلہ ممنوع ہے لیکن اس کے باوجود پچھلے دنوں سے ہم نے یہ نوٹ کیا ہے بلکہ آج ایک واقعہ پیش آیا ہے کہ سوشل برانچ کا کوئی آدمی اسمبلی کی لابی میں بیٹھا ہوا تھا جس کو ہم نے پوائنٹ آؤٹ کیا اور اسے ہم نے باہر نکالا سردار شاہد اقبال صاحب میں دوسرے معزز اراکین اور وزراء صاحبان بھی وہاں پر بیٹھے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ جناب والا یہ بھی نوٹ کیا گیا ہے کہ ہمارے اپنے دوست نہیں عام پبلک گیلری کے لئے پاس جاری کرتے ہیں کہ وہ جا کر اسمبلی کی کارروائی دیکھیں ان کی بجائے سوشل برانچ کے آدمی اس گیلری میں زیادہ ہوتے ہیں اور بعض اوقات پریس گیلری میں بھی سوشل برانچ کے آدمی ہوتے ہیں تو میری گزارش یہ ہے کہ ان لوگوں کو منع فرمایا جائے کہ یہ لوگ اسمبلی کی لابی میں تشریف نہ لائیں۔

جناب سپیکر - شکریہ راہی صاحب - لابی میں غیر متعلقہ اشخاص کے داخلے پر سختی سے ممانعت کی جائے - چیمہ صاحب آپ کی قرارداد کہاں تک پہنچی ہے۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ ، جناب والا میں نے قرارداد پیش کی تھی اور میرے دو فاضل اراکین نے اس میں کچھ o nission کا ذکر کیا تھا اور میں نے آپ کے پیش رو سپیکر صاحب سے استدعا کی تھی کہ انہوں نے مجھے اس

بات کی اجازت دے دی تھی کہ اگر وہ omission ہے تو اسے شامل کر لیا جائے ، لہذا ان کے حکم کے مطابق میں نے جو الفاظ ایزاد کئے تھے - انہوں نے اسے پڑھ دیا تھا -

میری تحریک میں لفظ کپاس کے آگے "گنے" کا لفظ تحریر کرنا رہ گیا تھا اور اسی طرح دیگر آلات کے ساتھ ادویات کا ذکر کرنا بھی رہ گیا تھا -

جناب سپیکر - تو اب یہ الفاظ اس قرارداد میں شامل کر لئے گئے ہیں -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جناب والا ان کے حکم کے مطابق ان کو شامل کر لیا گیا ہے -

جناب سپیکر - چیئرمین صاحب نے اس کی اجازت دے دی تھی -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جی - اجازت دے دی گئی تھی - اب اگر اجازت ہو تو میں اس کا متن پڑھ دیتا ہوں -

جناب سپیکر - اس میں بیگم شاہدہ ملک صاحبہ کی ایک ترمیم ہے

بیگم شاہدہ ملک - جناب سپیکر میں ترمیم پیش کرنے کی اجازت چاہتی ہوں -

جناب سپیکر - پہلے اس میں بیگم شاہدہ ملک صاحبہ کی ترمیم پیش کر دی جائے چوہدری صاحب اپنی قرارداد کے حق میں آپ بول چکے ہیں -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جناب والا تقریر کے لئے ابھی آپ نے ارشاد کرنا ہے -

جناب سپیکر - پہلے چیمہ صاحب اپنی قرارداد کے حق میں کچھ ارشاد فرمائیں گے -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جناب والا یہ قرارداد جو میں نے یہاں پر پیش کی ہے -

وزیر زراعت - جناب والا جہاں تک چوہدری محمد اعظم کی تحریک کا تعلق ہے میں اس کی مخالفت نہیں کرتا لیکن جہاں تک Pesticides کی قیمت بڑھانے کا تعلق ہے وہ نہ ہمارے اختیار میں ہے اور نہ ہی سنٹرل گورنمنٹ کے اختیار میں ہے -

جناب سپیکر - pesticides کی قیمت بڑھانے کا تعلق ہے یا کم کرنے کا تعلق ہے اس سے آپ کی کیا مراد ہے ؟

وزیر زراعت قیمت بڑھانے یا گھٹانے کا تعلق ہمارے اختیار میں نہیں یہ پرائیویٹ سیکٹر میں ہے اور پرائیویٹ ادارے اس کو درآمد کرتے ہیں اس پر 80 فیصد mark-up ہے اور جو اس کی امپورٹ پرائس ہے اس پر یہ قیمت مقرر کی جاتی ہے -

میاں ممتاز احمد متیانہ - جناب سپیکر یہ ترمیم چونکہ میں نے پیش کی تھی لہذا اس کے متعلق میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ کچھ سال پہلے تک گورنمنٹ ہمیں ان زرعی ادویات پر subsidy دیتی تھی -

وزیر زراعت - پوائنٹ آف آرڈر جناب والا ترمیم ان کی نہیں ہے بلکہ بیگم شاہدہ کی ترمیم ہے -

میاں ممتاز احمد متیانہ - جناب والا پہلے میں نے ہی یہ ترمیم پیش کی تھی -

جناب سپیکر محترمہ شاہدہ ملک صاحبہ نے تو ابھی اپنی ترمیم پیش کرنی ہے سردار صاحب کو شاید مغالطہ ہو گیا ہے -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - سردار صاحب کی تسلی کے لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سردار صاحب نے جو یہ فرمایا ہے کہ اختیارات صوبائی حکومت کے پاس بھی نہیں ہیں اور نہ ہی یہ اختیارات مرکزی حکومت کے پاس ہیں تو میں خود ہی یہ استدعا کر لوں گا کہ بجائے کمی کی جائے کمی کرائی جائے پھر تو سردار صاحب کی تسلی ہو جائے گی -

وزیر زراعت - جناب والا جہاں تک Pesticides کا معاملہ ہے میں یہ گذارش کروں گا کہ اس مسئلہ پر چیمہ صاحب اور میں بیٹھ جاتے ہیں اور کوئی ایسی ترکیب نکال لیتے ہیں کہ اگر پرائیویٹ سیکٹر کے پاس Pesticides ہیں تو سیکٹر کو بھی اس بات کی اجازت دے دی جائے کہ وہ اسے درآمد کر سکے تب اس کی قیمتیں کم ہوں گی -

رانا پھول محمد خان - جناب سپیکر وزیر زراعت صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے آپ کی اجازت سے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں یہ علم ہے کہ یہ معاملہ صوبائی اور مرکزی حکومت کے دائرے اختیار سے باہر ہے کہ اس کی قیمت کم کر کے لیکن اس ملک کی غذائی حالت کو بہتر بنانے کے لئے کاشت کار کو اس کی محنت کا معاوضہ دینے کے لئے

اس میں Subsidy کے طور پر مرکزی حکومت پیسے دے سکتی ہے اور وہ گندم 120 روپے فی من آپ کو پڑے گی تو پھر آپ اس ملک میں 70 روپے فی من وہی گندم لے سکتے ہیں اسلئے Subsidy کے لئے آپ سفارش کریں کہ Subsidy دی جائے۔

جناب سپیکر - میں فاضل ممبر سے یہ کہوں گا کہ وہ اپنی قرارداد کے حق میں اگر کچھ کہنا چاہتے ہیں تو فرمائیں۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جناب سپیکر یہ قرارداد جو میں نے معزز ایوان کے سامنے پیش کرنے کی جسارت کی ہے یہ ان لوگوں کے حالات کے مطابق ہے - جو کہ آج کل ہم کاشت کاروں کو یا ساتھی کاشت کاروں کو درپیش ہیں - جناب والا جن فصلات کا میں نے قرارداد میں ذکر کیا ہے وہ اپنی نوعیت اور اپنی اصلیت کے حساب سے بڑی اہم ہیں - میں گندم کے بارے میں ذکر کرتا ہوں - گندم سے ہماری غذائی ضرورت پوری ہوتی ہے - اس سے قبل کئی سال کو ہم خود کفیل رہے ہیں مگر بد قسمتی سے اب ہم کچھ نامساعد حالات کی بنا پر خود کفیل نہیں ہو رہے ہیں - جیسا کہ پچھلے دنوں سوالات کے جوابات میں وزیر خوراک نے خود اس بات کو تسلیم کیا تھا - اب اگر گندم کے اس طرح ریٹ رہے جبکہ گندم کی بوائی کا موسم آنے والا ہے تو کوئی زمیندار کوئی کاشتکار ان ریٹوں کی بنا پر اگر ٹریکٹر اس قیمت پر ملے اسی قیمت پر اگر ادویات ملیں اس قیمت پر ہمیں وہ آلات ملے جناب والا گندم کو کسی صورت میں بھی کاشت کار کاشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے -

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا اگر اسی طرح حالات رہے تو مجھے خدشہ ہے کہ یہ ملک ایتھوپیا نہ بن جائے یہ ملک افریقہ نہ بن جائے اور اس قلت کی بنا پر اگر ہم نے نوٹس نہ لیا تو یہ ہماری ناقابل معافی غلطی ہوگی - اس لئے میں نے جسارت کی کہ ہمیں ان ریٹوں پر نظرثانی کرنی چاہیے غور کرنا چاہیے - مرکزی حکومت سے سفارش کرنی چاہیے کہ ایسا کرنا لازمی ہے -

اس کے بعد میں چاول کے بارے میں عرض کروں گا جو کہ ہماری پنجاب کی ایک ایسی فصل ہے جس سے صرف ہماری کافی حد تک غذائی ضرورت پوری ہوتی ہے بلکہ ہم اس سے زر مبادلہ بھی کماتے

ہیں ۔ عالیجاہ افسوس یہ ہے کہ جو زمیندار اس کو پیدا کرتا ہے ۔ دن رات محنت کرتا ہے ۔ اس کو جو ریٹ دیا جاتا ہے وہ مناسب نہ ہے ۔ وہ اس کی ضرورت کو پورا نہیں کرتا ۔ جب تک زرعی آلات جن کی قیمت سب سڈی کے طور پر ٹریکٹرود کی قیمت سب سڈی کے طور پر اس سے پوری کی جا سکتی ہے ۔ افسوس ہے کہ مونجی کی قیمت جو کہ ہمیں 80 یا 85 یا 90 یا 92 روپے دی جاتی ہے جبکہ زر مبادلہ کی صورت میں ہماری حکومت جو کہ ایک کاروبار کر رہی ہے اور وہ اتنی رقم کما رہی ہے میں یہ کہنے میں بھی حق بجانب ہوں کہ حکومت دو اڑھائی سو سے بھی زیادہ کما رہی ہے وہ اس سے کاشتکاروں کی کسی صورت میں بھی اشک سوئی نہیں کرتی ۔ اس بناء پر ہمارا یہ حق بنتا ہے کہ ہم مرکز سے یہ مطالبہ کریں کہ وہ چاول کی قیمتوں پر نظر ثانی کرے ۔ ہم کوئی ایسی صورت پیدا نہیں کرنا چاہتے جس سے ملک کے عوام کو تکلیف ہو ہم ریٹ کو اس بلندی تک نہیں لے جانا چاہتے جس طرح کہ اصولی طور پر ہماری وہ ڈیمانڈ بنتی ہے ہمارا حق بنتا ہے،مگر ہم حکومت سے ہی یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ سب سڈی کی صورت میں ہماری اشک سوئی کر دے ۔ ہمارے لئے ٹریکٹر ، زرعی آلات اور ادویات کو سستا کر دے ریٹ اس طرح ہی رہنے دے تو ہمیں کسی قسم کا کوئی اعتراض نہ ہو گا ۔ مجھے یہ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کپاس جو کہ ہماری قومی فصل ہے اس کا جو آج کل ریٹ دیا جا رہا ہے وہ بہت کم دیا جا رہا ہے لیکن اس کپاس سے حکومت جو زر مبادلہ کماتی ہے وہ دو سو سے بھی زیادہ فی من کما رہی ہے ان ہمارے زمینداروں کو ان ہمارے ساتھیوں کو خواہ شمالی پنجاب ہو یا جنوبی پنجاب ہو ایسی زمینوں میں کپاس کاشت ہوتی ہے جہاں سارا سال دوسری کوئی فصل کاشت نہیں ہوتی تو ان کو سارے اخراجات اور بال بچوں کا خرچہ بھی اس فصل سے پورا کرنا پڑتا ہے افسوس ہے کہ حکومت اس پر بھی غور نہیں کرتی ۔ پانی کی قلت کی وجہ سے پہلے ہی زمینداروں کو اتنی مشکلات درپیش آئیں کہ ان کا شاید وہ ہدف بھی پورا نہ ہو سکے جو کہ پہلے ہوتا تھا ۔ اگر کپاس کی قیمت نہ بڑھائی گئی تو اصولی طور پر ہمارے ساتھ ناانصافی ہو گی اور اس کے بدلے میں اگر ہمارے معاشرے میں قیمت بڑھنا درست نہ ہو تو ہمارا یہ حق بنتا ہے کہ ہم کھاد ۔ آلات ۔ ٹریکٹر اور ادویات کے بارے میں ان سے مطالبہ کریں ۔

اس کے بعد جناب والا میں گنے کے بارے میں عرض کروں گا ۔ گنا 9 روپے یا 10 روپے کے حساب سے دیا جاتا ہے اور وہی گنا جو گنڈیڑی

کی صورت میں ہم 120 یا 130 روپے میں لوٹتے ہیں - اگر گنا نہ پیدا کیا گیا تو چینی میں زبردست قلت پیدا ہو جائے گی - تو میں عرض کروں گا کہ پچھلی حکومتوں کو شاید آپ کو یاد ہو کہ انہیں چینی کی وجہ سے آلو کی وجہ سے یا پیاز کی وجہ سے رخصت ہونا پڑا تھا - اگر وقتی طور پر اب غور نہ کیا گیا تو یہ ہمارے لئے بہت بڑا بحران ہو گا اور ہمارے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ ہمیں اس وقت غور کرنا چاہیئے اور سوچنا چاہیئے - میں اپنے دوستوں عزیزوں اور ساتھیوں سے پرزور اپیل کروں گا کہ کاشتکاروں کا حال دیکھیے اُن کے بچوں کا حال دیکھیے - ان کے مکانوں کا حال دیکھیے - اگار وہ ہمارے لئے غذا پیدا نہ کریں اگر وہ ہمارے لئے اتنی محنت نہ کریں ہمارے لئے سہولت پیدا نہ کریں تو یہ سب کچھ اگر باہر سے لینا پڑے تو ہمارا کیا حال ہو گا - اگر اس وقت زمینداروں کے لئے کاشتکاروں کے لئے غور نہ کیا گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کے ساتھ بہت زیادتی ہو گی اس وقت میں جناب کی توجہ ایک شعر کی طرف دلاؤں گا - ایک شاعر نے اس لئے کہا تھا -

جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہ ہو روزی
اس کھیت کے ہر خوشہ گندم کو جلا دو

جناب والا - میں عرض کرتا ہوں جہاں تک میری اس قرارداد کی اہمیت کا تعلق ہے - ہمارے ساتھ بڑی ناانصافی ہو گی اس کو متفقہ طور پر پاس کیا جائے ہمارے مطالبات بڑے جائز ہیں اور اس کے لئے مرکز سے سفارش کی جائے کہ وہ مہربانی کریں اور فوری طور پر میں تو اپنی گزارشات میں یہاں تک عرض کروں گا کہ یہ میری قرارداد میں نہیں ہے کہ اس کا فوری اس ماہ یا اگلے ماہ اعلان کیا جائے -

(زیر عائے تحسین)

جناب سپیکر - اب ہم ترمیم کو take up کریں گے - یہ محترمہ شاہدہ ملک صاحبہ کی ترمیم ہے -

بیگم شاہدہ ملک - جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں
،،کہ مذکورہ قرارداد کی سطر نمبر 2 میں وارد ہونے والے
الفاظ ،،خرید،، اور ،،پڑھائی،، کے درمیان الفاظ
،،فوری طور پر،، اور سطر نمبر 2 اور 3 میں الفاظ
،،کھاد،، اور ،،اور،، کے درمیان الفاظ بیج
ادویات،، ثبت کئے جائیں -

جناب سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

کہ مذکورہ قرارداد کی سطر نمبر 2 میں وارد ہونے والے الفاظ ,,خرید'' اور ,,بڑھائی،، کے درمیان الفاظ فوری طور پر اور سطر نمبر 2 اور 3 میں الفاظ ,,کھاد'' اور ,,اور،، کے درمیان الفاظ ،بیج ادویات ثبت کئے جائیں ۔

بیگم شاہدہ ملک ۔ جناب والا کیا مجھے اجازت ہے کہ میں وزیر زراعت کے سوال کا جواب دے سکوں ۔

جناب سپیکر ۔ جی فرمائیے ۔

بیگم شاہدہ ملک ۔ جناب والا انہوں نے ادویات کے بارے میں کہا ہے ۔ سب سے پہلے یہ گزارش ہے کہ ادویات کو پرائیویٹ سیکٹر سے لے کر گورنمنٹ کو دے دینا چاہئیے کیونکہ جب ادویات گورنمنٹ کے پاس ہوتی تھیں تو اس وقت کسانوں کو زیادہ سستی اور موثر ادویات میسر آتی تھیں ۔ اور ادویات کی وجہ سے کاشتکاروں کو انتہائی مہنگا کر دیا گیا ہے اور ہمارا زیادہ تر دیہاتی طبقہ ان پڑھ ہونے کی وجہ سے ان ادویات کی احتیاطی تدابیر سے بھی ناواقف ہوتا ہے اور اس کے علاوہ دوکاندار اپنی من مانی قیمتیں وصول کرتے ہیں تو میری یہ پرزور گزارش ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر سے لیکر گورنمنٹ کو واپس کر دی جائیں ۔ شکریہ ۔

وزیر زراعت ۔ جناب والا اجازت ہو تو میں انگریزی میں بول سکتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ ویسے حرج ہی کیا ہے اگر سردار صاحب کو انگریزی میں بول لینے دیا جائے ۔

ایک معزز ممبر ۔ جناب آج انگریزی سن ہی لیں ۔

جناب سپیکر ۔ سردار صاحب آپ کو انگریزی میں بات کرنے کی اجازت ہے ۔

SARDAR ARIF RASHID :—(Minister for Agriculture)— Mr. Speaker, I agree to the conditions that prices of agriculture commodities are too expensive. The inputs are highly expensive and the outputs are not according to what the growers have received. I agree with my Hon'ble friend Chaudhri Muhammad Azam Cheema that prices of all the inputs which have been sold by the centre are much too high and the prices of the produce that our farmers are getting are too little. Especially the small farmers, who labour day

and night in their felds to produce food for us through sweating toil, they receive almost nothing. I would therefore request the mover, that while the prices of inputs can be controlled or fixed by the Centre, the fixation of the price of crops should be given to the Provinces. We will, here in this Assembly, fix our own prices for our own produce.

(Clapping.....)

I would request the mover that this may please be included as far as the society is concerned. Begum Shahidah Malik did not answer my question. She agreed with my question. My question was that pesticides should be given from the private sector to the public setcor. What public sector means, it means the "Government". So she agreed with me and I agreed with that proposal of amendment that it should go to the private sector. Once the private sector competes with the public sector the prices will go to a certain and proper price level. I would therefore recommend, and if Mr. Muhammad Azam Cheema would also include this, that the prices of the agriculture commodities as far as inputs are concerned, may be controlled by the Centre, the prices of output and our crops must be controlled by the Province.

(Clapping .... Clapping ....)

جناب سپیکر - ملک اللہ یار خان -

ملک اللہ یار خان - جناب سپیکر معزز وزیر نے اپنے جن خیالات کا اظہار کیا ہے ان میں کچھ ابہام ہے - ان کی میں وضاحت چاہوں گا - انہوں نے شاہدہ ملک صاحبہ کی تحریک سے اتفاق کرتے ہوئے کہا ہے کہ ادویات کو پرائیویٹ سیکٹر سے گورنمنٹ سیکٹر میں لایا جائے - یعنی ان کی ادویہ سازی گورنمنٹ سیکٹر میں لائی جائے - اس سانس میں انہوں نے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر کے ساتھ مقابلہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ گورنمنٹ سیکٹر میں بھی یہ دوا سازی کی جائے - میں گزارش کروں گا کہ اس کی وضاحت ہو جانی چاہیئے - اور یہ الفاظ کہ پرائیویٹ سیکٹر سے لے کر یعنی پرائیویٹ سیکٹر کو دوا سازی کی اجازت نہ دی جائے - صرف گورنمنٹ سیکٹر کو ہی دوا سازی کی اجازت دی جائے - میں سمجھتا ہوں کہ کہ اس مسئلے کا حل نہیں ہے - یہ ہو سکتا ہے کہ جہاں پرائیویٹ سیکٹر کو دوا سازی کی اجازت دی گئی ہے وہاں گورنمنٹ دوا سازی کے کارخانے لگائے - اس پر کوئی پابندی نہیں ہے - اور نہ ہی میں سمجھتا ہوں کہ اس بات کی ضرورت ہے کہ ان الفاظ کو قرارداد میں شامل کیا جائے -

جناب سپیکر - شاہدہ ملک صاحبہ پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتی ہیں -

بیگم شاہدہ ملک ۔ میری مراد ادویات فروخت کرنے کی تھی دوائیں بنانے کی نہیں تھی کہ بنانے کی اجازت نہ دی جائے ۔ میرا مطلب یہ تھا کہ گورنمنٹ سیکٹر کو یہ اجازت ہو کہ اس سے ہمارے کسان دوائیں وصول کریں نہ کہ دوکانداروں سے ۔ اس سے جانی و مالی نقصان ہوتا ہے ۔ وہ من مانی قیمتیں وصول کرتے ہیں ۔ دوا سازی سے میری مراد ادویات بنانے کی نہیں تھی ۔

جناب سپیکر ۔ سردار صاحب نے ایک طریقے سے اس امنڈمنٹ کی حمایت کی ہے ۔ اس کی مخالفت نہیں کی ۔ یعنی محترمہ شاہدہ ملک صاحبہ نے یہ امنڈمنٹ پیش کی ہے ۔

کہ Pesticides کی قیمتوں میں کمی کی جائے ۔ تو سردار صاحب نے اپنی تقریر میں کمی کا طریقہ فرمایا ہے کہ اگر pesticide کو پرائیویٹ سیکٹر سے پبلک سیکٹر میں لایا جائے تو ان میں کمی واقع ہو سکتی ہے ۔ یہی آپ کہنا چاہتے ہیں ۔

وزیر زراعت ۔ پرائیویٹ سیکٹر بھی امپورٹ کرے اور پبلک سیکٹر بھی ۔ ان میں مقابلہ ہوگا ۔ تب جا کے قیمتوں میں کمی واقع ہوگی ۔

جناب سپیکر ۔ You want to oppose the amendment. تو پھر اس پہ کوئی مسئلہ باقی نہیں رہ جاتا ۔

جناب کمال خان ۔ سرکاری سیکٹر میں یہ دوائیاں بکتی رہی ہیں جن کا ہمیں تلخ تجربہ ہے ۔ اور پرائیویٹ سیکٹر میں بھی جانے سے ہمیں تلخ تجربہ ہوا ہے ۔ یہ پرائیویٹ سیکٹر میں بھی ہونی چاہئیں اور سرکاری سیکٹر میں بھی ۔ تب ان کا مقابلہ ہوگا ۔

جناب سپیکر ۔ شیخ مختار احمد صاحب ۔

میاں مختار احمد شیخ ۔ جناب سپیکر گورنمنٹ کی یہ پالیسی ہے کہ گورنمنٹ سیکٹر کے ساتھ ساتھ پرائیویٹ سیکٹر کو بھی مواقع دیئے جائیں ۔ اور یہ تجویز کر دینا کہ پرائیویٹ سیکٹر کو چھوڑ کر پبلک سیکٹر میں چلی جائیں یہ گورنمنٹ کی پالیسی کے خلاف بات ہے ۔ اگر آپ مقابلہ کروانا چاہتے ہیں اگر آپ انہیں کم قیمت پہ لانا چاہتے ہیں تو یہ اسی طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ پبلک سیکٹر کے ساتھ ساتھ پرائیویٹ سیکٹر قائم رہے تب یہ مقابلہ ہو سکے گا ۔ وگرنہ جب ادویات کا کاروبار یہ پبلک سیکٹر میں جائے گا تو ان ادویات کی قیمتیں اتنی بڑھ جائیں گی کہ کوئی شخص برداشت

نہیں کرسکے گا ۔ مقصد تو یہ ہے کہ زرعی ادویات کی قیمتوں کو نیچے لائیں ۔ ہماری یہ زرعی ادویات نہ صرف ملک میں بنتی ہیں بلکہ امپورٹ بھی ہوتی ہیں ۔ پبلک سیکٹر بھی اسے امپورٹ کر سکتا ہے ۔ امپورٹ پالیسی میں سنٹرل گورنمنٹ نے کہیں کوئی پابندی نہیں لگائی کہ پبلک سیکٹر اسے امپورٹ نہیں کر سکتا ۔ اگر دونوں سیکٹر قائم رہیں گے تو اس کی کوالٹی قائم رہے گی ۔ آج کیا ہو رہا ہے کہ زرعی ادویات مکس ہو کے آ رہی ہیں ۔

بیگم شاہدہ ملک ۔ میرے محترم بھائی کو زیادہ پتہ ہو گا کہ آج کل پرائیویٹ سیکٹر میں ادویات پر 80 فیصد منافع وصول کیا جاتا ہے ۔ 80 فیصد منافع زمینداروں کے لئے بہت زیادہ ہے ۔

جناب سپیکر ۔ شیخ صاحب اس میں کوئی ابہام نہیں ہے ۔ اس پہ سارے لوگ اتفاق کرتے ہیں اور یہ چیمہ صاحب کی قرار داد ترمیم شدہ شکل میں اس طرح پڑھی جائے گی ۔

"کہ اس معزز ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ گندم چاول کپاس اور گنا کی قیمت خرید فوری طور پر بڑھائی جائے یا ٹریکٹر کھاد اور بیج ادویات اور دیگر آلات کی قیمت میں کم از کم پچاس فیصد کمی کی جائے

(قرار داد با اتفاق رائے منظور کی گئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر ۔ ملک اللہ یار خان صاحب ۔

ملک اللہ یار خان ۔ جناب والا اس قرار داد کے بارے میں مجھے آج ایوان میں نوٹس موصول ہوا ہے ۔ مجھے افسوس ہے کہ آج میں اپنے ساتھ بریف کیس نہیں لاسکا ۔ ضروری اعداد شمار مجھے پیش کرنا تھے ۔ لیکن اس کا علم آج ایوان میں ہوا جب order of the day آج مجھے موصول ہوا ۔ اس سے قبل مجھے آج کے ایجنڈے کے بارے میں اطلاع نہیں دی گئی اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ میری یہ قرار داد کو اگلے منگلوار Private Members Day تک التواء میں رکھا جائے اور اس دن پیش کرنے کی اجازت دی جائے

جناب سپیکر ۔ اس پہ لاء منسٹر صاحب کچھ کہنا چاہیں گے ؟

وزیر قانون ۔ میں اس بارے میں عرض کروں کہ گورنمنٹ کا نقطہ نظر بھی اس بارے میں یہی رہا ہے اس لئے ہمیں اس کے بارے میں کوئی اعتراض نہیں ۔

جناب سپیکر ۔ پھر ملک اللہ یار خان کی قرارداد کو اگلے منگل وار تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے ۔

بہاوالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان میں مختلف مضامین کی نشستوں میں 50 فیصد اضافہ

ملک صلاح الدین ڈوگر ۔ جناب سپیکر ، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا ۔

جناب والا میری قرارداد یہ ہے :

کہ اس معزز ایوان کی رائے ہے کہ ''حکومت بہاوالدین ذکریہ یونیورسٹی ملتان میں نفسیات ، باٹنی ، کیمسٹری ، اکنامکس ، انگلش ، اسلامیات ، ایم بی اے ، فارسی اور اردو کے مضامین کی نشستوں میں موجودہ تعلیمی سال سے پچاس فیصد اضافہ کرے'' ۔

جناب سپیکر ۔ ملک صلاح الدین ڈوگر صاحب کی قرارداد ہے :
کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ ''حکومت بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان میں نفسیات ، باٹنی ، کیمسٹری ، اکنامکس ، انگلش ، اسلامیات ، ایم بی اے ، فارسی اور اردو کے مضامین کی نشستوں میں موجودہ تعلیمی سال سے پچاس فی صد اضافہ کرے'' ۔

ملک صاحب آپ اس پر اور کچھ فرمانا چاہیں گے ۔

چوہدری محمد رفیق ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا اس قرار داد میں کچھ کمی ہے ۔ میں اپنے معزز رکن کی حمایت میں گذارش کروں گا کہ تھوڑی سی تصحیح ہو جائے اور یہ اس کا اضافہ فرما لیں کہ بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان میں نفسیات کا ڈیپارٹمنٹ میرے علم کے مطابق نہیں ہے ۔ بہتر ہوگا کہ اس میں یہ شامل کر لیں کہ یہ ڈیپارٹمنٹ بھی وہاں کھولا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ چوہدری صاحب اس سلسلے میں وضاحت فرمائیں گے کہ آپ اپنے طور پر یہ ترمیم پیش کریں گے یا اس معزز ایوان میں یہ

جو آپ کی ترمیم ہے اس کو جناب ڈوگر صاحب اپنی قرار داد میں شامل کر لیں ۔ اگر ڈوگر صاحب اس کو شامل کر لیتے ہیں تو پھر کیا یہ شامل ہوگئی ۔

چوہدری محمد رفیق - بہت بہت شکریہ ۔ جناب سپیکر ، آپ نے میری درستگی کروائی کہ میں اپنی طرف سے ان کی قرار داد میں یہ ترمیم ایزاد کرتا ہوں یا ایزاد کرنے کیلئے آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ بہاوالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان میں نفسیات کے شعبے کا اجراء کیا جائے ۔

جناب سپیکر - اس میں آپ رولز کے ذریعے میری رہنمائی کر سکیں گے ؟

چوہدری محمد رفیق - جناب سپیکر ، It is in great interest of the people اسے اگر منظور فرما لیا جائے تو مہربانی ہوگی ۔

جناب سپیکر - اس ایوان کی کارروائی ایک ضابطے کے مطابق چلنی چاہیئے ۔ آپ بتا سکیں گے کہ آپ کی یہ جو ترمیم ہے کیوں نہ اس کو رولز کے تحت take up کیا جائے ۔

چوہدری محمد رفیق - مجھے افسوس ہے جناب سپیکر ، کہ میں رولز کی کاپی ساتھ نہیں لایا ہوں اس لئے آپ کو بتا بھی نہیں سکوں گا ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جناب سپیکر میں بڑے ادب کے ساتھ اپنے بھائی رفیق صاحب کو رولز کی کاپی پیش کرتا ہوں ۔

چوہدری محمد رفیق - جناب والا اب رولز کے تلاش کرنے میں بڑا وقت لگے گا ۔

جناب سپیکر میں محمد رفیق صاحب کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ وہ اس ترمیم سے زیادہ رولز کے مطالعے پر توجہ فرمائیں ۔

چوہدری محمد رفیق - بہت بہت شکریہ ۔ جناب والا میں رولز کا مطالعہ تو ضرور کروں گا ۔ اگر آپ آج میری یہ ترمیم منظور نہیں فرماتے تو پھر انہی کو اجازت دے دیں کہ وہ خودہ ہی اس میں ترمیم کر لیں ۔

جناب سپیکر - بہت بہت شکریہ ۔ آپ تشریف رکھیئے ۔

ملک عبدالقیوم خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ رفیق صاحب اگر آپ توجہ سے اس ہاؤس میں بیٹھتے تو اس معاملے میں ان کو پتہ ہوتا کہ جب تک رولز معطل نہ ہوں یہ ترمیم نہیں دے سکتے اور اس پر کافی بحث ہو چکی ہے اور اگر انہیں ذرا بھی خیال ہوتا تو شائد یہ خیال رکھتے تو ان کو میرا خیال ہے کتاب کی ضرورت ہی نہ پڑتی ۔

جناب سپیکر ۔ شکریہ ۔ جناب چوہدری غلام رسول صاحب یہ اب کیا آپ پیش کرنے لگے ہیں ؟

چوہدری غلام رسول ۔ قرارداد میں ترمیم کے بارے میں عرض کر رہا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ کیا آپ میری رہنمائی فرمانا چاہتے ہیں ؟

چوہدری غلام رسول ۔ جی میں ان کی طرف سے عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ لیکن میں نے تو آپ کو دعوت نہیں دی ۔

چوہدری غلام رسول ۔ اچھا جی ۔ مجھے افسوس ہے ۔

جناب سپیکر ۔ شکریہ ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ ملک صلاح الدین صاحب ۔

ملک صلاح الدین ڈوگر ۔ جناب والا ، آج کل ایم بی اے اور دوسرے لوگوں کو جو سب سے زیادہ پریشانی ہے وہ داخلے کی ہے ۔ والدین اس معاملے میں بہت زیادہ پریشان ہیں ۔ سکولوں میں بھی داخلے نہیں ملتے ۔ کالجوں میں بھی داخلے نہیں ملتے اور یونیورسٹیوں میں بھی داخلے نہیں ملتے ۔ ملتان کی یونیورسٹی تین ڈویژن کے لڑکوں کو داخل کرتی ہے اس میں ڈیرہ غازی خان ڈویژن ، ملتان ڈویژن اور بہاولپور ڈویژن شامل ہے اس یونیورسٹی میں بارہ (12) شعبے ہیں اور ہر شعبے میں بیس سے پچیس طلبا داخل ہیں جبکہ پروفیسر صاحبان ہر شعبے میں دس ہیں یہ کتنا بڑا مذاق ہے کہ پچیس طلبا ہوں اور پڑھانے والے دس ہوں ۔ابھی حال ہی میں پنجاب یونیورسٹی نے 6 فیصد سے لیکر 25 فیصد تک انہیں مضامین میں اضافہ کیا ہے ۔ جبکہ پنجاب یونیورسٹی میں شعبے بھی بہت زیادہ ہیں اور لاہور میں کئی ملحقہ کالج یونیورسٹی کے ایسے ہیں جہاں ایم اے کی کلاسیں پڑھائی جاتی ہیں ۔ ملتان میں صرف ایک کالج ہے جہاں ایم اے کی کلاس پڑھائی جاتی ہے ۔

اس لئے بہت ضروری ہے کہ ملتان یونیورسٹی میں 50 فیصد سیٹوں کا اضافہ کیا جائے ۔ ہر سال ہزاروں طالب علم سیٹوں کی کمی کی وجہ سے داخلے سے محروم رہ جاتے ہیں ۔ میری اس ایوان کے سامنے یہی درخواست ہے کہ اس سال سے اسے منظور کیا جائے کیونکہ داخلوں کی بہت زیادہ پریشانی ہے ۔

جناب سپیکر - جناب وزیر مال کچھ ارشاد فرمائیں گے ؟

وزیر مال - جناب والا گذشتہ سال سے دو سو طلبہ و طالبات کا اس یونیورسٹی میں اضافہ ہوا ہے ان کی سیٹوں کی تفصیل اگر میرے فاضل ممبر چاہیں تو حاضر ہے ۔ بائنی میں 12 ہیں ، کیمسٹری میں 42 ، ایم بی اے میں 47 اکنامکس میں 47 ، انگلش میں 47 ، اردو میں 47 اور اسلامیات میں 70 ہیں ۔ اس میں بلڈنگ کی کمی کی وجہ سے سیٹیں پوری نہیں دی گئیں وہ فنڈز جو نہیں مہیا ہوتے ہیں اور جب یونیورسٹی کو بلڈنگ میسر آ جائے گی تو پھر سیٹوں میں اضافہ کر دیا جائے گا ۔ اس کے باوجود اگر اس قرارداد کے محرک چاہتے ہیں تو اسے اگر ایجوکیشن کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے تو ہمیں اس میں کوئی اعتراض نہیں ہوگا ۔

جناب سپیکر - قرارداد کے بارے میں عزت مآب منسٹر صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہوں گا کہ قرارداد کی استحقاق کمیٹی کے سپرد نہیں کی جاتی یہ کسی سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد نہیں کی جاتی جناب وائس صاحب ۔

وزیر صنعت - (جناب غلام حیدر وائیں) جناب سپیکر آپ کی اجازت سے ، عرض کروں گا کہ جہاں تک محرک کی اس تجویز کا تعلق ہے اس سلسلے میں ہمارا نقطہ نگاہ یہ ہے درسگاہوں میں داخلوں کی استعداد بڑھانے کے بارے میں تو اصولی طور پر کوئی اختلاف نہیں ہو سکتا اور میں اس بارے میں جو معروضات پیش کروں گا ان کو پیش کرنے سے پیشتر یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ اس میں میری مراد مخالفت نہیں بلکہ اس مسئلہ کے دوسرے پہلوؤں کی نشاندہی ہے اس وقت جو قرارداد اس ایوان کے سامنے پیش ہوئی ہے اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے دو باتیں بہت اہم ہیں ایک یہ کہ اس قرارداد کے محرک یہ چاہتے ہیں کہ ملتان یونیورسٹی کے 9 شعبوں میں پچاس فیصد نشستوں کا اضافہ کر دیا جائے اور ان کی قرارداد کا دوسرا اہم حصہ یہ ہے کہ یہ اضافہ اس سال ہی سے ہونا چاہیے ۔ میرے تو اس صورت میں جناب والا میرے خیال میں جہاں تک اس کی افادیت کا

تعلق ہے کہ ہمیں نشستوں کی تعداد جس حد تک بڑھائی جا سکے بڑھانا چاہیے اور اس پر اس ایوان کو ہمدردانہ غور بھی کرنا چاہیے لیکن اس کے دوسرے پہلو پر بھی ہمیں سنجیدگی سے غور کرنا ہوگا آج یہ معزز ایوان اگر یہ قرارداد پاس کر دیتا ہے کہ ایک درس گاہ میں 50 فیصد نشستوں کا اضافہ کیا جائے اور اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ وہاں پر اضافی طلبہ کے لیے جگہ موجود ہے کیا اس یونیورسٹی کے پاس اس کے وسائل موجود ہیں ؟ کیا وہاں پر اساتذہ کی تعداد معقول ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ دوسری سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہماری نسل نوع کو پڑھانا نہایت ضروری اور اہم ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ اس پہلو کی طرف بھی آپ کو پہلے توجہ دینی ہوگی کہ فارغ التحصیل طلباء کو اس کے بعد اس ملک میں اس صوبہ میں ان کو ملازمتیں بھی مہیا کرنی ہیں آج کا ایک اہم مسئلہ جس پر دو روز سے ایوان میں بڑی شدت کے ساتھ جذبات کا اظہار کیا گیا ہے وہ آج کے ہمارے نوجوان ڈاکٹروں کا مسئلہ ہے۔ جو آج بازاروں میں اس لیے نکلے ہوئے ہیں کہ ہمارے ملک میں بدقسمتی سے طلبا جو ڈاکٹری پاس کر چکے ہیں ان ڈاکٹروں کی تعداد زائد ہے اور ملازمتیں فراہم کرنے کی تعداد کم ہے بنیادی طور پر جونیئر ڈاکٹروں کا مسئلہ یہی ہے جس کے نتیجے میں اس وقت ساڑھے تین ہزار ڈاکٹر بازاروں میں نکلے ہوئے ہیں وہ فی الحقیقت ملازمت چاہتے ہیں اور آپ کی حکومت کے پاس اس وقت ملازمت کے لیے ساڑھے آٹھ سو آسامیاں خالی ہیں۔ اس لیے یہ ایسا مسئلہ ہے جس پر مثبت انداز سے اس کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کی ازحد ضرورت ہے۔ میں اپنے معزز سے گزارش کروں گا کہ اس سے اختلاف کئے بغیر ہم اس قرارداد کو فوری طور پر پاس کروانے کی بجائے اسے تعلیمی سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیں اور وہ کمیٹی اس کے تمام پہلوؤں کو دیکھے اور یونیورسٹی کے منتظمین بھی اس کا اچھی طرح سے جائزہ لیں اس قرارداد کے فاضل رکن کے متعلق مجھے علم ہے کہ وہ اس یونیورسٹی کی سینٹ کے فاضل رکن بھی ہیں اس لیے تمام پہلوؤں پر جب تک غور نہ کیا جائے اس وقت تک انہیں ایسی قراردادوں کا پاس کرنا جو خدانخواستہ قابل عمل نہ ہوں وہ مناسب بات نہ ہوگی لہذا ہمیں ایسی قراردادوں کو پاس کرانے سے پیشتر اس کے تمام سنجیدہ پہلوؤں پر بھی پوری سنجیدگی سے غور کرنا ہوگا کیونکہ بعد میں ایسے معاملات اس ایوان کے استحقاق کا مسئلہ بن جاتے ہیں اور جو بات یہ ایوان پاس کرتا ہے اس پر ممکن حد تک عمل درآمد بھی ہونا چاہیے۔ اس لئے اس پہلو کو ہمیں پوری سنجیدگی کے ساتھ ذہن میں رکھنا ہوگا کہ جو بات ہم اس ایوان میں منظور کرانے کی خواہش

کرتے ہیں اس کے اگلے پہلو بھی ہم دیکھیں کیونکہ اس حکومت کا آپ سب اور یہ معزز ایوان اور اس معزز ایوان کا ہر رکن قابل احترام حصہ ہے ۔ کیونکہ یہاں سے جو قرارداد پاس ہوتی ہے اس پر عمل درآمد کروانا بھی اسی معزز ایوان کی بڑی خواہش ہوگی ۔ شکریہ ۔

چوہدری غلام رسول — جناب سپیکر جو معزز وائس صاحب نے فرمایا ہے کہ نوکریوں کا مسئلہ ہے تو کیا اسلامیات ۔ انگلش وغیرہ ایسے مضامین ہیں کہ اگر انہیں کالجز میں نشستیں نہ دی جائیں تو تعلیم کو روک دیا جائے ۔ کہ ہمارے پاس نوکریوں کا انتظام نہیں ہے ۔ ۔ یہ جو کلاسز ہیں یہ پروفیشنل کالجز یا پروفیشنل کلاسز کے لیے میرے معزز رکن نے درخواست نہیں کی ہے ۔ میں یہ گزارش کروں گا جس کالج میں فرض کریں 100 نشستیں ہیں اگر 50 فیصد نہ بھی بڑھائی جا سکیں تو 25 فیصد بڑھائی جا سکتی ہیں ۔ اس میں ان کا یہ فرمانا کہ آج ڈاکٹر باہر نکلے ہوئے ہیں تعلیم پر قدغن نہیں لگائی جانی چاہیے کہ نوکریوں کا ہمارے پاس کوئی انتظام نہیں ہے ۔ اس لیے اسلامیات کو بھی نہ پڑھایا جائے انگلش کو بھی نہ پڑھایا جائے ۔ اکنامکس کو بھی نہ پڑھایا جائے ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر 50 فیصد کی گنجائش نہیں ہے تو اس سے کچھ کم و بیش سیٹیں ضرور بڑھائی جائیں ۔

جناب فاروق انور عباسی ۔ جناب والا میں معزز منسٹر کو یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اس بجٹ کے اندر سب سے بڑا حصہ تعلیم کیلئے رکھا گیا ہے ۔ اگر ہم نے بجٹ کا بڑا حصہ تعلیم پر صرف کیا ہے ۔ اگر ہم ان طالب علموں کو پڑھا کر باہر نکالیں گے تو نوکری کا مسئلہ تو ویسے ہی پیدا ہوگا ۔ یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ ایک فرد کا بنیادی حق جو اسکی تعلیم ہے وہ اگر ہم کم کر دیں اسی وجہ سے کیونکہ حکومت یا یہ ملک انکو نوکریاں نہیں دے سکتا میں سمجھتا ہوں کہ سارے پاکستان کے عوام کے ساتھ سراسر زیادتی ہے کہ ہم یہ پالیسی اختیار کریں کیونکہ ہم اتنی نوکریاں نہیں دے سکتے اس لئے تعلیم میں ہم کمی کردیں ۔ میرے خیال میں یہ انکے بنیادی حقوق کو مارنا ہے کیونکہ ہم نے ایک بہت بڑا حصہ تعلیم کیلئے رکھا ہے وہ تعلیم پر ہی خرچ ہوگا اسکے ساتھ نئے تعلیمی ادارے کھولے جائیں گے اور اسمیں میٹرک کرنے کے بعد طلبا کالج میں داخلے لینے کی کوشش کریں گے جب وہاں انکو سیٹوں کی کمی پڑے گی وہ کہاں جائیں گے ۔ یا تو پورے بجٹ میں ترمیم کی جائے ۔ اتنا بڑا حصہ جو ہم نے تعلیم

کے لئے رکھا ہے اسکو ہم کسی اور جگہ پر خرچ کریں ۔ ایک طرف حکومت تعلیم کیلئے اپنے بجٹ میں سے سب سے بڑا حصہ رکھا ہوا ہے ۔ دوسری طرف حکومت یہ بھی کہہ رہی ہے ہم اگر انکو پڑھا دیں گے تو انکو نوکریاں کہاں سے دیں گے ۔ میں سمجھتا ہوں یا تو حکومت confuse ہے کہ وہ کرنا کیا چاہتی ہے یا ہمیں معلوم نہیں کہ ہم کس راستے پر چلتے جارہے ہیں ۔

ملک طیب خان اعوان ۔ جناب سپیکر میں ملک صلاح الدین ڈوگر صاحب کی اس قرار داد کی پوری حمایت کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ وزیر موصوف سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں جتنی بھی گنجائش ہے ان سٹیوں کو فی الفور آزاد ہونا چاہیے ۔ یہ بات قطعاً غلط ہے کہ ملازمت نہیں ملتی اس لئے تعلیم کے دروازے بند کئے جائیں ۔

جناب والا دوسری بات یہ ہے وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ یہ ڈاکٹر ملازمتوں کیلئے سڑکوں پر آئے ہیں ۔ یہ بات غلط ہے ۔ وہ طریقہ کار کیلئے سڑکوں پر آئے ہیں انہیں جو ملازمتیں دلوائی جارہی ہیں اس کا طریق کار غلط ہے وہ اس لئے سڑکوں پر نہیں آئے کہ وہ ملازمت چاہتے ہیں ۔ جن کا حق ہے انہیں ملازمت ملنی چاہیے ۔ انہیں صرف طریق کار پر اعتراض ہے ۔ طریق کار کی اصلاح ہونی چاہیے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا اگر آپ اجازت دیں تو میں اس بارے میں تھوڑی سی وضاحت کر دوں ۔

جناب سپیکر ۔ چودھری صاحب میں سمجھتا ہوں کہ وقت ختم ہوگیا ہے ۔ اور یہ اجلاس کل صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے ۔

(اسمبلی کا اجلاس 23 اکتوبر 1985ء بروز بدھ ساڑھے نو بجے صبح تک کیلئے ملتوی ہوگیا) ۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

بدھ ، 23 اکتوبر 1985ء

(چہار شنبہ ، 8 صفر 1406ھ)

جلد 4 ـــــ شمارہ 10

سرکاری رپورٹ

مندرجات

بدھ ، 23 اکتوبر 1985ء

	صفحہ نمبر
تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ - - -	714
مسئلہ استحقاق —	
اسلحہ لائسنس فیس میں اضافہ - - - - - - -	742
تحاریک التوائے کار -	
(i) جونیئر ڈاکٹروں پر لاٹھی چارج - - - - -	749
(ii) پولیس کی کھلی دھاندلی اور فرائض منصبی سے تجاوز -	749

(iii) ملتان , بہاولپور اور دیگر علاقوں میں جونیئر ڈاکٹروں
علامتی ہڑتال - - - - - - - - - - 750
(iv) ڈاکٹروں کی ہڑتال کی وجہ سے مریضوں میں موت و حیات
کی کشمکش - - - - - - - - - - 751

امن عامہ کی صورت حال پر بحث—

(i) وزیر اعلیٰ کا اظہار خیال - - - - - - - - 759
(ii) امن عامہ کی صورت حال پر جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کی
اختتامی تقریر - - - - - - - - - - 805

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا چوتھا اجلاس

بدھ، 23 اکتوبر 1985ء

(چہار شنبہ، 8 صفر 1406ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں صبح ساڑھے نو بجے منعقد ہوا جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری علی حسین صدیقی نے پیش کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ

س آل عمران آیت ۲۶ س بقرہ آیت ۲۸۴ ۲۸۵

اے پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے ملک کی بادشاہت بخش دے اور جس سے چاہے بادشاہت چھین لے اور تو جسے چاہے عزت دے اور تو جسے چاہے ذلیل کرے۔ تیرے ہی ہاتھ میں ہر طرح کی بھلائی ہے۔ اور بلاشبہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ سب کا سب اللہ ہی کا ہے اور تم اپنے دلوں کی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب ضرور لے گا۔ پھر وہ جسے چاہے معاف کرے اور جسے چاہے سزا دے اور اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

رسول اس کتاب پر جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں اور مسلمان بھی۔ اور سب کے سب اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ اس کے پیغمبروں میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے۔ اور اللہ سے کہتے ہیں کہ ہم نے تیرا حکم سن لیا اور بخوشی قبول کر لیا ہم تیری بخشش مانگتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ وما علینا الا البلاغ

قاری علی حسین صدیقی

پنجاب اسمبلی کا اجلاس ۲۳-۱۱-۸۵

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر ۔ امن عامہ پر بحث کے لئے آج آخری روز ہے اور ہمارے پاس ابھی 41 ایسے نام باقی ہیں جو معزز اراکین بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔ پہلے ہم اس بحث کی اہمیت کے پیش نظر ہاؤس کی مرضی سے وقفہ سوالات ملتوی کرتے رہے ہیں۔ تو آج آپ کی کیا رائے ہے۔

راجہ خلیق اللہ خان—جناب سپیکر سوالات بہت ضروری ہوتے ہیں اس سے محکمہ جات کی کارکردگی کا پتہ چلتا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر ۔ کیا طے ہوا۔ ماسوائے متیانہ صاحب کے تمام معزز اراکین اسمبلی کی رائے ہے کہ امن عامہ پر بحث اس کی اہمیت کے پیش نظر جاری رکھی جائے اور وقفہ سوالات کو موخر کیا جائے اور اس سلسلے میں یہ بھی طے فرما دیں کہ ان سوالات کو ایوان کی میز پر رکھ دیا جائے اور یہ تصور کیا جائے۔

آوازیں نہیں ملتوی کر دیئے جائیں ۔

اسلحہ لائسنس فیس میں اضافہ

جناب سپیکر ۔ ٹھیک ہے۔چوہدری غلام رسول صاحب کی ایک تحریک استحقاق ہے۔

چوہدری غلام رسول ۔جناب والا ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک نہایت اہم اور فوری مسئلہ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ گذشتہ 2 ماہ سے حکومت پنجاب نے اسلحہ لائسنس کی فیس برائے بندوق ۔ ریوالور ۔ رائفل 72 روپے اور مبلغ 120 روپے سے بڑھا کر 750 روپے اور 1000 روپے مقرر کر دی ہے جس سے عام لوگوں میں یہ تاثر پایا جا رہا ہے کہ یہ اسمبلی بے اختیار ہے ۔ کیونکہ اس سے قبل پنجاب میں اس قدر زائد لائسنس فیس کسی دور حکومت میں نہ عائد کی گئی ہے اور نہ ہی کسی دیگر صوبہ میں اس قدر فیس اسلحہ لائسنس عائد ہے۔ نیز اس کے باوجود معزز اراکین اسمبلی کا کوٹہ صرف 10 لائسنس ماہانہ مقرر ہے جبکہ ایک ڈی۔ سی کو لاتعداد لائسنس جاری کرنے کا اختیار حاصل ہے جو کہ عوامی نمائندوں کے مقابلہ میں عوام کو جانتا ہی نہیں حکومت کے اس اقدام سے اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا مجھے اس امر کے بارہ میں تحریک استحقاق پیش کرنے اور اس مسئلہ کو زیر بحث لانے کی اجازت بخشی جاوے۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر میں پوائنٹ آف آرڈر پر عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اور ڈرتا ہوں کہ مجھے پھر سزا نہ مل جائے۔

جناب سپیکر ۔ جی ارشاد فرمائیے۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا۔یہ تحریک استحقاق نہیں بن سکتی۔ یہ ایک تجویز بن سکتی ہے۔ قرارداد بن سکتی ہے۔اس تحریک استحقاق کی رو سے اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر۔ شکریہ۔

رانا پھول محمد خان ۔ اس لئے میں یہ گزارش کرونگا کہ ہمیں قواعد و ضوابط کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ آپ کی وساطت سے میں یہ عرض کرونگا کہ میرے فاضل دوست اس تحریک کو ایک قرارداد کی شکل میں لے آئیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔

چودھری گل نواز خان وڑائچ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ عرض یہ ہے کہ میرے برادر رانا صاحب نے بجا فرمایا ہے۔ وہ بھی دیہات کے رہنے والے ہیں اور میں بھی دیہات کا رہنے والا ہوں ہم پر لوگ طنز کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ فیس کبھی ڈی سی نے نہیں لی تھی۔ لیکن جب سے آپ ممبر ہو کر گئے ہیں آپ نے ہزار روپیہ فیس کرا دی ہے۔ اس لئے ہمارا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔

جناب سپیکر ۔ شکریہ۔یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ چوھدری صاحب آپ تشریف رکھیں۔

چودھری گل نواز خان وڑائچ ۔ جناب والا۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں تو اور کیا چیز ہے؟

جناب سپیکر۔چوھدری صاحب۔ آپ تشریف رکھیں۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا۔ چونکہ فاضل رکن نے میرا نام لیا ہے۔ میری اگر کل جوتی چوری ہو گئی اور میں کہونگا کہ چوھدری گل نواز خان گجرات والے لے گئے ہیں تو کیا وہ تحریک استحقاق بن جائے گی ؟

چودھری گل نواز خان وڑائچ ۔ جناب والا۔ میں آپ کی اجازت سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر ۔ Take your seat please ۔میں یہ درخواست کرونگا کہ آپ اس معزز ایوان کے وقت کا خیال کریں اور اس کو ضائع کرنے کی کوشش نہ کریں۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کرونگا کہ جو تحریک استحقاق ہاؤس کے سامنے پیش کی گئی ہے ۔ یہ کسی قواعد و ضوابط اسمبلی کی رو سے یا کسی بھی سابقہ رولنگ کے تحت یہ تحریک استحقاق نہیں بنتی ۔ کیونکہ جہاں تک لائسنس کے اجرا اور فیس بڑھانے کا تعلق ہے یہ گورنمنٹ کا ایک ایڈمنسٹریٹو ایکشن ہے۔ اور اس بارے میں کسی فاضل ممبر کا یہ استحقاق نہیں ہے کہ کتنی فیس مقرر کی جائے۔ یا کتنی لی جائے یا کتنے لائسنس جاری کئے جائیں یا ان کا کتنا حق بنتا ہے ۔ واقعات کی رو سے تو علیحدہ بات ہے کہ یہ صحیح ہے یا غلط ہے۔ لیکن میں عرض کرونگا کہ قاعدہ 55 کے مطابق تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور ہونی چاہیے۔ جس سے استحقاق مجروح ہوتا ہے ۔ اور وہ یہ ہے کہ

Rule 55 (i) the question shall relate to a Privilege granted by the consti tution, any law or rules made under any law

میں یہ عرض کرونگا کہ قاعدہ 55 کے تحت نہ تو دستور پاکستان کے کسی آرٹیکل کی خلاف ورزی ہوئی ہے ۔نہ دیگر کسی قانون کی خلاف ورزی ہوئی ہے اور نہ کسی ایسے رول کی جو کسی قانون کی تحت بنایا گیا ہو خلاف ورزی ہوئی ہے جہاں تک پریولیج کا

قانون اور قاعدہ ہے اور اس کے باقی ضوابط جو موجود ہیں اس بارے میں میں عرض کرتا ہوں کہ یہ قانونی طور پر تحریک استحقاق نہیں بنتی اس کو پیش نہیں کیا جا سکتا جہاں تک واقعات کا تعلق ہے میں نے عرض کر دیا ہے کہ یہ ایک فیصلہ تھا جو بہت سوچ سمجھ کر کیا گیا اور اس کے علاوہ یہ بات ڈپٹی کمشنر کو لا محدود لائسنس جاری کرنے کا اختیار ہے یہ بات بھی صحیح نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ 25 ہزار کی آبادی پر ان کو ایک لائسنس دیا گیا ہے اور اس کے مطابق ان کا حق بنتا ہے ڈپٹی کمشنر کو ماہانہ 25 ہزار کی آبادی پر ایک لائسنس دینے کا اختیار ہے اس کے علاوہ میں عرض کروں کہ جہاں تک ہمارے فاضل ممبران کا تعلق ہے ان کی سفارشات کو مدنظر رکھا جاتا ہے تاہم ان کی تجاویز کے مطابق اگر وہ چاہتے ہیں کہ یہ بات غلط ہے تو کسی موشن ریزولوشن یا کسی اور شکل میں ہاؤس سے یہ استدعا کی جا سکتی ہے کہ اس مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے لیکن یہ تحریک استحقاق کسی شکل میں نہیں بنتی ۔

راجہ خلیق اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس کی سپورٹ میں میری ایک تحریک التوا ہے جو آپ کے پاس ہے ۔

جناب سپیکر ۔ راجہ صاحب ابھی تحریک التوا کی باری نہیں آئی آپ تشریف رکھیں ۔

وزیر قانون—جناب والا ۔ اگر کوئی تحریک التوا اس بارے میں بقایا ہے تو پھر یہ matter بالکل ہی نہیں لیا جاسکتا کیونکہ جو matter اسمبلی میں pending ہو اس بارے میں کوئی تحریک نہیں لی جا سکتی ۔

جناب سپیکر — I hold this motion out of order. اور یہ اس بنا پر کہ اس سلسلے میں ہمارے پاس کئی تحاریک التوا زیر غور ہیں ۔

چودھری غلام رسول— جناب والا ۔ گزارش یہ ہے کہ اس کے حق میں بولنے کا مجھے موقع نہیں دیا گیا ہے آپ اس سلسلے میں پورے ایوان سے رائے طلب کریں ۔ آپنے بغیر سنے کس طرح فیصلہ دیا ہے۔

جناب سپیکر ۔—چودھری صاحب اس کی admissibility کے لئے طریقہ کار یہی ہے کہ آپ کی پریولیج موشن اس قابل تھی کہ میں اسے اپنے چیمبر میں ہی kill کر دیتا ۔ لیکن میں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ فاضل اراکین کو موقع دیا جائے وہ اپنی پریولیج موشن ہاؤس میں پیش کریں اور اس کے بعد وزیر متعلقہ اس سلسلے میں گورنمنٹ کا نکتہ نظر پیش کریں اس سے ایک فائدہ یہ ہوتا ہے کہ آپکی پریولیج موشن جو بھی ہے جیسی بھی ہے وہ آپ ہاؤس میں پیش کر دیتے ہیں اس کے بعد اگر وہ قواعد و ضوابط کے اندر نہیں آتی تو پھر اس کو out of order declare کرنا ہوتا ہے یا اس کو in order deaclare کرنا ہوتا ہے آپ کی پریولیج موشن قواعد کی رو سے out of order ہے اس پر فیصلہ دیا جا چکا ہے آپ تشریف رکھیے ۔

راجہ جاوید اخلاص ۔نکتہ وضاحت ۔ جناب والا ۔ مسئلہ یہ ہے کہ فیس کے علاوہ ہمارا استحقاق اس طریقے سے بھی مجروح ہو رہا ہے کہ گورنمنٹ پنجاب نے non prohabited bore کے زمرے میں جو بھی لائسنس آتے ہیں ہمیں ان کے لئے اختیار دیا ہے کہ آپ وہ جاری کرا سکتے ہیں ۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ جب ہم کوئی لائسنس recommend کرکے بھیجتے ہیں جن میں 12 بور ریوالور اور 7 ایم ایم ہوتا ہے ۔

تحریک التوائے کار

جناب سپیکر ۔ آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے I am sorry to say that this is not a point of order پریولیج موشن پر فیصلہ ہو چکا ہے اب تحاریک التوا اسی ضمن میں آئیں گی اس پر آپ بات کر سکتے ہیں ۔(قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ جو چیز ارکان اسمبلی سے متعلقہ ہو اس کے بارے میں آپ کی اجازت سے گزارش تو کر سکتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ جی وہ میری اجازت سے بول سکتے ہیں لیکن میں نے ان کو اجازت نہیں دی اس لئے کہ اسی سلسلے میں تحاریک التوا ہمارے پاس pending ہیں جس پر وہ بات کر سکتے ہیں ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔جناب سپیکر اگر آپ اجازت دیں تو میں جناب وزیر قانون سے ایک نکتے کی وضاحت چاہتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ کس سلسلے میں آپ وضاحت چاہتے ہیں ؟

سید طاہر احمد شاہ — اسی سلسلے میں وضاحت چاہتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ پریولیج موشن کے سلسلے میں وضاحت چاہتے ہیں ؟

سید طاہر احمد شاہ ۔ جی پریولیج موشن کے ضمن میں ایک سوال ہے۔

جناب سپیکر ۔شاہ صاحب پریولیج موشن کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

SYED TAHIR AHMAD SHAH Thank you very much.

جناب سپیکر ۔تحاریک التوا کے بارے میں معزز ایوان کی کیا رائے ہے؟ان کو take up کرینگے ؟

آوازیں ۔جی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میری تحریک التوا بقایا ہے اس پر ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا ۔

جناب سپیکر ۔جی آپ تشریف رکھیں آپ کی تحریک التوا کو ہی ہم take up کریں گے اس سلسلے میں تحریک التوا نمبر 71 کے محرک اپنی تحریک التوا کو پڑھیں گے ۔

جناب سپیکر ۔ یہ تحریک التوائے کار نمبر 71 سردار زادہ ظفر عباس صاحب کی طرف سے ہے جو تشریف نہیں رکھتے ہیں ۔ اس تحریک التوا کے محرک حضرات میں سے کوئی صاحب اس کو پڑھ سکتے ہیں ۔

مسز رخسانہ بیگم۔مسز رخسانہ بیگم چوہدری فرخ جاوید سردار شاہد اقبال۔مسٹر عثمان ابراہیم میاں محمود احمد سردار دیال صاحب ملک سعید منظر صاحب۔مسٹر ریاض محمود خان مزاری بیگم شاہین منور اور مسٹر فضل حسین راہی صاحب ان میں سے کوئی صاحب بھی تشریف نہیں رکھتے ہیں ان کی جو تحاریک التوائے کار ہے This is called and in accordingly dispossed off. اسی سلسلہ میں ایک تحریک التوائے کار مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحبکی طرف سے نمبر 73 ہے اور مخدوم زادہ صاحب کو اس کی کاپی مہیا کی جائے۔ آپ اس کو پیش کریں۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر اس ہاؤس کی روایات یہ رہی ہے کہ جب تک آپ زیر غور تحریک التوائے کار کا فیصلہ نہ کر لیں اس سے پہلے دوسری تحریک التوا ئے کار پیش نہیں ہو سکتی ہے میری تحریک التوا ئے کار چونکہ زیر بحث ہے اور وہ ہاؤس میں پیش ہو چکی ہے اس پر بحث ہو چکی ہے اور ابھی کچھ لوگوں نے اس پر بحث کرنی ہے اس لئے اس سے پہلے جب تک آپ اس کا فیصلہ نہ لے لیں یا آپ اس کو خارج کریں اور اس کے لئے مجھے قاعدہ پڑھ کر فرما دیجئے چونکہ میں تو ان پڑھ ہوں کہ وہ قاعدہ کون سا ہے آپ دوسری تحریک کو پیش کرنے کی اجازت کس قاعدہ کے تحت دینگے مجھے سمجھا دیا جائے اور میں مطمئن ہو جاؤں گا ۔

ملک اللہ یار خان۔جناب والا شاید معزز رکن کو یاد نہ رہا ہو اس ضمن میں جب تمام تحاریک آپ کے سامنے پیش ہوئیں تو جناب والا نے اس قاعدہ کو معطل کر دیا تھا اور اجازت دی تھی کہ اس نوعیت کی تمام تحاریک اکٹھی پیش کی جائیں ۔

جناب سپیکر ۔ جی آپ بجا فرما رہے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا یہ اکٹھے نہیں پیش کی جا سکتی ہیں ، ہر تحریک کا مضمون الگ ہوگا ، اور اگر مشترکہ مضمون ہوگا تو جو تحریک التوائے کار پہلے زیر بحث ہے ، اس پر آپ فیصلہ دینے کے بعد پھر دوسری تحریک التوائے کار پر یہ کہیں گے کہ اس کا نفس مضمون چونکہ ایک ہی ہے اور اس پر بحث ہو چکی ہے لہذا اب یہ زیر غور نہیں آ سکتی ہیں ، یا آپ یہ کہیں گے کہ یہ زیر غور آ سکتی ہیں ۔ اس ہاؤس کی پریکٹس یہ رہی ہے ، پارلیمانی پریکٹس یہ کہتی ہے ۔ اگر اس ہاؤس میں جیسا کہ تحریک استحقاق کو کسی وزیر کے سپرد نہیں کیا جا سکتا ۔ آپ وہ کر چکے ہیں اور غلط طریقہ کرنے کے بعد معاف کرنا ، غیر درست طریقہ اختیار کرنے کے بعد ہر معاملہ میں اس کو نہیں اپنایا جا سکتا ، میری یہ گذارش ہے ، اگر قانون یہ اجازت دیتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ اس پر عمل کیجئے ، اگر قاعدہ یہ کہتا ہے کہ مجھے غلط فہمی ہے تو مجھے ہدایت کیجئے کہ میں خاموش ہو جاؤں ۔

جناب سپیکر۔ جی بس یہی گذارش ہے آپ کی خدمت میں کہ کل اس سلسلے میں یہاں ہاؤس کی رائے سے یہ فیصلہ ہوا تھا ، اور اس میں رولز کو معطل کر دیا گیا تھا اور یہ

طے ہوا تھا کہ یہ Identical Adjournment Motion جو ہیں ان کو یکجا کر دیا جائے تا کہ یہ اکٹھے Dispose off ہو سکیں۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ یہ یکجا نہیں کی جا سکتی ہیں ۔ یہاں گائے اور بھینس کا دودھ گوکا اور ساجھے کا ایک ہی ولٹوئی میں اکٹھا نہیں کیا جا سکتا اس کے گھی کا رنگ پیلا ہوتا ہے ، اور اس کا رنگ کچھ اور ہوتا ہے ۔

جناب والا ۔ اگر تحریک التوائے کار کے محرک یہ کہیں کہ ہم اس کو زیر بحث لا کر بات کر سکتے ہیں تو پھر تو ٹھیک ہے ، میں اس سے اتفاق نہیں کرتا یا تو آپ ہاؤس سے ووٹ حاصل کرتے لیکن آپ نے اس پر ہاؤس سے ووٹ حاصل نہیں کیا رائے شماری نہیں کرائی ، کہ ہاؤس نے فیصلہ کیا ہو ، یا تو یہ تھا کہ میرے بعد کی جتنی تحاریک التوائے کار پیش کرنے کی آپ ان کو اجازت دیتے ۔

جناب سپیکر ۔ سعید ظفر صاحب ۔ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں ۔

جناب سعید احمد ظفر ۔ جناب سپیکر ۔ ، میری استدعا یہ ہے کہ یہ ایک پروسیجرل میٹر تھا جس پر فیصلہ ہو چکا ہے اور اس میں اب کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ اس پر مزید بحث کی جائے۔ آپ جناب سپیکر ، اس میں فیصلہ فرما چکے ہیں ، چونکہ یہ ایک ہی قسم کے موشن ہیں ، تو برائے مہربانی اس فیصلہ کے پیش نظر ان کو اکٹھا لے لیں ، جیسا کہ آپ نے ابھی فرمایا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ میں عرض کرتا ہوں ایک تحریک التوائے کار پر اگر آپ یہ فرماتے ہیں کہ یہ ساری ایک ہی ہیں اور یہ فرما دیں کہ جو میری تحریک التوائے کار تھی وہ ختم ہوئی ، اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس مضمون کی ، اس سے متعلقہ تحاریک التوائے کار ساری ختم ہوگئیں ہیں یا یہ کہ ان میں کوئی فرق ہے ، تمام محرکان کو وقت دینا چاہیے ، لیکن تاوقیکہ میری تحریک التوائے کار پر اس ہاؤس سے فیصلہ نہ لے لیں ، اس سے پہلے جناب کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اس کو درمیان میں چھوڑ کر آپ دوسرے محرک کو فرمائیں کہ وہ اپنی تحریک پیش کریں ، میرا تجربہ یہ بتاتا ہے اور اس ہاؤس کی روایات یہ رہی ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ آپ اپنی بات مکمل کر چکے ہیں ، تشریف رکھیں ، اس سلسلہ میں کل فیصلہ ہو چکا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس فیصلہ سے طریقہ کار میں آسانی ہوگی کہ ایک جیسی جو تحریک التوائے کار ہیں، جن کا نفس مضمون ایک جیسا ہو ، فاضل محرک صاحبان ان کو باری باری پڑھ لیں گے اور اس کے بعد گورنمنٹ کا نکتہ نظر معلوم کیا جا سکتا ہے ۔ اس پر اور کوئی صاحب اظہار خیال کرنا چاہیں تو وہ بھی اظہار خیال کر سکتے ہیں اور اس کے بعد اس میں فیصلہ کیا جا سکتا ہے ۔

رانا پھول محمد خان :۔ جناب ایک ہی مضمون کی کئی تحریک التوائے کار پیش ہو کر نہیں پڑھی جا سکتی ہیں ، اگر آپ ایک مضمون قرار دیتے ہیں تو جو ایک میں نے پڑھ دی ہے ، اس پر آپ بحث کرائیں گے ؟

سردار امجد حمید خان دستی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ، جناب والا میں یہ عرض کروں گا کہ اگر Identical Adjournment Motions ہوں ۔ تو ہمیشہ سے یہ طریقہ کار رہا ہے کہ صرف نام پڑھ دیئے جاتے ہیں ، کہ فلاں فلاں صاحب نے اس قسم کی تحریک پیش کی ہیں ۔ جو سب سے اول ہوتا ہے وہ تحریک پڑھتا ہے اور وہ Short Statement بھی دیتا ہے ۔ اور اس کے بعد اگر اجازت ہو تو سب لوگ بول سکتے ہیں ، یہ نہیں ہے کہ سب کی طرف سے یہ پڑھا جائے گا ، ایک ہی تحریک جو کہ سب سے پہلے جس کی ابتدا ہو گی ، وہ پڑھے گا اور باقی صاحبان ، کا صرف نام لیا جائے گا ۔ ہمیشہ یہ طریقہ رہا ہے ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب ایک ہی قسم کی ، ایک ہی نوعیت کی جو تحاریک اس ہاؤس کے سامنے پیش ہوں گی ، تو اگر دستی صاحب کا موقف تسلیم کر لیا جائے جیسا کہ ہے ، جب اسمائے گرامی ہر محرک کے علیحدہ علیحدہ پکارے جائیں گے تو کیا شارٹ سٹیٹمنٹ کے لئے ہر محرک کو وقت ملے گا کہ وہ شارٹ سٹیٹمنٹ دیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ Only the first more.

سید طاہر احمد شاہ ۔ This is the thing to be decided Sir.

جناب سپیکر ۔ دستی صاحب کا موقف یہ ہے کہ Only the first mover should give short statement.

سید طاہر احمد شاہ ۔ No Sir میں یہ کہتا ہوں کہ جن جن محرک صاحبان نے اپنی اپنی تحاریک پیش کی ہیں ۔ اس کے لئے ہر ایک اپنے موقف کی تائید میں short statement دے سکتا ہے ۔ اس کے بعد admissibility کا سوال پیدا ہوگا ۔

جناب سپیکر ۔ اس میں صورت حال یہ ہے کہ جس مخصوص معاملے پر رولز خاموش ہوں اس میں رولز کے مطابق سپیکر کا فیصلہ حتمی ہوتا ہے تو اس سلسلے میں رانا صاحب دستی صاحب اور مخدوم صاحب نے میری معاونت فرماتے ہوئے نیز اس کے علاوہ کوئی بھی معزز اراکین اسمبلی میری معاونت فرماتے ہوئے اگر کوئی رولز quote کر سکتے ہیں تو مجھے بتائیں اور اگر ایسی صورت نہیں ہے اور اس مسئلے پر اگر رولز خاموش ہیں تو پھر جو طریقہ کار اختیار کیا جا رہا ہے اس میں ایوان کی اعانت بھی شامل ہے اس کی منظوری بھی شامل ہے اور یہ سب کچھ اس ساری کارروائی کو آسان بنانے کیلئے ہے تو اب مخدوم زادہ صاحب اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں گے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ اس سلسلہ میں گزارش کروں گا کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جناب سپیکر۔ Please take your seat. اب اس پر فیصلہ ہو چکا ہے۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ ابھی اس پر فیصلہ نہیں ہوا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر رولز خاموش ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جناب سپیکر۔ فیصلہ ہو چکا ہے۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ اگر رولز خاموش ہوں تو پھر آپ کو اس اسمبلی کی پچھلی روایات کو اپنانا پڑے گا اور اگر وہ بھی موجود نہ ہوں پھر جناب کی رائے صائب ہے لیکن روایات کو پامال نہیں کیا جا سکتا اگر رولز خاموش ہوں تو پھر سابقہ روایات کے مطابق ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

کے پرامن اجتماع پر لاٹھی چارج کیا جو اپنے مطالبات کے سلسلے میں وزیر اعلیٰ سے مذاکرات کی خاطر اسمبلی ہال کے باہر اکٹھے ہوئے تھے لاٹھی چارج کے نتیجہ میں کچھ ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹرز زخمی ہوئیں یہ پولیس کی کھلی دھاندلی تھی جس نے اپنے فرائض منصبی سے تجاوز کیا لہذا وہ اس بلا جواز اور ظالمانہ کارروائی کیلئے جوابدہ ہے۔

سردار زادہ سید ظفر عباس۔جناب سپیکر اسی عنوان سے ایک میری قرارداد بھی تھی آپ نے میرا نام بھی پکارا لیکن وہ رانا صاحب کی بحث کی نظر ہو گئی اگر آپ اجازت دیں تو میں بھی اس کے متعلق عرض کر دوں ۔

ملتان بہاولپور اور دیگر علاقوں میں جونیئر ڈاکٹروں کی علامتی ہڑتال

جناب سپیکر ۔۔ بیگم نجمہ تابش الوری صاحبہ۔ان کی تحریک التواء کا نمبر 78 ہے۔

محترمہ نجمہ تابش الوری ۔ جناب والا میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ "امروز" 18 اکتوبر 1985ء کے مطابق ملتان، بہاولپور اور دوسرے علاقوں کے سرکاری ہسپتالوں کے جونیئر ڈاکٹروں نے علامتی ہڑتال کر دی ہے اور مطالبات تسلیم ہونے تک ہڑتال جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے ان مطالبات میں پبلک سروس کمشن کے تحریری امتحان کے طریقے کو ختم کرنے کا مطالبہ بھی شامل ہے ڈاکٹروں کی ہڑتال کے نتیجے میں سرکاری ہسپتالوں میں علاج معالجہ بڑی حد تک معطل ہو کر رہ گیا ہے جس سے ہزاروں انسانی زندگیاں خطرے میں پڑ گئی ہیں اس صورت حال سے عوام میں زبردست اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔

اور اس کے ساتھ ہی جناب والا میں یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ یہاں جو کچھ میں نے دیکھا مجھے افسوس ہوا ہے کہ۔

جناب سپیکر۔ بیگم صاحبہ ، ابھی آپ اپنی تحریک التواء کے بارے میں بات نہیں کر سکتیں۔

بیگم نجمہ تابش الوری ۔ جناب والا میں اپنی تحریک کے بارے میں کہہ رہی ہوں۔

جناب سپیکر۔ بیگم صاحبہ ۔ اپنی تحریک کے بارے میں ابھی آپ کچھ نہ کہیے گا صرف اپنی تحریک پیش کر دیجئے۔

بیگم نجمہ تابش الوری ۔ جناب والا میں صرف آپ کی اطلاع کیلئے یہ عرض کرنا چاہتی ہوں ۔

جناب سپیکر آپ اپنی تحریک پیش کر چکی ہیں اب آپ تشریف رکھیں۔

بیگم نجمہ تابش الوری ۔ جی مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ میں نے یہ تحریک التوائے کار کیوں پیش کی ۔ یہاں جو کچھ میں نے دیکھا ڈاکٹروں کا رویہ میں نے دیکھا اور پولیس کا رویہ بھی میں نے دیکھا تو مجھے یہ افسوس ہوا ہے کہ ہمارا پڑھا لکھا طبقہ اس قسم کی حرکت

کرتا ہے ۔ جب کہ ہم سب ان کے حق میں کھڑے ہوئے تھے اور اب ان کے مطالبات کیلئے لڑے تھے (نعرہ ہائے تحسین) اور قانونی طور پر ان کے مطالبات کو تسلیم ضرور کرنا چاہیے۔ لیکن مجھے بڑے افسوس سے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ اب جب کہ ہمارے قدم جمہوریت کیلئے بڑھ رہے ہیں ہمارے ڈاکٹروں نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کی ہے ۔

مخدوم زادہ سید احسن شاہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب والا انہوں نے اپنی تحریک التوا پیش کی ہے ابھی تو یہ بات نہیں کر سکتیں اور یہ nga nut zulos بول رہی ہیں ۔ ابھی یہ تشریف رکھیں تحریک التوا پیش ہو چکی ہے بعد میں بات کرلیں ۔

جناب سپیکر بیگم صاحبہ آپ تشریف رکھیں آپ اگر اس پر بولنا چاہیں گی تو اس کیلئے میں آپ کو وقت دوں گا ۔

بیگم نجمہ تابش الوری جناب والا مجھے تو اس پر صرف ایک جملہ کہنا ہے کہ ہمیں ایسی کارروائی نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ ہمیں داخلی انتشار کے ساتھ ساتھ بیرونی خلفشار کا بھی اندیشہ ہے۔

ڈاکٹروں کی ہڑتال کی وجہ سے مریضوں میں موت و حیات کی کشمکش

جناب سپیکر ۔ مولانا منظور احمد ــــــــــــــــــــ چنیوٹی۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی ۔ جناب سپیکر میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ ڈاکٹروں کی اسٹرائیک کے نتیجہ میں جو لاٹھی چارج کیا گیا ہے کئی مریض موت کی آغوش میں چلے گئے ہیں اور کئی موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ اس مسئلہ پر اسمبلی میں بحث کی جائے اور قصور وار فریق کے خلاف کارروائی کی جائے ۔

جناب والا میرا خیال ہے کہ میری اس تحریک التوا میں کچھ الفاظ رہ گئے ہیں بہرحال مفہوم آ گیا ہے ۔

جناب سپیکر شکریہ ۔

انہی طریقہ کار کی بات ہو رہی تھی تو اس سلسلے میں نیشنل اسمبلی کی رولنگ کا حوالہ دینا چاہتا ہوں ۔ جو طریقہ کار یہاں وضع کیا گیا ہے اور جو فیصلہ کیا گیا ہے اس پر مزید گفتگو نہیں کرنا چاہتا ہوں گا ۔

"On 7th February, 1974, Maulana Shah Ahmad Noorani sought leave to move an Adjournment Motion releating to strke by the Workers of Tarbela Joint Venture. Ch. Zahoor Elahi and Sahabzada Ahmad Raza Khan Qasoori had also tabled Adjournment Motions on the same subject. The Speaker allowed all the three Members to read-out their Adjournment Motions for the determination of their admissibility."

رانا پھول محمد خان—جناب والا اس کا کیا مطلب ہوا؟

جناب سپیکر—رانا صاحب آپ کے ساتھی آپ کو اس کا اردو میں ترجمہ بتا دیں گے جو آپ کے ساتھ بیٹھے ہیں -

رانا پھول محمد خان—میرے ساتھ بیٹھنے والے آپ سے زیادہ انگلش نہیں جانتے ہیں -

جناب سپیکر—رانا صاحب تشریف رکھیے 1974ء میں مولانا شاہ احمد نورانی نیشنل اسمبلی میں ایک تحریک التوا پیش کرنا چاہتے تھے اس سے پہلے محترم چوہدری ظہور الٰہی صاحب (مرحوم) اور احمد رضا خان قصوری صاحب کی تحریک التوا اس نوعیت کی موجود تھیں تو سپیکر نے تینوں محرک حضرات کو اپنی تحاریک التوا پڑھنے کی اجازت دی اس پر فیصلہ کرنے کے لئے تینوں کو پڑھنے کی اجازت دی۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ — پوائنٹ آف آرڈر سر—

جناب سپیکر—جی آپ چیمہ صاحب کیا فرمائیں گے ؟

چوہدری محمد اعظم چیمہ —میں عرض کرتا ہوں جناب جو تحاریک زیر بحث ہیں ان میں مسئلہ ایک ہی ہے تو اس کی جو بحث ہے وہ بھی اس طرح ایک ہی صورت میں ہونی چاہیے اس سے وقت بچ جائے گا۔

وزیر قانون جناب والا۔

جناب سپیکر- لا منسٹر صاحب اس پر کچھ کہنا چاہیں گے اور میں یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ 35—10 پر تحاریک التوا کا ٹائم ختم ہو جائے گا اور اس تحریک التوا کو آج نمٹنا چاہیے اس پر آج چوتھا روز ہے اگر مجموعی طور سے اس کا اندازہ فرمائیں تو ہم اس پر چار پانچ گھنٹے بحث کر چکے ہیں -

رانا پھول محمد خان —جناب محرک حضرات کو اپنے خیالات کے اظہار کے لئے اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر— صرف پانچ منٹ باقی ہیں لا منسٹر صاحب اس پر کچھ فرمائیں گے -

وزیر قانون —جناب والا میں عرض کروں گا کہ امن عامہ سے تعلق رکھنے والے اس واقعہ سے متعلق اس ایوان میں پہلے بھی کافی بحث ہو چکی ہے اور میرا خیال ہے کہ مجھے ان تمام واقعات کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں کہ کس طرح یہ واقعات پیش آئے ہمارے نوجوان ڈاکٹر صاحبان سے ہمیں ہمدردی ہے وہ ہمارے بچے ہیں ہمارے بھائی ہیں - ہم میں سے ہیں لیکن ایک جذباتی فضا کے تحت جس طرح کہ معاملات کو الجھایا گیا

اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کی گئی ۔ اس بارے میں اس فاضل ایوان نے بحث و تمحیص کے بعد جناب وزیر اعلےٰ میاں نواز شریف صاحب پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے ان کو یہ اختیارات دیئے تھے کہ وہ اس معاملہ میں ایوان کا استحقاق مجروح نہ ہونے دیں اور اس بارے میں فوری ایکشن لیں ۔ اس موضوع پر تحاریک التوا اس ایوان میں پیش ہوئیں جن میں سے ایک رانا پھول محمد خان صاحب کی ہے اور باقی فاضل ممبران کی تحریک جو کہ ابھی ایوان میں پڑھی گئی ہیں وہ بھی اس نفس مضمون سے تعلق رکھتی ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب سپیکر آپ کی رولنگ کے بعد آیا اس پر کوئی بحث ہو سکتی ہے کہ ایک اس کی تحریک ہے اور ایک اس کی ہے آپ نے تو فرمایا ہے کہ چونکہ قومی اسمبلی میں ایسا ہوا ہے اس لئے تمام محرک حضرات کو وقت دیا جائے گا اور ان میں فرق بھی ہے اگر آپ کا دفتر اور لا منسٹر صاحب دیکھیں ۔

جناب سپیکر ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے تشریف رکھیں ۔

وزیر قانون۔اب میں عرض کروں گا جناب کہ میں اب ان تحاریک پر objection لیتے ہوئے میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جب کل رانا صاحب کی تحریک التوا کا وقت ختم ہوا تو میں I was in possession of the house اور میں اس وقت کچھ عرض کر رہا تھا جس وقت جناب نے یہ فرمایا تھا کہ کل یہ بات آپ شروع کریں گے اس motion کو oppose کرتے ہوئے تو اس کے جواب میں جناب نے مجھے اجازت دی ہے اور میں تمام تحاریک کے نفس مضمون کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بات کر رہا ہوں کہ ان تحاریک کی مخالفت کرتے ہوئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو واقعات اس اسمبلی کے باہر ہمارے معزز ممبران نے خود دیکھے یا جس طرح ہسپتال میں لوگوں کے ساتھ پیش آئے کہ جس طرح جس رویے کے تحت یہ سب کچھ ہوا اس کی تفصیل میں جانے کی میں ضرورت محسوس نہیں کرتا لیکن جناب والا میں یہ ضرور عرض کروں گا کہ یہ تمام واقعات انتہائی افسوس ناک تھے ہمیں اس سے ہمدردی ہے اور حکومت یہ چاہتی ہے کہ بجائے اس کے کہ ایوان کے یہ فاضل ممبران اپنے اس مسئلے پر ایک دوسرے سے الجھیں اس کا بہت جلد حل ہو تو اس بارے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جہاں تک تحاریک کا تعلق ہے اور رانا پھول محمد خان صاحب کی تحریک کا تعلق ہے اس سے تو ظاہر ہے کہ وہ ویسے ہی out of date ہو چکی ہے اس کا ان موجودہ واقعات سے اب تعلق نہیں رہا یہ واقعات شروع ہونے سے قبل کی ایک تحریک التوائے کار ہے جس میں کہ روزنامہ جنگ کے 11 اکتوبر 1985ء میں اور ایک اور روزنامہ امروز میں اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ ڈاکٹروں نے یہ دھمکی دی ہے کہ اگر تحریری امتحانات کا فیصلہ واپس نہ لیا گیا تو ڈاکٹر راست اقدام کریں گے اس صورت حال کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک ایوان میں پیش کی گئیں اور اس کے جواب میں چونکہ نہ تو اس میں کوئی Amendment آئی ہے اس کے بعد میں جو واقعات پیش آئے۔ راست

اقدام ہوئے strike ہوئی انہوں نے Law and order کو اپنے ہاتھ میں لیا اور امن عامہ کو قائم رکھنے والے اداروں نے اپنی استطاعت کے مطابق حتی الوسع کوشش کرتے ہوئے جو چند اقدامات کئے اس بارے میں بھی جناب والا کے علم میں ہے لیکن میں اس first motion کو اس بات پر oppose کروں گا اور تمام باتوں کو اس بات پر oppose کروں گا کہ ان واقعات پر چونکہ پہلے تفصیلی بحث ہو چکی ہے اور Adjournment motion کے بارے میں میں عرض کروں گا کہ یہ بات کہ The motion shall not revive discussion on a matter which has been discussed in the same session. میں عرض کروں کہ جن واقعات کو اس سیشن میں زیر بحث لایا گیا ہو اور ہاوس نے مکمل طور پر اس کا استفادہ کرتے ہوئے اپنی تقاریر میں ان تمام واقعات کا ذکر کیا۔ حکومت نے اپنا موقف پیش کیا اور اس موقف کو سنتے ہوئے تمام معزز ایوان نے اس بات کو سراہا کہ یہ جو زیادتی ڈاکٹر صاحبان کی طرف سے ہوئی ہے اس بارے میں وزیر اعلیٰ کو مکمل اختیار دیا گیا کہ وہ مکمل ایکشن لیں۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ تمام تحاریک جو ہیں جو پیش ہوئی ہیں اس بارے میں تفصیلی بحث ہو چکی ہے اور میں تھوڑی سی یہ بات عرض کرتا چلوں کہ بیشک اس میں جو واقعات بیان کئے گئے ہیں کہ لاٹھی چارج ہوا اور اس سے کچھ ڈاکٹر صاحبان زخمی ہوئے اس کے متعلق میں آپ حضرات کے علم میں ہے کہ مجسٹریٹ ڈی ایس پی کانسٹیبلان اور دیگر کئی ذمے دار افسران اور لیڈی کانسٹیبلان کے ساتھ جو کچھ ہوا میں اس کی تفصیل میں نہیں جا رہا چونکہ وقت کم ہے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ تحریک جو ہیں ان کو روز بروز آئندہ التوا کرنے کی بجائے آج اس کا فیصلہ ہو جائے میں نے Adjournment motion کا جو ابھی ضابطہ پڑھا ہے اس بارے میں 67 ڈی کو oppose کرتا ہوں کہ 67-D : The motion shall not revive discussion on a matter which has been discussed in the same session. چونکہ اس بارے میں پہلے بحث و مباحثہ ہو چکا ہے اور یہ تمام ہمارے فاضل اراکین کے علم میں ہے کہ جو کچھ ہوا کون زیادتی پر تھا کون نہیں۔ ہم اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتے ہم چاہتے ہیں کہ ان واقعات کے پیش نظر بجائے اس کے کہ ان معاملات کو جذباتی انداز میں لیا جائے اور زیادہ کچھ کہا جائے ہم اس کو close کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر ۔لیکن تحریک التوا کا ٹائم ختم ہو گیا ہے اور اب ہمارے پاس کوئی چارہ کار نہیں بجائے اسکے کہ ہم اس تحریک کو پھر ملتوی کر دیں۔

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون۔میں ملتوی کرنے کے بارے میں عرض کروں گا کہ جناب والا ٹائم کو اگر چاہیں تو بڑھا سکتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس کا فیصلہ ابھی ہو جانا چاہیے اور چونکہ یہ انتہائی اہمیت کا معاملہ بھی ہے میں اسکے بارے میں ایک اور چیز عرض کرنا

چاہتا تھا اگر ہاوس مجھے اجازت دے تو میں عرض کروں ۔

جناب سپیکر ۔چوہدری صاحب اس تحریک التوا کا ٹائم جو ہے وہ ختم ہو گیا ہے۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔

وزیر قانون ۔ o.k جی میں پھر عرض کروں گا جناب میں معزز ایوان سے درخواست کروں گا کہ مجھے ایک گزارش کر لینے دیں۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ—پوائنٹ آف آرڈر سر

جناب سپیکر۔جی فرمائیے ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ۔جو معاملہ زیر بحث ہے وہ خاص اہمیت کا حامل ہے جناب چیف منسٹر صاحب آج ایوان میں موجود ہیں ۔ ڈاکٹروں کا مطالبہ جو انہوں نے پیش کیا ہے وہ بھی قابل غور ہے اور جو انہوں نے حرکات کی ہیں وہ بھی ناقابل فراموش ہیں ۔ یہ انتظامی نوعیت کا معاملہ ہے چیف منسٹر صاحب سے درخواست کی جائے کہ اس بارے میں وہ کچھ فرمائیں شاید محترک حضرات کی بھی کچھ تسلی ہو جائے اور ہاوس کی بھی تسلی ہو جائے۔

جناب سپیکر ۔میں آپ کو رول 70 کا مطالعہ کرنے کے لئے عرض کروں گا اس میں یہ ہے کہ :۔

70. On any one day, the aggrete time for the asking of leave under rule 68 and the granting or withholding of leave under rule 69, shall not exceed half an hour.

چوہدری محمد اعظم چیمہ۔جناب والا میں آپ سے استدعا کروں گا کہ وسیع اختیارات کے تحت جو رول نمبر 203 کے تحت جناب والا کو حاصل ہیں اس رول کو معطل کیا جائے ۔

میں یہ عرض کرتا ہوں جناب معاملہ خاص اہمیت کا حامل ہے چیف منسٹر صاحب یہاں موجود ہیں۔ ممکن ہے ان کی تقریر کے بعد یہ معاملہ ختم ہو جائے۔

جناب سپیکر رولز 203 پڑھیے گا کیا میں اس کے مطابق کر سکتا ہوں ؟

ایک معزز ممبر ۔ نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر نہیں کر سکتے۔

وزیر قانون ۔ رولز 302 کے تحت آپ suspend کر سکتے۔ میں تحریک التواء کے بارے میں عرض کر رہا تھا۔

جناب سپیکر ۔ تحریک التواء کے بارے میں چوہدری صاحب آپ نہیں کریں گے رولز میں اجازت نہیں دیتے کہ ہم تحاریک التواء پر نصف گھنٹہ سے زیادہ بحث کر سکیں۔

وزیر قانون رول ۲۰۲ کو ملاحظہ فرمائیں۔ with your permission I read Rule 202

202 Any member may, with the consent of the Speaker, move that any rule may be suspended and if the motion is carried the rule in question shall stand suspended.

اور میں عرض کروں گا کہ اس رول کے حوالے سے آپ استفادہ کرتے ہوئے اجازت دے دیں تاکہ اس کو ہم ختم کر لیں اور میں بھی یہ چاہتا تھا کہ ایک ضروری بات کر سکیں۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ ۔ جناب والا اس میں ہماری استدعا ہو گی کہ تھوڑا سا ٹائم بڑھایا جائے اور چیف منسٹر صاحب کے خیالات کو سنا جائے۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر! قاعدہ نمبر 202 آپ کو اتنے وسیع اختیارات دیتا ہے جب آپ قاعدہ کے تحت آپ کسی رول کو معطل بھی کر سکتے ہیں اور ہاؤس کے وقت میں اضافہ بھی کر سکتے ہیں قاعدہ نمبر 202 کو بھی معطل کر کے بھی آپ کو اختیار ہے کہ آپ سالم دن تحریک التوائے کار میں کے لئے دے سکتے ہیں۔ یہ آپ کو وسیع اختیارات دیتا ہے۔ اس لئے یہ پڑھ دینا کہ قاعدہ کو آپ معطل کر سکتے ہیں۔ آپ دوسرے قاعدے کو معطل کر کے وقت زیادہ دے سکتے ہیں۔ چونکہ اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ۔

"کوئی رکن سپیکر کی رضامندی سے یہ تحریک پیش کر سکتا ہے کو کوئی قاعدہ معطل کر دیا جائے اگر رکن سپیکر کی رضامندی سے یہ تحریک پیش کر سکتا ہے کو ئی قاعدہ معطل کر دیاجائے اگر تحریک ھذا منظور ہو جائے تو قاعدہ مذکور کو معطل کر دیا جائے۔

جناب سپیکر ۔ شکریہ۔

میاں ریاض حسین پیرزادہ ۔ قاعدہ نمبر 202 اور303 میں آپ کے اختیارات کی بات ہے لیکن میں یہ گزارش کروں گا کہ جس چیز پہ پہلے اتنی بحث اس سیشن میں ہو چکی ہے جیسا کہ وزیر قانون صاحب نے بھی پہلے فرمایا ہے سیکشن 67 ڈی

The motion shall not revive discussion on a matter which has been discussed in the same session.

تو پہلے ہی اس پہ تین دن سے بحث ہوتی چلی آرہی ہے اور رانا پھول محمد خان صاحب کی تحریک التوائے کار بھی اس پہ آچکی ہے۔ یہ مسئلہ ایک ہی نوعیت کا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پہ مزید وقت لگانا بہتر نہ ہوگا۔ اس پر آپ یہی رولنگ اور آؤٹ آف آرڈر کر دیں ۔

چوہدری ارشاد احمد ۔ جناب والا میرے فاضل دوست کو غلط فہمی ہے بات ہونی چاہیئے اور مزید ایک گھنٹہ اس پر صرف ہونا چاہیئے ۔

جناب سپیکر discussion ہی ہونی ہے نا۔

وزیر قانون۔ میں عرض کروں گا کہ mover حضرات کی طرف سے resolution move ہو چکی ہے۔ میں اس کو oppose کر چکا ہوں اور یہ request کروں گا کہ اس بارے میں ابھی مزید discuss تو تب ہوگی جب جناب والا اس کو in order قرار دیں لیکن اس سے قبل میں ایک request کرنا چاہتا تھا اگر آپ یہ فیصلہ پہلے کر دیں کہ رولز کو suspend کرتے ہیں تو میں یہ گذارش کروں گا۔

چوہدری ارشاد علی۔ جناب والا! سارے پنجاب میں اس سے آگ لگنے والی ہے یہ سارے پنجاب کا مسئلہ ہے صرف لاہور کا مسئلہ نہیں ہے سارے پنجاب میں جانیں تلف ہو رہی ہیں اس لئے مہربانی فرمائیں اور اس کو آج حل ہونا چاہیئے۔

رانا پھول محمد خان۔ اگر آپ چاہیں آپ 120 دن اجلاس چلا سکتے ہیں اور اگر کسی ملک میں کسی صوبہ میں کوئی خاص اہمیت کا ایسا معاملہ ہو جائے کہ جیسے ہم ہوائی جہاز میں سفر کرتے ہیں اور return ٹکٹ خریدتے ہیں اگر ہم نے اس مسئلے کو زیر غور لا کر اس پر کنٹرول نہ کیا تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس اسمبلی کے ارکان کی واپسی ٹکٹ تیار ہے۔ اس لئے اس مسئلے پر آپ زیادہ سے زیادہ وقت دیں۔ اور وزیر اعلیٰ صاحب کی بات سنیں اور اس مسئلے کا حل تلاش کریں تاکہ کوئی شوشہ سر نہ اٹھا سکے۔

جناب سپیکر۔ شکریہ چیمہ صاحب تشریف رکھیں۔ رانا صاحب تشریف رکھیں۔ Take your seat please.

اگر پوچھ ہو چکا ہے تو رولز کے مطابق اس پہ discussion نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ کیس subjudiced ہو چکا ہے (قطع کلامیاں)۔

جناب سپیکر۔ جناب وائس صاحب اس پہ کچھ کہنا چاہیں گے۔

وزیر صنعت ومعدنی ترقی جناب سپیکر اس وقت صرف زیر بحث مسئلہ یہ ہے کہ یہ تجویز آئی ہے کہ قاعدہ 202 کے تحت جناب سپیکر رولز 70 کو معطل کر دیں تاکہ اس مسئلے کو مکمل طور پر زیر بحث لا کر ختم کیا جائے۔ تو میں یہ عرض کروں گا کہ آپ مہربانی کر کے 202 کے تحت رول کو معطل کریں۔

جناب سپیکر۔ کل اس معزز ایوان میں رولز کی معطلی کے بارے میں لا منسٹر صاحب نے یہ کہا تھا کہ رولز کو بار بار معطل کرنا قرین مصلحت نہیں ہے تو اس سلسلے میں consensus of the House یہ ہے کہ اس مسئلے پہ بحث کی جائے اور اس مسئلے کو یکسو کیا جائے۔ اور اس کو ختم کیا جائے۔ تو آپ کی کیا رائے ہے؟ ابھی general discussion on law & order situation شروع ہوتی ہے اور اس پہ ایک گھنٹہ مقرر کیا جا سکتا ہے کہ آپ اس مسئلے کو discuss کریں

جناب سپیکر۔ لا منسٹر اس پر کیا فرمائیں گے؟

وزیر قانون - جناب والا میں نے تو عرض کر دیا ہے اور اب بھی میں اس بات کو own کرتا ہوں کہ کل میں نے یہ بات کہی تھی۔ لیکن ایسے معاملات جیسے کہ یہ ripe up ہو چکا ہے اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس معاملے کو آج dispose of کیا جائے اس کے لئے رولز کی suspension مزید discussion کی نہیں ہے بات صرف یہ ہے کہ چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب موجود ہیں اگر اس پر وہ اپنی بات کر دیں تو ہو سکتا ہے یہ ساری dispose of ہو جائیں۔ اور آئندہ ہاؤس کا وقت بچ جائے۔ اور باقی ہماری تعداد یک التوا میں نہ پڑی رہ جائیں۔ اور ہمارا سارا کام معطل رہے۔

جناب سپیکر—مولانا صاحب پوائنٹ آف آرڈر پہ کچھ بات کرنا چاہتے ہیں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی— جناب والا۔ میں بھی یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ انتہائی نازک صورت اختیار کر چکا ہے۔ انسانی جانوں کا سوال ہے۔ کئی قیمتی جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ ہسپتالوں میں مریض مر رہے ہیں اس لئے آپ اپنے وسیع اختیارات سے کام لیتے ہوئے آج اس مسئلے کا فیصلہ کریں۔ باتیں تو تین چار دن سے ہو رہی ہیں لیکن اس مسئلے کا حل کوئی نہیں ہوا۔ جب تک مسئلے کا حل پیش نہ ہو اور باتیں ہوتی رہیں تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے آج اس مسئلے کو حل کیجئے تاکہ یہ پریشانی اور بے چینی ختم ہو۔ ڈاکٹر صاحبان ہڑتال پر ہیں مریض تڑپ رہے ہیں۔

جناب سپیکر —تشریف رکھیں۔ شکریہ -

جناب سپیکر—رولز 202 کی بات ہو رہی ہے اور 67 کی ہو رہی ہے۔

راجہ خلیق اللہ خان—اگر حکومت نے سٹوڈنٹس کے خلاف کیس رجسٹر کروایا ہے تو بات subjudiced ہو جاتی ہے۔

جناب سپیکر—سٹوڈنٹس کی بات؟

راجہ خلیق اللہ خان—ہاں جناب اگر ان کے خلاف گورنمنٹ کی طرف سے پرچہ درج ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر—یہ سٹوڈنٹس کی بات نہیں ہو رہی ہے۔ یہ ڈاکٹر کی بات ہو رہی ہے۔

راجہ خلیق اللہ خان— I am sorry ڈاکٹرز کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر—راجہ صاحب تشریف رکھئے۔ اس پوائنٹ پہ میں اپنا فیصلہ کل صبح دوں گا۔ اب ہم General discussion on law and order situation. کو take up کرتے ہیں۔

وزیر قانون —جناب سپیکر۔ جناب اس بارے میں ہاؤس کی رائے لے چکے ہیں صرف رولنگ آنی باقی ہے اور ابھی آپ یہ ایک گھنٹے کی بات بھی کر چکے ہیں اور اس پر مزید ایک گھنٹہ مختص کر دیا جائے اس بارے میں کافی باتیں ہو چکی ہیں اور میں چاہوں گا کہ

اس بارے میں چیف منسٹر صاحب کو سن لیا جائے اس ہاؤس نے ان کو اپنے اعتماد میں لیتے ہوئے کہا تھا کہ وہ اس پر کوئی فیصلہ کریں تو انہوں نے اس بارے میں کہا کہا ہے۔ اور یہ ہاؤس کی رائے ہے کہ اس مسئلہ کو آج ہی طے کر لیا جائے۔ رول کو suspend کرتے ہوئے اس بارے میں Motion کو discuss کرکے چیف منسٹر صاحب کو اس بارے میں اجازت دی جائے کہ وہ ہاؤس کو گورنمنٹ کے موقف یا فیصلے سے مطلع کریں۔

جناب سپیکر—رانا صاحب کسی اور کو بھی بات کرنے کی اجازت دیں۔

رانا پھول محمد خان—آپ کو رولنگ دینی چاہیئے تھی آپ پھر اپنے فیصلے کو تبدیل کر لیتے ہیں یہ آپ کے شایان شان نہیں ہے۔ آپ نے پہلے ایک گھنٹہ دے دیا ہے جیسے کہ والیں صاحب نے فرمایا ہے۔

جناب سپیکر—رانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔ رانا صاحب میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ مجھے اس سلسلے میں مزید کسی اسسٹنس کی ضرورت نہیں میں یہ فیصلہ دے چکا ہوں کہ اس پر میں اپنا فیصلہ کل صبح سناؤں گا۔ یہ فیصلہ آ چکا ہے اور اس سلسلے میں امن عامہ پر بحث کا آغاز ہوگا اس میں ڈاکٹرز کا مسئلہ سب سے پہلے آتا ہے۔ اور میں یہ کہوں گا کہ جناب قائد ایوان اس مسئلے پر کچھ ارشاد فرمانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے میں ان کو دعوت دوں گا کہ وہ اپنے ارشادات گرامی سے اس ہاؤس کو نوازیں۔

امن عامہ کی صورت حال پر بحث
وزیر اعلیٰ پنجاب کا اظہار خیال

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف — جناب سپیکر۔ ڈاکٹرز حضرات کا مسئلہ جس پر اس معزز ایوان کے اندر بھی بحث و مباحثہ ہوا ہے اس بارے میں گزارش ہے کہ حکومت پنجاب کو تقریباً 850 کے لگ بھگ ڈاکٹرز درکار تھے اس کے لئے ایک سال پہلے طریقہ کار وضع کیا گیا تھا اب جبکہ ہم نے درخواستیں طلب کیں تو تقریباً ساڑھے تین ہزار درخواستیں موصول ہوئیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک آسامی کے لئے تین یا چار امیدواروں بنتے ہیں ان ساڑھے تین ہزار امیدواروں میں سے ہم نے 850 ڈاکٹرز بھرتی کرنے ہیں تو اس کے لئے کوئی نہ کوئی طریقہ کار وضع کرنا ضروری تھا ڈاکٹروں کو اس بات سے اختلاف تھا کہ جو طریقہ کار ہم نے وضع کیا ہے وہ سمجھتے تھے کہ شائد ان کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ چار روز قبل ڈاکٹرز نے ایک جلوس نکالا وہ جلوس اسمبلی ہال کے باہر بھی آیا اور اس معزز ایوان کے اندر بعض معزز اراکین نے یہ بھی کہا کہ ہم یہاں امن عامہ پر بحث کر رہے ہیں اور باہر امن عامہ کی خلاف ورزی کی جاری رہی ہے اور بعض سہران نے ہاؤس کے اندر کہا کہ اس کے متعلق بیان دیجئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم پورے ملک اور قوم کے فیصلے قسمت کے فیصلے کرنے بیٹھے ہوئے ہیں اور ہمیں جذبات کی رو میں بہہ کر کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہیئے جاد بازی میں کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہیئے۔ بڑے تدبر کے ساتھ بڑے سوچ سمجھ کر فیصلے کرنے چاہئیں کیونکہ

ان فیصلوں کی بہت implications ہیں یہ فیصلے ملک و قوم پر بہت اثر رکھتے ہیں لیکن اس معزز ایوان کو داد دئیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ ان کی اس قول کے بعد بھی معزز ایوان اس طرح سے ہاؤس کے اندر قائم رہا بیٹھے رہے اور انہوں نے اس چیز کو لسکس کر لینے کے بعد اگلے روز مجھے یہ اعزاز بخشا کہ اس سلسلے میں جو بھی مناسب کارروائی ہو وہ میں کروں ۔ میں معزز ایوان کا اس سلسلے میں شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے اس صورت حال سے نمٹنے کا پورا پورا اختیار دیا۔ ان تمام باتوں کے باوجود بھی ہم نے ڈاکٹرز کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کی۔ اس دن جب ڈاکٹرز یہاں پر جلوس نکال کر آئے اسمبلی کے باہر آکر اکٹھے ہوئے تو مجھے معلوم ہوا کہ نیچے نعرہ بازی ہو رہی ہے اور ڈاکٹرز اپنا مطالبہ لے کر آئے ہیں میں نے اپنے ہیلتھ منسٹر صاحب کو کہا کہ نیچے جائیں اور ڈاکٹرز کی بات سنیں اور ان سے گفت وشنید کریں اور ان کو cool down کریں انہوں نے ڈاکٹروں سے کہا کہ ہم آپ کے مطالبات پر غوروخوض کریں گے۔ ہیلتھ منسٹر ایک اور منسٹر کے ساتھ نیچے گئے لا منسٹر صاحب بھی ساتھ گئے انہوں نے ڈاکٹرز سے بات کی مگر ڈاکٹرز مطمئن نہ ہوئے جس پر انہوں نے کہا کہ آپ اپنا وفد ہمارے ساتھ اوپر بھیجیں تاکہ ہم دفتر میں بیٹھ کر ان سے گفتگو کریں جس وقت ڈاکٹرز کا وفد ان سے بات چیت کر رہا تھا تو نیچے ہلا گلا شروع ہو گیا۔ میں نے خاص طور پر ہدایات پہلے سے جاری کر دی تھیں کہ ڈاکٹرز جن میں خواتین بھی ہیں اور مرد حضرات بھی ان سے کسی قسم کی کوئی زیادتی پولیس کی طرف سے نہیں ہونی چاہئیے ۔ لیکن ان کی طرف سے ہماری ایک لیڈی کانسٹیبل کا دوپٹہ بھی کھینچا گیا پولیس کے افسران اور کانسٹیبل کی ٹوپیاں ان کے سروں سے اٹھا کر ہوا میں پھینکیں اور ان کے badges بھی اتارے۔ ان سے اسمبلی کا فاصلہ بہت ہی تھوڑا تھا اگر پولیس آج انہیں نہ روکتی تو وہ اسمبلی کے اندر بھی داخل ہو سکتے تھے۔ جب ان کا وفد بات چیت کر رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسی حرکت کا کوئی جواز نہیں ہوتا لیکن چونکہ پولیس کے ساتھ انہوں نے اس معاملے میں پہل کی تو پولیس کو ان کو روکنا پڑا۔اگلے دن بھی اسی طرح سے گنگا رام ہسپتال کے اندر ڈاکٹروں نے خشت باری کی پولیس کے آدمی زخمی ہوئے ایک ڈی ۔ایس پی کو سر میں شدید چوٹ لگی۔کئی ایک اے ایس۔آئی اور کانسٹیبل بھی اس میں شدید زخمی ہوئے۔ لیکن ہماری طرف سے ان کو ہدایات دی گئی تھیں کہ آپ کو بالکل کسی قسم کا لاٹھی چارج ان پر نہیں کرنا۔ نہ ہی آپ نے ان کو مارنا ہے۔ انہوں نے ہماری ہدایات پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ اب آپ مجھے یہ بتائیں ۔ میں ڈاکٹر کی بات نہیں کرتا لیکن جب بھی کبھی ایسا واقعہ ہو اور دوسری طرف سے تشدد ہو تو پھر پولیس کیا کرے ۔ وہ امن وامان بحال رکھنے کیلئے اور اسکو قائم رکھنے کیلئے کیا تدابیر اختیار کر سکتے ہیں ان کو کچھ نہ کچھ تو کرنا پڑتا ہے۔ ہم بھی سمجھتے ہیں

کہ ان کو کچھ نہ کچھ تو کرنا چاہیے۔لیکن ڈاکٹر ہمارے اس قوم کے بیٹے ہیں بیٹیاں ہیں۔ ہم ان سے کسی قسم کی زیادتی نہ کرنا چاہتے تھے نہ اب کرنا چاہتے ہیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اس معزز ایوان کے مجھے اختیار دینے کے بعد بعض معزز اراکین مجھ سے یہ توقع رکھتے تھے کہ شاید میں ان کے ساتھ سختی کروں گا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ حکومت جو کہ طلبا کیلئے مالی باپ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ڈاکٹر جو پڑھ لکھ کر ہسپتالوں میں ملازمت کرنا چاہتے ہیں حکومت ان کا ہر قسم کا خیال رکھنا چاہتی ہے۔ اگرچہ ماں باپ بھی بعض اوقات اپنے بچوں کی ایسی حرکتوں پر ناراض ہوتے ہیں لیکن پھر بھی وہ بچے ہی رہتے ہیں۔ ان کی اولاد ہی رہتی ہے۔ اگر ڈاکٹر ہماری قوم کی اولاد ہیں ۔ہمیں بھی اتنے ہی عزیز ہیں جتنے کہ ان کے ماں باپ کو عزیز ہیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

ہم ان کے خیر خواہ ہیں ۔ حکومت ایک ڈاکٹر کے اوپر تقریباً چار لاکھ روپیہ خرچ کرتی ہے اسکو پڑھانے لکھانے میں جس طرح ماں باپ اپنے بچوں کی پڑھائی لکھائی میں جو کچھ ان کی کمائی ہوتی ہے وہ خرچ کرتے ہیں اسی طرح حکومت کے پاس جو وسائل ہیں وہ ان ڈاکٹروں کو پڑھانے لکھانے میں ڈاکٹر بنانے میں چار لاکھ روپیہ ایک ڈاکٹر پر خرچ کرتی ہے پھر حکومت کی یہ خواہش ہے کہ جتنے بھی فارغ التحصیل ڈاکٹر ہیں جو پڑھ لکھ کر ملازمت کیلئے پھرتے ہیں جلد سے جلد ان کو روزگار فراہم کرے حکومت چاہتی ہے کہ ان کو ہسپتالوں میں اتنی جگہ ہو بلکہ ہم تو اس طرح سے جال بچھانا چاہتے ہیں کہ جتنے بھی ڈاکٹر ہمارے ان میڈیکل کالجوں سے پڑھ کر نکلتے ہیں ان کو فوری طور پر ملازمت ملنی چاہئے ہماری تو پالیسی یہ ہے لیکن یہاں آسامیاں کم ہیں امیدوار زیادہ ہیں ایسی صورت میں کوئی نہ کوئی تو طریقہ اختیار کرنا پڑیگا۔

جناب والا کل جب ان ڈاکٹروں کا فائنل امتحان تھا وہاں کافی دور دراز سے ڈاکٹر صاحبان تشریف لائے تھے مختلف شہروں سے آئے وہاں امتحان کے سنٹر میں آ کر بعض حضرات امتحان دینا چاہتے تھے بلکہ بیشتر حضرات امتحان دینا چاہتے تھے لیکن ان میں کچھ ایسے بھی عناصر موجود تھے جن کی پشت پناہی ایسے عناصر کر رہے ہیں جس کو نہ آپ اچھی نظر سے دیکھنا چاہتے ہیں نہ میں ان کو اچھی نظر سے دیکھنا چاہتا ہوں ۔ ہم نہیں چاہتے کہ ڈاکٹر ان شریسند عناصر کے ہاتھوں میں کھیلیں وہ عناصر چونکہ پشت پناہی کر رہے تھے ان عناصر نے وہاں ہلچل کی اور پیپر پھاڑے اسکے بعد دوسروں نے بھی پیپر پھاڑ کر اس امتحانی سنٹر سے باہر چلے گئے۔

ہم تو اس ملک کے اندر اس قوم کے اندر اس سوسائٹی کے اندر لیڈر پیدا کرنا چاہتے ہیں ایک لیڈل کریکٹر build کرنا چاہتے ہیں ہم نہیں چاہتے ہم اپنی نئی پود کو

خواہ مخواہ تخریب کاری کی طرف لے کر جائیں یا ہم اس معاملہ میں ان کی حوصلہ افزائی کریں میں سمجھتا ہوں کہ کوئی حکومت مخلص نہیں ہو گی اگر ملک کے اندر اپنی نئی پود کی کریکٹر build up اسکی upgrading کیلئے اپنا فرض ادا نہ کرے کل کا جو واقعہ ہوا اسکے باوجود کہ ہاؤس نے بھی مجھے اس بات کا پورا اختیار دیا کہ اس سلسلے میں جو بھی مناسب کارروائی ہم سمجھتے ہیں کریں لیکن ہم کسی قسم کی سختی ڈاکٹروں پر نہیں کرنا چاہتے -

(نعرہ ہائے تحسین)

جو میرے جذبات ہیں ڈاکٹروں کے بارے میں میں نے ان کا اظہار کیا ہے کہ ہم ان کو اپنی قوم کے بیٹے اور بیٹیاں سمجھتے ہیں - اپنے بھائی اور بہنیں سمجھتے ہیں اس جذبے کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم ایک کمیٹی مقرر کریں جو ان کے مطالبات پر اچھی طرح سے غور کرے اور اچھی طرح چھان بین کے بعد اس بات کا فیصلہ کرے کہ ان کیلئے کیا بہتر ہے اور کیا بہتر نہیں ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

نہ پہلے ہمارا فیصلہ بد نیتی پر مبنی تھا نہ اب ہم اپنے فیصلے کو بدنیتی پر مبنی کرنا چاہتے ہیں - ایسی کوئی بات نہیں ہے ہم ان کی بھلائی چاہتے ہیں ان کی بہتری چاہتے ہیں - ان کے بہتر مستقبل کے خواہشمند ہیں اور ان کے لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک کے اندر ترقی کی راہیں کھول سکیں میں سمجھتا ہوں ہمارے اس فیصلے سے ڈاکٹر صاحبان بھی مطمئن ہو جائیں گے اور ڈاکٹرز جن کو اس وقت تک اس ہنگامے کے سلسلے میں حکومت نے گرفتار کیا ہے ان کو بھی رہا کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

میں آخر میں اس خواہش کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں چاہیے کہ ڈاکٹرز ہوں چاہیے طالب علم ہوں چاہیے ہماری اس قوم کا کوئی اور طبقہ ہو ہمیں ان کے تعمیر کردار کی طرف توجہ دینی چاہئیے۔ ایک اچھی حکومت کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ اگر ہم نے کل اپنے اس ملک کے اندر بہتر ماحول مہیا کرنا ہے۔ ایک بہتر معاشرہ تشکیل دینا ہے تو ہمیں تعمیر کردار کی طرف سب سے پہلے توجہ دینی چاہئیے۔ اور اگر قانون کو کوئی ہاتھ میں لیتا ہے تو اس کا سختی سے محاسبہ کرنا چاہئیے۔ میں اس بات کا حامی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ باقی معزز اراکین بھی میری اس کوشش میں میرا ساتھ دیں گے اور وہ بھی اس بات کے حامی ہونگے

جناب سپیکر میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(نعرہ ہائے تحسین -)

مولانا منظور احمد چنیوٹی - پوائنٹ آف آرڈر۔ میں جناب وزیر اعلیٰ کی اس یقین دہانی پر انہیں مبارک باد بھی پیش کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ کمیٹی کا اعلان ہونا چاہئے - اس کیلئے وقت کا تعین ہونا چاہئے کہ کتنے وقت میں کمیٹی اپنی رپورٹ دے گی۔ وقت کا تعین کیا جائے اور کمیٹی کا اعـــــلان کیا جائے۔

جناب سپیکر - شکریہ معزز حضرات جنرل بحث جو امن عامہ کے متعلق ہے کرنل محمد یاسین اسکا آغاز کریں گے۔ ہمارے پاس 41 ایسے معزز اراکین کے نام ہیں جو اس بحث میں حصہ چاہتے ہیں - ہمارے پاس تین گھنٹے ہیں اگر دس دس منٹ دیئے جائیں تو 18 معزز اراکین اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔ میں یہ تجویز کروں گا کہ پانچ منٹ کر دیئے جائیں تا کہ سب دوست اس میں حصہ لے سکیں کرنل محمد یاسین صاحب شروع کریں گے

جناب فضل حسین راہی - پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ پہلے تو take up نہیں کیا گیا اسکے بعد قائد ایوان نے تقریر فرمائی ہے۔ اور اس تقریر کے دوران کچھ نکات پیدا ہوئے ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو ایک منٹ میں عـــــرض کردوں -

جناب سپیکر۔ شکریہ۔ ابھی امن عـــامہ پر بحث ہوگی اور سب ہی دوست اس میں حصہ لینا چاہتے ہیں - بہت سے دوست ابھی اس میں حصہ نہیں لے سکے آپ چونکہ امن عـــامہ کی صورت حال پر بات کر چکے ہیں اس لئے میں آپکو اجازت نہیں دے سکتا -

حاجی سردار خان۔ جناب والا وزیر اعلیٰ صاحب نے جو فیصلے کئے ہیں میں ان کا خیرمقدم کرتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ حاجی صاحب آپ اپنی باری پر بات کیجئے۔

حاجی سردار خان۔ جو فیصلے کئے گئے ہیں وہ سب واپس لئے جائیں۔

(قطـــــع کلامیاں)

جناب سپیکر - کرنل محمد یاسین - خان جو صاحبان امن عامہ کی صورت حال کی بحث میں حصہ لے چکے ہیں ان کی خدمت میں درخواست کرنا چاہتا ہوں وہ باقی معزز اراکین اسمبلی کے استحقاق کا خیال فرمائیں۔ جنہوں نے ابھی بحث میں حصہ نہیں لیا

چوہدری گل نواز خان وڑائچ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا امن عامہ پر جو ممبر صاحبان بولنا چاہتا ہیں وہ بصد شوق بولیں بڑا ضروری ہے - لیکن جو مسئلہ ڈاکٹروں کا حل ہو چکا ہے اس کو بار بار نہ چھیڑیں۔

جناب سپیکر - یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

سید طاہر احمد شاہ - جناب سپیکر قائد ایوان نے اچھی باتیں کی ہیں۔ جو بڑی دلپذیر ہیں۔ میں انہیں خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں اس سلسلے میں مجھے آپ کچھ وقت دے سکیں گے

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب آپ امن عامہ کی صورت حال پر بات کرچکے ہیں۔ ابھی مجھے ان دوستوں کو دعوت دینے کی اجازت دیجیے جنہیں ابھی اظہار خیال کرنا ہے فرمانا ہے۔ اس کے بعد میں دیکھوں گا اگر وقت مل سکا تو میں آپ کو ضرور اظہار خیال کی دعوت دوں گا

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا میری آپ سے خصوصی گزارش ہے کہ آپ آج کے دن مجھے اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر کرنل محمد یامین صاحب۔

کرنل محمد یامین۔ جناب سپیکر میں نے پرسوں امن عامہ کی صورت حال پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہا تھا۔ لیکن وقت کی کمی کے پیش نظر نہ کر سکا تھا۔ تو میں بات وہیں سے شروع کرتا ہوں جہاں پر میں نے چھوڑی تھی۔ میں یہ عرض کررہا تھا کہ اس موضوع پر اسمبلی کے فاضل اراکین نے سیر حاصل بحث کی ہے اور انہوں نے ہماری سوسائٹی اور ہمارے معاشرے کے نقائص کی بجا طور پر تفصیلات نشان دہی کر دی ہے۔ ان برائیوں کی نشان دہی کرنے کے بعد فاضل اراکین کی طرف سے بڑی تجاویز بھی آئی ہیں کہ معاشرے کی ان برائیوں کو اور سوسائٹی کے نقائص کو کیسے دور کیا جا سکتا ہے مجھے ان سے اس حد تک اتفاق ہے کہ ان کی وہ تجاویز کافی اہمیت کی حامل ہیں اور اگر ان کو کل طور پر نافذ کر دیا جائے تو سوسائٹی میں جرائم کم تو ہوسکتے ہیں لیکن شاید ان کا قلع قمع نہ ہو سکے۔ جناب والا اس ضمن میں میرا اپنا ایک مخصوص نکتہ نظر ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جس طرح انسانی جسم کی کسی بیماری کے علاج کے لیے اس بیماری کی تشخیص انتہائی ضروری ہے۔ اگر بیماری کا علاج بغیر تشخیص کیا جائے تو وہ ایک انکل پچو سا طریقہ ہوگا۔ اس سے ممکن ہے اس بیماری کا علاج نہ ہو سکے اور اس مریض کی ہلاکت واقع ہو جائے۔ جس طرح انسانی جسم کی کسی بیماری کے علاج کے لیے تشخیص کی ضرورت ہے بعینہ سوسائٹی کی برائیوں کی صرف نشان دہی کافی نہیں بلکہ ان کے پس پردہ وہ عوامل اور محرکات جو اس قسم کی برائیوں کو جنم دے رہے ہیں اور انہیں پھلنے پھولنے کا موقع فراہم کر رہے ہیں۔ ان کی نشان دہی اور ان کے ازالے کے لئے تجاویز نہایت ضروری ہیں تو میں اس ضمن میں یہ عرض کروں گا کہ کسی سوسائٹی میں امن عامہ کی ضرورت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب اس سوسائٹی کے افراد راست روی کی بجائے بے راہ روی اختیار کرلیں۔ جب وہ سچائی اور صداقت کی بجائے جھوٹ کذب اور حرص جیسی اوصاف اپنا لیں۔ جب ان میں ایمانداری کی بجائے خیانت آ جائے۔ سچ کی بجائے جھوٹ کو ترجیح دیں۔ رزق حلال کا تصور ان کے ذہنوں سے نکل جائے۔ مختصراً یہ کہا جاسکتا ہے کہ کسی سوسائٹی کے افراد اعمال صالح کو چھوڑ کر اعمال سیاہ میں مبتلا ہو جائیں تو اس کا منطقی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس سوسائٹی میں بدامنی کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور افراتفری کا سا عالم پیدا ہو جاتا ہے۔ جناب والا میں نے اس دن بھی اپنی گفتگو کا آغاز اللہ تعالیٰ

کے ایک فرمان سے کیا تھا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے خود فرماتے ہیں کہ میں نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا پھر اسے بدترین شکل میں بدل دیا۔ اور اس بدترین شکل سے صرف وہ لوگ بچ سکتے ہیں جو ایمان لائے اور اعمال صالح پر کاربند ہوئے۔ جناب والا ایمان اور اعمال صالح دو ایسے الفاظ ہیں جو لازم و ملزوم ہیں اور ایک کے بغیر دوسرے کا ارتکاب ممکن نہیں انسان جب اپنی بہترین ساخت پر ہوتا ہے تو وہ اعمال صالح کرتا ہے۔ وہ حلم بردباری خدا خوفی اور خدا ترسی کا مظہر ہوتا ہے وہ اپنے حقوق دبا کر دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ دوسروں کو بھلائی کی طرف بلاتا ہے اور برائیوں سے منع کرتا ہے۔ لیکن یہی اعمال صالح جب اس کے ہاتھ سے نکل جاتے ہیں تو اور وہ کہیں ڈھوک کھیہ کے سانچے کی شکل میں بدترین درندگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نظر آتا ہے۔ کہیں شاہراہوں پر پگڈنڈیوں پر اور سڑکوں پر راہزنی اور ڈکیتی کا مرتکب ہوتا ہے اور کہیں شہوت کے نشے میں بدمست ہو کر بہو بیٹیوں کی عزت پامال کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ (وقت ختم ہونے کی گھنٹی)

جناب والا اگر یہی صورت حال ہے تو پھر میرے لیے اپنے خیالات کا اظہار کرنا ممکن نہ ہوگا۔ بہرکیف میں اپنی بات کو سمیٹتے ہوئے مختصراً عرض کروں گا کہ انسان کے اعمال کا تعلق اس کی ایمانی کیفیت سے ہے اور ایمانی کیفیت روشنی اور طاقت کا ایک ایسا سرچشمہ ہے۔ جس کے بغیر اعمال صالح کا ارتکاب ممکن ہی نہیں۔ میں اپنے اس موقف کی تائید میں قرون اولیٰ کے مسلمانوں میں سے دو مثالیں دینا چاہتا ہوں کہ جب ایمان مضبوط اور پختہ ہو تو اعمال صالح کرنے کتنے آسان ہو جاتے ہیں۔ جناب والا پہلی مثال حرمت شراب کے متعلق ہے۔ تاریخ سے واقفیت رکھنے والے حضرات جانتے ہیں کہ جب حرمت شراب کا حکم نازل ہوا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکم کی منادی کرائی یہ واقعہ تاریخ کی کتابوں میں محفوظ ہے کہ جونہی یہ حکم لوگوں تک پہنچایا کہ اے ایمان والو تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے شراب حرام کر دی گئی ہے۔ تو کہا جاتا ہے کہ مدینے کی گلیوں میں شراب کا سیلاب آ گیا تھا۔ جن لوگوں نے شراب ذخیرہ کی ہوئی تھی انہوں نے شراب گلیوں میں انڈیل دی تھی۔ اور یہاں تک کہا جاتا ہے کہ۔ جنہوں نے اس حکم سے پیشتر شراب نوشی کی تھی انہوں نے اپنے حلق میں انگلیاں ڈال کر اس مادہ حرام کو اپنے معدے سے نکالنے کی کوشش کی۔ میں اس ضمن میں ایک اور مثال پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جب مسلمان عورتوں کے لئے پردے کا حکم نازل ہوا تو کہا جاتا ہے کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی منادی کرائی کہ اے مسلمان عورتو، اللہ پاک تمہیں غیر محرموں سے پردے کا حکم دیتے ہیں اس وقت ایک صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے گھر سے کچھ فاصلے پر تھیں۔ انہوں نے قریب ترین گھر میں جا کر اوٹ لی۔ اور ایک نابالغ بچے کو اپنے گھر بھیجا کہ جاؤ میرے گھر سے چادر لے آؤ۔ انہوں نے اپنے گھر تک کا چند قدم کا فاصلہ چادر اوڑھ کر طے کیا۔ گھر پہنچیں تو ان کے خاوند نے ان سے استفسار کیا کہ یہ چند ہی قدم کا فاصلہ تھا۔ تم نے اس گھر والوں کو بھی تکلیف دی اور

اس بچے کو بھی زحمت دی۔ اس صحابیہ کا جو جواب تھا، وہ انتہائی ایمان افروز ہے۔ اس نے اپنے خاوند سے مخاطب ہو کر کہا کہ اے اللہ کے بندے، کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اللہ کا حکم سننے کے بعد وہ چند درم اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی میں گزاروں۔ جناب والا، میرا کہنے کا ماخذ یہ ہے کہ ان عظیم ہستیوں کے ایمان اتنے پختہ تھے کہ اس زمانے کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی اتنی ہی مشکل تھی جتنی آج کل کے مسلمانوں کو ان احکامات کی پابندی میں مشکلات درپیش ہیں۔ جناب والا، آپ نے گوشی بجا دی ہے۔ فاضل اراکین کی طرف سے بہت سی تجاویز آئی تھیں۔ جن برائیوں کی انہوں نے نشان دہی کی تھی، ان میں سر فہرست رشوت - رشوت کی برائی ہے کے قلع قمع کے لئے انہوں نے جو تجاویز دی تھیں مجھے ان کی افادیت سے قطعاً انکار نہیں۔ لیکن ان تمام احکامات اور جو میں نے مثالیں دی ہیں، ان کی روشنی میں، اللہ تعالیٰ کے احکام ایک کتابی صورت میں ہمارے پاس آج بھی محفوظ ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ و سلم کے اقوال زریں انتہائی تحقیق کے بعد ہمارے پاس کتابی شکل میں موجود ہیں۔ اور ہمیں ان کا علم بھی کسی حد تک ہے۔ لیکن ان پر عمل کیوں نہیں ہو رہا ؟ کوئی لاکھ اس کی وجہ بیان کرے وہ صرف یہی ہے کہ ان احکامات پر اور ان اقوال زریں پر ہمارا یقین اتنا کمزور ہو گیا ہے کہ ہمیں وہ اعمال صالح کی طرف جانے ہی نہیں دیتا۔ رشوت لینے والا اس لئے رشوت لیتا ہے کہ اسے تھوڑی سی مالی منفعت ہو جائے۔ وہ دنیاوی طور پر یا مالی طور پر ذرا آسودہ ہو جائے۔

جناب والا رشوت دینے والا جب رشوت دیتا ہے تو اس چھوٹی سی منفعت کے لئے اس کفران عظیم کو بھول جاتا ہے جسکا وہ مرتکب ہو رہا ہے۔ جناب میرا یہی مرکزی نقطہ ہے اصلاح معاشرہ اسوقت تک نہیں ہو سکتا جب تک انسان اپنی اندرونی کیفیت کو جسے ایمان اور یقین کہا جاتا ہے وہ اللہ کی ذات پر اللہ تعالیٰ کے احکامات پر اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر انکے اقوال زریں پر اور آسمانی کتابوں پر اتنا مضبوط نہ کر لیں جس طرح قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا مضبوط تھا۔ جناب والا میں اپنی اس گفتگو کا اختتام کرتے ہوئے صرف ایک خاتون مصنفہ کا ایک فقرے کا حوالہ دینا چاہتا ہوں اس خاتون نے ایک چھوٹی سی کتاب انگریزی میں لکھی تھی چونکہ وہ انگریزی میں ہے اس لئے میں انگریزی میں کہونگا۔

I quote; She says that " If we muslims be what we profess to be, the whole word be ups and down and the right side up,,.

جناب سپیکر ——مولانا محمد غیاث الدین۔

مولانا محمد غیاث الدین ——بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یا ایھا الذین امنوا ادخلوا فی السلمہ کافۃ ترجمہ اے ایمان والو اسلام میں پورے داخل ہو جاؤ۔ جناب سپیکر میں آپ کا ممنون ہوں آپ نے مجھے امن عامہ کے متعلق گفتگو کرنے کا موقع دیا ہے گزارش یہ ہے کہ امن جب ہی قوموں کو نصیب ہوتا ہے وہ اصولوں اور قوانین پر ہوتا ہے قانون جتنا اچھا ہو گا اتنا

میں بہتر امن ہو گا دنیا میں بڑے سے بڑے اعلیٰ قوانین ہیں لیکن دنیا کے دیگر قوانین پر نظر ڈالی جائے اور موازنہ کیا جائے تو ہمیں صرف اور صرف اسلام کا ایک قانون ایسا نظر آتا ہے جس میں پوری دنیا کے لئے امن موجود ہے باقی جتنے دنیا کے قوانین ہیں وہ لوگوں کے بنائے ہوئے ہیں صرف اسلام کے قوانین خالق کائنات کے بنائے ہوئے ہیں لہذا میں یہ گزارش کرونگا کہ اگر ہم نہ صرف ملک پاکستان بلکہ پوری دنیا میں امن چاہتے ہیں۔ تو ہمیں بانی اسلام نبی کریم صلی اللہ وسلم کے قوانین پر عمل پیرا ہونا پڑیگا یہی وہ قانون ہے جو پوری کائنات کے لئے امن کا سبب بن کر آیا ہے آج ہمارے ملک کے اندر زبانی طور پر دعویٰ تو بڑی مدت سے کیا جا رہا ہے نظام مصطفیٰ کا نفاذ ہو گا نظام شریعت کا نفاذ ہو گا لیکن یہ محض دعویٰ ہے جب ہم عملی طور پر دیکھتے ہیں تو ہمیں کچھ نظر نہیں آتا کیا ہماری عدالتوں کے اندر اسلامی قوانین کا اطلاق ہے کیا تھانوں کے اندر اسلامی قوانین پر عمل ہوتا ہے جب تھانے میں کوئی اپنی فریاد لیکر جاتا ہے یا کوئی ان کی زد میں آ جاتا ہے تو تین قوانین کا حوالا دیا جاتا ہے شریعت کورٹ کے مطابق کیا جائے یا جو قانون جاری ہے اسکے مطابق یا ماڈل لا کے مطابق۔ جناب سپیکر میں یہ عرض کرونگا یہ ملک اسلام کے لیے بنا ہے اسلام کے نام پر بنا ہے سنتے ہو گئی ہے یہ نام سنتے ہوئے اور کان تھک گئے ہیں لیکن ابھی تک قوانین اسلامیہ کا نفاذ نہیں ہو سکا۔ جناب سپیکر میں یہ عرض کرونگا اگر ہم امن چاہتے ہیں تو امن صرف اسلام میں ہے کیونکہ اسلام کے لغوی معنی بھی سلامتی ہے یہ صرف اس ملک کی سلامتی بلکہ میں یہ عرض کرونگا کہ پوری دنیا کی سلامتی نظام مصطفیٰ کے اندر پنہاں ہے چنانچہ آپ دیکھیں جن کے اندر شریعت اسلامیہ کے مطابق عمل ہوا اگر فرات کے کنارے ایک بکری کا بچہ بھوکا مر گیا تو ہم سے حساب کتاب لیا جائے گا بکری کے بچے کا یہی خیال کیا جاتا تھا۔ آج انسان بھوکے مرتے ہیں آج انسان انسانوں کے ہاتھ مر رہے ہیں قتل ہو رہے ہیں تڑپ رہے ہیں کوئی پرسان حال نہیں ہے یہ کیا وجہ ہے ہم نے دوسری اقوام کے قوانین میں نجات تلاش کی ہے علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے خوب کہا ہے۔

وائے قوم گشتہ ای تدبیر غیر
کا راو تخریب خود تعمیر غیر

ہم نے غیروں کے اصول اپنائے ہمیں لہذا رسوائی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ہمیں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے قوانین پر عمل پیرا ہونا چاہیئے یہ وہ قانون ہے جس نے عرب کے بدوؤں کو پوری دنیا کا قائد اور رہنما بنا دیا جناب سپیکر۔ موجودہ رونرزلم جو ہوا ہے وہ اسلام کے نام پر ہوا ہے یہ اسمبلی بھی اسلام کے نام پر وجود میں آئی ہے۔ اس لئے میرا یہ مطالبہ اور تقاضہ ہے کہ ہمیں فوری طور پر قوانین شریعہ کا نفاذ کرنا چاہیئے۔ ہماری عدالتوں میں قانون اسلام جاری ہونا چاہیئے تھانوں کے اندر قانون اسلام پر عمل ہونا چاہیئے اور اس کے قواعد و ضوابط نافذ ہونا چاہیئے ہم اسلام کا نام لیتے ہیں لیکن ہم جدھر جاتے ہیں اکثر و بیشتر

ہر شعبہ زندگی کے اندر الا ماشاء اللہ ہمیں بھیڑئیے نظر آتے ہیں ۔ وہ اپنی ناک لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں ۔ جناب سپیکر میں عرض کروں گا وہ جگہیں جو انصاف کرنے کی ہیں انصاف لینے کے لیے بنائی گئی ہیں ان جگہوں کے آج سودے ہوتے ہیں تھانے بکتے ہیں اور جن تھانوں میں کم جرم ہوتے ہیں وہاں کوئی تھانیدار پولیس والا جانے کے لئے تیار نہیں ہوتا جن علاقوں میں زیادہ جرائم ہوتے ہیں وہ تھانے بکتے ہیں وہاں کوشش کر کے پیسے لگا کر رشوت دیکر ایس ایچ او یا ڈی ایس پی وہاں متعین ہونے کی کوشش کرتے ہیں جناب والا میں صرف اپنے علاقے کے متعلق مثال دینے کے لئے عرض کروں گا قتل و غارت گری کی وارداتیں عام ہیں چوری کی وارداتیں عام ہیں ہمارے علاقہ شکر گڑھ کے اندر شہر میں متعدد چوریاں ہوگئیں لوگوں نے آہ و فغاں کیا واویلا کیا لیکن آج تک شنوائی نہیں ہوئی ہے ۔ امن عامہ کی حالت یہ ہے لوگ اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھتے ہیں اور جناب سپیکر میں یہ عرض کردوں گا کہ اگر امن عامہ کا یہی حال رہا لوگ اس طرح بددل رہے تو وہ دن دور نہیں ہے ۔ جب لوگ ہمارے گریبانوں پر ہاتھ ڈال کر پوچھیں گے کہ ہم نے تم کو منتخب کر کے بھیجا تھا تم نے ہمیں کتنا امن دیا ہے اس لئے میں گذارش کروں گا کہ ہماری نجات صرف اور صرف اسلام میں ہے ۔ قوانین اسلام میں ہے ۔ اور اگر یہ لاگو ہو جائیں تو رب ذوالجلال کی قسم ہے پھر یہ کبھی نہیں ہوگا کہ ایک تھانیدار تھوڑی سی تنخواہ لینے والا ہے جب اس کے گھر پر نظر دوڑائی جاتی ہے تو وہاں وی سی آر۔ رنگین ٹی وی نظر آتے ہیں میں یہ گذارش کروں گا کہ جس افسر کو اور جس ملازم کو بھرتی کیا جائے پہلے اس کی جائیداد کا تخمینہ لگایا جائے ۔ اس کی جائیداد کو دیکھا جائے ۔ ابھی چند دن ملازمت میں گذرتے ہیں اس کے وارے نیارے ہو جاتے ہیں آخر میں میں اکبرالہ آبادی کے دو شعر پیش کر کے ختم کرتا ہوں کس نے کلبرگ میں نئی نئی کوٹھی بنائی وہاں ان کو دعوت ہی افتتاح کے طور پر دعوت احباب کہنے لگے کہ اکبر صاحب شاعر ہیں کوئی شعر فرما دیجئے جو کوٹھی کے صدر دروازے پر لکھ دیا جائے ۔

یہ کوٹھی جو تم کو نظر آ رہی ہے
جو اپنی اداؤں پر اترا رہی ہے
اگر اس کے گملوں کے پھولوں کو سونگھو
تو خون غریباں کی بو آ رہی ہے

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ سردار زادہ ظفر عباس صاحب ارشاد فرمائیں گے ؟

سردار زادہ سید ظفر عباس ۔ جناب والا سمجھے بولنے کی اجازت ہے

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ جی بالکل ہے۔ آپ فرمائیں۔

سردار زادہ سید ظفر عباس۔ مہربانی۔ شروع کرتا ہوں خدا کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے۔ وقت بہت کم دیا گیا ہے یعنی صرف پانچ منٹ اس کے مطابق دوچار تجاویز آپکے سامنے پیش کرونگا۔ زیادہ لمبی چوڑی بحث تو نہیں ہو سکے گی تقریباً چھ ماہ سے پاکستان کی چاروں صوبائی اسمبلیاں اور ایک قومی اسمبلی اس موضوع پر شور مچا رہی ہیں۔ اور وہ بار بار یہ کہہ رہی ہیں۔

بلاؤ خدایان دیں کو بلاؤ
یہ گلیاں یہ کوچے یہ منظر دکھاؤ

جناب والا جوں جوں ہم رشوت پر بحث کرتے جا رہے ہیں۔ توں توں رشوت کا بازار روز بروز گرم ہو رہا ہے۔ کسی کو کوئی احساس نہیں ہے۔ اور خاص طور پر نوکر شاہی ہماری اسمبلیوں کا مذاق اڑا رہی ہے۔ اور اس میں کمی آنے کا نام ہی نہیں لیتی۔ تو بجائے اس کے میں بہت زیادہ تفصیل میں جاؤں صرف دو تین تجاویز دونگا۔ ایک تو یہ ہے کہ جتنے سول سروسز پروسیجر رولز ہیں یہ انگریز کے بنائے ہوئے ہیں۔ انگریز نے جب ان کو بنایا تھا تو اس کے سامنے آقا اور غلام کی حیثیت تھی۔ وہ آقا تھے اور ہم غلام تھے اور انہوں نے غلاموں کو کنٹرول کرنے کے لئے جنہیں آجکل عوام کا نام دیا جاتا ہے نوکر شاہی کو اتنے زیادہ اختیار دے دئے تھے کہ دو بھائیوں کے درمیان وہ اختیارات استعمال کرتے ہوئے ایک دوسرے کو شرم آنی چاہیے۔ اس لئے میں یہ سفارش کروں گا کہ ایک کمیٹی بنائی جائے جس میں سرکاری نمائندگان بھی ہوں۔ افسران ہوں اور اتنی ہی تعداد عوامی نمائندگان کی ہو اور اس کے چیئرمین وزیر اعلیٰ ہوں یا جسے وہ مناسب سمجھیں وہ وزیر ہو۔ وہ High Power Committee اس نکتہ کو ملحوظ رکھے جس کے تحت سابقہ قوانین بنائے گئے تھے اور یہ دیکھے کہ ایک بھائی نے دوسرے بھائی کے لئے قوانین بنائے ہیں تو وہ کمیٹی اتنی بااختیار ہو کہ وہ ان تمام سول سرونٹ کے ضابطہ قوانین میں ترامیم کرے۔ اور ان کو ایسے بنائے جیسے کہ دو بھائیوں کے تعلقات کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ دوسری چیز جناب والا میں یہ عرض کرونگا کہ تمام اسمبلیوں نے اور عوام نے رشوت اور سفارش کی تمام خرابیوں کا ذمہ دار نوکر شاہی کو قرار دیا ہے۔ نوکر شاہی نام تو بہت برا ہے لیکن وہ ہمارے بھائی ہیں ہمارے بیٹے ہیں۔ ہمارے باپ ہیں۔ لیکن ہمیں یہ کہتے ہوئے شرم آتی ہے کہ ان کا جو رویہ ہمارے ساتھ ہے وہ قابل داد نہیں ہے۔ ہمیں اس پر اعتراض ہے اور اس لئے ان کو نوکر شاہی کہا گیا ہے اس کے متعلق بھی میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ہمارے ان بھائیوں کو جنہیں ہم نوکر شاہی کہتے ہیں گذشتہ آٹھ سال مکمل اختیارات حاصل تھے لیکن آج تک رشوت اور سفارش میں کوئی کمی نہیں آئی۔ چھ ماہ سے اسمبلیاں بھی پکار پکار کر یہی کہہ رہی ہیں کہ اس طرف کچھ خیال کریں لیکن انہوں نے کوئی توجہ نہیں دی۔ تو یہ بالکل ویسے ہی معاملہ ہے کہ

ہم کو ان سے وفا کی ہے امید
جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

تو اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ ایسے ٹریبونلز بنائے جائیں کیونکہ نوکر شاہی نے اینٹی کرپشن لاز بنائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر—آپ کا وقت ختم ہو رہا ہے۔

سردار زادہ سعید ظفر عباس سہراب والا ۔ آخری بات عرض کرتا ہوں کہ نوکر شاہی نے اینٹی کرپشن لاز بنائے ہیں جو بالکل ناکافی ہیں اور وہ کسی قسم کی کرپشن کو روکنے کا سدباب نہیں کر سکتے میں یہ ایوان سے گزارش کروں گا کہ چونکہ نوکر شاہی اپنا محاسبہ خود نہیں کر سکی اب اس محاسبے کا اختیار عوام کو دیا جائے اور عوامی ٹریبونلز بنائے جائیں جو رشوت خور اور بد دیانت انسران کے متعلق چھان بین بھی کریں اور ان کو سزا بھی دیں۔ شکریہ ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ انوارالحق پراچہ صاحب

جناب ریاض حشمت جنجوعہ ۔ جناب والا۔ کورم نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر—گنتی کریں۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم نہیں ہے لہذا گھنٹی بجائی جائے۔

(اس مرحلہ پر گھنٹی بجائی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر—کورم پورا ہے۔ شیخ انوار الحق پراچہ صاحب۔

شیخ انوارالحق پراچہ ۔ جناب والا میں پنجابی میں بات کرنے کی اجازت چاہوں گا

جناب ڈپٹی سپیکر—جی۔ اجازت ہے ۔

شیخ انوارالحق پراچہ ۔ جناب سپیکر۔ کافی دناں توں امن عامہ اور رشوت دے متعلق بحث ہو رہی ہے میری تمام دوستاں اگے گزارش اے کہ اج تک کوئی وی حکومت آئی اس دے متعلق کیہ کجھ ہویا تے کے کجھ کیتا۔ مارشل لا دی موجودگی وچ رشوت بند نہ ہوئی ۔ اس توں پہلے وی حکومتاں کوشش کر دیاں رہیاں اور رشوت بند نہ کراں سکیاں ۔ اور میرا خیال اے کہ موجود حکومت وی بند نہ کرا سکی۔ اس دی وجہ سانڈے ممبران صاحب دی کمزوری اے۔ اور موجودہ حکومت دی کمزوری اے ۔ اگر اس نیک کمی نال سارے ممبر صاحبان اور وزراء صاحبان کوشش کرن تاں اے بند ہو سکدی اے میں اپنی اک تجویز پیش کردا ہاں کہ اگر اسی رشوت بند کراون وچ کامیاب نئیں ہو سکدے تے اسی اے گورنمنٹ نوں عرض کریے کہ سانڈے کول کافی لوگ آندن کہ سانوں تھانیدار لگوا دیو۔ سانوں تحصیلدار لگوا دیو۔ اور اوہ بغیر تنخواہوں ملازمتاں کرنن واسطے تیار نے۔ اگر اسی انہاں توں بغیر تنخواہ توں کم کرائیے تے ساڈا کافی بجٹ یا بجٹ دی رقم ترقیاتی کماں تے خرچ ہو سکدی اے ایس توں علاوہ صدر ضیاءالحق صاحب نے تقریباً سال ڈیڑھ سال پہلے اپنی تقریر وچ فرمایا کہ اسی مثالی ڈویژناں پنانواں گے جتھے رشوت نئیں ہووے گی اوہ اج تک قائم نئیں ہو سکیں ۔ اگر ساڈی گورنمنٹ واقعی چاہندی اے

کہ رشوت بند ہووے تے میں گورنمنٹ نوں گزارش کردا ہاں کہ ساڈی بھلوال تحصیل
چ اک مثالی تحصیل بنوائی جائے اور اوس توں کم شروع کیتا جائے۔ میں اپنے سمبراں
دی طرفوں جیہڑے تحصیل بھلوال دے ہن اونہاں دی طرفوں ایہ گزارش کردا ہاں کہ سانوں
قربانی کمان واسطے کوئی حصہ بالکل ناں دیا جاوے بالکل قطعاً کوئی وی خرچ نا
کیتا جائے اور ساڈی تحصیل دی رشوت بند کرائی جائے ۔ مہربانی ۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ پیر احمد شاہ کھگہ (نہیں ملیں۔)

میاں علی اصغر صاحب (نہیں نہیں) جناب اختر رسول صاحب۔

جناب اختر رسول ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر سب سے پہلے میں آپ کا
شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے یہ موقع دیا کہ میں اپنے خیالات کا اظہار کر سکوں
امن عامہ پر بحث کرتے ہوئے میں سب سے پہلے آپکو ایک واقع سنانا چاہتا ہوں کہ ایک روز
میں اپنے حلقہ میں بیٹھا تھا تو وہاں ایک بزرگ میرے پاس آیا اس کی انکھوں میں آنسو
آئے ہوئے تھے اور وہ یہ کہہ رہا تھا کہ عوام کے نمائندو ہم سے ووٹ لے کر کامیاب ہو
کر اسمبلیوں میں جا بیٹھنے والو کہاں سو گئے ہو اٹھو میرا بیٹا میرا جو اپنا بیٹا ہے
وہ منشیات کا عادی ہو چکا ہے اور وہ زندگی اور موت کی کشمکش میں ہے خدارا تم
اٹھو اور میرے بیٹے کو بچاؤ اگر میرے بیٹے کو نہیں بچا سکتے ہو تو اس قوم کے
بیٹے کو بچا لو اس قوم کے مستقبل کو بچا لو اس کی آواز میں ایک درد بھی تھا ایک کرب
بھی تھا اور جناب والا ایک امید تھی جو اس نے ہم سے لگا رکھی تھی میں حکومت پنجاب سے
یہ درخواست کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے یہ سفارش کرے کہ جو
لوگ منشیات کا کاروبار کرتے ہیں انہیں سزائے موت دی جائے یا اسی کو فارن سکواڈ
کے پاس بھیجا جائے

دوسری بات یہ ہے کہ میں امن عامہ پر بحث کرتے ہوئے عدالتوں میں انصاف کے
طریقہ کار کا کہ اگر ایک آدمی کوئی مقدمہ دائر کرتا ہے۔ تو اس کی تاریخ نکلے
میں اتنی دیر ہو جاتی ہے کہ اس کی اپنی موت واقع ہوجاتی ہے ۔اور جب مقدمہ کی
تاریخ نکلتی ہے تو اس کے بیٹے کے پاس تاریخ پیشی کا سمن جاتا ہے جسے پتا بھی
نہیں ہوتا کہ اس کے باپ نے کون سا مقدمہ دائر کر رکھا تھا ۔ تو جناب والا میں یہ
آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ عدالتوں میں جو طریقہ کار ہے اسے آسان بنایا جائے تاکہ عوام کو
جلد سے جلد اور سستا انصاف مہیا کیا جائے۔ اس کے علاوہ جب تھانوں میں لوگ جاتے ہیں
تو تھانے میں تعینات افسران عوام سے اچھا سلوک کریں تاکہ ان میں اور عوام میں
محبت پیدا ہو سکے اور ان کا رویہ عوام کے ساتھ سخت نہ ہو اور وہ اچھے رویے سے عوام
میں مقبولیت حاصل کر سکیں میں ٹریفک پولیس کی بھی بات کروں گا یہ دیکھا گیا ہے
کہ گاڑیاں تیز رفتاری سے چلتی ہیں اور لاتعداد ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں میری رائے میں
ان کی روانگی کے اوقات نوٹ کئے جائیں اور منزل مقصود پر پہنچنے کے اوقات نوٹ کئے

جائیں تا کہ درمیانی فاصلہ سیٹ کے مطابق طے کیا جاسکے اس کے بعد ایک خاص بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سپورٹس کی جو ہماری سلیکشن کمیٹیاں ہیں مثلاً پاکستان ہاکی فیڈریشن تھی ان کے بارے میں میں پنجاب اسمبلی سے درخواست کرتا ہوں کہ ایک ریزولیشن پاس کرکے اور یہ بات قانون میں شامل کرے کہ جو بھی پاکستان کی سلیکشن کمیٹیاں ہیں ان کے ممبران کا معیار ایک اولمپک کے کھلاڑی کا ہونا چاہیے میں آپ کی اس عنایت کا شکر یہ ادا کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر - طیب خان صاحب۔

ملک طیب خان اعوان - جناب سپیکر میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ چار دن کے بعد میرا نام بھی آپ کی نظر میں آگیا۔

جناب والا ! پنجاب میں امن عامہ کی صورتحال نہ صرف تسلی بخش نہیں ہے بلکہ مایوس کن ہے اس کی بڑی وجہ روز مرہ کے قتل و غارت اغوا کی وجہ سے لوگوں کا دن کا چین اور رات کی نیند حرام ہو چکی ہے ڈھوک کریمہ کے واقعات سمیت جس طرح سے خاندان کے خاندان موت کے گھاٹ اتارے گئے عورتوں اور بچوں کے سر جس بے دردی سے کچلے گئے اس سے وحشت اور بربریت کا ایک نیا ریکارڈ قائم ہوا ہے - ایک طرف یہ صورت حال ہے اور دوسری طرف ہماری پولیس کا رویہ ہے - ان چند باتوں کو اچھالا جا رہا ہے - بجائے اس کے کہ وہ اپنی اصلاح کریں اس کی بجائے ہم پر الزام لگاتے ہیں کہ چند باتوں کو اچھال رہے ہیں۔

جناب والا چونکہ وقت تھوڑا ہے اس پر اتنا ہی عرض کروں گا کہ جو بھی جرائم ہوتے ہیں اگر ان کا ہر تھانے میں قانون کے مطابق اندراج ہونا شروع ہونا چاہئے اس طرح جب جرائم کی تعداد بڑھے گی اغوا واپس نہیں ہونگے چوریاں واپس نہیں ہونگی تو ان سے پوشش ہو سکے گی کہ یہ اتنے اغوا کیوں ہوئے چوریوں برآمد کیوں نہیں ہوئیں تو میرے خیال میں اس طریقے سے وارداتوں میں کمی ہونے کے زیادہ امکانات ہیں۔ میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ ہر تھانے کو یہ آرڈر ہونا چاہیے کہ کوئی سائل اگر اغوا یا چوری کا پرچہ درج کروانے جائے تو فوری طور پر درج کیا جائے جب میرے خیال کے مطابق تقریباً 75 اغوا اور چوری کے پرچے درج ہی نہیں ہوتے اندراج ہی نہیں ہوگا تو صحیح تعداد کا کیسے پتہ چلے گا اسلئے پولیس کو یہ حکم ہونا چاہیے کہ جب کوئی سائل اغوا یا چوری کا پرچہ درج کروانے آئے اس کا پرچہ درج کیا جائے اور اگر جب یہ ثابت ہو جائے کہ فلاں پولیس والے نے کسی سائل کا پرچہ درج نہیں کیا تو اسے سخت سے سخت سزا دی جائے - انشاء اللہ میرے خیال میں انہیں خود ہی جرائم کم کرنے کی طرف توجہ دینی پڑے گی -

اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ آجکل جو واقعات رونما ہو رہے ہیں اور میرے کئی دوست بھی روزانہ ان پر روشنی ڈال رہے ہیں ہمیں اپنے ان عزیزوں سے ان ڈاکٹروں سے دلی محبت ہے دلی انس ہے لیکن ہم یہ نہیں چاہتے کہ وہ قانون

کو اپنے ہاتھ میں لے لیں اپنے مطالبات منوانے کیلئے بہت سے جائز طریقے ہیں اور وہ ان طریقوں سے مطالبات منوائیں ہم ماننے کے لیے تیار ہیں یہ اپوزیشن ماننے کیلئے تیار ہے حکومت ماننے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ آخر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ خواجہ محمد اصغر صاحب۔

خواجہ محمد اصغر گوریجہ۔ جناب سپیکر سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جناب نے مجھے اس بحث میں حصہ لینے کا موقع فراہم کیا۔

جناب والا میں محکمہ پولیس کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ وہ ایف آئی آر کے بارے میں ہے جیسے ہم ابتدائی رپورٹ کہتے ہیں کوئی بھی سنگین قسم کا واقعہ ہو اسکا جو بھی مدعی آتا ہے وہ زبردست مشتعل ہوتا ہے۔ چاہے اس واقع پر ایک گناہ گار اور دس بے گناہ آدمیوں کے نام لکھوا دیتا ہے۔ اس سے پولیس کا وقت بھی ضائع ہوتا ہے اور بے گناہ لسچارج بھی نہیں ہو سکتے۔

میں چاہتا ہوں کہ ایف آئی آر درج کرانے کا وقت پولیس کو کچھ وقت فراہم کیا جائے تاکہ وہ کچھ سوچ سمجھ کر ایف آئی آر درج کرے اور اس کے بعد پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ جناب والا میرا دوسرا مطالبہ یہ ہے بلکہ تجویز ہے کہ جب مصالحتی ادارے قائم ہو چکے ہیں تو جو مقدمات مصالحتی اداروں کے دائرہ کار میں ہوں اس میں پولیس قطعاً دخل نہ دے۔ جناب والا ہوتا یوں ہے کہ کوئی مدعی مصالحتی ادارے میں آیا ہے تو ایک ہاتھ چیئرمین کا اس کی ٹانگ پر ہوتا ہے اور دوسرا ہاتھ تھانیدار کا ہوتا ہے اور جناب والا اگر آپ یہ رسہ کشی کا منظر دیکھیں تو آپ حیران ہو جائیں۔ جناب والا میری گزارش یہ ہے جو کہ لا اینڈ آرڈر میں نہیں آتی۔ پھر یہ بھی چونکہ جناب نے مجھے موقع فراہم کیا ہے تو میں عرض کر دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آپ صرف لاء اینڈ آرڈر کے متعلق فرمائیں باقی باتیں بعد میں کر لیں گے

خواجہ محمد اصغر گوریجہ۔ جناب والا آپ نے مجھے پانچ منٹ دیے ہیں اور ابھی تو دو تین منٹ ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ پانچ منٹ اسلئے دیتے ہیں کہ آپ اس موضوع پر گفتگو فرمائیں۔

خواجہ محمد اصغر گوریجہ۔ جناب والا میری یہ دو تجاویز تھیں اور اس کے بعد آخر میں وزیر اعلیٰ صاحب کی پرخلوص کوششوں اور محنتوں کو سراہتا ہوں اور اپنا تعاون اور خلوص ان کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر۔ غلام رسول شادی خیل صاحب۔

غلام رسول شادی خیل۔ جناب سپیکر آپ کا شکریہ کہ تین چار منٹ التجا کے بعد مجھے وقت دیا۔ آپ کی بڑی مہربانی میں چھوٹی سی بات کروں گا۔ امن امان کے بارے میں تو بہت زیادہ بحث ہوئی ہے کافی لوگوں نے اس سلسلہ میں اپنی تکالیف بیان کی ہیں میرا مسئلہ ایک ہے جو انتہائی اہم ہے۔

جناب والا پنجاب گورنمنٹ کے حصہ کے جو افغان مہاجرین تھے ان سب کو تحصیل میں آباد کیا گیا ہے ہماری تحصیل کی آبادی ڈیڑھ لاکھ کے قریب ہے اور جو افغان مہاجرین آباد کئے گئے ہیں ان کی تعداد ۳ لاکھ ہے اب جناب والا آپ خود اندازہ لگائیں کہ جس تحصیل کی آبادی ڈیڑھ لاکھ ہو اور اس میں تین لاکھ افغان مہاجرین

آباد کئے جائیں تو پھر ہمارا حشر کیا ہو گا امن و عامہ کے معاملے میں اور تمام دوسرے معاملات میں ہمیں تکلیف ہوتی ہے افغان مہاجرین اسلحہ سے لیس ہیں ان کے پاس خطرناک اسلحہ ہے نہ ان کی چیکنگ ہو سکتی ہے اور نہ پرسش ہو سکتی ہے آئے دن وہاں جرائم ہوتے ہیں جھگڑے ہوتے ہیں آپ تحصیل عیسیٰ خیل کے تھانوں سے دریافت کروا سکتے ہیں پہلے بھی میں نے اس سلسلہ میں قائد ایوان سے میانوالی میں گزارش کی تھی اور پھر میں نے بھی اس سلسلہ میں رپورٹ دی ہے کہ یہ ہمارے لئے بہت بڑا مسئلہ ہے اور اس پر کوئی کنٹرول کیا جائے تو میں یہ عرض کروں کہ پنجاب کے حصے میں جتنے مہاجرین آئے اور سارے ہماری تحصیل میں بسائے گئے۔ بہر حال جتنا بھی یہ بوجھ ہے ہم مہمان نوازی کے طور پر اسے برداشت کریں گے۔ لیکن ہم گورنمنٹ سے یہ توقع ضرور رکھتے ہیں کہ جو ہماری تکلیف ہے ہم پر مہربانی کریں اور جو ہمارے جائز مطالبات ہیں ان کو منظور کریں اور ان مہاجرین کی وجہ سے جو مسائل پیدا ہو گئے ہیں ان کو حل کرنے کیلئے ہماری امداد فرمائیں۔

ہمارا سب سے پہلا مسئلہ یہ ہے کہ ہم لوگوں کو اسلحہ کے لائسنس دیں اس سلسلہ میں بے شک آپ ہمیں ضلع میانوالی تک محدود کر دیں لیکن اس علاقے کے ہر شریف شہری کو اسلحے کا لائسنس دیا جائے اور اس سلسلہ میں کوئی فیس ان سے وصول نہیں کرنی چاہیے کیونکہ یہ بوجھ ہم غریبوں پر بلا وجہ پڑھ گیا ہے اسلئے ان کو مفت لائسنس دیے جائیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ وہاں پر فورس بڑھائی جائے اور ان لوگوں کے کیمپوں پر زیادہ سے زیادہ پولیس تعینات کی جائے کیونکہ وہ لوگ فصلوں اور مویشیوں کا اتنا نقصان کر رہے ہیں کہ آئے دن وہاں جھگڑے ہو رہے ہیں۔ اسلئے آپ مہربانی فرمائیں تا کہ ہم مزید پریشانی سے بچ جائیں۔ اور ان مہاجرین کے رہنے کی وجہ سے ہمارے جو نقصانات ہوتے ہیں گورنمنٹ ہماری امداد کرے خاص طور پر میں قائد ایوان سے عرض کروں گا کہ ہماری تحصیل جو کہ بارانی تحصیل ہے اور جہاں لوگوں کو روٹی تک مشکل سے میسر ہوتی ہے اور ان پر مزید بوجھ ڈالنا مناسب نہیں اسلئے جن لوگوں کا نقصان ہوا ہے ان کی خصوصی امداد کی جائے تا کہ وہ اپنے جانور پال سکیں۔ زمینیں تو وہی ہیں جو وہ برباد کر گئے۔ تا کہ ان کا ذریعہ معاش ہو۔ وہاں پر کچھ روزگار کے مواقع بھی فراہم کئے جائیں۔ افغان مہاجرین کو تو گورنمنٹ الاونس دیتی ہے خرچہ دیتی ہے ان کا مزدور دس روپے پر بھی کام کر سکتا ہے ہمارا مزدور کدھر جائے۔ کیونکہ وہی لوگ مزدوری میں بھی آ گئے ہیں ٹریکٹر ان کے پاس ہیں ٹرک ان کے پاس ہیں اور ہمارے لئے وہاں رہنا ناممکن ہو گیا ہے۔ جناب والا میں لمبی بات نہیں کرتا آپ کے توسط سے جناب قائد ایوان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم پر خاص مہربانی فرمائی جائے آپ نے میانوالی میں وعدہ بھی فرمایا تھا اب بھی میں توقع رکھتا ہوں کہ ہمیں اس سلسلہ خاص رعایت دی جائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر صاحب چوہدری صدیق سالار صاحب۔

رانا پھول محمد خان۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب والا میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا حکومت حکومت پر تنقید کر سکتی ہے جناب والا پارلیمنٹری سیکرٹری جواب دینے کیلئے ہوتے ہیں۔ اعتراض کرنے کیلئے نہیں ہوتے ہیں یا تو یہ اپنی تنخواہ ہمیں دیں اور پھر ہمارے حقوق لیں ورنہ ان کو یہ حق نہیں پہنچتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ رانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔ گو وہ پارلیمانی سیکرٹری ہیں لیکن اپنا موقف بیان کر سکتے ہیں۔ چوہدری محمد صدیق سالار صاحب۔

چوہدری محمد صدیق سالار۔ پارلیمانی سیکرٹری۔ جناب سپیکر میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا جیسا کہ دیگر ممبران معزز نے مختلف حالات بتائے ہیں آج کل بھی کئی ایسی جگہ موجود ہیں جہاں پر عوام سے انصاف نہیں ہوتا ہمیں اس کا اقرار ہے مگر میں آپ کی توجہ اس طرف دلاؤں گا کہ حال ہی میں جب بہاولپور کے لوگوں نے جب چیف منسٹر صاحب کی خدمت میں شکایت کی تو انہوں نے اس کے تدارک کے لئے جناب ڈپٹی کمشنر اور اے ایس پی صاحبان کو معطل کیا اسی طرح انہوں نے ایک اور شکایت پر ایک ڈی ایس پی جو اے ایس پی رینک کا تھا اس کو بھی معطل کیا کیونکہ اس نے ایک شریف آدمی کے ساتھ زیادتی کی تھی۔ معزز ممبر صاحبان اس ہاؤس میں بیٹھ کر اپنے صوبے کی ابتر حالت جو جو بیان کرتے ہیں وہ اخبارات کے ذریعہ دور دور تک پہنچتی ہے جس گاؤں اور دیہات میں ممبر صاحبان نہیں پہنچ سکتے مگر اخبارات پہنچتے ہیں وہ ہماری تقاریر کو سن کر یوں محسوس کرتے ہیں کہ اس صوبے کے اندر کوئی نظم و نسق ہی نہیں ہے۔ اگر نظم و نسق موجود نہیں ہے تو یہ صوبہ کس طرح چل رہا ہے خدا کے فضل و کرم سے ہماری موجودہ گورنمنٹ نظم و نسق پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہے اور ان لوگوں کو سخت سے سخت سزائیں دی جائیں گی جو ڈاکہ زنی یا دوسرے الزامات میں گرفتار ہوں یہاں راولپنڈی کی بات جارہی ہے۔ واقعی وہ بڑی خطرناک بات ہے اس سے کسی کو انکار نہیں ہے مگر آپ اندازہ کریں کہ پنڈی کے واقعات میں متاثرہ افراد کے رشتہ داروں اور ان کے دوستوں کسی نے بھی پولیس کی کوئی مدد کرنے کی کوشش نہیں کی۔ پولیس کی چار جماعتیں مختلف جگہوں پر ڈیرے ڈال کر بیٹھی ہوئی ہیں اور دو ڈی آئی جی حضرات وہاں پر رات دن اس کوشش میں ہیں کہ ملزمان جلد از جلد پکڑا جائے۔ مجھے آپ کی وساطت سے اپنے معزز ہاؤس سے یہ درخواست کرنی ہے کہ ہمیں اس طرح اپنے صوبے کی نظم و نسق کے متعلق بات نہیں کرنی چاہیئے کہ ہمارے عوام اس سے مایوس ہوں اسکے علاوہ میں افسران سے بھی درخواست کروں گا کہ وہ تھانوں میں اپنے انسپکٹر پولیس صاحبان کو یہ حکم دیں کہ اگر عوام کا نمائندہ ان کے پاس کوئی بات لے کر جائے تو وہ معزز ایم۔پی۔اے حضرات کی بات کو ترجیح دیں۔ یہ نہ ہو کہ ان کا ایس ایچ او جو کہتا ہے وہ درست ہے اور ہمارا ایم۔پی۔اے جو کہتا ہے وہ درست نہیں ہے جیسا کہ آپ کو جسٹس آف پیس کے اختیارات دے رکھے ہیں

(نعرہ ہائے تحسین)

یہ ضروری بات ہے کہ اگر کوئی تنازعہ کسی علاقہ میں ہو تو فوری طور پر ایم۔پی۔ اے حضرات سے امداد حاصل کی جاسکتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ میں آپ کی قطع کلامی کرتا ہوں۔ معزز ممبران سے درخواست ہے کہ اس وقت نہایت ہی اہم موضوع پر بحث ہو رہی ہے وہ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف فرما ہوں اور اس موضوع کو دلچسپی سے سنیں۔ چیف منسٹر صاحب بھی تشریف فرما ہیں۔ یہ کام تو بعد میں بھی ہو سکتے ہیں۔ جی فرمائیے۔

چوہدری محمد صدیق سالار۔ جناب میں یہ کہا رہا تھا کہ ایک مجسٹریٹ صاحب کو ذرا دیکھیں اگر چیف سیکرٹری یہاں ہوتے تو بہتر تھا۔ ذرا دیکھیں تا کہ مجسٹریٹ صاحبان اپنے کمروں میں بیٹھے ہوتے ہیں اور باہر سائل آئے ہوتے ہیں ان کی شہادتیں قلمبند نہیں ہوتیں۔ اور وہ اندر ریٹائرنگ روم میں بیٹھے رہتے ہیں۔ جو سائل شہادت لیکر آئے ایسے اس روز قلمبند کرنا چاہئیے تا کہ سائل کے اخراجات میں کمی ہو۔ اس طرح لوگوں کو سستا انصاف ملے گا ہم عدالتوں پر پولیس پر اور حکومت پر تنقید کرتے ہیں ہمارے چیف منسٹر صاحب نے ہمیں حق دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ آپ ہم پر جائز نکتہ چینی کریں نہ کہ ان لوگوں کے کہنے پر جو آج چند ڈاکٹروں کے ساتھ مل کر امن و امان تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں ایسے افراد بھی یہاں موجود ہیں جو 31 دسمبر کا انتظار کرنا بھی نہیں چاہتے۔ ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو چاہتے ہیں کہ اس ملک سے مارشل لاء کبھی ختم نہ ہو۔ افسران میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو یہ چاہتے ہیں کہ مارشل لاء ختم نہ ہو اور یہ فساد چلتا رہے مگر میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان کی قسمت سے مارشل لاء ختم ہو چکا ہے اور اور 31 دسمبر کی رات کو مارشل لاء اس ملک میں نہیں ہوگا۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر۔ میں معزز ممبران سے پھر درخواست کروں گا جیسا پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ براہ کرم اپنی سیٹوں پر تشریف فرما ہوں چیف منسٹر صاحب یہاں موجود ہیں یہ کام بعد میں کروائے جاسکتے ہیں۔ ایک نہایت ہی اہم موضوع پر بحث ہو رہی ہے۔

چوہدری محمد صدیق سالار۔ سر ایک آخری بات جو ہے وہ ہے کہ لاریوں کے بارے میں جو موت کے فرشتے بن گئی ہیں آئے دن حادثات ہوتے ہیں اور بشمار اموات ہوتی ہیں۔ اس سے قبل پنجاب کونسل میں جناب گورنر پنجاب کے سامنے فیصلہ ہوا تھا کہ لاری جب چلے گی۔ . . . . . .

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جی آپ مختصر فرمائیں۔

چوہدری محمد صدیق سالار۔ ایک منٹ میں عرض کر رہا تھا کہ لاری جب یہاں سے چلے گی اس کا ٹائم نوٹ ہوگا اور جب گجرات پہنچے گی تو اس کا ٹائم نوٹ ہو گا اور جب پنڈی پہنچے گی تو پھر اس کا ٹائم نوٹ ہو گا تا کہ اس کی تیز رفتاری پر

کنٹرول کیا جا سکے۔ یہ لعنت جو کمیشن کی شکل میں ڈرائیور حضرات لیتے ہیں۔ وہ انسانوں کی زندگیوں سے کھیلنے کا باعث بنتی ہے اور اس وجہ سے سڑکوں پر موت کا منظر نظر آتا ہے یہ لوگ صرف کمیشن کے لئے گاڑیاں تیز چلاتے ہیں اور پھر شاہراہوں پر ڈسپنسری یا ڈاکٹر کی سہولت حاصل نہیں ہوتی۔ لہذا میں حکومت کی توجہ اس ضروری اور اہم بات کی طرف دلاؤں گا کہ ٹرانسپورٹ کی رفتار کو کنٹرول کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ خان ظفراللہ خان بھروانہ صاحب۔

مہر ظفر اللہ خان بھروانہ۔ جناب سپیکر میں آپ کا بیحد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ ممبرز ممبران آج تین چار روز سے امن عامہ پر بحث کر رہے ہیں اور ہم لوگ سن رہے ہیں۔ جناب والا میں عرض کروں گا کہ جب قدرت نے انسان کو خلق کیا اور حضرت آدم علیہ اسلام زمین پر تشریف لائے اور جب ان کی اولاد ہوئی تو فوراً ہی ہابیل اور قابیل دونوں بھائیوں میں لڑائی شروع ہو گئی اور ایک بھائی نے دوسرے بھائی کو قتل کر دیا جہاں تک ہماری انسانی عقل کام کرتی ہے تو اس سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ قدرت کی منشا ہی کچھ ایسی تھی کہ اس نے انسان کو بھیجا اور ساتھ ہی شیطان کو بھی بھیج دیا۔ جناب والا پھر قدرت نے وقتاً فوقتاً اپنے پیغمبروں کے ذریعے انسانوں کو صحیح راستہ بھی بتایا اور غلط راستہ بھی بتایا لیکن اس کے باوجود تاریخ شاہد ہے کہ پھر بھی جرائم ہوتے رہتے ہیں قتل ہوتے رہے ہیں اور اتنا ضرور میں عرض کروں گا کہ جب بھی اس دنیا میں کوئی برائی انتہا کو پہنچی تو پھر اس کے لئے اللہ پاک اپنے پیغمبر بھیجتے رہے جناب والا ایک دور اس دنیا میں جادو کا تھا۔ اور جادو اس حد تک پہنچ گیا کہ جادوگر خدا بن بیٹھے تو اس وقت قدرت نے جناب حضرت موسیٰ علیہ اسلام کو بھیجا انہوں نے ان کے جادو ختم کر دیئے۔ پھر جناب والا ایک حکمت کا زمانہ آیا تو اس وقت کافر لوگ ایک ایسے حکیم بن بیٹھے کہ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم مردے کو زندہ کر سکتے ہیں تو اللہ پاک نے اس دور کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کو بھیجا۔ پھر جناب والا ایک شاعری کا دور آیا اور اس وقت خانہ کعبہ پر اشعار لکھے جاتے تھے کہ اس کے مقابلے میں کوئی شعر لکھے۔ تو حضور والا ان حالات کے پیش نظر قدرت نے حضرت محمد مصطفیٰ کو بھیجا اور جب انہوں نے لکھا کہ انا اعطینک الکوثر ۔ تو اس کے مقابل اور کوئی شاعر ایک مصرعہ بھی نہ بنا سکا اگر تاریخ کو سامنے رکھا جائے تو یہ امن عامہ کا مسئلہ اس حکومت کا نہیں اس سے پہلی حکومتوں کا نہیں۔ جب سے دنیا خلق کی گئی ہے یہ مسئلہ تب سے چلا آ رہا ہے تو اس ضمن میں یہ عرض کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ خان صاحب آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے ذرا مختصر فرمائیں۔

مہر ظفر اللہ خان بھروانہ۔ حضور والا آبادی جس قدر بڑھ رہی ہے معاشرے میں بھی قدر برائیاں بڑھ رہی ہیں۔ اور ان برائیوں کو دور کرنے کے لئے بے شمار تجویز ہیں

آپکی ہیں۔ ٹائم ختم ہو چکا ہے میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ قائد ایوان اس مسئلے پر میری ایک درخواست پر ضرور غور فرمائیں کہ ایک ایسی کمیٹی تشکیل ہو۔ جس میں گورنمنٹ کی ایسی مشینری یکجا کر لی جائے۔ جن کا تعلق امن عامہ سے ہو ان میں سے چند تجربہ کار لوگ لیے جائیں کچھ دوسرے محکموں سے چیدہ چیدہ لوگ لئے جائیں نیز کچھ ممبران اسمبلی اور کچھ کیبنٹ کے ممبران جو اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کریں۔ اور اس کا کوئی قابل عمل حل اس حکومت کو پیش کریں۔ ابھی مارشل لا چونکہ موجود ہے لہذا میں اس پوزیشن میں نہیں کہ میں موجودہ حکومت کو مورد الزام ٹھہراؤں کہ اس حکومت کے دور میں امن عامہ کی پوزیشن خراب ہوئی ہے البتہ پہلے کی نسبت اب کچھ حالات خراب ہو گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ شیخ یوسف صاحب۔

شیخ محمد یوسف ۔ جناب سپیکر میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ جناب والا جو حالات اور واقعات رونما ہوئے ہیں یہ بہت ہی افسوس ناک ہیں ملزمان کو پکڑنے کے لئے حکومت کوشش کر رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ شیخ صاحب قطع کلامی معاف ۔ میں نے پہلے بھی ممبران سے درخواست کی تھی کہ براہ کرم ذاتی کام کے لیے کوئی اور وقت مخصوص فرمائیں ۔ آج امن عامہ پر بحث کا آخری دن ہے ۔ پورے پنجاب کا مسئلہ زیر بحث ہے یہ ذاتی کام تو بعد میں بھی ہو سکتے ہیں ۔ تھوڑا سا وقت رہ گیا ہے صبر سے یہ چند گھڑیاں گذار لیں آپ کی مہربانی ہوگی ۔

شیخ محمد یوسف ۔ موجودہ حالات میں ہم سب ممبران کا فرض بنتا ہے کہ جس طرح حکومت نے ہم پر Justice of Peace کی ذمہ داری ڈالی ہے۔ ہم اس کے مطابق حکومت کا ہاتھ بٹائیں اور جو شخص امن عامہ میں خلل ڈالتا ہے اس کو حکومت قانون کے حوالے کریں یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے اور ہم سب کا فرض بنتا ہے کیونکہ ہم سب عوام کے ووٹوں سے منتخب ہو کر یہاں آئے ہیں ۔ جناب والا دن بدن یہ احساس بڑھتا جا رہا ہے کہ اس کی سب سے بڑی وجہ انصاف میں تاخیر ہے ۔ جناب والا میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر اعلے سے گذارش کروں گا کہ وہ ایسے قانون بنائیں کہ چوری کے جرم کا فیصلہ ایک ماہ کے اندر لازماً ہونا چاہیے ۔ اور جس دن ایف آئی آر درج کرواتے ہیں اس کے دوسرے دن گواہوں کی گواہی مجسٹریٹ کے سامنے قلمبند ہونی چاہیئے ۔ اور اگر گواہ عدالت میں اپنی گواہی سے منحرف ہو جائیں تو ان کو بھی اس جرم کی سزا ملنی چاہیے ۔ کیونکہ اگر جرم کرنے والے کو اس کی پوری سزا نہ دی گئی تو جرائم دن بدن بڑھتے جائیں گے ۔

اس کے علاوہ جناب والا جو ہماری کچہری کا نظام اور تحصیل کا نظام ہے اس کے لئے میں گذارش کروں گا کہ اگر کوئی آدمی پٹواری سے پرچی لینے کے لیے جاتا ہے

تو تین تین ماہ اس کو خراب ہونا پڑتا ہے پرچی سسٹم کے لئے پچاس روپے کی فیس مقرر کریں گورنمنٹ کی فیس جمع کرا کر اگر درخواست تحصیلدار کو دی جائے تو تین دن کے اندر اس سائل کو اس کی زمین کی پرچی اس کے گھر پہنچنی چاہیئے ۔ تاکہ پٹواری کو پیسے کھانے کا موقع ہی نہ ملے ۔ جب ہم اختیارات کسی کو دیتے ہیں تو وہ اتنے وسیع دیتے ہیں کہ اس کی وجہ سے رشوت کبھی ختم نہیں ہو سکتی ۔ اگر ہم رشوت ستانی کے محکمے کو بڑھاتے جائیں تو اس طرح رشوت ختم نہیں ہو گی ۔ میں آپ کے سامنے ایک مثال پیش کرتا ہوں ۔ ایک شخص نے گھوڑا پال رکھا تھا اور اس کے لیے ایک نوکر رکھا ہوا تھا جس کو وہ 40 روپے روزانہ دیتا تھا 30 روپے گھوڑے کے لئے اور 10 روپے اس آدمی کے خرچہ کے لئے ۔ جو نوکر تھا وہ بیس روپے گھوڑے کو کھلاتا تھا اور 20 روپے خود کھا جاتا تھا ۔ جب مالک نے دیکھا کہ گھوڑا کمزور ہوتا جا رہا ہے اس نے ایک اور سپروائزر رکھ لیا ۔ جب سپروائزر صاحب آئے ۔ انہوں نے نوکر سے پوچھا کہ کیا نظام ہے اس نے کہا مجھے 40 روپے ملتے ہیں ہیں ۔ 20 میں لے لیتا ہوں اور ۲۰ گھوڑے کو کھلاتا ہوں ۔ تو اس نے کہا کہ میں سپروائزر ہوں ، آپ کا انچارج ہوں ۔ آج سے 20 روپے مجھے دیتے ہیں 10 روپے تمہارے اور 10 روپے گھوڑے کے چند دنوں کے بعد گھوڑا مر گیا ۔ جناب والا ہمیں نظام میں تبدیلی لانی چاہیے ۔ جب ہمارا نظام درست ہو جائے گا جس طرح حکومت نے سکوٹر کے لئے یہ نظام رائج کیا ہے کہ اتنا ٹیکس دے کر کوئی شخص دوبارہ ٹیکس نہیں دیگا اس طرح اس کے رشوت کے دروازے بند ہو گئے ہیں ۔ اسی طرح ہاؤس ٹیکس ، گین ٹیکس اور پراپرٹی ٹیکس اور موٹر ٹیکس اور لئے بھی حکومت طریقہ کار مقرر کر سکتی ہے ۔ اس کے علاوہ بجلی کا مسئلہ ہے اس کے بلوں کے لئے جتنا لوڈ ہم منظور کرواتے ہیں اس کے حساب سے حکومت ریٹ مقرر کر دے ۔ اس سے مثبت معاشرتی رویے تشکیل پائیں ۔ بادی نظر یوں تو ہم امن عامہ کے علاوہ بھی بہت سے عوامل ڈھونڈ لائے ہیں لیکن میرے خیال میں معاشرتی اور سماجی غیر موزونیت اور محرومی لوگوں میں انتہائی رد عمل ابھارنے کی بڑی وجہ محرک ہے ۔ ہمیں ایسا سیاسی اور معاشی نظام وضع کرنا چاہئے جس سے اس ملک کا سیاسی و سماجی ڈھانچہ عوامی امنگوں کا ترجمان بن سکے ۔ ہمارے ہاں امن عامہ میں صرف پولیس اور دوسرے متعلقہ اداروں کو مورد الزام ٹھہرایا جاتا ہے اور ان کو گالیاں دینا ایک فیشن سا بن گیا ہے ۔ رسم دنیا نبھاتے ہوئے میں بھی پولیس کو مورد الزام ٹھہراتا ہوں لیکن بات یہاں ختم نہیں ہو گی جب تک اصلاح اور بہتری کی ترغیب ہماری قومی زندگی اور ہمارے عوامی شعور سے نہیں ابھرے گی پولیس کو ذمہ دار ٹھہرا کر کوئی نمایاں کارنامہ ہم انجام نہیں دے سکتے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر امن عامہ سطحی مسئلہ نہیں بلکہ ہماری سماجی معاشی سیاسی اور اخلاقی کیفیت کا مظہر ہے ۔ ہمیں پہلے ان کی اصلاح کے لیے انقلابی لائحہ عمل اپنانا ہوگا تب کہیں جا کر امن عامہ کی اصلاح ہو گی ۔ انگریزوں سے ملا ہوا قانون اور انتظامی ڈھانچہ مضحکہ خیز حد تک ناکافی اور نامکمل ہے ۔ جناب سپیکر ! ہمیں اس کے بنیادی نقائص دور کرنے ہوں گے ۔

چوہدری اعجاز احمد چیمہ - جناب سپیکر ، میں روز دے کر گزارش کروں گا کہ ہمیں احتساب اور توازن کا ایسا مربوط نظام رائج کرنا ہوگا جو سب کے لیے موزوں ہو جسکی کسوٹی پر پولیس ، انتظامیہ ، عدلیہ اور عوام کو پورا اترنا پڑے تب جا کر چادر اور چار دیواری کی بات کی چاندنی بنتی ہے میرے پاس تو یہی حل ہے بقول شاعر

کتنے اداس گھر ہیں اجالوں سے دور دور
جتنی بھی روشنی ہے ستاروں سے چھین لو
کتنا حسین جسم ہے برہنہ لباس
ہے کیف چادروں کو مزاروں سے چھین لو

تو اس کے ساتھ ہی میں اجازت چاہتا ہوں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر - چیمہ صاحب براہ کرم دوسروں کے خیالات کو سننے کی زحمت بھی گوارا فرمائیں - جناب ارشد خان لودھی صاحب ۔

ارشد خان لودھی - بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

جناب سپیکر ، میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے امن عامہ پر بحث کرنے کیلئے کچھ وقت دیا - جناب والا ، تین چار روز سے امن عامہ پر بحث ہو رہی ہے اور یہ بحث ہماری گورنمنٹ نے قائد ایوان کی قیادت میں اپنے احتساب کے لئے شروع کی ہے - آپ کو علم ہے معاشرے میں جو خرابیاں ہیں ان کو دور کرنے کیلئے ہماری گورنمنٹ تہیہ کر چکی ہے یہ سلسلہ اس لئے شروع کیا گیا ہے کہ معاشرہ میں جو خرابیاں ہیں معزز اراکین اسمبلی اس پر سے پردہ اٹھائیں اور ان کی وجوہات اور محرکات بیان کریں تاکہ ان خرابیوں کا حل ڈھونڈا جائے - میں یہ سمجھتا ہوں کہ قائد ایوان نے بڑی جرات مندی کا مظاہرہ کیا ہے اور اپنے آپ کو احتساب کے لئے پیش کیا ہے - میرے ایک معزز ممبر راہی صاحب نے کل یہاں کہا تھا کہ حکومت کا عرصہ آٹھ سال ہے میں کہتا ہوں کہ آٹھ سال نہیں ہماری حکومت کا عرصہ صرف سات آٹھ ماہ ہے - معاشرے میں جو برائیاں امن عامہ کو خراب کرنے کا موجب بنتی ہیں - اس میں ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ذخیرہ اندوزی ، بلیک مارکیٹنگ ، سمگلنگ ، رشوت ، منشیات ، قتل ، رہزنی اور ڈکیتی وغیرہ معاشرہ میں طرح طرح کی خرابیاں ہیں یہی خرابیاں امن عامہ کو خراب کرنے کا باعث بنتی ہیں - جناب والا میں ان کی وجوہات بھی بیان کروں گا یہ روزگاری جاہلیت اور امن عامہ کو بحال رکھنے والے اداروں میں نقائص پیدا ہونے سے یہ خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں - جناب والا اس معاشرے میں ان خرابیوں کو دور کرنے کے لئے ہر ملک میں چار اداروں کا ہونا بڑا ضروری ہوتا ہے - جیسا کہ پاکستان میں موجود ہے ، اس میں ایگزیکٹو اسمبلی یعنی مقننہ دوسری انتظامیہ تیسری عدلیہ اور چوتھی ذرائع ابلاغ کے ادارے ہیں - جناب والا اگر امن عامہ میں کوئی

نقص پیدا ہوتا ہے تو میری سمجھ کے مطابق ہمیں پہلے قوانین کو دیکھنا پڑے گا ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس اسمبلی میں جناب قائد ایوان ان نقائص کو دور کرنے کے لئے ان قوانین کا بغور مطالعہ کر رہے ہیں تاکہ اس قانون میں بھی کوئی نقص ہے اسے دور کرنے کیلئے ہم اسے آپ کے سامنے لائیں گے ۔ اگر اس قانون کو ترمیم کے ذریعے ٹھیک کرنا پڑا تو ہم ترمیم کے ذریعے ٹھیک کریں گے ۔ اگر اس قانون کو منسوخ کرکے نیا قانون بنانا پڑا تو انشاء اللہ ہم نیا قانون بھی آپ کے سامنے لائیں گے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ لودھی صاحب ذرا مختصر فرما دیں ۔

ارشد خان لودھی ۔ جناب والا اگر ٹائم دیا ہی ہے تو پھر دو منٹ اور دے دیں ۔

جناب سپیکر ۔ اس کا فیصلہ پہلے ہی ہو چکا ہے کہ ہر مقرر کیلئے پانچ منٹ مقرر ہیں آپ تو سات منٹ تک تقریر فرما چکے ہیں براہ کرم ذرا مختصر فرما دیں ۔

جناب ارشد خان لودھی ۔ دوسری بات میں یہ عرض کروں گا ۔ کہ انتظامیہ کی بات یہاں پر بہت چلی انتظامیہ میں پولیس افسران بھی آتے ہیں اور دوسرے افسران بھی آتے ہیں میں بڑے ادب سے یہ عرض کروں گا کہ وہ افسران بھی ہم میں سے ہیں لیکن ہمیں صرف یہ دیکھنا ہے کہ ان میں سے دیانت دار اہل اور فرض شناس کون سے افسران ہیں میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ قائد ایوان یہ تہیہ کر چکے ہیں کہ بد دیانت رشوت خور اور غریبوں کے دشمن افسران کو پیچھے ہٹائیں گے ۔ اور فرض شناس اور اہل قسم کے افسران آگے لائیں تاکہ معاشرہ کی خرابیوں کو دور کیا جا سکے تیسری بات اس کی وجوہات میں یہ بھی آتی ہے کہ جیسا کہ بڑی دیر سے یہ ذکر ہو رہا ہے اور تھانوں کونکتہ چینی کا موضوع بنایا گیا ہے تو یہ حقائق ہیں جنہیں ہم تسلیم کرتے ہیں کہ جب کوئی مدعی وہاں جاتا ہے تو اس کو یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ چوری تم بھی ڈھونڈو اور ہم بھی ڈھونڈتے ہیں جب مل جائے تو ہمیں بتا دینا تو حقائق یہ ہیں کہ لوگ اپنی اور اپنی محنت سے لوگوں کی منتیں کر کے چوری کا مال واپس کراتے ہیں جب وہ وعدہ وعید کرکے مال واپس لے آتے ہیں تو تھانے والے مدعی کی گردن پر چڑھ جاتے ہیں کہ آ کر پرچہ کراؤ ۔ یہ حقائق ہیں ہم ان کو تسلیم کرتے ہیں میں آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ ہماری گورنمنٹ اس سے بھی واقف ہے کہ جب کسی بے گناہ کے خلاف پرچہ ہو جاتا ہے تو اس کو بڑے معصومانہ انداز میں یہ کہا جاتا ہے کہ فکر مت کرو تم بے گناہ ہو ہم تمہیں پرچے سے نکال دیں گے ۔ لیکن اس پرچے سے نکلنے کے لئے اس غریب کا تمام اثاثہ بک جاتا ہے ورنہ وہ اس پرچے سے باہر نہیں آ سکتا ۔ ہمیں یہ بھی علم ہے کہ ان عدالتوں میں جیلوں میں جہاں گناہ گار سزا بھگت رہے ہیں وہاں بے گناہ بھی سزا بھگت رہے ہیں میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ ان حقائق اور واقعات کو سامنے لانے کیلئے اور ان کی وجوہات کا پتہ کرنے کیلئے گورنمنٹ نے بڑی جرأت سے اپنے آپ کو پیش کیا ہے میں

یہ گزارش کروں گا کہ آپ کے پاس جتنا بھی وقت ہے اس میں کھل کر ایوان کے سامنے باتیں کریں تاکہ قائد ایوان کے سامنے یہ خرابیاں آئیں -
اور ہمیں یہ بھی علم ہے کہ جب ہماری عدالتوں میں کیسوں کے فیصلے میں تاخیر ہو جاتی ہے تو وہ بھی موجب بنتا ہے عدالتوں میں بے تحاشہ

جناب ڈپٹی سپیکر - ذرا مختصر فرمائیں آپ کا وقت ختم ہو رہا ہے ایک منٹ میں آپ اپنی تقریر ختم کریں -

(قطع کلامیاں)

پارلیمانی سیکرٹری سپورٹس - میں نے کہا ہے کہ ہماری عدالتوں میں

جناب ڈپٹی سپیکر - آپ ایک منٹ میں اپنی تقریر ختم فرمائیں آپ ان کا جواب لے دیں

پارلیمانی سیکرٹری سپورٹس - انہوں نے لا کی بات کی ہے لا میں پڑھا ہوا ہوں وہ نہیں پڑھے ہوئے -

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر - آپ اپنی تقریر میں جواب دے سکتے ہیں آپ ذرا مختصر فرمائیں -

چوہدری خادم حسین - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر جب رولز ریکولیشن کی ایک پارلیمانی سیکرٹری صاحب پابندی نہیں کر رہے تو میرا خیال ہے کہ امن عامہ کی صورت حال پر تقریر کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے-

جناب ڈپٹی سپیکر - آپ تشریف رکھیں

پارلیمانی سیکرٹری سپورٹس - جناب والا میں اپنی تقریر ختم کر رہا ہوں میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ ہماری عدالتوں میں بیشمار مقدمات التوا میں پڑے ہوئے ہیں - جو کام کی زیادتی کی وجہ سے پڑے ہیں اگر فیصلوں میں دیر ہو جاتی ہے تو اس سے بھی امن عامہ کا ایک مسئلہ بنتا ہے اس بارے میں غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے -

جناب والا میرے دوست بڑے بے تاب ہو رہے ہیں میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں بیٹھ جاتا ہوں -

جناب ڈپٹی سپیکر - مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب

مولانا منظور احمد چنیوٹی - بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدواللہ وحدہ والصلواۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وقال اللہ تعالے وتبارک الذین ان مکاھم فی الارض اقاموالصلوۃ واتوالزکواۃ وامروا المعروف ونھوعن المنکر صلی اللہ علیہ وسلم المسلم من سلم المسلمون من یدہ ولسانہ

جناب سپیکر - میں آپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ ہمیں آخر میں وقت دیا گیا اور وقت بھی انتہائی قلیل ہے جبکہ ہمارے بعض معزز ممبران آدھا آدھا گھنٹہ اور وقت بیس بیس منٹ بولتے رہے میں اجازت چاہوں گا کہ میرے ساتھ بھی تھوڑی سی فراخ دلی سے کام لیا جائے -

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ آپ اپنا وقت ضائع نہ کریں آپ اپنے اصل مقصد کی طرف آئیں ۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی۔جناب والا میں اپنا مقصد شروع کر رہا ہوں پچھلے سیشن میں بھی امن عامہ پر کافی بحث ہوتی رہی اور اس دفعہ بھی متعدد تجاویز سامنے آئیں ۔ قبل اس کے کہ میں کوئی اور نئی بات کروں میں پوچھنا چاہوں گا کہ کیا ان تجاویز پر کس حد تک عمل ہوا ہے اگر تو ان تجاویز پر کوئی عمل درآمد ہوا تو پھر ان کو پیش ہونا چاہئے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔مولانا صاحب میں قطع کلامی کروں گا میں کئی بار یہ دہرا چکا ہوں کہ براہ کرم چیف منسٹر صاحب ہاؤس میں تشریف فرما ہیں مقرر حضرات جو باتیں کر رہے ہیں وہ ان کو سننے دیں تاکہ وہ ان پر عمل درآمد کرا سکیں ۔ ہمارے ممبر حضرات ان کی توجہ دوسرے کاموں کی طرف لگا لیتے ہیں اس طرح وہ تقاریر اچھے طریقے سے سن نہیں سکتے اس طرح نقصان ہو گا اور ممبر حضرات کی تقاریر پر عمل درآمد ہونے میں مشکل ہو گی میں رانا صاحب سے استدعا کروں گا کہ تھوڑا سا اس بات کا بھی خیال کیا جائے کہ جب سپیکر بول رہا ہو اس میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر پنجابی وچ پوائنٹ آف آرڈر اٹھانا چاہنا جدوں وچولے ایس گل دا اقرار کر چکن دے کہ ہان بدعنوانیاں ہیں لا قانونیت ہے ایسی ہے

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ رانا صاحب آپ تقریر نہ فرمائیں ۔

رانا پھول محمد خان—وزیر اعلیٰ صاحب داخل نہیں تقریر تو wind up کر چکے نے وچولے یعنی وچولے دا مطلب اے جیڑے ممبران اور وزیر ان دے درمیان پارلیمنٹری سیکرٹری نے

جناب ڈپٹی سپیکر۔رانا آپ تشریف رکھیں ۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی۔جناب سپیکر میں یہ عرض کر رہا تھا کہ پچھلے سیشن میں بھی امن عامہ کے موضوع پر بھی بڑی خاص گفتگو ہوئی ہے اور اس میں تجاویز بھی بڑی مفید سامنے آئی تھیں ۔ کیا میں یہ پوچھنے کی جسارت کر سکتا ہوں ؟

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ چودھری صاحب مولانا صاحب تقریر فرما رہے ہیں میں آپ سے استدعا کروں گا کہ براہ کرم ان کی تقریر کو خاموشی سے سنا جائے ۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی ۔میں پھر دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ پچھلے سیشن میں بھی امن عامہ پر کافی طویل بحث ہوئی یہ صورت حال چھ چار روز سے آپ کے سامنے آ رہی ہے یہی شکایات اور یہی تقاریر اس وقت بھی دہرائی گئیں ۔ ان کے حل کے لئے کچھ تجاویز پیش کی گئی تھیں ۔ کیا میں یہ پوچھنے کی جسارت کر سکتا ہوں کہ ان تجاویز پر کتنا عمل ہوا ہے اب ہم چار پانچ روز سے پھر یہ بحث کر رہے ہیں اور کئی تجاویز سامنے آ رہی ہیں

اگر ان پر عمل درآمد کی وہی کیفیت ہو گئی جو پچھلے سیشن میں ان تجاویز پر ہوئی ہے پھر یہ نشستن گفتن برخاستن ہے اسکا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب والا میں قائد ایوان کی اس طرف توجہ دلاؤں گا کہ جو تجاویز پچھلے سیشن میں آئی ہیں اور جو اس سیشن میں آ رہی ہیں معلوم ہونا چاہئے ان تجاویز پر جو معقول اور صحیح تجاویز ہیں ان پر کتنا عمل درآمد ہو رہا ہے اس گزارش کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ حکومت کا اولین فریضہ بنیادی ضرورتوں کے بعد یہ ہے کہ وہ اپنی رعایا کی جان مال اور عزت آبرو کی حفاظت کرے افسوس یہ ہے کہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی جتنی ہم بحث کرتے ہیں جتنی ہم کوشش کرتے ہیں وہ مرض اتنا ہی بڑھتا جاتا ہے اس میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔

میں آج رات قریب مدھکے جگہ ہے وہاں ایک جلسہ میں حاضر ہوا رات کو دس گیارہ آدمی ڈاکو چور لوگ تو کہتے ہیں وہ اشتہاری ہیں وہ وہاں رات کو آئے اور انہوں نے علی الاعلان فائرنگ کی کوئی انہیں روکنے والا نہ تھا ایک عورت کے بازو توڑ دئیے۔ زیورات نقدی اور سامان چھین کر چلے گئے لوگوں نے بتایا یہاں آئے روز اسی طرح ہوتا رہتا ہے ہم جرأت نہیں کر سکتے کہ ان کا کوئی مقابلہ کریں اس علاقے میں اسی طرح ہوتا ہے یہ رانا صاحب کے بارڈر کا علاقہ ہے

رانا پھول محمد خان۔جناب والا ہر معاملے میں آپکو جھوٹ سے پرہیز کرنا چاہئے۔ میں تو ہدیہ پیش کر دوں گا۔ یہاں تک نہ جائیے میں نکاح پڑھانے کیلئے تو ہے میں نہیں لے سکتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔رانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔ مولانا صاحب آپ سپیکر کو مخاطب کریں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی۔جناب والا میں عرض کرتا ہوں کہ اس عاصہ کی حالت روز بروز بگڑتی جا رہی ہے بجائے اسکے کہ اسکی کوئی اصلاح ہو رشوت ایک خطرناک ناسور کی صورت اختیار کر چکی ہے جوں جوں اس کا دبا کیا جاتا ہے وہ بڑھتی جاتی ہے میں اس سلسلے میں میں اپنے بعض ممبران کی تائید کرتے ہوئے یہ گزارش کروں گا کہ ان تمام بیماریوں کا صحیح علاج یہ ہے کہ ملک میں مکمل اسلامی نظام کو نافذ کیا جائے۔ اسلام سلامتی ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ المسلم من سلم المسلمون من یدہ ولسانہ مسلمان ہوتا ہی وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

ایمان عمل کا سبق دیتا ہے۔ اسلام سلامتی کا سبق دیتا ہے۔ اگر ہم یہاں مکمل اسلامی نظام کو جلد سے جلد نافذ کریں تو میں سمجھتا ہوں ان بیماریوں کا بہت سا ازالہ ہو سکتا ہے۔ قرون اولیٰ کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں جب اسی قرآن و سنت کے مطابق صحیح اسلامی نظام تھا

اس وقت امن عامہ کی صورت کیا تھی - آج بھی ہم سعودی عرب کی مثال پیش کر سکتے ہیں اگرچہ وہاں سو فیصد پورا نظام نہیں لیکن جہاں تک اسلامی حدود اور قوانین کا نفاذ ہے آپ اس کا دوسرے ممالک سے موازنہ کر کے دیکھ سکتے ہیں کہ وہاں امن عامہ کی صورت حال کتنی بہتر ہے - اس لئے ہماری صوبائی گورنمنٹ اپنے مرکز سے اس بات کی پرزور سفارش کرے کہ اسلامی قوانین کا نفاذ کیا کیا جائے یہ منشور بھی اسلام کے نام پر تھا - الیکشن بھی اسلام کے نام پر تھا آٹھ سال سے ہم اسلام اسلام سن رہے ہیں لیکن اب تک ایک چور کا بھی ہاتھ نہیں کاٹا گیا - اگر ایک چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے یا شریعت کے مطابق ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیا جاتا ہے تو میں سمجھتا ہوں ان جرائم میں بہت کچھ کمی آ جائیگی ہم یہ سمجھتے ہیں اس کا حل سوائے اسکے نہیں کہ جلد اسلامی نظام کو مکمل طور نافذ کیا جائے - قاضی عدالتوں کا شور بھی ہم کئی سال سے سن رہے ہیں اور قاضیوں کو تو تربیت بھی دی گئی سعودی عرب بھی بھیجا گیا یہاں بھی قاضی کورٹ کی کلاسیں جاری کی گئیں مگر ابھی تک میرے علم کے مطابق کہیں شرعی قاضیوں کا تقرر نہیں ہوا اس طرح سستا انصاف میسر ہو گا اور اسلامی نظام کے مطابق صحیح کاروائی ہو گی - بڑے افسوس کی بات ہے کہ اسلام کے نام پر اس ملک کو حاصل کیا گیا آج ۳۸ برس ہونے والے ہیں لیکن اب تک اسلام اس ملک میں نافذ نہیں ہوا بلکہ جیسے آپ سب جانتے ہیں کہ اس ملک میں مارشل لا اور انگریز کے بنائے ہوئے قوانین کو شریعت کے مطابق قانون پر بالادستی حاصل ہے - اس لئے یہ اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا سبب ہے - اللہ جب راضی ہو جائیں گے سارے معاملات درست ہو جائیں گے - خدا راضی اس حالت میں ہوگا جب ہم اسکے صحیح فرمانبردار بندے بنیں گے - اس کے احکام پر خود بھی چلیں گے دوسروں کو بھی چلائیں گے - اسی ضمن میں ایک بات کی اور اجازت چاہتا ہوں جو کچھ تشدد کے واقعات آپکے نوٹس میں لائے گئے - مجھے افسوس ہے ایک دو ایسے واقعات ہیں جن کا کسی فاضل ممبر نے ذکر نہیں کیا - میں ان واقعات کو دھرانا نہیں چاہتا جن کا بار بار ذکر ہوا ہے - پونے تین سال کا عرصہ ہو رہا ہے ختم نبوت کے ایک مجاہد اور مبلغ مولانا اسلم قریشی کو دن دھاڑے سیالکوٹ سے اغوا کیا گیا آج تک نہ وہ برآمد ہوئے اور نہ آج تک ان کے ملزم پکڑے گئے - اس کے بعد گلبرگ لاہور سے مولانا اشرف ہاشمی کو اغوا کیا گیا - ڈیڑھ دو سال کا عرصہ ہو گیا - آج تک نہ وہ برآمد ہوسکے اور نہ ہی ان کے مجرموں کا کوئی سراغ مل سکا - جب امن و امان کی یہ حالت ہو کہ اس معاشرے کے معزز علماء کی جانیں تک محفوظ نہ ہوں ، معصوم بچوں کی جانیں محفوظ نہ ہوں ، عورتوں کی جانیں محفوظ نہ ہوں - ہر آدمی خطرہ محسوس کرتا ہو اسے اپنی عزت اور آبرو اور جان کا تحفظ نہ ہو تو ایسی حکومت ناکام حکومت ہوتی ہے - حکومت کا اولین فرض ہے کہ سب سے پہلے اپنی رعایا کو امن و سکون مہیا کرے -

جناب ڈپٹی سپیکر : مولانا ، ایک منٹ میں ختم کریں -

مولانا منظور احمد چنیوٹی : جی -

جناب محمد افضل چن ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ، میری اس ضمن میں گزارش ہے کہ علامہ صاحب نے جو باتیں کی ہیں ، وہ سب ٹھیک ہیں ۔ لیکن علامہ صاحب کو ایک چیز مدنظر رکھنی چاہیے کہ اسلامی نظام لانے میں سب سے زیادہ ہاتھ ہمارے علمائے دین کا ہے ۔ پہلے تو ہمیں اپنے آپ کو ٹھیک کرنا چاہیے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر : آپ تقریر نہ فرمائیں ۔

جناب محمد افضل چن ۔ جناب والا ، میں پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہا ہوں ۔ کیونکہ جب بات حقیقت سے بالکل ہٹ جائے وہ پوائنٹ آف آرڈر بن سکتا ہے ۔ بات یہ ہے کہ یہ مسلمانوں کو مسلمان نہیں رہنے دیتے انہیں اکٹھا نہیں رہنے دیتے تو یہاں اسلامی نظام کون لائے گا ۔ ؟ سب سے پہلے انہیں قربانی دینی چاہیے ۔ جب یوم عاشورہ آتا ہے ۔ دیکھ لیں ، سب مسلمان ہیں ۔ لیکن دس دن میں کیا ہوتا ہے !!

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ حاجی صاحب تشریف رکھیں ۔

جناب محمد افضل چن ۔ سارے علمائے دین فرقہ واریت کو ہوا دیتے ہیں ۔ امن عامہ کو ہم خراب کرتے ہیں ۔ ہمارا پورا ایوان ۲۶۲ کا ہے ۔ اگر ہم چوروں کی پشت پناہی نہ کریں ، تو جرائم بالکل نہیں ہو سکتے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر : حاجی صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

جناب محمد افضل چن ۔ ہمیں چاہیے کہ ہم مسلمانوں کو آپس میں بھائی بھائی بنائیں نہ کہ انہیں آپس میں لڑائیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی ۔ دیوبندی ، بریلوی اور سب علماء نے اکٹھے ہو کر اتفاق سے بائیس نکات تیار کیے ہیں ۔ ان میں کوئی اختلاف نہیں ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ مولانا آپ تشریف رکھیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ وہ اولیائے کرام کی وراثت ہے ۔ جس طرح آل رسول میں سے کچھ آدمیوں میں نقص پیدا ہوا ، ان کو اپنی اصلاح کے لیے حاجی چن صاحب کہیں ، اور وہ علماء کو بھی کہہ سکتے ہیں ۔ کوئی اعتراض والی بات نہیں ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ مولانا آپ ایک منٹ میں ختم کریں ۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی ۔ : میں ختم کر رہا ہوں ۔ میں آخری گزارش کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب محمد افضل چن ۔ سمجھ نہیں آتا کہ ایک ہی بات کو بار بار دہرایا جا رہا ہے

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ آپ یہ کوئی اچھی روائت نہیں فرما رہے ۔ آپ جو کچھ کر رہے ہیں ۔ براہ مہربانی اس کو مدنظر رکھیں ۔ آپ فرمائیے ۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی۔ میں آخری بات کرتے ہوئے ختم کرتا ہوں کہ امن عامہ اور اصلاح معاشرے کے لئے ذرائع ابلاغ کا درست ہونا بھی نہایت ضروری ہے۔ اس لیے کہ ذرائع ابلاغ فحاشی پھیلا رہے ہیں، بے حیائی پھیلا رہے ہیں۔ سینما میں مار دھاڑ کا سبق دیا جاتا ہے۔ دوسرے ذرائع سے اس قسم کی جرائم کی تربیت دی جاتی ہے۔ ترغیب دی جاتی ہے۔ اس لئے ذرائع ابلاغ کو درست کیا جائے۔آخری بات یہ عرض کروں گا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء و المنکر

نماز بے حیائیوں اور برائیوں سے روکتی ہے۔ معاشرے کو درست کرنے کے لئے نماز اسلام کا بنیادی ستون ہے۔ میں قائد ایوان کی توجہ دلاؤں گا کہ وہ مرکزی حکومت کی توجہ دلائیں کہ جس طرح زکوۃ کا باضابطہ نظام قائم کیا گیا ہے۔ اسی طرح نماز کا نظام قائم کریں اسلامی حکومت کا یہ پہلا فرض ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

الذین ان مکنا ھم فی الارض۔ اقاموالصلوۃ

کہ جن کو ہم زمین میں قدرت دیتے ہیں، اختیار دیتے ہیں، حکومت دیتے ہیں ان کا پہلا فرض یہ ہے کہ نماز کے نظام کو قائم کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ مولانا صاحب آپ کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی۔ صرف آدھا منٹ۔ قرآن کریم کی آیت کا ترجمہ تو پورا کرنے دیجیے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم جن کو زمین میں اقتدار دیں۔ ان کے لئے چار پروگرام دیتے ہیں۔ پہلا پروگرام، نماز کے نظام کو قائم کرو۔ دوسرا پروگرام زکوۃ کے نظام کو قائم کرو۔ تیسرا ہے امر بالمعروف اور چوتھا ہے نہی عن المنکر۔ یہ چار نظام ہیں جو رب نے دیئے ہیں۔ میں توجہ دلاؤں گا کہ زکوۃ کا نظام تو ہے۔ نماز کا نہیں ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا باقاعدہ محکمہ قائم ہونا چاہئیے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی بیگم صاحبہ فرمائیے۔

بیگم بشریٰ رحمن۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں۔ جناب والا مولانا نے بہت ہی مدلل تقریر کی ہے اور میں اس تجویز کی بہت تعریف کرتی ہوں۔ آخر میں انہوں نے فرمایا ہے کہ ذرائع ابلاغ تمام برائیاں پھیلا رہے ہیں۔ بلکہ برائیوں کی جڑ بھی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہماری فلمیں یا باہر سے جو فلمیں منگوائی جاتی ہیں، وہ مار دھاڑ سے بھرپور ہوتی ہیں۔ اور فحاشی پھیلاتی ہیں۔ میں اس میں ان کی تائید کرتی ہوں۔ جناب والا بعض فلمیں جو باہر سے منگوائی جاتی ہیں وہ مار دھاڑ سے بھرپور بھی ہوتی ہیں۔ جناب والا مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ شکر ہے مولانا نے وہ چند فلمیں دیکھیں۔ اور یہاں ان کا حوالہ دینے کے قابل ہوئے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آپ تشریف رکھیں۔ مولانا صاحب آپ بھی تشریف رکھیں۔

بیگم بشریٰ رحمن ۔جناب والا میری بات ابھی پوری نہیں ہوئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔آپ تقریر نہیں فرما سکتیں ۔

بیگم بشریٰ رحمن ۔ جناب والا ایک اور ضروری بات ہے جو اس بات سے ہٹ کے ہے۔ آپ مجھے اجازت دیں۔ اب میں مولانا سے کچھ نہیں کہتی۔ میری اپنی بات ہے۔ جناب والا میں مار دھاڑ سے بھرپور ''مستانی حسینہ'' جیسی فلمیں نہیں دیکھتی ۔ انہوں نے ان کا حوالہ دیا ہے میں تو یہ عرض کرنا چاہتی تھی کہ چار پانچ دن سے امن عامہ پر بحث ہو رہی ہے ۔ بہت اچھے اچھے موضوع سامنے آئے ہیں۔ تقریباً ہر قسم کے موضوع کو چھیڑا گیا ہے ۔ جناب والا میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ ایک موضوع باقی رہ گیا ہے۔ ابھی تک کسی فاضل رکن نے اس کو نہیں چھیڑا۔ اگرچہ اس کا تعلق امن عامہ سے ہے۔ وہ موضوع حال ہی میں برآمد ہوا ہے۔ وہ عوام میں سراسیمگی اور ہراس پھیلا رہا ہے وہ یہ ہے جیسا کہ آپ نے اخبارات میں پڑھا ہوگا اور بیانات بھی شائع ہوئے ہیں کہ ایک نیا مرض ''ایڈز'' کالنڈے کے کپڑوں سے آیا ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ یہ الگ موضوع ہے ۔

بیگم بشریٰ رحمن ۔جناب والا ! میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ کسی فاضل رکن سے یہ کہیے کہ اس پر سیر حاصل تبصرہ کریں۔ یا پھر مجھے پانچ منٹ دئیے جائیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ یہ موقع آپ ہی کو دیا جائے گا۔ آپ تشریف رکھیں ۔ (اس پر لیے جناب سپیکر نے کرسی صدارت پر تمکن ہوئے)

رانا پھول محمد خان ۔۔ سزا دینے والے رہائی بھی دیتے ہیں۔ جناب نے وعدہ فرمایا تھا کہ مجھے پانچ سات منٹ ملیں گے۔ کیا میں امید کروں؟ مجھے امید تو ڈپٹی سپیکر صاحب سے تھی۔

جناب سپیکر ۔ جناب محمد صفدر شاکر صاحب

جناب محمد صفدر شاکر ۔ جناب سپیکر ۔ میرے واجب الاحترام ارکان اسمبلی۔آج امن عامہ پر بحث شروع ہوئے چوتھا روز ہے ۔ اور معزز ارکان نے اس پر بڑی مفصل بحث کی ہے۔ اور ہر پہلو کو اجاگر کیا ہے۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا لفظ ''ارکان'' ہے یا ''اراکین''۔ میں ذرا اپنی معلومات کے لئے اس کی تصحیح چاہتا ہوں ۔

بیگم بشریٰ رحمان لفظ ارکان ہے یا اراکین ہے ۔ ارکان نہیں ہے ۔

جناب محمد صفدر شاکر ۔ میری گزارش ہے کہ امن عامہ کو کنٹرول کرنے کے جو سب سے ضروری بات ہے وہ یہ ہے جب تک ممبران پنجاب اسمبلی کے وقار کو

بحال نہیں کیا جاتا اس وقت تک ہم امن عامہ کی حالت کو سدھارنے میں کوئی کردار ادا نہیں کر سکتے ہمارے وقار کا یہ حال ہے - پچھلے دنوں میرے ایک ساتھی مظہر علی گل فیصل آباد کے ایک ایس - ایس - پی کے پاس گئے جو شعبہ تفتیش سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کو ایک مقدمہ کے متعلق بتایا تو اس افسر نے یہ کہا اگر آپ کسی مقدمہ کے متعلق بات کرنا چاہتے ہیں تو دفتر سے باہر نکل جائیں -

سید طاہر احمد شاہ - یہ واقعہ ایس ایس پی کے ساتھ پیش نہیں آیا بلکہ ایس پی تفتیش کے ساتھ پیش آیا -

جناب چیئرمین صفدر شاکر - اب آپ بتائیں ہمارے ساتھ یہ سلوک ہو تو ہم کیا امید رکھ سکتے ہیں میں تو صرف وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد نواز شریف صاحب سے ہی امید رکھ سکتا ہوں جو اس وقت خدا کے بعد ہمارا آسرا ہیں اگر انہوں نے بھی ہمیں صحیح مقام نہیں دلایا تو ہم خاموش رہینگے اور کچھ نہیں کہہ سکیں گے وہ اس لئے کہ —

شوق سفر میں گرد اتنی نہ اڑا
منزل پہ جا کے سانس بھی لینا محال ہو

اس کے بعد امن عامہ میں پولیس کا ایک اور عمل دخل بھی ہے - وہ علاقے کی چوریاں اور ڈکیتیاں ہیں - پرسوں ایک معزز رکن نواب زادہ مظفر علی نے ایک بات کہی تھی کہ اگر پولیس چاہے تو چوریاں رک سکتی ہیں ان کے موقف کی تائید کرتے ہوئے یہ بتاتا ہوں کہ چار پانچ سال پہلے میرے علاقے ماموں کانجن میں ایک ایس ایچ او - رانا سلیم اختر تعینات ہوا انہوں نے آتے ہی یہ اعلان کیا کہ سب علاقہ کے لوگ امن سے سوئیں اور جو مویشی اندر باندھتے ہیں وہ ان کے رسے کھول کر باہر رکھیں آپ یقین کریں ایک سال وہ وہاں رہے نہ تو اس عرصہ میں کوئی چوری ہوئی نہ ڈکیتی ہوئی - تو ہم کیسے یقین کرلیں کہ یہ کام نہیں رک سکتا اگر حکومت محکمہ پولیس کے ایسے افسران کو تعنیات کرے جو اپنے فرض کو فرض سمجھے تو انشاءاللہ یہ کام کبھی نہیں ہو سکتا -

اس کے بعد رشوت کا مسئلہ ہے رشوت کے متعلق تو میں یہی کہونگا کہ ہوس زر میں افسران نے انجام کے ساتھ ساتھ احترام آدمیت کو بھی بھلا دیا ہے اور وہ صرف اور صرف رشوت کو مدنظر رکھتے ہیں ایک طرف ہماری سفارش ہو تو دوسری طرف سرخ نوٹ ہوتے ہیں سرخ نوٹوں کے آگے ہماری کوئی اہمیت نہیں ہوتی -

اس کے علاوہ ایک دو باتیں اور بھی ہیں - ہیروئین اور منشیات کے متعلق - اس کے متعلق زیادہ بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے یہ آپ کو بھی پتہ ہے کہ وہ کن ہاتھوں سے آتی ہے اور کن ہاتھوں میں جاتی ہے ہم ان کی کوئی نشان دہی نہیں کر سکتے میں پہلے بھی عرض کرچکا ہوں کہ ہمیں عدم تحفظ ہے اور جب تک ہمیں تحفظ نہ دیا جائے - ہم اسکی کوئی نشاندھی نہیں کر سکتے - اس کی سرپرستی بڑے بڑے گھرانوں کے ہاتوں میں ہے جو حکومت کے علم میں بھی ہے اور ہم بھی جانتے ہیں -

اور سب سے آخر میں یہ گذارش کروں گا کہ ایک مسئلہ غلط میڈیکل سرٹیفیکیٹ کے جاری کرنے کا ہے ۔ جناب والا آج کل یہ مرض اتنا بڑھ گیا ہے کہ جو قاتل ہوتا ہے اس کا مقدمہ مقتول سے پہلے درج ہو جاتا ہے ۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ سول ہسپتال یا دوسرے اداروں کو بھاری رقم ادا کرکے غلط میڈیکل سرٹیفیکیٹ حاصل کرلیتے ہیں جس سے مقتول کی حق رسی نہیں ہوتی ۔ اور آخر میں یہ گذارش کرونگا کہ اسلحہ کا لائسنس بالکل ختم کر دیا جائے اور اسلحہ کو عام کردیا جائے ۔ تاکہ ہر آدمی کے پاس اسلحہ ہو اور آپ دیکھیں گے کہ چوریاں اور ڈکیتیاں بالکل بند ہو جائیں گی جس طرح کہ سرحد اور بلوچستان میں ہوتا ہے ۔ شکریہ

جناب سپیکر ۔ رائے احمد سعید خان

رائے احمد سعید خان — بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب سپیکر آپ کا بصد شکریہ کہ آپ نے اس طرف توجہ دی کافی روز سے امن عامہ کی صورتحال پر بحث جاری ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے صوبہ میں لاقانونیت کا دور دورہ ہے میں یہ محسوس کرتا ہوں جتنی تقاریر یا جتنی تجاویز اس ہاؤس میں ممبران اسمبلی نے پیش کی اگر ان کا افسران کوئی نوٹس لیتے تو کافی اصلاح ہو سکتی تھی مگر مجھے تو آج پورے صوبہ میں کوئی ایسا پولیس اسٹیشن یا کوئی عدالت یا کوئی ایسا محکمہ نظر نہیں آتا جو رشوت کے بغیر بھی کام کرتا ہو ۔ ہر جگہ رشوت کا بازار گرم ہے ہم بھی اپنی معاشرت ترک کر چکے ہیں مگر میں اس ہاؤس میں یہ بات کہتا ہوں کہ ہم ان تمام اقدار کی پابندی کرنے کے لئے تیار ہیں جس سے ہم عوام کو سستا انصاف مہیا کرا سکیں اگر قائد ایوان ہمیں اپنے ضلع میں یا تحصیل کی سطح پر ہمیں اختیار دیں کہ جب ہم غلط افسران کی نشان دھی کریں تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے ۔ اگر ہم غلط کام کرائیں یا اس کی پابندی نہ کریں تو ہم مستعفی ہونے کو تیار ہیں اگر افسران ہماری بات نہ مانیں تو اسکا بھی سختی سے نوٹس لینا چاہئے یہ تو ٹھیک ہے کہ آگے سے کافی فرق پڑ چکا ہے ۔ مگر جو بات ہونی چاہئے وہ ابھی تک نہیں ہو سکی کیونکہ پچھلے دنوں میرے محترم شاہ صاحب نے یہ بات کہی کہ ایک پولیس سرجن نے علی الاعلان ان کے گاؤں کے ایک شخص سے آٹھ ہزار روپیہ لیا اس کے بعد یہ ہوا کہ اس پولیس سرجن کو ایک محکمہ کی بجائے چار اور محکمہ کا اضافی چارج دے دیا گیا میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی معزز ممبر کسی بدعنوان افسر کی نشاندھی کرے تو بجائے اسکے کہ اس افسر کو سزا دی جائے اگر اسکے اختیارات میں مزید اضافہ کر دیا جائے تو بات کرنا بے سود اور بے حاصل ہے میں تو یہ کہونگا کہ یہاں جو بات کی جائے اسکا موازنہ اور مقابلہ کرنے کے بعد اگر بات صحیح ہو تو سختی سے نوٹس لیا جانا چاہئے ۔

اسکے علاوہ چند قوانین میں ترمیم ہونی ضروری ہے ۔ مثلاً کوئی بدمعاش یا کوئی لٹیرا کسی کی جگہ پر قابض ہو جاتا ہے ۔ تو وہ چاہتا ہے کہ اسکے خلاف 447 کا پرچہ درج ہو ۔ کیونکہ اس سے ملزموں کو فائدہ پہنچتا ہے ۔ مدعیوں کو اس سے نقصان ہی

نقصان پہنچتا ہے۔ میں بار بار جو بات کرنا چاہتا ہوں وہ یہی ہے کہ جو بات اس ایوان میں کی جائے اسکا سنجیدگی سے نوٹس لینا چاہئے اگر اسکا نوٹس نہ لیا گیا تو یہ انتظامیہ اور یہ افسران یہ کہیں گے کہ جب یہ بات اسمبلی میں بھی کر چکے ہیں اور اسکا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ تو ہمیں پھر کس کا ڈر یا خوف ہے وہ ہماری بات کو نہیں سنیں گے۔ مجھے شاہ فیصل مرحوم کا ایک واقعہ یاد آیا ایک دفعہ وہ یہاں آئے انہیں جب بتایا گیا کہ ہماری عدالتی ڈھانچہ یہ ہے تو انہوں نے کہا کہ اگر ایک عدالت غلط کام کرتی ہے تو اسکا آپ کیا نوٹس لیتے ہیں تو ہمارے ارباب اقتدار لا جواب ہو گئے اگر عدالتیں یا انتظامیہ جو بھی اس قسم کی جگہیں اگر غلط کام کریں اسکا سختی سے نوٹس لینا چاہئے تاکہ ہم اپنی تہذیب تمدن اور اخلاقی اقدار جسکا ہم صبح سے لے کر شام تک چرچا کرتے ہیں اسکی پاسبانی کر سکیں تو میں بصد التماس آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جو اسمبلی کے ممبران ہیں اگر ان کا وقار مجروح ہو یا ان سے زیادتی ہو تو فوری اس کا فوراً تدارک ہونا چاہئے ہم ایک دفعہ بات کریں گے ۔ دو دفعہ بات کریں گے اگر ہماری بات صدا بہ صحرا ہوئی تو اس کے علاوہ ہمارے پاس اور کوئی چارہ نہیں کہ ہم اخبارات میں اس کی تشہیر کریں اور اس کے خلاف آواز بلند کریں۔ سچی بات کرنا ایک مسلمان کا فرض ہے۔ اگر ہم اپنی باتوں پر عملدرآمد ہوتا نہ دیکھیں گے تو ہمیں مجبوراً کوئی ایسا راستہ اختیار کرنا ہوگا کہ جس سے ہماری تسلی ہو۔ ہم نے اپنے عوام کے سامنے جا کر جواب دینا ہے۔ ہمارے علاقوں میں بھی ایسی صورت حال کا سامنا ہے کہ غنڈوں اور بد معاشوں نے جینا دوبھر کر رکھا ہے ۔ اس بارے میں ایک تجویز دینا پسند کرونگا کہ محلوں کی سطح پر اور دیہاتوں کی سطح پر ایسی کمیٹیاں بننی چاہئیں جو شریف لوگوں پر مشتمل ہوں شرفا میں اور بدمعاشوں میں فرق رہنا چاہیئے گاؤں اور محلوں میں کمیٹیاں ہوں اور جب بھی ایف آئی آر درج ہو تو کم از کم اس میں یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ مظلوم لوگوں کے خلاف غلط پرچہ درج نہ ہو کیونکہ وہی اس بات کو جانتا ہے جو ایک دفعہ کسی غلط ایف آئی آر میں ملوث ہو جائے اور جو وہ سلسلہ چل نکلتا ہے تو وہ بیان سے باہر ہے۔ وہ آپ لوگ محسوس نہیں کر سکیں گے وہ اسی آدمی کو علم ہوگا کہ وہ کس انداز سے اس مرحلے سے گزرتا ہے۔ تو میری یہ گزارش ہے کہ ایف آئی آر کا اندراج کرتے وقت اس محلے کے شرفاء کو اور خاصطور پر امام مسجد کو ملحوظ رکھنا ہوگا تا کہ غلط ایف آئی آر کا اندراج نہ ہو۔ موجودہ طریقہ کار میں ترمیم کرنا ہو گی ۔

چودھری غلام رسول ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا جب ایف آئی آر درج ہوتی ہے تو کوئی ایسا قانون اس سلسلے میں نہیں ہے لیکن یہ پولیس افسر کا فرض ہے اور اس کی ڈیوٹی ہے کہ جب کوئی شکایت لیکر جاتا ہے تو اس کی ایف آئی آر درج کرنی چاہئیے۔ لیکن وہ ایسا کرتے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر۔ چوہدری صاحب کی توجہ میں اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ

پوائنٹ آف آرڈر پولیس سٹیشن کے پروسیجرل میٹر(procedural matter) کے بارے میں آپ raise نہیں کر سکتے - اسمبلی کے procedural matter کے بارے میں آپ raise کر سکتے ہیں۔

چودھری غلام رسول ۔ جناب والا۔ میں جو عرض کر رہا تھا وہ ایک قانونی بات تھی اور آپنے جو ارشاد فرمایا ہے وہ بجا ہے۔

رائے احمد سعید خان ۔ جناب والا۔ میں یہ عرض کرونگا کہ خیر وفلاح کے ماحول کا آغاز اگر ہم یہ چاہیں کہ عدالتوں سے تھانوں سے بازاروں سے یا اور جگہوں سے ہو تو ہر گز ممکن نہیں۔ اگر ہم اپنا محاسبہ کریں اور ہماری تجاویز پر عملدرآمد ہو تو انشا اللہ وہ دن دور نہیں ہوگا جب انصاف کے تقاضے پورے ہونگے اور قانون کے تقاضے بھی پورے ہونگے اس لئے آپ سبھی بھائیوں سے میری التماس ہے کہ آپ غلط لوگوں کی نشاندھی کریں اور جب ہم ایسے لوگوں کی نشان دیہی کریں تو ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی اس پر عملدرآمد کرانا چاہیے ۔ کئی ایک اور مثالیں بھی ہیں جو کہ قلت وقت کے باعث پیش نہیں کر سکا ۔ امید کرتا ہوں کہ جہاں اور بھی باتیں کی جائیں گی انہیں سانحہ تحریک سمجھتے ہوئے قبول کریں گے ۔

جناب سپیکر ۔ آپ کی تقریر کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

رائے احمد سعید خان۔ جناب والا ۔ میں نے تقریر دس منٹ کرنی تھی لیکن جناب نے صرف پانچ منٹ دئے ہیں ۔ مہربانی ۔

جناب سپیکر۔ شکریہ ۔ مہربانی ۔

پیر احمد شاہ کھگہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ رانا پھول محمد خاں کی طرح میرا بھی پوائنٹ آف آرڈر بن جائے گا ۔ جس طرح انہوں نے فرمایا تھا کہ اس پولیس سرجن کو دو تین اور اداروں میں ذمہ داری دے دی گئی ہے جنہوں نے آٹھ ہزار روپیہ لیکر غریب آدمی کے خلاف لکھ دیا کہ اس کو چوٹ نہیں لگی تو ہماری وہی مثال ہے۔ اگے بھابھی نچنی اتوں ڈھولاں دی کڑکٹ مطلب یہ ہے کہ اسیں شکایت پیش کیتی ہاؤس دے سامنے کہ اس ڈاکٹر صاحب نوں کوئی عبرتناک سزا ہونی چاہی دی اے جس نے غریب آدمی دی تمام ضربات نوں صفا کرکے ایہ لکھ دتا کہ اونوں چوٹ ای کوئی نئیں لگی ۔ لیکن جناب دی نے وزیر اعلی صاحب دی خدمت وچ ایہ عرض کرونگا کہ اس گل دا ضرور ایکشن لیا جاوے نے اس ڈاکٹر صاحب نوں کیفر کردار تو وی اتاں چلایا جاوے جسطراں ساڈی پرانی روایت اے ”جا او ڈھولیا جاندیا پچھوں خدا دی مار آوی ,, سو اس طراں دے ساڈے جھڑے مضمون ہوندے نہیں اوہ اسمبلی وچ زبانی ہوندے نیں ۔

جناب سپیکر۔ شکریہ حاجی جمشید عباس تبسم صاحب ۔ (قطع کلامیاں)

No cross talk please حاجی صاحب ۔

حاجی جمشید عباس تھہیم - جناب سپیکر سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا - تین چار روز سے امن عامہ کے موضوع پر بحث چل رہی ہے - تو اس سلسلے میں جہاں تک میں سمجھتا ہوں کوئی ایسی چیز رہ نہیں گئی جس پر میں زیادہ وضاحت کر سکوں محکمہ پولیس کو زیادہ زیر بحث لایا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے معاشرے میں برائی کی جو جڑ ہے وہ رشوت ہے اور رشوت صرف محکمہ پولیس میں نہیں بلکہ تقریباً کوئی محکمہ ایسا نہیں جس میں رشوت نہیں فرق صرف اتنا ہے کہ غالباً پولیس والوں کا معیار ذرا نیچا ہو گا اور ایکسائز اور کسٹم والوں کا معیار ذرا اونچا ہو گا۔ رشوت تقریباً ہر محکمے میں چل رہی ہے - اگر جناب والا مجھے امن عامہ کی صورت حال کے علاوہ بولنے کی اجازت دی جائے تو میں عرض کروں گا کہ ہمارے ملک میں پولیس کے علاوہ کئی دوسرے محکمے ایسے ہیں جنہیں رشوت کا بحرالکاہل کہا جا سکتا ہے ندیاں یا دریا میں نے اس لئے نہیں کہا کہ ان کی کوئی حدیں ہوتی ہیں - رشوت کا بحرالکاہل اس لئے کہا ہے کہ اس کی کوئی حد نہیں جہاں تک امن عامہ کی صورت حال کا تعلق ہے میں اس کے لئے بہت کم بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں یہ جو ہمارے بھائی بن کے افغان مہاجرین تشریف لائے ہیں ان کے متعلق حکومت پنجاب کو حکومت پاکستان سے یہ سفارش کرنی چاہیے کہ وہ کم از کم ہمیں اتنے اختیارات تو دیں ہم ان کی گاڑیاں چیک کر سکیں- یقین کیجئے کہ کوئی ان کی گاڑیاں چیک نہیں کر سکتا- انہیں مہاجرین کی گاڑیوں میں ہیروئین آ رہی ہے- انہیں کی گاڑیوں کے اندر چرس آ رہی ہے - انہیں گاڑیوں کے اندر اسلحہ آ رہا ہے- (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - میں آپ کی وساطت سے رانا صاحب کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ صرف دو منٹ مجھے اجازت دیں- باقی ایک منٹ آپ کے لئے- (قطع کلامیاں)

تو جناب والا کم از کم اتنے اختیارات تو حکومت پنجاب کے پاس ہوں کہ وہ مہاجرین کی گاڑیوں کو چیک کر سکیں- انہیں گاڑیوں کے اندر یہ ساری چیزیں آ رہی ہیں-اگر وہ ہمارے بھائی بن کے یا مہاجرین بن کر یہاں تشریف لائے ہیں تو ہم ان کی عزت کرتے ہیں-ان کی عزت میں کوئی کمی نہیں کر رہے لیکن خدارا کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارا پنجاب بھی قبائلی علاقہ بن جائے - ہر قسم کا اسلحہ - ہر قسم کی منشیات انہیں کی وساطت سے یہاں پہنچ رہی ہیں-اور اس کے بعد ایک پولیس کا محکمہ ہے سپیشل برانچ ہے جسے survellance کہا جاتا ہے-اس محکمہ کی اصلاح کے لئے حکومت پنجاب سے یہ کہوں گا کہ وہ غیر ملکی شرپسندوں کی نگرانی کے لئے ہے - اس لئے اسے سرویلینٹ کہا جاتا ہے- اس محکمے کے پاس ایسی گاڑیاں ہونی چاہئیں کہ جن کے اوپر وہ شرپسندوں یا ملک دشمن عناصر جو ہوں یا وہ اور کسی ملک کے ہوں انہیں پکڑنے کے لئے انکا پیچھا کر سکیں ایسا نہ ہو کہ

جن کا پیچھا کرنا ہے وہ تیز رفتار گاڑیوں پر جا رہے ہیں اور ہمارا تھانے دار یا اے ایس آئی ٹوٹے پھوٹے موٹر سائیکل کے اوپر ان کے پیچھے جائے اور ان کی گاڑی کا نمبر پڑھ سکے اور انہیں پکڑ نہ سکے اس کے بعد میں آپ کی توجہ ٹریفک پولیس کی طرف بھی دلانا چاہوں گا میں نے اکثر یہ دیکھا ہے کہ کئی ایک مقامات پہ سڑک کے درمیان میں ٹرک اور ویگنوں اور بسوں کو صرف یہ بہانا بنا کر روک لیا جاتا ہے کہ ہم ان کو چیک کر رہے ہیں۔ اور ان سے پیسے وصول کئے جاتے ہیں۔ خدارا کوئی ایسا انتظام کریں یا کوئی ایسا طریقہ کار وضع کریں کہ رشوت بند ہو۔ میں اپنی طرف سے اس کے لئے ایک تجویز پیش کرتا ہوں یہ ممبران صوبائی اسمبلی جو ہیں یہ معزز ہاوس کے جو ممبران ہیں انہیں ہی یہ اجازت دی جائے کہ اگر کوئی آفیسر رشوت لئے رہا ہے تو اس افسر کو بھی پکڑ سکیں۔ اگر کوئی ماتحت رشوت لے رہا ہے تو وہ اس ماتحت کو بھی پکڑ سکیں اور اگر کسی اہلکار کی شکایت ان تک پہنچ رہی ہوں تو اس کو بھی یہ پکڑ سکیں۔ اتنی اجازت تو ہمیں بھی ہونی چاہیے (نعرہ ہائے تحسین۔) میں ایک چھوٹی سی مثال آپ کو دیتا ہوں کہ آج سے تقریباً دو اڑھائی سال قبل کی بات ہے میں نے ایک دفعہ تھانے میں ٹیلیفون کیا کہ فلاں آدمی بے گناہ ہے اس کو چھوڑ دیا جائے۔ اس وقت تو جناب والا اے ایس آئی نے کہا کہ اس کو ابھی چھوڑ دیا جائے گا بعد میں جب وہ آدمی پہنچا اسے یہ کہا گیا کہ آپ نے سفارش کروائی ہے اس لئے آپ کا چالان دفعہ 151/107 میں ضرور کیا جائے گا وہ فوری طور پر میرے پاس پہنچ گیا میں نے پھر ٹیلیفون کیا ٹیلیفون پر یہ جواب ملا کہ جناب والا اس کا دفعہ 107/151 کے تحت چالان ہو چکا ہے اس وقت ایس ایس پی گوجرانوالہ وہ صاحب تھے جو اس وقت ہاوس میں موجود تھے۔ یہ اس وقت کی بات کر رہا ہوں جناب والا جب میں نے اسے ٹیلیفون پر کہا کہ تم نے اس کا دفعہ 107/151 کے تحت کس بات کی بنا پر چالان کیا ہے۔ تو اس نے کہا کہ آپ کو یہ بات ہم سے پوچھنے کا اختیار نہیں ہے۔ اس کے بعد کوئی دو گھنٹے کے بعد وہی صاحب جن کی میں نے سفارش کی تھی میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ پولیس کے معاملہ میں ہماری امداد تو نہیں کر سکتے ہیں کوئی ایسا طریقہ ہے کہ 800 روپے کا انتظام کر دیا جائے۔ میں کہا کہ آپ کو پانچ سو روپے کی کیا ضرورت پڑی ہے وہ کہنے لگے کہ اے ایس آئی صاحب کہتے ہیں کہ اگر پانچ سو روپے مل جائیں تو آپ کا چالان نہیں کیا جائے گا جناب والا یہ کتنے شرم کی بات ہے۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ اختیارات ہمیں ہوں کیوں کہ ہم جانتے ہیں کہ کون سے لوگ رشوت دیتے ہیں اور کون سے لوگ رشوت لیتے ہیں۔ جناب والا جب اصل بات کی طرف آیا تو اتفاق سے میرا وقت ہو گیا۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ آپ یہ سمجھے ہیں کہ

ہزار تہمتیں دنیا نے بخش دیں مجھ کو
میں آدمی تھا مگر چپ رہا خدا کی طرح

جناب والا اگر ایک منٹ دیا جائے تو میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جناب والا ایک ایسا طریقہ کار وضع کریں جس میں ہمیں اتنے اختیارات ضرور ہوں کہ اگر کوئی رشوت لیتا ہوا یا رشوت دیتا ہوا پایا جائے تو ہم اسے پکڑ سکیں اب بعض لوگ یہ دریافت کریں گے کہ کیا لوگ ہمیں بتا کر رشوت دیتے ہیں۔ یقین کیجئے کہ ہمیں یہ پتا ہے کہ کون افسر رشوت لیتا ہے اور کون آدمی رشوت دینے جا رہا ہے۔ کم از کم ہم اپنی طرف سے ایک اپنا

نمائندہ وہاں پر کھڑا کر دیں جو کہ ہمیں اطلاع دے کہ فلاں آدمی جس کا کام ہی یہی ہے کہ وہ رشوت دینے کے لئے تھانے میں آتا ہے وہ جب بھی رشوت دینے کے لئے تھانے میں جائے ہمیں اطلاع ہو ہم موقع پر رشوت لینے والے کو اور رشوت دینے والے کو بھی پکڑ سکیں۔ جناب والا اس کے بعد میں اپنے ضلع کی تھوڑی سی لا اینڈ آرڈر کی صورت حال پر عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ حاجی صاحب آپ کی تقریر کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

چوہدری خادم حسین ۔جناب والا میں نے بھی یہی باتیں کرنی تھیں میرا ٹائم بھی ان کو دے دیں۔

جناب سپیکر جو حضرات تقریر کر چکے ہیں وہ اپنا ٹائم دینا چاہتے ہیں۔

جناب خالد جاوید ورک ۔ جناب میں نے تقریر نہیں کی میں اپنا وقت نہیں دیتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ لیکن آپ نے تو تقریر کرنے کی خواہش کا اظہار نہیں کیا ہے۔

حاجی جمشید عباس تھہیم ۔جناب والا کہیں میری باتیں آپ کو ناگوار تو نہیں گزری ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک دو منٹ میں وائینڈ اپ کرلوں۔

جناب سپیکر۔ حاجی صاحب دراصل جو صاحبان ابھی تک اظہار خیال نہیں فرما سکے ان کو موقع دینا ہے اس کے پیش نظر میں یہ کہوں گا کہ آپ کی باتیں کافی ہو گئی ہیں آپ کی باتیں قیمتی ہیں لیکن آپ کی تقریر کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

حاجی جمشید عباس تھہیم ۔ جناب والا ۔اگر باتیں قیمتی ہیں تو مجھے مزید اجازت دیں کہ میں کم از کم ان کی نشاندھی کر سکوں۔

جناب سپیکر لیکن وقت سب سے زیادہ قیمتی ہے۔

حاجی جمشید عباس تھہیم۔میرا خیال ہے کہ ہم اس ہاؤس میں خاموشی سے بیٹھے رہتے ہیں اس لئے ہمیں اجازت نہیں ملتی۔ رانا صاحب کی جب مرضی ہو کھڑے ہو جاتے ہیں تو انہیں اجازت مل جاتی ہے۔ ہمارے بزرگ ہیں ہم چاہتے ہیں کہ انہیں زیادہ سے زیادہ وقت دیا جائے لیکن جناب والا ہمیں بھی کچھ نہ کچھ وقت دیا جائے میرے دوست ایم پی اے جہانگیر بوٹی صاحب بھی مہدی حسن صاحب بھی ہیں وہ بھی مجھے اپنا وقت دے رہے ہیں ہم ایک ہی تحصیل کے ایک ہی سب ڈویژن کے تین نمائندے ہیں۔ وہ دونوں مجھے وقت دے رہے ہیں کم از کم پھر تو مجھے وقت دیا جائے

جناب سپیکر۔ ایک منٹ میں اپنی بات ختم کریں۔

حاجی جمشید عباس تھہیم ۔ جناب والا ایک منٹ میں میں کیا اپنی بات ختم کروں گا ایک منٹ میں تو کسی محکمہ کی کوئی بات نہیں ہو سکتی ہے۔ گوجرانولہ کی امن عامہ کی صورت حال۔ میں آپ کو عرض کر رہا تھا کہ آج کل ہمارے ہمارے گوجرانوالہ کے حالات کافی حد تک ٹھیک ہیں اس لئے آپ کی وساطت سے جناب وزیر اعلیٰ سے عرض کروں گا اور ان کا شکریہ آپ کی وساطت سے ادا کر رہا ہوں کہ آج سے کچھ عرصہ پہلے ہم نے انہیں گوجرانوالہ کے حالات اور گوجرانوالہ کی ایڈمنسٹریشن کے بارے میں بتایا تھا تو جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے ہماری بات مانی اور ہم ان کے انتہائی مشکور ہیں کہ وہاں کے محکمہ پولیس میں کافی تبدیلیاں آئی ہیں۔اور ہم ان تبدیلیوں پر جناب وزیر اعلیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور جناب والا ایک منٹ میں تو یہی ہو سکتا ہے اس میں مزید وقت دیا جائے تو میں بات کروں گا ورنہ یہیں ختم کرتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ غلام حیدر وائیں ۔

وزیر صنعت — (جناب غلام حیدر وائیں) جناب سپیکر ۔ آج امن و عامہ پر بحث کا آخری روز ہے اور اس پانچ روزہ بحث کے دوران اس معزز ایوان کے معزز اراکین جس مثبت انداز اور تعمیری نقطہ نگاہ سے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے ان کا وہ انداز حکومت کے اس فیصلے کو تقویت پہنچاتا ہے کہ حکومت اپنے ہر شعبے کی کارکردگی کو مزید بہتر اور فعال بنانے کے لئے اپنے ہر محکمہ کی کارکردگی کو اس ایوان میں زیر بحث لانا چاہتی ہے۔اور مجھے امید ہے کہ اس ایوان میں جو مثبت اور تعمیری تجاویز پیش کی گئی ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے انشاءاللہ یہ حکومت اپنے مستقبل کی پالیسی میں انکو موثر اور فعال مقام دے گی اور حکومت اس بات کا یقین دلاتی ہے کہ انشاءاللہ تعمیری تنقید اور مثبت انداز فکر کو جو ذرائع ابلاغ یا کسی ذریعہ سے ہ ی اے خوش آمدید کہا جائے گا۔ جناب سپیکر اس پانچ روزہ بحث کے دوران میں نے یہ دیکھا ہے کہ ہمارے ہر محکمہ کے سربراہان جو کہ گیلری میں موجود رہے ہیں انہوں نے ان تجاویز کو نوٹ کیا ہوگا میں یوں محسوس کرتا ہوں کہ ان کے ذہن میں یہ بات ضرور آئی ہوگی کہ جو اراکین اس معزز ایوان میں بے باکی کے ساتھ اظہار خیال کرتے رہے ہیں اس میں کتنا سچ تھا اور اگر یہاں پر مجموعی طور پر سچی باتیں بے باکی کے ساتھ کہی گئیں تو میں خیال کرتا ہوں کہ ہماری حکومت کے محکموں کے سربراہوں کو اس معزز ایوان کے ہر فاضل ممبر کا شکریہ ادا کرنا چاہیے ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ جناب والا میں آپ کی وساطت سے فاضل مقرر سے کہوں گا کہ بجائے محکمہ کے افسران کے وہ محکمہ کے وزرا صاحبان کا نام لیں اور وزرا کو یہ کہیں کہ وہ اپنے اپنے محکمہ کی تجاویز پر غور فرمائیں ۔

وزیر صنعت — جناب سپیکر میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ میرے خیال میں اس حکومت کے تمام سربراہوں کو جو ہماری انتظامیہ کے سربراہ ہیں ان کو اس معزز ایوان کے ہر مقرر کا شکریہ ادا کرنا چاہیے جنہوں نے بے باکی کے ساتھ ان کے محکموں کے متعلق مثبت اور تعمیری تجاویز پیش کی ہیں۔

جناب سپیکر اس پانچ روزہ بحث کے دوران جو باتیں سامنے آئیں ان کا اگر تجزیہ کیا جائے تو اس میں چادر اور چار دیواری کی بات بھی ہوئی ہے اور پنجاب کی منتخب قیادت یہ چاہتی ہے کہ چادر اور چار دیواری کے تحفظ کے سلسلے میں امن و عامہ کی صورت حال اس سے مزید بہتر اور فعال بنائی جائے ۔ اس ایوان کی یہ خواہش ہے کہ منشیات جیسی لعنت سے ہم اپنے معاشرے کو پاک کر سکیں۔ اس ایوان کی یہ خواہش ہے کہ ہم رشوت کی لعنت سے بھی اس معاشرے کو پاک کر سکیں اور ہم اپنے معاشرے کی سماجی برائیوں کو دور کرنے کیلئے بہتر اور موثر کردار ادا کریں اگر پنجاب کی قیادات کا مقصد بھی ہے مطلب بھی

ہے تو میں نے یوں محسوس کیا کہ جیسے کہ یہ پنجاب کی قیادت اپنے سربراہوں سے اور اپنے وزراء کرام سے اور اپنی ہی حکومت کے سربراہان سے کان میں یہ کہہ رہی ہو کہ

ہم نے غم سے نجات مانگی ہے
لہلہاتی بہار مانگی ہے
دینے والے پہ برہمی کیسی
میں نے کیا کائنات مانگی ہے۔

جناب سپیکر۔ان امور کا جن کا تذکرہ یہاں پر ہمارے معزز اراکین نے کیا ہے ان کا جائزہ لیتے ہوئے میں یہ گزارش کروں گا کہ ڈھوک کھبہ جھنگ احمد پور شرقیہ اور درسگاہوں میں ہونے والے چند واقعات کا جس تشویش سے اظہار کیا گیا حکومت اس میں برابر کی شریک ہے اور ان کو یقین دلاتی ہے کہ انشاءاللہ اس مسئلے کو حل کرنے کیلئے حکومت کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرے گی ۔ ہم اس بات کو اپنی جگہ پر تسلیم کرتے ہیں کہ ڈھوک کھبہ کے خون چکاں اجتماعی خونی واقعہ کے متعلق پنجاب کی پولیس چار پانچ نقطہ نگاہ ہائے کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی تفتیش کو آگے بڑھا رہی ہے لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ پر حقیقت ہے اور اسے ہمیں تسلیم کرنا ہی ہوگا کہ خواہ ہماری پولیس کا انداز کتنا ہی موثر اور فعال کیوں نہ ہو جب تک ڈھوک کھبہ جیسے سنگین جرائم کا سراغ نہیں لگایا جائے گا ۔ اسوقت تک ایسے سنگین واقعات کے متعلق ہمیں اقرار کرنا چاہیے۔ خواہ ہماری پولیس کی کارکردگی کتنی ہی بہتر کیوں نہ ہو۔ جب تک مجرمان کا سراغ نہ لگایا جائے وہ ان کی بہتر کارکردگی کا متبادل نہیں ہوسکتا ۔

جناب سپیکر منشیات کے متعلق اور ہیروئن کی لعنت سے اپنی جوان نسل کو بچانے کیلئے جس تشویش کا اظہار کیا گیا ہے حکومت اس میں برابر کی شریک ہے اور میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت نے اس لعنت کے سدباب کیلئے حال ہی میں نہ صرف اپنے قوانین کو سخت کرنے کا فیصلہ کیا بلکہ ایسے ملزمان جو کہ منشیات کے کاروبار میں پائے جاتے ہیں ان کی ضمانتوں کے متعلق حکومت نہایت سخت پالیسی اختیار کرنے کا فیصلہ کئے ہوئے ہے حکومت نے منشیات کو ختم کرنے کیلئے اور اس کے خلاف سرگرمیوں کو مزید تیز تر کرنے کیلئے ایک ٹاسک فورس کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے اور یہ ٹاسک فورس دوسری ایجنسیوں کے ساتھ مل کر نہ صرف لاہور میں بلکہ ہر ضلعی مقام پر قائم کی جا رہی ہے اس کے علاوہ منشیات کی اس لعنت سے اس ملک کو بچانے کیلئے آپ نے حال ہی میں صدر پاکستان کا ایک بیان پڑھا ہوگا جس میں انہوں نے ارشاد یا فرمایا ہے کہ انشاء اللہ پاکستان کی حکومت آئندہ تین چار ماہ میں منشیات کی سمگلنگ اس کے کاروبار اور اس

میں ملوث جو ملزمان ہیں ان کو سخت سے سخت سزائیں دینے کے لئے پھانسی تک کی سزا تجویز کر رہی ہے اور حکومت اس بات کا عہد کئے ہوئے کہ جو ملزمان منشیات جیسے جرائم میں ملوث پائے گئے ان کی جائدادیں ضبط کرنے کا فیصلہ بھی کیا جا رہا ہے۔ حکومت یہ بھی فیصلہ کر رہی ہے کہ منشیات کے ان بڑھتے ہوئے رجحانات کے خاتمے کے لئے وہ سپیشل ٹریبونل قائم کرے گی تاکہ وہ عدالتیں کم از کم وقت میں ایسے جرائم کرنے والوں کے خلاف پوری طرح سے سختی سے عمل درآمد کر کے اس لعنت کو اس ملک سے ختم کرنے کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔

جناب سپیکر۔ رشوت کے متعلق بہت بات ہوئی ہے اور یہ ایک لعنت ہے جسے ہمیں اپنے معاشرے اور اپنی انتظامیہ سے ختم کرنے کے لئے نہایت دوررس اقدامات کرنے ہونگے۔ میں حکومت کی جانب سے یہ یقین دلاتا ہوں کہ حکومت اس مسئلے کو نہایت سنجیدگی کی نظر سے دیکھتی ہے اور اس کے لئے اگر اس حکومت کو انتہائی اقدامات بھی کرنے پڑے تو ان سے گریز نہیں کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں حکومت کے فیصلہ کے مطابق صوبائی اور ڈویژنل انٹی کرپشن کمیٹیوں کی تشکیل کی جا رہی ہے اور ان صوبائی اور ڈویژنل انٹی کرپشن کمیٹیوں میں قومی اسمبلی اور اراکین صوبائی اسمبلی کو شامل کر کے ان کو یہ موقع دیا جائے گا کہ وہ ایسی بڑھتی ہوئی رشوت کی لعنت کو ختم کرنے کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ میں اس موقع پر یہ بات عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ جس وقت یہ انٹی کرپشن کمیٹیاں عمل میں آ جائیں اس معزز ایوان کے ہر فاضل رکن کو اس بات کا خیال کرنا ہو گا کہ اب وہ فرض جو ہم بائیں طرف ڈال رہے ہیں اب وہ گیند بائیں طرف سے نکل کر دائیں طرف کی کورٹ میں آ جائے گا اور اب یہ ہماری ذمہ داری ہو گی کہ جب ہم ایسی صوبائی اور ڈویژنل سطح کی انٹی کرپشن کمیٹیوں میں شامل ہو رہے ہیں ہم اپنی بصیرت سے یہ ثابت کریں کہ ہم نے رشوت کے خاتمے کے لئے قابل قدر احکام کا آغاز کیا۔

جناب سپیکر اپنے معاشرے کو برائی سے پاک کرنے کے لئے ہماری سوسائٹی میں اس وقت جو سلگتے ہوئے مسائل ہیں ان سے بچنے کے لئے بھی ہمیں دوررس اقدامات کرنے ہونگے اور میں اپنے فاضل بھائیوں کی اس بات سے لفظ بہ لفظ متفق ہوں کہ جب تک ہم اپنے معاشرے کو اسلامی اور اصلاحی معاشرے میں منتقل نہیں کریں گے اس وقت تک سماجی برائیوں کا خاتمہ نہیں کر سکتے لیکن جناب سپیکر ایک بات میں اس معزز ایوان کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت قوانین خواہ کتنے سخت کرلے حکومت پولیس کو جتنا مرضی پھیلاؤ دے دے اور امن و امان قائم کرنے والے اداروں کو خواہ کتنا ہی جدید بنیادوں پر استوار کر دے میرا یہ خیال ہے اور آپ مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ جب تک ہماری سوسائٹی ہمارے والدین ہمارا ہر طبقہ ہمارے علمائے کرام اور ہر مکتبہ فکر کے لوگ اجتماعی سوچ و فکر کے ساتھ ایسی برائیوں کو ختم کرنے کے لئے میدان عمل میں نہیں آئیں گے اس وقت تک اس اہم مسئلے پر مکمل طور پر کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ ہماری

سوسائٹی کا ہر مکتبہ فکر اور ہر محب وطن شہری اور ہمارے بچوں کے والدین اور درسگاہوں کے ذمہ دار احباب سماجی برائیوں کے خاتمہ کے لئے اپنا بھر پور کردار ادا کرنے کے لئے ، سامنے آئے گا اور اس میں ہماری منتخب قیادت جو لوکل کونسل سے لیکر قومی اسمبلی تک پہنچتی ہے ان کی ذمہ داری سب سے زیادہ ہے مجھےامید ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کی اہمیت کو سوچتے ہوئے اس سلسلہ میں اپنا بھر پور کردار ادا کرنے کے لئے کریں گے۔ جناب سپیکر میں اپ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس موضوع پر اظہار خیال کا موقع دیا اور آخر میں ان الفاظ کے ساتھ میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں کہ حکومت کی اور حکومت کی سوچ یہ ہے کہ

برہم ہو بجلیاں کہ ہوائیں خلاف ہوں
کچھ بھی ہو اہتمام بہاراں کریں گے ہم

(نعرہ ہائے تحسین)

سید طاہر احمد شاہ— جناب سپیکر مجھے بھی کچھ عرض کرنے کے لئے وقت مرحمت فرمائیں۔

جناب سپیکر— صورت حال کچھ یوں ہے کہ ہمارے پاس نصف گھنٹہ باقی رہ گیا ہے اور ابھی 19 صاحبان کے اسمائے گرامی میرے پاس باقی ہیں جو اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں اور آخر میں جناب قائد ایوان اس بحث کا اختتام کریں گے اس کے لئے بھی کچھ وقت چاہیے میری یہ تجویز ہے کہ اجلاس کا وقت اگر ایک گھنٹہ کے لئے بڑھا دیا جائے اور اس میں ہر مقرر کے لئے پانچ پانچ منٹ کی پابندی کی جائے تو سب مقررین اس پر بات کر سکیں گے۔

وزیر اعلیٰ پنجاب (جناب میاں نواز شریف)— جناب سپیکر اس سلسلہ میں میری ایک چھوٹی سی گزارش ہے کہ آپ بڑے شوق سے اجلاس کا وقت ایک گھنٹہ کے لئے بڑھا دیں لیکن آج ہم نے ایک کبڈی میچ کا اہتمام کیا ہوا ہے تو میں تمام اراکین سے بھی یہ درخواست کروں گا کہ وہ اس کبڈی میچ میں شرکت کریں کیونکہ یہ اہتمام ان کے لئے کیا گیا ہے اس لئے وہ بھی وہاں پر تشریف لائیں اور کبڈی کا مجھے بھی شوق ہے اور میں چاہتا ہوں کہ کبڈی کا شوق انہیں بھی پیدا ہو

(قطع کلامیاں)

وزیرقانون—جناب میں اس سلسلے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ انتہائی مناسب ہے کہ ہر معزز رکن کو موقع مل سکے کہ وہ اپنا اظہار خیال کر سکے۔ لیکن یہ کبھی بھی ممکن نہیں ہو سکتا کہ 260 سے 260 ممبران کسی ایک موضوع پر کسی ایک بحث میں سارے کے سارے حصہ لے سکیں۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ پورے اجلاس میں جو مختلف موضوع ہوتے ہیں اس پر بحث ہوتی ہے مثلاً Legal Department's

میں آئندہ آنے والے دنوں میں بحث ہو گی اگر جناب والا مناسب سمجھیں اور معزز ایوان اس بات سے اتفاق کرے تو جب ان امور پر بحث ہو تو ان ممبران کو فوقیت دی جائے جو بقایا رہ جائیں اور آج اجلاس پر وقت ختم کیا جائے کیونکہ کافی دن اس پر صرف کیے جا چکے ہیں۔ ہمارا اصل کام جو ہے وہ قانون سازی کا ہے جس کے لئے یہ قانون ساز اسمبلی معرض وجود میں آئی ہے۔ ابھی تک ہم وہ کام نہیں کر سکے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس کو بھی شروع کریں۔ اور جو ہمارے معزز ساتھی رہ گئے ہیں وہ آئندہ آنے والے دنوں میں امور پر جب جنرل بحث ہو گی اس میں بھر پور حصہ لے سکیں گے۔ تو استدعا یہی ہے کہ اس کو بر وقت ختم کیا جائے۔ جناب چیف منسٹر صاحب کو بھی تقریباً 15 منٹ wind up کرنے کے لئے درکار ہوں گے۔

جناب سپیکر— اس تجویز کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جو صاحبان آج اس بحث میں حصہ نہیں لے سکیں گے اس کے بعد بحث کے لئے جو ایام مختص ہیں ان ایام میں ان صاحبان کو بحث کے لئے باقی تمام ممبران سے سبقت حاصل ہو گی۔

معزز ایوان — ٹھیک ہے۔

سید طاہر احمد شاہ— جناب سپیکر— میں آپ کی وساطت سے ایوان کے سامنے یہ تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ رشوت ہمارے معاشرے میں ایک بہت بڑا ناسور بن چکا ہے۔ صرف رشوت کے انسداد کے طریقے اور تجاویز ایوان کے سامنے پیش کرنے کے لئے ایک دن بحث کے لئے مخصوص کیا جائے تاکہ ہم رشوت کی لعنت کے خاتمہ کی تجاویز اور طریقے حکومت کے سامنے لائیں اور ہماری اس بارے میں جو مثبت تدابیر ہیں اس کے ذریعے اس ناسور پر قابو پایا جاسکے

جناب محمد سلیم باجوہ— پوائنٹ آف آرڈر سر۔ رشوت ہی نہیں اور بھی بہت سے جرائم ایسے ہیں جن کے لئے ہمیں وقت چاہیے۔ جن اراکین کو وقت نہیں ملا ان کا کیا قصور ہے

جناب سپیکر باجوہ صاحب آپ نے کیا ارشاد فرمایا ہے ؟

جناب محمد سلیم باجوہ— سر میں نے یہ عرض کیا ہے کہ ہمیں اس عادہ پر بحث کے لئے ایک دن اور دے دیا جائے۔ جو آدمی اظہار خیال کرنا چاہتا ہے وہ کرے۔ کیونکہ ہم سات دن سے متواتر انتظار کر رہے ہیں ہمیں ٹائم ہی نہیں ملا۔ پہلے بیس بیس منٹ ملے پھر دس دس منٹ ملے پھر پانچ پانچ منٹ ملے اور اب ہمیں کوئی بھی وقت نہیں ملا رشوت تو صرف ایک ہی جرم ہے اس کے علاوہ اور بھی جرائم ہیں جن کے لئے بحث کرنی ہے

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر— جناب غلام شبیر جوئیہ صاحب۔

جناب غلام شبیر جوئیہ معزز ارکان نے دس دس دفعہ اپنا اظہار خیال کیا ہے ہمیں ایک دفعہ بھی موقع نہیں دیا گیا۔ میں جناب سپیکر صاحب کا بڑا مشکور ہوں کہ ہمیں وقت

دیا ہے معزز اراکین نے کافی تجویزیں دی ہیں میں بھی چند تجاویز تھوڑے وقت میں پیش کروں گا میں یہ سمجھتا ہوں کہ امن عامہ یا جتنے دیگر متعلقہ محکمے ہیں ان سب میں ایک موذی مرض جو ہے ۔ وہ دولت کی ہوس ہے ۔ ناجائز کمائی کا ذریعہ وہ ایک تو رشوت ہے اور دوسرا سمگلنگ ہے ۔ یہ دونوں چیزیں معاشرے میں پھیل چکی ہیں لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ہم راتوں رات امیر ہو جائیں اور وہ اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں ۔ رشوت کا معاملہ یہ ہے کہ ہر افسر چاہتا ہے کہ میں راتوں رات امیر ہو جاؤں اگر ان دونوں چیزوں پر گفتگو کو شروع کیا جائے تو ایک ایک گھنٹہ بھی اس پر بات ختم نہیں ہو سکتی ۔ کیونکہ اس کا اثر عوام تک پہنچ چکا ہے اور نچلی سطح تک یہ چیز تمام لوگوں کو گمراہ کر رہی ہے ۔ تو میں پہلی تجویز یہ عرض کروں گا کہ دولت کی حد یا شیڈول سخت کیا جائے کہ کوئی افسر یا کوئی آدمی ہو اس کی سابقہ جو دولت ہے یا جو زمین ہے اس کے متعلق دولت کے گوشوارہ پر سخت سے سخت نظر ہونی چاہیے ۔ اور اس میں اضافہ کی چھان بین ہونا چاہئے ۔

جناب سپیکر یہ شاہ صاحب کی طرف سے کرپشن کے بارے میں جو تجویز آئی ہے اس پر جناب قائد ایوان کا کیا خیال ہے کہ اس کے لیے ایک دن مزید رکھ لیا جائے ۔

جناب وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا یہ کرپشن جو ہے یہ ہمارے معاشرے میں پھیلا ہوا ایک ایسا ناسور ہے جس کے لیے میں سمجھتا ہوں کہ ایک دن بھی ناکافی ہو گا اور اس کے لئے جتنے دن بھی یہ معزز ایوان چاہتا ہے وہ مقرر کرے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

لیکن اسمبلی نے اور بھی بہت زیادہ business conduct کرنا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جیسا کہ معزز ایوان نے یہ رائے دی ہے ایک دن مقرر کر دینا کوئی حرج کی بات نہیں ہے ۔

جناب سپیکر ۔ شکریہ ۔ تو جناب غلام شبیر جوئیہ صاحب کرپشن کے علاوہ آپ بات کریں ۔ کرپشن کے لئے ایک دن مخصوص کیا جائے گا اس پر آپ کھل کر بات کیجیے گا ۔

جناب غلام شبیر جوئیہ ۔ جناب میری تقریر میں کچھ حصہ کرپشن کا بھی ہے اور جو میری تجویز ہے وہ بھی ہے ۔ ملازم رکھتے وقت خاص طور پر یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ دیانتدار افسر کی حوصلہ افزائی ضروری ہے ۔ تھانوں میں خاص طور پر دفعہ 302 اور 307 کا پرچہ درج کرنے سے پہلے موقعہ پر افسر آئے اور تمام حالات کو دیکھ کر وہ پرچہ درج کرے اور تین دن کے بعد ندارد ہیں ۔ ہی صاحب موقعہ پر آ کر دریافت کریں ۔اور دس پندرہ دن کے اندر عدالت میں مقدمہ پہنچ جانا چاہیئے ۔ پولیس کو معلوم ہے کہ فلاں آدمی رشوت کا

دلال ہے اور جرائم پیشہ ہے انہیں کی وجہ سے تمام جرائم معاشرے میں پھیلے ہوئے ہیں - وہ اپنی کمائی کے لئے ہرقسم کے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں - ہر تین ماہ بعد مرکز لیول پر ڈی - سی صاحب اور ایس - پی صاحب آئیں اور تمام لوگوں کی شکایات سنیں - لوگوں کو رشوت نہ دینے کی تلقین کریں - ایم پی اے صاحب اور بلدیات کے سارے ممبر ہوں ان کے سامنے لوگوں کی عام شکایتوں کے فوری طور پر فیصلے کئے جائیں - غنڈہ گردی ، جوا وغیرہ ان تمام چیزوں کا حلقے میں ہنگامی پروگرام بنایا جائے اور ان کو ختم کرنے کے لئے حکومت کو پوری کوشش کرنی چاہئیے - جب تک یہ لوگ ختم نہیں ہوتے اس وقت تک جرائم دن بدن بڑھتے جائیں گے - متعلقہ چھوٹے چھوٹے مقدموں کا یونین کونسل میں فیصلہ نہ ہوسکے تو ایم پی اے حضرات کو یہ اختیارات دئیے جائیں کہ وہ ان کا فیصلہ کریں - ہر تین ماہ کے بعد ڈی - سی صاحب اور ایم پی اے مل کر عدالت کے کیس دیکھیں کہ تین ماہ تک مقدمے ختم ہوئے یا نہیں - کیوں کہ عام لوگوں کو سارا سارا سال تاریخوں کے سلسلہ میں عدالتوں کے چکر لگانے پڑتے ہیں - تین ماہ تک آخری فیصلہ عدالت میں ہو جانا چاہئیے -

جناب سپیکر - شکریہ جوئیہ صاحب -

جناب غلام شبیر جوئیہ - ایک چھوٹی سی بات عرض کرتا ہوں - دفعہ 13 ، 20 اور 60 کے جو کیس ہیں میں سمجھتا ہوں کے ان کو ختم کیا جائے کیونکہ ہمارے ہاں تھانے پیلاں میں دو آدمی اور ایک میاں والی میں - - - - -

چوہدری محمد صدیق -: مجھے اجازت دی جائے - بڑی مہربانی ہو گی میں بیمار بھی ہوں - کچھ میری آواز وی ٹھیک نہیں -

جناب سپیکر - چوہدری صاحب آپ تشریف رکھیں - تشریف رکھیں -

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - سردارالطاف حسین -

سردار الطاف حسین - جناب سپیکر - - - -

جناب سپیکر جن معزز اراکین نے اپنے اسمائے گرامی اس وقت سے پہلے میرے پاس نہیں بھیجے ہیں اور اب وہ چاہتے ہیں کہ ان کو تقریر کی اجازت دی جائے تو یہ میرے لیے نہایت مشکل بات ہے کیونکہ میرے پاس پہلے نام موجود ہیں اگر دو بجے اس اجلاس کو آج ختم کرنا ہو ان کو تقریر کی اجازت دینا میرے بس کی بات نہیں ہے - سردار الطاف حسین صاحب -

سردارالطاف حسین صاحب - جناب سپیکر - - - -

چوہدری محمد صدیق - جناب میری صحت ٹھیک نہیں - اس وجہ سے کچھ وقفہ ہونا -

جناب سپیکر - چوہدری صاحب آپ کا نام میرے پاس نہیں ہے - آپ آرام فرمائیں اگر آپ کی صحت ٹھیک نہیں ہے - آپ کو آرام کی ضرورت ہے -

آوازیں - ان کو ضرور ٹائم دیا جائے -

جناب سپیکر - چوہدری صاحب! آپ تشریف رکھیں- سردار الطاف صاحب کے بعد آپ کو باری دی جائے گی-

چوہدری محمد صدیق- جناب والا ! جب نہر ٹوٹی ہے تو اگر اس کو نہیں تاں تے نقصان دیتی ہے- کوئی وکھ مکان کوئی شے نہیں رہنے دے گی

جناب سپیکر - چوہدری صاحب ! آپ میری بات سن رہے ہیں؟

چوہدری محمد صدیق- جناب والا ! اوہ پڑھے لکھے آدمی ہیں-میں ہاؤس کے ساتھ ہوں ہاؤس سے علیحدہ نہیں ہوں جناب والا اگر انتظامیہ ان کی روک تھام نہیں کرتی تو وہ اسمبلی ہال کو بھی تباہ کردیتے- جناب والا ! کاروں کو توڑنا یا کسی چیز کو بھی نقصان پہنچانا اپنا ہی نقصان ہے پاکستان کا نقصان ہے جناب والا ہم رشوت کے متعلق بول رہے ہیں- جس وقت کی اسمبلی شروع ہوئی ہے کبھی اپنے گریبان میں بھی دیکھا ہے جناب والا رشوت دی بھی جاتی ہے اور لی بھی جاتی ہے اگر ایک تھانیدار کو پکڑیں تو چار ایم پی اے اس کی سفارش کے لئے آ جاتے ہیں جب تک ''''''جناب والا میں بے علم ہوں- میرے ٹوٹے پھوٹے لفظ آپ صحیح سمجھیں- جناب والا ! میں ایک خدا کی ذات سے ڈرنے والا ہوں میں کسی وزیر سے کسی منسٹر سے کسی صدر سے نہیں ڈروں گا

(تالیاں)

میں صرف کالی کملی والے سے ڈرتا ہوں جناب والا کبھی آپ نے یہ بھی بتایا کہ غریبوں کے لئے کیا گیا- میں وزیر اعلیٰ سے پوچھتا ہوں جناب والا! پانچ مرلے کے 125 روپے مقرر ہوگئے ہیں- ڈویلپمنٹ کا کیا چکر ہے چار سو روپے دی ڈویلپمنٹ کے دیو- جو پانچ مرلے کے اوپر ہے اس کا پندرہ سو روپے دیو- ہمارا چیئرمین ٹاؤن کمیٹی فورٹ عباس والا مانگتا ہے اور اس نے نوٹس جاری کئے ہیں- میں وزیر اعلیٰ سے پوچھتا ہوں جنہوں نے پہلے دن یہ وعدہ کیا تھا کہ کچی آبادیوں کے حقوق دیے جائیں گے اس قسم کے حقوق کا کیا فائدہ - اوہ ناتص رقبہ ہے لوگوں نے مکان بنائے ہوئے نہیں -جناب والا اگر دینا ہے تو سوا سو میں دیں اور ڈویلپمنٹ کا مسئلہ ہٹا دیں- جناب والا ! اوہ غریب کھوتیاں ریڑھیاں والے ہیں جتنے بھی ایم پی اے ہیں ان کی رہائش ان میں نہیں ہے- وہ سولہ سو روپے کہاں سے دیں پانچ سو روپے فی مرلہ مقرر کریں- خدا کے لئے میں صحیح بات کر رہا ہوں

پولیس کی طرف آ جائیں شریف آدمی کو کوئی نہیں پوچھتا- وہ سیدھا جائے اور سیدھا آوے- جی بدمعاش ہیں فلاں ہیں بدمعاش ہمارے میں ہے ہیں باہر سے نہیں آتے

انڈیا سے نہیں آئے۔ جناب والا آپ اس میں غور کریں۔ ٹیلیفون کا محکمہ کبھی کسی لے لیا ہے۔ 30 روپے لیتے ہیں ہمارا فورٹ عباس سے پنڈی کے لئے 30 روپے کراچی اور 20 روپے لائل پور کے لئے نقد شام کو وصولی ہوتی ہے۔ جناب والا میں حلفیہ بات کروں گا محکمہ مال کی طرف آ جائیں۔ چلو میں اپنے فورٹ عباس میں جعلی انتقال دکھاؤں۔ ہمارے جیسے لوگوں نے پیسے دے کر جعلی انتقال کروایا۔ کس محکمے میں کوئی رعایت ہے یا

اسپغول وچوں ناں پھرولو

جناب والا آج ڈاکٹر سڑکوں پر آئے ہیں۔ کل پولیس سڑکوں پر آئے گی پرسوں سڑی سڑکوں پر آئے گی پھر عوام آئے گی۔ اگر قانون کے برخلاف لوگ سڑکوں پر آئیں گے تو نقصان کس کا ہوئے گا۔ قوم کا عوام کا حکومت کا اس کو پولیس روکے گی نہیں تو کیا کرے گی۔ معاف کرنا میرے بھائیو۔ مجھے خطرہ تھا کہ کل ہماری گاڑی کے شیشے توڑ دیں۔ میں نے کہا کہ چلو میں وزیر اعلیٰ سے کہوں گا مجھے نئی گاڑی لے کے دیں۔ جناب والا نرا حکومت پر الزام نہ ڈالیں اپنے آپ کو بھی صحیح کریں۔ مولوی صاحب کہیں گے نماز پڑھو جی جب آپ نہیں پڑھتے اپنے گریبان میں نہیں دیکھتے تو آپ اعلان کیوں کرتے ہیں۔ افسوس کی بات ہے جناب والا! میں سناتا ہوں ہمارے منسٹر بھی اور وزیر بھی بیٹھے ہیں کوئی غلط کام کروایا ہو تو ابھی مجھے جواب دیں۔ ہمیں بھی سوچنا چاہیئے ایم پی اے حضرات کو بھی سوچنا چاہیئے۔

(تالیاں)

آپ کیسا سوچیں۔ جب منسٹر آتے ہیں۔وزیر اعلیٰ آتے ہیں جیہڑا ٹائم دتا ہندا اے۔ اپنے ہاؤس میں جاتے ہیں۔ صاحب اتنے اتنے تھپے پھڑے ہوئے نیں ایم پی ایاں نے۔ اے کم غلط نوں کرواندے تے تسیں کی کرواندے جے۔

(تالیاں)

افسوس کی بات ہے جس کے 360 نمبر ہیں اس کو داخلہ مل جاتا ہے اور 40 نمبر والا رہ جاتا ہے 360 والے کو داخلہ دیدیتے ہیں۔

(تالیاں)

میں جناب سپیکر! کالی کملی والے سے ڈرتا ہوں سچ کہنے سے کبھی نہیں ڈرتا۔ مگر میں نے دیکھا ہے ایسی وقت پاکستان میں انسانوں کی کوئی قدر نہیں۔ جناب والا! میں کچھ نہیں بتا سکتا۔ جب سے اسمبلی شروع ہوئی ہے میرا جائز کم خدا کی قسمیں نہیں ہوا میں ناجائز کیا کرا سکتا ہوں مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے خدا کے لئے صرف پولیس کے پیچھے نہ پڑ جائیں۔ * * * * * * * * وزیراعلیٰ پر نہ اعتراض * * * * * (بحکم جناب سپیکر کارروائی حذف کی گئی)

* *
کرو۔ وزیر اعلیٰ کیا کریں۔ ہمارے بہاولپور میں آج تک کسی اے سی یا ڈی سی کو معطل کیا ہے یہ ہمارے وزیر اعلیٰ کی جرأت تھی کہ اس کو معطل کیا ۔

(تالیاں)

ہمارے علاقے میں جو اے سی وی اے۔ او وی کن پڑھ مکدا اے کہ کتنے وزیر اعلیٰ آگیا تو شکائت ہو گی اور ہمیں معطل کیتا جاوے گا۔ خدا کے لئے اونہاں نوں معطل نہ کیتا کرو گھر بھیجا کرو۔ تاں رشوت رکے گی رشوت روکنے دے بڑے ڈھنگ نیں۔ کیوں ؟ خدا دی قسمیں۔ نماز نوں لے لو۔ جب آپ نیں پڑھدے تقریر کیوں کر دے جے ! نرا پولیس نوی ای دھمس لیا جے۔ بڑے افسوس کی بات اے۔ نرا پولیس دے مگر ہوئے جے ۔ پولیس میری بھوبی دے پتر نیں۔

(تالیاں)

میں کہناں * * * * * * * * * * * * * آخر وچ بڑی مہربانی۔ میری ایک اپیل ہے وزیر اعلیٰ سے۔ میں غریباں نال وعدہ کیتا اے۔ جناب والا او ناکارہ رقبہ اے 125 روپے کا آرڈر دیں نیں تے ان کو اٹھال دیں۔ ان کو بنگالیاں واگوں انڈیاں میں پھکا دیں ۔ ڈویلمنٹ چھوڑیں ڈویلپمنٹ کیا ہے۔ خدا کے لئے میری وزیر اعلیٰ سے اپیل ہے کہ ان کو دیں۔ السلام علیکم!

جناب محمد رفیق ۔ میں صرف ایک منٹ کی اجازت چاہتا ہوں امن

امن عامہ کی صورت حال پر جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کی اختتامی تقریر

جناب سپیکر ۔ رفیق صاحب آپ امن عامہ کی صورت حال پر بات کر چکے ہیں اب میں جناب چیف منسٹر سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اب اس بحث کا اختتام کریں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب وزیر اعلیٰ ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب سپیکر اور معزز اراکین جس طرح چوہدری صدیق صاحب نے بڑی صاف گوئی سے باتیں کی ہیں اور جس معصومانہ انداز میں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس معزز ایوان میں چار یا پانچ ایسے سپیکر ہو جائیں تو شائد ہم سب اپنی عادتیں درست کرلیں۔ اور انہوں نے بہت ہی صحیح سمت کی طرف اشارات کئے ہیں مثلاً جس طرح سے انہوں نے سفارش کے بارے میں بات کی ہے میں اپنا تجربہ آپ کو بتاتا ہوں نہ صرف اس معزز ایوان کے اندر بلکہ اس معزز ایوان سے باہر بھی پچھلے ماہ سے جتنا دباؤ مجھے سفارشوں کا رہا ہے وہ آج تک کسی چیز کا نہیں رہا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں حقیقت کے روپ میں بات کرنی چاہیئے اس معزز ایوان نے آج سے چھ ماہ قبل مجھے یہ اعزاز بخشا اور اس عہدے پر مجھے فائز کیا۔ میرا ذاتی تجربہ ہے اس چھ ماہ کا کہ ہم ہر روز ایسے بے شمار کام کرتے ہیں اور میں بھی آپ سب

* * * * * (بحکم جناب سپیکر کارروائی حذف کی گئی)

میں شامل ہوں۔ جو صرف اور صرف سفارش کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔ آج ہم امن عامہ کے اوپر بحث کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ امن عامہ صرف چوری ڈکیتی رہزنی کے کنٹرول کا نام نہیں ہے بلکہ امن عامہ میں زندگی کے تمام شعبہ جات اور اس سوسائٹی کے اندر جو سماجی و معاشرتی برائیاں ہیں ان کو کنٹرول کرنا بھی شامل ہے آپ دیکھیں کہ اس وقت پاکستان کو بنے 38 سال ہوچکے ہیں۔ شائد میرے وہ دوست اور بزرگ جن کی آنکھوں کے سامنے پاکستان بنا موجود ہوں۔ جب پاکستان بنا تو ہماری کچھ اخلاقی اقدار تھیں آج سے بیس پچیس سال قبل جو اخلاقی اقدار تھیں ان کا آج فقدان نظر آتا ہے اگر آپ اپنے اس معاشرے کے اندر پھیلی ہوئی برائیوں کا جائزہ لیں تو جیسا کہ میں نے ایک دفعہ پہلے بھی عرض کیا تھا کہ جتنی برائیاں ہمیں اس معاشرے کے اندر ملیں گی شاید ہی دنیا کے کسی معاشرے کے اندر اتنی برائیاں ملیں۔ اور دن بدن ہم ترقی کی بجائے پستی کی طرف چلے جارہے ہیں وہ اقوام جو آج کل کے زمانے میں نہایت ترقیافتہ کہلاتی ہے ان کے معاشرے کی طرف دیکھئے جن کو ہم کافر کہتے ہیں ان کے معاشرے کے اندر آپ کو اتنی سماجی اور معاشی برائیاں نہیں ملیں گی - لیکن آج آپ کو ہر برائی اس پاکستان کے اندر اس معاشرے میں ملتی ہیں ہر کوئی یہاں پر بات کرتا رہے میں بھی بات کرتا ہوں کہ ہمیں رشوت کے اوپر قابو پانا چاہئیے ہمیں سفارشوں کے اوپر قابو پانا چاہئیے لیکن کون کس سے بات کرتا ہے کون کس سے توقع کرتا ہے کس سے ہم یہ سوال کرتے ہیں۔ ہم اپنے آپ کو تو ذمہ دار نہیں ٹھہراتے جیسا کہ میرے بھائی نے یہ کہا کہ ہم میں سے کتنے لوگ ہیں جو اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھتے ہیں کہ وہ خود کیا کہہ رہے ہیں اور اس پر خود کتنا عمل کرتے ہیں۔ انہوں نے نماز کی بات کی نماز ہم میں سے بہت سارے دوست پڑھتے ہوں گے لیکن کتنے لوگ ایسے ہیں جو نماز پڑھتے ہیں اور اس چیز پر عمل کرتے ہیں جو نماز ہمیں سکھاتی ہے۔ آج جب اس معزز ایوان کے اندر انقلابی اصلاحات اور انقلابی اقدامات کی بات ہو رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم واقعی دل سے چاہتے ہیں کہ اس ملک کے اندر انقلابی اصلاحات نافذ کریں تو سب سے پہلے ہمیں ان برائیوں سے اپنے آپکو نجات دلانی ہو گی جن کا میں نے ابھی یہاں پر ذکر کیا ہے اور اگر اس ملک کے اندر ہم نے انقلابی اصلاحات اب بھی نافذ نہ کیں تو پھر اس ملک کے اندر انقلاب کا راستہ بھی ہم میں سے کوئی نہیں روک سکتا اس ملک کے اند آنے والا انقلاب نہ جانے کس کس طرح کی اصلاحات لے کر آئے گا اور پھر ہم میں سے ایسا کوئی بھی نہیں ہے جو ان اصلاحات کا راستہ روک سکے لہذا آج میں بھی آپ کی اس بات میں شامل ہوں کہ اگر ہم نے ایک بہتر معاشرہ تشکیل دینا ہے موجودہ معاشرے کو ہم نے صاف ستھرا بنانا ہے تو لہذا ہمیں یہاں پر انقلابی اصلاحات کی ضرورت ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

routine approach کا وقت باقی نہیں رہا کہ جس طرح سے معاملہ چلا آرہا ہے اس طرح سے اقدامات کرتے چلے جائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب اس کا وقت باقی نہیں رہا اگر آج ہم نے اس وقت کے اوپر کنٹرول نہ کیا تو پھر جن مسائل سے ہم سب دو چار ہیں جن مشکلات کا ہمیں آج سامنا ہے آج سے دس سال کے بعد یہی مسائل معاشرے کی تباہی و بربادی کا سامان ہوں گے۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اب وقت ہے کہ ہم اپنا خود محاسبہ کریں۔ یہ دیکھیں کہ وہ قومیں جو ہمارے ساتھ ہی آزاد ہوئی تھیں جن کو ہم کافر کہتے ہیں انہوں نے تو اپنے آپ کو بڑا سنبھال لیا لیکن ہم دن بدن پستی کی طرف چلے گئے اور آج ہمیں اپنے کردار کے اوپر شرم آنی چاہئے کہ جو ہمارا ماضی رہا ہے اس کے اوپر ہم اپنا سر فخر سے نہیں اٹھا سکتے اور کوئی دعویٰ نہیں کر سکتے۔ لیکن آج میں اپنے اس معزز ایوان سے یہ گذارش کروں گا کہ بجائے اسکے کہ ہم دوسروں کے اوپر تنقید کریں اور دوسروں کو کہیں کہ وہ اپنی اصلاح کریں اپنا احتساب کریں۔ سب سے پہلے ہم خود اپنا احتساب کریں سب سے پہلے ہم خود اپنے گریبان میں جھانکیں کہ ہمیں اس ملک کی ترقی اور اس معاشرے کی اصلاح کے لئے کیا رول ادا کرنا چاہیئے جب ہم خود اس احتساب کے عمل سے گذر جائیں تو پھر ہمیں یہ حق پہنچتا ہے کہ ہم دوسروں کو بھی اس احتساب کے لئے کہیں۔ مجھے یقین ہے اس معزز ایوان میں ہر شخص ہر فرد اس بات کو اچھی طرح سے جانتا ہے اور جن چیزوں کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے انشا اللہ ان پر پوری جدوجہد کے ساتھ عمل کریں گے۔

یہاں امن عامہ کی بات ہوئی ہے میں تسلیم کرتا ہوں کہ جہاں معاشرے کی اپنی ذمہ داری ہے معاشرے کے افراد کی ذمہ داری ہے کہ اپنے معاشرے کو بہتر بنائیں وہاں پولیس کا بھی ایک رول ہے۔ جناب سپیکر چونکہ وقت بہت مختصر ہے۔ اس معزز ایوان کے اندر بڑی سیر حاصل گفتگو ہوئی بہت بہت اچھے نکات اٹھائے گے میں ان تمام نکات کی طرف نہیں جانا چاہتا کیونکہ میرے پاس چالیس صفحے موجود ہیں وقت کم ہے ایک ایک نکتے کا ذکر نہیں کر سکتا۔ لہذا میں یہاں صرف ایک genuine nature کی بحث یہاں پر کروں گا جس کا تعلق مجھ سے بھی اتنا ہے جتنا کہ آپ سب سے ہے تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جہاں ہم معاشرے سے یہ امید رکھتے ہیں وہاں ہم اس بات سے بھی غافل نہیں ہو سکتے کہ پولیس کا بھی اپنا ایک رول ہے پولیس ایک instrument ہے جس کو حکومت معاشرے کی برائیوں کو دور کرنے کے لئے استعمال کرتی ہے۔ میں نے پچھلے چھ ماہ کے عرصے کے اندر جیسے ہی عنان حکومت سنبھالی تو میں نے اپنے طور پر بھی جائزہ لینے کی کوشش کی کہ ہمیں کیا تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ اور کون سے اقدامات اٹھانے چاہئیں کہ جن سے ہم اپنی پولیس کو ایک force

کی شکل دیں ان کی اپنی بھی مجبوریاں ہیں۔ کچھ حکومت کی اپنی مجبوریاں ہیں۔ ہمارے پاس اس قدر نفری نہیں ہے جس کو ہم کہہ سکیں کہ وہ ہمارے پورے صوبے کیلئے کافی ہے۔ ان کے پاس سازو سامان کی بھی کمی ہے۔ جیپوں کی کمی ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ ہم ہر تھانے کی سطح پر ایک ایک جیپ ان کو مہیا کریں۔ ان کو وائرلیس اور دوسرا سازو سامان بھی مہیا کریں۔ لیکن وسائل ہمیشہ ہمارے آڑے آتے ہیں ہماری کوشش ہے اور ہم نے ایک مرحلہ وار پروگرام وضع کیا ہے جس میں ہم ہر سال دو ہزار پولیس کی نفری بھرتی کریں گے۔ ہر سال ہم ان کیلئے چند کروڑ روپے مختص کریں گے تاکہ وہ اپنی پچھلی کمی پوری کر سکیں اور انشا اللہ اگلے پانچ سال کے اندر یہ کمی خاطر خواہ حد تک پوری کر دی جائے گی۔ لیکن میں یہ نہیں کہتا کہ یہ ہم ابھی تک نہیں کر پائے اس لئے پولیس کو اپنا کام صحیح طور پر سرانجام نہیں دینا چاہئے یا اپنا کردار بہتر بنانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ میں ساتھ ہی ساتھ اس چیز کے اوپر وزن دیتا ہوں اور محسوس کرتا ہوں کہ اسکے باوجود کہ پولیس کے راستے میں مجبوریاں حائل ہیں ہم بھی توقع کرتے ہیں کہ پولیس اپنا فرض پوری طرح نبھائے گی اور جو عوام ان سے توقع کرتے ہیں وہی وہ کرے گی۔

(نعرہ ہائے تحسین)

پولیس یا انتظامیہ میں ایسے بھی عنصر موجود ہیں جو کہ غلامی کے اس دور کی ابھی تک یادیں نہیں بھلا سکے۔ جن میں ابھی تک حاکمیت اور رعایا کا تصور ذہنوں میں موجود ہے۔ وہ اپنے آپکو انگریز کے دور کے حاکم سمجھتے ہیں ہم نے واضح طور پہ فیصلہ کیا ہے کہ اب یہ رویہ نہیں چلے گا۔ پولیس او انتظامیہ کو صحیح معنوں میں عوام کا خادم بن کر اس ملک میں رہنا ہو گا

(نعرہ ہائے تحسین)

اس معزز ایوان کی اور عوام کی بھی اگر کسی نے تذلیل کی تو پھر جو ایکشن ہم لیں گے وہ شائد کسی سابقہ حکومت نے کیا ہو۔ (نعرہ ہائے تحسین) مارشل لا کی حکومت کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ سیاسی حکومت کے مقابلے میں سخت ہوتی ہے اور وہ سخت ایکشن لیتی ہے لیکن ہمیں اپنے آپ پر پورا اعتماد ہے ہمیں عوام نے منتخب کیا ہے۔ اس معزز ایوان میں ہر معزز ممبر رکن عوام کے mandate کے اوپر یہاں پر آیا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر آئندہ اس ملک کے اندر یہ مجرمانہ غفلتیں ہوئیں یا اس طرح کا ظلم و ستم ہوا۔ یا چور بازاری ہوئی یا عوام کی تذلیل ہوئی تو یقین مانیں کہ ہم مارشل لا سے بھی زیادہ سخت اقدامات کریں گے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

ابھی حال ہی کا واقعہ ہے کہ بورے والا میں ایک وکیل کی تذلیل کی گئی - اس وکیل کے ہاتھوں میں ہتکڑی لگا کر اس کو بورے والا کی گلیوں میں پھرایا گیا - وہاں کا ایک ایڈیشنل ایس پی اس معاملہ میں ذمہ دار پایا گیا جب مجھے انکوائری کی رپورٹ موصول ہوئی تو میں نے فیصلہ کیا کہ اس اے ایس پی کو فوراً معطل کیا جائے۔ اور اسکو معطل کیا گیا اسکے بعد جیسا کہ سفارشوں کا میرے بھائی چودھری صدیق نے ذکر کیا میرے پاس کچھ لوگ آئے میں بورے والا یا وہاڑی ڈسٹرکٹ کے لوگوں کے بارے میں نہیں کہتا ان کا کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے بورے والا اور وہاڑی کے جو معزز ممبران ہیں وہ میرے پاس نہیں آئے وہ غالباً اس بات کو اور اس حقیقت کو سمجھتے تھے لیکن اور ایسے میرے پاس دوست اور مہربان آئے انہوں نے کہا کہ اسکو چھوڑ دیجئے تو چونکہ یہ آپ کا منتخب وزیر اعلیٰ تھا اور اس حکومت کا فیصلہ اصولوں پر مبنی تھا لہذا ہم نے ان کی ایک بھی نہ مانی - (نعـــــــرہ ھـــــئے تحـــــسین)

جناب سپیکر آج کے اجلاس میں پندرہ منٹ کی توسیع کی جاتی ہے۔

وزیر اعلیٰ - جعلی الاٹمنٹ کے سلسلے میں ایک جگہ کا ڈپٹی کمشنر اور کچھ اسسٹنٹ کمشنر ملوث پائے گئے ہم نے ان کے خلاف وہ ایکشن لیا جو غالباً کسی سابقہ حکومت نے سوچا بھی نہ ہوگا۔ ہم نے کسی قانون کو یا کسی پٹواری کو معطل کر کے اپنا کام پورا نہیں کیا ہمارے ہاتھ ان لوگوں تک پہنچے جو کہ لمبے ہاتھوں والے کہلاتے ہیں۔

(نعرہ ھائے تحسین)

اس قسم کا فرض کرنا یہ ہم ادا کرنے کا قائل نہیں ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس ملک کے اندر صحیح انقلابی اصلاحات نافذ کرنی ہیں تو پھر ہمیں لمبے ہاتھوں والوں کا محاسبہ کرنا ہوگا -

(نعرہ ھائے تحسین)

مجھے یقین ہے کہ اس معزز ایوان کے معزز اراکین اپنا اپنا رول اپنے اپنے علاقے کے اندار ادا کریں - اور میں آپ کو اس بات کا اختیار دیتا ہوں کہ آپ اپنے علاقے میں بددیانت افسران کا محاسبہ کریں اور ان کی نشاندھی کریں اگر آپ نے صحیح نشاندھی کی تو انشاء اللہ میں آپ کا بھرپور ساتھ دوں گا -

(نعرہ ھائے تحسین)

اس صوبہ کے اندر ہم نے اینٹی کرپشن کمیٹی بھی قائم کی ہے۔ اس میں ہم اپنے معزز اراکین کو شامل کر رہے ہیں۔ ہر ضلع سے ایک معزز رکن شامل ہوگا اور ہر ڈویژن سے دو قومی اسمبلی کے اراکین شامل ہوں گے اور ان کمیٹیز کو ہم نے بڑا بامقصد بنایا ہے ان کمیٹیز کے ساتھ رابطہ رکھوں گا یہ کمیٹیز پہلے ڈویژنل لیول پر قائم ہوں گی ڈویژنل لیول پر ایک معزز رکن ہر ضلع سے شامل ہوگا اس ڈویژن کے اندر جتنے اضلاع ہوں وہاں سے ایک ایک ممبر شامل ہوگا -

جیسے میں نے عرض کیا نیشنل اسمبلی کے اراکین بھی اس میں شامل ہوں گے ۔ اور سب سے پہلا قدم ہمارا یہ ہے جو کہ واقعی انقلابی حیثیت رکھتا ہے کہ اس اینٹی کرپشن کمیٹی کی اپنے ڈویژن کے افسران کے بارے میں اپنے ضلع کے افسران کے بارے میں جو بھی سفارشات ہوں گی میں انشاء اللہ ان کے ساتھ پورا تعاون کرونگا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

میں بعض اہم چیزوں کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں جس کا ذکر ابھی بعض دوستوں نے کیا۔ تھانوں میں کیسوں کے اندراج کی عام شکایت ہے کہ بعض جھگڑوں پر اندراج نہیں ہوتا۔ اس سلسلے میں ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگر کسی تھانے میں کسی ایس۔ایچ۔او نے کیسوں کے اندراج میں پس و پیش کی تو اس کو معطل کر دیا جائے گا۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مزید جیسا کہ میں نے کچھ دن پہلے ذکر کیا تھا کہ اگر علاقے کی پولیس امن قائم نہ رکھ سکی اور وہاں پر سنگین نوعیت کی وارداتیں ہوئیں اور اس میں ان کی کوتاہی پائی گئی تو وہاں کے ایس۔ایچ۔او کو معطل کر دیا جائے گا۔ ڈی۔ایس۔پی کو لائن حاضر کر دیا جائے گا اور ایس۔پی کو سخت وارننگ دی جائے گی۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اس میں تمام سنگین نوعیت کے کیسز شامل ہیں۔ اس میں چوری اور ڈکیتی بھی شامل ہے۔ تو میں آپ سب معزز اراکین سے یہ درخواست کروں گا کہ اس چیز کو اپنے ذہن میں رکھیں اور اپنے اپنے علاقے میں اپنا کام سر انجام دیں جو آپ کے اچھے افسران ہیں، جو اچھے پولیس افسران ہیں ان کی عزت و احترام کیجیے۔ میں بھی انہیں اپنے گلے سے لگانے کے لیے تیار ہوں۔ کیونکہ وہ ہمارے بھائی ہیں۔ وہ ہماری برتری چاہتے ہیں۔ اس ملک و ملت کی برتری چاہتے ہیں۔ ایسے عناصر بھی ہم میں موجود ہیں۔ ایسے لوگ ہم میں موجود ہیں جو دل و جان سے چاہتے ہیں کہ یہ منتخب حکومت کامیاب ہو۔ ہم ان لوگوں کی قدر کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی حوصلہ افزائی کے لئے انشاء اللہ ہم انہیں اعزاز بھی دیں گے اور ان کی ترقی بھی کریں گے (نعرہ ہائے تحسین)۔ لیکن ہماری نظر میں انتظامیہ اور پولیس کی اہلیت اور قابلیت جانچنے صرف ایک ہی معیار ہے کہ وہ برے دنوں میں غنڈوں اور بے راہ روی کرنے والوں کے دلوں کے اندر اپنا خوف پیدا کریں اور شرفاء کے دل کے اندر اپنے لئے عزت و احترام پیدا کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین) میں سمجھتا ہوں کہ یہ کچھ مشکل کام نہیں ہے۔ ہم منتخب لوگ ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں اس ملک و ملت کی خدمت کرنے کا موقع دیا ہے۔ ہم کسی پارٹی کے سلوگن یا کسی پارٹی کے اوپر منتخب ہو کر نہیں آئے۔ ہم اپنی اپنی ذاتی اور نجی حیثیت میں منتخب ہو کر آئے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس ملک کے عوام نے ہمیں منتخب کیا ہے۔ انہوں نے یہ سمجھا کہ ہم اس قابل ہیں اور ہمارے اندر یہ اہلیت ہے قابلیت ہے کہ ہم اس ملک و ملت کی خدمت کر سکتے ہیں اس لئے ہمیں انہوں نے ووٹ دیے

اور ہم دوسروں کے مقابلے میں منتخب ہو کر اس ایوان میں پہنچے۔ اگر آج خدا نخواستہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتے۔ اگر خدا نخواستہ ہم صحیح معنوں میں لوگوں کی امیدوں پر پورے نہیں اترتے اور جن چیزوں کا میں نے اپنی تقریر میں ذکر کیا ہے اگر یہ وعدے پورے نہیں کر سکتے تو نہ خدا ہمیں معاف کرے گا اور نہ عوام ہی ہمیں معاف کریں گے (نعرہ ہائے تحسین)۔ یقین مانیے خدا کی قسم ہمیں جاہ و منصب کا کوئی لالچ نہیں۔ اگر وزیر اعلیٰ ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ مجھے اپنے اس منصب کے دوران پہلے سے زیادہ نیک نیت ہو کر چلنا پڑے گا۔ جب ہم نیک نیت ہیں ہم میں وہ جذبہ موجود ہے پھر بھی اگر ہم یہ کام نہ کر پائے ان انقلابی اقدامات کو نافذ نہ کر سکے ان انقلابی اصلاحات کو ہم اپنے معاشرے کے اندر نہ لا سکے تو پھر جناب سپیکر اس سے بڑی بدقسمتی اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ وہ وقت جلد آئے گا کہ ہم ان اصلاحات کو نافذ کریں گے اور انشاء اللہ عوام ہماری کوششوں کو اور ہمارے اقدامات کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے اور انشاء اللہ ہم سر خرو ہوں گے۔ اس بات کو ہم ثابت کریں گے کہ جس مقصد کے لئے ہمیں عوام نے منتخب کیا ہے ہم نے وہ مقصد پورا کیا ہے (نعرہ ہائے تحسین)۔

جناب سپیکر۔ جیسا کہ آپ نے رشوت کے بارے میں معزز ایوان کی باتیں سنیں اور آپ نے ہمیں اس موضوع پر بات کرنے کے لئے ایک دن دیا ہے۔ میں نے بھی سفارش کا ذکر کیا ہے جو کہ رشوت کی جڑ ہے۔ اور برائیوں کی بھی جڑ ہے۔ سفارش دوسری تمام سماجی اور معاشرتی برائیوں کا باعث بنتی ہے۔ اس سے نجات پانے کے لئے میں اپنے طور پر یہ محسوس کرتا ہوں کہ میں آپ کے سامنے یہ وعدہ کرتا ہوں کہ میں کبھی سفارش میں ملوث نہیں ہوں گا۔ لیکن میں اس معزز ایوان کو دعوت فکر دیتا ہوں کہ وہ اس بات پر اچھی طرح سے سوچیں ٹھنڈے دل سے سوچیں۔ چونکہ جناب سپیکر، آپ نے اس موضوع پر بات کرنے کے لئے دن مخصوص کیا ہے۔ اگر یہ فیصلہ کر کے آتے ہیں کہ واقعی ہم نے اس ملک میں انقلابی اقدامات نافذ کرنے ہیں رشوت اور سفارش جیسے کینسر سے اپنی جان چھڑانی ہے تو پھر میں بھی ان کے ساتھ اسی طرح سے اسی نیک نیتی کے ساتھ چلوں گا جس طرح کہ وہ میرے ساتھ چلیں گے۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ اگر ہم نیک نیت ہوں یا ہم اپنے آپ کو دیانت دار کہلائیں تو پھر ہمارے ماتحت افسران کو بھی دیانتدار ہونا پڑے گا۔ انہیں بھی نیک نیت ہونا پڑے گا۔ ہم اگر نیک نیتی کا دعوی کریں تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہم دیانت داری کا دعوی کریں تو اس کا کوئی فائدہ نہیں جب ہمارا ماتحت عملہ بدعنوانیوں میں ملوث ہو کر رہ جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)۔ اس لئے اگر اس اجلاس کے دوران یہ معزز ایوان اس بات کا فیصلہ کرتا ہے تو میں اس کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ آپ سوچیں جس دن اس مسئلے پر بحث ہو گی اس دن آپ مہربانی کر کے اپنے ذہنوں کو تیار کر کے آئیں اور اگر ہم یہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ آج کے بعد اس ملک کے اندر سفارش نہیں چلے گی

اس صوبے کے اندر سفارش نہیں چلے گی تو ہمارا ماتحت عملہ اگر اس چیز میں ملوث ہوگا اگر آپ بھی ملوث ہوتے ہیں تو آپ بھی معطل اور اگر میں ملوث ہوتا ہوں تو میں بھی معطل (نعرہ ہائے تحسین)۔ جناب سپیکر یہ چند باتیں تھیں جو کہ میں گوش گزار کرنا چاہتا تھا۔ آپ نے پندرہ منٹ کے لئے وقت میں توسیع کی تھی۔ سوا دو ہو چکے ہیں۔ میں آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)۔

جناب سپیکر — اجلاس کل ساڑھے نو بجے تک کے لئے ملتوی ہوتا ہے۔

(اس مرحلے پر اجلاس کل بروز جمعرات 24 اکتوبر 1985ء صبح ساڑھے نو بجے تک کے لئے ملتوی کیا گیا)۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

جمعرات ، 24 اکتوبر 1985ء

پنج شنبہ ، 9 صفر 1406ھ

جلد 4——شمارہ 11

سرکاری رپورٹ

مندرجات

جمعرات ، 24 اکتوبر 1985ء

صفحہ نمبر

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ - - - - - - 813

تحاریک التوائے کار —

(i) راولپنڈی کے صوبائی ملازمین کی کنوئینس الاؤنس سے محرومی 814

(ii) اسلحہ لائسنس فیس میں اضافہ - - - - 817

(iii) مختلف اقسام کے اسلحہ لائسنس پر مختلف فیس کا اجراء 822
(iv) اسلحہ لائسنس فیس میں بے تحاشہ اضافہ - - - - 824
اراکین اسمبلی کی رخصت - - - - - - - - 837
مسودہ قانون —
مسودہ قانون (تنسیخ) قمار بازی عام بابت 1985ء - - - 848
تحریک التوائے کار —
تحریری امتحان کے خلاف ڈاکٹروں کی ہڑتال (مسٹر سپیکر کی رولنگ) 883

صوبائی اسمبلی پنجاب

(صوبائی اسمبلی پنجاب کا چوتھا اجلاس)

جمعرات ، 24 اکتوبر 1985ء

(پنج شنبہ ، 9 صفر ، 1406ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس ، اسمبلی چیمبر لاہور میں صبح ساڑھے نو بجے منعقد ہوا ۔ جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری علی حسین صدیقی نے پیش کیا ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝

(الاحزاب ۳۳ آیت ۷۰-۷۱ ، البقرہ ۲ آیت ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور سیدھی کیا کرو ۔ وہ تمہارے تمام کام درست کریگا۔ اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے احکام پر چلتا رہے گا تو وہ بلاشبہ زبردست کامیابی حاصل کرے گا۔

اور کبھی حق کو باطل کا لباس نہ پہناؤ اور سچی بات کو جان بوجھ کر نہ چھپانا ۔ اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ کے سامنے رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرتے رہا کرو کیا عقل کی بات ہے کہ تم لوگوں کو نیکی کرنے کو کہتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو ۔ حالانکہ تم اللہ کی کتاب بھی پڑھتے ہو ۔ کیا تم اتنا نہیں سمجھتے ۔ اور تم رنج و تکلیف میں صبر و استقامت اور نماز سے مدد لیا کرو ۔ اور اس میں شک نہیں کہ نماز گراں ہے مگر ان لوگوں پر نہیں جو عجز و عاجزی کرنے والے ہیں ۔ وہ ایسے لوگ ہیں جو سوچتے ہیں کہ بلاشک وہ اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں اور اس بات کا بھی خیال رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں ۔

وما علینا الا البلاغ

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر - اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں - اس میں سب سے پہلے چوہدری مشتاق حسین صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 28 ہے - چوہدری صاحب اس کو پڑھیں -

راولپنڈی کے صوبائی ملازمین کی کنویئنس الاؤنس سے محرومی

چوہدری مشتاق حسین - جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہلیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ راولپنڈی شہر میں مقیم صوبائی ملازمین کو کنویئنس الاؤنس کی ادائیگی سے محروم رکھا گیا ہے حالانکہ اس ملک میں راولپنڈی سے کہیں چھوٹے شہروں مثلاً کوئٹہ اور پشاور میں متعینہ صوبائی ملازمین کو یہ الاؤنس دیا جاتا ہے - اور ستم بالائے ستم یہ کہ اس شہر میں مقیم وفاقی ملازمین کو یہ الاؤنس دیا جا رہا ہے ایک ہی شہر میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اس تفاوت اور عدم توازن کا ملازمین کی کارکردگی پر اثر انداز ہونا ایک قدرتی اور فطری امر ہے - راولپنڈی شہر عبوری دارالحکومت ہونے کے علاوہ اسلام آباد کا جڑواں شہر بھی ہے اتنے بڑے اور اتنی اہمیت کے شہر کے صوبائی ملازمین کو اس رعایت سے محروم رکھنا بظاہر سمجھ میں نہیں آتا اس تفاوت کے سبب اس شہر کے صوبائی ملازمین بے چینی بددلی اور مالی مشکلات میں مبتلا ہیں ان حقائق کی اہمیت کے پیش نظر اس پر بحث فرمائی جائے -

وزیر قانون - میں اس تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے عرض کروں گا کہ نہ تو یہ کوئی حالیہ واقعہ ہے اور اس کے لئے میں عرض کروں گا کہ اگر میرے فاضل دوست اس بات سے مطمئن ہو سکیں تو ہم اس پر مزید غور کر سکتے ہیں لیکن جہاں تک تحریک التوائے کار کا تعلق ہے اس کے متعلق عرض ہے کہ یہ رولز کے تحت نہیں بنتی - کیونکہ یہ کوئی حالیہ واقعہ نہیں ہے اور اس کے بارے میں کوئی ایسی تشویش نہیں پائی جاتی جس پر ہاؤس میں بحث کی جا سکے - اس لئے میں عرض کروں گا کہ یہ ضابطہ کے مطابق درست نہیں ہے -

چوہدری مشتاق حسین - جناب والا 1963ء سے پہلے راولپنڈی میں صوبائی ملازمین کو یہ کنوینس الاؤنس ملا کرتا تھا - لیکن اس کے بعد جدا جدا جانے انہوں نے کس وجہ سے بند کیا ہے - میری درخواست ہے اور میری یہ تجویز ہے کہ ان کا وہ الاؤنس دوبارہ بحال کیا جائے - کیونکہ ایک ہی سیٹ پر بیٹھ کر - - - -

جناب سپیکر - اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے جیسا کہ وزیر قانون صاحب نے فرمایا کہ اس پرابلم پر غور کیا جا سکتا ہے - جہاں تک اس کی Admisibility کا تعلق ہے تو ان کے دلائل آپ نے سنے ہوں گے - آپ ان کی اس بقیہ دھائی پر اپنا موقف بیان کریں کہ اس مسئلہ پر غور کیا جا سکتا ہے - یا اس کی Admisibility پر بات کریں -

چوہدری مشتاق حسین - اگر وہ یہ تسلی دیتے ہیں کہ وہ اس پر غور کریں گے تو میں اس پر اصرار نہیں کرتا اور ان سے مل کر بات کر لیتا ہوں -

وزیر قانون - اس میں گذارش ہے کہ ہم آپ کے ساتھ بیٹھ جائیں گے - آپ ہمیں مطمئن کر دیں کہ کوئی ایسی بات ہے تو ہم اسے زیر بحث لے آئیں گے - لیکن یہ تحریک التوائے کار کا موضوع نہیں ہے - آپ 1963ء کی بات کرتے ہیں آپ کسی وقت آ جائیں وقت مقرر کر لیں ہم اس کو دیکھ لیں گے آیا اس کا کوئی میرٹ ہے یا نہیں -

جناب سپیکر - آپ اس پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں -

وزیر صنعت - جناب والا گذارش یہ ہے کہ مجھے اجازت دیں شاید یہ مسئلہ یہیں حل ہو جائے جناب سپیکر گذارش یہ ہے جہاں تک اس تحریک کا تعلق ہے وزیر قانون صاحب نے درست فرمایا ہے یہ حالیہ وقوعہ نہ ہونے کی وجہ سے تحریک کے دائرہ کار میں نہیں آتا لیکن جہاں تک واقعات کا تعلق ہے وہ یوں ہیں کہ 1963ء میں لاہور اور کراچی کو اس وقت کی حکومت نے یہ سہولت دی تھی اس کے علاوہ تمام پنجاب میں اس الاؤنس کی سہولت نہیں ہے - کراچی اس وقت پنجاب کے دائرہ اختیار میں نہیں آتا ہے - اور وہ سندھ کے صوبہ میں آتا ہے اور اس وقت صوبہ کے کسی شہر میں یہ الاؤنس نافذ نہیں ہے اور نہ ہی یہ الاؤنس دیا جا رہا ہے - حقیقت یہ ہے کہ میرے فاضل بھائی نے اس الاؤنس کی لاہور سے اور راولپنڈی سے کم آبادی کی بات کی ہے جس بات کی آپ نے نشان دہی کی ہے - وہ آپ نے کوئٹہ اور پشاور کے متعلق ارشاد بجا فرمایا ہے وہ بھی صوبائی حکومتوں کے دارالخلافہ ہیں اور بطور پالیسی تمام صوبوں نے اپنے

دارالخلافہ میں یہ سہولت دی ہوئی ہے - اور اس کے علاوہ باقی کسی شہر میں یہ سہولت نہیں ہے - جہاں تک اسلام آباد اور راولپنڈی کا مسئلہ ہے وہ سہولت بھی وفاقی حکومت نے اپنے وفاقی ملازمین کو دی ہوئی ہے - اور وہ علاقے بھی پنجاب حکومت کے دائرہ اختیار میں نہیں آتے وہ سہولت بھی اس پالیسی کے تحت ہے جو انہوں نے وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں دی ہے - یا پھر پروونشل ہیڈ کوارٹر لاہور - صوبائی ہیڈ کوارٹر کوئٹہ (بلوچستان) اور پشاور میں یہ سہولت میسر ہے - اسی طرح کراچی سندھ کے دارالخلافہ کو ہے اس کے علاوہ کسی شہر کو یہ سہولت میسر نہیں ہے اس لیے آپ نے جو مثال دی ہے وہ اس پر لاگو نہیں ہے کیونکہ یہ ایک پالیسی کا معاملہ ہے اس طرح سے کسی کی حق تلفی نہیں ہو رہی نہ ہی یہ واقعہ حال ہی وقوع پزیر ہوا اور جس بات کی آپ نے نشان دہی کی ہے وہ بھی مسئلہ اس طرح سے نہیں ہے - جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے محض صوبائی دارالخلافوں کے ملازمین کو یہ سہولت حاصل ہے - اس کے علاوہ دوسروں شہروں کو نہیں ہے - اور یہ حکومت کی پالیسی کا معاملہ ہے -

جناب سپیکر - آپ اس کو ریس نہیں کرتے -

چوہدری اصغر علی - میں چوہدری مشتاق حسین صاحب کے اس موقف کی تائید کرتا ہوں اور ایوان پر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم پنڈی کے ممبران کے لیے یہ ایک اہم مسئلہ ہے - آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ اس پر فوری طور پر غور فرمائیں -

چوہدری مشتاق حسین - جناب والا وزیر قانون صاحب نے وعدہ کر لیا ہے لیکن وائس صاحب نے اس کو بالکل بدل دیا ہے - اس لئے میں اس پر اصرار کرتا ہوں اور میرا یہی مطالبہ ہے کہ پنڈی شہر کو اسلام آباد سے ملحقہ ہونے کے ساتھ اس کی اہمیت کچھ اور ہے لہذا میرا یہی مطالبہ ہے کہ پنڈی شہر کے صوبائی ملازمین کو یہ کنوینس الاؤنس دیا جائے یہ بہت ضروری ہے - چونکہ ایک ہی دفتر میں بیٹھ کر ایک ہی میز پر بیٹھ کر جہاں وفاقی ملازمین کام کر رہے ہیں اسی میز پر بیٹھ کر ایک صوبائی ملازم کام کر رہا ہے - اور ستم ظریفی یہ ہے کہ صوبائی ملازمین کو کنوینس الاؤنس نہیں دیا جاتا وفاقی ملازمین کو مل رہا ہے -

جناب سپیکر - آپ کی بات ہو گئی ہے اب آپ admisibility پر آ جائیے یہ کوئی حالیہ وقوعہ نہیں ہے -

کرنل (ریٹائرڈ) محمد یامین خان - جناب والا میں اس کی admisibility پر بات کرنا چاہتا ہوں - وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ معاملہ حال ہی میں وقوع پزیر نہیں ہوا ہے میں یہاں تک اس سے اتفاق کرتا ہوں لیکن صوبائی ملازمین جو راولپنڈی میں تعینات ہیں ان کے دل میں ایک رنجش ہے - وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے حقوق پامال ہو رہے ہیں - وہ اس وقت تک کیوں انتظار کریں کہ وہ recent occurence بن جائے میں رانا بھول محمد خان صاحب کی اس تحریک التوائے کار کے حوالے سے بات کروں گا ڈاکٹر صاحبان کا یہ مطالبہ کافی عرصہ سے چل رہا تھا - اور اس کی بروقت نشان دہی بھی کی گئی کہ یہ ان کا مطالبہ ہے اور حکومت اس کے متعلق کوئی مناسب قدم اٹھائے -

جناب سپیکر - آپ کی بات بجا ہے آپ اسکی admisibility پر کرنا چاہتے ہیں تو کریں - انہوں نے کہا ہے recent occurence نہیں تو کیوں نہ اسکا بروقت نوٹس لے کر انکے خدشات کو دور کریں - اس میں میری پوزیشن یہ ہے کہ میں نے رولز آف پروسیجر کے مطابق اسمبلی کی کارروائی چلانی ہے - اور جو تحاریک التوا ہیں ان کو بھی قواعد کی روشنی میں دیکھنا ہے -

کرنل (ریٹائرڈ) محمد یامین - جناب والا - آپ بجا فرماتے ہیں - لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ یہ حال ہی میں وقوع پزیر ہوا ہے -

جناب سپیکر - تحاریک التوا کے لئے جو سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ یہ حال میں وقوع پزیر معاملہ ہو - آپ رولز کا مطالعہ فرمائیں اس لئے میں اس تحریک التوا کو بے ضابطہ قرار دیتا ہوں - اگلی تحریک التوا نمبر 32 ہے جو جناب بشیرالحسن خان صاحب کی ہے -

اسلحہ لائسنس فیس میں اضافہ

جناب بشیرالحسن خان - جناب والا - میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ حال ہی میں اسلحہ لائسنس کی فیس کو بڑھ کر 750 روپے اور 100 روپے کیا گیا ہے - ملکی امن وامان کی صورت حال کے پیش نظر عوام کو اپنی حفاظت کے لئے ہتھیار رکھنے کا حق پہنچتا ہے - لیکن عوام کو اس حق کے حصول سے روکنے کے لئے اسلحہ فیس کو بڑھا دیا گیا ہے -

اور اس پر طرہ یہ کہ یہ فیس صرف صوبہ پنجاب میں بڑھائی گئی ہے - عوام نے اس پر شدید رد عمل کا اظہار کیا ہے - واقعہ کی اہمیت کے پیش نظر اس پر بحث کی جائے -

راجہ خلیق اللہ خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میری تحریک بھی اس مضمون کی ہے لہذا مجھے بھی پڑھنے کی اجازت فرمائی جائے -

جناب سپیکر - جی - ضرور پڑھنے کی اجازت دونگا - خان صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں -

جناب بشیرالحسن خان - جی - جناب والا سب سے پہلے میں یہ عرض کرونگا کہ اس تحریک کو پیش کرنے کا جو میرے پاس جواز ہے وہ یہ ہے کہ راولپنڈی میں ایک بہت بڑا سانحہ ہوا ہے یعنی ڈھوک کھبہ کا سانحہ - اس کے لئے میں نے اور راولپنڈی کے دیگر ممبران نے اس واقعہ کی اہمیت کے پیش نظر اور اس علاقے میں خوف و ہراس کے پیش نظر اپنے اپنے حلقوں کے دورے کئے اور لوگوں کو اسلحہ کے لائسنس دیئے - لوگوں کو ٹھیکری پہرہ دینے کے لیے کہا گیا اور انہوں نے ہمارے ساتھ ہر ممکن تعاون کیا لیکن خدا جانے راولپنڈی کے عوام کے حقوق کو کیوں اس طرح نظر انداز کیا گیا ہے کیوں ان کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا گیا ہے - اور یہ اسلحہ لائسنس کی فیس کیوں پنجاب میں بڑھا کر لوگوں کے استحقاق کو مجروح کیا گیا ہے - جناب والا - ہم نے اس اہم مسئلہ کے پیش نظر جناب وزیراعلیٰ سے ملاقات کی اور ان سے راولپنڈی کے لئے اس واقعہ کے پیش نظر اسلحہ کے لائسنس کا کوٹہ بڑھانے کے لئے عرض کی انہوں نے کمال مہربانی فرماتے ہوئے راولپنڈی کے لئے اسلحہ کے لائسنس کے کوٹہ میں اضافہ کیا - لیکن میں اور راولپنڈی کے دیگر منتخب ممبران ابھی ان کا اس سلسلے میں شکریہ بھی ادا نہ کرنے پائے تھے کہ اچانک اسلحہ لائسنس کی فیس بڑھا کر علاقہ کے لوگوں کے حقوق کو پامال کیا گیا - میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک سازش کے تحت کیا گیا ہے کہ لوگ اپنی حفاظت نہ کر سکیں اس میں بیوروکریسی ملوث ہے - اور وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ راولپنڈی کے منتخب ارکان اور عوام اپنے حقوق کے لئے بول نہ سکیں اور وہاں کے نمائندے عوام کے سامنے شرمندہ ہوں اور ان کی کوئی بات نہ چل سکے - اس مسئلہ پر میں یہی عرض کرونگا کہ یہ بہت بڑی سازش ہے اور اس سازش کو ختم کرنے کے لئے اسلحہ لائسنس کی فیس میں اضافہ کو فوری طور پر کم کیا جائے اور سابقہ فیس کو بحال کیا جائے - شکریہ -(نعرہ ہائے تحسین) -

جناب سپیکر — شکریہ خان صاحب ۔

میاں محمود احمد — جناب سپیکر ۔ میں اس بات کی تائید کرتا ہوں ۔

جناب سپیکر — میاں صاحب تشریف رکھیں ۔ اسی طرح تحریک التوا نمبر 45 ۔ 49 ۔ 77 اور 56 یہ تمام تحریک التوا ایک ہی نفس مضمون کی ہیں ۔

وزیر قانون — جناب والا ۔ نام پڑھ دیں ۔

جناب سپیکر — تحریک التوا نمبر 45 راجہ خلیق اللہ خان صاحب کی ۔ تحریک التوا نمبر 49 سردار نصراللہ خان دریشک صاحب کی ہے ۔نمبر 56 گل حمید خان روکڑی صاحب کی ہے اور نمبر 77 جناب چوہدری مشتاق حسین صاحب کی طرف سے ہے ۔ یہ ایک ہی مضمون پر ہیں لیکن ان کی ترتیب کو صرف اس شکل میں آگے پیچھے کیا جا سکتا ہے کہ رول 67 (اے) کو ہاؤس کی اجازت سے معطل کیا جائے تو آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں کہ ان سب کو اکٹھا طے کر لیا جائے ۔

آوازیں — ان سب تحریک التوا کو اکٹھا نمٹا دیا جائے ۔

رانا پھول محمد خاں — جناب والا ۔ اگر آپ اجازت بخشیں تو میں عرض کروں ۔

جناب سپیکر — جی ۔ ارشاد فرمائیں ۔

رانا پھول محمد خاں — جناب والا ۔ ان تحاریک کو یکجا کیا جاتا ہے جن کا نفس مضمون ایک ہو ۔ میری تحریک التوا کے متعلق بھی جناب نے حکم دیا تھا کہ آپ رولنگ فرمائیں گے ۔ سردار زادہ صاحب اور اور مخدوم زادہ صاحب بھی اس میں شامل کئے تھے ۔ میری تحریک التوا ان سے بالکل مختلف ہے ۔ اور اس میں یہ نشاندہی کی گئی ہے کہ یہ دھمکی آئی ہے ۔ یہ واقعہ ہونے والا ہے ۔ اور ان کی تحریک التواء یہ ہے کہ یہ واقعہ ہو چکا ہے اس لئے ان سب کو اکٹھا کرنا جناب کسی حالت میں درست نہیں ہے ۔

جناب سپیکر — رانا صاحب ۔ میں آپ کی تحریک التوا کی بات نہیں کر رہا ۔ میں اسلحہ کی فیس کے متعلق جتنی تحریک التوا میں ہیں ان کو یکجا کرنے کی بات کر رہا ہوں اور اگر کسی کو اس سے اختلاف ہے کہ کسی دوست کی تحریک التوا کسی اور مضمون کی ہے تو اس کو الگ

رکھا جا سکتا ہے ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں جیسا کہ میں نے مطالعہ کیا ہے سبھی تحریک ایک ہی مضمون کی ہیں ۔

رانا پھول محمد خاں — جناب والا ۔ میری گزارش بھی اس تھی کہ ان کا مضمون دیکھ لیا جائے ۔ اگر نفس مضمون ایک ہے تو پھر یکجا ہو سکتی ہیں ۔

جناب سپیکر — ۔ میں نے مضمون دیکھا ہے ۔ تقریباً سبھی تحریک التوا جن کا میں نے ذکر کیا ہے وہ ایک ہی مضمون کی ہیں ۔ ایک ہی نوعیت کی ہیں اس لئے ہاؤس کی اجازت سے ان کو یکجا کیا جا سکتا ہے اور رول کو معطل کیا جاتا ہے ۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی — جناب سپیکر ۔ مجھے اجازت ہے یا پہلے کسی اور محرک نے بولنا ہے ۔

جناب سپیکر — میرے خیال میں ان کو پہلے اپنی تحریک التوا پڑھنی چاہیے ۔

وزیر قانون — جناب سپیکر ۔ چونکہ آپ نے مطلع کر دیا ہے نفس مضمون ایک ہی ہے تو ایک تحریک جب پیش ہو چکی ہے تو باقی حضرات کے نام پکار دئیے جائیں کہ اس بارے میں فلاں فلاں معزز ممبر کی تحریک التوا ہے اور یہ ریکارڈ پر آجائے گی اور اس تحریک میں شامل ہو جائیں گی ۔ ایک ہی نفس مضمون کی تحریک التوا کو پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ صرف ان کے محرک نام پڑھ دئیے جائیں

جناب سپیکر — اس میں طریقہ کار کیا رہا ہے ۔

وزیر قانون — طریقہ کار یہی رہا ہے کہ جب ایک مضمون کی مختلف تحریک میں سے ایک پیش ہوگی جیسا کل بھی اس بارے میں بات ہوئی تھی کہ اگر نفس مضمون جدا نہیں ہے اور ایک ہی قسم کی تحاریک ہیں تو باقی حضرات کے نام اس ایوان میں پڑھ دئیے جائیں تاکہ وہ لوگ بھی اس میں شامل ہو سکیں لیکن اگر وہ چاہیں تو اسکی موافقت میں بول سکتے ہیں دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ۔

جناب سپیکر — ٹھیک ہے ۔ تو رانا صاحب آپ اس کے طریقہ کار پر روشنی ڈالیں گے ۔

رانا پھول محمد خاں— جناب والا ۔ جب کوئی تحریک التوا یا تحریک استحقاق پیش کی جائے اور جناب سپیکر اس رکن کو پکاریں۔تو اس ہاؤس

کی روایات یہ رہی ہیں کہ وہ رکن پڑھ کر سنائے گا اور پر مختصر بیان دے گا ۔ اس پر لاء منسٹر یا حکومت کی طرف سے جو بھی اس پر اپنے دلائل دینا چاہے وہ دے اس پر پھر فیصلہ جناب سپیکر نے کرنا ہے ۔ کہ ان کا نفس مضمون ایک ہی ہے اس لئے ہم اس کو اکٹھے نپٹائیں گے لیکن اس رکن کا یہ حق کہ وہ تحریک التوا پیش کرنے کے بعد جناب اس کا نام پکاریں اور وہ پڑھ کر نہ سنائے تو اس کا استحقاق مجروح ہوتا ہے صرف اس کا نہیں بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے ۔ اس کے پڑھنے کے بعد وہ جواب دے اور اس کا فیصلہ جناب نے کرنا ہے کہ مضمون ایک ہونے کی صورت میں ان کو اکٹھے نپٹائیں گے ۔ تحریک التوا پیش کرنے والے رکن کو پڑھنے کا حق ہے ۔

جناب سپیکر — فیصلہ ہو چکا ہے کہ یہ ایک ہی مضمون کی تحاریک ہیں ۔ ان کو یکجا کیا جائے گا ۔ سوال تو یہ تھا کہ آیا پہلے محرک اگر اپنی تحریک التوائے کار پڑھ دیتے ہیں اور اس پر بول لیتے ہیں تو باقی محرک حضرات جن کی تحاریک کا نفس مضمون ایک ہی جیسا ہے ان کو تحریک پڑھنے کی ضرورت ہے یا نہیں ہے ان کا تقریر کرنے کا حق سلسلہ ہے لیکن کیا ان کو بھی اپنی تحاریک پڑھنی چاہیے ۔

رانا پھول محمد خان — اس رکن کے پڑھے بغیر اس ایوان کو یہ پتہ نہیں چلتا کہ ان کی تحاریک التوائے کار کا مضمون کیا ہے ۔ اس ہاؤس کے نوٹس میں لانا ضروری ہے ۔

جناب سپیکر — رانا صاحب آپ میری عرض سنیں ۔ ایک محرک نے جو کہ سب سے پہلی تحریک کے محرک ہیں ۔ شاہ صاحب آپ بھی توجہ فرمائیے نیز وہ جو ہمارے یہاں پرانے پارلیمنٹیرین حضرات بیٹھے ہیں ۔ کہ اگر ایک ہی نفس مضمون کی تحاریک ہیں تو اس پر پہلا محرک جو ہے وہ تحریک کو پڑھ دیتے ہیں ۔ تو اس معزز ایوان کو یہ علم ہو گیا کہ باقی جن حضرات کی تحریک ہیں وہ بھی اسی نفس مضمون کی ہیں ۔ تو کیا دوسروں کو بھی اپنی تحریک علیحدہ علیحدہ پڑھنا ہوگی ۔

سید طاہر احمد شاہ — جناب سپیکر ۔ جب ایوان نے یہ فیصلہ کر لیا کہ ایک جیسی نوعیت کی تمام تحاریک کو یک جا کر کے پیش کر دیا جائے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جن جن اصحاب کی تحریک التوائے کار پیش کی جائیں انکی طرف سے اسی نفس مضمون کے ساتھ ایوان کی کارروائی میں سب کی تحاریک آجائیں تحریک التوائے کار پیش کرنے کا مقصد یہ ہوتا

ہے کہ حکومت کی توجہ کسی اہم معاملہ کی طرف مبذول کروائی جائے اور جب اپنی اپنی باری پر ہر محرک اپنی تحریک التوا کار کے بارے میں مختصر بیان دے گا - تو حکومت کے علم میں آجائے گا - اس لئے میری رائے یہ ہے کہ ہر ایک کی تحریک التوا کار کا مضمون ایوان میں پیش کرنے سے ایوان کا وقت ضائع ہوگا - اس لئے سب کی طرف سے یہ مشترکہ سمجھ لی جائے اور سب کو اپنا اپنا موقف بیان کرنے کے لئے اجازت ہونی چاہیے -

جناب سپیکر - شکریہ -

جناب نعیم حسین چٹھہ - جناب سپیکر - میں جناب کی توجہ اس مثال کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ چند دن پیشتر جناب والا نے خود نیشنل اسمبلی کی ایک نظیر کا حوالہ دیا تھا - جس میں کہ شاہ احمد نورانی صاحب نے ایک تحریک التوائے کار پیش کی تھی اور اسی نفس مضمون کی تحاریک جناب چوہدری ظہور الٰہی مرحوم اور احمد رضا خان نے پیش کی تھیں - تو سپیکر نیشنل اسمبلی نے یہ رولنگ دی تھی - کہ گو دونوں تحاریک ایک ہی نفس مضمون ہے - لیکن سب محرکات کو الگ الگ اس کو پڑھنے کی اجازت دی گئی - اور اسی نظیر جناب نے دو دن پیشتر اسی ہاؤس میں حوالہ دیا تھا - اس کے پیش نظر آپ نے سارے محرک حضرات کو مختصر وقت میں الگ الگ پڑھنے کی اجازت دیں -

جناب سپیکر - شکریہ - تو راجہ خلیق اللہ صاحب اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں گے -

مختلف اقسام کے اسلحہ لائسنس پر مختلف فیس کا اجراء

راجہ خلیق اللہ خان - جناب والا میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور قومی مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے اسلحہ کے لائسنس کے اجراء پر مختلف اسلحہ پر مختلف فیس لگا دی ہے - حالانکہ ایسی فیس نہ تو حکومت پاکستان نے لگائی ہے اور نہ ہی پاکستان کے کسی دوسرے صوبے کی حکومت نے لگائی ہے - اس لائسنس فیس کے مقرر ہونے کی وجہ سے پنجاب کے لوگوں میں ہیجان اور بددلی پھیل گئی ہے اور حکومت پنجاب کے خلاف اپنے جذبات کا

کیلئے بندوق اظہار کر رہے ہیں - لہذا فوری طور پر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے -

---

اس سلسلہ میں جناب والا یہ عرض کروں گا کہ جب یہ لائسنس فیس مقرر کی گئی تھی - اور جب لوگ یہ لائسنس لینے گئے تو لوگوں کو یہ احساس ہوا کہ شاید وہ پاکستان یا پنجاب میں نہیں رہ رہے ہیں کیوں کہ پنجاب کے صوبے میں ہی ایسی فیس نافذ کی گئی ہے - ان کو یہ احساس ہوا کہ پنجاب کے لوگوں کو خواہ مخواہ اس فیس سے زیر بار کیا ہے - کیوں کہ یہ نہ سرحد میں ہے اور نہ سندھ میں ہے اور نہ ہی بلوچستان میں ہے - اور سرحد میں ایسے لائسنس کی ضرورت ہی نہیں ہے - وہاں لوگ جاتے ہیں اور بلا روک ٹوک اور کسی لائسنس کے بغیر اسلحہ لے لیتے ہیں - اور اگر لائسنس لیتے ہیں تو بغیر فیس کے لے لیتے ہیں - اور صرف پنجاب کو ہی اس فیس سے زیر بار کیا ہے - حالانکہ پنجاب ایک بہت اہم صوبہ ہے - وہ یہ تقاضا کرتے ہیں کہ جب حکومت انہیں جان و مال کا تحفظ نہیں دے سکتی ہے - تو وہ خود تو اپنی جان اور مال کا تحفظ کریں - بجائے اس کے کہ ان کو یہ حق مل جاتا کہ وہ اپنی جان اور مال کا تحفظ کر سکیں - الٹا اس میں ان پر یہ بوجھ ڈالا گیا ہے - اس سلسلہ میں جو عام غریب لوگ ہیں - جن کو اسلحہ کی زیادہ ضرورت ہے اور جو کہ دور افتادہ گاؤں میں رہتے ہیں - ان کے لئے یہ ناممکن ہے کہ وہ اتنی بڑی فیس حکومت کو ادا کریں - یہ پنجاب کے لوگوں پر ایک بہت بڑا ظلم ہے ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے - وہ حکومت پنجاب سے بددل ہیں اور خاص طور پر ہم سے رنجیدہ خاطر ہیں - کیوں کہ ہم ان کے نمائندہ کی حیثیت سے اسمبلی میں آئے ہیں - یہ ایسا بوجھ ان پر ڈالا گیا ہے جو کہ ایک قسم کا جگا ٹیکس ہے قطعی طور پر جگا ٹیکس ہے - لہذا میں ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ فیس جو جگا ٹیکس ہے اس کو واپس لیا جائے - (نعرہ ہائے تحسین) اور گورنمنٹ چونکہ عوام کے مال اور جان کے تحفظ میں ناکام ہو چکی ہے - لہذا لوگوں کو حق دیا جائے کہ وہ خود اسلحہ لے کر اپنی جان اور مال کا تحفظ کر سکیں - شکریہ -

میاں محمد جہانگیر - پوائنٹ آف آرڈر - میں یہ عرض کرتا ہوں کہ حکومت کا موقف آ جائے کیوں کہ چند منٹ بعد یہ آدھا گھنٹہ ختم ہو جائے گا - اور ہمیں یہ بھی پتہ نہیں چلے گا کہ اس سلسلہ میں حکومت کا کیا موقف ہے - آیا یہ فیس ختم کی جا رہی ہے یا نہیں کی

جا رہی اور یہ آدھا گھنٹہ پورا ہونے کو ہے - اور آپ فرماتے ہیں کہ وقت ختم ہو چلا ہے - شکریہ -

وزیر صحت - (جناب غلام حیدر وائیں -) ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا - ہم تو چاہتے تھے کہ وقت بچ جائے اور کوئی اور کام ہو جائے - اب کافی وقت اسی بات پر لگے گا - اب رولنگ آ چکی ہے - لہذا اب یہ لگنا ہی چاہیئے -

رانا پھول محمد خان - جناب والا وقت تو وقت پر آیا تھا -

جناب سپیکر - سردار نصراللہ خان دریشک -

سردار نصراللہ خان دریشک - جناب والا میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ کہ صوبہ پنجاب میں لائسنس کی فیس بڑھا کر ریوالور اور رائفل کے لئے ایک ہزار روپیہ - اور بی - بور گن کے لئے 750 روپے کر دی گئی ہے - ملک کے دوسرے صوبوں میں اس قسم کا کوئی اقدام نہیں کیا گیا - جس سے پنجاب کے عوام بجا طور پر رنجیدہ خاطر ہوئے ہیں - اس لئے التماس ہے کہ ایوان کی کارروائی التواء میں ڈال کر اس معاملہ کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے -

جناب سپیکر - شکریہ سردار صاحب - گل حمید خان روکڑی صاحب (تشریف نہیں رکھتے) چوہدری مشتاق حسین صاحب -

اسلحہ لائسنس فیس میں بے تحاشا اضافہ

چوہدری مشتاق حسین - جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ پنجاب میں گذشتہ ماہ اسلحہ لائسنس فیس میں اچانک بے تحاشا اضافہ کیا گیا - ایسے حالات میں جب کہ صوبے میں عدم تحفظ کا احساس اور خوف و ہراس پایا جاتا ہے اسلحہ لائسنس فیس میں اضافہ عوام کے ساتھ زیادتی کے مترادف ہے - اس صورت حال سے صوبے کے عوام کے دلوں میں بے چینی - مایوسی اور سخت اضطراب پایا جاتا ہے - اس لئے ایوان کی کارروائی کو ملتوی کر کے اس اہم مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے تاکہ صوبے کے عوام کو سکون میسر ہو سکے -

جناب والا اس سلسلہ میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ - - - -

جناب سپیکر - چوہدری صاحب اس سلسلہ میں کافی بات ہو چکی ہے - میں یہ چاہتا ہوں کہ آج اس تحریک التوا پر فیصلہ ہو جانا چاہیئے -

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف انفارمیشن -

جناب سپیکر میں آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کسی تحریک التواء کا محرک اگر اس میں چند الفاظ کا اضافہ کرنا چاہے تو اس مرحلہ پر وہ یہ اضافہ کر سکتا ہے اور اس کی اجازت مل سکتی ہے یا نہیں - کیونکہ میرا اس سلسلہ میں اتنا علم نہیں ہے -

جناب سپیکر - آپ اسی تحریک التواء کے بارے میں بات کر رہے ہیں -

رانا پھول محمد خان - جی - میں اسی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں - چونکہ بہت سے لوگ یہ فیس ادا کر چکے ہیں - محرک یہ چاہتے ہیں کہ میں اس میں یہ اضافہ کر دوں کہ جن لوگوں سے فیس وصول کی گئی ہے ان کو واپس کی جائے - - - - - -

جناب سپیکر - چوہدری مشتاق حسین صاحب میں آپ سے مخاطب ہوں اس مسئلہ پر کافی بحث ہو چکی ہے اس سلسلے میں میرے خیال میں حکومت کا نقطہ نظر معلوم کر لیا جائے -

جناب سید طاہر احمد شاہ - جناب سپیکر میرے پاس اسی تحریک کے سلسلہ میں ایک تجویز ہے اگر آپ اجازت دیں اور حکومت مناسب سمجھے گی تو

جناب سپیکر - گورنمنٹ کا نقطہ نظر پہلے آجانا چاہیے -

وزیر صنعت (جناب غلام حیدر وائین) - جناب سپیکر آج جو تحاریک التواء اس ایوان میں پیش کی گئی ہے اور میرے پانچ چھ فاضل رفقاء نے بھی اس پر اظہار خیال بھی کیا ہے - جہاں تک اس کی اہمیت کا تعلق ہے ہم اس پر غور کریں گے

جناب سپیکر - وائین صاحب ایک چیز میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ وقت کا خیال کیجئے گا ہمارے پاس صرف پانچ منٹ باقی ہیں -

وزیر صنعت - جناب والا سب سے پہلے تو اس کی Admissibility

کی طرف آئیں کہ یہ کوئی recent occurrence نہیں ہے اور قاعدہ 67(بی) کے تحت یہ recent occurrence میں نہ آنے کی وجہ سے admissibility میں نہیں آئی لیکن جہاں تک اس کے پس منظر کا تعلق ہے میں اس معزز ایوان کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ موجودہ فیصلے سے پیشتر تمام رفقاء یہ محسوس کر رہے تھے کہ لائسنس حاصل کرنے والوں کا ان کے پاس بہت زیادہ رش تھا اور اس معزز ایوان کے بہت سے اراکین نے خود قائد ایوان سے یہ استدعا کی تھی کہ اس رش کو کم کرنے کیلئے اسلحہ کی فیس میں اضافہ کر دیا جائے تاکہ جو لوگ

(قطع کلامیاں)

آپ میری گزارش تو سن لیں تاکہ جو لوگ محض - - - - - (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - Order please. Order please.

وزیر صنعت - جناب والا میں اپنی اس بات کو پھر دہراتا ہوں

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - (قطع کلامیاں) Order please. Ch. Sahib, take your seat, please.

وزیر صنعت - کہ اس ایوان کے فاضل اراکین نے جناب وزیر اعلیٰ سے بار بار یہ استدعا کی تھی کہ اس لائسنس فیس کی رقم بڑھا دی جائے تاکہ محض شوقیا لائسنس حاصل کرنے والے لوگوں میں کمی آجائے اور اس بات کو

رانا پھول محمد خان - جناب سپیکر میں جناب کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ اس ایوان کی کارروائی ٹیپ ہوتی ہے اس ایوان میں ہو سکتا ہے کہ میری عدم موجودگی میں کوئی ایسی تجویز پیش ہوئی ہو ورنہ اراکین اسمبلی کی طرف سے یہ مطالبہ پیش ہی نہیں ہو سکتا کہ عوام کیلئے فیس میں اضافہ کر دیا جائے

وزیر صنعت - جناب سپیکر میں اس بات پر پھر اصرار کرتا ہوں کہ اراکین اسمبلی نے اس ایوان میں نہیں بلکہ ایوان کے باہر جناب وزیر اعلیٰ سے بار بار یہ استدعا کی تھی کہ لائسنس فیس کی رقم میں اضافہ کیا جائے تاکہ جو لوگ محض شوقیا اسلحہ کے لائسنس بنواتے ہیں ان کی حوصلہ شکنی کی جاسکے -

جناب سپیکر - وائس صاحب اگر آپ پسند فرمائیں اور یہ معزز ایوان پسند کرے تو یہ ابھی جو بات ہوئی ہے اس کی کارروائی ایک منٹ میں آپ کو دوبارہ سنوا دیں -

وزیر صنعت - جی سنا دی جائے -

جناب سپیکر - کارروائی بھی سنا دی جائے گی اور آپ کو یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ اس ایوان میں کس قدر شور ہوا ہے

جناب سپیکر - Please take your seat (اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی دوبارہ سنائی گئی)

وزیر صنعت - جناب سپیکر اب چونکہ وقت کم ہے میں دو منٹ میں گفتگو کو ختم کرتا ہوں کہ جہاں تک اس مسئلے پر غور کا تعلق ہے admissibility کے دائرہ کار میں یہ تحریک التواء نہیں آتی - لیکن میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ ان تحاریک التوائے کار کے تمام محرکین مل کر جناب وزیر قانون کے ہمراہ جناب وزیر اعلیٰ سے اس موضوع پر بات کریں اور اس بات کا فیصلہ کروا لیں -

جناب سپیکر - سردار زادہ صاحب آپ تشریف فرمائیں -

سردار زادہ سید ظفر عباس شاہ - پوائنٹ آف آرڈر سر -

جناب والا میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ یہ بات کہی گئی تھی کہ لائسنس کی فیس بڑھا دی جائے لیکن اس کے ساتھ مشروط بات یہ عرض کی گئی تھی کہ اگر وہ دس لائسنسوں کا کوٹہ ختم کر دیا جائے اور ایم-پی-اے حضرات کی سفارش پر متعلقہ ڈی - سی صاحب ہر ایک آدمی کو لائسنس دیں تو بے شک اس کی فیس بڑھا دی جائے - یہ مشروط بات کی گئی تھی - ایسی بات نہیں تھی جو وزیر صنعت فرما رہے ہیں -

(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر صنعت - جناب سپیکر میں سردار زادہ صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میری بات کی تائید فرمائی - چونکہ ٹائم ختم ہو رہا ہے اسلئے میں اسے مختصر ختم کرتا ہوں جناب والا میری تجویز یہ ہے کہ قانونی طور پر یہ تحریک التواء ضابطہ کے مطابق نہیں ہے لیکن ویسے اس مسئلے پر بحث و تمحیص کیلئے تمام تحریک ہائے التواء کے محرکین وزیر قانون کے ساتھ مل کر اور اگر مجھے بھی یہ مناسب سمجھیں تو شامل کر کے یہ مسئلہ وزیر اعلیٰ سے مل کر طے کر لیں گے - اور اس میں ایک بات -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - پوائنٹ آف آرڈر سر -

جناب سپیکر - چیمہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جناب والا وقت کم ہے اور مسئلہ بڑا اہم ہے - بلڈنگ پر بحث آئندہ کیلئے ملتوی ہو گی - اس میں ایک

بات کی میں جناب کی وساطت سے وزیر موصوف سے وضاحت چاہوں گا کہ یہ جو آپ نے اسلحہ کے لائسنس کی فیس بڑھائی ہے یہ پنجاب گورنمنٹ کے حساب کی مد میں جاتی ہے - یا یہ فیس آپ مرکزی حکومت کیلئے وصول کرتے ہیں - اس کی وضاحت فرما دیں کہ حکومت پنجاب نے یہ فیس بڑھائی ہے یا مرکزی حکومت نے بڑھائی ہے پھر ہم یہ کشکول بھر دیں گے -

جناب سپیکر - تحریک التوائے کار کیلئے وقت ختم ہوتا ہے -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جناب والا یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے اس کا جواب تو آ جانا چاہیے - (قطع کلامیاں) -

راجہ خلیق اللہ خان - جناب والا تحریک التوائے کار کیلئے وقت بڑھا دیا جائے ایوان اس بات سے اتفاق کرتا ہے کہ رولز کو معطل کر کے ٹائم بڑھا دیا جائے -

آوازیں - ٹائم بڑھا دیا جائے -

رانا پھول محمد خان - جناب والا چیمہ صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے - اس سلسلہ میں گذارش کروں گا کہ اصل بات تو یہ ہے کہ اس اسمبلی کی -

ڈاکٹر شیلا چارلس - پوائنٹ آف آرڈر سر -

جناب سپیکر - جی - محترمہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں گی -

ڈاکٹر شیلا چارلس - جناب سپیکر میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ جو لائسنس کی فیس ایک ہزار روپے ہو گئی ہے ہمارے اقلیت کے لوگ اس کے متحمل نہیں ہو سکتے اور جب سے یہ فیس ایک ہزار روپے ہو گئی ہے ہمارے اقلیتوں کے کسی ممبر نے بھی اسلحہ کا لائسنس نہیں بنوایا - تو میں بھی یہ چاہتی ہوں کہ اگر یہ فیس کم نہ بھی ہو تب بھی اقلیتوں کیلئے کچھ سوچا جائے -

جناب سپیکر - لیکن میں اس بحث کو آج ختم کرتا ہوں کیونکہ ٹائم ختم ہو گیا ہے -

آوازیں - ٹائم بڑھا دیا جائے -

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - No interpution, please

جی رانا پھول محمد صاحب -

رانا پھول محمد خان - جناب رانا صاحب اس صوبے کی اسمبلی کی موجودگی میں قانون یہ کہتا ہے اور آئین یہ کہتا ہے کہ اس صوبے میں کوئی نیا ٹیکس عائد کرنے کے لئے کسی وزیر کو یہ اختیار نہیں کہ وہ نیا ٹیکس عائد کر دے -

(نعرہ ہائے تحسین)

یہ لائسنس فیس بھی ایک ٹیکس ہے اور اس ٹیکس کو بڑھانے کا اختیار صرف اور صرف ایک ہی کے درجے اس اسمبلی کو ہے - ایک قرارداد کے ذریعے اس اسمبلی کو ہے وزرا کو نہیں - اس لئے یہ ٹیکس ناجائز ہے -

جناب سپیکر - گل حمید خان صاحب - آپ اس سلسلے میں بات کیجیے کہ میں نے یہ گذارش کی ہے کہ تحاریک التوا کے لئے جو نصف گھنٹہ روزانہ کے مطابق مخصوص کیا گیا ہے وہ ختم ہو گیا ہے اور اب ان تحاریک التوا کو ہم سب سے پہلے اگلے روز اجلاس میں غور کریں گے -

جناب گل حمید خان روکڑی - میری بھی تو عرض سنیں۔ سر میری عرض یہ ہے کہ

جناب سپیکر - لیکن آپ کیا چاہتے ہیں کہ اس پر آج ہی فیصلہ ہو جانا چاہیے۔

جناب گل حمید خان روکڑی - آج ہی کریں - ہم تو کہتے ہیں کہ آج ہی کریں -

معزز ایوان - آج ہی کریں -

جناب سپیکر - کیا اس میں کوئی اس ایمرجنسی ہے کہ اس پر آج ہی فیصلہ ہو جانا چاہیے -

جناب گل حمید خان روکڑی - سر میری عرض یہ ہے ایک تو اتنی ایمرجنسی ہے اور وائس صاحب نے جو بیان جاری کیا ہے

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - ایک وقت میں ایک دوست بات کریں -

جناب گل حمید خان روکڑی - سر یہ مسئلہ اتنا ضروری ہے اور خاص طور پر اب اتنا ضروری ہو گیا ہے کہ جب وائس صاحب نے اس ہاؤس میں یہ بیان دے دیا ہے کہ اس فیس میں مہینوں نے اضافہ کروایا ہے -

ہم لوگ اپنے حلقوں میں کیسے واپس جائیں گے -

(نعرہ ہائے تحسین)

ہمارا مطالبہ تو یہ تھا کہ لائسنس بڑھا دیں اور لائسنس عام کر دیں تاکہ لوگوں کی خواہشات پوری ہوں اور فیس تھوڑی سی بڑھا دیں تاکہ ضرورت مند لائسنس لیں یہ نہیں کہا تھا کہ فیس بڑھا دیں اور لائسنس کسی کو نہ دیں - میری نہیں بلکہ ساری اسمبلی کی یہ رائے ہے -

جناب سپیکر - تو اس سلسلے میں چیمہ صاحب آپ کیا تجویز کرتے ہیں -

(قطع گفتگو)

جناب سپیکر - آرڈر پلیز - آرڈر پلیز - اعظم چیمہ صاحب -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جناب والا - میں یہ عرض کروں گا کہ مسئلے کی اہمیت کے پیش نظر اس کا وقت بڑھایا جائے اور میں نے جناب کے واسطے سے یہ سوال پیش کیا تھا کہ ایک تو انہوں نے اسلحے کی فیس بڑھا کر اصولی اور قانونی غلطی کی ہے اور دوسری بات انہوں نے یہ کی ہے کہ - - - -

جناب سپیکر - چیمہ صاحب آپ اس مسئلے کی بحث میں نہ جائیں - اب جو بات ہے وہ وقت بڑھانے کی ہے -

معزز ایوان - وقت بڑھایا جائے -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - میں بحث نہیں کرتا جناب - مثبت جواب آنے میں سارا مسئلہ حل ہو جائے گا - مرکز کے لئے کیا انہوں نے ٹکٹیں علیحدہ جاری کی ہیں جو کہ فنڈ انہوں نے create کیا ہے - پھر کیا یہ مرکز کو دے رہے ہیں - ہم اپنا فنڈ زائد فیس ادا کرنے کے سلسلے میں مرکز کو دینے کے لئے تیار نہیں ہیں -

چوہدری گل نواز خان وڑائچ - پوائنٹ آف آرڈر -

جناب سپیکر - جی چوہدری گلنواز صاحب -

چوہدری گلنواز خان وڑائچ - جناب میری استدعا یہ ہے کہ یہ معاملہ اس وقت اہم اس لئے بھی ہے کہ یہ جو تھوڑا گروپ بنا ہے یہ صرف غریبوں کو مارتا ہے اور یہ ہزار روپیہ فیس بڑھا دینے سے کوئی غریب آدمی لائسنس لے نہیں سکتا - حفاظت کی ضرورت تو اس وقت ان لوگوں کو ہے - اب یہ اضطراب اس لئے ہے کہ ایک گروپ ایسا پیدا ہو گیا ہے جو کہ غریب آدمیوں کو اور ان کے بچوں کو مارتا ہے -

اور غریب آدمی اپنی حفاظت کے لئے لائسنس بنوانے کے لئے اتنی بھاری رقم خرچ نہیں کر سکتا ۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ابھی وقت بڑھا کر فیصلہ فرمایا جائے ۔

میاں محمد اسحاق ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر ۔

جناب سپیکر ۔ جی میاں اسحاق صاحب ۔

میاں محمد اسحاق ۔ جناب سپیکر سب سے پہلے تو میں یہ عرض کروں گا کہ ہمیں کئی دفعہ کھڑا ہونا پڑتا ہے اور آپ دیکھ کر اشارہ کر دیتے ہیں جو حضرت آپ کے اشارے کا احترام کرتے ہوئے بیٹھ جاتے ہیں تو آپ دوبارہ کبھی بھی ان کو یہ نہیں کہتے کہ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ میں نے ابھی آپ کو کہا ہے کہ آپ بات کریں ۔

میاں محمد اسحاق ۔ جناب میں تیسری دفعہ سے نہیں کھڑا ہو رہا ہوں لیکن مجھے کبھی موقع نہیں ملا ۔ میں جب بھی کھڑا ہوتا ہوں آپ اشارہ کر دیتے ہیں اور میں آپ کے اشارے کا احترام کرتے ہوئے بیٹھ جاتا ہوں آپ کا اشارہ سمجھتے ہوئے بیٹھ جاتا ہوں لیکن آپ مجھے کبھی دوبارہ نہیں کہتے کہ پوائنٹ آف آرڈر وضاحت کروں ۔ اب میں عرض کروں گا کہ وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس مجبوراً گئے اور یہ اسلحہ فیس بڑھائی گئی جناب والا کہ اکثر یہ بات دیکھنے میں آ رہی ہے کہ چند معزز مجبوراً کی وجہ سے سارے ہاؤس کا نام لیا جاتا ہے اگر چند معزز مجبوراً وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس جاتے ہیں تو ان کا نام لیا جائے سارے ہاؤس کے ممبران کو اس فیصلے میں ملوث نہیں کرنا چاہیے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اور جناب سپیکر اکثر یہ بات دیکھنے میں آ رہی ہے کہ جو بات وزیر اعلیٰ صاحب خود فرماتے ہیں وہ ہاؤس پر ڈال دیتے ہیں یہ ناانصافی کی بات ہے اگر کسی افسر کا تبادلہ کرنا جاتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

جناب سپیکر ۔ میاں صاحب اب میں آپ سے یہ کہوں گا کہ آپ صرف نائم پر بات کریں ۔ اس تحریک التواء پر میں نے آپ کو بحث کی اجازت نہیں دی ہے ۔

میاں محمد اسحاق ۔ جناب والا یہ سیدھی نہیں سادھے ایماء کے اسحاق کی بات ہے ۔ ہمیں مزید ٹائم دیا جائے اور ہم آج ہی اس کا

فیصلہ چاہتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ تشریف رکھیے ۔

حاجی محمد افضل جن ۔ سر اس ضمن میں میری یہ گذارش ہے ۔

جناب سپیکر ۔ جن جی آپ ذرا بیٹھیں ۔ ابھی آپ ذرا تشریف رکھیں ۔ اچھا حضرات آپ یہ چاہتے ہیں کہ قواعد کو معطل کرتے ہوئے تحریک التوائے کار کا ٹائم بڑھایا جائے ۔ تو اس پر ہاؤس کو اتفاق ہے اس لئے میں قواعد کو معطل کرتا ہوں اور نصف گھنٹہ ٹائم بڑھاتا ہوں ۔

(قواعد معطل کی گئیں)

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر اجازت ہے ۔ میں قانونی نکتہ پیش کروں گا ۔

جناب سپیکر ۔ رانا صاحب تشریف رکھیے ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر صنعت ۔ (جناب غلام حیدر وائیں) جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر اب چونکہ آپ نے اس تحریک التواء پر قواعد کو معطل کر کے وقت بڑھا دیا ہے ۔ اس لئے پہلے تو میں گذارش یہ کروں گا کہ اس تحریک التواء کے laid ہونے سے پہلے بالکل میرے فاضل اراکین اس موضوع پر بحث میں حصہ نہیں لے سکتے ۔

جناب سپیکر ۔ صحیح بات ہے ۔ اب اس سلسلے میں ۔ ۔ ۔

وزیر صنعت ۔ **جناب غلام حیدر وائیں** ۔ فی الحال میں گذارش یہ کروں گا کہ میں نے جو تجویز دی تھی وہ مختصراً یہ تھی کہ اس تحریک ہائے التواء کے تمام محرکین مل کر وزیر قانون کے ہمراہ چیف منسٹر صاحب سے اس موضوع پر بات کر لیں اور اس کا کوئی فیصلہ کروا لیں ۔ اب جناب سپیکر ہاؤس کی بات یہ ہے کہ اگر قواعد و ضوابط کی ہم نے پابندی کرنی ہے جو کہ ہمیں ہر حالت میں کرنی چاہیے تو میں اس بات پر پھر زور قلم کو عرض کروں گا کہ یہ جو تحریک التواء ہے یہ کسی حالیہ واقعہ کے بارے میں نہیں ہے یہ قاعدہ نمبر 67 ۔ ای کے دائرہ کار کے تحت اس وقت admissibility میں نہیں آتی اس کو حل کرنے کا صرف وہی واحد ذریعہ ہے جو میں نے تجویز کیا ہے کہ ہم اس معاملے کے متعلق وزیر اعلیٰ سے مل کر بات کریں ۔ یہ admissibility میں ٹائم کی extension کے بعد بھی نہیں آتی ۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ اسے

rule out کیا جائے ۔

(قطع کلامیاں)

حاجی محمد افضل چن - سر میں نے پوائنٹ آف آرڈر پیش کیا تھا ۔

جناب سپیکر - چن صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں ۔

حاجی محمد افضل چن - سر میری گذارش یہ ہے کہ ۔ ۔ ۔ ۔

جناب سپیکر - پوائنٹ آف آرڈر پر بولیئے گا ۔

حاجی محمد افضل چن - سر پوائنٹ آف آرڈر پر ہی بولوں گا جو اس ملک کے لئے اس کے حق میں بات ہو وہ میں نے کرنی ہوتی ہے وہی جناب میری ڈیوٹی ہے ۔ میں سر یہ عرض کروں گا کہ ہمارے وزراء صاحبان کو اس میں ضد کرنے کی میرے خیال میں تو کوئی ضرورت نہیں ہے جب سارا ہاؤس ایک طرف ہے ۔ ہم ان کے بھائی ہیں جب ہم ان پر اعتماد کرتے ہیں تو یہ ہمارے اوپر کیوں اعتماد نہیں کرتے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

صرف میری گذارش یہ ہے کہ یہ سارے ہاؤس کا مسئلہ ہے تو آپ فراخدلی سے کام لیں ۔ ہم ہر وقت ان سے تعاون کرنے کے لیے تیار ہیں ۔ ہم ہر بات میں ان کا ساتھ دیتے ہیں ان کو بھی لازم ہے کہ اس بات میں ہمارا ساتھ دیں ۔

وزیر صنعت - جناب غلام حیدر وائیں ، جناب سپیکر میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس بحث کے بعد اس کا فیصلہ کیا ہو گا ۔ میں عرض کروں کہ اس کی فیس بڑھانے یا گھٹانے سے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں گذارش یہ کر رہا ہوں کہ اس ایوان میں جو کارروائی ہو وہ قاعدے کے مطابق ہونی چاہیئے ۔ اور ہمیں قواعد و ضوابط کی بہتر روایات قائم کرنی چاہئیں ۔ ایک قاعدے کی جس وقت ہم خلاف ورزی کرتے ہیں تو اگلے روز اس سے بڑا مسئلہ آ جاتا ہے ۔ اس لئے اس کا فیصلہ آپ چیف منسٹر صاحب سے مل کر طے کریں ۔ میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں لیکن اس کو قاعدے اور ضابطہ کے مطابق کریں ۔ یہ admissibility میں نہیں آتا اس لئے وہاں پر جا کر فیصلہ کریں ۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - Take your seat

Order please. No interruption please.

ایک بات کا فیصلہ ہو چکا ہے کہ اس کا وقت بڑھا دیا گیا ہے ۔ لیکن اب اس کو ضابطے کے مطابق چلائیں ۔ اس پر بحث بھی ہو سکتی ہے ۔

ابھی اس کی admissibility پہ بات ہوئی ہے - میں نے اس کو باضابطہ قرار دینا ہے یا بے ضابطہ - اس کے متعلق تمام قواعد و ضوابط پہ نظر ڈالنی ہے - جو ہاؤس کی مرضی ہے یقیناً اس کو میں بھی محسوس کرتا ہوں - اور ارباب اختیار جو یہاں تشریف رکھتے ہیں وہ بھی یقیناً محسوس کرتے ہیں - آپ اس کو اس انداز میں کیوں لے رہے ہیں - کہ جیسے آپ کا حق کوئی چھین کر لے جا رہا ہے - اگر آپ کسی بات پہ متفق ہیں تو آپ کا حق کوئی نہیں چھین سکتا -

چوہدری گل نواز خان وڑائچ - رانا صاحب ہر وقت ہاؤس کے تقدس کو پامال کرتے ہیں - انہیں آپ کچھ نہیں کہتے - ہمیں ہی کہتے ہیں ،

رانا پھول محمد خان - جناب سپیکر - میں اپنے محترم دوست گل نواز صاحب کی بات کا جواب دینے کی بجائے خاموش رہوں گا - کیونکہ پھر آپ سے سزا ملے گی - میں اسمبلی میں رہنا چاہتا ہوں اس لئے میں ان کو جواب نہیں دیتا -

جناب وزیر قانون - جناب سپیکر مجھے اجازت دی جائے اس سے قبل اس بارے میں -

جناب سپیکر - لا منسٹر صاحب بات کریں گے -

وزیر قانون - سب حضرات کے ان جذبات کا احساس کرتے ہوئے کہ وہ کیا چاہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے بجائے اس کے ہم تفریق پیدا کریں ہمیں ایک ہی قسم کی سوچ رکھنی چاہیئے - میں یہ کہتا ہوں کہ جو تحریک التوا اس ہاؤس میں آئی ہے بجائے اس کے کہ ہم اس کی مخالفت کریں اور نہ ہی ہم اس مخالفت کرنا چاہتے ہیں -

(نعرہ ہائے تحسین)

میں عرض کروں گا کہ اگر میرے بھائی قواعد کو دیکھیں گے تو تحریک التوا کا مقصد ہی یہ ہے کہ کسی اہم مسئلہ کو حکومت کے نوٹس میں لانا اس کو زیر بحث لا کر حکومت کو احساس دلانا کہ اس مسئلہ کا نوٹس لیا جائے اس سے زیادہ حکومت کے نوٹس میں کوئی بات کس طرح لائی جا سکتی ہے کہ آپ اس سب نے اس مسئلہ پر اتفاق کیا ہے - اگر آپ اس کو فائدہ نہیں پہنچے گا - ماسوائے اس کے کہ آپ نے بات کر لی اور وہ حکومت کے نوٹس میں آ گئی - لیکن میں اس بات کو آگے لیے جانا چاہتا ہوں - آپ

کے جذبات کا احساس کرتے ہوئے جناب وزیر اعلیٰ سے مشورہ کر کے انشاءاللہ کل

Mr. Speakir Law Minister will Kindly address the chair

وزیر قانون - میں آپ کی وساطت سے عرض کر رہا ہوں کہ اگر آپ اتفاق کریں تو جتنے محرک حضرات اور ان کے علاوہ بھی جو لوگ یہ چاہیں سب مل کر چیف منسٹر صاحب سے بات کر لیتے ہیں - اور اگلی نشست میں اس بارے میں بتا دیا جائے گا -

جناب سپیکر - اب اس سلسلہ میں اس کے محرک حضرات میں سے کوئی صاحب اگر چاہیں تو بات کر لیں -

(رانا صاحب بات کرنے کے لیئے اٹھے)

جناب سپیکر - رانا صاحب آپ اس کے محرک نہیں ہیں - تشریف رکھیں -

رانا پھول محمد خان - ہاؤس کی روایات یہ ہیں -

جناب **سپیکر** - میں جب مناسب سمجھوں گا آپ سے ضرور مشورہ لوں گا آپ تشریف رکھیں -

راجہ خلیق اللہ - جناب سپیکر -

جناب سپیکر - راجہ صاحب -

راجہ خلیق اللہ خان - میں وزیر قانون کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ہاؤس کے احساسات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ وعدہ کیا ہے کہ ہمارے جذبات وزیر اعلیٰ تک پہنچا دیں گے ہمیں یہ توقع ہے کہ یہ جذبات و خواہشات پامال نہیں ہوں گی بلکہ پوری کی جائیں گی - لیکن ایک بات میں ضرور عرض کروں گا کہ تحریک التوا کو بھی ملتوی کر دیا جائے جب تک کہ وزیر اعلیٰ صاحب سے تسلی بخش جواب موصول نہ ہو جائے -

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب **سپیکر** - خان صاحب آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں -

جناب گل حمید خاں روکھڑی - ٹھیک ہے جناب - اگر یہ تحریک التوا ملتوی کر دی جائے - جیسا کہ وزیر قانون صاحب کہہ رہے ہیں - اور چیف منسٹر صاحب اس کے متعلق جو فیصلہ ہو گا آ کر ہاؤس میں بتا دیں تو مسئلہ حل ہو جائے گا - بہتر یہ ہے کہ آج ہی کس وقت سیشن کے

ختم ہونے سے پہلے چیف منسٹر صاحب اعلان فرما دیں تو ہمارا مسئلہ حل ہو جائے گا ۔ ایک اور میں گذارش کروں گا کہ جو وائس صاحب نے کہا تھا کہ ممبران صاحبان نے اس فیس میں اضافہ کروایا ہے اس بات کو شائع نہ کرنے کے لئے اخبارات کو کہا جائے ۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی - اس بات کی تائید سردار زادہ صاحب اور دوسرے ممبران نے بھی کر دی ہے لہذا اس پہ بار بار بات نہ کی جائے ۔ جس وقت آپ وزیر اعلیٰ کو ملیں گے آپ کو پتہ چلے گا کہ کن کن ممبران نے اس بارے میں وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کی ہے ۔ تاہم جو بات وزیر قانون نے فرمائی ہے اور جس پہ رائے صاحب نے اتفاق کیا ہے ۔

جناب سپیکر - رانا پھول محمد خان صاحب پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کریں گے ۔

رانا پھول محمد خان - جناب والا ۔ جناب وائس صاحب کے جواب سے اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ چونکہ اس ہاوس میں غلط بیانی نہیں کی جا سکتی ۔ مسئلہ یہ آیا تھا کہ جب فیس بڑھا دی گئی ہے تو ارکان اسمبلی کا محدود کوٹہ ختم کر دیا جائے ۔ اور وہ جتنے لائسنسوں کی سفارش کریں اتنے ہی جاری کر دیئے جائیں ۔ لیکن میں اس کے متعلق یہ گذارش کروں کہ اس صوبے کی کورٹ فیس ۔ مالیہ یا کسی بھی مد میں کوئی ٹیکس بڑھانے کے لیے بجٹ یا ضمنی بجٹ یا گورنر کی طرف سے ان دنوں میں جب اسمبلی کا اجلاس نہ ہو رہا ہو کوئی آرڈیننس جاری ہو سکتا ہے ۔ کسی وزیر کو یہ اختیار نہیں کہ اس اسمبلی کی موجودگی میں کوئی نیا ٹیکس نافذ کر دیں یا عائد کر دیں ۔ یہ خلاف قانون ہے ۔ جن لوگوں سے ٹیکس وصول کیا گیا ہے وہ غیر قانونی ہے اس لیے جب تک یہ ہاوس نہ دیکھ لے کہ اس صوبے کے عوام ۔

جناب سپیکر - This is not a point of order رانا صاحب تشریف رکھیں ۔

رانا پھول محمد خان - یہ کام وزیر خزانہ کا تھا کہ نہ کہ وزیر قانون کا اس ٹیکس کو لوگوں کو واپس کر دیا جائے ۔ اور لاء منسٹر صاحب کو یہ بات بھی وزیر اعلیٰ صاحب سے کر لینی چاہیئے ۔ ویسے ان کے جواب سے ہم مطمئن ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ رانا صاحب ۔ آپ تشریف رکھنا پسند فرمائیں گے

چوہدری محمد رفیق ۔ جناب سپیکر ۔ ہم بھی اس معزز ایوان میں موجود ہوتے ہیں ۔ جب کبھی کوئی مسئلہ پیش ہوتا ہے تو چند ایک حضرات کی آرا کو اس معزز ایوان کی رائے سمجھ لیا جاتا ہے ۔ عام بحث کے لئے کوئی بات پیش نہیں کی جاتی ۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ کوئی مسئلہ بھی ہو باقی ایوان کو اپنی آرا پیش کئے جانے کا موقع دیا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ چوہدری صاحب ۔ آپ کی تجویز کا شکریہ ۔ میں آپ کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرواتا ہوں کہ اب بھی اسی سلسلہ میں جو آپ فرما رہے ہیں ۔ اس کی یہ پوزیشن ہے کہ التوائے سلسلہ میں محرک اپنی بات کرتے ہیں گورنمنٹ بنچز کی طرف سے کوئی وزیر صاحب اس کا جواب دیتے ہیں اور اس کے بعد اس کی Admissibilitiy کا فیصلہ ہوتا ہے ۔ اگر وہ تحریک التوائے کا Admissibility ہو جاتی ہے باضابطہ قرار دی جاتی ہے تو پھر اس پر ہاؤس کے وہ فاضل اراکین جو اپنی رائے دینا چاہیں وہ اظہار خیال کر سکتے ہیں ورنہ وہ نہیں کر سکتے ۔ اس تحریک التوائے کار کی Admissibility سے پہلے میں اس بات کی اجازت نہیں دے سکتا کہ آپ اس پر بحث میں حصہ لیں ۔

چوہدری محمد رفیق ۔ جناب والا میں اس وقت موجود تھا یہ بات ہوئی جیسے کہ وائیں صاحب نے فرمایا ہے اس پر اظہار خیال ہو رہا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ جناب والا آپ تشریف رکھیں ۔ تحریک التوائے کار کے لئے جو توسیع شدہ وقت تھا وہ ختم ہو گیا ہے اور اس اگلے working day پر غور کیا جائے گا ۔

اراکین اسمبلی رخصت

جناب سپیکر ۔ اب ممبران کی رخصت کی درخواست پیش کی جائیں گی ۔

میاں فضل حق

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست میاں فضل حق صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

This is to inform your that I have to proceed to Saudi Arabia immediately on a business trip four five days. I shall be obliged if I am granted leave from 19th October to 24th October 1985. I will Inshallah attend the Assembly Session on 27th October 1985.

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے ۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مختار احمد شیخ

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست مختار احمد شیخ صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔
گزارش ہے کہ میری بچی سخت بیمار ہے اس لئے میں ملتان جارہا ہوں آج 17 اکتوبر 1985 کو رخصت عطا فرمائی جائے ۔

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے ۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوھدری خادم حسین

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ زیل درخواست چوھدری خادم حسین رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

I have to go to Jhelum in Connection with filing of nomination papers against the special interest seat of Zila Council, Jhelum, In this Connection I request that leave for 16th October, 1985 may very kindly be allowed to me.

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے —
کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب تاج محمد خان

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست جناب تاج محمد خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے —
گذارش ہے ۔ آج مورخہ 16 کو میری طبیعت علیل ہے آج حاضر نہیں ہوسکتا براہ مہربانی ایک یوم کی رخصت عطا فرمائی جائے ۔

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے ۔ کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر ۔ رانا صاحب ۔ آپ تشریف رکھنا پسند فرمائیں گے

چوہدری محمد رفیق ۔ جناب سپیکر ۔ ہم بھی اس معزز ایوان میں موجود ہوتے ہیں ۔ جب کبھی کوئی مسئلہ پیش ہوتا ہے تو چند ایک حضرات کی آرا کو اس معزز ایوان کی رائے سمجھ لیا جاتا ہے ۔ عام بحث کے لئے کوئی بات پیش نہیں کی جاتی ۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ کوئی مسئلہ بھی ہو باقی ایوان کو اپنی آرا پیش کئے جانے کا موقع دیا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ چوہدری صاحب ۔ آپ کی تجویز کا شکریہ ۔ میں آپ کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرواتا ہوں کہ اب بھی اس سلسلہ میں جو آپ فرما رہے ہیں ۔ اس کی یہ پوزیشن ہے کہ التوائے سلسلہ میں محرک اپنی بات کرتے ہیں گورنمنٹ بنچز کی طرف سے کوئی وزیر صاحب اس کا جواب دیتے ہیں اور اس کے بعد اس کی Admissibilitiy کا فیصلہ ہوتا ہے ۔ اگر وہ تحریک التوائے کا Admissibility ہو جاتی ہے باضابطہ قرار دی جاتی ہے تو پھر اس پر ہاؤس کے وہ فاضل اراکین جو اپنی رائے دینا چاہیں وہ اظہار خیال کر سکتے ہیں ورنہ وہ نہیں کر سکتے ۔ اس تحریک التوائے کار کی Admissibility سے پہلے میں اس بات کی اجازت نہیں دے سکتا کہ آپ اس پر بحث میں حصہ لیں ۔

چوہدری محمد رفیق ۔ جناب والا میں اس وقت موجود تھا یہ بات ہوئی جیسے کہ وائس صاحب نے فرمایا ہے اس پر اظہار خیال ہو رہا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ جناب والا آپ تشریف رکھیں ۔ تحریک التوائے کار کے لئے جو توسیع شدہ وقت تھا وہ ختم ہو گیا ہے اور اس اگلے working day پر غور کیا جائے گا ۔

اراکین اسمبلی رخصت

جناب سپیکر ۔ اب ممبران کی رخصت کی درخواست پیش کی جائیں گی ۔

میاں فضل حق

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست میاں فضل حق صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

This is to inform your that I have to proceed to Saudi Arabia immediately on a business trip four five days. I shall be obliged if I am granted leave from 19th October to 24th October 1985. I will Inshallah attend the Assembly Session on 27th October 1985.

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے ۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مختار احمد شیخ

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست مختار احمد شیخ صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔
گزارش ہے کہ میری بچی سخت بیمار ہے اس لیے میں ملتان جارہا ہوں آج 17 اکتوبر 1985 کو رخصت عطا فرمائی جائے ۔

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے ۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری خادم حسین

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست چوہدری خادم حسین رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

I have to go to Jhelum in Connection with filing of nomination papers against the special interest seat of Zila Council, Jhelum, In this Connection I request that leave for 16th October, 1985 may very kindly be allowed to me.

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے —
کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب تاج محمد خان

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست جناب تاج محمد خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے —
گذارش ہے ۔ آج مورخہ 16 کو میری طبیعت علیل ہے آج حاضر نہیں ہوسکتا براہ مہربانی ایک یوم کی رخصت عطا فرمائی جائے ۔

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے ۔ کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

کرنل (ریٹائرڈ) نصیر احمد

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست کرنل (ریٹائرڈ) نصیر احمد صاحب رکن اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

I would not be able to attend the Session on 20th October due to some pressing domestic problems. There for, I request that I may be granted leave of one day.

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے -
کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے -
(تحریک منظور کی گئی)

مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست مخدوم زادہ شاہ محمود قریشی صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

Kindly sanction leave for one week for the session Commencing from 10th October 1985.

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے -
کہ مطلوبہ درخواست منظور کردی جائے -
(تحریک منظور کی گئی)

مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست مخدوم زادہ شاہ محمود حسن قریشی صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

As per my telegrams dated 9th October, 1985 and 18th October 1985, kindly allow me leave, with effect from October, 1985 to 26th October 1985 for the Session Commencing from 10th October 1985.

جناب سپیکر —اب سوال یہ ہے -
کہ مطلوبہ درخواست منظور کر دی جائے -
(تحریک منظور کی گئی)

جناب فضل حسین راہی

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست جناب فضل حسین راہی صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -
گزارش ہے کہ میں ایک ضروری معاملے کے سلسلے میں 85-10-17 کو

لاہور سے باہر چلا گیا تھا اور حاضر اسمبلی نہ ہو سکا براہ کرم میری رخصت منظور فرمائی جائے -

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ممتاز احمد

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست جناب ممتاز احمد صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

I am running high temperature and M.S Services has advised me rest.

Kindly grant me leave for 20th and 21st October, 1985.

جناب سپیکر —اب سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری خادم حسین

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست چوہدری خادم حسین صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

گزارش ہے کہ میں نے 16-10-85 کی چھٹی بسلسلہ نامزدگی کاغذات برائے مخصوص نشست ضلع کونسل ہائے حاصل کی تھی مگر 17-10-85 کو بھی کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کا دن تھا - اس لئے تجویز کنندہ کا حاضر رہنا ضروری تھا جس کی وجہ سے میں اجلاس شمولیت نہ کر سکا لہذا مورخہ 17-10-85 کی چھٹی منظور فرمائی جائے -

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

جناب محمد اصغر کوریجہ

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست جناب اصغر کوریجہ صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

میں 20-10-1985 بروز اتوار اجلاس میں بوجہ طبع ناسازی شرکت نہیں کرسکا - مہربانی فرماکر 20-10-1985 کے لئے میری درخواست

کرنل (ریٹائرڈ) نصیر احمد

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست کرنل (ریٹائرڈ) نصیر احمد صاحب رکن اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

I would not be able to attend the Session on 20th October due to so ne pressing domestic problems. There for, I request that I may be granted leave or one day.

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست مخدوم زادہ شاہ محمود قریشی صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

Kindly sanction leave for one week for the session Commencing from 10th October 1985.

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ درخواست منظور کردی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست مخدوم زادہ شاہ محمود حسن قریشی صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

As per my telegrams dated 9th October, 1985 and 18th October 1985, kindly allow me leave, with effect from October, 1985 to 26th October 1985 for the Session Commencing from 10th October 1985.

جناب سپیکر —اب سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ درخواست منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

جناب فضل حسین راہی

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست جناب فضل حسین راہی صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

گزارش ہے کہ میں ایک ضروری معاملے کے سلسلے میں 17-10-85 کو

لاہور سے باہر چلا گیا تھا اور حاضر اسمبلی نہ ہو سکا براہ کرم میری رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ممتاز احمد

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست جناب ممتاز احمد صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

I am running high temperature and M.S Services has advised me rest.

Kindly grant me leave for 20th and 21st October, 1985.

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری خادم حسین

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست چوہدری خادم حسین صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

گزارش ہے کہ میں نے 16-10-85 کی چھٹی بسلسلہ نامزدگی کاغذات برائے مخصوص نشست ضلع کونسل ہائے حاصل کی تھی مگر 17-10-85 کو بھی کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کا دن تھا۔ اس لئے تجویز کنندہ کا حاضر رہنا ضروری تھا جس کی وجہ سے میں اجلاس شمولیت نہ کر سکا لہذا مورخہ 17-10-85 کی چھٹی منظور فرمائی جائے۔

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب محمد اصغر کوریجہ

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست جناب اصغر کوریجہ صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

میں 20-10-1985 بروز اتوار اجلاس میں بوجہ طبع ناسازی شرکت نہیں کر سکا۔ مہربانی فرما کر 20-10-1985 کے لئے میری درخواست

رخصت منظور فرمائی جائے -

جناب سپیکر —اب سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

صاحبزادہ سید مظہرالحسن عرف چن پیر

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست صاحبزادہ سید مظہرالحسن عرف چن پیر صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

گزارش ہے کہ میرے دادا صاحب کا عرس ہے جس کی وجہ سے مجھے 22 تا 24 اکتوبر 1985 کی رخصت عطا فرمائی جائے

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری احسان الحق

سیکرٹری اسمبلی —مندرجہ ذیل درخواست چوہدری احسان الحق صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

گزارش ہے کہ بندہ کو 20-10-1985 کو ضروری کام کے سلسلے گوجرہ جانا پڑا اس لئے اجلاس میں شریک نہ ہوسکا لہذا رخصتی منظور فرمائی جائے -

جناب سپیکر—اب سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

ملک ممتاز بھچر

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست ملک ممتاز بھچر صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

I beg to say that I am suffering from fever and not feeling well. Please grant me leave for one day dated 22nd October 1985.

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

کمال محمد خان لالیکا

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست کمال محمد خان لالیکا صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

گزارش ہے کہ بوجہ خرابی طبیعت مورخہ 20-10-1985 تا 21-10-1985 کو اسمبلی کا اجلاس اٹینڈ نہیں کر سکا رخصت عطا فرمائی جائے -

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

جناب عثمان ابراہیم

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست جناب عثمان ابراہیم صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

میں ضروری کام کی وجہ سے مورخہ 23 اکتوبر کو اجلاس میں شریک نہ ہو سکوں گا -

مجھے ایک یوم کی رخصت دی جائے -

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

مہر محمد سلیم

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست مہر محمد سلیم صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

میں ضروری کام کی وجہ سے مورخہ 23 اکتوبر کو اجلاس میں شریک نہ ہو سکوں گا مجھے ایک یوم کی رخصت کی اجازت دی جائے -

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

شیخ اعجاز احمد

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست شیخ اعجاز احمد صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

گزارش ہے کہ میں بوجہ بخار اسمبلی میں شرکت کرنے سے قاصر رہا ہوں لہذا تین یوم مورخہ 22-10-1985 تا 24-10-1985 کی رخصت منظور فرمائی جائے -

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

حاجی محمد اصغر چوہدری

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست حاجی محمد اصغر چوہدری صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

مودبانہ گذارش ہے کہ میں ضروری کام کی وجہ سے ایوان میں حاضر نہیں ہوسکا۔ مہربانی فرما کر 21-10-85 کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

صاحبزادہ ملک غلام فرید

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست صاحبزادہ ملک غلام فرید صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

میں کل مورخہ 23 اکتوبر کو اسمبلی میں حاضر نہ ہو سکوں گا گوجرانوالہ میں مصروف ہوں برائے مہربانی 23 اکتوبر کی چھٹی منظور فرمائی جائے

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

جناب محمد اقبال کھوکھر

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد اقبال کھوکھر صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

My close relative died kindly excuse my absence from Session 20th October to 22nd October 1986.

جناب سپیکر - اب سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید حسنات احمد

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست سید حسنات احمد صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

مجھے ایک ضروری کام کے سلسلہ میں 22 اکتوبر کو اسلام آباد جانا پڑا ۔ جس کی میں بروقت اطلاع نہ دے سکا ۔ برائے مہربانی اس دن کے لئے مجھے leave of absence عطا فرمائی جائے ۔

جناب سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری فیض احمد

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چوہدری فیض احمد صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I am not feeling well thus I will be able to attend the Session today the 23rd October, 1985.

جناب سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

جناب شفقت عباس

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست جناب شفقت عباس صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I most respectfully submit that I am not feeling well, and am not in a position to attend the Assembly for two days i.e. 23rd October 1985 to 24th October 1985 for which leave may kindly be granted.

جناب سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

جناب غلام سرور خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست جناب غلام سرور خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

گذارش ہے کہ مجھے 20 تاریخ سے پانچ دن کی رخصت عنایت فرمائی جائے کیونکہ میری والدہ صاحبہ فوت ہو چکی ہیں ۔ آدمیوں کی آمدورفت شروع ہے ۔

جناب سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

ملک ممتاز بھچر

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست ملک ممتاز بھچر صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

I beg to state that my temperature is still running fast and I am not feeling well.

Please give me leave for two days 23rd October to 24th October, 1985.

For this I am very thankful to you.

جناب سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری گل نواز خان وڑائچ ۔ آپ نے کہا تھا کہ تحریک التواء کے سلسلے میں جب ایک محرک بولتا ہے تو پھر کسی دوسرے کو اجازت نہیں ہوتی ۔ آپ ایک نقطہ چھوڑ گئے تھے میں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ محرک التواء تحریک پیش کرتے ہیں ۔ رانا صاحب بار بار اس میں مداخلت کرتے ہیں ۔ یہ چھوڑ گئے تھے ۔

رانا پھول محمد خان - میں نے نکتہ بیان کیا تھا میں نے کوئی تقریر نہیں کی -

مولانا منظور احمد چنیوٹی - میں معلوم کرنا چاہوں گا کہ ظفراللہ قادیانی کے جنازے کے متعلق تحریک التواء پیش کی گئی تھی اس کی باری کب آئے گی - میں نے کئی روز پہلے پیش کی تھی -

جناب سپیکر - مولانا میں چیک کرکے بتاتا ہوں -

مولانا منظور احمد چنیوٹی - اس روز بھی آپ نے وعدہ فرمایا تھا -

چوہدری اکرام الحق صاحب - جناب والا میں روزانہ کے ایجنڈے کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں روزانہ ایجنڈا ٹیبل پر رکھ دیا جاتا ہے - بزنس کے متعلق ممبران کو کچھ علم نہیں ہوتا سیکرٹریٹ کو حکم دیں کہ اگلے دن کا ایجنڈا ایک روز قبل فاضل اراکین کی میز پر موجود ہونا چاہیے -

جناب سپیکر - میں نے اس سلسلہ میں دریافت کیا ہے مجھے بتایا گیا ہے کہ آج جو بزنس ہمارے پاس ہے اس کو سرکولیٹ کر دیا گیا ہے - 17 کو اور 21 کو سرکولیٹ ہو چکا ہے - تمام حضرات کو سرکولیٹ ہو چکا ہے اس کو چیک کریں کہ کہیں آپ کا ایجنڈا ڈیسک سے نیچے تو نہیں گر جاتا -

ملک طیب خان اعوان - جناب سپیکر گزارش یہ ہے میں نے چند روز ہوئے ایک تحریک التواء بابت قیمت کماس آپکے پاس بھیجی تھی جس کا غالباً 75 نمبر تھا - لیکن 75 نمبر پر تو بحث ہو چکی ہے مگر 57 نمبر کی طرف آج تک کوئی متوجہ نہیں ہوئی - کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اسے آپ زیر بحث لائیں گے یا اسے کہیں دفتر میں رکھیں گے -

جناب سپیکر - کونسا نمبر ہے ملک صاحب -

ملک طیب خان اعوان - غالباً 57 نمبر ہے -

جناب سپیکر - ملک صاحب آپ ایسے کریں کہ اس اجلاس کے بعد میرے پاس تشریف لائیں -

ملک طیب خان اعوان - جناب والا میں آپکے پاس بھی گیا تھا - آپ کے پاس بھی ایک گھنٹہ لگا کر آیا تھا - مگر نتیجہ صفر - آپکے کمرے میں جانے کی یہ بھی جرات میں نے کی تھی - میں نے وہاں بھی عرض کیا تھا کہ از راہ کرم اس تحریک کو فوری طور پر زیر

بحث لائیں ۔ اس سے تمام زمیندار ۔ تمام مزدور جو شام کو دو سو کماس جن کر لاتے ہیں وہ لٹ رہے ہیں لیکن اسے زیر بحث نہیں لایا جارہا آج چھ سات روز ہوئے ہیں میں نے اسکے متعلق عرض کی تھی مگر وہ زیر بحث نہیں آرہی ۔ آپکے کمرے میں بھی گیا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ میرے پاس آپ تشریف لے گئے تھے تو میں نے آپکو کیا عرض کیا تھا ۔

ملک طیب خان اعوان ۔ آپکے قانون ساز شعبہ کے پاس بھی گیا تھا آپکے حکم کے مطابق ۔ افسوس تو مجھے اس بات کا ہے کہ 57 نمبر نہیں آئی اور 75 نمبر آگئی ہے ۔ 57 نمبر کہاں گئی ۔ مجھے 75 نمبر کا افسوس ہوا ہے ویسے نہیں کہ 57 نمبر نہیں آیا ۔ 75 تو آگئی 57 نہیں ۔ قانون کہاں رہا ۔

جناب سپیکر ۔ آپ یا تو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے یا ہم آپکو سمجھا نہیں سکتے ۔ جن تحریک التواء پر بات کی جا رہی ہیں ان کے بارے میں نے واضح طور پر سارے ہاؤس میں اعلان کیا تھا کہ ہم رولز کے مطابق ان تحاریک التواء کا پھر اسی ترتیب سے غور کر سکتے ہیں جس ترتیب سے ہمارے پاس آئی ہیں آپ یہ ریکارڈ میرے دفتر میں آ کر دیکھ سکتے ہیں کہ ہم نے ان کو اسی ترتیب کے ساتھ رکھا ہے جس ترتیب کے ساتھ یہ ہمارے پاس آئی ہیں ۔ ان کو وہی نمبر لگایا ہے جن نمبروں کی ترتیب سے وہ ہمارے پاس آئی ہیں ۔ ہم ان کو ہاؤس میں اسی ترتیب کے ساتھ پیش کر رہے ہیں جو ترتیب ہمارے پاس موجود ہے ۔ اب آپ نے 75 نمبر کی بات کر دی ۔ 75 نمبر کی پوزیشن یہ ہے کہ کل بھی آپ نے اس معزز ایوان میں رول کو معطل کرتے ہوئے یہ اجازت دی تھی یہ تحریک التواکار جو ہیں یہ ایک ہی نوعیت کی ہیں ۔ ایک نفس مضمون کی ہیں ۔ ان کو یکجا کر کے نمٹا دیں ۔ ایوان سے اجازت حاصل کرنے کے بعد میں نے اسکی منظوری دی ۔ اور ایک مضمون کی تحریک التوا کار پر بیک وقت غور کیا گیا جس میں 75 نمبر بھی شامل ہے اور اس طریقے سے آج بھی اسلحہ کے لائسنسز پر ایک تحریک التوا جب آئی تو ہاؤس نے فیصلہ کیا کہ باقی تحاریک جو اس سے مشابہت رکھتی ہیں جو اسکے ساتھ پیش کیا جائے ۔ آپ موجود تھے آپ کی موجودگی میں یہ فیصلہ ہوا ۔ آپ یہ تجاہل عارفانہ پتا نہیں کیوں فرماتے ہیں ۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی ۔ کسی ایک تحریک التوا کی بھی ترتیب بدل کر ہم نے ہاؤس میں پیش نہیں کی ۔ اب ہم لیجسلیشن کو لیتے ہیں ۔

ملک اللہ یار خان ۔ جناب سپیکر آپ نے کل کی تحریک التوا کے بارے میں رولنگ pending ملتوی رکھی تھی ۔

جناب سپیکر ۔ میں نے اس پر آج رولنگ دینی ہے ۔ لامنصٹر صاحب ۔

مسودہ قانون

وزیر قانون ۔ جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی پبلک گیمبلنگ (ریپیل) بل 1985 جیسا کہ : :

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا جناب نے کل فرمایا تھا کل کے دن ہم رشوت پر بحث کریں گے ۔

آوازیں ۔ نہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ نہیں جی آج کا دن نہیں ہے ۔

جناب سپیکر ۔ یہی پرابلم ہے صرف اور کوئی بات نہیں ۔ مشکل صرف یہی ہے کہ جس وقت بات ہوتی ہے اس پر نہ کان دھرا جاتا ہے نہ توجہ فرمائی جاتی ہے ۔

(قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان ۔ ملک صاحب آپ تو اتنی بھاری بھر کم شخصیت ہیں ۔ مگر آپ نے صاحب کا بھی لحاظ نہیں کیا کہ آپ نے ان کو کیا فرمایا تھا ۔ ایسا تو ہو جاتا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

مسودہ قانون (تنسیخ قمار بازی عام بابت 1985ء)

وزیر قانون ۔ جناب میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی پبلک گمبلنگ (ریپیل) بل 1985 کو جیسا

کہ مجلس قائمہ برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

آوازیں ۔ opposed

جناب سپیکر ۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ دی پبلک گمبلنگ (ریپیل) بل 1985 (مسودہ قانون (تنسیخ) قمار بازی عام بابت 1985) کو جیسا کہ مجالس

قائمہ برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے
فی الفور زیر غور لایا جائے -
اب اس میں کچھ ہمارے پاس ترامیم ہیں -

رانا پھول محمد خان - نکتہ وضاحت - جناب والا- طریقہ کار یہ رہا ہے کہ اس میں جو ترامیم آئی ہوں وہ اس کے ساتھ لف کی جائیں - کمیٹی کی رپورٹ لف کی جائے - تب یہ بل مکمل ہوتا ہے - یہ الگ الگ صفحے ہمیں دے دیئے گئے ہیں اس کا اوپر والا یہاں ہے نمبر دو پر جو آتا تھا وہ یہاں ہے - اس لئے اس شکل میں اسکو پیش نہیں کیا جانا چاہئے - چونکہ ہم اتنے پڑھے لکھے نہیں ہیں - بہت سارے ارکان نئے بھی ہیں اس لئے ہماری آسانی کے لئے کمیٹی کی رپورٹ اور ترامیم بل کے ساتھ آنی چاہئیں-

جناب سپیکر - کمیٹی کی رپورٹ ساتھ نہیں ہے -

آوازیں - ساتھ ہے -

وزیر قانون - جناب والا- میں عرض کروں کہ اگر کاغذات کا ملاحظہ کر لیا جائے تو ہر ٹیبل کے دراز میں ہر پیپر موجود ہے - قانون کی رپیبل کا بل موجود ہے - اس پر کمیٹی کی رپورٹ موجود ہے - اس پر جو ترامیم آئی ہیں وہ موجود ہیں - اردو میں موجود ہے - انگریزی میں موجود ہے - ہر پیپر موجود ہے - تمام ارکان کو دیا گیا ہے - آج بھی صبح آنے سے پہلے یہ موجود تھے -

(قطع کلامیاں)

سردار زادہ سید ظفر عباس - جناب والا - رانا صاحب اسکو تفصیلا بیان نہیں کر سکے ان کا یہ کہنا تھا کہ جہاں پر یہ چیز آئی ہے کہ ایک وزیر اسی کے ساتھ یہ بھی آنا چاہیئے کہ فلاں فلاں صاحب نے اسکی مخالفت کی - ان کی یہ تحریک تھی - ان کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ علیحدہ کاغذ پر توہیں اس میں نتھی بھی ہیں لیکن اس تجویز کے ساتھ وہ بھی تحریک ہونی چاہیئے - پرنٹ ہونی چاہیئے -

جناب سپیکر - کیا آپ کی ترامیم اس کے ساتھ ہیں ؟

سردار زادہ سید ظفر عباس - ترامیم ہیں لیکن علیحدہ ہیں -

جناب سپیکر - آپ کے نام اس میں لکھے ہوئے ہیں -

سردار زادہ سید ظفر عباس - نام بھی ہیں -

جناب سپیکر ۔ پھر اور کیا چاہیئے ۔

سردار زادہ سید ظفر عباس ۔ میں عرض کرتا ہوں جیسے جناب یہ ایجنڈا ہے ۔ ایجنڈے میں یہ چیز آئی ہے کہ ,,دی پبلک گیمبلنگ،، پھر اس کے ساتھ ,,ایک وزیر،، کو ,,فی الفور زیر غور لایا جائے،، پھر ,,اسکو منظور کیا جائے اس کے ساتھ ہی رانا صاحب کا مطالبہ یہ ہے کہ دوسرے ایکٹ کو لکھنے سے پہلے جو ترامیم تجویز ہوئی نہیں وہ بھی لکھی جائیں ۔ ان کا یہ مطالبہ ہے ۔

جناب سپیکر ۔ اس میں کچھ ترامیم ہیں ۔ یہ ترمیم جناب سردار زادہ سید ظفر عباس صاحب ، میاں محمد اسحاق صاحب ، جناب مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب ، سردار شاہد اقبال صاحب ، جناب عثمان ابراہیم صاحب اور جناب محمد صدیق انصاری صاحب کی طرف سے ہیں ۔ ہم ان کو باری باری لیتے ہیں ۔

رانا پھول محمد خاں ۔ جناب والا ، ترامیم سے پہلے کمیٹی کی رپورٹ پڑھنی ہوگی ۔ اس کے بعد ترامیم کو لینا چاہیے ۔ اصل بات یہ ہے ۔ روایات یہی ہیں کہ کمیٹی کی رپورٹ کے بعد ترامیم پیش ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ مخدوم زادہ صاحب اس سلسلے میں کیا فرماتے ہیں ؟

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب سپیکر ، کمیٹی کی رپورٹ تو آ چکی ہے اور اس میں انہوں نے کوئی ترمیم تجویز نہیں کی ۔ لہذا اس کو تو بھی پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ جب بل کی مخالفت کی جائے ، تو مخالفت کرنے والوں کو یہ حق پہنچتا ہے کہ ترامیم پیش ہونے سے پیشتر ایک مختصر بیان دیں ۔ لیکن اگر آپ چاہتے ہیں تو ہم ترامیم کے ساتھ ہی اپنا بیان دے دیں گے ۔

جناب سپیکر ۔ آپ اپنی ترامیم میں بھی اظہار خیال فرما سکتے ہیں ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ ۔ جناب والا ، جہاں تک اس کمیٹی کی رپورٹ کا تعلق ہے ، فاضل وزیر صاحب نے جو تحریک پیش کی ؛

اس میں لکھا ہے :-

"جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ نے سفارش کی ہے ۔"

یعنی اس کی رپورٹ اصولی طور پر سمجھی جائے گی کہ وہ اس تحریک میں آ گئی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ ویسے بھی اس رپورٹ کے مطابق اس میں کوئی ترمیم نہیں ہے ۔ شکریہ مخدوم زادہ صاحب ۔ اب میں سردار زادہ ظفر عباس صاحب سے کہوں گا کہ وہ اپنی ترمیم پیش کریں ۔

سردار زادہ سید ظفر عباس ۔ جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون (تنسیخ) قمار بازی عام بابت 1985ء کو جیسا کہ مجلس قائمہ برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے ، 14 نومبر 1985ء تک رائے عامہ معلوم کرنے کی غرض سے متداول کرایا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون (تنسیخ) قمار بازی عام بابت 1985ء کو جیسا کہ مجلس قائمہ برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے ، 14 نومبر 1985ء تک رائے عامہ معلوم کرنے کی غرض سے متداول کرایا جائے ۔

وزیر صنعت ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

وزیر قانون ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ ہم ان ساری ترامیم کو اکٹھے ہی لے لیں ؟

سردار زادہ سید ظفر اقبال ۔ جی ہاں ، پہلے ساری ترامیم آ جائیں ۔

جناب سپیکر ۔ میاں محمد اسحاق صاحب ۔

Mian Muhammad Ishaque—Sir, I move :—

That the Public Gambling (Repeal) Bill, 1985, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th November, 1985.

Mr. Ghulam Haider Wyne—(Minister for Industries & Mineral Development).

I oppose it Sir.

Mr. Speaker—The motion moved is :—

That the Public Gambling (Repeal) Bill, 1985, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th November, 1985.

Minister for Law—(Ch. Abdul Ghafoor).

I oppose it Sir.

Mr. Speaker—Makhdumzada Syed Hassan Mahmud.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud—Sir, I propose that :—

The Public Gambling (Repeal) Bill, 1985, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 14th November, 1985.

Mr. Ghulam Haider Wyne—(Minister for Industries and Mineral Development).

I oppose it Sir.

Mr. Speaker—The motion moved is :—

That public Gambling (Repeal) Bill, 1985, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 14th November, 1985.

Minister for Law—I oppose it Sir.

Mr. Speaker—Mr. Sardar Shahid Iqbal.

Sardar Shahid Iqbal—Sir, I move that :—

That Public Gambling (Repeal) Bill, 1985, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 14th November, 1985.

جناب سپیکر - وزیر قانون اس مسئلے میں کیا فرمائیں گے کہ اگر ایک ترمیم ایک سے زیادہ اراکین کی طرف سے ہے تو ان میں سے صرف ایک صاحب اس کو پیش کریں گے یا سارے اس کو پڑھیں گے ؟

وزیر قانون - صرف ایک صاحب ہی اس کو پیش کریں گے چونکہ ان صاحب نے ایک ہی ترمیم دی ہے - اس لیے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ پیش کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اصل مقصد تو اس ترمیم کو ہاؤس میں پیش کرنے اور ہاؤس کی پراپرٹی بنانے کا ہے - جب وہ ترمیم ایوان میں ایک مرتبہ پیش ہو جائے تو اس کے بعد دوبارہ اس کو پیش کرنے کی ضرورت نہیں -

جناب سپیکر - لیکن اس پر تقریر کا حق تو سب کو ہوگا -

وزیر قانون - جی ہاں اگر وہ چاہیں تو اس پر بول سکتے ہیں -

جناب سپیکر - کیا آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں کہ بشمول آپ کے چار صاحبان کی ترمیم ہے جو آپ نے پیش کر دی ہے - تو آپ کے اس ترمیم میں شامل دوسرے صاحبان کو تو یہ ترمیم پڑھنے کی ضرورت نہیں ؟

مخدوم زادہ سید حسن محمود - میں اس سے اتفاق کرتا ہوں -

جناب سپیکر - تقریر کا حق ان کا ہے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جی ہاں -

جناب سپیکر - درست ہے - اب میں سردار زادہ سید ظفر عباس صاحب سے کہوں گا کہ وہ اپنی ترمیم کے بارے میں مختصر الفاظ میں اظہار خیال فرمائیں اور اپنے آپ کو اسی ترمیم تک محدود رکھیں -

سردار زادہ سید ظفر عباس - جناب والا - میں نے یہ تحریک پیش کی ہے کہ اس بل کو پبلک کی رائے معلوم کرنے کے لیے مشتہر کیا جائے - جناب والا یہ قانون سب سے پہلے 1867 میں پاس کیا گیا اسکے بعد 1961 میں ایک نیا ایکٹ پاس کیا گیا اسکے بعد 1978 میں ایک آرڈیننس کے ذریعے موجودہ ایکٹ کو نافذ کیا گیا 1867 کا قانون بھی ایک اسمبلی نے پاس کیا تھا 1961 کا قانون بھی ایک اسمبلی نے پاس

کیا تھا ۔ البتہ ۔ 1978 کا قانون گورنر صاحب کی طرف سے جاری کردہ ایک آرڈیننس کے ذریعے نافذالعمل کیا گیا تھا اب جناب والا اس گیمبلنگ کے قانون کے متعلق وفاقی شرعی کونسل کی طرف سے ایک رپورٹ حکومت کو دی جا چکی ہے اگر 1867 کے قانون کو ریپیل کر دیا گیا تو پھر ہمارے پاس ایک ہی قانون رہ جائیگا جسے ہم 1978 کا قانون کہتے ہیں ۔ جناب والا میرا اس تحریک کے پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم اسکو مشتہر کریں جو بھی عام پاکستانی ہیں وہ اپنی اپنی آرا دیں انکو یکجا کیا جائے پھر اسکے بعد 1867 کے قانون کو ریپیل کیا جائے ۔ (اس مرحلے پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت متمکن ہوئے) کیونکہ ہاؤس کے سامنے وہ رپورٹ نہیں ہے جو وفاقی شرعی کونسل نے مرتب کی ہے شرعی انداز کے معزز ایوان کو معلوم نہیں ہے انکی رپورٹ کیا ہے اور وہ اسکو کس طریقہ سے چاہتے ہیں ۔ اسکو اسوقت تک ملتوی کر دیا جائے ایک تو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے دوسرے ممبران کو وہ رپورٹ پیش کی جائے جو گیمبلنگ کے انسداد کے متعلق پہلے دی جاچکی ہے ۔

میاں محمد اسحاق صاحب ۔ جناب والا میں نے جو ترمیم پیش کی ہے اسکا مقصد یہ ہے کہ ہم عوامی نمائندے ہیں اور ہمیں ہر وقت عوام کی آرا کا احترام کرنا چاہئے اور کوئی بھی ترمیم یا نیا قانون بنانے سے پہلے اپنے عوام کی آرا کو پیش نظر رکھنا چاہئے اور انکی آرا کو مقدس سمجھنا چاہئے ۔ اسلئے یہ مناسب ہوگا کہ اس مسودہ قانون کو باقاعدہ عوام کی آرا معلوم کرنے کے لئے مشتہر کیا جائے تاکہ علمائے اکرام عالم دین دانشمند اور دیگر حضرات ہمیں اپنی قابل قدر آرا سے نوازیں اور ان سے ہمیں مستفید ہونا چاہئے یہ محض صوبائی مسئلہ نہیں ہے بلکہ تمام پاکستان میں بڑا سنگین مسئلہ ہے جسکے بارے میں عوام میں تشویش کا اظہار دن بدن کیا جا رہا ہے اس میں اضافہ ہو رہا ہے ۔ اسکی وجہ یہ ہے جو آرڈیننس اس وقت نافذ ہے میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ حالات میں اس میں کم سزائیں ہیں کم جرمانے کی اس رقم میں رکھیں گئی ہیں اس سلسلے میں ہمیں شرعیت کورٹ سے رجوع کرنا چاہئے اور انکی آرا کو بھی اس میں شامل کرنا چاہئے خاص طور پر جب ہم ہر روز اس چیز کا مطالبہ کر رہے ہیں کہ ہمیں پاکستان میں فی الفور اسلامی لاقوانین نافذ کرنے ہیں تو پھر کیوں نہ اسکو آج ہی شرعی کورٹ کی طرف بھیجا جائے اور انکی آرا کو مقدس اور صحیح تصور کرتے ہوئے اسکے مطابق اسکو ڈھال دیا جائے ۔ تاکہ لوگوں کو اس جرم کی زیادہ

سے زیادہ سزائیں دی جائیں اور اس جرم کو ابتاً اپنے پنجاب میں سے ختم کیا جائے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جواء کی لعنت ایک بہت بڑا سنگین مسئلہ ہے آئے دن مختلف جگہوں پر پولیس چھاپے مارتی ہے مجرم پکڑے جاتے ہیں جب انکو عدالتوں میں پیش کیا جاتا ہے تو کم سزا ہونے کی بنا پر اور قانون میں لچک اور خلا ہونے کی بنا پر وہ فوراً ضمانت پر رہا ہو جاتے ہیں اور آزاد ہو کر پھر وہی دھندا شروع کر دیتے ہیں ۔ اس لحاظ سے میں گذارش کرونگا کہ ایک تو عوام کی آرا معلوم کرنے کیلئے یہ مسودہ قانون مشتہر کیا جائے دوسرے ہماری جو قدمی عدالت عالیہ ہے اسکی طرف بھی رجوع کیا جائے ۔

وزیر صنعت ۔ جناب سپیکر قاعدہ نمبر 172 ۔ اے کے مطابق جو ترمیم پیش کی گئی ہے اسکے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے یہ بحث ہو سکتی ہے اور فاضل رکن اسکے دائرے کے باہر نہیں جا سکتا جو ترمیم ہے اسکے اندر رہ کر ہم نے بحث کرنی ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ وزیر صنعت کا یہ اعتراض غلط ہے کہ وہ دائرے کے اندر نہیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ میاں صاحب آپ اپنی ترمیم کے دائرہ میں رہ کر اپنا بیان جاری رکھیں ۔

میاں محمد اسحاق ۔ جناب والا ۔ اسکے جو نقصانات ہیں میں وہی عرض کرونگا میرے معزز اراکین بھی سمجھتے ہوں گے کہ موجودہ آرڈیننس جو اس وقت نافذ اس میں کیا گیا ہے اگر یہ چیزیں منظر عام پر نہیں آئینگی تو ہم اسکو صحیح کرنے کے لئے کیسے آگے بھیج سکتے ہیں یا اسکے متعلق کیا غور کر سکتے ہیں تو میں عرض کرونگا کہ عوام کی آرا حاصل کرنے کے لئے اسے فوراً مشتہر کیا جائے ۔ اور اسکو با قاعدہ صحیح بنایا جائے ۔

مخدوم زادہ سید حسین محمود ۔ جناب سپیکر اس بل کے اغراض و مقاصد کو اگر پڑھا جائے تو اس میں تحریر ہے کہ یہ ضرورت اسلئے پیش آئی ہے کہ شریعت کورٹ کا فیصلہ حکومت کو بھیجا جانا چاہئے تو یہ تھا کہ حکومت شریعت بنچ کا فیصلہ اسکے ساتھ منسلک کرتی سرکولیٹ کرتی جیسے کہ ہمیں علم نہیں ہے دوسری عرض یہ ہے کہ یہ قانون مرحوم بھٹو صاحب نے بنایا تھا اور یہ ایک ہنگامی قانون تھا شریعت کی پابندی ہم پر فرض ہے یہ کیس سب جوڈیس Sub-Judice ہے ۔ یہ قانون سب جوڈیس ہے

کورٹ میں یہ معاملہ دائر ہے اور اس وقت اس ایوان میں یہ قانون نہیں لانا چاہئے ۔ پاس نہیں کرنا چاہئے اس میں کئی چیزیں غیر شرعی ڈال دی گئی ہیں جس سے شریعت کی پابندی نہیں ہوتی بلکہ خلاف ورزی ہوتی ہے ۔ ہمارے پاس فتاویٰ ہیں ۔ مولانا مفتی محمود مرحوم کے مولانا شاہ احمد نورانی کے فقہ حنفیہ کے فقہ حنفیہ کے اور مولانا مودودی کے ہیں اس میں فلاں فلاں فقہ غیر اسلامی ہیں یہ ضروری ہیں اسکا مطلب ہم نے نہیں کیا لہٰذا اسکو پبلک میں مشتہر کرنا چاہئے اس لئے یہ کہیں سب جو ڈیس ہے اسلئے یہ ایوان یہ اختیار نہیں رکھتا کہ اس بل کو منظور کرے ۔

جناب سپیکر ۔ جناب شاہد اقبال صاحب ۔

سردار شاہد اقبال ۔ جناب سپیکر میں مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں اور اسکے بارہ میں جو انہوں نے کہا ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ مسٹر عثمان ابراہیم ۔

مسٹر عثمان ابراہیم ۔ جناب سپیکر جو تجویز میں نے پیش کی ہے کہ کریمنلک بل کو پبلک کی رائے منظور کرنے کے لئے مشتہر کیا جائے ۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ اس وقت دو مختلف قسم کے قانون ہیں اور لوگوں میں بڑے شک وشبہات پائے جاتے ہیں جیسا کہ مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب نے فرمایا ہے کہ بل کے جو اغراض و مقاصد ہیں ان میں لکھا ہے کہ شریعت بنچ کی ایک رپورٹ بھی آ گئی ہے لیکن اس رپورٹ کو اس آرڈیننس میں یکجا نہیں کیا گیا اس لئے یہ ضروری ہے کہ اس بل کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کیا جائے ۔ تاکہ ہر فرقہ کی آرا اس میں آ سکیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ جناب محمد صدیق انصاری صاحب (معزز ممبر تشریف فرما نہیں تھے) جی وزیر قانون صاحب کچھ ارشاد فرمائیں گے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں مختصراً عرض کرونگا کہ جن حضرات نے ترامیم پیش کی ہیں ان کی بات جو اب تک سمجھ میں آ سکی ہے وہ یہ ہے کہ دو قابل جواب اعتراضات سامنے آئے ہیں ۔ منشا یہ ہے کہ اس بل کو جس کے ذریعے ہم ایک سابقہ قانون کو منسوخ کرنا چاہتے ہیں عوام کی آراء معلوم کرنے کیلئے مشتہر کروایا جائے ۔ اس کی وجوہات جو سامنے آئی ہیں وہ یہ ہیں کہ مختلف قسم کے قوانین اس وقت نافذ

ہیں اور دوسری بات یہ کہ شریعت کورٹ ایسے قانون کے بارے میں جو قرآن اور سنت کے منافی ہو کوئی رپورٹ بھیجے تو اس پر چھ مہینے کے اندر عملدرآمد کرنا ضروری ہوتا ہے اور اگر چھ ماہ میں اس پر عملدرآمد نہ کیا جائے تو وہ قانون از خود جو اس رپورٹ کے منافی ہو وہ منسوخ سمجھا جاتا ہے - اور میں یہ عرض کرنا چاہونگا کہ ایک بات یہ بھی کہی گئی کہ شریعت کونسل کی - - - -

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - میں وزیر قانون صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ آئین کی کسی دفعہ کا حوالہ فرمارہے ہیں یا کسی قواعد و ضوابط کا حوالہ فرما رہے ہیں ؟ اور وہ آئین کی کونسی دفعہ ہے -

جناب ڈپٹی سپیکر - رانا صاحب آپ ذرا غور سے ان کی تقریر سنیں -

وزیر قانون - جناب والا - دوسری بات جو کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ شریعت کورٹ کا جو فیصلہ ہے وہ بھی اراکین میں تقسیم ہونا چاہیے - تو اس بارے میں میں عرض کرونگا کہ بل کے اغراض و مقاصد میں واضح کیا جا چکا ہے یعنی جس بل کو منسوخ کرنا ہے اس میں اس کا حوالہ موجود ہے - اور وہ پہلے باقاعدہ شائع ہوئی ہے یہاں لائبریری میں بھی موجود ہے - وہ فاضل ممبران جو اب اس پر اعتراض کر رہے ہیں اگر وہ اس رپورٹ کو مزید دیکھنا چاہتے تھے تو وہ لائبریری میں اس کا مطالعہ کر سکتے تھے - اگر ہمیں حکم فرماتے تو ہم مہیا کر دیتے - بل کی اشاعت اور اسکو ایوان میں پیش کیے ہوئے بہت عرصہ ہو چکا ہے لیکن اس بارے میں ان کی طرف سے کوئی مطالبہ نہیں آیا اب جبکہ بل کو زیر غور لانے کے لیے اور اسے پاس کرنے کے لیے پیش کیا جا رہا ہے تو یہ اعتراض کہ فلاں دستاویز ہمیں مہیا نہیں کی گئی یہ کوئی قابل عمل بات نہیں ہے -

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر - میں معزز ممبران سے التماس کرونگا کہ معزز وزیر صاحب کی تقریر کو غور سے سنا جائے -

وزیر قانون - جناب والا - تیسرا پوائنٹ جو اٹھایا گیا ہے وہ Subjudice ہونے کا ہے کہ کس عدالت میں یہ معاملہ زیر سماعت ہے جس کی وجہ سے یہ قانون میں منسوخ نہیں ہو سکتا یا اس میں ترمیم نہیں ہو سکتی - میں

خیال ہے یہ قطعی درست نہیں ہے - حقیقت یہ ہے کہ حکومت کو کسی بھی قانون میں کسی وقت ترمیم کرنے کا اختیار ہے - دوسرے عدالت کے اختیارات پر کسی شکل میں زد نہیں پڑتی - اب میں اس بات کی طرف آؤنگا کہ اس بل کا منسوخ کرنا ضروری کیوں محسوس کیا گیا ہے - جناب والا یہ بات درست ہے کہ اس سے قبل 1867 اور 1961ء کے قوانین موجود تھے - 1978ء میں پنجاب گیمبلنگ آرڈیننس 1978ء بنایا گیا اس وقت ایک ہی موضوع پر ایک ہی طرح کے دو قوانین موجود ہونے کے بارے میں کسی نہ کسی وجہ سے میں اب اس کا جواب نہیں دے سکتا کہ 1978ء میں کیا ہوا - 1967ء والا قانون منسوخ نہ ہوسکا - جب شریعت ایڈوائزری کونسل کی طرف سے یہ رپورٹ آئی اور جیسا کہ بل کے اغراض و مقاصد میں لکھا ہے وہ یہ کہ جو پہلا 1867ء کا قانون ہے اس کی چھان بین کی گئی تو اس میں جو سزائیں رکھی گئی تھیں وہ بہت معمولی ہیں ان کو جرم کی اہلیت کے پیش نظر بڑھایا جائے - میں ہاؤس کی اطلاع کے لئے صرف ایک دو باتیں عرض کروں گا کہ 1867ء کے قانون میں جو سزائیں ہیں وہ کسی جگہ تو دوسو روپے جرمانہ ہے - کسی جگہ تین مہینے سزا ہے - کسی جگہ ایک سو روپیہ سزا ہے - کسی جگہ ایک مہینہ سزا ہے - یہ 1867ء کا قانون ہے جس کو منسوخ کرنا ہے جو فاضل ممبران نے اس میں ترامیم پیش کی ہیں کہ شریعت کی خلاف ورزی ہو رہی ہے - ایک طرف تو وہ یہ چاہتے ہیں کہ یہ بڑا سنگین اور بڑا قبیح قسم کا ایک فعل ہے جس پر سزائیں زیادہ ہونی چاہئیں - اور دوسری طرف یہ چاہتے ہیں کہ منسوخ کرنے کی بجائے یہی قانون لاگو رہے - حکومت نے یہ دیکھا کہ یہ دو قسم کے قوانین ایک ہی موضوع پر موجود ہیں - در اصل 1967ء کا قانون بے مقصد ہو چکا ہے اور اس قانون کی کوئی افادیت باقی نہیں ہے اس کو منسوخ کر دینا مناسب ہے اور ایڈوائزری کونسل کی رپورٹ یا سفارش کے پیش نظر کہ جو سزائیں ہیں ان کو بڑھایا جائے - تو اس کے بعد پھر یہ ہوا کہ 1985ء میں ایک آرڈیننس کے ذریعے اس 1978ء والے قانون میں یعنی 1978ء کا جو آرڈیننس تھا اس میں ترمیم کی گئی ان سزاؤں کو بڑھایا گیا جو پہلے موجود تھیں اور ان سفارشات پر عمل کیا گیا جو شریعت ایڈوائزری کونسل نے دی تھیں - ایک مختصر سی مثال میں یہ دوں گا کہ 1978ء کا قانون جو پہلے موجود تھا اس میں دفعہ (5) کے تحت کسی پبلک جگہ پر جوا کھیلنے میں جو سزا دی گئی تھی وہ ایک سال سزا اور پانچ سو روپے جرمانہ تھا - یہ 1978ء کی بات ہے -

اور 1867ء میں تو اس کے لئے بہت ہی معمولی سزا اور جرمانہ تھا۔ لیکن جو ترمیم کی گئی ہے اس کے ذریعے سزا ایک سال کی جگہ تین سال اور پانچ سو روپے کی بجائے پانچ ہزار روپیہ جرمانہ کیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سزا ایک سال کی بجائے تین سال اور اس کے بعد پانچ سال۔ اس طرح سے جو تین سال یا اس سے زائد سزا والے قانون ہیں وہ دست اندازی پولیس قابل ضمانت شمار نہیں ہوتے۔ یہ دونوں مقاصد اس سے حل ہونگے۔ دوسری بات جو دفعہ (6) میں تھی اس میں پرائیویٹ جگہ پر جواء کھیلنے والوں کے لئے جو سزا تھی وہ ایک ہزار روپیہ تھی۔ 1985ء میں شریعت کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں اس کو دو سال سے بڑھا کر پانچ سال کر دیا گیا۔ اور جرمانہ ایک ہزار کی بجائے سات ہزار کر دیا گیا۔ اس طرح سے جو سیکشن (7) تھا اس میں سزا 3 سال اور دو ہزار روپیہ جرمانہ تھا جس کو بدل کر سزا تین سال کی بجائے سات سال اور جرمانہ دو ہزار روپے کی بجائے دس ہزار روپے کر دیا گیا۔ جناب والا۔ میں یہ عرض کرونگا کہ اب چونکہ ایک بہترین قانون 1978ء کا موجودہ ہے جس کے مطابق مناسب سزائیں موجود ہیں۔ 1867ء والے قانون کی نہ تو ضرورت ہے اور نہ کوئی افادیت ہے اس لئے یہ بل قانون کو منسوخ کرنے کے لیے پیش کیا گیا ہے۔ اس بارے میں جو ترامیم پیش کی گئی ہیں اس میں فاضل ممبران اس ہاؤس کا وقت ضائع کریں گے میں اس کو وقت کا ضیاع تو نہیں کہتا کیونکہ یہ مناسب الفاظ نہیں ہونگے لیکن اس بارے میں یہ ضرور کہونگا کہ 1867ء کا قانون ہم منسوخ کرنا چاہتے ہیں۔ 1978ء کا قانون موجود ہے یعنی اس کو زیادہ موثر بنانے کے لئے ہمارے پاس قانون موجود ہے۔ اس کے متعلق پبلک سے کیا پوچھیں پبلک ہمیں کیا کہے گی کہ جن کو ہم نے اتنے ہزار ووٹ دے کر بھیجا ہے۔ کیا اتنی تھوڑی سی بات ان کی سمجھ میں نہیں آرہی کہ اس بارے میں ہم سے پوچھ رہے ہیں۔ اور اس کے لیے یہ اتنا وقت لے رہے ہیں کہ 1867ء کا قانون منسوخ کیا جائے یا نہ کیا جائے اسمیں شریعت کی کوئی بات موجود نہیں ہے کہ 1867ء کا یا 1978ء کا جو قانون ہے یہ شرعی ہے یا غیر شرعی ہے بات صرف یہ پیش کی جا رہی ہے کہ 1867ء کے قانون کی ضرورت نہیں ہے وہ بے مقصد ہوچکا ہے وہ بے معنی ہے 1978ء کے قانون کی موجودگی میں اس میں پبلک سے کون سی رائے لی جائے گی یہی کہ کیا یہ بے معنی ہے کیا دو قانون برابر چلتے رہیں اسمیں کوئی اور ترمیم نہیں کی جا رہی ہے سوائے اسکے کہ اس قانون

کو منسوخ کرنے کے لئے اس ایوان کو کہا جا رہا ہے تو میں جناب والا یہ عرض کروں گا کہ اسمیں کسی پبلک کی رائے کی ضرورت نہیں ہے - میں فاضل ایوان سے عرض کروں گا کہ ان تمام ترامیم کو مسترد کرتے ہوئے اس بل کو پاس کیا جائے اور ترامیم کو مسترد کیا جائے -

راجہ خلیق اللہ خان - میں نے اس کی مخالفت کی ہے -

جناب ڈپٹی سپیکر - آپ تشریف رکھیں، طریقہ کار یہی ہے کہ ترامیم کی متعلقہ منسٹر صاحب مخالفت کرتے ہیں اور اسکے بعد رائے شماری ہوتی ہے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب والا ہمیں جواب دینے کا حق ہے -

وزیر صنعت - جناب والا میری یہ گذارش ہے کہ -

Now the motion may be put.

مخدوم زادہ سید حسن محمود - I cannot be put now

جناب ڈپٹی سپیکر - جی راجہ صاحب اس ترامیم کی مخالفت کرتے ہیں - ذرا مختصر فرمادیں -

راجہ خلیق اللہ خان - جناب سپیکر مجھے تو ان ترامیم کی سمجھ نہیں آ رہی ہے یہ بل کوئی نیا بل نہیں ہے - یہ عرصہ چھ سات سال سے لاگو ہو چکا ہے - اور جب اتنا لمبا عرصہ اس بل کو گذر چکا ہے - تو اب اسکو دوبارہ اس ترامیم کے ذریعہ سے پبلک کی رائے معلوم کرنے کے لئے بھیجنے کو میں درست تصور نہیں کرتا ہوں اگر یہ نیا بل ہوتا یا کوئی نئی چیز ہوتی تو یہ ہاؤس اسکو پبلک کی رائے کے لئے بھیج سکتا تھا - لیکن یہ بہت پرانا بل ہے - 1978ء کا بل ہے - اور پھر دوسری بات جناب والا یہ ہے کہ 1978ء کے بل کو اسلامی نظریاتی کونسل کی ہدایات کے تحت اسکی وسعت میں کمی کی جا رہی ہے - یعنی اسکو مشرف بہ اسلام کیا جا رہا ہے - اور مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ اس بل پر انکو کیا اعتراض ہے یہ ایک معمولی سی بات ہے ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس گورے شاہی کو ختم کریں اس کے لئے انہوں نے اجازت مانگی ہے کیا یہ خود نہیں چاہتے کہ اس گورے شاہی قانون کو ختم کریں جو کہ انگریزوں نے واضع کیا ہے -

(نعرہ ہائے تحسین)

یہ اگر چاہتے ہیں کہ یہ غیر اسلامی ہے غیر شرعی ہے - تو یہ اسمیں ترامیم لا سکتے تھے - آپ نے مولانا مودودی کا حوالا دیا ہے - آپنے مولانا شاہ احمد نورانی کا حوالا دیا ہے - آپ نے کئی علماء کا حوالا دیا

ہے ۔ کیا انکے مطابق یہ ترامیم پیش نہیں کرسکتے تھے ۔ یہ 1978ء کا بل تھا اسکی اشاعت کے لیے بھی کافی وقت مل گیا ۔ تو میں سمجھتا ہوں سوائے تاخیری حربوں کے اور کچھ نہیں ہے ۔ لہذا میری گذارش ہے کہ اسکو فوری طور پر منظور کیا جائے ۔

اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

جناب سپیکر— میں یہ دریافت کرنا چاہوں گا کہ بات کہاں تک پہنچی ہے ۔ کیا ترامیم پیش ہو چکی ہیں ؟

وزیر قانون —جناب والا میں آپ کے سوال کا جواب دیتا ہوں ، اب تک یہاں تک نوبت آئی ہے ۔ کہ بل پیش ہونے کے بعد اس میں جو ترامیم تھیں وہ پیش ہوئیں اور ہر محرک نے اپنی اپنی تقریر اس کی تائید میں کیں ، میں نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے اپنے دلائل دئے ، اور ایک فاضل رکن نے موید اعتراض کرتے ہوئے ان کی مخالفت کی ۔ اور اس کے لیے اس ہاؤس میں اس سوال پر کہ اس قانون کو منسوخ ہونا چاہیے یا نہیں ، کافی بات ہو چکی ہے ۔ اور اب ایوان کے سامنے یہ سوال بھی قاعدہ 181 کے تحت پیش ہو چکا ہے ۔ کہ That the question may now be put . . . Let my finish this

مخدوم زادہ سید حسن محمود—Point of order, Sir .He is making a wrong statement Sir,

جناب والا ۔ یہ حقیقت سے دور جا رہے ہیں ، ان کی تقریر سے پہلے میں نے جواب کا حق استعمال کرنے کی درخواست کی تھی اور وزیر قانون اور ایک فاضل مقرر نے oppose کرنے کی درخواست کی تھی ۔ ان کو اجازت دی گئی ہے میں اپنا right of reply مانگتا ہوں ، لامنسٹر صاحب نے یہ غلط کہا ہے وزیر صنعت نے یہ غلط کہا ہے کہ Now the motion may be put. It cannot be put unless I have availed my right of reply.

جناب سپیکر—آپ کو مخدوم زادہ صاحب کے right of reply پر کوئی اعتراض ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا right of reply کے متعلق عرض یہ ہے کہ دفعہ (2) (179) میں درج ہے ۔ کہ

> Rule 179 (2). . . . Except in the exercise of a right of reply or as otherwise provided by these rules, a member shall not speak more than once on any motion, except with the permission of the Speaker, for the purpose of making a personal explanation.

تو میں یہ عرض کروں گا کہ میری آخری گزارش کے مطابق مخدوم زادہ صاحب نے اپنی بات کر لی تھی - اور اس right of reply کو سننے کے بعد پھر جناب سپیکر نے فاضل رکن راجہ صاحب کو یہ اجازت دی تھی کہ اگر وہ ان ترامیم کی مخالفت کرنا چاہتے ہیں تو وہ اپنی بات کریں چنانچہ اس مسئلہ پر کہ آیا یہ قانون منسوخ ہونا چاہیے یا نہیں اس پر کافی بحث ہو چکی ہے ، اب ہاؤس کے سامنے یہ بات بھی آ چکی ہے یہ سوال بھی آ چکا ہے یہ غلط نہیں ہے movers حضرات کافی تھے - ان سب نے اپنی اپنی بات کر لی ہے اس لیے 181 کے تحت جب یہ question آ جائے

At any time after a motion has been moved.... Point of order Sir

Makhdoom Zada Syed Hassan Mahmud – Now he is pointing out the rules for the closure of the debate. Closure of the debate cannot be applied unless I have exercised my right of reply.

Minister for Law—I think you have already replied, so far as I know.

No. I have to answer you—**مخدوم زادہ سید حسن محمود**

آپ نے تقریر کی ہے - مجھے یہ حق ہے کہ میں آپ کا جواب دوں -

وزیر قانون—آپ نے بات کر لی ہے - جس میں آپ نے اغراض و مقاصد بتائے ہیں کہ ایسا کیوں نہیں ہونا چاہیے - تو وہ اپنا right of reply جو ہے وہ آپ اپنا حق استعمال کر چکے ہیں -

جناب سپیکر - مخدوم زادہ صاحب ، right of reply پر بات کریں -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب سپیکر ، اگر یہ بل ہوتا اس کی منظوری کا اور اس کی تنسیخ کا نہ ہوتا تو ہم اس پر ترامیم دیتے - میں حلفیہ کہتا ہوں - ہم مسلمان ہیں - میں آپ کے سامنے فتاوی پیش کروں گا - میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو چیزیں پیش ہوئیں - وہ پیش کروں گا - میں خلفائے راشدین کے زمانے کی چیزیں پیش کروں گا - مولانا مفتی محمود مرحوم کا فتویٰ پیش کروں گا - مولانا ابوالاعلے مودودی کا دوں گا - مولانا شاہ احمد نورانی کا دوں گا - فقہ جعفریہ کے علماء کا دوں گا - یہ جو بل ہے - یہ شریعت کے خلاف ہے -

Please sit down, Please sit down

وزیر صحت - Sir, I am on a point of order جناب سپیکر - میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی کہ محرک کو اپنی ترمیم کی حد تک جواب کا حق ہے - اور ان کو جناب نے جو حق دیا ہے انکی اپنی تجویز

اور ترمیم جو زیر بحث ہے اس تک محدود ہے اور وہ یہ ہے کہ اس بل کو پبلک کی رائے معلوم کرنے کے لئے پیش کیا جائے یا نہیں کیا جائے یہ جناب رول 72/(1) کے تحت اس بات سے باہر نہیں جا سکتے ہیں ، اس لئے یہ جن فتویٰ کا ذکر فرما رہے ہیں ، ان کا اس بل کی تنسیخ سے کوئی تعلق نہیں ہے اس وقت ترمیم یہ زیر بحث ہے کہ اس قانون کو منسوخ کیا جائے یا نہیں ، اور (1) (172) کے تحت فاضل رکن اپنی ترمیم سے باہر نہیں جا سکتے ، ان فتویٰ کا تعلق اس بل سے دور دور کا بھی نہیں ہے - یہ بات 1978ء کے ایکٹ سے کسی ترمیم کا تعلق ہے - تو اس وقت 1978ء کا بل زیر بحث نہیں ہے - اس وقت زیر بحث بات یہ ہے کہ 1967ء کے ایکٹ کو منسوخ کیا جائے اور فاضل رکن کی جو ترمیم ہے قاعدہ 172 کے تحت وہ یہ ہے کہ اس بل کو پبلک کی رائے معلوم کرنے کے لئے عوام میں مشتہر کیا جائے ، اور انہیں اس سے باہر نہیں جانا چاہیے - شکریہ -

جناب سپیکر - شکریہ - مخدوم زادہ سید حسن محمود -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب سپیکر میں اپنے دلائل میں سرکولیشن کا جواز پیش کر رہا تھا اور وزیر صنعت اگر سمجھیں کہ میں اس بل کو کیوں مشتہر کرانا چاہتا ہوں تو اس کیلئے مجھے حق ہے اور میں جواز پیش کر رہا ہوں - اگر سابقہ قانون کو آپ منسوخ کر دیں اور اس ایکٹ کو نافذ کریں تو یہ شریعت کے بالکل برعکس ہے اور اسی لئے میں یہ عرض کر رہا تھا - جناب سپیکر ایک انگریزی فلاسفر نے کہا ہے اور وزیر صنعت اور وزیر قانون غور سے سنیں کہ -

What is a crime for the poor is a luxury for the rich.

جو غریبوں کیلئے جرم ہے وہ امراء کیلئے عیاشی ہے (نعرہ ہائے تحسین) - یہ مجھے بتائیں (نعرہ ہائے تحسین) جناب سپیکر یہ ساری زد غرباء پر پڑیگی ، اور جو لاکھوں روپیہ سے فلاش کھیلنے والے ہیں ، برج کھیلنے والے ہوں ، جواء کھیلنے والے ہیں ان پر کوئی زد نہیں پڑتی اور جب غریب لوگ کوڈیاں یا تاش کھیلتے ہیں -

چوہدری غلام رسول - پوائنٹ آف آرڈر سر - جناب والا رول 172-(2) کے تحت مخدوم زادہ صاحب اس مرحلے پر یہ نہیں کر سکتے ، جس طرح فاضل وزیر نے رول 172 کا حوالہ دیا ہے اگر آپ وہ پڑھیں تو اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ -

Rule 172 (2)—"An amendment shall not raise a question which, by these rules, can only be raised by a substantive motion after notice"

تو یہ کوئی نوٹس دیں گے اس وقت بحث ہو گی - جب نوٹس بھی نہیں تو اس پر کیسے بحث ہو سکتی - اسلئے At this stage it cannot be admitted.

(نعرہ ہائے تحسین)

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب سپیکر آپ اس پر رولنگ فرمائیں - Motions out of scope - کیا میں یہ جواز پیش نہیں کر سکتا کہ اس بل کو مشتہر کیا جائے -

جناب سپیکر - میں اس سلسلہ میں عرض کروں گا کہ آپ ترمیم پر اپنا right of repply استعمال کر رہے ہیں -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب والا آپ نے وزیر قانون صاحب کی تقریر نہیں سنی اگر آپ تقریر سنتے تو پھر میرا جواز بن جاتا جو کچھ میں کہہ رہا ہوں -

جناب سپیکر - لیکن اس سلسلہ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - اور جو میں کہہ چکا وہ کہہ چکا -

What is a crime for the poor is a luxury for the rich.

جو غریب کے لئے جرم ہے وہ امراء کے لئے عیاشی ہے -

(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر صنعت - Not relevant

مہر ظفر اللہ خان بھروانہ - پوائنٹ آف آرڈر - سر

جناب سپیکر اس سے پیشتر کہ آپ اس پر رولنگ دیں - میرا نکتہ قانون یہ ہے کہ جب بھی کوئی معزز ممبر کسی قانون میں کوئی ترمیم پیش کرتا ہے تو اس قانون کے الفاظ میں اردوبدل کرتا ہے کہ یہاں پر ہاں یا ناں لکھا جائے - یا اس کی تعریف میں کوئی فرق ضرور پیدا کرتا ہے کہ اس میں یہ ترمیم کی جائے - جناب والا میں یہ سمجھتا ہوں کہ سیکشن 172 کے تحت یہ ترمیم نہیں بنتی یہ تو ایک تجویز ہے کہ اس بل کو پبلک کے سامنے پیش کیا جائے - اس کے لئے انہوں نے کوئی مطالبہ نہیں کیا ہے اب اس پر مزید بحث کی کیا ضرورت ہے -

جناب سپیکر - مہر صاحب اس کے متعلق میں یہ کہوں گا کہ یہ ترامیم ضابطہ کے مطابق پیش ہوئی ہیں - دونوں صورتوں میں اس کو

سلیکٹ کمیٹی کے پاس بھیجنے کے لئے یا تشہیر کے لئے ترمیم پیش کی جا سکتی ہے -

مہر ظفراللہ خان بھروانہ - جناب والا یہ بجا ہے - لیکن یہ تو ایک آخری حربہ ہی ہے کہ اگر اس پر کوئی اور اعتراض نہیں ہو سکتا تو - - - - -

جناب سپیکر - وہ آپ جو کچھ بھی سمجھیں لیکن یہ قواعد ضابطہ کے مطابق ہیں اور جہاں تک اس ترمیم پر بحث کرنے کا تعلق ہے - اس سلسلے میں آپ کے سامنے لیجسلیٹو اسمبلی کی رولنگ کا حوالہ دوں گا کہ

"The member to be relevant to the matter in issue. The Speaker pointed out a precedent that debate on amendments in law never took more than three or four minutes (1972-75).

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب سپیکر اس زمانے میں اس ایوان میں میں نے 5 دن دس گھنٹے تقریر کی تھی اور قانون پر تقریر کی تھی کارروائی موجود ہے -

وزیر صنعت - Not on amendment

مخدوم زادہ سید حسن محمود - As long as you are relevant as long as you do not repeat, you are allowed to speak.

جناب سپیکر یہ precent جو آپ نے quote کیا ہے یہ اس کی آمریت کا precedent ہے -

جناب سپیکر - چوہدری گل نواز صاحب -

جناب گل نواز خان وڑائچ - پوائنٹ آف آرڈر -

جناب سپیکر ایک قانون جس کو ہم شریعت کے تابع کر رہے ہیں اور شریعت کی منشاء یہ ہے کہ ایک آدمی جو گناہ کرے اسے اتنی سزا ملے کہ دوسروں کو بھی اس سے عبرت حاصل ہو، اسلئے ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس قانون کے تحت اتنی سزا دی جائے کہ جوا کھیلنے والے جو رئیس آدمی ہیں انہیں بھی سزا ملنے میں حیران ہوں کہ جو لوگ غریب آدمی کی وکالت کر رہے ہیں تمام عمر تو انہوں نے گھوڑے دوڑائے اور آج غریب آدمی کی وکالت کر رہے ہیں -

(نعرہ ہائے تحسین)

Mr. Speaker. This is not a point of order.

جناب گل نواز خان وڑائچ - ٹھیک ہے جناب لیکن اس جرم کی سزا ضرور بڑھا دیں کیونکہ عوام تو پہلے ہی چاہتی ہے کہ جوا بند ہو -

جناب سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ چیمہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں گے ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب سپیکر جہاں تک آپ نے یہ فرمایا کہ یہ ترمیم قاعدے کے مطابق ہے ۔ اس حد تک ہم تسلیم کرتے ہیں کہ قواعد کے تحت کسی قانون میں ترمیم دی جا سکتی ہے لیکن قانون جو زیر بحث ہے وہ صرف یہ ہے کہ آیا یہ ایکٹ منسوخ کیا جائے یا نہ کیا جائے ۔ اس میں ترمیم اگر یہ ہوتی کہ اسے منسوخ نہ کیا جائے تو پھر معاملہ مزید زیر غور لایا جا سکتا تھا اور جہاں تک میرے فاضل بزرگ نے یہ کہا ہے اس سلسلے میں بہت سے علماء کے فتوے موجود ہیں اور وہ پیش کر سکتے ہیں ۔ اس سلسلہ میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارے پاس ایک قانون موجود ہے اور صوبائی اسمبلی کو قانون سازی کا حق ہے اور اگر وہ کسی مسئلے پر ترمیم چاہتے ہیں تو وہ اس ایکٹ میں ترمیم کر سکتے ہیں، اس کو مشتہر کرانے کیلئے ان کا مقصد کیا ہے ؟ ۔ سوائے وقت کا ضیاع اور گورنمنٹ کے پیسے ضائع کرنے کے اور کوئی جواز نہیں بنتا ۔ لہذا ان کی یہ ترمیم بلا جواز ہے اور یہ کسی صورت میں قانونی حیثیت نہیں رکھتی ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مولانا منظور احمد چنیوٹی ۔ جناب سپیکر اس قانون کے بارے میں عرض کروں گا ۔

جناب سپیکر ۔ قانون کے بارے میں بات نہ کیجئے گا ان ترامیم کے بارے میں بات کریں

مولانا منظور احمد چنیوٹی ۔ جناب والا میں انہیں ترامیم کے بارے میں عرض کروں گا کہ چند ممبران نے یہ کہا ہے کہ وفاقی شرعی عدالت نے اس کے متعلق کچھ ہدایات دی ہیں اگر یہ قانون ان ہدایات کے مطابق ہے تو پھر اسے مشتہر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اگر یہ قانون ان کی ہدایات کے مطابق نہیں ہے تو اسے پہلے شریعت کورٹ میں بھیجنا چاہیے جب شریعت کورٹ میں بھیج کر اسے شریعت کے مطابق نہ بنایا جائے اس وقت تک اس کے مشتہر کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور اس بل کا پاس کرنا بھی غلط ہے ۔ چونکہ یہ شریعت کا مسئلہ ہے اسلئے پہلے اسے شریعت کورٹ میں بھیجا جائے ۔

I move that question be now put because enough discussion has taken place. راجہ خلیق اللہ خان ۔

جناب سپیکر ۔ آپ کیا تجویز فرماتے ہیں ۔

MINISTER FOR LAW—He is requesting for closure under rule 181 (1).

MR. SPEAKER—And questions be now put.

Questions be now put. - وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ یہ questions اب ایوان کے سامنے put کیا جائے کہ آیا ترامیم ایوان کو منظور ہیں یا نہیں ۔ یعنی جو ترامیم فاضل اراکین نے پیش کی ہیں وہ منظور ہیں یا نا منظور جناب والا میں آپ کی توجہ کیلئے یہ عرض کروں کہ چونکہ ابھی اور بھی بہت سے بل اور ترامیم آنے والی ہیں ۔

آئندہ کے لئے وقت بچانے کے لئے بھی اور جناب کی اطلاع کے لئے بھی ایک دو چیزیں ضروری ہیں تا کہ فاضل ممبران کی یہ جو Closure کی جو تحریک ہوئی ہے یا جناب والا نے جو رولنگ دی ہے کہ تین چار منٹ سے زیادہ وقفہ نہ لیا جائے اس بارے میں Closure کی جو تحریک ہے اس کے متعلق میں ایک منٹ یہ عرض کرنا چاہوں گا چونکہ انہوں نے right of reply استعمال کیا ہے اس کے جواب میں مجھے بھی حق حاصل ہے کہ ایک تو ان کی بات کروں اور دوسرا اس کو close کر کے ہاؤس کے سامنے پیش کرنے کے لئے خاص درخواست کروں۔ میں عرض کروں گا 180 جو Limitation on Debate and Closure ہے

Rule 180 (1) Whenever the debate on any motion in connection with a Bill or on any other motion becomes protracted.....

جس طرح کہ کافی بحث ایک گھنٹے سے اس بات پر چل رہی ہے ۔

...the Speaker may, after taking the sense of the Assembly fix a time limit for the conclusion of discussion on any stage or all stages of the Bill or the motion, as the case may be.

(2) At the appointed hour, in accordance with the time limit fixed for the completion of a particular stage of a Bill or a motion, the Speaker shall, unless the debate is sooner concluded, forthwith put every question necessary to dispose of all the outstanding matters in connection with that stage of the Bill or the motion.

(3) The Speaker may fix time limit for a speech on a Bill or a motion.

اور قاعدہ 181 جس کے تحت راجہ صاحب نے closure move
Rule 181 (1) At any time after a motion has been moved..
جو میں نے پیش کیا -

.. or a question has been proposed, a member rising in his place may claim to move. "That the question be now put", and unless it appears to the Speaker that such motion is an abuse of the rules of infringement of the right of reasonable debate, the question. "That the question be now put" shall be put forthwith and decide without amendment or debate.

(2) When the motion "That the question be now put" has been carried, the question or questions consequent thereon shall be put forwith without further debate :

جناب والا تو میں عرض کروں گا کہ کافی بحث و تمحیص اس بات پر ہو چکی ہے اور اس بارے میں گورنمنٹ کا نقطہ نظر یہ ہے کہ اس وقت پنجاب میں دو قوانین موجود ہیں - ایک 1967ء کا Gambling Act ہے -

سردار زادہ سید ظفر عباس - پوائنٹ آف آرڈر یہ سیکشن 181 کا Proviso فاضل وزیر قانون نے دیدہ و دانستہ طور پر چھوڑ دیا ہے جو آپ کے اختیار کے متعلق ہے - وہ بھی پڑھ لیں -

وزیر قانون - میں پڑھ دیتا ہوں دوبارہ پڑھ دیتا ہوں -

Provided that the Speaker may allow any member a right of reply which he may have under these rules.

وہ چونکہ پہلے بات کر چکے ہیں اس لئے میں اس proviso کو delete کرکے کوئی فائدہ اٹھانا نہیں چاہتا اس سے اس کا مطلب اگر آپ کی سمجھ میں آ جاتا تو اس پوائنٹ آف آرڈر کی ضرورت ہی نہ پڑتی - جناب والا میں عرض کروں گا کہ اس وقت گورنمنٹ کی طرف سے ایک repeal bill ہے کہ دو قوانین 1867 اور 1978 کا ایک ہی موضوع پر موجود ہیں 1867 کا قانون جو ایک مہینہ سزا ایک ایک سو روپیہ جرمانہ دیتا ہے جس کے لئے شریعت کی مشاورتی کونسل نے گورنمنٹ کو یہ مشورہ دیا ہے کہ اس سزا کو بڑھایا جائے میں پہلے ہی یہ جواب دے چکا ہوں کہ وہ سزائیں ایک ایک سال سے بڑھا کر کہیں پانچ سال کہیں سات سال کہیں دس ہزار روپیہ جرمانہ کر دی گئی ہیں اس طرح سزائیں بڑھا کر 1978 کے ایکٹ میں انکے مشورے پر عملدرآمد ہو چکا ہے - اب جو 1867 کا ایکٹ ہے وہ زائد المیعاد ہے اور اس کی ضرورت باقی نہیں رہی ہے - اس لئے تنسیخ کا بل یہاں لایا گیا ہے - اب جناب والا اس میں ترامیم یہ ہیں کہ اسے عوام کی رائے معلوم کرنے کے

لئے بھیج دیا جائے ۔ میں عرض کروں گا کہ اس پر کیا پبلک کی رائے لی جائے کہ 1867 کے قانون کو تبدیل کیا جائے یا نہ کیا جائے چونکہ اس وقت اور تو ہاؤس کے سامنے کوئی سوال نہیں ہے نہ کسی ترمیم کا سوال ہے نہ سزا کو بڑھانے کا سوال ہے نہ یہ سوال ہے کہ اسکی دفعات شریعت کے مطابق ہیں یا غیر مطابق ہیں ۔ بلکہ اس وقت جو سوال ہاؤس کے سامنے ہے وہ صرف اور صرف یہ ہے کہ 1867 والا ایکٹ جو زائد المعیاد ہو چکا ہے اور 1978 والا ایکٹ آرڈیننس کی شکل میں موجود ہے جسکے تحت زیادہ سزائیں دی جا سکتی ہیں اسلئے 1867 والے ایکٹ کو منسوخ کیا جائے تو اس بارے میں کیا رائے عامہ لی جاسکتی ہے ۔ کیا ہاؤس کے نمائندے اس بارے میں کافی نہیں ہیں کہ یہ دیکھ سکیں کہ اس کی ضرورت ہے یا نہیں ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

ایک تو یہ بات ، دوسری بات جو میرے فاضل دوست نے کہی ہے کہ وہ اس بارے میں فتاوے پیش کرینگے کیا اس بارے میں مفتی محمود صاحب کا کوئی فتویٰ موجود ہے ۔ یا اس بارے میں مولانا مودودی صاحب کا فتویٰ موجود ہے ۔ یا اس بارے میں کسی اور عالم کا کوئی فتویٰ موجود ہے کہ 1867 کا بل منسوخ کیا جائے یا نہ کیا جائے کیا کوئی عام ذہن اس کو قبول کریگا کہ فتویٰ جو وہ پیش کرنا چاہتے ہیں وہ اس بارے میں موجود ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

میں نہیں سمجھتا کہ اس بارے میں مفتی محمود صاحب کا کوئی فتویٰ موجود ہے کہ اس بل کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے بھیجا جائے یہ کیسی باتیں کی جا رہی ہیں محض اس ہاؤس کے وقت کو ضائع کیا جا رہا ہے ۔ تو میں یہ عرض کروں گا کہ ایسا کوئی فتویٰ موجود نہیں ہو سکتا کہ اس بل کو منسوخ کیا جائے یا نہ کیا جائے نہ کوئی ایسا فتویٰ موجود ہو سکتا ہے جس میں یہ کہا جائے کہ اس بل کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے بھیجنا شریعت کے مطابق ہے یا نہ بھیجنا شریعت کے مطابق ہے ۔ جہاں تک سابقہ قانون کو منسوخ کرنے کا تعلق ہے تو اس بارے میں چونکہ کافی باتیں ہو چکی ہیں لہذا میں عرض کرنا چاہوں گا کہ چونکہ right of reply ہو چکا ہے 'Closure' کا سوال The question be now put. سامنے آ چکا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جو ترمیم پیش کی گئی ہیں

کہ اس بل کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے بھیجا جائے کس لئے بھیجا جائے کہ یہ 1867ء کا قانون منسوخ کیا جائے یا نہ کیا جائے اسکی ضرورت نہیں ہے میں ہاؤس سے درخواست کرتا ہوں کہ ان تمام ترامیم کو مسترد کیا جائے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مخدوم زادہ سید حسن محمود - پوائنٹ آف آرڈر۔

مسٹر سپیکر۔

رانا پھول محمد خان - میں اس قانون کی منسوخی کی مخالفت نہیں کرتا یہ تو درست ہے کیونکہ دوسرا قانون لاگو ہوچکا ہے لیکن جناب وزیر قانون کی اطلاع کے لئے جناب کی وساطت سے میں یہ گذارش کردوں کہ جس قانون میں سزا گھٹائی جا رہی ہو یا بڑھائی جارہی ہوتو اس قانون کو منسوخ کئے جانے کے متعلق بھی رائے عامہ معلوم کی جا سکتی ہے۔ اسکو مشتہر کیا جا سکتا ہے تاکہ یہ معلوم ہوسکے کہ لوگ اس قانون میں سزا بڑھانے سے خوش ہیں یا ناراض۔

وزیر قانون - No point of order جناب والا اس پر انہیں تقریر کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

جناب سپیکر - This is not a point of order مخدوم زادہ صاحب۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب سپیکر آپ با اختیار ہیں۔ right of reply ہر محرک کا حق ہے۔ میں نے right of reply رولز کے مطابق exercise کیا ہے جو بالکی حضرات ہیں ان سے پوچھ لیں۔ کہ وہ کچھ کہنا چاہتے ہیں یا نہیں انکی آرا شاید مختلف ہوں۔ لیکن وزیر قانون کی میں ایک بات کی تصحیح کرنا چاہتا ہوں ہم ساتھی ہیں دوست نہیں۔

وزیر قانون - یہی ہماری خوش قسمتی ہے۔

وزیر صنعت - پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب سپیکر سب سے پہلے میں نے قاعدہ 181 کا حوالہ دیتے ہوئے استدعا کی تھی کہ The question be put اور اس وقت جناب مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب نے جواب کے حق کے لئے فرمایا تھا اور اس وقت باقی کسی محرکین میں سے کسی فاضل رکن نے اس حق کے لئے نہیں کہا مخدوم زادہ صاحب کو آپ نے جواب کا حق دے دیا ہے۔ اس پر کافی بحث ہو چکی ہے اس لئے اب 181 کے مطابق مزید ہاؤس کا وقت بچایا جائے۔

And now the question may be put because at that time the relevant mover did not move for the right of reply.

سردار زادہ سید ظفر عباس - پوائنٹ آف آرڈر سر -

جناب سپیکر - سردار زادہ صاحب -

سردار زادہ سید ظفر عباس - جناب والا آپ کو یاد ہوگا کہ آپ نے باہر جاتے ہوئے یہ کہا تھا مختصر ترین بیان جو ہم دے سکتے ہیں وہ انہیں دیں - اس کے لحاظ سے ہم نے جناب کا حکم مانتے ہوئے صرف اس کی وضاحت کرنے کے لئے ایک دو لفظوں میں بات کی - لیکن یہ جو فاضل وزیر قانون نے دو دفعہ اتنی طویل بحث کی کیا ہمیں اتنا حق بھی نہیں کہ ان کا جواب بھی دے سکیں - ہم متحرک ہیں جناب والا - قانون بھی ہمیں اجازت دیتا ہے - آپ کو کم از کم ہمیں اجازت تو دینی چاہئیے - وزیر قانون اس پر تین دفعہ بول چکے ہیں اور ہمیں جواب کا حق بھی نہیں دیا جاتا - میں یہ عرض کروں گا کہ ہمیں بھی بولنے کا موقع دیا جائے - جیسا کہ قانون اجازت دیتا ہے -

جناب سپیکر - وزیر قانون اس پر کچھ بات کرنا چاہیں گے -

وزیر قانون - جناب والا - میں اس پر اعتراض کرتا ہوں کہ جناب والا نے ان کو جواب کے حق کے لئے ٹائم دیا - جس فاضل ممبر نے اس حق کو استعمال کرنا چاہا اس نے کیا - باقی خاموش رہے - اب مخدوم زادہ کے کہنے پر اگر کسی کو خیال آیا ہے - - - -

سردار زادہ سید ظفر عباس - آپ نے کسی کو بولنے ہی نہیں دیا -

وزیر قانون - میں بحث کو ختم بھی کر چکا ہوں - جناب والا ورنہ مجھے بحث ختم کرنے کی اجازت ہی نہ دی ہوتی - اب جبکہ معاملہ اختتام پذیر ہو چکا ہے - اس پر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ہو چکا ہے - اس وقت انہوں نے اپنا حق استعمال نہیں کیا - اب مخدوم زادہ صاحب کے کہنے پر یہ بات کرنا چاہتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس قانون کی خلاف ورزی ہے - یہ محض توضیع اوقات ہے - اور اس ہاؤس کے وقت کو ضائع کرنے کے مترادف ہے - انہوں نے ہر وقت اپنا حق استعمال نہیں کیا وہ اس وقت کرتے جس وقت مخدوم زادہ صاحب نے کہا تھا کہ میں اپنا جواب کا حق استعمال کرنا چاہتا ہوں تو باقی لوگوں کو کہنا چاہئیے تھا کہ ہم اپنا حق استعمال کرنا چاہتے ہیں - چونکہ اس وقت کسی نے نہیں کہا اور اب جبکہ بحث ختم ہو چکی ہے اس وقت قواعد کے مطابق ان کو موقع نہیں دیا جا سکتا -

Mr. Speaker

No cross talk please. I have given him right of reply. Sardarzada Zafar Abbas will continue.

سردار زادہ سید ظفر عباس - جناب والا میں جناب کا زیادہ وقت نہیں لوں گا - دو چار باتیں ہیں جن کی تفصیل میں جانا ضروری ہے - جناب والا - 1967ء کے قانون کے بعد 1961ء میں ایک قانون آیا اس کے 1978ء میں یہ قانون پیش کیا گیا اس میں جناب والا صاف طور پر ذکر ہے-

The Punjab Prevention of Gambling Ordinance, 1961 is hereby repealed.

اس قانون کو جو آج یہ منسوخ کروانا چاہتے ہیں اس کا ذکر اس وقت نہیں کیا گیا - حالانکہ منسوخی کا ذکر وہاں پہ ہے - جناب والا - 1977ء کے بعد جب اس وقت کے وزیر اعظم نے دیکھا کہ قومی اتحاد اور ان کی آپس میں بات چیت مکمل ہونے کو ہے تو انہوں نے فوری طور پر چند اسلامی قوانین نافذ کئے اور ساتھ ہی انہوں نے یہ اعلان بھی کر دیا تھا کہ گھوڑ دوڑ کو بند کر دیا جائے اور اس پر شرطیں وغیرہ نہ لگیں یہ 1978ء کے قانون کی شق (ب) ہے - 1867ء کے قانون میں یہ شق نہیں تھی اس کا بعد میں اضافہ کیا گیا کیونکہ اس وقت کے وزیر اعظم نے اعلان کیا تھا کہ چھٹی جمعہ کو ہو گی شراب بند فلاں چیز بند - تو اس سلسلہ میں انہوں نے اعلان کیا تھا -

وزیر صنعت - جناب سپیکر - پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر میں یہ عرض کروں گا کہ اس وقت زیر بحث ترمیم یہ ہے کہ آیا 1867ء کے منسوخی کے بل کو عوام میں مشتہر کیا جائے یا نہیں - اور قاعدہ 172 (2) - اے کے تحت فاضل رکن اس کے دائرے سے باہر نہیں جا سکتے - یہ اس دائرے سے باہر نکل رہے ہیں - اگر ان کا کوئی جواب کا حق ہے تو اس حد تک ہے کہ - کیا وجوہات ہیں جن کے تحت یہ عوام میں جانا چاہتے ہیں - - -

سردار زادہ سید ظفر عباس - - آپ نے تو مجھے حق ہی نہیں دیا-

وزیر صنعت - یہ ایوان کا وقت ضائع کر رہے ہیں -

جناب سپیکر - وائس صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر درست ہے - سردار زادہ صاحب آپ صرف اپنی ترمیم کے دائرہ میں بات کریں -

سردار زادہ سید ظفر عباس - میں جناب والا وہ وجوہات بیان کر رہا ہوں کہ اس بل کو عوام میں کیوں مشتہر کیا جائے - اس کے لیے مجھے وجوہات بیان کرنے کا حق ہے - یہ بھی اس میں ایک وجہ ہے - 1967ء کے قانون میں سیکشن 2 کا پیرا (ای) شامل کیا گیا ہے - یہ 1967ء کے قانون میں نہیں تھا - اور وہ کیا ہے - وہ یہ ہے کہ گھوڑ دوڑ وغیرہ - - -

وزیر صنعت - پوائنٹ آف آرڈر سر - ہمارے فاضل رکن 1978ء کے قانون کو زیر بحث لا رہے ہیں - اس وقت 1978ء کا قانون زیر بحث نہیں ہے - اس وقت 1867ء کا تنسیخی بل زیر غور ہے -

سردار زادہ سید ظفر عباس - جناب والا میں وجوہات بیان کر رہا ہوں کہ اس کو کیوں عوام میں مشتہر کیا جائے -

رانا پھول محمد خان - جا ہے تو یہ تھا کہ نئے قانون کی ضرورت نہیں تھی بلکہ 1867ء کے قانون میں ترمیم ہی آ جاتی یا اس کی منسوخی کا لفظ آ جاتا -

جناب سپیکر - رانا صاحب - تشریف رکھیں - آپ غیر ضروری طور پر بحث کرتے ہیں -

سردار زادہ صاحب میں یہ آپ سے دریافت کروں گا کہ This is a repeal bill. This is not a new bill.

سردار زادہ سید ظفر عباس—پتہ ہے جناب -

جناب سپیکر—Which is being enforced

سردار زادہ سید ظفر عباس—بالکل پتہ ہے -

جناب سپیکر—اور Repeal Bill جو ہے وہ بھی آپ کے علم میں تھے اور نمبر 7 جو پیچھے رہ گیا تھا اور غیر ضروری طور پر چلا آ رہا تھا -

سردار زادہ سید ظفر عباس—صحیح ہے جناب والا -

جناب سپیکر—تو یہ بل جس کو منسوخ کیا جانا مقصود ہے اس کی تکمیل اس انداز میں نہیں ہو رہی کہ اس کا اثر پنجاب کے شہروں پر پڑے - آپ کی ترامیم یہ ہیں کہ اس کو مشتہر کیا جائے ان ترامیم کے

متعلق میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں رول 173 کا مطالعہ فرمائیں ۔

Rule 172 (3)—An amendment shall not be moved which has merely the effect of a negative vote.

اس Repeal Bill میں آپ ترمیم فرما رہے ہیں کہ اس بل کو مشتہر کیا جائے کیا یہ پبلک کے مفاد میں ہے اور کیا یہ اس ایوان کے مفاد میں ہے

سردار آزادہ سید ظفر عباس سیناب والا میں زیادہ تر تو اس بات پر دے رہا تھا کہ یہ ہم سے جواب کا حق چھیننا چاہتے ہیں ۔ جناب کے حکم کے تحت میں مختصراً یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسے مشتہر کرانے کے لئے اس لئے ہم نے گذارش کی ہے کہ جناب وہ قانون بھی موجود ہے اور یہ بھی ۔ اس کے مشتہر کرنے سے عوام کو یہ پتہ چل جائے گا کہ گھوڑ دوڑ پر جو شرطیں لگتی ہیں اسے بعد میں لایا گیا ہے ۔ پہلے ایکٹ میں پابندی نہیں تھی ۔

چوہدری محمد صدیق سالار ۔ یہ درست نہیں چاہئے کہ اس صوبہ میں جو جواء کھیلتے ہیں ان کو سزائیں ملیں ۔ یہ چاہتے ہیں کہ لوگ جوا کھیلتے رہیں اور لوگوں کو کم سزا ملے ۔

سردار زادہ سید ظفر عباس — جناب والا اگر انہیں الزامات لگائے گئے تو جواب دینے کا حق ہمیں حاصل ہو گا ۔ کہ ہم غلط الزامات کا جواب دے سکیں ۔

Mr. SPEAKER : Please do not interrupt.

جناب فضل حسین راہی ۔ میں عرض کرنا چاہوں گا کہ چوہدری صدیق سالار صاحب نے جو یہاں بات کی ہے کہ یہ درست نہیں چاہئے کہ جواء کھیلنے والوں کو سزا ملے یہ انہوں نے بالکل غلط بات کی ہے ۔ ان کو یہ بات واپس لینی چاہئے ۔ اس ہاؤس میں جو بھی شخص منتخب ہو کر پہنچا ہے وہ یہ چاہتا ہے کہ اس ملک کے لوگوں کو سکون ملے یہاں پر آئین کی بالا دستی ہو قانون کی حکمرانی ہو اور جرائم کرنے والے لوگوں کو سزا ملے اور اگر ایسا نہیں چاہتے تو یہ آپ کے پارلیمانی سیکرٹری صاحب نہیں چاہتے اس لئے کابینہ میں جوئے ہوتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

جناب فضل حسین راہی ۔ یہ میں بھی سمجھتا ہوں یہ تو ان کا جواب ہے ۔

جناب سپیکر ۔ میاں اسحاق صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں ۔

میاں محمد اسحاق - جناب سپیکر، ہم اس ترمیم کے مخالف ہیں - جناب پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ذاتی طور پر یہ الزام لگایا ہے اور ہم یہ جانتے ہیں کہ اس اسمبلی کا ماحول خراب نہ کیا جائے ہم یہی زبان رکھتے ہیں اب اگر ایسی کوئی بات ہوئی تو ہم آج کے برسر اقتدار طبقہ سے یہ پوچھنے میں حق بجانب ہونگے کہ کلبوں میں کیا ہو رہا ہے ، کیا کلبوں میں جواء ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا - یہ ذاتیات پر اتر آنا کوئی اچھی بات نہیں ہے -

جناب سپیکر - جناب یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جناب والا ہم نے ابھی بہت زیادہ قانون سازی کا کام کرنا ہے شائد اس سے چھوٹا بل اسمبلی میں نہ آئے سب بل اس سے بڑے بڑے ہی آئیں گے - جہاں تک جناب نے دفعہ 3 کے 173 کی نشاندھی کی ہے یہ منفی سوچ ہے اس سلسلے میں اگر مناسب سمجھیں تو وقت بڑھایا جائے یا صوابدید استعمال کی جائے یا اس کے علاوہ ہم سے وہ سوال کیا جائے اگر اکثریت اس بات پر راضی ہے کہ اسے مشتہر کیا جائے تو پھر جو فیصلہ اس پر ہوگا - قوم کا ہوگا - اصولی طور پر جو ترامیم پیش کی گئی ہیں قانون کے دائرے میں نہیں آتیں -

جناب سپیکر - شکریہ چیمہ صاحب

MINISTER FOR INDUSTRY

Questions may be put Sir Fuffcient discussion has been made. Now the questions be put Sir, I am seeking this Motion under 181 (1).

جناب سپیکر - اب میں اس ہاؤس کے سامنے اس بحث کے اختتام کا سوال پیش کرتا ہوں - کیا یہ بحث اب ختم کردی جائے - جو یہ بحث ختم ہوئی ہے ترمیم پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ مسودہ قانون تنسیخ قمار بازی عام بابت 1985ء جیسا کہ مجلس قانون برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے اس کو 14 نومبر 1985ء تک رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے مشتہر کرایا جائے

جو اس کے حق میں ہیں اور چاہتے ہیں کہ اسے 14 نومبر تک مشتہر کرایا جائے وہ ہاں کہیں گے - جو اس کے مخالفت میں ہیں وہ نہ کہیں گے -

رانا پھول محمد خان ۔ ایک چھوٹی سی گزارش کرتا ہوں کہ اس کو ترمیمی بل نہیں کہا جا سکتا اس کو تنسیخ کہا جا سکتا ہے ترمیم کا لفظ اس سے کاٹ دیں ۔

جناب سپیکر ۔ میرا خیال ہے کہ یہ ترمیم نامنظور ہوئی ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

جناب فضل حسین راہی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ساتھ میں صرف یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کتنی اکثریت کے یہ تحریک نامنظور ہوئی ہے ۔ جناب سپیکر میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس تحریک کی حمایت میں یعنی جو یہ چاہتے ہوں کہ اس کو مشتہر کیا جائے وہ کتنے ووٹ ہوں اور جو یہ چاہتے ہیں کہ اس ترمیم کو مسترد کیا جائے اور اسے مشتہر نہ کیا جائے وہ کتنے ووٹ ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ راہی صاحب آپ کی بات میں نے سن لی ہے آپ تشریف رکھئے ۔

جناب فضل حسین راہی ۔ میں یہ قبول کرتا ہوں کیونکہ یہ میرے معزز ہاؤس کا فیصلہ ہے لیکن یہ میرا حق ہے لیکن اس ایوان کے رکن کی حیثیت سے میرا یہ حق ہے کہ میں پوچھ سکتا ہوں کہ کتنے ممبر اس ترمیم کے حق میں ہیں اور کتنے ممبر اس کے خلاف ہیں ۔ یہ کوئی تکلیف دہ بات نہیں ہے ۔

چوہدری حاکم علی ۔ جناب سپیکر فیصلہ ہونے کے بعد رائے شماری ہونا ٹھیک نہیں ہے کیونکہ آپ فیصلہ دے چکے ہیں اب راہی صاحب مطالبہ غلط کر رہے ہیں فیصلے کے بعد اب دوبارہ کھڑے ہونا یا بیٹھنا غلط بات ہے ۔

جناب سپیکر ۔ اس سے پہلے آپ rules quote نہیں کر سکتے بات یہ ہے کہ جس وقت میں نے ہاں یا نہ کا جواب مانگا تو اس کے بعد میں نے یہ کہا کہ میرے خیال میں یہ ترمیم نا منظور ہوئی ۔ تو اس وقت آپ کو اعتراض کرنا چاہیئے تھا کہ اس کی گنتی کرائی جائے یا اس کی ڈویژن کی جائے ۔ جب میں نے یہ فیصلہ سنا دیا کہ یہ ترمیم نا منظور ہوئی تو اس کے بعد اس کو re-open نہیں کیا جا سکتا ۔

سردار زادہ سید ظفر عباس ۔ سر جو کچھ آپ نے فرمایا ہے اس کے متعلق رول ملاحظہ فرمالیں 183 کا Sub-section - II

جناب سپیکر ۔ اس پر سردار زادہ صاحب میں اپنا فیصلہ سنا چکا ہوں ۔

سردار زادہ سید ظفر عباس - یہ جناب اس وقت ہوگا - جب یہ 83 آئین ون کے بعد یہ فیصلہ ہو سکتا ہے اور پوائنٹ اٹھایا جا سکتا ہے - ؟

وزیر صنعت - سردار زادہ صاحب آپ اگلی ترمیم پہ رائے شماری کرالیں -

جناب سپیکر - سردار زادہ صاحب، آپ تشریف رکھیں میں فیصلہ کر چکا ہوں مہر صاحب تشریف رکھیں گے یہ دوسری ترمیم ہے -

یہ ترمیم پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے

کہ مسودہ قانون تنسیخ قمار بازی عام بابت 1985ء جیسا کہ مجلس قائمہ برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے اس کو 30 نومبر 1985ء تک رائے عامہ معلوم کرنے کی غرض سے مشتہر کرایا جائے -

وزیر قانون - اس کی اب ضرورت نہیں ہے -

جناب سپیکر - اس پہ فیصلہ نہیں ہوا - ان تراسیم کو ہم نے دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے ایک ترمیم 14 نومبر تک کی مشتہری کے لئے ہے دوسری ترمیم میں وہ 30 نومبر تک کی مشتہری کرائیے ہے - جو 14 نومبر کی مشتہری کی تراسیم تھیں وہ نامنظور ہوگئی ہیں - اور اب یہ 30 نومبر تک کی ترمیم کو میں پیش کرتا ہوں - جو صاحبان اس تحریک کے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں گے ، جو اس کے مخالف ہیں وہ نا کہیں گے - تو میرے خیال میں یہ ترمیم نا منظور ہوئی -

جناب فضل حسین راہی - جناب سپیکر ، برائے شماری میں تعداد بتائیں - جناب سپیکر ، اب تو میں نے آپ کی رولنگ سے پہلے درخواست کی ہے کہ تعداد بتائیں -

جناب سپیکر - راہی صاحب کا یہ حق ہے ڈویژن مانگنے کا جو صاحبان اس ترمیم کے حق میں ہیں وہ اپنی اپنی سیٹوں پہ کھڑے ہو جائیں - جو اس ترمیم کی مخالفت چاہتے ہیں وہ بھی اپنی اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو جائیں - یہ ترمیم نا منظور ہوئی -

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

وزیر صنعت - میں گزارش کروں گا کہ اس ترمیم کے حق میں 9 ووٹ آئے ہیں یا 10 ووٹ آئے ہیں یہ ذرا ارشاد فرما دیا جائے -

وزیر مال ۔ یہ صیغہ راز میں رکھا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ یہ آپ دریافت کرتے ہیں تو میں اعلان کرتا ہوں کہ اس ترمیم کے حق میں بارہ (12) ووٹ آئے ہیں اور اس ترمیم کی مخالفت میں بانوے (92) ووٹ آئے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون ۔ جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

That the Public Gambling (Repeal) Bill, 1985 as the recommended by the standing committee on Home Affairs.

کو فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

Mr. Speaker. Now the question is.

That the Public Gambling (Repeal) Bill, 1985 as recommended by the Standing Committee on Home Affairs be taken into consideration at once.

سردار زادہ سید ظفر عباس ۔ جناب والا کسی نے اس کی مخالفت نہیں کی ۔

جناب سپیکر ۔ تو یہ تحریک منظور ہوئی ۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر ۔ اب ہم اس بل کو clause by clause take-up کرتے ہیں ۔ اب ہم بل کی کلاز 2 لیتے ہیں ۔ چونکہ اس میں کوئی ترمیم نہیں ہے اس لئے سوال یہ ہے ۔

کہ کلاز 2 بل کا حصہ ہے

(یہ تحریک بغیر اتفاق رائے سے منظور ہوئی)

(کلاز 1)

جناب سپیکر ۔ اب کلاز 1 زیر غور ہے ۔ چونکہ اس میں بھی کوئی ترمیم تجویز نہیں کی گئی ۔

اب سوال یہ ہے ۔

کہ کلاز 1 بل کا حصہ ہے

(تحریک با اتفاق رائے منظور کی گئی)

سید ظفر اللہ خان بھروانہ ۔ جناب سپیکر آج کے قانون سازی میں جتنی ترامیم ہیں اس میں ماسوائے اس کے ترمیم دینے والے حضرات کے اپنے کچھ کہا ہے کہ اسکو مشہوری کیلئے بھیجا جائے اور کچھ بھی نہیں ۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ sit-stand کرانا چاہتے ہیں وہ اٹک ہی ۔ دیکھ کرا لیں تا کہ یہ وقت ضائع نہ ہو اور قانون سازی جاری رہے ۔

جناب سپیکر شکریہ - آپ تشریف رکھیں -

(پریمبل)

اب بل کی پریمبل زیر غور ہے - چونکہ اس میں کوئی ترامیم نہیں ہے لہذا بغرض منظوری اسے پیش کیا جاتا ہے -

اب سوال یہ ہے -

کہ پریمبل کا حصہ ہے -

(تحریک باتفاق رائے منظور کی گئی)

(لانگ ٹائٹل)

جناب سپیکر - اب کا لانگ ٹائٹل زیر غور ہے - بل کے لانگ ٹائٹل میں کوئی ترمیم نہیں ہے لہذا یہ بل کا حصہ بنتا ہے -

Minister of Law : I move.

That the Public Gambling (Repeal) 1985 as recommended by the standing committee on Homes Affairs be passed.

جناب سپیکر - یہ تحریک پیش کی گئی ہے -

کہ دی پبلک گیمبلنگ (ریپیل) بل 1985

(مسودہ قانون (تنسیخ) قمار بازی عام بابت 1985) جیسا کہ مجلس قائمہ برائے امور داخلہ نے سفارش کی ہے کو منظور کیا جائے -

(تحریک با اتفاق رائے منظور کی گئی)

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا اگر جناب غور فرمائیں تو وزیر قانون کو یہ فرمانا چاہئے تھا کہ وہ قانون منسوخ کیا جاتا ہے - 1985 کا اس میں ذکر نہیں ہے - 1985 کو اگر آپ منظور فرماتے ہیں پھر اس بل کی اصل شکل ہاؤس کے سامنے لانی ہوگی اس پر پھر شق وار بحث ہوگی -

وزیر قانون - جناب سپیکر میرا خیال ہے کہ اب مزید کچھ کہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے - میں نے جو کچھ پڑھا ہے ٹھیک پڑھا ہے - مجھے اس بارے میں علم ہے - میں ان کی اس تجویز کی مخالفت کرتا ہوں - جو کچھ ہوا ہے وہ قانون کے مطابق درست ہوا ہے - جو انہوں نے فرمایا ہے وہ قطعی غلط ہے -

جناب سپیکر - اب مختلف یونیورسٹیوں کے سلسلے میں ہمارے پاس پانچ بل ہیں - ابھی اس معاملہ میں تھوڑی سی پیش رفت ہو جائے تو پھر میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اس کے بعد کیا کرنا ہے - یہ یونیورسٹیوں

کے پانچ بل ہیں - جو اس کی پہلی خواندگی ہے اس میں بھی ترامیم ہیں - دوسری خواندگی پر بھی ترامیم ہیں - میری یہ رائے ہے کہ پانچوں بل کیونکہ ایک ہی نوعیت کے ہیں- ان کانفرس مضمون بھی ایک ہے - مدعا بھی ایک ہے اور اس کی پہلی خواندگی پر جو ترامیم ہیں وہ بھی ایک ہی قسم کی ہیں اس لئے یہ بل جو ہیں ان کی پہلی خواندگی کو یکجا کرکے ہم ٹائم بچا سکتے ہیں - اس سلسلے میں یہ چاہوں گا کہ اگر آپ سب اتفاق کریں تو یہ ایک اچھا طریق کار ہے قانون سازی میں آسانی پیدا کرنے کے لئے - اس ہاؤس کے وقت کو بچانے کے لئے - مخدوم زادہ صاحب آپ اس سلسلے میں کیا فرمائیں گے - میں فرسٹ ریڈنگ کی بات کرتا ہوں - مہربانی سے آپس میں گفتگو نہ کریں - قانون سازی میں ذرا ذہن کو استعمال میں لانا پڑتا ہے - میں سیکنڈ ریڈنگ اور تھرڈ ریڈنگ کی بات نہیں کر رہا - وہ حق وار ہی جائیں گی - دوسری بات یہ ہے کہ فرسٹ ریڈنگ میں جن معزز اراکین کی طرف سے ترامیم آئی ہیں، ان کا تقرر کا حل بھی محفوظ ہوگا - صرف ان کو یکجا کیا جائے گا - ہر فاضل رکن اس پر تقریر کر سکے گا - اس سے آسانی پیدا ہوگی -

رانا پھول محمد خان - جناب والا ہر ایک کو الگ الگ پیش کیا جائے گا -

جناب سپیکر - مخدوم زادہ صاحب اس سلسلے میں کیا فرماتے ہیں -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب سپیکر ، آپ کی تجویز معقول سہی لیکن یونیورسٹیاں علیحدہ علیحدہ ہیں اور آپ دیکھیں گے کہ ترامیم میں بھی فرق ہے - لہذا میں درخواست کروں گا کہ آپ اپنی تجویز پر اصرار نہ کریں -

جناب سپیکر - اس پر ترامیم آپ ملاحظہ فرمائیں -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - میں نے تو الگ دی ہیں -

جناب سپیکر - میں نے دیکھی ہیں - فرسٹ ریڈنگ کی ترامیم دیکھیں - اس میں جتنے معزز اراکین کی طرف سے ترامیم دی گئی ہیں - ان سب کو تقریر کرنے کا حق ہوگا -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب اگر آپ پورا وقت دیں تو شاید ہم ابھی کرلیں -

جناب سپیکر - میں اس سلسلے میں رولنگ کا حوالہ دوں ؟

سردار زادہ سید ظفر عباس - جناب والا رولنگ کی کوئی ضرورت نہیں ہے

جناب سپیکر - تو اس پر کچھ معزز اراکین کو اعتراض ہے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ ہم آپ کی تجویز سے متعلق ہیں ۔ فرسٹ ریڈنگ آپ کرلیں ۔ جو ترامیم ہیں ۔ وہ آپ اگلے ورکنگ ڈے پر ملتوی کردیں ۔ کیونکہ تقاریر بھی ہوں گی ۔ اور اتفاق سے مجھے دو بجے کی فلائٹ سے اسلام آباد بھی جانا ہے میری ترامیم بڑی ضروری ہیں ۔ وہ ہر یونیورسٹی کے مفاد میں ہیں ۔ ہر علاقے کے مفاد میں ہیں ۔ اگر ان ترامیم کو آپ اگلے ورکنگ ڈے پر لے لیں تو بہتر ہوگا ۔

جناب سپیکر ۔ تو پھر یوں کرتے ہیں کہ آج انہیں علیحدہ علیحدہ ایک ایک کرکے لیتے ہیں ۔ اس کو آپ بھی دیکھیں ۔ میں اپنے طور پر مزید اس کو دیکھوں گا ۔ لاء منسٹر صاحب سے بھی میں گذارش کرونگا کہ وہ بھی اس کو دیکھیں ۔ اگر آئندہ کے لئے اس میں یہ آسانی پیدا کی جا سکے تو ہمیں ضرور کرنا چاہئیے ۔ کیونکہ کوئی بات بھی صحیفہ آسمانی نہیں ۔ اس پر غور کیا جاسکتا ہے ۔

وزیر قانون ۔ میں مخدوم زادہ صاحب کو دوست تو نہیں کہہ سکتا باقی تو دوست کہتے ہیں میں انہیں ساتھی کہہ سکتا ہوں ۔ اپنے فاضل اراکین سے میں نے باہر گذارش کی تھی کہ اس میں ایک ہی مسئلہ ہے ۔ ویسے تو تمام بل ۔ جس طرح کہ آپ نے فرمایا ہے ۔ ایک ہی نوعیت کے ہیں ۔ اس میں مناسب بات تو یہی تھی کہ پہلے چونکہ ڈویژن کم تھے اور یونیورسٹی سینٹ کے ممبران جو منتخب ہوتے تھے ان کی تعداد کم تھی یا نامزد ہوتے تھے ۔ اب چونکہ ڈویژن زیادہ ہوگئے ہیں ۔ ہم نے ان کی تعداد بڑھانے کے لئے ویسے تو ہر بل علیحدہ علیحدہ پیش کیا ہے ۔ اس میں ہم نے صرف اتنی ترمیم کرنا ہے کہ دو دو ممبران ہر ڈویژن سے لئے جائیں ۔ شاہد اقبال صاحب ۔ جو بات ہم نے کی ہے اگر وہ آپ کو تسلیم ہو تو یہ بل آج ہی ختم ہو سکتے ہیں اور میں اس بات کے لئے تیار ہوں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب سپیکر ۔ تجویز یہ تھی مثلاً ملتان یونیورسٹی ہے یا پنجاب یونیورسٹی لاہور ہے ۔ میری تجویز یہی تھی کہ اس میں ہر ڈویژن سے ایک ۔ لیکن اس ڈویژن کے ہر ضلع سے ایک ممبر ہونا چاہئیے ۔ جیسے بہاولپور یونیورسٹی ہے ۔ تین اضلاع ہیں تو تینوں اضلاع سے ایک ایک ایم۔پی۔اے اور باقی ڈویژن سے ایک ایک ۔ تاکہ اس یونیورسٹی میں وہاں کی نمائندگی زیادہ ہو تو ملتان کے ہر ڈویژن سے ایک اور ملتان کے اضلاع سے ایک ایک ۔ یہ میری تجویز تھی ۔ لاء منسٹر صاحب مان لیں ۔

سردار زادہ سید ظفر عباس ۔ جناب والا ۔ اس میں کوئی مضائقہ نہیں لاء منسٹر صاحب جیسے فرما رہے ہیں ۔ اگر وہ ایوان سے باہر ہمارے ساتھ بات

کرلیں تو یہ پانچوں کے پانچوں قوانین پندرہ بیس یا زیادہ سے زیادہ پچاس منٹ میں ہی ختم ہوسکتے ہیں - انہیں اگلے ورکنگ ڈے پر ملتوی کردیا جائے اور اس دوران ہم لاء منسٹر صاحب سے مزید افہام و تفہیم کرنے کے لئے تیار ہیں -

سردار شاہد اقبال - جناب سپیکر - باہر لاء منسٹر صاحب نے بات کی تھی کہ جہاں تک ہماری ترامیم کا تعلق ہے کہ الیکشن ہونا چاہئے - اس پر وہ رضامند ہیں - اس لیے صرف ایک ترمیم رہ جاتی ہے - جو حسن محمود صاحب کی ہے جس کے بارے میں انہوں نے کل representation دینی چاہی ہے اس لئے یہ بات باہر ہو چکی تھی -

رانا پھول محمد خان - جناب سپیکر - جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے اس مسئلے پر گفتگو ہوئی اور اس بل کا تعلق صرف اس سے ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب کو نامزدگی کا اختیار دے دیا جائے - وزیر اعلیٰ صاحب سے میری گفتگو ہونے کے بعد وہ خود بھی چاہتے کہ اسمبلی سے اختیارات وہ لے لیں کیونکہ ہم جمہوری عمل کو فروغ دینے کے لئے آئے ہیں - آمریت کو نہیں - انہوں نے خود فرمایا ہے - لیکن مسئلہ ایک اور ہے کہ اس میں اسمبلی منتخب کرنے کی بجائے میری ترمیم یہ ہے کہ جو دلائل ان بلوں کو پیش کرتے کیلئے دئے گئے ہیں کہ چونکہ اب ڈویژن زیادہ ہوگئے ہیں - اس لیے اب یہ انتخاب کے ذریعے ہو اور سیٹیں بڑھا دی جائیں - تو ہر ڈویژن کے نمائندوں کے لئے میری تجویز ہے کہ ہر ڈویژن کی یونیورسٹی کے لئے اس ڈویژن کے ارکان اپنے ڈویژن کی اس یونیورسٹی کے لیے اپنا نمائندہ نامزد کریں - تو اس کے لئے ترمیمیں دو قسم کی ہیں -

اب وزیر اعلیٰ صاحب نے تو فرما دیا میں تو اس کی نامزدگی کو لینے کے لئے تیار نہیں ہوں چونکہ منتخب نمائندہ ہوں اور میں ان کو مبارکباد بھی دیتا ہوں کہ انہوں نے ایک اچھا قدم اٹھایا ہے لیکن ترمیموں میں جھگڑا ہے اب اس میں ایک بل ایسا ہے کہ ہمیں پتہ نہیں کہ وہ اس پاکستان کا ہے ہمیں پتہ نہیں کہ وہ صوبہ سرحد کا ہے -

جناب سپیکر - آپ کس بارہ میں بول رہے ہیں رانا صاحب تشریف رکھیے اس سے قبل ہم آگے چلیں میں نے جو رولنگ دینی تھی وہ میں پڑھ دیتا ہوں یہ رولنگ میں نے کل آج کے لئے ملتوی کی تھی -

تحریک التوائے کار

تحریری امتحان کے خلاف ڈاکٹروں کی ہڑتال (جناب سپیکر کی رولنگ)

Mr. Speaker—Rana Phool Muhammad Khan, M.P.A. moved an Adjournment Motion on 12th October, 1985, on the basis of a news item appearing in daily "JANG" dated 11th October, 1985, that in case the written examination prescribed for Doctors is not done away with, they would go on strike. The motion was first taken up on 14th October, 1985, but its discussion could not conclude on several ocassions for want of time. It was a matter which was based on an event which had to happen in future and was primd-facie not admissible.

2. Its admissibility was yet under consideration, when on 20th October, 1985, the law and order situation warsened and a procession was taken out by the student doctors, who were then allegedly lathi-charged by Police. Thereafter, some other members also moved Adjournment Motions on the same subject involving Government's failure in maintaining law and order. It was, therefore, decided that Rule 67 (a) be suspended and all Adjournment Motions taken up together.

3. Incidentally the discussion on law and order situation was already fixed for three days with effect from 16th October, 1985, and the matter involved could be discussed on those days. The discussion on this Adjournment Motion, however, continued for five days i.e. 14th, 16th, 20th, 22nd and 23rd October, 1985.

4. On 23rd October, the time fixed under Rule 70 of the Rules of Procedure expired and the Law Minster moved on behalf of Government that the time for discussion be extended so that the Government could submit its view point on this sensitive issue and the matter decided on the same day.

5. I had shown my inclination to allowing one hour for discussion if the motions were and be admitted and made afteer Vote of the House. After the time for Adjournment Motion had expired, the Chief Minster made a policy statement on the subject which covered all the aspects contained in the Adjournment Motions.

6. According to the May's Parliamentary Practice, 19th Ed. page 363, under the head "General Restrictions on Motions for the Adjournment of the House", it has been laid down that "Matters which have already been discussed on the same day in a debate..... may not be raised on the motion for adjounment after the hour of interruption.....".

7. Besides the above point, if a motion is already fixed for discussion, fresh motions on the same subject given notice of by other Members on subsequent dates were not admissible. I find support from the Decision of the Chair No. 8 the National Assembly taken during the year 1976-77.

8. Although I had indicated that in case the House admitted the motion on 1/6th of its strength, I, shall be prepared to allocate not more than one hour for the debate on these motions, but in view of the subject having been discussed continuously for five days, for four and a half hours, both during the time allocated for Adjournment Motions and the time reserved for general discussion on law and order, of which the matter involved in the present motions was material part, and especially in view of the address of the Leader of the House after I, had reserved my ruling, I, find that the matter has been adequately, properly and diligently debated, I, find that these motions are hit by Rule 67 (d) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly that the motion shall not revive discussion on a matter which has been discussed in the same session.

The motions having become infructuous, and out-lived their utility, I, rule them out of order.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood—I only want to record my protest because you have been mislead slightly about the facts. The Chief Minister was asked to ake statement on the law and order situation and not on the motions moved by us. My objection is that the Chief Minister was not asked to make a statement about the motions pending before you:

Minister for Law—The Chief Minister addressed the House twice.

Mr. Speaker—This particular matter was covered in the law and order situation.

(Voices—No.) .. ..

Minister for Law—Sir, the Chief Minister addressed the House twice. Once on the situation of doctors wherein he made certain announcements and then he finally concluded on the law and order situation.

Mr. Speaker—Perhaps Makhdoomzada Sahib was not present in the House at that time.

Raja Khalique Ullah Khan—Moreover, the House gave full authority to the Chief Minister to deal with this matter.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood—May be it was so but on my adjournment motions you had reserved your judgement. This is part one of the proceedings. Then you asked the Chief Minister to make a statement and that became second part of the proceedings. I want this thing to be recorded in the proceedings and I expect a ruling from the Chair.

Mrs. Shaheen Munawwar Ahmad—I also endorse the views of Makhdoomzada Sahib.

(Voices—No.) .. ..

چوہدری گل نواز خاں وڑائچ- جناب سپیکر معزز رکن نے آپ سے انگریزی میں بات کرنے کی اجازت نہیں لی ہے -

بیگم شاہین منور احمد - جناب سپیکر میں آپ کی اجازت سے چند - - - - -

جناب سپیکر - یہ آپ کس سلسلے میں فرمانا چاہتی ہیں ؟

بیگم شاہین منور احمد - ذاتی وضاحت کے سلسلے میں بات کرنا چاہتی ہوں جو انہوں نے ابھی مجھ پر اعتراض کیا ہے میں اس بات پر کہنا چاہتی ہوں - میرے معزز بھائی اس ایوان میں بیٹھے ہیں اس وقت قانون بنا رہے ہیں آپ نے اس قانون کی زبان دیکھی تھی وہ کس زبان میں ہے وہ انگریزی میں ہے اور انگریزی میں ہی آئے گا اور ابھی ابھی رولنگ بھی انگریزی میں سنائی گئی ہے - آپ انہیں بھی کہہ دیجئے کہ اس کا ترجمہ کر دیں - یہ بڑی حیرت کی بات ہے کہ آپ ایک قانون بنانے والا ادارہ میں انگریزی میں قانون بنانے ہیں اس کے بعد اگر کوئی انگریزی بولتا ہے تو اس پر اعتراض کرتے ہیں پھر تو آپ کو چاہئے کہ آپ استعفےٰ دے دیں کیونکہ آپ لوگوں کو تو انگریزی ہی سمجھ نہیں آرہی ہے کہ اس وقت آپ کے گھر میں کیا ہو رہا ہے -

وزیر قانون - بیگم صاحبہ ہمیں انگریزی سمجھ میں آتی ہے آپ بے فکر رہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے - ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے - اگر آپ نے انگریزی میں خطاب کرنا ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے - جناب والا میں مخدوم زادہ صاحب کی ان تجاویز پر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کچھ ترامیم شاہد اقبال صاحب کی طرف سے تھیں اس بارے میں بات ہو گئی ہے اور اس بارے میں ہماری مفاہمت ہوگئی تھی کہ ہم اس بل میں کچھ ترمیم کر لیں گے - دوسری بات جو مخدوم زادہ صاحب کی طرف سے آئی ہے ایک ترمیم یہ ہے کہ اس ڈویژن کے ممبران کو ہر ضلع کے ممبر کو اس میں نمائندگی دی جائے اور باقی ڈویژن سے ایک ایک ممبر لے لیا جائے - میں سمجھتا ہوں کہ اس پر بھی غور کیا جا سکتا ہے - میں آپ سے گذارش کروں گا کہ پانچوں بل پیش ہو جائیں جیسا آپ نے فرمایا ہے کہ فرسٹ ریڈنگ ایک ہی وقت میں متفقہ طور پرکر لی جائے - پھر اجلاس اگلے دن کے لیے ملتوی کر دیا جائے : ان دونوں کی روشنی میں پھر بحث شروع کر دیں گے ".

جناب سپیکر - میں ایوان کو اس وقت اتوار تک کے لئے ملتوی کرتا ہوں کیونکہ آج جمعرات کا دن ہے اور معزز اراکین نے اپنے گھروں کو جانا ہے - اب ہم اتوار کو انشاءاللہ تعالی ساڑھے نو بجے دوبارہ میاں گے -

(اسمبلی کا اجلاس 27 اکتوبر 1985ء بروز اتوار ساڑھے نو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)